بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسائلِ رضویہ

مصنفہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت حضرت علامہ الشاہ محمد احمد رضا خان قدس سرہ العزیز

مکتبہ حامدیہ

لاہور

رسائلِ رضویہ

حصہ اوّل

مصنفہ

اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت حضرت علامہ الشاہ محمد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

مکتبہ حامدیہ - گنج بخش روڈ • لاہور

Marfat.com

نام کتاب ——————— رسائل رضویہ
مصنف ——————— امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ——————— شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر ——————— مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور
مطبع ——————— گنج شکر پرنٹرز لاہور
سن طباعت ——————— جون ۱۹۸۸ء
اشاعت ——————— بار دوم
تعداد اشاعت ——————— گیارہ سو
قیمت ———————

ملنے کا پتہ
مکتبہ حامدیہ ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	پیش لفظ	۴
۲	فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین	۵۲
۳	الفتاویٰ معہ ترجمہ	۷۵
۴	(رسالہ) الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرۃ	۲۷۶
۵	(رسالہ) اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب	۳۲۸
۶	(رسالہ) دفع زیغ زاغ	۳۸۸
۷	(رسالہ) عطایا القدیر فی حکم التصویر	۴۱۴
۸	(رسالہ) مسائل سماع	۴۶۸

Marfat.com

پیش لفظ

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو صوبہ یو۔پی۔ (بھارت) کے مشہور شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے، والد ماجد کا اسم گرامی مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) ہے آپ کا تاریخی نام المختار تجویز ہوا۔ جد امجد مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے اس نونہال کو احمد رضا خاں کہا کرتے تھے۔ علمائے اہلسنت وجماعت کی طرف سے آپ کو اعلیٰ حضرت

فاضل بریلوی اور امام اہلسنت کے القاب ملے۔ لیکن علمائے حرمین شریفین نے اس نابغۂ عصر، یگانۂ روزگار، مرکز دائرہ تحقیق اور امام زمانہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق قرار دیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود شمع رسالت کا یہ پروانہ اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے عبد المصطفٰے لکھنے کا التزام کرتا تھا۔

امام احمد رضا خاں بریلی قدس سرہٗ کے ولادت کی تاریخ آیۂ کریمہ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ میں موجود ہے اور بہ نظر دیکھے تو آپ کی سوانح حیات اسی قرآنی جملے کے اندر پوشیدہ ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ایمان نقش فرما دیا تھا اور اپنی تائید واعانت سے انہیں ہمیشہ سرفراز رکھا تھا جس کے باعث انہوں نے چودھویں صدی میں تجدید دین وملت کا فریضہ بخیر وخوبی ادا کیا۔ دین برحق میں تحریف وتخریب کرنے والے اتنے سارے اُصوص دین کی علم وفضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود کوئی پیش نہ گئی اور بریلی کے اس مرد قلندر نے تائید ایزدی کے باعث مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد ونظریات کی قلمیں لگانے والوں کے بدنما چہروں کو بے نقاب کرکے رکھ دیا تھا۔

۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو آپ نے تقریباً پونے چودہ سال کی عمر میں علوم عقلیہ ونقلیہ کے اندر دسترس حاصل کرکے سند فراغ پائی اور اسی روز والد ماجد نے اپنی نگرانی میں

Marfat.com

منصب افتاء کی ذمہ داری آپ کے سپرد کردی ۔ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) کے دست حق پرست پر سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے۔ مرشد برحق نے حاضری کے اسی موقع پر آپ کو اجازت وخلافت مرحمت فرمادی اور خرقہ سے مشرف فرمایا۔ موصوف کو آپ کی ذات پر بڑا فخر تھا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ اگر باری تعالیٰ بروز حشر پوچھے کہ اے آل رسول! میرے لئے دنیا سے کیا لائے ہو؟ میں عرض کردوں گا کہ اے پروردگار میں تیرے لئے احمد رضا لایا ہوں۔

۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں آپ نے والدین کریمین کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کیا اور زیارت روضۂ انور سے مشرف ہوئے دوسری مرتبہ آپ کو یہ سعادت ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں نصیب ہوئی۔ یہی وہ مبارک موقع ہے جب حرمین طیبین کی مقدس سرزمین پر حق وباطل کا فیصلہ ہوا اور علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا اور ان حضرات نے آپ سے سندیں اور اجازتیں لینا اپنے لیے سرمایۂ افتخار شمار کیا۔ آپ نے ان بزرگوں کو جو سندیں اور اجازتیں دیں ان کی نقلیں رسالہ الاجازات المتینہ میں موجود ہیں۔ امید ہے یہ مبارک رسالہ جلد ہی رسائل رضویہ جلد دوم میں شامل ہو کر زیور طباعت سے آراستہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مجدد مأتہ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو وصال ہوا۔ وفات سے کئی ماہ پیشتر رمضان المبارک کے مہینے میں بھوالی پہاڑ پر تاریخ وفات کے لئے خامۂ قدرت نے آپ کی زبان پر یہ آیۂ مبارکہ جاری فرمائی تھی۔ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ ایک بزرگ نے آپ کے وصال کی خبر سن کر معاً فرمایا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غور سے دیکھا گیا تو اس جملے میں بھی تاریخ وصال موجود تھی۔

* رسائل رضویہ جلد اول کے لئے مولانا انوار الاسلام صاحب کی فرمائش پر حضرت نے دیباچہ لکھنا شروع کردیا تھا مکمل کرکے جب مولانا موصوف کو دیا تو انہوں نے بتایا کہ مجموعے کی کاپیاں جوڑی جاچکی ہیں اور اس دیباچے کیلئے صرف چھ صفحے خالی رکھے ہیں۔ مجبوراً دیباچے میں سے کچھ عبارتوں کا انتخاب کرکے پیش لفظ کے نام سے وہ چھ صفحے پُر کردئے گئے جبکہ محنت کے ٹھکانے نہ لگنے کا افسوس ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب وہ دیباچہ اپنی اصل شکل وصورت میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ (اختر)

Marfat.com

جہاں قرآن کریم سے نکالی ہوئی تاریخ ولادت آپ کی پوری دنیاوی زندگی کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہے۔ وہاں یہ قرآن عزیز ہی سے نکالی ہوئی الہامی تاریخ وفات آپ کی اخروی زندگی کا حقیقت افروز بیان معلوم ہوتی ہے۔ جو حضرات دنیاوی زندگی میں اپنا تن من دھن دین برحق کی حفاظت کے لئے داؤ پر لگا دیتے ہیں اخروی فوز و فلاح ہمیشہ کے لئے اُن کا مقدر ہو کر رہ جاتی ہے۔ دنیاوی زندگی کے تمام ہوتے ہی وہ خدا کے مہمان بن کر آغوش رحمت میں چلے جاتے ہیں اور ہر قسم کے آرام و راحت کے سامان اُن کے لئے وقف ہو جاتے ہیں

اعلیحضرت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے ہی شہیدانِ محبت، شمع رسالت کے پروانوں اور سرمایہ ملت کے نگہبانوں میں سے ایک ہیں ایسے حضرات کا وجود وقت کا اہم ترین تقاضا ہوتا ہے اور یہ ملت اسلامیہ کے عظیم الشان محسن ہوتے ہیں۔ امت مرحومہ کو ایسے بزرگوں کے وجود پر ہمیشہ ناز رہا ہے کیونکہ مقدس اسلام کی رگوں میں تازہ خون دوڑانے والی ہستیاں یہی ہیں ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے قبل مسلمانان پاک و ہند کے ساتھ انگریزوں کا ظالمانہ سلوک واضح تھا۔ اس جنگ میں چونکہ انگریزوں کے قدم بری طرح اکھڑ گئے تھے اگرچہ بعض وطن دشمنوں کی بدولت انہیں استحکام نصیب ہو گیا تھا اور مزید نوے سال تک وہ اس ملک پر حکمرانی کرتے رہے تھے۔ اس تلخ تجربے کے باعث حکومتِ وقت بہت حساس ہو گئی تھی۔ انگریزوں کی اسلام دشمنی میں اگرچہ ۱۸۵۷ء کے بعد اور بھی شدت آگئی تھی لیکن اب اس عداوت کو پُر اسرار بنا لیا تھا۔

مسلمانوں کو زہر کی گولیاں اب بھی کھلائی جاتی تھیں لیکن شہد میں لپیٹ کر اور چاندی سونے کے خوشنما ورق لگا کر۔ ساتھ ہی حکومت یہ گولیاں اپنے ہاتھ سے نہیں کھلاتی تھی اور نہ کسی انگریز کو اس کارگزاری پر مامور کیا جاتا تھا بلکہ اس خدمت کے لئے انہوں نے مسلمانوں کے بعض علماء اور لیڈر خرید رکھے تھے اور عام مسلمانوں کو یہ

Marfat.com

باور کروانے پر پورا زور لگا دیا جاتا ہے کہ یہی تمہارے خیر خواہ لیڈر، مصلح، ریفارمر، مجاہد، مبلغ، رہنما اور مسیحائے قوم ہیں۔

اس پُر اسرار دور میں بدخواہوں کو خیر خواہ، گمراہ گروں کو لیڈر اور رہنما، مفسدوں، برٹش نوازوں کو مجاہد، حکومت کا نفس ناطقہ بن جانے والوں کو مبلغ اسلام اور مسلمانوں کو انگریز پرستی کا درس دینے والوں کو مسیحائے قوم قرار دیا جاتا تھا۔ بعض لوگ یہی سمجھ بیٹھتے تھے کہ واقعی یہ ہمارے خیر خواہ ہیں اور ہمارے ہی فائدے کی خاطر رات دن مارے مارے پھر رہے ہیں۔ حالانکہ اُن کی ساری تگ ودو اسی لئے تھی کہ مسلمانوں کو برٹش نوازی کا کلورو فارم سنگھا کر حکومت وقت کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ اس کے صلے میں حکومت کی جانب سے اُن پر عنایات کی ایسی بارش ہوتی کہ پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہوتا۔ رہا مسلمانوں کا معاملہ تو زبانی جمع خرچ اور ہمدردی کے خوشنما خالی دعاوی کے سوا انہیں اپنی قوم کے نفع نقصان، اقبال وادبار، ترقی و تنزل اور جینے مرنے سے نہ کوئی دلچسپی رہی تھی اور نہ کسی قسم کا کوئی لگاؤ تھا۔ وہ تو صرف اپنا اُلو سیدھا کر رہے تھے۔

بعض جن علماء کی خدمات حکومت نے حاصل کر لی تھیں وہ شرک و بدعت کی بیخ کنی کا دعوٰی کرتے تھے لیکن اندرونِ خانہ مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا رہے تھے۔ مسلمانوں کی اخلاقی خرابیوں کو دور کرنے کا ڈھول بجاتے تھے لیکن یہ محض مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے اور اپنی دکان چمکانے کے لئے تھا۔ اُن کی بھاگ دوڑ کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ قوم کی خیر خواہی اور دین کا درد ان بیچاروں کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ اسلام و مسلمین کے بدخواہ اور برٹش گورنمنٹ کے خیر خواہ تھے۔ اُن میں سے جس کی دکان خوب چلی اُس نے اہل حق سے علیحدگی اختیار کر کے، مسلمانوں کے سوادِ اعظم سے منہ موڑا، اہلسنت وجماعت سے رشتہ توڑا اور یوں اپنی علیحدہ مسجد ضرار بنائی کہ اپنا اپنا نیا فرقہ ہی بنا بیٹھے۔ اسی بدخواہی کے باعث انگریزوں کے دورِ اقتدار میں متحدہ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے کئی فرقے معرضِ وجود میں آگئے تھے جو اپنے روزِ اول ہی سے اپنی اپنی حقانیت کے دعویدار اور اہلسنت وجماعت کو مشرک و

Marfat.com

بدعتی وغیرہ بتا کر اس سے برسرپیکار چلے آرہے ہیں۔ یہ تھی اسلام دشمنی کی وہ برطانوی سازش جس کی شدت میں آج تک کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ افسوس!

راہزن خضر راہ کی قبا چھین کر
رہنما بن گئے دیکھتے دیکھتے

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جب سن شعور کو پہنچے تو صورت حال کا گہرا مطالعہ کیا۔ قوم کے نام نہاد لیڈروں کی ابن الوقتی دیکھی اور علمائے سوء کی پُراسرار تخریب کاری پر نظر گئی جو رہنمائی کے پردے میں رہزنی کر رہے تھے خیر خواہوں کے بھیس میں بدخواہی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے تھے۔ تو اسلام و مسلمین کے اس سچے خیر خواہ اور سرمایۂ ملت کے نگہبان کا خون کھول اٹھا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ جس سچے اسلام کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۵ھ) اور سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۳ھ) وغیرہ بزرگ اس ملک میں لے کر آئے تھے۔ اور اس درخت کو اپنے خون پسینے سے سینچا تھا اور اکبری دور میں اسی شجر اسلام پہ جب دین الٰہی کی صورت میں خزاں چھانے لگی تھی۔ تو شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے اسی سرمایۂ ملت کی نگہبانی کا فریضہ ادا کیا تھا لیکن آج اسی مقدس شجر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر اس کی جگہ اپنے خانہ ساز اسلام مسلمانوں میں رائج کرنے اور ان میں سے ہر ایک کو اصلی اور سچا اسلام منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔

اس صورت حال کو دیکھ کر آپ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ اٹھے اور شب و روز سیماب کی طرح مضطرب رہنے لگے۔ نصاریٰ کی حکومت میں ان لصوص دین کے ساتھ تلوار لے کر جہاد تو ہو نہیں سکتا تھا علاوہ بریں حکومتِ وقت ان کی پشت پناہ تھی۔ دریں حالات قلم ہاتھ میں تھا اسی سے اس شمع اسلام کے پروانے اور فتوحات مدینہ کے دیوانے نے شمشیر و سناں کا کام لیا اور جملہ گمراہ گروہوں کے مقابلے پر آپ یہ کہتے ہوئے میدان کارزار میں کود پڑے ؎

Marfat.com

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مبتدعین کے ہر گروہ کو ٹوکا، اُسے سمجھایا بجھایا، خوفِ خدا و خطرۂ روزِ جزا یاد دلایا، لیکن وہ حضرات حکومت وقت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب ہو چکے تھے، آخرت کو دنیا کے آرام و راحت پر قربان کر چکے تھے اور چرب لقموں نے اُن کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا اس لئے نہ انہوں نے اس بے راہ روی سے باز آنا تھا اور نہ کسی بھی فہمائش سے باز آئے۔ جب اسلام و مسلمین کے اُن بدخواہوں اور رہبروں کے بھیس میں رہزنی کرنے والوں کے راہ راست پر آنے کی کوئی ہلکی سی اُمید بھی نظر نہ آئی تو میدان کارزار بھڑک اُٹھا۔ قلمی میدان میں ایسا گھمسان کا رن پڑا جس کی نظیر پاک و ہند کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ آخر کار جب مطلع صاف ہوا تو سب نے دیکھا کہ جملہ مبتدعین علم و فضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود سر پہ پاؤں رکھ کر میدان سے بھاگ گئے ہیں۔ اُن میں سے کسی کے اندر بھی علمی محاذ پر آپ کے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہیں رہی تھی۔ اُس وقت محمدی کچھار کے اس شیر، چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان پہ بار بار یہی الفاظ آئے تھے ؎

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

ندوہ کا برطانوی جال

مولوی سلیمان ندوی کی سربراہی کے زمانہ سے تو ندوہ ایک دیوبندی ادارہ ہو کر رہ گیا ہے لیکن اپنے یوم تاسیس سے علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۹۱۴ء) کی وفات تک یہ ادارہ نیچری مکتبۂ فکر کا علمبردار اور برطانوی شکاریوں کا بچھایا ہوا ایک ایسا پُراسرار جال تھا۔ جو اہل حق کو گرفتار کرنے اور علمائے اہلسنت کا شکار کرنے کے لئے بچھایا گیا تھا۔ اس ادارے کے کرتا دھرتا جن لوگوں کو بنایا گیا وہ زیادہ تر بدمذہب تھے۔ بعض علمائے اہلسنت

Marfat.com

جو اس کے خوشنما اغراض و مقاصد سے خوش ہو کر ندوہ میں شامل ہو گئے تھے انہوں صورت حال کا انکشاف ہونے پر باری باری علیحدگی اختیار کر لی اور آخر کار اس میں وہی رہ گئے جو برٹش گورنمنٹ کے اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب بن چکے تھے۔ یہ حضرات حق و باطل کا فرق مٹانے اور اہل حق کو اقتدار کی چوکھٹ پر جھکانے کا فرض پوری وفاداری اور خیر خواہی سے ادا کرنے میں شب و روز کوشاں رہتے تھے۔ وہ صرف برٹش گورنمنٹ کی خوشنودی کے خواہاں تھے جس کے باعث نہ وہ اہل حق کو اس برطانوی جال میں پھنسانے پر کوئی عار محسوس کرتے تھے اور نہ انہیں بد مذہبوں اور گمراہ گروں کو قوم و ملت کے رہنما اور پیشوا باور کروانے میں خوف خدا و خطرہ روز جزا کا ذرا بھی احساس ہوتا تھا۔

ندوہ کی مضرت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے اراکین میں نیچری، غیر مقلد، دیوبندی اور روافض تک موجود تھے۔ بلکہ ستم ظریفی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ کا بنایا ہوا قمر الانبیاء یعنی مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جیسے دجال کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود بھی اس ادارے کا باقاعدہ ممبر تھا۔ غرضیکہ جملہ باطل پرستوں کے ہاتھ میں اس ادارے کی کلید تھی اور اس کے اغراض و مقاصد ساحرین برطانیہ کے اشارۂ چشم و ابرو کے مرہون منت تھے۔ گویا اس مشین کو چلانے والی طاقت حکومت وقت تھی اور اس کے کل پرزے وہ علماء تھے جنہوں نے اپنی ملت فروشی کو جبوں اور عماموں میں چھپایا ہوا تھا

اس آئینے میں دیکھا جائے تو ندوہ کے دو دور ہیں۔ پہلے دور کی مدت بیس اکیس سال ہے یعنی ندوہ کے روز تاسیس ۱۸۹۳ء سے علامہ شبلی نعمانی کی وفات ۱۹۱۴ء تک اور دوسرا دور ۱۹۱۴ء سے آج تک کا زمانہ ہے۔ دوسرے دور میں ندوہ کو اپنی ناکامی کا پورا پورا احساس ہو گیا تھا۔ اس لئے مولوی سلیمان ندوی المتوفی ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء نے اسے ایک دیوبندی ادارہ بنا کر رکھ دیا۔ دوسرے دور میں اس ادارے نے تصنیف و تالیف کا بے مثال کام کیا ہے تصنیف و تراجم کا اتنا کام کیا ہے جو دوسرے کسی ادارے

Marfat.com

سے کیا نہیں جا سکا ہے۔ اختلاف مسلک سے قطع نظر قلمی میدان میں الیسا جا ندار کام کیا ہے کہ لکھنے والوں کے لئے مثالیں قائم کیں اور قلمکاروں میں خاص شعور پیدا کر کے اُردو زبان میں بھی معیاری تخلیقات منظر عام پہ لانے کے راستے متعین کر کے دکھا دیئے۔ کاش! یہ ادارہ اپنے مسلک کی ناہمواری کا احساس کر کے ایک جدید فرقے سے وابستہ نہ ہوتا بلکہ حقانیت کا علمبردار بن کر اہل حق کے عقائد و نظریات کو سینوں میں جگہ دیتا اور ناجی گروہ اہلسنت وجماعت کی ترجمانی کا فریضہ ادا کرتا، یہ ادارہ پہلے دور کے آسمان سے تو گر پڑا تھا لیکن افسوس دیوبندیت کے کھجور میں آ اٹکا ہے۔

ہمارا روئے سخن یہاں ندوے کے دوسرے دور کی جانب نہیں بلکہ اُس ندوہ کی طرف ہے جو کچھ ندوہ اپنے پہلے دور میں تھا اسی ابتدائی ندوہ کے بارے میں مجدد مائۃ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ فتاویٰ الحرمین برجف ندوہ المین ہے۔ جو اس مجموعے کا پہلا رسالہ ہے اور علمائے حرمین شریفین کی تصدیقات سے منور و مزین ہے اُس دور میں ندوہ حق و باطل کو خلط ملط کرنے کی ایک کھچڑی تھی۔ اہل حق کو گرانے، باطل پرستوں کو اٹھانے اور حق و باطل کا فرق مٹانے کے لئے ساحرین برطانیہ نے یہ ایک چال چلی تھی۔ یہ چال برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ پلی تھی۔ نیچریت و دہریت کی آغوش میں پھلی پھولی تھی اور اہل حق کو اپنے جال میں پھنسانے حق و باطل کا فرق مٹانے کے لئے صلح کلیت کے سانچے میں ڈھلی تھی۔ حکیم عبدالحی لکھنوی نے قیام ندوہ کے بارے میں جو تصریح کی ہے اُس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۳ء) میں مدرسہ فیض عام کانپور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے علمائے کرام تشریف لائے یہ وہی اجتماع تھا جس میں ندوۃ العلماء کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے اغراض و مقاصد تھے کہ (۱) مسلمانوں کو متحد کیا جائے۔ (۲) ان کی اصلاح کی جائے۔ (۳) مختلف الخیال علماء کو قریب لایا جائے۔ (۴) دینی تعلیم کی اصلاح کی جائے۔ اس اجتماع میں مفتی احمد رضا خاں بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن جلد ہی اس سے جدا ہو گئے اور ندوہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ ندوۃ العلماء کے خلاف انہوں نے ایک رسالہ تحفہ حنفیہ کے نام سے

Marfat.com

جاری کیا۔ علاوہ بریں ندویوں کے رد میں ایک سو کتابیں لکھیں اور علمائے ہند سے ندویوں کی تکفیر کے فتویٰ پر تقریظیں حاصل کیں۔ اُن سب کو یکجا کر کے کتابی شکل دی اور مجموعے کا نام فتاوی السنہ لالجام اہل الفتنہ رکھا۔[۵] شیخ محمد اکرام صاحب نے قیام ندوہ کے بارے میں اپنی تحقیق یوں پیش کی ہے۔

اس عمدہ خیال کے محرک مولوی عبدالغفور ڈپٹی کلکٹر تھے مگر اس کی تکمیل مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری خلیفۂ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی جو اس کے بانی اور ناظم اول تھے۔ مولانا شبلی اور مولوی عبدالحق دہلوی صاحب تفسیر حقانی نے اس کے قواعد و ضوابط مرتب کئے۔ اکابر قوم مثلاً سر سید نواب محسن الملک اور اور نواب وقار الملک نے بھی اس کے اغراض و مقاصد کو پسند کیا اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ۱۸۹۸ء میں دار العلوم کے کچھ ابتدائی درجے کھولے گئے ۱۸۹۹ء میں رُوسائے شاہجہان پور کی فیاضی سے کچھ زمینداری بطور وقف ندوۃ العلماء کو حاصل ہوئی۔[۶]
سنگ بنیاد رکھے جانے اور حکومت کی مالی امداد کے بارے میں شیخ صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

ندوہ کی تاریخ میں ۱۹۰۸ء کا سال ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال صوبہ کے گورنر نے دار العلوم کی وسیع عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اور حکومت کی طرف سے ندوہ کو بعض مقاصد کے لئے پانچ سو روپیہ ماہوار امداد ملنی شروع ہوئی۔[۷]

جب گورنر صاحب نے ندوہ کا سنگ بنیاد رکھا تو اُس وقت علامہ شبلی نعمانی المتوفی ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء کے تاثرات یہ تھے یہ پہلا موقع تھا کہ ترکی ٹوپیاں اور عمامے دوش بدوش نظر آتے تھے۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مقدس علماء عیسائی فرمانروا کے سامنے دِلی شکرگذاری کے ساتھ ادب سے خم تھے۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ شیعہ و سُنی ایک مذہبی درسگاہ کی رسم ادا کرنے

[۵] عبدالحی لکھنوی، مولوی و حکیم۔ نزہتہ الخواطر، جلد ہشتم، ص ۴۰
[۶] شیخ محمد اکرام مورخ، موجِ کوثر، بار ہشتم، ص ۱۸۷، ۱۸۸
[۷] شیخ محمد اکرام۔ شبلی نعمانی ۔ص ۱۷۸۔

Marfat.com

میں برابر کے شریک تھے، یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی درسگاہ کا سنگِ بنیاد ایک غیر مذہب کے ہاتھ سے رکھا جا رہا تھا۔ غرض یہ پہلا ہی موقع تھا کہ ایک مذہبی سقف کے نیچے نصرانی، مسلمان، شیعہ، سُنی، حنفی، وہابی، رِند، صوفی، واعظ، خرقہ پوش اور کجکلاہ سب جمع تھے۔" لہ

ندوہ جس حالت میں قائم ہوا اور جن خطوط پر چل رہا تھا۔ اس کے پیش نظر کسی جماعت اور فرقے کے علماء نے بھی اُسے نظرِ استحسان سے نہیں دیکھا تھا۔ صرف وہی علماء اس کے مداح تھے۔ جو برطانوی سازش کا شکار ہو کر اس کے کارندے بن گئے تھے۔ اتفاق کرنے والوں میں سے بھی کتنے ہی علماء صورتِ حال ظاہر ہونے پر اس سے نفرت کرنے لگے اور فوراً علیحدہ ہو گئے تھے ـــ چنانچہ اُس وقت کے ندوہ سے متعلق دیوبندی فرقے کے حکیم الامت، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) نے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا۔

"پھر خود ندوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے کہ وہ ایسوں کے ہاتھ میں مدت تک رہا جن کی طبیعت میں بالکل نیچریت تھی۔ وہی سرسید احمد خاں کے قدم بقدم اُن کی رفتار رہی۔ وہی جذبات، وہی خیالات، کوئی فرق نہ تھا۔" لہ

سرسید احمد خاں (المتوفی ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء) کے متعلق تھانوی صاحب کی رائے یہ تھی۔
"یہ سب انگریزی تعلیم اور نیچریت کی نحوست ہے کہ لوگوں کے عقائد، اعمال، صورت سیرت، سب بدل گئے اور دین بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ اُن کی رفتار، گفتار، نشست و برخاست، خورد و نوش سب میں دہریت و نیچریت و الحاد کا رنگ جھلکتا ہے۔ اور ہندوستان میں نیچریت کا بیج سرسید کا بویا ہوا ہے۔" سہ

گاندھوی حضرات کے امام الہند، مولوی ابوالکلام آزاد (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء) کافی عرصہ چونکہ ندوہ میں رہے تھے، اس لئے اُن پر ندوہ کے چودہ طبق روشن تھے اور

لہ شیخ محمد اکرم، شبلی نامہ، ص ۲۴۵
لہ اشرف علی تھانوی، مولوی الافاضات الیومیہ، جلد پنجم، ص ۱۱۰
سہ اشرف علی تھانوی، مولوی، الافاضات الیومیہ، جلد ششم، ص ۹۸

Marfat.com

درون خانہ کا کوئی بھید اُن سے پوشیدہ نہیں تھا۔ انہوں نے بعض ایسی چیزیں بھی دیکھیں جن کے باعث علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ چنانچہ ندوہ کے بظاہر خوشنما اور حقیقت میں پُر فریب جال کی کہانی گاندھویوں کے امام الہند کی زبانی سنیے۔ موصوف اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں :۔

ندوۃ العلماء کے اجتماع سے مجھے روشن علماء کی جو حالت منکشف ہوئی، کیونکہ منتسبین ندوہ کی طرف میرا ایسا ہی حسن ظن تھا۔ اس سے طبیعت کو اور زیادہ مایوسی اور طبقۂ علماء کی طرف سے سخت وحشت پیدا ہو گئی۔ مخالفین ندوہ وہاں جو کچھ کر رہے تھے۔ اُن کی نسبت تو خیال تھا کہ یہ روشن خیال نہیں ہیں لیکن جو لوگ ندوے کے لئے سرگرم تھے اُن کی بھی عجیب حالت نظر آتی تھی۔ چونکہ پانچ چھ مہینے تک اُن سرگرمیوں کو بالکل قریب سے دیکھتا رہا۔ اس لئے اندرونی حالت بالکل میرے سامنے تھی۔ میں نے دیکھا کہ بالکل چالاک دنیاداروں کی سی کاروائیاں کی جا رہی ہیں اور وہ تمام وسائل بے دریغ عمل میں لائے جاتے ہیں جو اپنی کامیابی کے لئے شاطر سے شاطر اور عیار سے عیار جماعت کر سکتی ہے۔ لوگوں کو شامل کرنے کے لئے ہر طرح کی عیاریاں کی جاتی تھیں۔ میرے سامنے ایک واعظ نے ندوے کے ایک گرم ایجنٹ سے مشورہ کیا کہ مجلس وعظ میں کیونکر اُن کو اظہار خوش و خروش کرنا چاہیئے اور کیونکر آخر میں نالہ و بکا شروع کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ تجویز پختہ ہو گئی۔ اس کے بعد واعظ نے جونہی مثنوی کی ایک حکایت شروع کی دوسرے صاحب نے معاً کھڑے ہو کر حال بازوں کی طرح حرکتیں شروع کر دیں۔ اس سے مجلسِ وعظ میں بڑی رقت ہو گئی اور اس قدر آہ و بکا ہوا کہ اس پہ وعظ ختم کر دیا گیا۔ اس طرح کی بیسیوں باتیں روز میں دیکھتا تھا اور میرے دل میں اس طبقہ (علماء) کی طرف سے وحشت بڑھتی جاتی تھی۔" [۱]

گاندھوی حضرات کے امام الہند، جناب ابوالکلام آزاد (المتوفی ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) نے ندوے میں گھس کر اُس کے کارکنوں کی شاطرانہ چالیں اور عیاریاں دیکھیں اور دیوبندی حضرات کے حکیم الامت و مجدد دین و ملت کہلانے والے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

[۱] ابوالکلام آزاد، مولوی و لیڈر، آزاد کی کہانی، ص ۲۱۷، ۲۱۸

Marfat.com

نے بھی محسوس کر لیا تھا۔ کہ ندویوں میں دہریت والحاد کی تخم ریزی کی گئی ہے لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات نے اصلاح ندوہ کے لئے کس حد تک کوشش کی؟ اگر ناقابلِ اصلاح دیکھا تو اس فتنے کی بیخ کنی کا فریضہ کس حد تک ادا کیا؟ مسلمانانِ ہند کے جسد میں جو یہ ناسور پیدا کر دیا گیا تھا۔ اس کا ان حضرات نے کیا علاج کیا تھا؟ اس کا جواب یقیناً یہی ملے گا۔ کہ ان حضرات نے کچھ بھی علاج نہیں کیا تھا۔ کیونکہ علاج کرنا طبیب کا کام ہوتا ہے اور بدقسمتی سے یہ دونوں حضرات خود بھی ایمانی و روحانی مریض تھے اور مرض بھی ایسا شدید تھا جس نے آخری وقت تک کسی علاج کا کوئی اثر قبول نہیں کیا تھا۔

قربان جائیں اس صدی کے مجددِ برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی مومنانہ فراست اور مردانہ عزم و ہمت پر جنھوں نے پوری قوت کے ساتھ اس فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اس برطانوی شرارت کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ ندوہ کی کارگزاری اور سراسر غیر اسلامی روش کا رد کرتے ہوئے ایک سو کتابیں لکھیں تحریر و تقریر کے ہر میدان میں ارکینِ ندوہ کو سمجھایا بجھایا۔ خوفِ خدا و خطرۂ روزِ جزا یاد دلایا، جب وہ کسی طرح بے راہ روی اور ملت اسلامیہ کی بدخواہی سے باز نہ آئے تو ندوہ کی مشین کے ہر چھوٹے بڑے پرزے کا وہ علمی محاسبہ کیا کہ دلائل کے میدان میں کسی کے اندر بولنے ا منہ کھولنے کی جرأت نہ رہی۔ بریلی کے اس مردِ حق آگاہ نے تائید ایزدی سے حق و باطل کے درمیان واضح خطِ امتیاز کھینچ دیا، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھا دیا۔

مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ارکین ندوہ کی خلاف اسلام حرکتوں اور اسلام دشمنی کی کارگزاریوں پہ فہمائش کی اور ان حضرات کی روش میں کوئی فرق نہ آیا کیونکہ وہ ساحرین برطانیہ کے ہاتھوں میں چوں قلم درشت کاتب ہو گئے تھے تو آپ نے سرمایہ ملت کی نگہبانی کا فریضہ ادا کرنے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے باعث اس فتنے کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ اس سلسلے میں آپ کی مساعی جمیلہ کا خاکہ یہ ہے

ا۔ ندوہ کی کارگزاری کا جائزہ لینے کی خاطر ایک مستقل رسالہ تحفہ حنفیہ کے نام سے جاری فرمایا۔

Marfat.com

۲:۔ ندوہ کے فتنے کا استیصال کرنے کی غرض سے جدوہ کے نام سے راسخ العقیدہ مسلمانوں کی ایک تنظیم بنادی گئی۔

۳:۔ جس شہر میں اراکین ندوہ کا جلسہ ہوتا وہاں علمائے اہلسنت کوسے کر آپ بالمقابل جلسے کر کے ندویوں کی خلاف اسلام حرکتیں بیان کر کے مسلمانوں کو ان کے خوشنما اور پُر فریب جال میں پھنسنے سے بچاتے اور اراکین ندوہ کو مقدس اسلام کا واسطہ دے کر گفتگو کی دعوت دیتے تھے۔

۴:۔ اراکین ندوہ کے بے راہ روی سے باز نہ آنے پر اُن کے رَد میں ایک سَو کتابیں تحریر فرمائیں، جن میں سے ایک کا جواب بھی کسی بڑے سے بڑے ندوی سے نہ ہو سکا تھا

۵:۔ اراکین ندوہ کی خلاف اسلام باتوں کے خلاف ایک فتویٰ مرتب کر کے اس پر متحدہ ہندوستان کے علمائے کرام کی تصدیقیں حاصل کیں اور اس صدقہ رسالہ کو انجام السنہ کے نام سے پورے ملک میں مشتہر کیا تاکہ عوام الناس اس صلح کلیت کے پُر اسرار فتنے سے باخبر ہو جائیں اور بے خبری میں اپنی ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع نہ کر بیٹھیں۔ نیز ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں آپ نے ندوہ کے بارے میں ایک فتویٰ مرتب کر کے اسے علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں بھیجا۔ اُن حضرات نے آپ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے شدومد سے اس پر تقریظیں لکھیں یہی وہ رسالہ ہے جو فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین کے تاریخی نام سے شائع ہوا اور اس مجموعہ کا پہلا رسالہ یہی ہے جو نئی آب و تاب کے ساتھ دوبارہ زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔

حق یہ ہے کہ تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ سنہ) اور مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ نے ندوہ کی شرارت کا ڈٹ کر مقابلہ کر کے اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا وہ حق ادا کیا تھا جس پر پاک و ہند کے مسلمانوں کو ان حضرات کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جب ابتدائی ایام میں اراکین ندوہ نے ملک کے خاص خاص شہروں میں ندوہ کے جلسے کرنے اور بے خبر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کا پروگرام بنایا تو مجدد برحق نے اس شرارت کو جس طریقے سے زندہ درگور کیا

Marfat.com

تھا۔ اس کی کہانی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) کی زبانی سنیئے۔

ندوہ نے اپنے نئے دین کو ہندوستان میں پھیلانے کے لئے دوروں کا بہت بڑا پروگرام بنایا تو بریلی سے ابتداء کرنے کی اس لئے سوجھی کہ امام بریلوی قدس سرہ نے اس کے خلاف مضبوط قدم اٹھایا تھا، کم از کم خاموشی سے ہی یہاں جلسے ہو جاتے تو پورے ہندوستان کو فریب دینے کا موقع ہاتھ آجاتا۔ تحریک ندوہ کے سرگرم کارکن بریلی میں جمع ہوئے جن میں بھول سے شریک ہو جانے والے چند سنی علماء بھی تھے۔ مثلاً مولانا احمد حسن صاحب کانپوری اور ان کے استاذ محترم، مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی۔ جنھیں جگت استاد کہا جاتا تھا۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع تھا۔

حضرت امام بریلوی قدس سرہ کو جونہی ان حالات کی اطلاع ملی، آپ نے ندوہ کے ذمہ داروں کو اُن کی کھلی ہوئی غلطیوں پر تنبیہ کی۔ تحریری و زبانی طریقوں سے اصحاب ندوہ کو بحث و تحقیق کی دعوت دی تاکہ اسلام کی حقانیت اور ندوہ کے نئے دین کا بطلان واضح ہو جائے مگر وہ ندوہ جو اپنی کمزوریوں اور فتنوں کو خوب جانتا تھا کب بحث و تمحیص اور حق قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ مجدد اعظم امام بریلوی قدس سرہ کی ایک مختصر مگر ہدایت انگیز تحریر نے حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری کو بے قرار کر دیا۔ آپ نے امام بریلوی قدس سرہ کی ہدایت پاتے ہی خادم کو بستر باندھنے کا حکم دیا۔ یہ خبر ساری ندوہ تحریک میں پھیل گئی۔ جب آپ کے استاد مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے اپنے شاگرد مولانا احمد حسن صاحب کانپوری کو بلوایا اور سبب دریافت کیا۔ مولانا احمد حسن صاحب نے امام بریلوی قدس سرہ کا وہ رقعہ پیش کر دیا۔ استاد موصوف نے باں شان استادی و وسعت حلقۂ تلامذہ یہ خیال بھی نہ فرمایا کہ ہدایت کی ابتداء میرے ایک شاگرد کی طرف سے ہو رہی ہے۔ فوراً حق کو قبول کر لیا۔ یہ دونوں حضرات اور ان کے بہت سے ساتھی ندوۃ العلماء سے متنفر ہو کر الگ ہو گئے۔ مولانا لطف اللہ صاحب تو پہلی گاڑی سے سیدھے علی گڑھ روانہ ہو گئے

Marfat.com

اور مولانا احمد حسن صاحب کانپوری امام بریلوی قدس سرہٗ کی عیادت کو تشریف لائے۔ اس طرح جماعت سے علمائے اسلام جو ندوہ کے نئے دین کے فتنوں پہ مطلع ہوتے گئے ندوہ سے الگ ہو گئے۔

ندوہ کے بریلی اجلاس کی جو درگت ہوئی اُس نے ندوہ تحریک اور اصحاب ندوہ پہ اثر تو ضرور ڈالا مگر ذمہ داران ندوہ شاید یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ مقامی اثرات کے نتائج ہیں پٹنہ (بہار) کے دوسرے اجلاس میں اپنے حوصلے نکالنے کا تہیہ کئے ہوئے روانہ ہو گئے امام بریلوی قدس سرہٗ جو ہر نشیب و فراز کو خوب جانتے تھے۔ نیز آپ کی دینی منشا ندوہ تحریک کے سلسلے میں بریلی اجلاس کے وقت پوری نہ ہوئی۔ ندوۃ العلماء کا پٹنہ اجلاس کچھ اور ہی غمازی کر رہا تھا۔ پٹنہ سفر کا عزم فرمالیا۔ آپ کے ساتھ کئی علمائے کرام اور دوسرے حضرات ہم سفر ہو گئے جن میں مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا سید اسمٰعیل حسن مارہروی، مولانا عبدالسلام جبلپوری قابل ذکر ہیں۔ امام بریلوی قدس سرہٗ کا یہ پورا قافلہ بھی پٹنہ پہنچ گیا اور مولوی قاضی عبدالوحید صاحب رئیس اعظم پٹنہ کے ہاں قیام فرمایا۔

پٹنہ پہنچ کر ندوہ کے ذمہ دار لوگوں کو زبانی اور تحریری دعوتیں دی گئیں کئی اجلاس منعقد کر کے ندوہ تحریک کے بدترین نتائج اور عظیم دینی نقصانات کو واضح کیا گیا اور انہیں نئے دین کی تجویز و اشاعت پہ تنبیہ کی گئی۔ ذمہ داران ندوہ بجائے اس کے کہ دین اور ملت اسلامیہ کے تحفظ کی خاطر اس معاملہ کو طے کر لیتے اپنی بات بنائے رکھنے کے لئے دین و ملت کا عظیم ترین نقصان گوارا کیا اور یہ عذر کر گئے کہ کلکتہ کا پروگرام قریب ہے۔ یہاں ہم بات چیت میں مصروف ہو گئے تو کلکتہ کا پروگرام خراب ہو جائے گا۔ افسوس کہ ندوہ والے دین و ملت کی بربادی کو اچھا سمجھتے رہے۔ اور اپنے تباہ کن پروگرام پہ آنچ نہ آنے دی۔

ندوہ والے ان حیلوں سے یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ جان چھوٹی لاکھوں پائے کلکتہ پہنچ کر اپنی تحریک میں جان ڈالیں۔ تیسرے اجلاس کے لئے کلکتہ پہنچ گئے۔ بہت سے دیوبندی

Marfat.com

مولویوں کو بھی اکٹھا کر لیا۔ اور ندوہ تحریک کے لئے اُن کی بہت بڑی تعداد کلکتہ میں جمع ہو گئی۔ امام بریلوی قدس سرہٗ جو اُن کے حیلوں سے خوب واقف تھے، تحفظ ملت کی خاطر ان حالات میں کب ان کا پیچھا چھوڑنے والے تھے آپ اپنی جماعت کے ساتھ کلکتہ پہنچ گئے اور پوری قوت کے ساتھ ندوہ والوں کو تنبیہ کی کہ —— "ندوہ کی تحریک نے اسلام میں جو ترمیم و تنسیخ کی ہے اس پہ ایک بار گفتگو ہو جائے۔ فرقہ پرستی کی لعنت سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ اس قسم کی نئی جماعت بنا کر مسلمانوں میں پھوٹ نہ ڈالی جائے" —— ساتھ ہی کلکتہ میں اہلسنت کے جلسے زور شور سے ہونے لگے۔

اصحاب ندوہ یہاں بھی ٹال مٹول کی پالیسی پہ چلتے رہے۔ اور آخر یہ تجویز پاس کرنے پہ مجبور ہوئے کہ —— "ندوۃ العلماء کا پرد گرام عامۃ المسلمین کے سامنے رکھ کر جب تک استصواب نہ کر لیں ہم دوسری طرف متوجہ نہیں ہو سکتے" —— اس جواب نے کلکتہ کے مسلمانوں کو ندوۃ العلماء سے اور متنفر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ندوہ کی اس تحریک کا سارا زور ختم ہو گیا۔ اہلسنت کے مزید جلسوں نے بہت ہی زیادہ اثر کیا کہ ندوہ کی وہ تحریک کلکتہ ہی میں دفن ہو گئی اور ہندوستان گیر دورے سسک سسک کر رہ گئے۔ [۱]

غرضیکہ آپ نے ہمت مردانہ اور جذب قلندرانہ سے ندوہ کے ملک گیر جلسوں کا ناطقہ بند کر کے اضلال و تضلیل کے اس سیلاب کے سامنے بند باندھا اور اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا فریضہ مجددانہ انداز میں ادا کر کے اہل اسلام کو گمراہ ہونے سے بچا لیا ارکین ندوہ میں مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آنے علمی میدان میں گفتگو کرنے کی جرأت ہی کہاں تھی کہ محمدی کچھار کے اس شیر کے رُو برو آتے۔ ندوہ کی بگڑی کو بناتے۔ چنانچہ مولانا یقین الدین قادری بریلوی مرحوم نے اسی حقیقت کو اپنے لفظوں میں صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے یوں بیان کیا ہے۔

---

[۱] محمد صابر نسیم، بستوی، مولانا، مجدد اسلام، ص ۱۸۷، تا ۱۹۱

Marfat.com

واقعی اس میں آن پر یوں تمام اکابر ندوہ میں کسی پر الزام نہیں، گفتگو کرتے کس جگہ سے، شیرانِ نیزہ کے مقابل آنا کچھ ہنسی کھیل نہ تھا۔ ریاضی ہندسے کی دو چار کتابیں الٹی سیدھی پڑھا دینا نہ تھا۔ ڈاکٹر وزیر خاں کی کتابوں سے کچھ مضامین لے کر خرافاتِ نصاریٰ کے رد میں کچھ لکھ لینا نہ تھا۔ کچھ مثنوی شریف کے شعر اور کچھ ادھر اُدھر کی داستانیں کچھ تمثیلیں کہاوتیں جوڑ گانٹھ کر عوام پسند وعظ کہہ لینا نہ تھا۔ یہ مردآزما میدان تھا۔ اسد انمبر کا نیستان تھا۔ جس کا نام لئے پرانے پرانوں کے جی دہلتے ہیں۔ بڑے بڑے دم سادھے، قدم بڑھائے، چپ کی ٹٹی کو آڑ بنائے نکلتے ہیں [۱]

مولوی محمد علی مونگیری ناظم ندوہ نے ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے جو خط بھیجا تھا۔ اس میں مجدد برحق کے بارے میں اپنے یہ تاثرات بھی سپرد قلم فرمائے تھے۔

مولانا آپ لبفضلہٖ تعالیٰ اس زمانہ پرفتن میں اسلام کے رکن اعظم ہیں۔ ندوہ آپ حضرات کی شرکت کا بہت محتاج ہے۔ [۲]

اب ندوہ کے نفس ناطقہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی دہلوی کے تاثرات دیکھئے اور غور فرمایئے۔

حقانی صاحب نے حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) سے تخلیہ کے لئے کہا اور جناب مولانا محدث سورتی کو بھی اپنے ہمراہ لیا۔ تینوں صاحب مکان کے ایک درجہ بالا میں جاکر بیٹھے۔ یہاں حقانی صاحب کھلے۔ خود بیان فرمایا کہ میں نے تو اس عبارت پر دستخط کر دیئے تھے۔ مگر اور صاحبان نے نہ مانا اور حضرت عالم اہلسنت (اعلیٰ حضرت) سے کہا کہ میں تو بالکل آپ کا ہم مذہب بلکہ ہم مشرب ہوں۔ میں تو آپ کی ان کوششوں پر خوش ہو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف سے ایک شیر کو قائم فرما دیا ہے۔ میں نے جو دو ورقی تحریر آپ کے مقابل لکھی وہ بھی جنگ زرگری ہے۔ میں نے

---

[۱] محمد یقین الدین، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، مطبوعہ نادری پریس بریلی، ص ۲۹

[۲] ایضاً ص ۲۱

Marfat.com

ہے ۔میں نے اس میں لکھ دیا ہے کہ آپ عبارات روئداد کاٹ دیجئے ہم تسلیم کر لیں گے ۔ یہ
اسی غرض سے لکھا ہے کہ کسی طرح ندوہ قبول کرے ۔ غرض مولانا محدث سورتی کے مواجہہ میں
ڈھائی گھنٹے تک مولوی حقانی صاحب نے اسی قسم کی باتیں حضرت عالم اہلسنت سے کہیں ۔
جتنے اعتراضات حضرت ممدوح نے ندوہ پر فرمائے سب تسلیم کئے اور فرمایا —— مولانا
حق تو یہ ہے کہ آپ نے آنکھیں کھول دیں ۔اہل ندوہ اگر نہ بھی مانیں تاہم اب ویسے شتر بے
مہار نہ رہیں گے ۔ مولانا میں بھی آپ کی طرح مذہب میں بہت سخت ہوں ۔ ندوہ میں ....
بھرے ہیں ۔ مولوی محمد علی صاحب ایک نرم آدمی ہیں انہیں بد مذہبوں نے دبا لیا ہے ۔ میں وہابیوں
نیچریوں ،غیر مقلدوں کا سخت دشمن ہوں ۔ مجھ سے پابندی مذہب کو کہنا ایسا ہے کہ کسی
سے کہا جائے جورو کو عصمت سے رکھو ۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ آپ کی مثل دو ایک عالم
میرے ساتھ ہو جائیں تو ان سب بد مذہبوں کو نکال دیں ۔ آپ اصلاح کیجئے ، اگر ندوہ نہ
مانے تو آپ تنہا کیوں الگ ہوتے ہیں ۔ ہمیں بھی لے کر الگ ہو جیئے ۔

یہ باتیں فرما کر خود حقانی صاحب نے اسی جلسہ میں ایک عبارت دوبارہ پابندی مذہب
اہلسنت تصنیف فرمائی کہ اس پر ندوہ سے دستخط لیں گے ۔ بعدہ پھر تینوں صاحب مجمع
عام میں آئے ۔ یہاں حضرت عالم اہلسنت نے بعض جگہ اجمال کو تفصیل ،ابہام کی توضیح فرما
کر سب حاضرین کو سنائی ۔ یہ اصلاح شاہ سلیمان صاحب و حافظ عزیز الدین صاحب دہلوی
وغیرہما بہت صاحبوں کے مواجہہ میں ہوئی ۔ وہ پرچہ حقانی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا
مع اصلاح بعینہٖ ہمارے پاس موجود ہے کہ اس کی مصاف شدہ نقل حقانی صاحب وہاں لے
گئے رات کے دس بجے پر جلسہ ختم ہوا ۔ آگے صداٹے برنخاست ۔ یارب ندوہ نہ تھا ۔
شہر خموشاں تھا ۔[۵]

یہ تو مولوی عبد الحق صاحب حقانی کی حق پسندی کا نمونہ ہے ۔ جس میں شاہ
سلیمان پھلواروی صاحب بھی شریک ہیں لیکن پھلواروی صاحب کو حقانیت سے جتنا لگاؤ
اور مذہب اہلسنت و جماعت کی جانب جتنا جھکاؤ تھا اس کا ذرا سا نمونہ بھی ملاحظہ ہو ۔

---

۵ محمد یقین الدین قادری بریلوی ، مولانا ، سرگزشت و ماجرائے ندوہ ، ص ۱۱

Marfat.com

جس دن شاہ سلیمان صاحب تشریف لائے اور حضرت عالم اہلسنت سے ملاقی ہوئے مجمع مسلمین میں وہ پرچہ اختلاف راقم مذکورہ قاف بھی دکھایا گیا کہ حضرت علمی رسائل کا یہ آراستہ جواب، پیراستہ صلہ ملاحظہ ہو۔ سلیمان صاحب نے آن قاف والی جلوہ گری کی چند ہی سطریں دیکھ کر نہایت طیش و غیظ ظاہر فرماکر جھنجلائی ادا سے دور پھینک دیا مگر قصور معاف انسداد کچھ نہ ہوا۔ ؎

چند علمائے اہلسنت ایسے تھے جو ندوہ کے پُر فریب اور بظاہر خوشنما جال میں پھنس گئے تھے۔ عام مسلمانوں میں سے اگر کسی نے ندوہ سے کچھ تعلق رکھا تھا تو ان علمائے اہلسنت کی شرکت کے باعث رکھا تھا۔ ان حضرات ہی میں ایک مفتی لطف اللہ علی گڑھی علیہ الرحمہ بھی تھے۔ جو کچھ عرصے کے بعد ندوہ کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ گئے تھے۔ جب تک شامل رہے ندوہ کے پُر اسرار اصولوں کی پابندی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے بھائیوں یعنی حضرات علمائے اہلسنت کی اپیلوں و رخواستوں پر کان نہیں دھرتے تھے۔ ایسی ہی ایک اپیل پر خاموشی اور ٹال مٹول ملاحظہ ہو۔

انیس ۱۹ اہل علم و معززین بریلی نے ایک استفتاء آٹھ سوال پر مشتمل جناب مفتی صاحب کی خدمت میں رجسٹری شدہ بھیجا اور ضمن سوالات میں فتووں کا بوجہ کثیرہ مخالف ندوہ ہونا روشن کر دیا۔ ...... مفتی صاحب نے جواب تحریر نہ فرمایا۔ بلکہ یہ تحریر فرما بھیجا کہ میں تہیئہ سفر ندوہ میں ہوں، مجھ سے جواب نہیں ہو سکتا۔ طرفہ یہ کہ کاغذ استفتاء بھی واپس نہ فرمایا۔ حالانکہ سائلوں نے صراحتاً اس کے واپس کرنے کو لکھ دیا تھا...... وہ واقعہ مذکورہ مع استفتاء بالتفصیل اشتہار مطبوعہ ۱۴ شوال میں شائع ہوکر خود مفتی صاحب کی خدمت میں (جب وہ یہاں تشریف لاکر صدر ندوہ ہوئے) بھیج دیا گیا کہ جناب اب تو تہیئہ سفر سے فارغ ہیں اب جواب عنایت ہو۔ مگر وہاں تو

؎ محمد یقین الدین مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۳۸۔

Marfat.com

شہر چپ ہے کہ ایک ندوہ اور ہزار چپ" [۱]

حق کا اظہار ضروری ہے اور باطل کو چھپایا جاتا ہے۔ اُس کے اُوپر بڑے بڑے خوشنما پردے ڈالے جاتے ہیں تاکہ باطل کا اصل مکروہ چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ ندوہ کی شرارت پر اسی لئے پردے ڈالے جا رہے تھے۔ سراسر نجاست تھی جسے چھپایا جا رہا تھا۔ دعویٰ تو تھا اصلاح مسلمین و رفع اختلاف و صلح عام و رفع نزع و خیر خواہی اسلام کا اور کام کر رہے تھے۔ کہ حق کو مٹایا جائے، باطل کو سینے سے لگایا جائے اور سمجھانے بجھانے والے کو بدخواہ اسلام و مسلمین بتا کر، دشمن صلح و اتحاد ٹھہرا کر عام مسلمانوں کی نظروں میں گرایا جائے۔ اہل علم اس روش کی وضاحت چاہتے تو منہ سے زبان غائب ہو جاتی۔ عام مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے نکلتے تو ندوہ کے ہر ابجد خوان کے منہ میں گز بھر کی زبان ہوتی تھی۔ مفتی صاحب کے ایسے ہی سکوت اور مولانا عبد القادر بدایونی علیہ الرحمہ کی جانب سے تمام حجت کی انتہا ملاحظہ فرمائی جائے۔

حضرت ممدوح نے حسب درخواست اہل اسلام ۲۶ شوال روز جمعہ کو مسجد جامع میں جناب مفتی صاحب سے بذریعہ حلف باہمی و ساطت قرآن عظیم اس امر کا تصفیہ کر لینے کا ارادہ فرمایا۔ مگر حضرت موصوف اور بہت مسلمین سنتوں میں مشغول تھے کہ مفتی صاحب روانہ ہوئے۔۔۔۔ مفتی صاحب کسی طرح نہ رُکے، ناچار حضرت ممدوح نے مسجد جامع میں سعادت فرمائی اور بر سر منبر ہزار ہا مسلمانوں کے مجمع میں، جن میں بہت اہل علم خصوصاً بعض اکابر ندوہ بھی تھے۔ بخوبی مفاسد ندوہ کا اعلان کیا اور بار بار باصرار فرمایا کہ جو میرے بیان کو غلط جانتے ہوں۔ بلا تامل اظہار فرمائیں، کوئی جواب وہ نہ ہوا۔ پھر وہیں برملا ہزاروں کی جماعت میں حضرت ممدوح نے ہر مسلمان کو اپنا وکیل کیا کہ ہمارے اعتراضات کا جواب مفتی صاحب سے لا دیں۔" مفتی صاحب کی طرف سے سوائے سکوت و گریز کے آج تک کچھ ظاہر نہ ہوا [۲]

---

[۱] ایضاً، ص ۱۶، [۲] محمد یقین الدین بریلوی مولانا سرگزشت و ماجرائے ندوہ ص ۱۸

Marfat.com

مفتی لطف اللہ صاحب علی گڑھی سے تصفیہ کی آخری کوشش اور اُس کا انجام دیکھئے۔

جب جناب مفتی صاحب نے مجمع کی ملاقات نامنظور فرمائی، حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) نے ہمارے شہر کے معزز ذی علم رئیس جناب سید محمد نبی صاحب مختار کو تکلیفِ توسط دی۔ وہ اور دوسرے عالی قدر رئیس جناب حکیم محمد اکرام الدین صاحب جناب مفتی صاحب کی خدمت میں گزارش پیرا ہوئے۔ کہ اعلحضرت تاج الفحول و حضرت عالم اہلسنت دونوں صاحبوں کو یا دونوں میں سے جس ایک کو آپ گوارا فرمائیں صرف پندرہ منٹ کے لئے ملاقات کی اجازت دیں، وہ تنہا آئیں گے۔ فرمایا، ندوہ کے بارے میں گفتگو کریں گے؟ کہا اور غرض کیا ہے؟ فرمایا ویسے تشریف لائیں میرا فخر ہے مگر اس باب میں کچھ نہ کہیں۔ ہر چند عرض کی کہ حضرت! آخر یہ ندوۃ العلماء ہے، اس کی بابت ہر عالم کو گفت و شنود کا استحقاق ہے۔ وہابی، نیچری، رافضی، غیر مقلد سب سے چسپیدگی ہو اور علمائے اہلسنت سے یوں کشیدگی؟ مگر مقبول نہ ہوئی۔ مفتی صاحب بار بار اپنی مقدس انگلی اپنے مبارک منہ پر رکھتے تھے کہ ندوہ کے باب میں تو یہ ٹھہر گئی ہے۔ یعنی چُپ۔۔۔۔۔ غرض پون گھنٹے تک دونوں رئیسوں نے ہر طرح گزارش کی مگر ایک نہ، ہزار نہ، یہاں تک کہ یہ صاحب حیران رہ گئے کہ الٰہ العالمین یہ مضمون کیا ہے۔ [1]

مضمون یہی تھا کہ اراکین ندوہ حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب ہو گئے تھے۔ برٹش گورنمنٹ کی ہدایتوں سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ اپنی مرضی سے کچھ کرنے کے مجاز نہیں رہ گئے تھے۔ ضمیر کو کھوٹے داموں فروخت کیا ہوا تھا۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا ڈھول بجانا اور اندرون خانہ جرنیل کا منہ معمول تھا۔ جس کے صلے میں نوازے جا رہے تھے۔ ذرا مولوی خلیل الرحمٰن صاحب پیلی بھیتی کے اس بیان کی تہ میں جھانکنے کی کوشش تو فرمائیے جس کا ذکر مولانا یقین الدین صاحب بریلوی نے یوں کیا ہے۔

---

[1] ایضاً، ص ۱۹

Marfat.com

یہ بالائی حضرات کی کاروائیاں تھیں جن کی خوبیاں جناب ناظم صاحب کی نیک نیتوں پر محیط ہوگئی ہیں، یہاں تک کہ ایک بزرگوار رکن ندوہ (مولوی خلیل الرحمٰن صاحب رکن ندوہ) قسم اول مقیم پیلی بھیت نے علانیہ حضرت ناظم سے کہا کہ صاف ثابت ہو جائے کہ مولوی احمد رضا خاں حق پر ہیں۔ اس پر بھی اگر ان کے قدم جلسہ میں آئے تو ہم چل دیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ایسی حق پسندیوں کا علاج کیا ہے؟ [۵]

اس سے صاف واضح کہ ندوہ کے ذمہ دار اراکین بھی اپنی باطل پرستی، حق دشمنی سے بخوبی آگاہ تھے لیکن دنیاوی کاروبار آرام سے چل رہا تھا۔ جس کی خاطر خود بھی اس جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کو اس میں پھنسانے، اپنے ساتھ جہنم میں لے جانے پر مصر تھے۔ شب و روز اسلام و مسلمین کی اسی بدخواہی میں کوشاں رہتے تھے اگرچہ زبانی کلامی دعویٰ اتفاق و اتحاد اور صلح کلیت کا تھا۔ لیکن بد مذہبوں سے پیار اور اہل حق سے خار۔ گمراہ گروں کے پیشوا و امام اور علمائے اہلسنت ناقابل خطاب و کلام یہی تو وہ شرارت تھی جس کے لئے حکومت وقت نے یہ بظاہر خوشنما جال بچھایا تھا کہ حق کو دبایا اور باطل کو سینے سے لگایا جائے لیکن ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن!
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ تعالیٰ اپنے دین کا خود محافظ ہے۔ باطل کی آندھیاں خواہ وہ کسی شکل میں بھی آئیں، خالص کفر کے روپ میں یا مکمل اسلامی شکل بنا کر لیکن وہ اس شمع ہدایت کو بجھانے میں نہ آج تک کامیاب ہونے پائی ہیں اور نہ قیامت تک ایسی کوئی آندھی اسے بجھا سکے گی۔ مولانا یقین الدین صاحب بریلی نے اس وقت اراکین ندوہ کے بکے ہوئے ضمیروں کو جھنجوڑتے ہوئے ان لفظوں میں ان پر اتمام حجت کا فریضہ ادا کیا تھا۔

کیوں حضرات! ایک ذرا اپنے آپ کو بادشاہ قہار جبار جل جلالہ کے دربار

---

[۵] محمد یقین الدین بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۱۵

Marfat.com

میں حاضر تصور کر لو اور پھر دم بدم ہر دم سے بول چلو کہ جن باتوں کو ندوہ کے جھوٹے دعووں یا نمائشی ادعاؤں، نیچری کلوں کی ساختہ کالاؤں نے حرام الحاد کفر ارتداد، موجب رد اعمال ودخول سقر و ناقابل بخشش و توہین رب اکبر ٹھہرایا تھا، اُن میں سے کچھ بھی اُٹھا رکھا بغرض باطل اس معاملہ میں علمائے سنت ہی تمہارے نزدیک سراسر خطا پہ ہی اکیا تمہارے حسابوں شرکت کلمہ و قبلہ بھی نہ رہی؟ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ من گھڑت احکام نیچریوں وہابیوں رافضیوں، لامذہبوں سب کے لئے ہوں۔ سب کو جگر بناؤں چھاتی سے لگاؤ اور علمائے کرام، اصحاب سنت سے یوں پیٹھ پھیرو، یوں دشمنی بناؤ، یوں لڑائی ٹھانو یوں روٹھا رچاؤ؟

ہاں ہاں تین برس کی مہلت ہے، سب چھوٹے بڑے مل کر بتاؤ کہ وہ کیا فرق ہے جس کے باعث گمراہوں سے صرف کلمہ گوئی پہ اتفاق فرض، اتحاد ایمان، نزاع حرام ردو قدح عصیان، کشیدگی کفر، رنجش کفران اور اعلمائے اہلسنت کے باقی عقائد متحدہ درکنار اُن کا کلمہ و قبلہ تک آپ کی سرکار میں محض بیکار۔ اُن کا اعزاز حرام، اُن کی آبرو حلال، اُن سے کھینچنا فرض، اُن سے جھکنا وبال، اُنہیں گالیاں دینا تہذیب کا کمال اور اُن کی ہجویں چھاپنا کلیجے کا صندل اُن پہ بہتانوں کی بوچھاڑ دیانت کا منگل۔

ہاں ہاں وجہ بتاؤ اور جلد بتاؤ، ورنہ براہ انصاف صاف اقرار لاؤ کہ مقاصد و دعاوی ندوہ سب جھوٹ خرافات تھے۔ نیچری ٹھک سے نمائش کی بات تھی۔ قول سے فعل دور و مہجور ہے۔ بحکم آیت خدا سے دشمنی پوری منظور ہے۔ ہاں ہاں اس شہر خموشاں میں اگر کوئی دم رکھتا ہے۔ جواب دے اجواب دے۔ جواب دے۔ ورنہ اللہ اللہ و رسول کے حضور روبکاری ہوتی ہے [1]

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے جب اراکین ندوہ کو خوب سمجھا بجھا کر دیکھ لیا۔ خوف خدا و خطرۂ روز جزا سمجھا کر دیکھ لیا اور بخوبی محسوس کر لیا کہ یہ حضرات کسی طرح بھی باطل سے عدول کرنے اور حق کو قبول کرنے پہ آمادہ نہیں تو اسلام و مسلمین کی

---

[1] محمد یقین الدین قادری بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، مطبوعہ بریلی ص ۸۴

Marfat.com

خیر خواہی کا حق ادا کرنے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچانے کی غرض سے سرمایۂ ملّت کے اس نگہبان اور کشتی ملت کے اس ناخدا نے اراکین ندوہ کو علمی میدان میں آنے کی دعوت دی تاکہ کھرے اور کھوٹے کو، حق اور باطل کو ہدایت اور گمراہی کو، دودھ اور پانی کو سب کے سامنے جُدا جُدا اور واضح کر کے دکھا دیا جائے حق و باطل کو سمجھنے میں کسی قسم کا کوئی اشتباہ باقی نہ رہ جائے۔ اس مرحلے پہ آپ نے ندوہ کے ذمہ دار حضرات کو یوں نام لے لے کر پکارا اور اُن پہ خدا کی حجت یوں تمام کر کے دکھائی تھی۔

اب چھبیسویں بار پھر عرض کی جاتی ہے کدھر ہیں ندوہ کے حواس خمسہ؟ کہاں ہیں مولوی لطف اللہ صدر ندوہ؟ کدھر ہیں ناظم صاحب؟ کہاں ہیں حقانی صاحب؟ کدھر ہیں پھلواڑی صاحب؟ کہاں ہیں مولوی محمد شاہ صاحب رامپوری؟ اگر دعویٰ سُنیت وادعائے فضیلت ہے سامنے آئیں؟ مرد میدان بنیں، اظہار حق کا بیڑہ اٹھائیں۔ اہلسنت کے ایک سو نوے سوالوں کے جواب دیں۔ ندوہ کی بگڑی بنائیں ایک ایک سوال ہم پیش کریں، آپ پانچوں حضرات جواب دیتے جائیں۔

خانہ نشینی سے کام نہیں چلتا۔ خاموشی گزینی سے حق نہیں کھلتا، اعلان، تقاضا تقاضا، انتظار انتظار، زودر آزود آ، العجل العجل، الوحا الوحا۔ کدھر ہے غیرت علم؟ کہاں ہے۔ فضیلت کی شرم؟ کس دن منہ دکھایئے گا؟ کب تک حق ظاہر فرمایئے گا؟.....

یہ پہلے عرض کر دی گئی ہے کہ نری زبانی تو تو مَیں مَیں کام کی نہیں۔ یہ خاص چالاکی کی گلی، کہنے مکرنے کی راہ کھلی ہے۔ مغلوب ہو جائیے اور جلسہ اڑا دیجئے۔ نہیں جو فرمایئے۔ لکھ کر دیتے اور لکھا ہوا لیتے جایئے کہ ہاتھ کٹے رہیں، بدلنے مچلنے کے پہلو مٹے رہیں۔

انشاء اللہ تعالٰی العزیز آن کی آن میں حق کھل جائے گا۔ انصاف و اعتساب نظروں میں تُل جائے گا۔ آپ کو سال آئندہ تک مُہلت ہے۔ جلسہ آئندہ سے پہلے تصفیہ کی دعوت ہے۔ اگر یہ سال بھی گزر گیا اور آپ نے بے تصفیہ و مناظرہ کہیں جلسہ کر تو پھر علم و حق پرستی کا نام نہ لینا۔ پھر اعتقاد عوام کا بھی اُٹھنا دیکھئے گا۔ آپ کے

Marfat.com

تھامے تھمے تو تھام نہ لینا۔ ہاں ہاں اب ذرا شوق وانتظار نہ بڑھائیے۔ حق چھپایا ہے رُخ نہ چھپائیے۔ تشریف لائیے۔ جلوہ فرمائیے۔ نصیب میں ہے تو حق و ہدایت سا چمکتا جوہر نذر میں پائیے" ۱؎

جب مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ہر طرح حجت تمام کر لی۔ حق و باطل کو واضح کر کے دکھا دیا اور سب پر ظاہر ہو گیا کہ ندوۃ العلماء محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ حکومت کی چال ہے جس کے پُر فریب ڈھول پر نیچریت کی کھال ہے۔ ندوہ کیا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اہل باطل کو چمکانے اپنے سے لگانے کا ایک جنجال ہے۔ لہٰذا ارکین ندوہ وضوح حق کے بعد بھی اس اسلام دشمنی کی روش سے قطعًا باز نہ آئے۔ گمراہ گری کے میدان میں اپنی چلتی خوب جوہر دکھائے۔ اسی طرزِ عمل کے بارے میں مولانا محمد یقین الدین صاحب قادری بریلوی مرحوم نے یہ وضاحت فرمائی تھی۔

غرض حضرات کبرائے ندوہ پر تو وہ گزری، جو اُن کا دل ہی خوب جانتا ہے۔ جب تک جئیں گے بریلی کا نیستان خواب میں دیکھ کر چونک پڑیں گے آپس میں جسے ڈرانا ہو گا۔ یہی کہہ کر دھمکائیں گے۔ کہ دیکھ وہ بریلی کا ڈنڈا قریب جسے کوسنا ہو گا۔ یونہی کوسیں گے کہ یارب! تجھے بریلی کا پانی نصیب مگر بالائی حضرات نے وہ اُودھم جوتا، وہ دھاچوکڑی مچائی، وہ ملک بھر کی زمین سر پر اٹھائی، بات بات میں وہ شرافت نجابت ظاہر فرمائی کہ باید و شاید۔ گلی کوچے میں، ہر محل پرچے میں، جلسوں بازاروں میں، متعدد اخباروں میں علمائے اہلسنت پر تبرا ہوتا ہے۔ تہذیب وانسانیت کی دو نالی بندوقوں میں تمسخر و تحقیر کا چھرا ہوتا ہے۔ حال کے علمائے کرام آسودگانِ دارالسلام سب کو صلواتیں سنائی جاتی ہیں۔ حد یہ کہ گالیاں چھاپ چھاپ کر شائع کی جاتی ہیں ۱؎

ارکین ندوہ کی اس سراسر نامعقول روش پر مسلمانوں کا دل دکھتا تھا۔ لیکن انہیں اس کی پرواہ نہ تھی۔ حق و صداقت اور علمائے اہل حق کی دن دہاڑے تحقیر و تذلیل کی

۱؎ محمد یقین الدین قادری بریلوی، مولانا، سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص ۳۷

Marfat.com

جارہی تھی لیکن ندوہ اور قائم کس لئے ہوا تھا؟ اسی طرزِ عمل کے پیش نظر تو مسلمانوں کو یوں دعوت غور و فکر دی گئی تھی۔

اہلِ اسلام رسائل اہلسنت اور ان تحریراتِ حمایت کو موازنہ کر کے فرما سکتے ہیں کہ علمی رسالوں، شرعی سوالوں، دینی مقالوں، تواضع کی تحریروں، الحاج کی تقریروں کا یہی جواب تھا یہی صلہ تھا جو حضرات ندوہ کی سرکار سے ملا؟ افسوس کہ ابھی وہ خطوط عام مسلمین کی نظر سے نہ گزرے جو حضرت عالم اہلسنت (فاضل بریلوی) نے مراسلات مطبوعہ کے علاوہ خاص طلب صلاح و اصلاح میں مفتی صاحب و ناظم صاحب کو لکھے۔ مسلمان اگر انہیں دیکھیں پھر حضرات کی گالیاں ملاحظہ کریں، پتھر کے کلیجے بھی کانپ اٹھیں کہ اللہ اللہ ایسی انتہائی تواضع کا یہ معاوضہ ملتا ہے۔ مگر قیامت نہ آئے گی؟ حشر نہ ہوگا؟ اعمال ناموں کا نشر نہ ہوگا۔[۹]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام و مسلمین کی خیر خواہی سے سرشار ہو کر ندوہ کی برطانوی شرارت کا جس طرح تقریر و تحریر کے میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا اس کا اپنوں کے علاوہ غیروں اور شدید مخالفوں کو بھی اعتراف ہے۔ شیخ محمد اکرم صاحب جیسے نیچریت نواز نے بھی مجدد مائۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عظیم الشان کام کو تسلیم کیا ہے لیکن ساتھ ہی گورنر کی مخالفت کرنے کی پخ بھی لگا دی ہے۔ حالانکہ وہ نمائشی بات تھی بہرحال موصوف یوں رقمطراز ہیں۔

اسی زمانہ میں ندوہ پر دو طرفوں سے حملے شروع ہوئے۔ ایک تو سر انیٹونی میکڈانل جنہوں نے صوبہ بہار میں اردو کا قلع قمع کیا تھا اور اب صوبجات متحدہ کے گورنر تھے۔ وہ ندوہ کے سخت مخالف ہو گئے اور اس کو سیاسی سازشوں کا ایک آلہ کار سمجھ کر شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ دوسرے مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بعض پُر جوش رسائل ندوہ کے خلاف لکھنے شروع کئے اور ندوہ کے مقابلے میں ایک جنگجو جماعت جدوہ قائم ہوئی۔ ندوہ ان دو مخالفوں کے درمیان موت اور زندگی کی کشمکش میں تھا۔[۱۰]

[۹] ایضاً: ص ۴۱

[۱۰] امام احمد رضا خاں، مجدد، فتاوی الحرمین، لاہور ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

چنانچہ اُس دَور کا ندوہ جس کا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محاسبہ فرمایا تھا وہ علمائے اہلسنت کو پھنسانے، باطل کو چمکانے اور حق کو دبانے کی خاطر ایک بظاہر خوشنما اور درحقیقت بڑا ہی پُرفریب جال برٹش گورنمنٹ نے بچھایا تھا۔ اُس کے بارے میں حضرات علمائے کرام نے یوں حکم شرع بیان فرمایا تھا۔

ندوہ عمومِ فساد ہے، ہجوم الحاد ہے، ہدایت کا رَد، حق کا انسداد ہے۔ ہوا پرستی ہے فتنۂ آتش بلا ہے۔ فسادوں کی انجمن ہے۔ مکروں کی ہے بہرِ فتنہ ہے، اندھی بلا ہے تاریک اندھیری ہے۔ مجلس ندوہ مذہب اہلسنت کی توہین کرتی ہے۔ اہلسنت کی بدخواہ ہے۔ اللہ و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و مومنین سب کی خائن ہے۔ حرام کراتی اور فرض سے بچاتی ہے۔ احکام الٰہیہ سے ضد باندھتی۔ اس کی شرکت بڑی آگ ہے۔ مال یا بدن سے اس کی اعانت گناہوں کا انبار ہے۔ ندوہ باطل ہے۔ نری ہوائے نفس و پیروی شیطان ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس میں نہ جائیں۔ ظاہراً یہ انجمن کافروں کے مکرِ نہاں سے قائم ہوئی جس پر اس کا نام ندوہ ہی دلیل ہے۔ گمان میں ہوتا ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے آبی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے جنہوں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا۔[۲]

اُن حضرات کثر اللہ سعیھم نے ارکین ندوہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم یوں بیان فرمایا تھا۔

محمد شاہ صدر دوم ندوہ و ناظم و دہلوی و آری و انصاری سب غیر مقلد ہیں۔ وہابیوں بدمذہبوں کے گم گئے ہیں۔ صریح گمراہی میں اُن کے شریک ہیں۔ انہوں نے شرع مطہر سے ضد باندھی اور مسلمانوں کو مضرت دی۔ کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے ہیں۔ انہوں نے اجماع اُمت توڑا، جماعت کو چھوڑا، محب بدعت ہیں۔ بدخواہ سنت ہیں مانع طاعت دامِ معصیت ہیں۔ داعی آمت لسوئے لعنت ہیں۔ بالجملہ حضرات ارکین سب اہلسنت سے خارج ہیں۔ اِن سب پر اپنے عقائد ڈالہ و خیالات باطلہ سے توبہ فرض

---

[۲] امام احمد رضا خاں، مجدد، فتاوی الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء ص ۲۲، ۲۳

Marfat.com

ہے۔ توبہ نہ کریں۔ تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کنارہ کش ہوں۔ ان سے دور رہیں[۵]
جو علمائے اہلسنت شروع میں ندوہ کے اندر شامل ہو گئے تھے۔ جب اُن پر اس کی عیاری کا انکشاف ہوا تو فوراً جدا ہو گئے۔ اور آخر کار اس میں وہی حضرات رہ گئے تھے جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی قبول کی، دنیا کے آرام و راحت کے بدلے آخرت کی ابدی زندگی کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ یہ حضرات خود گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں شب و روز کوشاں رہتے تھے۔ یعنی

رہِ منزل میں سب گُم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
امیر کارواں بھی ہیں اُنہیں گم کردہ راہوں میں

نیچریت کی کالی بلا:۔ نیچریت کی بنیاد رکھنے والے سر سید احمد خاں صاحب (المتوفی ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء) تھے، جو انگریزی حکومت کے معتمد اعلیٰ اور انگریز پرست مسلمانوں کے مسیحائے قوم تھے۔ انہوں نے شریعتِ مطہرہ کا برٹش گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق دل کھول کر آپریشن کیا اور مقدس اسلام کو مسخ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا تھا لیکن اپنی اس روش کو چھپانے اور مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنانے کی خاطر قوم کی ہمدردی اور انہیں علمی میدان میں اٹھانے کا بلند بانگ ڈھول بجایا۔ ہر بدخواہ یہی چال چلتا رہا ہے کہ اپنی بدخواہی اور بے راہ روی کو چھپانے کی غرض سے ایک دو خوشنما باتوں کا التزام کر لیا کرتا ہے تاکہ جب کوئی گمراہی پر الزام دے تو یہ اپنے خوشنما پروگرام کو آگے رکھ دیں۔
اسی طرح جب علمائے کرام سید احمد خاں کی اسلام دشمنی کو ظاہر کرتے، شریعت کو مسخ کرنے کی نشاندہی فرماتے۔ تو اس کے حواری کہنے لگتے کہ یہ مولوی قوم کے دشمن ہیں، مسلمانوں کی ترقی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی کہ مسلمانوں کے ایسے خیر خواہ کو اسلام کا دشمن اور دین کا بدلنے والا بتا کر خواہ مخواہ بدنام کرتے پھر رہے ہیں۔
نیچریت کے بانی، جناب سر سید احمد خاں صاحب تھے جو برٹش گورنمنٹ کی خیر خواہی

[۵] احمد رضا خاں بریلوی، امام، فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، مطبوعہ لاہور، ص ۲۲

Marfat.com

میں اپنی مثال آپ تھے۔ موصوف حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دستِ کاتب بنے ہوئے تھے۔ نصاریٰ کے عزائم کو متحدہ ہندوستان میں پائیہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی وقف کر چھوڑی تھی ہمارے خیال میں موصوف کی کارگزاری کا مختصر خاکہ یہ ہے۔

۱:۔ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو برٹش گورنمنٹ کا مکمل خیر خواہ بنایا جائے۔

۲:۔ مسلمانوں کو ایسے اسلام کا پیروکار بنا دیا جائے جس کے باعث وہ خواہ مسلمان ہی کہلاتے رہیں۔ لیکن ایک جانب ایمان کی دولت سے محروم رہیں اور دوسری طرف انگریزی مال (نظر آئیں۔

۳:۔ قوم کو دینی تعلیم سے ہٹا کر ترقی کرنے کے بہانے انگریزی پڑھنے اور مغربی تہذیب اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے۔ جن حضرات کو اس راستے پر ڈال دیا جائیگا وہ اول الذکر دونوں مقاصد کے حصول میں پورے ممد معاون ثابت ہوں گے اور قوم کو تعلیم و ترقی کے میدان میں آگے بڑھانے کے درد کا بھی خوب ڈھول بجائیں گے۔

سر سید احمد خانصاحب کے پہلے دونوں مقاصد اصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ آخری مقصد اُس اسلام دشمنی کے کاموں پر محض پردہ ڈالنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ دین و ملّت کے ہر بدخواہ نے ہمیشہ یہی کیا ہے۔ کہ جہاں وہ دین کی تخریب کے درپے ہوتا۔ وہاں کوئی بظاہر خوشنما پروگرام بھی اپنے منشور کا جزو بنا لیتا تھا۔ اس کا مقصد یہ ہوتا کہ جب متدین طبقے کی تنقید کا نشانہ بنتا ہوگا تو شور مچا دیا جائے گا کہ یہ ناقدین تو قوم کے دشمن ہیں۔ اس کی اصلاح اور ترقی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی ہے۔ ایسا اصلاحی کام کرنے والے کو بھی دشمن اسلام و بدخواہ ملّت کہتے ہوئے انہیں شرم محسوس نہیں ہوتی یہی ہے وہ پُر اسرار راستہ جو ہر نام نہاد مصلح اختیار کرتا رہا ہے ـــــ اب قارئین کرام سید احمد خانصاحب کی انگریز دوستی اُن کے معتمدِ اعلیٰ اور سوانح نگار جناب خواجہ الطاف حسین حالی (المتوفی سنہ (سنہ) کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

جو شخص سرسید کی طبیعت اور جبلّت سے واقف ہوگا وہ اس بات کو بآسانی

Marfat.com

یاد کرے گا۔ کہ جو کچھ غدر کے زمانہ میں گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری ان سے ظہور میں آئی وہ کسی خلعت یا انعام وغیرہ کی توقع پر مبنی نہ تھی۔ وہ بڑا انعام اپنی خدمت کا یہی سمجھتے تھے کہ اس نازک وقت میں ان سے کوئی امر اخلاق اور شرافت اور اسلام کی ہدایت کے خلاف سرزد نہیں ہوا۔ مگر گورنمنٹ نے خود ان کی خدمات کی قدر کی اور ان کے صلے میں ایک خلعت قیمتی ایک ہزار روپے کا اور دو سو روپیہ ماہوار کی پولیٹیکل پنشن دو نسلوں تک مقرر کی[۵۱] جناب حالی پانی پتی کا یہ بیان بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

میرٹھ میں ان کے پہنچنے اور بیمار ہونے کا حال سن کر مسٹر کری کرافٹ ولسن جو کہ وہاں جج اور سپیشل کمشنر تھے، ان کو دیکھنے کو آئے اور سرسید سے کہا کہ ـــــ تم ایسے نمک حلال نوکر ہو کر ایسے نازک وقت میں تم نے سرکار کا ساتھ نہیں چھوڑا، باوجودیکہ ضلع بجنور میں ہندو مسلمانوں میں کمال عداوت تھی۔ مگر جب تم کو اور ڈپٹی رحمت خاں کو ضلع سپرد کرنا چاہا۔ تو تمہاری نیک خصلت اور اچھے چلن اور سرکار کی نہایت طرفداری کے سبب تمام ہندوستان نے جو ضلع میں نامی چودھری اور بڑے رئیس تھے۔ کمال خوشی اور آرزو سے تم مسلمانوں کا اپنے اوپر حاکم بننا قبول کیا۔ بلکہ خود درخواست کی کہ تمہیں سب ہندوؤں پر ضلع میں حاکم بنائے جاؤ۔ سرکار نے بھی تم کو اپنا خیر خواہ اور نمک حلال نوکر جان کر کمال اعتماد کے ساتھ ضلع کی حکومت کو سپرد کی اور تم اسی طرح نمک حلال اور وفادار سرکار کے رہے اس کے صلہ میں اگر تم ایک تصویر بنا کر پشتہا پشت کی یادگاری اور تمہاری اولاد کی عزت اور فخر کے لئے رکھی جائے تو بھی کم ہے[۵۲]

موصوف نے سرسید احمد خانصاحب کی انگریز دوستی اور برٹش نوردی کے متعدد ثبوت دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ سرسید کی تمام کامیابیوں کا مدار اہی رسوخ اور اعتبار پر تھا تو بھی اصل سبب ان کی راستبازی اور سچائی ٹھہرے گی۔ کیونکہ برٹش گورنمنٹ میں ایک

---

[۵۱] حالی پانی پتی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور ص ۱۲۸

[۵۲] ایضاً: ص ۱۳۳

Marfat.com

ینڈ شو (   ) کا اس قدر رسوخ و اعتبار پیدا کرنا جب تک کہ اُس کی وفاداری اور خلوص کا سونا سخت امتحان کی آگ پر تایا نہ گیا ہو۔ ہرگز ممکن نہیں۔ [1]

سر سید احمد خانصاحب اسلامیان ہند کو بھی گورنمنٹ کی وفاداری اور برٹش نوازی کا سبق یوں پڑھایا کرتے تھے۔

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری منصف گورنمنٹ مسلمانوں کے ساتھ ہے، اس کی بہت روشن دلیل یہ ہے کہ ہماری قدر دان گورنمنٹ نے خیر خواہ مسلمانوں کی کیسی قدر و منزلت اور عزت و آبرو کی، انعام و اکرام اور جاگیر و پنشن سے نہال کر دیا ہے۔ ترقی عہدہ اور افزونی مراتب سے سرفراز کیا ہے۔ پھر کیا یہ ایسی بات نہیں ہے کہ مسلمان نازاں ہوں اور دل و جان سے اپنی گورنمنٹ کے شکر گزار اور ثنا خواں رہیں [2]

سر سید احمد خانصاحب کا انگریزوں کی معصومیت پر بھی ایمان و عقیدہ تھا جس کا حالی صاحب نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

اُن (سر سید احمد خاں) کی نہایت پختہ رائے تھی کہ ہندوستان کے لئے انگلش گورنمنٹ سے بہتر، گو کہ اُس میں کچھ نقص بھی ہوں۔ کوئی گورنمنٹ نہیں ہو سکتی اور اگر امن و امان کے ساتھ ہندوستان کچھ ترقی کر سکتا ہے تو انگلش گورنمنٹ کے ہی ماتحت رہ کر سکتا ہے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ــــ گو ہندوستان کی حکومت کرنے میں انگریزوں کو متعدد لڑائیاں لڑنی پڑی ہوں۔ مگر درحقیقت نہ انہوں نے یہاں کی حکومت بزور حاصل کی اور نہ مکر و فریب سے۔ بلکہ درحقیقت ہندوستان کو کسی حاکم کی اُس کے اصلی معنوں میں ضرورت تھی۔ سو اُسی ضرورت نے ہندوستان کو اُن کا محکوم بنا دیا [3]

سر سید احمد خانصاحب کا پہلا مقصد برٹش نوازی تھا کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بیک بینی و دو گوش انگریز بہادر کے قدموں میں جھکا کر اُس کا وفادار اور بندہ بے دام بنا دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ مذکورہ حوالے اس امر کی وضاحت کے لئے کافی و وافی ہیں جبکہ

---

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۶۶۳

[2] ایضاً ص ۱۵۰ [3] ایضاً، ص ۶۸۲

Marfat.com

تفصیل کے شائقین معارفِ رضا، جلد اوّل کی طرف رجوع کر سکتے ہیں ـــــ موصوف کا دوسرا مقصد دینِ برحق میں تحریف کرنا اور مسلمانوں کو ایسا خانہ ساز اسلام بنا کر دینا تھا کہ انگریز بہادروں کی خوشنودی حاصل ہو جائے اور ادھر اس جدید اسلام کے ماننے والے گو مسلمان ہونے کا دعویٰ ہی کرتے ہیں۔ لیکن ایمان نام کی کوئی چیز اُن کے دلوں میں باقی نہ رہے۔ اس کے سبب وہ اُن تمام فیوض و برکات سے محروم ہو جائیں جو قسامِ ازل نے اہلِ ایمان کا مقدر کر رکھی ہیں ـــــ چنانچہ اس دوسرے مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر موصوف مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے تھے کہ وہ انجیل کو بھی قرآن کریم کی طرح تحریفِ لفظی سے محفوظ تسلیم کر لیں۔ ایسا باور کرانے کی خاطر وہ مسلّمہ بزرگوں کا نام خواہ مخواہ استعمال کر کے مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

خواجہ الطاف حسین حالی کا یہ بیان مذکورہ حقیقت کے سمجھنے میں معاون ہو سکتا ہے

نیز محققین اور اکابر اسلام مثل امام اسمٰعیل بخاری، امام فخر الدین رازی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہم کے اقوال سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ جس طرح عیسائی کتبِ مقدسہ میں تحریفِ لفظی کے قائل نہیں ہیں اور جس قسم کی تحریف کو عیسائی محققوں نے تسلیم کیا ہے صرف اس قسم کی تحریف آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی سے کتبِ مقدسہ میں پائی جاتی ہے۔[1]

سر سید احمد خاں صاحب چاہتے تھے کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمان جس نظر سے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اُسی نظر سے انجیل کو بھی دیکھنے لگ جائیں۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر انہوں نے بائبل کی ایک تفسیر لکھی تھی اور اس تلقین و ارشاد پر انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ موصوف کی اس کاوش کے بارے میں حالی پانی پتی یوں رقمطراز ہیں۔

یہ تفسیر جو انجیل کو بجائے لغو سمجھنے کے، جیسا کہ اب تک خیال تھا، واجب التعظیم بیان کرتی ہے اور اس کا ثبوت خود قرآن سے دیتی ہے اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ مسلمانوں کی ہر زبان میں اور بالخصوص عربی میں ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کے واسطے اس

---

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیاتِ جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۱۶۸

Marfat.com

سے زیادہ مفید بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ انجیل کو اسی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جائیں جس نگاہ سے وہ قرآن کو دیکھتے ہیں۔[۵۲]

یہ تھا مسلمانوں کو مسلم نما عیسائی بنانے کا علی گڑھی منصوبہ کہ قرآن و انجیل کو ایک نظر سے دیکھا جائے۔ ایک ہی طرح کی غیر محرف کتابیں مانا جائے۔ کوئی قرآن پر عمل کرے یا موجودہ انجیل پر بہر حال وہ علی گڑھی مسلمان ہی کہلائے گا۔ دوسری جانب قرآن کریم کی واضح تعلیمات کو مسخ کرنے اور انہیں اپنی مرضی کے قالب میں ڈھالنے کا موصوف نے ایک جامع منصوبہ تیار کر لیا تھا اور اپنے اس جدید اسلام کو موصوف تہذیب الاخلاق وغیرہ پرچوں کے ذریعے قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے۔ سر سید احمد خاں صاحب نے اسلامی تعلیمات میں دو قسم کی تحریفیں کیں۔ ایک وہ جن کے بارے میں ان کے حواریوں کا دعویٰ تھا کہ اکابر میں سے کوئی نہ کوئی ان باتوں میں سر سید صاحب کا مؤید ہے۔ تحریفات کی دوسری قسم وہ ہے جن کے متعلق موصوف کے اعیان و انصار کو امت محمدیہ میں سے کوئی برائے نام تائید کرنے والا بھی نہیں مل سکا۔ قسم اول کے اختلافات کی فہرست حالی صاحب نے یوں پیش کی ہے۔

۱:۔ اجماع حجت شرعی نہیں ہے۔

۲:۔ قیاس حجت شرعی نہیں ہے۔

۳:۔ تقلید واجب نہیں ہے۔

۴:۔ قرآن کا کوئی حکم جو ایک آیت میں بیان ہوا تھا کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ قرآن کی کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوئی اور سورۂ بقرہ کی اس آیت سے کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا ۔ قرآن کی کسی آیت کا ناسخ اور کسی کا منسوخ ہونا مراد نہیں ہے بلکہ اس کا بعض آیتوں سے شرائع سابقہ کے بعض احکام کا منسوخ ہونا مراد ہے۔

۵:۔ قرآن میں کسی طرح کی زیادتی یا کمی یا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا۔ وہ جس طرح اور جس قدر نازل ہوا تھا اسی قدر زمانۂ نزول سے آج تک محفوظ ہے اور جن روایتوں

---

[۵۲] ایضاً: ص ۱۷۲

Marfat.com

سے زیادتی یا کمی یا تغیر وتبدل کا ہونا یا بعض صحابہ کے اقوال سے قرآن کا تواردہونا پایا جاتا ہے وہ سب موضوع اور مفتری ہیں۔

۶:۔ صحاح ستہ بلکہ صحیحین کی بھی تمام حدیثوں کو جب تک کہ اصول علم حدیث کے موافق اُن کی جانچ نہ کی جائے قابل وثوق نہیں سمجھنا چاہیئے۔

۷:۔ شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے اُس سے کوئی وجود خارج عن الانسان مراد نہیں ہے بلکہ خود انسان میں جو نفس امارہ یا قوت بہیمیہ ہے، وہ مراد ہے۔

۸:۔ طیور منخنقہ جن کو نصاریٰ نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو۔ مسلمانوں کو اُن کا کھانا حلال ہے۔

۹:۔ چونکہ خبر واحد میں احتمال صدق وکذب باقی رہتا ہے اس لئے جو اعتراض اخبار احاد کی بنا پر اسلام کی نسبت کئے جاتے ہیں، اسلام ان کا جوابدہ نہیں ہے۔

۱۰:۔ سوا اُن کفار ومشرکین کے جن کا قرآن کی اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ با جو اس آیت کے مصداق ہوں کہ "انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم" تمام کفار ومشرکین سے دوستی وموالات کرنا جائز ہے۔

۱۱:۔ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابوں میں تحریف لفظی واقع نہیں ہوئی بلکہ صرف تحریف معنوی ہوئی ہے۔ مگر اسی کے ساتھ اُن کا اول سے آخر تک الہامی ہونا اور غلطی سے پاک ہونا غیر مسلم ہے۔

۱۲:۔ ہر شخص اُن مسائل میں جو قرآن یا حدیث صحیح میں منصوص نہیں ہیں آپ اپنا مجتہد ہے۔

۱۳:۔ حضرت ہاجرہ جو اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں ہیں، وہ جیسا کہ بعض روایتوں میں مذکور ہے، درحقیقت لونڈی نہ تھیں بلکہ رقیون بادشاہِ مصر کی بیٹی تھیں۔ اور رقیون نے اُن کو صرف تربیت کے لئے حضرت سارہ کے ساتھ کر دیا تھا۔

۱۴:۔ وضع ولباس وغیرہ میں کفار کے ساتھ تشبہ شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

Marfat.com

۱۵:۔ قرآن کی کسی آیت سے جبر پر اور کسی سے قدر پر استدلال کرنا جیساکہ متکلمین نے اپنے اپنے مذہب کی تائید کے لئے کیا ہے، مقصد شارع کے برخلاف ہے کیونکہ جن آیتوں سے اس مسئلہ کو استنباط کیا جاتا ہے اُن آیتوں سے بندوں کے مجبور یا مختار ہونے کا تصفیہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ ورنہ آنحضرت مسئلہ مذکور کے متعلق بحث کرنے والوں پر غضبناک ہو کر یہ نہ فرماتے کہ اَ بِھٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِھٰذَا اُرْسِلْتُ۔

۱۶:۔ معراج اور شق صدر دونوں رؤیا میں واقع ہوئے ہیں نہ کہ بیداری میں، کیا مسجد حرام سے مسجد اقصٰے تک اور کیا مسجد اقصٰے سے آسمانوں تک۔

۱۷:۔ اگرچہ ممکن ہے کہ جس طرح انسان سے فروتر مخلوقات موجود ہے اسی طرح اُس سے بالاتر مخلوقات جس کا ہم کو علم نہیں، موجود ہو لیکن ملائک یا ملائکہ کے الفاظ جو قرآن میں وارد ہوئے ہیں اُن سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ جدا مخلوق انسان سے بالاتر ہے بلکہ خدا تعالٰے نے جو مختلف قوی اپنی قدرتِ کاملہ سے مادے میں ودیعت کئے ہیں جیسے پہاڑوں کی صلابت، پانی کا سیلان، درختوں کا نمو برق کی قوت جذب و دفع و امثال ذالک انہیں کو یا ملائکہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۸:۔ آدم اور ملائکہ اور ابلیس کا قصہ جو قرآن میں بیان ہوا ہے یہ کسی واقعہ کی خبر نہیں ہے بلکہ یہ ایک تمثیل ہے، جس کے پیرائے میں انسان کی فطرت اور اُس کے جذبات اور قوت بہیمیہ جو اُس میں ودیعت کی گئی ہے اُس کی برائی یا دشمنی کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کی اور بھی متعدد تمثیلیں قرآن میں موجود ہیں۔

۱۹:۔ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہو سکتا۔

۲۰:۔ قرآن میں آنحضرت صلعم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱:۔ آیۂ الذین اٰتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم میں جو ضمیر مفعول لفظ یعرفون میں ہے وہ جیساکہ عام مفسرین لکھتے ہیں۔ آنحضرت کی طرف عائد نہیں ہوتی بلکہ جیسا ابن عباس قتادہ ربیع اور ابن زید سے منقول ہے تحویل قبلہ کے معاملہ کی طرف پھرتی ہے، جس کا ذکر اس آیت سے پہلے اور اس کے بعد کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۲۲:۔ آیت میراث سے وصیت کا حکم جو آیۂ وصیت میں والدین اور دیگر ورثا کے لئے تھا منسوخ نہیں ہوا۔ پس جو وصیت وارث کے حق میں کی جائے وہ نافذ ہے۔

۲۳:۔ جو لوگ مشکل سے روزہ رکھتے ہیں وہ آیۂ "وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین" کے بموجب روزوں کے بدلے فدیہ دے سکتے ہیں۔ بعض دیگر علماء فدیہ کی اجازت کو خاص کر معمر لوگوں کے لئے مخصوص سمجھتے ہیں مگر سرسیدؒ کے نزدیک یہ حکم عموماً اُن سب لوگوں کے لئے ہے جن کو روزہ رکھنا شاق ہو۔ خواہ بڈھے ہوں خواہ جوان لیکن بہ نسبت فدیہ دینے کے اُن کو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

۲۴:۔ جس ربا یعنی سود کی حرمت قرآن میں بیان ہوئی ہے اس سے اُسی قسم کا ربا مراد ہے۔ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں عرب میں جاری تھا اور جس کی مثال ہمارے ملک کے سُود خواروں مرہٹوں میں، جن کا پیشہ سود خوری ہے۔ پائی جاتی ہے۔ مگر اس سے اُس منافع کی حرمت جو پرامیسری نوٹوں پر لیا ہے ثابت نہیں ہوتی۔ اس کے سوا کسی گورنمنٹ یا کمپنی کو، جو ملک کی ترقی کے لئے روپیہ قرض لے اُس کو سود پر روپیہ دینا یا کسی جماعت کا کسی رفاہِ عام کے کام کے لئے چندہ جمع کرے، اُس روپے کا سود میں لگانا اور اس کے منافع سے رفاہِ عام کے کام کرنا یہ بھی ربا میں داخل نہیں ہے۔

۲۵:۔ شہداء کی نسبت جو قرآن میں آیا ہے کہ اُن کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اس سے اُن کا علوِ درجات اور روحانی خوشی اور دنیا میں مثال قابلِ تقلید چھوڑنا مراد ہے، نہ یہ کہ وہ درحقیقت زندہ ہیں اور مثل زندوں کے کھاتے پیتے ہیں۔

۲۶:۔ قرآن میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے حضرت عیسٰےؑ کا زندہ آسمان پہ اٹھایا جانا ثابت ہو۔

۲۷:۔ صُور کا لفظ جو قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے اُس سے فی الواقع کوئی آلہ مثل نرسنگھے یا سنکھ یا تُرہی یا قرنا کے مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہ محض استعارہ ہے کہ جس طرح تُرہی کی آواز پہ لشکر جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح خدا کی مشیت اور ارادے سے بعث و حشر واقع ہوگا۔

Marfat.com

۲۸:- خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء و افعال کے متعلق جو کچھ قرآن یا حدیثوں میں بیان ہوا ہے۔ وہ سب بطریق مجاز و استعارہ و تمثیل کے بیان ہوا ہے اور اسی طرح معاد کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے وہ بھی سب مجاز پر محمول ہے نہ حقیقت پر۔

۲۹:- قرآن میں جو خدا کا زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنا بیان ہوا ہے، اس سے کسی واقعہ کی خبر دینی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہودیوں کے اس اعتقاد کی تردید مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنے کے بعد ساتویں دن آرام لیا اور اسی لئے جو کچھ اُن کا عقیدہ خلق زمین و آسمان کی نسبت تھا اُس کو قرآن میں اُسی طرح بیان کر کے فرمایا کہ "وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْب" کیونکہ شارع کا مقصد حقائق اشیاء سے بحث کرنا یا جو باتیں حقائق کے برخلاف ہوں اُن پر ردّ و قدح کرنا نہیں ہے بلکہ جو خیالات لوگوں کے دل میں خدا کی واحدانیت اور قدرت و عظمت کے خلاف تہ نشین ہوں اُن کا زائل کرنا ہے۔

۳۰:- قرآن میں جا بجا قدیم قوموں میں بدیاں اور بد اخلاقیاں پھیل جانے کے بعد اُن پر طرح طرح کے عذاب نازل ہونا اور کسی قوم کو آندھی اور طوفان سے، کسی کو زلزلہ سے، کسی کو ٹڈیوں اور دیگر حشرات کے مسلط کرنے سے اور کسی کو کسی اور کسی کو کسی عذاب سے برباد کرنا بیان ہوا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ درحقیقت اُن کے گناہ اور معاصی عذاب نازل ہونے کا باعث ہوئے تھے بلکہ ابتدائے آفرینش سے یہ خیال تمام قوموں میں چلا آتا تھا کہ جو ہولناک حادثے دنیا میں واقع ہوتے ہیں وہ انسان کے گناہوں کی کثرت کے سبب واقع ہوتے ہیں اور انبیائے کرام کا کام یہ ہے کہ جن خیالات پر لوگ مجبول ہوئے ہیں۔ اگر وہ خیالات مقاصد نبوت کے منافی نہیں ہیں بلکہ اُن کی تائید کرنے والے ہیں تو وہ اُن خیالات کی صحت یا غلطی سے کچھ تعرض نہیں کرتے بلکہ انہیں خیالات کے موافق اُن سے خطاب کرتے ہیں۔

۳۱:- خدا کا دیدار کیا دنیا میں اور کیا عقبیٰ میں، نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن ہے نہ دل کی آنکھوں سے۔

Marfat.com

۳۲:- قرآن مجید میں جو جنگ بدر و حنین کے بیان میں فرشتوں کی مدد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے اُن لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا ثابت نہیں ہوتا۔

۳۳:- صفاتِ باری تعالیٰ عین ذات ہیں نہ غیر ذات اور نہ لا عین ولا غیر، جیسا کہ اشاعرہ کا مذہب ہے۔

۳۴:- حضرت عیسےٰ کا بن باپ کے پیدا ہونا کسی بات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۳۵:- کوئی امر عادت الٰہی یا قانونِ طبعی کے خلاف کبھی وقوع میں نہیں آتا۔

۳۶:- قرآن میں جو کفار سے بطور معارضہ کے کہا گیا ہے کہ تم اس کتاب کے مِن عِندِ اللّٰہِ ہونے میں شک کرتے ہو تو اس کی مثل کوئی سورت یا چند آیتیں تم بنالاؤ۔ اس سے جیسا کہ اکثر اہل اسلام خیال کرتے ہیں، یہ مراد نہیں ہے کہ ایسا فصیح کلام تم نہیں بنا سکتے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسا کلام جو عالم اور فلسفی اور حکیم سے لے کر جاہلوں، صحرا نشین بدوؤں اور اُونٹ چرانے والوں تک سب کی ہدایت کے لئے یکساں مفید اور سب کی سمجھ اور علم کے موافق ہو۔ بنا لینا تمہاری طاقت اور قدرت سے باہر ہے۔

۳۷:- نبوت کا ملکہ نبی کی اصل فطرت میں ودیعت ہوتا ہے اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اَلنَّبِیُّ نَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ۔ وہ ماں کے پیٹ سے نبی ہوتا ہے اور جس طرح تمام ملکات اور قوائے فطری بتدریج ترقی کرتے ہیں اسی طرح ملکۂ نبوت بتدریج ترقی پاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ کمال کے درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اُس سے وہ ظہور میں آتا ہے۔ جو اُس کا مقتضا ہوتا ہے اور جس کو عرف عام میں بعثت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی لئے جو وحی اُس پر نازل ہوتی ہے وہ کسی ایلچی یا قاصد (یعنی فرشتہ) کی وساطت سے نازل نہیں ہوتی بلکہ خود بخود ایک چیز اُس کے دل سے اُٹھتی ہے اور اسی پر گرتی ہے۔

۳۸:- قرآن سے جنات کا ایسا وجود جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہوائی آگ کے شعلے سے پیدا ہوئے ہیں اور اُن میں مرد و عورت دونوں ہوتے ہیں۔ جس شکل میں چاہتے ہیں ظاہر ہو سکتے ہیں آدمی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ ثابت نہیں ہوتا

۳۹:- انبیائے بنی اسرائیل اور قوم بنی اسرائیل کے قصے جو قرآن میں بیان ہوئے

Marfat.com

۳۹:- انبیاء کے بیان

ہیں اُن میں جس قدر باتیں بظاہر قانون فطرت کے خلاف معلوم ہوتی ہیں وہ سب در حقیقت اُس کے مطابق بیان کی گئی ہیں مگر مفسدین اہل اسلام نے یہودیوں کی پیروی سے اُن کے معانی ایسے بیان کئے ہیں جو قانونِ فطرت کے خلاف ہیں۔

۴۰:- طوفانِ نوح جس کا ذکر قرآن مجید میں متعدد جگہ آیا ہے، عام نہ تھا بلکہ اُسی قوم اور اُسی ملک میں محدود تھا، جس پر حضرت نوح مبعوث ہوئے تھے۔

۴۱:- حضرت اسحاق کی ولادت کے وقت حضرت سارا کی عمر اُس حد کو نہیں پہنچی تھی۔ جبکہ عادۃً اولاد کا ہونا غیر ممکن ہے۔[1]

سرسید احمد خاں صاحب کے ساتھیوں اور ہم نواؤں کا دعویٰ ہے کہ مذکورہ امور میں اُن کا پیشوا منفرد نہیں تھا بلکہ ہر مسئلے میں اکابر امت سے بعض افراد سرسید صاحب کے ساتھ متفق تھے۔ اُن حضرات کا یہ دعویٰ ایسا ہے جس کا اُن سے ثبوت قطعاً پیش نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن بے خبر مسلمانوں کو اپنا ہمنوا بنانے کی خاطر انہیں اس غلط بیانی میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اس دعوے کو اُن کے مقلد اور سوانح نگار جناب حالی پانی پتی صاحب نے اسی کتاب میں یوں بیان کیا ہے۔

اگر سرسید کی تصنیفات کو اول سے آخر تک دیکھا جائے تو غالباً مذکورہ بالا مسائل کے سوا اور مسائل میں بھی بہت سے اختلافات نکلیں گے، مگر یہ سب اختلافات ایسے ہیں جن میں سرسید منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک مسئلہ میں کم یا زیادہ لوگ اکابر علمائے اسلام میں سے سرسید کے ساتھ متفق الرائے ہیں جیسے امام غزالی، امام رازی، امام الحرمین، قاضی ابن رشد، الشیخ اکبر، شاہ ولی اللہ وغیرہ وغیرہ

اگر کسی کو اُن سب بزرگواروں کے نام اور اُن کے اقوال دیکھنے ہوں تو وہ سرسید کی تصنیفات میں اور مولوی سید مہدی علی خاں کے مضامین میں جو زیادہ تر تہذیب الاخلاق کی پہلی جلدوں میں اور کسی قدر اخیر زمانہ کی جلدوں میں شائع ہوئے ہیں دیکھ لے۔ اُن میں وہ لوگ بھی ہیں جو معجزہ کو دلیل نبوت نہیں سمجھتے، خرقِ عادت کا واقع ہونا محال

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۴۰۷ تا ۴۰۹

Marfat.com

سمجھتے ہیں۔ قرآن میں آنحضرت کے کسی معجزہ کا ذکر ہونا تسلیم نہیں کرتے، آیات قرآنی جو بظاہر انبیائے بنی اسرائیل کے معجزات پر دلالت کرتی ہیں اُن کو تاوّل سمجھتے ہیں۔ عیسٰے کا بن باپ کے پیدا ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ ملائکہ سے قوائے عالم اور شیطان سے انسان کی قوت بہیمیہ وسبعیہ مراد لیتے ہیں۔ جن کے وجود سے جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے انکار کرتے ہیں نبی پر متعارف فرشتوں کی وساطت سے وحی کا آنا تسلیم نہیں کرتے۔ قرآن کو محض باعتبار فصاحت وبلاغت کے معجزہ نہیں مانتے۔ شہداء کو دراصل زندہ اور کھاتے پیتے نہیں سمجھتے مبداء ومعاد کے متعلق جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے اُس کو مجازی معنوں پر محمول کرتے ہیں طیور منخنقہ اہل کتاب کا کھانا مسلمانوں کے لئے حلال جانتے ہیں۔ قرآن میں نسخ کے قائل نہیں ہیں۔ غرض کہ جس قدر سرسید کے اختلافات ہم نے اُوپر بیان کئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جس میں کچھ نہ کچھ لوگ محققین اہل اسلام میں سے سرسید کے ہمزبان نہ ہوں۔ [1]

سرسید احمد خانصاحب نے بعض حقائق ومسائل کو ایسے رنگ میں پیش کیا تھا کہ اس سے پہلے اُمت محمدیہ کے کان اپنے پورے دور میں وہ باتیں سننے سے مجبور رہے تھے۔ موصوف کے حواری اور حاشیہ آرائی کرنے والے حضرات بھی بعض اکابر اُمت کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر اپنے موافق دکھانے اور اُن بزرگوں کو اپنا ہمنوا بتانے سے عمر بھر عاجز رہے تھے۔ بہر حال ایسے اختلافات کو سرسید احمد خانصاحب کے سوانح نگار نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے۔

۱:- اسلام نے غلامی کو ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا ہے اور آیۃ "من وفدا" جو سورہ محمد میں ہے۔ وہ نہایت صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۲:- دعا ایک قسم کی عبادت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ "الدعا ھو العبادۃ" پس دعا کے مستجاب ہونے سے اُس کا مطلب جس کے لئے دعا کی جاتی ہے، حاصل ہونا مراد نہیں ہے۔ بلکہ جو معنی عبادت کے قبول ہونے کے ہیں، وہی معنی دعا کے مستجاب ہونیکے ہیں

[1] الطاف حسین حالی، شاعر، حیات جاوید، ص ۶۱۰

Marfat.com

۳:۔ آیت یا آیاتِ بیّنات کے الفاظ جو قرآن مجید میں جا بجا آتے ہیں اُن سے وہ احکام یا مواعظ و نصائح مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے انبیاء پر نازل فرمائے ہیں نہ کہ معجزات جیسا کہ عموماً علمائے اسلام نے بیان کیا ہے۔

۴:۔ حضرت عیسےٰ کی نسبت جو یہودی کہتے تھے کہ ہم نے اُن کو سنگسار کر کے قتل کیا اور عیسائی کہتے تھے کہ یہودیوں نے ان کو صلیب پر قتل کیا تھا یہ دونوں قول غلط ہیں بلکہ بلاشبہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے مگر صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی اور اسی لئے قرآن میں " ما قتلوہ و ما صلبوہ " کے الفاظ واقع ہوئے ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ موت مصلوب کرنے سے مقصود تھی جو واقع نہیں ہوئی۔

۵:۔ اگر مرد کو یہ احتمال بھی ہو کہ وہ متعدد ازدواج میں عدالت کر سکے گا تو اُس کو ایک سے زیادہ جورو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۶:۔ سارق کے لئے قطع ید کی سزا جو قرآن میں بیان ہوئی ہے لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر لازمی ہوتی تو فقہاء اُس کو مال مسروقہ کی ایک خاص مقدار کے ساتھ مشروط نہ کرتے اور نیز صحابہ کے وقت میں متعدد موقعوں پر سارق کو صرف قید کی سزا نہ دی جاتی۔

۷:۔ قرآن میں جن اور اجنہ کے الفاظ سے چھپے ہوئے پہاڑی اور صحرائی لوگ مراد ہیں نہ کہ وہ وہمی مخلوق جو دیو اور بھوت وغیرہ کے الفاظ سے مفہوم ہوتی ہے۔

۸:۔ سورہ فیل (الم ترکیف) میں جن الفاظ سے اصحاب فیل پر ابابیل کا کنکریاں پھینکنا مراد لیا جاتا ہے۔ وہ در حقیقت مرض چیچک سے استعارہ ہے۔ جس کی نسبت تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے پہل مرض چیچک عرب میں اسی سال نمودار ہوا جبکہ ابرہہ نے مکہ پر چڑھائی کی تھی۔

۹:۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ اور تمام انبیائے سابقین کے قصوں میں جس قدر واقعات بظاہر خلاف قانون فطرت معلوم ہوتے ہیں جیسے یدِ بیضاء عصا کا اژدہا بن جانا، فرعون اور اُس کے لشکر کا غرق ہونا، خدا کا موسیٰ سے کلام کرنا، پہاڑ پر تجلی کا ہونا گوسالہ سامری کا بولنا، ابر کا سایہ کرنا، من و سلویٰ کا اترنا، یا عیسےٰ کا گہوارہ میں بولنا، خلق طیر،

Marfat.com

اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کرنا، مُردوں کو زندہ کرنا، مائدہ کا نزول وغیرہ وغیرہ، ان کی تفسیر میں جو کچھ سر سید نے لکھا ہے۔ وہ غالبًا پہلے کسی مفسّر نے نہیں لکھا۔

۱۰:۔ قرآن مجید میں دو طرح کا کلام پایا جاتا ہے، ایک مقصود اور دوسرا غیر مقصود، پس جو کلام غیر مقصود ہے اُس سے کسی بات کے اثبات یا نفی پر استدلال نہیں ہو سکتا مثلاً کفار کے رحمت الٰہی سے محروم ہونے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ "چونکہ اصل مقصود اُن کے حرمان کا بیان ہے اور اُس کو اس پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اسی لئے اس کلام کو غیر مقصود سمجھا جائے گا اور اس سے اس بات پر کہ آسمان میں فی الواقع دروازے موجود ہیں۔ استدلال نہ ہو سکے گا۔ ۱

۱۱:۔ شریعت اسلامیہ میں تمام احکام دو قسم کے ہیں ایک اصلی اور دوسرے محافظ احکام اصلی۔ جن احکام پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ وہ صرف احکام اصلی ہیں جن میں حکم ایسا نہیں جو قانونِ فطرت کے خلاف ہو اور دوسری قسم کے احکام فقط احکام اصلی کی محافظت مقصود ہو نہ یہ کہ وہ خود مقصود بالذات ہیں۔ پس اُن کی نسبت یہ بحث بالکل بے محل ہے کہ وہ قانونِ فطرت کے مطابق ہیں یا نہیں؛ لیکن چونکہ دونوں لازم وملزوم ہیں اس لئے عملاً دونوں کا درجہ برابر ہے۔ مثلاً نماز کے متعلق اصلی حکم صرف توجہ الی اللہ ہے باقی جس قدر احکام اس سے متعلق ہیں مثلاً وضو وقیام وقعود ورکوع و سجود اور استقبال قبلہ وغیرہ یہ سب اس کے محافظ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مرض یا عذر کی حالت میں سب ساقط ہو سکتے ہیں مگر توجہ الی اللہ کسی حالت میں ساقط نہیں ہوتی لیکن جب تک کوئی عذر مانع نہ ہو دونوں کا بجالانا ضروری ہے ؎

سر سید احمد خانصاحب نے یوں تو اور بھی کئی باتوں میں اُمت محمدیہ سے اختلاف کیا تھا لیکن اگر صرف مذکورہ بالا اختلافات ہی کو دیکھا جائے تو اُن میں سے بیشتر باتیں ایسی نظر آئیں گی جن کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعیٔ نبوت (المتوفی ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء) کے نظریات سے اتفاق ہے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں حضرات ایک ہی پیر کے مرید تھے یا دونوں پہ ایک ہی بارگاہ سے فیضان کا القا ہوتا تھا۔ یہ دیباچہ

Marfat.com

موصوف کے عقائد پر نقد و نظر کا متحمل نہیں ہو سکتا ا ور نہ اتنے سارے مسائل کی تردید
کا یہ موقع و محل ہے، کیونکہ موصوف تو برٹش گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر
پوری شریعت محمدیہ کو الٹی چھری سے ذبح کر دینے کا عزم بالجزم لے کر اٹھے تھے اور
پوری سرگرمی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔ عہد غلامی کے ایسے پراسرار حضرات
یعنی نام نہاد رہنماؤں اور مصلحوں کی کارگزاری کو دیکھ کر دین و ملت کا ہر بہی خواہ
زبان حال سے یہی کہہ رہا تھا ؎

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
دکھاتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

سر سید احمد خان صاحب نے مذکورہ دونوں امور پہ پردہ ڈالنے کی غرض سے
قومی ترقی کا ڈھول بجانا شروع کیا تھا اور قوم کو یہی یاور کروانے کی پوری کوشش
کی تھی کہ ان کی ترقی و کامرانی کا راز انگریزی تعلیم حاصل کرنے اور مغربی تہذیب اپنا
لینے میں مضمر ہے۔ گویا ترقی کے لئے یہ لازمی ہے کہ مسلمان کو برطانوی مال
نظر آنا ضروری ہے۔ جب تک مسلمان کے رگ و پے میں انگریزی
تعلیم و تہذیب پوری طرح سرایت نہیں کرے گی اس وقت تک گویا ترقی کی منزل مقصود
سے دور ہی یہ بدنصیب بھٹکتے پھریں گے۔

اس کام کی ابتدا موصوف نے اپنے گھر سے کی اور اپنے صاحبزادے سید محمود صاحب
کو انگلینڈ بھیجا جو وہاں سے بیرسٹری کا ڈپلومہ حاصل کر کے وطن واپس لوٹے تھے۔
حالی صاحب کی تحقیق کے مطابق اس میدان میں بارش کا پہلا قطرہ یہی صاحب تھے اور
دوسرے ہندو یا مسلم گھرانوں کو ان کی دیکھا دیکھی اپنی اولاد کو انگلینڈ بھیجنے کا شرف
حاصل ہوا تھا[۵]

برٹش گورنمنٹ نے مذہبی تعلیم کو سرکاری درسگاہوں سے نکال باہر کیا جب وہ
تعلیم صرف دینی مدرسوں میں محدود ہو کر رہ گئی اور ایسے مدارس کی سرپرستی سے ادھر تو

[۵] ایضاً: ص ۲۱۴

Marfat.com

حکومت نے بالکل ہاتھ اٹھالیا۔ اور ادھر یہ سلوک روا رکھا کہ مذہبی درسگاہوں کے فارغ التحصیل اور مہارتِ تامہ رکھنے والوں کو حکومت کے کسی شعبے میں ایک چپڑاسی کی جگہ بھی نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ تو روزگار کے لئے سرگرداں پھرنے والوں کا حشر دیکھ کر قوم کا رجحان سرکاری درسگاہوں کی جانب ہوتا گیا اور جن درسگاہوں میں اُن کے قلوب و اذہان کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جاتا تھا مسلمان ایسی تربیت گاہوں سے روز بروز دور ہوتے چلے گئے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس مرحلے پر اُس تعلیم کو بیکار شمار کیا جانے لگا جس سے مسلمان بنتے تھے اور سرکاری درسگاہوں میں بچوں کو داخل کرانے پہ زور دیا جانے لگا۔ کیونکہ ان میں پڑھنے سے روزی کا مسئلہ حل ہوتا تھا۔

جب دین سے بے بہرہ اور لاتعلق رکھنے کا یہ مرحلہ آ گیا تو حکومت نے ایک تعلیمی نظام جاری کیا جو سررشتہ تعلیم کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں انگریزی زبان کے ساتھ اردو بھی سکھائی جاتی اور بعض دیگر فنون کی تربیت اپنے ڈھب پہ دی جاتی تھی۔ یہ راستہ بھی اگرچہ دین سے بے بہرہ رکھ کر فضولیات میں پھنسانے کا تھا۔ جبکہ انگریزوں کا پورا مقصد صرف انگریزی خواں بنانے سے حاصل ہوتا تھا۔ چنانچہ حصولِ مقصد کی خاطر سرسید احمد خاں صاحب نے برٹش گورنمنٹ کا ترجمان بن کر سررشتہ تعلیم کو ختم کرنے اور صرف انگریزی زبان میں تعلیم دینے کا حکومت سے یوں مطالبہ کیا تھا۔

سررشتہ تعلیم جو چند سال سے جاری ہے وہ تربیت کے لئے ناکافی ہی نہیں بلکہ [illegible] کرنے والا تربیت اہل [illegible] ہے۔ اردو زبان جس کے ذریعے سے ابتدائی تعلیم [illegible] ہے۔ اس کی حالت ایسی نہیں جس سے تعلیم حاصل ہونا ممکن ہو ــــــ یہ بھی صاف [illegible] کہ اگر گورنمنٹ اپنی شرکت دیسی زبان میں تعلیم دینے سے بالکل اٹھائے اور صرف انگریزی مدرسے اور اسکول جاری رکھے تو بلاشبہ یہ بدگمانی جو رعایا کو گورنمنٹ کی طرف سے ہے، جاتی رہے۔ صاف صاف لوگ جان لیں کہ سرکار انگریزی زبان کے وسیلے سے تربیت کرتی ہے اور انگریزی زبان بلاشبہ ایسی ہے کہ انسان کی ہر قسم کی علمی ترقی اس میں ہو سکتی ہے۔[1]

---

[1] الطاف حسین حالی: شاعر: حیات جاوید، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴۱

Marfat.com

اسی مقصد کے تحت نیچری حضرات مسلمانوں کو اپنا ہمنوا بنانے اور قوم کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہتے تھے، مسلمانوں کی تعلیم و تربیت تہذیب و تمدن اور دین و مذہب تک کو بدلنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ایسے ہی ایک منصوبے کے بارے میں مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا، جس کے متعلق اس مرد حق آگاہ نے ایسا جواب دیا جو آپ کی دینی اور سیاسی بصیرت پر دلالت کرتا ہے۔

تقلید شخصی:۔ ہر عامی غیر مجتہد مسلمان پر کسی مجتہد کی تقلید کرنا بموجب تصریحات قرآنیہ کے فرض قطعی ہے۔ اس بات پر اُمت محمدیہ کا اجماع ہے۔ اہل حق کے جن آئمہ مجتہدین کی تقلید کی جاتی ہے وہ چار ہیں۔

۱:۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

۲:۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ)

۳:۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ)

۴:۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ) اجتہادی مسائل میں ان چاروں بزرگوں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاتی ہے اہلسنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو ان چاروں مذاہب سے الگ چلے وہ مسلمانوں کے سواد اعظم سے جدا اور گمراہ بے دین ہے۔ مجتہدین کے مختلف درجات اور احکام ہیں۔ جو ان حضرات کے درجات و احکام اور تقلید شخصی کے دلائل معلوم کرنا چاہے اُسے حسب ذیل کتابوں کی جانب رجوع کرنا چاہیئے

۱:۔ انتصار الحق، مصنفہ مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۱ھ، ۱۸۹۳ء)

۲:۔ النہی الاکید، مصنفہ مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ، ۱۹۲۱ء)

۳:۔ جاء الحق، جلد اول، مصنفہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ، ۱۹۷۱ء)

Marfat.com

کوا خوری :- برٹش گورنمنٹ نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے اور دوام بخشنے کی خاطر ضروری سمجھا کہ مسلمانوں کے بعض علماء کو خرید کر ان سے مسلمات کے خلاف باتیں کہلوائی جائیں تاکہ ایسی باتوں کی بناپر ان کی آپس میں ٹھن جائے اور روزانہ تُو تُو میں میں ہوتی رہے۔ اس طرح ان میں کتنے ہی فرقے اور جماعتیں وقت گزرنے کے ساتھ بن جائیں گی۔ جن کے باعث ان کی ملی وحدت پارہ پارہ ہو کر مجموعی قوت بہت گھٹ جائے گی۔ مسلمانوں کے خرمن اتحاد میں آگ لگانے کی خاطر جہاں کتنی ہی خلافِ اسلام باتیں اپنے زر خرید علماء سے کہلوائیں اور شائع کروا کے مسلمانوں میں اضطراب و اختلاف کی لہر دوڑادی وہاں چند گھنونی باتیں بھی کہلوائیں جن میں سے ایک کوا خوری کا فتنہ ہے فتنے کی یہ چنگاری مسلمانوں کے خرمن اتحاد میں رکھنے والے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (المتوفی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) تھے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں موصوف کا یہ فتویٰ موجود ہے۔

سوال :- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا، یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

(مرسلہ حکیم غلام احمد صاحب بچھرایوں ضلع مرادآباد)

جواب :- ثواب ہوگا۔ فقط

دیوبندی حضرات نے جب اس سلسلے میں پھلجھڑی چلانی شروع کر دی کہ بعض اخبارات ورسائل میں حلت زاغ بیان کرنے لگے تو علمائے اہلسنت نے چاروں جانب سے آہنیں آڑے ہاتھوں لیا۔ رد و تردید کی گرم بازاری ہو رہی تھی کہ مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس بارے میں سوالات ہوتے رہے۔ اور آپ اجمالی جواب مرحمت فرما دیتے کہ حرام ہے۔ جب ۱۳۲۰ھ کے اندر دو پرچوں میں حلت کے مطبوعہ بیانات دیکھے تو شعبان ۱۳۱۰ھ میں سولہ سوالات پر مشتمل ایک خط جناب گنگوہی صاحب کی خدمت

Marfat.com

میں بذریعہ رجسٹری بھیجا۔ موصوف نے رجسٹری وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ جو واپس بریلی شریف پہنچی۔ آخر مولانا محمد سلطان الدین سلمٰی رحمتہ اللہ علیہ نے دفع زیغ زاغ کے تاریخی نام سے ایک رسالہ مرتب کیا جس کے اندر فاضل بریلوی کا وہ گرامی نامہ بھی شامل ہے اور عالی جناب گنگوہی صاحب سے ان سوالوں کے جواب کا مطالبہ کیا۔ گنگوہی صاحب اس کے بعد بھی اڑھائی تین سال بقید حیات رہے۔ لیکن جیتے جی جواب کوئی نہ دیا۔ آخر کار خود تو اس جہان فانی سے عالم جاودانی میں چلے گئے۔ لیکن دوسرے فتنوں کی طرح کوّا خوری کے فتنے کو بھی اپنی یادگار کی خاطر اسی دنیا میں چھوڑ گئے۔

اس وقت سے آج تک اس مسئلے پر بھی متعدد بار علمائے اہلسنت و جماعت سے دیوبندی علماء اس مسئلے پر مناظرہ کر چکے ہیں اور دو تین مواقع تو ایسے بھی اس ناچیز کے علم میں ہیں کہ دیوبندی علماء نے مناظرہ گاہ میں سب کے سامنے کوّے کا گوشت کھایا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جبکہ عوام کے مطالبے پر دیوبندی مولوی مناظرہ گاہ میں کوّے کا گوشت کھا رہے تھے۔ تو اہلسنت و جماعت کے مناظر نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "حضرات! آپ کے مطالبے کی رُو سے ہم ہار گئے اور دیوبندی مولوی جیت گئے۔ جبکہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے۔ کہ کوّا حرام ہے۔ حلال ہرگز نہیں ہے چونکہ بات ضد میں آ پڑی ہے اور شکست کی صورت میں رُسوائی کا سامنا ہے۔ لہٰذا آج اگر خنزیر پر مناظرہ ہوتا تو ضد میں یہ حضرات اُسے بھی یقیناً کھا جاتے۔

تصویر کشی و فوٹو گرافی:۔

بت پرستی کی دنیا میں ابتداء تصویر کشی سے ہوئی اور خصوصاً بزرگوں کی تصاویر میں تو یہ خطرہ اور بدرجہا بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا تصویروں کا بنانا حرام اور رکھنے، چھاپنے بیچنے، خریدنے کی ممانعت کہ سب اُس حرام فعل کی اعانت و حوصلہ افزائی ہے۔ اور بت پرستی کی جانب اقدام۔ تصویر کے بارے میں شرعی حکم کی وضاحت کرنے میں مجدد دین و ملت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ عطایا القدیر فی حکم التصویر

لے فتاویٰ رشیدیہ کامل، مطبع سعیدی کراچی، ص ۴۹۳

Marfat.com

ایسی محققانہ شان سے لکھا گیا ہے۔ کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ تصویر اور فوٹو کے بارے میں شاید ہی کوئی ایسی صورت ہو جس کا شرعی حکم واضح نہ فرما دیا ہو۔

سماع:- ان پانچوں رسائل کے ساتھ ہی سماع سے متعلق بھی ایک رسالہ شامل کر لیا گیا ہے۔ جو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اصغر مفتی اعظم ہند، مولانا مصطفےٰ رضا خاں دامت برکاتہم العالیہ کا ہے۔ سماع کے جواز کی بھی بزرگوں نے کچھ حدود بیان فرمائی ہیں۔ لیکن دریں ایام تو سماع کی اکثر محفلیں ایسی منعقد ہوتی ہیں جن کی جان ہی گانا بجانا ہے۔ شریعت مطہرہ تو ایسے اُمور کی اجازت نہیں دیتی جبکہ بعض حضرات رقص و سرود اور مزامیر کو مباح قرار دینے میں کوشاں رہتے ہیں تاکہ ایسی محفلوں کے ذریعے اُن کے درجات میں ترقی ہوتی رہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اُن مہربانوں کے درجات کیسے ہیں۔ جن میں ایسے اُمور سے ترقی ہوتی ہے؟

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مولانا انوار الاسلام قادری رضوی کو جنہوں نے احقر کی خواہش پر ان رسائل کو ایسی ہوش رُبا گرانی کے دَور میں شائع کر کے اس صدی کے مجدد برحق سے اپنے تعلق خاطر کا زندہ ثبوت پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق بخشے۔ نیز حق کو اپنانا اور باطل سے پہلو بچانا نصیب فرمائے۔

(آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ گدائے دراولیاء محمد عبد الحکیم خاں اختر

۲۹ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ — مجددی، مظہری، شاہجہانپوری دار المصنفین

۲۵ ر فروری ۱۹۷۴ء — لاہور

نویسندہ :۔ قاضی اقبال حسین خوشنویس بمقام مردیکی (متصل شاہدرہ ٹاؤن)، اکبر آباد، لاہور

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اللہ کی رسّی کو مل جل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ ہو

فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین

١٣ ھ ١٧

مُصنّفہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدّد دین وملّت، مولانا الحاج مفتی شاہ محمد احمد رضا خان
سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز

شائع کردہ

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ — لاہور

کتبہ شاہ محمد چشتی سیالوی قصوری

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسلمانو! بحمداللہ تعالےٰ اس فتوےٰ نے حجتِ الٰہیہ قائم کردی۔ ندوہ وندویان وجملہ مبتدعان کی اندرونی وبیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی۔ گردن کتر دی۔ اب جو نہ دیکھے، کان نہ دھرے، حق سمجھنے کا قصد نہ کرے، روزِ قیامت اس کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا، دنیا چند روزہ ہے، واحدِ قہار سے کام پڑنا ہے۔ لہٰذا ایک ذرا تعصب وسخن پروری سے جدا ہو کر تفکر کرو، تنہائی قبر وہنگامۂ حشر کا تصور کرو، اس دن نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، اس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے، اہلِ سنت نجات پائیں گے، اُن کے مخالف نارِ جہنم میں دھکے کھائیں گے، مخالفوں کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسّی میں باندھے جائیں گے، آنریری مجسٹریٹی، ڈپٹی کلکٹری ججی وغیرہ کے منصب کام نہ آئیں گے، صدارت، نظامت، رکنیت وغیرہا یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے، ہر ایک اپنی اکیلی جان سے، اپنے اعمال اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت میں

Marfat.com

حاضر ہوگا ، ہر دل کا راز ظاہر ہوگا ، کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نہ چلے گا ، بات بنانے کو رستہ نہ ملے گا ، عالم الغیوب سوال کرے گا ، دانائے قلوب اظہار لے گا ، وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے ، کچھ مولویوں نے بہکا دیا ہم جاہل تھے ، آج کام اپنے اختیار میں ہے ، رحمتِ الٰہی توبہ کے انتظار میں ہے ، للہ انصاف کی آنکھ کھولو ، حق و باطل میزانِ عقل میں تولو ، وہ کام کر چلو کہ بول بالا ہو ، اللہ و رسول سے منہ اجالا ہو ، دیکھو دیکھو آنکھ کھول کر دیکھو یہ مبارک تحقیقیں یہ مقدس تصدیقیں تمہارے معبودِ عظیم کے پاک گھر سے آئیں ، تمہارے نبی کریم کے شہرِ اطہر سے آئیں بسلیس اردو میں ترجمہ ہوگیا ، حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب جلوہ نما ہوگیا ، اب اگر آنکھ اٹھا کر نظر نہ ڈالو ، اپنی اندھیری کوٹھری سے سر باہر نہ نکالو ، تو تمہیں کہو کہ کیا عذر کرو گے ، واحدِ قہار کو کیا جواب دو گے ؎

نامہ کاں بحشر خواہی خواند   از ہمیں جا سواد باید کرد

گھنٹوں بلکہ دنوں مہینوں قانون کا نون ، دنیوی فنون یا ناولوں افسانوں ، اخبار دل دیوانوں کے مطالعے میں گزارتے ہو خدا کو مان کر ، قیامت کو حق جان کر ، ایک نظر ادھر بھی ، مگر اس کے ساتھ تعصب و نفسانیت سے قطع نظر بھی ، خدا نے چاہا تو یہ اوراق تمہیں بہت کام آئیں گے ، بڑے ہولناک دن کے صدموں سے بچائیں گے ، پھر بھی اگر نازک مزاجی آڑے آئے ، مرزا منشی اپنا رنگ جمائے ، کہ کون اتنے اجزاء دیکھنے میں وقت گنوائے ، تو جانے دو یہ تمہارا بھی خواہ تمہارا خیر طلب ، ایک بہت ہی آسان طریقے سے عارض مطلب ، یعنی ان مبارک فتاوٰے و تصدیقات کے فوائد و احکام کا نہایت مختصر خلاصہ حاضر کرتا ہے ، اب اس کے دیکھنے میں کیا دن گزرتا ہے ، اسی کے ملاحظہ سے عقائد و

Marfat.com

اعمال کی تصحیح کیجیے، جس لفظ میں شک ہو اصل فتوے مع ترجمہ موجود ہے مطابق کرلیجیے ، اے رب میرے توفیق رفیق کر، آمین آمین بجاہ سید البشر، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وعلیٰ آلہ و صحبہ وبارک وکرم، آمین ۔ یہ خلاصۂ احکام، علمائے کرام، معدود سطور کی چند فصلوں میں کامل تمام، ومن اللہ الہدایۃ وبہ الاعتصام ۔

فصل اوّل

عام بدمذہبوں اور خاص نیچریہ روافض غیر مقلّدین تفضیلیہ وہابیہ کے حق میں کیا احکام ارشاد ہوئے اُن سے برتاؤ کیسا چاہیئے

بدمذہب[1] جتنے ہیں سب گمراہ ہیں، فتنہ پرداز ہیں ظالم ہیں ہالک ہیں، ان[2] کی اہانت واجب، ان کی توقیر حرام، ان سے بغض رکھنے، انہیں اپنے سے دور ہانکنے کا حکم ہے۔ وہ مفسد ہیں انہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا۔ ان سے میل جول حرام ہے۔ ان سے دوری واجب ہے۔ اہل سنت کے سوا سب کلمہ گو اہل قبلہ گمراہ فاسق، بدعتی، ناری ہیں۔ صحابہ کرام سے آج تک تمام امت مرحومہ کا اس پر اجماع ہے۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں سے زائد ہے۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے۔ ان کے مکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں، وہ[3] گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ شیطان نے جھوٹی طمع کاری کی دلیلیں انہیں سکھا دی ہیں، ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔

احادیث[4] کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ وہ[5] بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ، مریں

---

۱ مقدمۃ الفتوے ۱۲ ۲ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ۳ فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ ۴ فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ۵ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

توجنازے پر نہ جاؤ ، ملیں تو سلام نہ کرو ، ان کے پاس نہ بیٹھو ، ساتھ کھانا نہ کھاؤ ، پانی نہ پیو ، شادی بیاہت نہ کرو ، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں، ان پر جہاد کافرانِ ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے ۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا ۔ یہود و نصاریٰ کی طرح گمراہی کے جوش میں ابل پڑے ۔ جب انہیں دیکھو درشتی و سختی و ترش روئی سے پیش آؤ ۔ اللہ عزوجل ان سے بغض رکھتا ہے ۔ وہ پل صراط پر گزر نہ سکیں گے ۔ مکھیوں اور پتنگوں کی مانند آگ میں گر پڑیں گے ۔ ان کی بات سننی منع ہے ۔ ان کی گمراہی کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے ۔ جو انہیں جھڑکے اس کا دل اللہ تعالےٰ امن و ایمان سے بھر دے ۔ جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس بڑی گھبراہٹ سے پناہ بخشے ، ان کے علماء کبرے ہیں ۔ زبان کے عالم دل کے منافق ہیں ۔ ان کے ہاتھوں امت کی خرابی ہے ۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو ، ان سے بڑھ کر امت پر کسی کا اندیشہ نہیں ، بدمذہب تمام جہان سے بدتر ہیں ، سگ و خوک سے بدتر ہیں ، جہنم کے کتے ہیں ۔ وہ دجال سے بھی زیادہ اندیشہ ناک ہیں ۔ ان کا نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، عمرہ ، فرض ، نفل کچھ قبول نہیں ۔ وہ اسلام سے نکل گئے جیسے آٹے سے بال ۔ بدمذہب اگر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے ۔ وہ سب جہنمی ہیں انہوں نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی ۔ ان سے بچو ، جو ان سے بغض رکھ کر ان سے منہ پھیرے اس کا دل چین اور اطمینان سے بھر جائے

۱؎ فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ، ۲؎ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ، ۳؎ فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ، ۴؎ فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ، ۵؎ فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالےٰ اس کے سو درجے جنت میں بلند فرماتے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب معاصی سے منہ پھیر لیا اور ان کے سلام کا جواب نہ دیا پھر بدمذہب تو بدمذہب ہے۔ صحابہ[1] و تابعین وائمہ دین نے ان کی بات کا جواب نہ دیا۔ ان کے سلام کا جواب نہ دیا، ان کے پاس بیٹھنے کو منع فرمایا، انہیں[2] بات نہ کرنے دی۔ قرآن کی آیت اپنے سامنے پڑھنے یا کوئی حدیث بیان کرنے نہ دی، ایک[3] نے فرمایا جو ان کے یہاں جائے ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک نے قسم کھائی کہ بدمذہب سے کبھی بات نہ کروں گا، ان کے جنازے پر نہ گئے۔ ان کی نماز نہ پڑھی۔ اہلِ مدینہ نے بدمذہب کو شہر سے نکال دیا، جہاں گیا وہاں بھی لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی، حدیث ترک کی۔ ان سے حدیث لینے کی ممانعت فرمائی انہیں دجّال بتایا مسجد میں ان کے پاس کھڑے ہونے سے حذر کی۔

ائمہ[4] فرماتے ہیں ان کے جلسے میں نہ جائے، ان کے پاس نہ پھٹکے، عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے، مرے پیچھے ان کا نام لے تو دعائے رحمت نہ کرے۔ اللہ کے لئے ان سے عداوت اور اس میں ثوابِ عظیم کی امید رکھے جب بدمذہب سامنے سے آتا ہو تو دوسری راہ سے چلا جائے۔

نیچری[5] زندیق ہیں، دشمنانِ دین ہیں، فاسق ہیں، انہیں[6] اسلام سے اصلاً لگاؤ نہیں، وہ سخت خبیث کافر مرتد ہیں۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز بہ قبلہ محض بے سود اور ان کی تاویلیں سراسر مردود۔ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ وہ[7] دین

---

[1] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ ، [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ، [3] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ ، [4] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ، [5] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲
[6] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ ، [7] تصدیق دوم ۱۲

Marfat.com

سے نکل گئے نرے ملحد[1] ہیں، دین و ملت سے یکسر خارج۔

رافضی[2] زیاں کار ہیں۔ دین و سنت کے رافض و تارک ہیں۔ تبرائی[3] کے کفر میں اختلاف ہے اور ان میں جو بعض ضروریاتِ دین کا منکر ہے جیسے ہمارے بلاد کے رافضی اور ان کا مجتہد وہ قطعاً کافر مرتد ہیں۔ رافضی[4] دین سے خارج ہیں، نرے ملحد[5]، اسلام و ملت سے باہر ہیں۔
عرش[6] کے گرد ملائکہ کے جہان کے جہان آباد ہیں جو ان پر لعنت کر رہے ہیں جو[7] ان میں تبرا پر ثواب جانے یا اسے مباح ہی مانے وہ بالاجماع کافر ہے۔

وہابی[8] فاجر ہیں۔ دین و سنت کے دشمن ہیں، یہ گمراہ[9] فرقہ ہے۔ ان پر شیطان غالب آیا کہ ان کو ذکرِ خدا بھلایا۔ یہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں جو ان میں امکانِ کذب مانتے ہیں اللہ عزوجل کو عیب لگاتے ہیں۔ جو ختمِ نبوت کے معنیٰ آخر النبیین کے سوا گھڑتے ہیں، کافر و مرتد ہیں۔ وہابیہ[10] دین سے باہر ہوئے، ملحد[11] ہیں، اسلام و دین سے خارج ہیں۔

تفضیلیہ[12] گمراہ ہیں، غیر مقلدین گمراہ ہیں، بدعتی ہیں جہنمی ہیں، مخالفانِ اجماع ہیں خدا کے مخذول ہیں، غضبِ الٰہی میں گرفتار ہیں، انہیں سنی بتانا سخت گمراہی ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بشدت منع ہے۔ ائمہ[13] کی تقلید اور ان کی اطاعت بحکم قرآن و حدیث واجب ہے۔ جو اماموں پر طعن کرے حدیث فرماتی ہے کہ وہ منافق ہے اگرچہ نماز، روزہ، حج، عمرہ، جہاد کرتا ہو۔

---

[1] تصدیق پانزدہم ۱۲ [2] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲ [3] فتویٰ مکہ معظمہ ۱۲ [4] تصدیق دوم ۱۲ [5] تصدیق پانزدہم ۱۲ [6] تصدیق شانزدہم [7] فتویٰ مدینہ طیبہ ۱۲ [8] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲ [9] فتویٰ مکہ معظمہ ۱۲ [10] تصدیق دوم ۱۲ [11] تصدیق پانزدہم ۱۲ [12] فتویٰ مکہ معظمہ ۱۲ [13] فتویٰ مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ دوم

ندوے کے مقصدِ اتحاد و اتفاق پر کیا حکم صادر فرمائے

فصلِ اول میں بدمذہبوں سے میل جول کا حال معلوم ہو چکا۔ اس مقصدِ مفسد کے متعلق جو تہدیدیں مفتیانِ کرام نے ارشاد فرمائیں وہ سن لیجیے :۔

ان سے اتفاق[1] اتحاد حرام ہے۔ حدیث سے ثابت کہ ان کے پاس بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا دلوں کو انہی کی طرح کر دیتا اور لعنتِ الٰہی کا مستحق بناتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں ان کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکی اور کمالِ زیاں کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ حدیث[2] میں ہے ان کے ساتھ کھانا پینا، پاس بیٹھنا سب معصیت ہے۔ جو ایسا کرے گا عذاب دیا جائے گا اور بنی اسرائیل کی طرح ملعون ہو جائے گا۔ ان کے رنگ پکڑنے کا کوئی راستہ پاس بیٹھنے سے زیادہ قریب تر نہیں۔ علماء فرماتے ہیں ان کی مجالست آیاتِ قرآنیہ سے منع ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کے دل کالے ہو جاتے ہیں۔ قبولِ حق وخیر و رحمت کے قابل نہیں رہتے۔ حدیث میں ہے ساٹھ ہزار بدوں کے ساتھ چالیس ہزار اچھے ہلاک کیے گئے کہ یہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ جو ان[3] سے محبت رکھے گا بحکمِ احادیثِ صحیحہ انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ائمہ فرماتے ہیں اس کے عمل حبط ہو جائیں گے۔ نورِ ایمان اس کے دل سے نکل جائے گا۔ یہ مقصدِ اتفاق و اتحاد شیطانِ لعین کا مقصد ہے جس سے وہ کمزور مسلمانوں کو گمراہ کیا چاہتا ہے۔ اس میں تمام مسلمانوں کی خیانت ہے جو عذر اس مقصد پر ناظمِ ندوہ وغیرہ نے گھڑے سب مکرِ فاسد و فریبِ کاسد ہے۔ ان کے

---

[1] فتاویٰ حرمین طیبین ۱۲، [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲، [3] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

کبیرہ گناہوں سے یہ عذر بدتر ہے ۔ واللہ یہ اتفاق واتحاد نہیں اللہ و رسول سے مخالفت و نفاق ہے ۔

فصل سوم

ندوے نے بدمذہبوں کی تعظیم کی انہیں جلسۂ مذہبی کا رکن بنایا۔ اس پر علماء نے کیا ارشاد فرمایا

فصل اول میں گزرا کہ ان کی توہین واجب اور تعظیم حرام ہے ۔ خاص اس باب میں فرمایا یہ حرام[1] ہے ، دین میں گمراہی ہے ، کمزور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اہلِ اسلام کو گمراہ بنانا ہے ۔ حدیث[2] میں ہے جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا کشادہ پیشانی سے اس سے ملے یا اس کے ساتھ کسی ایسی بات سے پیش آئے جس سے اس کا دل خوش ہو ، اس نے قرآنِ عظیم و شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ۔ متعدد احادیث[3] میں ہے جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی ۔

فصل چہارم

بدمذہبوں کی تعریفیں جو ندوے میں چھپیں اس پر کیا حکم دیا

ندوے[4] کا نیچریوں کو مسلمان بتانا مدائح دینیہ سے ان کی مدح کرنا کفر ہے ۔ رافضیوں میں جو کافر ہیں ان کی یہ مدحیں کفر ہیں ورنہ سخت شنیع حد درجے کی قبیح اور بحکم حدیث موجبِ غضب الٰہی ہیں ۔ ندوہ رافضیوں کی ان مدائح سے رافضی اور غیر مقلدوں کی ان تعریفوں سے صریح غیر مقلد ہے ۔ مذہبِ ناپاک خوارج و معتزلہ کے مطابق ایک دو دمقولے کی تعریف[5]

---

[1] تصدیق شارنرم ، [2] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاویٰ حرمین طیبین ۱۲ [5] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

استحسان سے ناظمِ ندوہ خسرانِ عظیم میں ہے۔ ناظم نے ایک مداحِ کفار کو بزرگانِ اسلام میں گنا اور اس کے کلماتِ کفریہ کی ستائش کی۔ یہ ناظم کا کلمہ کفریہ ہے۔ ناظم نے بعض منکرانِ ختمِ نبوت کو حکیم امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا یہ مستلزمِ کفر و عذابِ شدید ہے۔

فصلِ پنجم

ندوے نے ردِ بد مذہباں کا انسداد کیا اسے خودکشی و نفسانیت قرار دیا اس پر سرکارِ مفتیانِ کرام سے کیا حکم لیا

ردِّ بدعت باجماعِ امت اہم فرائضِ دینیہ سے ہے۔ اس کے ترک کی طرف بلانے والے اجماعِ امت کے خارق ہیں، جماعتِ ملت کے مفارق ہیں، بدعت و اہلِ بدعت کے دوست ہیں، سنت و اہلِ سنت کے بدخواہ ہیں۔ فرض سے روکتے ہیں، حرام کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی طرف بلاتے ہیں، بحکمِ حدیث ایسوں پر خدا و ملائکہ و آدمیاں سب کی لعنت ہے۔ ان کا فرض و نفل سب مردود ہے۔ یہ مذہب اہلِ سنت کو ضرر پہنچانا ہے، بدمذہبوں کا ردّ اور ان پر انکار، ردِ وانکارِ کفار سے زیادہ ضروری و اہم ہے۔ حدیثؒ میں ہے ایک بستی کے اٹھارہ ہزار نیک لوگ جن کے اعمالِ صالحہ اعلیٰ درجے کے تھے صرف اس وجہ سے ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے معاصی پر روک ٹوک چھوڑ دیا تھا۔

حدیث میں ہے کہ نیک لوگ اگر خاموشی اختیار کریں تو وہ بھی عذاب میں شریک ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے ایسے وقت علم کا ظاہر کرنے والا منکرِ قرآن کی مانند ہے۔

---

[1] فتوے مکۂ معظمہ ۱۲ [2] فتوائے حرمین طیبین ۱۲ [3] فتوائے مدینۂ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ ششم

ندوے کے اقوالِ ضلالت پر جو بحوالہ صفحہ اس کی کتابوں سے نقل کئے گئے علمائے کرام نے کیا حکم دئے ؟

ندوے[1] کے اقوال جھوٹی گپیں ہیں، باطل باتیں ہیں، ان میں اللہ عزوجل پر افترا ہے۔ ائمہ دین پر طعن ہے۔ سنت و جماعت سے خروج ہے۔ حرام قطعی کا حکم دینا ہے۔ فرض عظیم کو حرام کرنا ہے۔ شرع مطہر سے منہ باندھنا ہے، مسلمانوں کو ضرر پہنچانا ہے۔ صریح ضلالت کیطرف بلانا ہے، ظلم ہے، نئی شریعت دل سے گھڑنا ہے، خارجیوں معتزلیوں کا مذہب ہے، عقائدِ اہلِ سنت و آیاتِ قرآنیہ کا انکار ہے، عقائدِ اسلامیہ پر سخت جرأتِ قبیحہ ہے، اللہ عزوجل سے لڑائی ہے، اس کے اولیاء سے دشمنی ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہے، قرآن عظیم کی تفسیر اپنی رائے ناقص سے بنائی ہے، نیچریوں کی خبیث جھڑپ ان کے دل میں سمائی ہے، رفض ہے، غیر مقلدی ہے، خرقِ اجماع ہے، حبِ بدعت ہے، بغضِ سنت ہے، لعنتِ الٰہی کی طرف دعوت ہے، اللہ و ملائکہ سے استحقاقِ لعنت ہے، اتباعِ مقصدِ شیطان ہے، انکارِ قرآن[2] ہے، اعانتِ[3] ہدمِ ایمان ہے۔

ان کے سب اقوال[4] کا حاصل یہ ہے کہ قیدِ مذہب اٹھا دیں اور حق و باطل ملا دیں اور سنت و بدعت اور اہلِ سنت و اہلِ بدعت سب کو ایک بنا دیں۔ ان اقوال میں سنت کی توہین ہے، بدعت کو سہل جاننا ہے، حق کی مذمت ہے، باطل کی مدحت ہے، امورِ اسلام پر سخت اہانت کی طعن ہیں، گمراہ پاجیوں کی بڑی بڑی تعریفیں ہیں یہاں تک کہ بالیقین کفر و الحاد کے اقوال ہیں۔ باقی احکام متعلقہ اقوال فصلِ آئندہ میں ملاحظہ ہوں۔

---

[1] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [3] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [4] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ ہفتم

علمائے کرام نے حضراتِ اراکین ندوہ کے اقوال و افعال متعلقہ ندوہ پر ان کی کیا کیا قدر افزائی فرمائی

ان میں جو کھلے بدمذہب تھے ان کا حال فصلِ اول سے ظاہر اور باقی تمام فصولِ سابقہ کا بھی حضراتِ اراکین ہی سے تعلق واضح کہ وہ انہیں کے اقوال و افعال کے جلوے تھے جن پر علماء نے وہ حکم لکھے۔ ان میں خاص جو اپنے آپ کو سنی کہنے کا ادعا کرتے ہیں وہ بھی سفہا، جہالؔ خدا ناترس، علمِ دین سے بے بہرہ، صدارت پسند، شہرت طلب، دنیا پرست، بندۂ شکم تھے اور اب تو کھلے زہر در شہد و نفاق در دل و گندم نما جو فروش، قیدِ مذہب اٹھانے والے، نیا دین بنانے والے، اور انہیں تمام احکام فصلِ اول کے مستحق ہو گئے۔

حضراتِ اراکین والا تمکین سخت مکار، مُضِل، کذاب، مزوّر، ہالکین، مفسدین اہلِ باطل ہیں، صریح گمراہی میں غیر مقلدین کے شریک ہیں، وہ کجی و کفر و ضلالت والے ہیں، ملحد، معاند، متمرد، دینِ اسلام سے خارج ہیں، گمراہ بدعتی ہیں، جاہل غبی ہیں، کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں عذاب کے شکنجے میں لے، کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ ان کا حال اس اونٹ کا سا ہے جو کنوئیں میں گر پڑا اب دُم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے، وہ دشمنانِ دین ہیں، اسلام سے یک لخت نکل گئے، وہ ضال مبتدع ہالک

سلہ مقدمۃ الفتویٰ ۱۲ سلہ فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ سلہ تصدیق اول ۱۲ سلہ تصدیق چہارم ۱۲ سلہ تصدیق ہفتم ۱۲
سلہ تصدیق ہشتم ۱۲ سلہ تصدیق دہم ۱۲

Marfat.com

ہیں، ان کے عقائد باطل ہیں، اُن کے قواعد کج و عاطل ہیں، وہ ملحدین بد دین ہیں، مکّار ہیں مفسدین ہیں، انؔ ندویوں گمراہوں کے حق میں اللہ عزوجل کا یہ قول صادق آتا ہے کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی، انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنا لیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہو رہی ہے۔ عظمت والا سبحانہ وتعالےٰ انہیں رسوا کرے، وہ اللہ تعالےٰ سے منکر و کافر ہو چکے، ان کی ساری کوشش دنیا میں کھپ گئی اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ ندوۃؔ فرقہ باطل واہی ہٹ دھرم ہے، دین سے خارج ہے۔ طائفۂؔ ندوہ باطل کا گروہ ہے، ملحدوں کی جماعت ہے، ملتِ اسلام سے باہر ہے،

اشؔے قلیل و ذلیل لوگو، ہوائے نفس والو، تم خود بھی بھکے اور اَوروں کو بھی بھکاتے ہو، تمہارا حال اس مقال کے مصداق ہے جو عمدہ لوگوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں، رَتے کی محبت میں ستے یعنی گمراہی پر مرتے ہیں۔ ناظمؔ کے نزدیک عقائدِ اہلِ سنت علمِ دین سے خارج ہیں ان کا بتانا ہدایت ہی نہیں ان میں عوام جو چاہیں اعتقاد کرلیں کچھ پروا نہیں۔ ناظم نے خارجیوں معتزلیوں کا عقیدہ مانا، آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب کی۔ ناظم نے ایک بدعت کفریہ والے کو بزرگِ اسلام کہا دوسرے کو حکیمِ امت لکھا۔ یہ ناظم کے کلمات کفریہ ہیں۔ حضرت ناظم صاحب ہالک گمراہ ہیں، سنت و اہلِ سنت کے بدخواہ ہیں، ضال مضل دھوکے باز فریبی، حرام کنندہ

ملہ تصدیق یازدہم ۱۲ ملہ تصدیق دوازدہم ۱۲ ملہ تصدیق سیزدہم ۱۲ ملہ تصدیق پانزدہم ۱۲ ملہ تصدیق شانزدہم ۱۲ ملہ فتوائے سیئم

Marfat.com

فرضِ قطعی، محکومِ نفس و شیطاں، مخالفِ شرع خائنِ مومناں، جناب ناظم صاحب آپے سے گزر کر اُڑ چلے، اور دینِ حق کی انتہا درجہ کی مخالفت پر تُلے۔

آردی کے دل سے عقائدِ اسلام کی گرہ کھل گئی، وہ بد دین ملحد زندیق بے دین بے مثال مضل مردود احمق ہے، اس کا قول ملعون ہے، کوئی مسلمان اس کی طرح نہ بکے گا۔ اس نے نئی شریعت دل سے نکالی، اس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے اتار ڈالی۔ اس نے یک نامسلمان گورنمنٹ کو رب العالمین سے برابر کیا۔ اس نے فرضِ اجماعی کو حرام ٹھیرا دیا۔ جو کفر وہ امام ابوحنیفہ و امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لازم کرتا تھا خود اپنے منہ اپنے سر لیا۔ ناظم و آردی دونوں جھوٹے ہیں، دونوں نے ائمہ دین کی توہین کی، دونوں شیطانی وسوسے میں ہیں، دونوں کا قول نجس ناپاک خبیث مردود گمراہی ہے۔ اللہ عزوجل پر بہتان ہے۔

ع ق دہلوی نے اہلِ سنت کے عقائد رَد کر دیئے، وہ اپنے اقوال میں کھلا گمراہ، حق پرستم د لا سرکش متکبر سخت جاہل ہے، اس کا نور جاتا رہا، اس کا دل اندھا ہو گیا۔ وہ صریح کذّاب ہے۔ اس نے حضراتِ عالیہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مستحقِ امامت و جنّتی ہونا بھی قطعی نہ رکھا، بلکہ اس کے نزدیک کلام اللہ کا محفوظ و کامل ہونا بھی قطعی نہیں۔ اس نے دین و ملت، اسلام و شریعت سب کی توہین کی، اس کا حکم لزومِ کفر تک پہنچ گیا۔

ع ہ انصاری گمراہ ہے، مفتری علی اللہ ہے۔ بدگوئے ائمہ ہے، خارج عن السنۃ ہے، فرضِ قطعی کا حرام کنندہ ہے، اس نے لعنتِ الٰہی کی طرف بلانے سے بھی سخت تر بات کہی۔ ا ہ غازی پوری نے فرضِ قطعی کو حرام کر دیا۔ وہ اور اس کے ساتھی جو اس غم تھا، بے مذہب میں صلح کر کے مل گئے سب گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ ناظم نے جسے ندوے کی پہلی برکت کہا وہ حقیقۃً ندوے کی پہلی نحوست ہے

Marfat.com

محمد شاہ صدر دوم ندوہ و ناظم و دہلوی و آری و انصاری سب غیر مقلد ہیں، وہابیوں، لا مذہبوں کے گرگے ہیں، صریح گمراہی میں ان کے شریک ہیں، انہوں نے شرع مطہر سے ضد باندھی اور مسلمانوں کو مضرت دی، کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے ہیں۔ انہوں نے اجماع امت توڑا، جماعت کو چھوڑا، محب بدعت ہیں، بدخواہ سنت ہیں، مانع طاعت و آمر معصیت ہیں، داعی امت بسوئے لعنت ہیں۔

بالجملہ حضرات اراکین سب اہل سنت سے خارج ہیں، ان سب پر اپنے عقائد ضالہ و خیالات باطلہ سے توبہ فرض ہے۔ توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کنارہ کش ہوں، ان سے دور رہیں۔ جو احکام ناظم و آروی و حقانی و محمد شاہ و غیرہم خاص خاص لوگوں کے اقوال ضلالت پر ہیں وہ صرف انہی پر مقتصر نہیں بلکہ تمام اراکین جنہوں نے ان کی اجازت دی، انہیں پڑھوایا، انہیں چھپوایا یا شائع کرایا وہ سب انہیں احکام الحاد و ضلال و افترا بر خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عداوت حق و اعانت باطل کے مورد ہیں۔ کفر پر رضا کفر صریح ہے اور ہر قبیح بات پر اس کی مانند قبیح۔

فصل ہشتم

علماء کرام نے خود ندوۂ شریفہ کے کیا کیا مناقب ارشاد فرماتے؟

جس قدر احکام ان سب فصول میں گزرے ظاہر ہے کہ وہ سب ندوے ہی کے واسطے

؎ آخر ہے بادصبا ایں ہمہ آوردۂ تست، باقی بھی سن لیجیے۔

ندوہ عموم فساد ہے، ہجوم الحاد ہے، ہدایت کا رد حق کا انسداد ہے، ہوا پرستی ہے

ف ۵ سے ... [illegible]

Marfat.com

فتنہ ہی آتش بلا ہے . فسادوں کی انجمن ہے . مکروں کی سبھا ہے ، بہرا فتنہ ہے ، اندھی بلا ہے، تاریک اندھیری ہے ، مجلسِ ندوہ مذہبِ اہل سنت وجماعت کی توہین کرتی ہے ، اہلِ سنت کی بدخواہ ہے ، اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ومومنین سب کی خائن ہے . حرام کراتی اور فرض سے بچاتی ہے ، احکامِ الٰہیہ سے صد باندھتی ہے . اس کی شرکت بڑی آگ ہے . مال یا بدن سے اس کی اعانت گناہوں کا انبار ہے ، ندوہ باطل ہے ، نری ہوائے نفس و پیروی شیطان ہے . مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس میں نہ جائیں .

ظاہراً یہ انجمن کافروں کے مکر پنہاں سے قائم ہوئی جس پر اس کا نام ندوہ ہی دلیل ہے . گمان یہی ہوتا ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا ، کجی ہے ، بدعت ہے ، دشمنانِ دین کا مکر ہے . ٹیڑھے چلنے والے فسادیوں کا جل ہے . اس کی شرکت جائز نہیں . وہ ظالم ہیں ، جو ان کی طرف جھکے گا اسے دوزخ کی آگ چھوئے گی . ندوہ غفلت کا پردہ ہے ، ندویوں پر سخت افسوس ہے اس ایک گھونٹ چلو پر مگن ہیں ، کیا سامری کا قصہ کہانی سمجھے ہیں ، سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے کنگن پاؤں کی جوڑی مانگے تا نگے کی لیکر اس سے ایک بچھڑا بنائے . بلکہ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام وقبول حاصل کرنے کو کہانیاں گانٹے اور مشتے اثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی کچھ حدیثیں لے کر احمقوں کو فریب سے رجھائے وہ جس نے لوگوں کے سنگار گہنا پاتا مال متاع لے کر اپنی گردن پر بوجھ لئے اور مانگ

---

[1] ... تصدیق دوم ۱۲ [2] تصدیق ہشتم ۱۲ [3] تصدیق دہم ۱۲ [4] تصدیق یازدہم ۱۲ [5] تصدیق دوازدہم ۱۲ [6] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

جان کے آرائش کے سامان اکٹھے کئے اور ندوے کی سی تہیں جما کر ملایا، اور لاسے پرستش کا بت بنایا۔ اس کا عیب نہیں دیکھتی مگر رفعت والی جان، اور اس کی مہمل بانگ نہیں سنتے مگر علم والے کان، جو یہودیوں کی طرح سیدھی راہ سے نہ پھیرے، غرض ندوے کے جلسے میں جانا حرام ہے مگر عالم دین کو جبکہ وہاں جا کر ان کی گمراہیوں کا رد کرے۔

فصلِ نہم

ندوے کے مقاصد واقوال وافعال کے باطل ومردود وضلال ہونے میں جو فتوے فاضل بریلوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمائے کرام عرب نے اس کی کیا کیا مدح وتحسین فرمائی!

افضل[1] مصنفات ہے، مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا، صحیح[2] جواب ہیں، اپنے باب میں بے نظیر، ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین، یا کوئی دشمن حق صواب سے کنارہ گزیں، یہ جواب قرآن وحدیث سے مستحکم کئے ہوتے ہیں، ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں۔ یہ معزز[3] تصنیف ہے جسے مصنف نے جید ومفید لکھا، صواب[4] کے موافق، قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ فائدہ لینے والے کو کافی ونافع، اور گمراہ[5] باغیوں کی جڑ بنیاد کی قامع، شریعت[6] مطہرہ کی یقینی دلیلوں کی جامع، پُر زور[7] جواب ہیں، صحیح[8] وصواب

---

[1] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [2] تصدیق اول ۱۲ [3] تصدیق دوم ۱۲ [4] تصدیق سوم ۱۲ [5] تصدیق چہارم ۱۲
[6] تصدیق پنجم ۱۲ [7] تصدیق ششم ۱۲

Marfat.com

ہیں جس قدر فتوے ان مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر ہیں، علوم مصنف کے استحکام پر دلیل ہیں، عجیب[1] رسالہ ہے، احادیث و ارشادات علماء سے چنا ہوا، کتاب[2] و سنت سے مؤید، اللہ عزوجل کی رضا کا باعث، جس کے مضمون بھی کامل اور عبارت بھی کامل، ایسی تصنیف پر اکثر حفاظِ علوم کو قدرت نہیں، حق[3] و صواب ہے، موافقِ سنت و کتاب ہے، بات ملیح، اور زبان فصیح، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ قلم[4] برداشتہ تحریر ہے اور مفید اور نافع، گمراہوں کی باطل باتوں کی دافع، ہم تو ہلال کا نور تلاش کر رہے تھے یہ بے پردہ آفتاب نظر آیا، کامل[5] ہے اور بہایت نصیحت وصواب کو شامل، اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے، کس قدر خوب و فیض بخش ہے۔ اسے تعجب کا جامہ تو اس نے پہنایا کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند اور دہقانوں کے توتلے پن سے صاف بچا لیا، اللہ تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں اور طالبوں کو نفع دے، مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا، اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا، سود[6] مند و زود نوشتہ ہے کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کیا گیا، اور اس کی روش متین کے نشانوں کی طرف اس نے ارشاد کیا، فضل و کمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں، سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکاتے ہیں، آیات و احادیث کو جامع ہے، قدم بقدم ان کی پسندیدہ روش کا تابع ہے، نادر مثال ہے، فضل کی آیت ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے، خوب وجید و نافع ہے اور اہلِ کجی و فساد

---

[1] تصدیق ہفتم ۱۲ [2] تصدیق ہشتم ۱۲ [3] تصدیق نہم ۱۲ [4] تصدیق دہم ۱۲ [5] تصدیق یازدہم ۱۲ [6] تصدیق دوازدہم ۱۲

Marfat.com

کے مکر کی دافع۔ اس[1] کی عبارت معاندین بیدین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے، اور اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہے وہ نصرت الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے۔ اللہ عزوجل زمانہ و اہل زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند کرے اور اس کے جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم و اربابِ دانش کو فائدہ بخشے۔ درست[2] جواب ہیں، اپنے باب میں لاجواب ہیں۔ سبقت لے جانے والے علم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث ان کے مساعد ہیں۔ اصحابِ علم و اربابِ دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں ان کے مطالعہ سے میری آنکھ ٹھنڈی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ ہوئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے۔ کامل[3] جواب ہیں، باطل فرقوں کے رد میں، گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ خدا کے عطیے ہیں زور بازو سے نہیں ملتے اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہے۔ وہ[4] جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی نظر نہ آئے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی اور جوابوں میں جودت و خوبی رکھی۔ اہلِ حق و کمال کو نافع اور گردن اہلِ زیغ و ضلال کی قاطع ہیں۔ مصنف نے جید افادے کئے۔ تیغِ براں ہے اس کی ہر دلیل پر دلیل قائم ہے کہ کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کھائے۔ ہر سطر گویا تاج جواہر نگار کا کنارہ ہے۔ یہ جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والے ہیں اور نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے والے۔

فصل دہم

حضرات علمائے عرب نے اس رسالے کے صلے میں مصنّف

---

[1] تصدیق سیزدہم ۱۲ [2] تصدیق چہاردہم ۱۲ [3] تصدیق پانزدہم ۱۲ [4] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

ممدوح دام بالفتوح کو کن کن مدائح جلیلہ سے یاد فرمایا ؟

مذہب[1] اہلِ سنت وجماعت کی نصرت ویاوری اور مذہب اہلِ زیغ وکفر وضلالت کی پردہ دری کی طرف داعی ۔ فاضل[2] رفیع القدر ، محکم قدم ، سردار[3] فاضل ، علامۂ کامل ، اس تحریر میں تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا ۔ مصنف[4] کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے ۔ عالم[5] علامہ ہے ۔ فاضل فہامہ ہے ۔ راسخ العلم ہے ۔ عمائد میں ایسا ہے جیسے آدمی کی بدن میں آنکھ ، بے نظیر[6] علامہ ہے ۔ بلند ہمت ، صاحب[7] حسب مجد ہے ۔ اللہ کے لئے ہے اس کی نکوئی ۔ کثیر[8] العلم ، عزیز الفہم ، تیز[9] ذہن ، علوم کا کمال ماہر ، علم کو حسن دینے والا ، روشن خاطر ہے ، عالم[9] علامہ ، عمدگان اخیار کا پیشوا ہے ۔ اس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہ ہدایت کا دکھانا ہے ۔ بڑے علم عظیم[10] والا فاضل ہے تمام محققین کا جس پر اعتماد ہے ، اہلِ علم ویقین میں انتخاب ہے ۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اس کی تعریف کروں اور مجھ جیسا ایسے عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے ۔ ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے ، عالم[11] علامہ ، جلیل مشہور فاضل ، پیشوائے اخیار ہے ، عالم[12] علامہ ، حبر فہامہ ، پرہیزگار[13] ستھرا ، عالم عامل ، فاضل کامل ، ادیب عاقل ، حسب نسب والا ، تمام علوم منطوق ومفہوم کا جامع ، شریعت روشن کا زندہ کرنے والا ، طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا ، سعید فرشتہ ، یکتا آسمان ، چراغ زماں ، عالم کثیر الفہم ۔

---

[1] تصدیق اول ۱۲ ، [2] تصدیق دوم ۱۲ ، [3] تصدیق سوم ۱۲ ، [4] تصدیق چہارم ۱۲ ، [5] تصدیق پنجم ۱۲ ، [6] تصدیق ششم ۱۲ ، [7] تصدیق ہفتم ۱۲ ، [8] تصدیق ہشتم ۱۲ ، [9] تصدیق نہم ۱۲ ، [10] تصدیق دہم ۱۲ ، [11] تصدیق یازدہم ۱۲ ، [12] تصدیق دوازدہم ۱۲ ، [13] تصدیق سیزدہم ۱۲ ، [14] تصدیق چہاردہم ۱۲ ، [15] تصدیق پانزدہم ۱۲ ، [16] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

فصل یازدہم

علمائے کرام عرب نے مصنف ممدوح کو کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اس کے امثال زیادہ کرے اور اس کا انجام اچھا فرمائے اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و رضائے الٰہی پر کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہو، اور ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ میں اٹھائے۔ اللہ اسے اس کام پر نیک جزا دے۔ اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کی درازی عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے افضل جزا دے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو اس کے علوم سے نفع بخشے جب تک سورج چمکیں اور ستارے طلوع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مقام احمد ہر منصب ستودہ تر کو پہنچائے، اور اپنی سب میں بہتر جزا اسے عطا فرمائے اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے واسطے اسے ذخیرہ بنائے، اور مدتہا مدت تک اس کے سے لوگ اہلِ سنت میں بکثرت پیدا کرے۔ آمین۔

اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسے بلند رسائی دے۔ ایسا ہی کرا ے پروردگار سارے

---

[1] تصدیق اول ۱۲ [2] تصدیق دوم ۱۲ [3] تصدیق سوم ۱۲ [4] تصدیق چہارم ۱۲ [5] تصدیق ششم ۱۲ [6] تصدیق ہفتم ۱۲ [7] تصدیق ہشتم ۱۲

Marfat.com

جہان کے۔ اللہ[10] عزوجل اسے سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے۔ اللہ تعالےٰ[11] بڑی رحمت والا اسے ہر آفت سے بچاتے اور ہمیں اور اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اللہ[12] تبارک وتعالےٰ ہمیں اور اس کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے۔ اور اسے ہماری طرف سے سب میں بہتر جزا دے اور اسے حاسدوں اور دشمنوں کے داؤ سے محفوظ رکھے۔ اور اسے اس کی مرادوں اور امیدوں کی حد تک عطا کرے اور اسے عزت و رضا کا خلعت پہنائے۔ اللہ تعالےٰ ہماری اور اس کی کوششیں قبول فرمائے۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے۔ اور ہم سب کو اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپ لے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر و شفیع کرے۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے۔ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خالص امتی کرے ۔ اور ان کے گروہ میں اٹھائے .... اور ان کی محبت پر ہماری روحیں قبض فرمائے اور ہمیں ان کی ملت اور ان کی شریعت سے خلاف نہ کرے اور دونوں جہان میں مقاصد و مرادات کو پہنچائے اور مآل انجام اچھے کرے۔ اللہ تعالےٰ[13] اسے تمام شرور زمانہ سے بچائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے جزا دے اور اسے اس کی آرزوں کو پہنچائے اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قول فیصل کہنا عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ[14] اسے سب مسلمانوں کی طرف سے خوب تر جزا، کرامت کرے۔ اور ہمیں اور اسے سید الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی فرمائے۔ اللہ[15] عزوجل ہمیں اس کی درازی عمر سے بہرہ یاب فرمائے۔

---

[10] تصدیق دہم ۱۲ [11] تصدیق یازدہم ۱۲ [12] تصدیق دوازدہم ۱۲ [13] تصدیق سیزدہم ۱۲ [14] تصدیق چہاردہم ۱۲ [15] تصدیق پانزدہم

Marfat.com

اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے۔ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے جزاء دے کہ تمام علمائے باعمل کی طرف سے اس نے ۔ رَدِ ندوہ کا فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ سبحانہ و تعالےٰ ہمیں اور اسے ۔ روزِ قیامت سید الشافعین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے ۔ اللہ تعالےٰ اہلِ سنت میں اس کے امثال بکثرت پیدا کرے اور اس کا انجام سعید فرمائے اور اسے ہماری اور تمام اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا دے ۔ اور ہمیں اور انہیں سب کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ نشان حشر بخشے ۔

آمین آمین آمین

سلہ تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

الفتاویٰ

مع

الترجمہ

Marfat.com

فتویٰ مکہ

لفت الندوۃ المندکہ

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من اهل السنۃ والجماعۃ وطهر دیننا من کل سوء وشناعۃ ۔ وامرنا بتجنب ولی الزیغ والخلاعۃ الذین هم للدنیا مشترون وللدین باعۃ ۔ فما ربحت تجارتہم وما کانوا مهتدین وایدنا بنصرہ علی اعداء الدین ۔ ومکن سیوف قدرتنا من رقاب المفسدین فظلت اعناقهم لنا خاضعین ۔ فلہ الحمد والثناء والیہ الضراعۃ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الشفاعۃ ۔ وآلہ وصحبہ ذوی البراعۃ ۔ الاتی بالدین القویم ۔ والصراط المستقیم ۔ الفائز من حفظہ والهالک من اضاعہ ۔ الذی نصرہ ربہ علی اهل الشقوۃ ۔ اذ یمکر بہ الذین کفروا فی **دار الندوۃ** فجعل کلمتهم هی السفلیٰ ۔ وکلمۃ اللہ هی العلیا ۔ بجاهہ نصرنا علی المبتدعین ۔ فتفرقوا احیاری وان کانوا مجتمعین ۔ احزابا مجددین ۔ من النیاشرۃ الملحدین ۔ والرافضۃ المعتدین ۔ والوهابیۃ ماردین ۔ و غیر المقلدین ۔ وسائر المعاندین ۔ للسنۃ والدین ۔ ففروا حائرین ۔ و

Marfat.com

ترجمۃ الفتویٰ
وجہ ہدم البلویٰ

۱۷ ۱۳ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے ہمیں اہل سنت وجماعت سے بنایا اور ہمارے دین کو ہر بدی و زشتی سے پاک فرمایا۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ان کجی و نافرمانی والوں سے جدائی جدائی جنہوں نے دین بیچ کر دنیا کمائی۔ تو نہ ان کی تجارت نفع لائی۔ نہ انہوں نے راہِ راست پائی۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے ہمیں دشمنانِ دین پر مدد بخشی۔ اور ہماری تیغِ قلم کو مفسدوں کی گردن پر جگہ دی۔ کہ ان کے اونچے اونچے۔ ہمارے حضور سرنگوں رہ گئے۔ تو اللہ ہی کے لئے حمد وثنا ہے اور اسی کی طرف زاری والتجا ہے۔ اور درود وسلام مالکِ شفاعت پر، اور ان کے آل و اصحاب اہلِ کمال فضیلت پر، وہ نبی کہ سچا دین اور سیدھی راہ لیکر آئے جو اسے نگاہ رکھے نجات پائے۔ اور جو ہاتھ سے کھوئے ہلاکت میں جائے۔ وہ نبی جنہیں ان کے رب عزوجل نے بدبختوں پر غلبہ دیا جب **دارالندوہ** میں کافروں نے ان کے ساتھ داؤں کیا۔ تو اللہ نے کافروں کا بول نیچے ڈالا۔ اور خدا ہی کا بول ہے بالا۔ انہیں نبی کے صدقے میں ہمیں مولے تعالےٰ نے بدمذہبوں پر غلبہ دیا۔ کہ ان کا گروہ حیران پریشان تتر بتر ہو گیا۔ اگرچہ خوب جماؤ لائے تھے۔ اور بددین نیچری۔ اور ظالم رافضی، اور سرکش وہابی اور غیر مقلد۔ اور دین وسنت کے سارے معاند۔ سب سے جوڑ کر لشکر بنائے تھے۔ بہت سراسیمہ فرار ہوئے۔

Marfat.com

نفروا بارَين ۔خُرسا ساكتين ۔ وخسرًا صامتين ۔ بهرت
عقولهم فختمت الافواه ۔ وقهرت وعولهم فانهزمت الشياه ۔
كحمر مستنفرة ۔ فرّت من قسورة ۔ كانما قامت عليهم الساعة ۔
فمالبث المجرمون غير ساعة ۔ وقيل بُعدًا للقوم الظلمين ۔
والحمد لله رب العلمين ۔ وبعد فهذه فتاوى مست الحاجة
اليها فى هذه البلاد ۔ اذ عمّ الفساد ۔ وطم الالحاد ۔ ورُدّ الرشاد ۔
وسُدّ السداد ۔ واتُخِذت الانداد ۔ كفرعون ذى الاوتاد ۔ من
اهواء كل ماد ۔ لا يحصيها مُحصٍ ولا يعدّها عاد ۔ اذ اجتمعت
الضُلّال ۔ ودعاة الضلال ۔ من كل طائفة حائفة ۔ هالكة تالفة ۔
نيشرى مناقض ۔ ورافضى رافض ۔ ووهابى مباغض ۔ للدين والسنة
فاصطلحوا بينهم لايقاظ الفتنة ۔ وايقاد نار البلية والمحنة وعلموا
ان لو تمحضوا القل ما يسمع لهم قول ۔ او يحصل لهم حول ۔ لافتضاح
حالهم ۔ واتضاح ضلالهم ۔ فتترسوا بالكيد وتستروا للصيد فجعلوا
اِمامهم اَمامهم وقدامهم ناسا سفهاء ۔ وكانوا يعدون من العلماء ۔
وما لهم والله علم ينفع ۔ ولا قلب يخشع ۔ ولا دين يمنع ۔ عن مداهنة
البدع ۔ ولا اصل ثابت ۔ ولا عرق نابت ۔ فى علم يغيث ۔ عن كيد خبيث ۔
ولا طلب حثيث ۔ فى فقه او حديث ۔ فاحبوا التصدر والعلو فى الناد ۔
والشهرة بالفضل فى الحاضر والباد ۔ وجمع الحطام ۔ عن ايدى العوام ۔
فانه قصارى المرام وقصوى المراد ۔ نعقدوا مجلسا وسُلوا فلسا ۔

Marfat.com

اور مرتے کھپتے رم کر گئے۔ گونگے لب باندھے۔ نقصان پائے دم سادھے۔ ان کی غفلین دنگ رہیں اس نے منہ پر مہریں ہوئیں۔ اور ان کے بڑے بڑے پہاڑی بجرے مغلوب ہوتے تو بکریاں آپ ہی تو کی دم گئیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے۔ جو شیر کو دیکھ کر بھاگے۔ گویا ان پر قیامت قائم ہو چکی۔ تو مجرم جماعت گھڑی بھر سے زائد نہ رُکی۔ اور کہا گیا کہ ظالم لوگوں پہ دھتکار۔ اور سب خوبیوں والا سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ حمد و نعت کے بعد یہ کچھ فتوے ہیں کہ ان شہروں میں جن سے کام پڑے ہیں۔ یوں کہ فساد عام ہو گیا اور بے دینی نے ملک گھیر لیا۔ سچا عقیدہ مردود اور سیدھا راستہ مسدود ہوا۔ لوگوں نے کچھ خدا گھڑ لئے جیسے میخوں والا فرعون۔ ہاں وہ خدا کون۔ ہر ظالم کی نفسانی خواہش جسے نہ کوئی حصر کر سکے نہ شمار کی گنجائش جبکہ گمراہ لوگ گمراہی کی طرف بلانے والے۔ ہر ظالم تباہ برباد گروہ سے اکٹھے ہوئے۔ نیچریان دین شکن۔ رافضیان رفض فن۔ وہابیان حق دشمن۔ سب آپس میں صلح کر بیٹھے کہ فتنہ جگائیں۔ اور بلا و آفت کی آگ بھڑکائیں۔ جانتے تھے کہ اگر نرے وہی رہے تو شاید ہی ان کی بات سنی جائے۔ کچھ یونہیں ساز و رہا نہ آئے۔ کہ ان کا حال تو رسوا بر ملا ہے۔ ان کا ضلال سب پر کھلا ہے۔ اس لئے انہوں نے حیلے کی ڈھال لی۔ اور شکار کے واسطے گھات کی۔ کہ اپنے آگے اپنے پیشوا کچھ احمق لوگ بنائے۔ جو مولویوں کے شمار میں آئے۔ حالانکہ خدا کی قسم نہ ان کے پاس وہ علم جو دین میں نفع پہنچائے۔ نہ وہ دل جو حق کے حضور سر جھکائے۔ نہ وہ دین جو گمراہوں کیسا چکنی چپڑی کرنے سے مانع آئے۔ نہ کسی ایسے علم میں تمتنی اصل جمتی جڑ جو خبیث دواؤں کے وار سے بچائے۔ نہ کبھی فقہ یا حدیث کی تحصیل میں سخت کوشش کے جوڑ کھائے۔ اور اب چادر یہ اٹھا کہ محفل میں صدر بنیں بلندی پائیں۔ شہر و دیہات میں شہرت فضیلت کے ڈنکے بجائیں۔ عوام کے ہاتھ سے ٹکا ملنے کا بڑا اہتمام۔ کہ یہی حد کی مراد یہی دُھر کا کام۔ لہٰذا ایک مجلس جوڑی اور جھولیاں پھیلائیں

Marfat.com

ونصبوا كراسی ۔ فوق رؤس الاناسی ۔ فجلسوا عالین ۔ وجاشوا غالین ۔ و
اکلوا حنیذا ۔ وشربوا لذیذا ۔ وحصل الھناء ۔ والغنی والغناء ۔ فعلی الدین
العفاء ۔ وتکلموا بکلام ۔ تستحلیہ العوام ۔ بمنطق حلو کمیاہ عذاب ۔
ظاھرھا الرحمۃ وباطنھا العذاب فاظھروا السبرّ
واضمروا الضلالۃ ۔ و اَرَوا السُبرّ و باعوا الحثالۃ ۔
مدّحوا وعظموا جمیع اصحاب البدع ۔ واتخذوا خطیبا کل لکع بن لکع ۔
وارادوا رفع قید المذھب ۔ وان یحدثوا مشربا بخلط کل مشرب ۔
فزعموا ان کل سنی وبدعی ۔ ورافضی ووھابی ۔ علی الحق والھدی ۔
ومن اھل التقی والنقی ۔ وانما الخلاف فی الفروع مع اتحاد الاصول ۔ فکل
مرضی وکل مقبول ۔ واھانۃ احدھم اھانۃ للّٰہ وتوھین للرسول ۔
ولا یجوز الجزم بحقیقۃ شیئ من المذاھب ۔ وانما قصاراہ الظن الغالب ۔
فلا ینبغی المساءۃ فی شیئ من ذلک ۔ ولا القدح فی مسلک ولا الرد علی سالک فعند
ذلک احبتھم الطوائف حبا جمّا ۔ واکبت علیھم عمیانا وصما ۔ واطرقتھم
النیاشرۃ ۔ والوھابیۃ الفاجرۃ ۔ والرافضۃ الخاسرۃ ۔ حتی عقدوا مجالس
لحمایۃ ذا المجلس ۔ وصرحت کبرا الزنادقۃ ۔ النیشریۃ الفاسقۃ ۔ انا کنا
فی خطب عظیم ۔ منذ تسع سنین ۔ لم یسمع المسلمون کلامنا ۔ ولم
یقتفوا اثرنا ۔ والآن نرجوا من ھذا المجلس ان یحصل مرامنا ۔

[illegible]

سروں سے اونچی کرسیاں بچھائیں۔ اب اونیچے بیٹھے، اور اُبل کر اُمڈے۔ اور بُھنا کھایا۔ اور مزے کا پڑھایا۔ اور بے محنت عطا پائی۔ فائدہ ملا دُنیا ہاتھ آئی۔ تو اب دین پر خاک۔ مٹا مٹ جائے انہیں کیا باک۔ باتیں وہ بنائیں کہ عوام کو قندسی بھائیں۔ شیریں زبانی جیسے میٹھے پانی۔ مگر ظاہر پیارہ۔ اور باطن دیکھو تو دکھ کی مار۔ ظاہر صورت نیک بنائی۔ اور تہ کے اندر گمراہی چھپائی۔ بھوسی بیچیں اور گندم نمائی۔ سب گمراہوں کی مدح سرائی۔ سب کو بزرگ و معظم بتایا۔ ہر پاجی کا پاجی خطیب بنایا۔ اور چاہا یہ کہ مذہب کی قید ہی اٹھادیں۔ اس گھاٹ چلیں کہ سب پانی ملادیں۔ لہٰذا ایک چلے کہ ہر سنی و بدعتی۔ ہر رافضی و وہابی، سب اہلِ حق و ہدیٰ ہیں۔ سب اہلِ طہارت و تقویٰ ہیں۔ خلاف[1] فقط فروع میں ہے۔ اصول میں سب ایک۔ سب کے مذہب پسندیدہ و نیک۔ ان میں جس کی اہانت[2] کرو خدا اور رسول کی اہانت ہو۔ کسی مذہب[3] کی حقیقت پر یقین ناروا ہے۔ یہاں تو فقط غالب گمان پہ انتہا ہے۔ تو ان میں سے کسی پر رنج نہ چاہئے۔ نہ کسی مذہب پر طعن نہ کسی کا رد کیجیے۔ یہ سن کر وہ سب طائفے اس مجلس والوں کے دوست ہوئے۔ اور اندھے بہرے ہو کر ان پر جُھک گئے۔ نیچریوں[4] اور فاسق وہابیوں اور زیاں کار رافضیوں نے حد سے گزر کر ان کی تعریفیں گائیں یہاں تک کہ اس جلسہ کی حمایت کو مجلسیں جمائیں۔ اور بے دین فاسق نیچریوں کے اکابر نے صاف لکھدیا کہ ہمیں نو برس سے ایک بڑا کام درپیش تھا۔ مسلمان نہ ہماری بات سنتے تھے۔ نہ ہمارے قدم پر قدم رکھتے۔ اب اس جلسے سے امید ہے کہ ہماری مراد بر لائے گا۔

---

[1] جو کچھ یہاں مذکور ہے عنقریب حواشی سوالات پر منقول ہوتا ہے۔ سوا بعض چیزوں کے کہ یہاں زائد کیں۔ انھیں اب بیان کرتے ہیں [2] روداد دوم ص۱۱ و روداد اول ص۹۳ و ص۱۹۔ ۱۲ [3] مضامین اربعہ ص۲۱، ۲۴۔ ۱۲ [4] روداد دوم ص۳۹، ۱۴۱۔ ۱۲

Marfat.com

ویتمم امرنا۔ وھم الاٰخرون اھل ذا المجلس نقلوا کلام[1] الندویۃ ھٰذا فی کتبھم۔ واقتروہ مفتخرین بہ علی رؤس الاشھاد فی خطبھم۔ ثم ترقی بھم الحال۔ فی الکید والاضلال۔ فاشاعوا فی الھند فی جرائد واعلانات وغیرھا کذبا وزورا۔ ولاغرو اذکانوا قوما بورا۔ ان علماء[2] الحرمین المکرمین وعظماء البلدین المعظمین۔ قد مدحوا مجلسنا ذلک۔ وسلموا حسنہ بل وجوب ماھنالک۔ ولکن[3] اذجاءوا بفھرس الاسماء۔ انکشف الغطاء وظھر المین۔ فلم یکن فیھم احد من العرب فضلا عن علماء الحرمین المحترمین۔ انما فیہ بعض من کان مجاورا۔ او فی الموسم للحج حاضرا۔ لایبلغون عشرین۔ ثم ھم ایضا من المعذورین۔ فانما کتبوا علی ما انھی الیھم۔ ولم تظھر مفاسد المجلس و مکائدہ[4] لدیھم۔ ولقد وفق اللہ خدام السنۃ السنیۃ۔ من الاقطار الھندیۃ لدفع ھٰذہ الفتنۃ الصماء۔ والبلیۃ العمیاء۔ والظلمۃ الظلماء۔ فھزموا وللہ الحمد الاحزاب۔ وصبوا علیھم سوط عذاب۔ واوھموا ابھاما فی کل باب۔ فما نطقوا بشیئ ولم یحیروا الجواب۔ کما اشرت الیہ فی خطبۃ الکتاب۔ تحدیثا بنعمۃ اللہ وشکرا للوھاب۔ ولکن مع ذلک رعاع العوام والعنود الطغام۔ الضعفاء الایمان۔ یتھافتون علیھم کالفراش فی النیران۔

---

[1] روداد دوم ص۳۹ و ص۴۱ - ۱۲ [2] مضامین ثلاثہ من ص۲۴ الی ص۳۶ - ۱۲ [3] روداد اول ص۱۱ - ۱۲ [4] روداد اول من ص۱۱ الی ص۱۲۳ - ۱۲

Marfat.com

اور ہمارا کام پورا کر دکھائے گا۔ اور وہ کینے اس جلسے والے نیچریوں کے یہ بیان اپنی کتابوں میں نقل کر لائے[1]۔ اور اپنی محفلوں میں فخر کے ساتھ پڑھ سنائے۔ پھر ان کی مکاری و گمراہ گری اور اونچی اڑان پر آئی۔ ہندوستان میں اخباروں اشتہاروں وغیرہا میں یہ جھوٹی فریبی اشاعت کرائی[2]۔ اور جب یہ لوگ تباہ و ہالک ٹھیرے تو اس دروغ بے فروغ کا تعجب کس لئے؟) کہ حرمین[3] محترمین کے علماء۔ اور دونوں شہرِ عظیم کے عظماء نے ہمارے اس جلسے کی مدح کی۔ اور اس کی خوبی بلکہ ضرورت تسلیم کر لی۔ مگر ناموں کی فہرست[4] للائے۔ پردہ کھل گیا جھوٹ چمک آئے۔ ان میں کوئی شخص عرب کا بھی نہ تھا۔ علمائے حرمین محترمین کجا۔ یہی کچھ ادھر اُدھر کے آئے مجاور رہتے۔ کچھ وہ اس سال حج کے لئے حاضر تھے۔ جن کا شمار بیس سے قاصر۔ پھر ان کا عذر بھی واضح وظاہر کہ ان سے جیسا سوال ہوا ویسا جواب دیا۔ جلسے کے فسادوں فریبوں کو ان سے بیان نہ کیا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے بلادِ ہند میں نورانی سنت کے خادموں کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے اس بھرے فتنے اور اندھی بلا اور اندھیری تاریکی کی خبر لی۔ انہوں نے بحمد اللہ ان جمے جتھوں کو بھگا دیا۔ اور ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ اور انہیں ہر امر میں مبہوت و متحیر کر دکھایا۔ نہ لب کھول سکے نہ کچھ جواب بن آیا۔ جیسا کہ اس رسالے کے خطبے میں اس کا اشارہ گزرا۔ جس سے نعمتِ الٰہی کا بیان اور عطائے وہاب کا شکر مقصود تھا۔ مگر بایں ہمہ بازاری ذلیل۔ اور سرکش رذیل قوتِ ایمان سے خالی و بر کراں۔ ان پر گرے پڑتے ہیں جیسے آگ پر پتنگیاں

---

[1] مضامین ملاشر من صـ۳۶ الی صـ۳۸ ۔۱۲ [2] روداد اول صـ۲۸ ۔۱۲ [3،4] روداد اول من صـ۱۱۱ الی صـ۱۲۲ ۔۱۲

Marfat.com

لما وجدوا عندهم من خفة الاثقال. برفع قيود الملة وتوسيع المجال
والنفس كما ترى. نزاعة للهوى. وأن تترك سدى فحدانى
بحمد الله حمية الاسلام وحماية السنة. ودفاع البدع ونكاية
الفتنة. ان استعين فى ذلك بكم كبراءنا السادة. وعظماءنا القادة
اولى الحسنى وزيادة. علماء الحرمين المعظمين. والبلدين المقدمين
حفظكم الله تعالى وايدكم. وبالفيض والبركات ابدكم.
فان الخطب قد جل على السنة واهلها وانتم المدخرون بكرم
الله تعالى لدفع الفتنة عن حزن الارض وسهلها. وما نقلت
فى الاسئلة من مقالاتهم الباطلة. فذكرت على هامش
كتابهم الذى ذكروها فيه. مع عدد الصفحة ليسهل لها التنبيه
فهذه كتبهم مصحوبة. عليها الخطوط بالحمرة مضروبة
فى مواضع النقول. لتيسير الوصول. فقد وضعتها على طرف الثمام.
وما قصدى فى ذلك الاحاطة بالتمام. فقد تركت من اقوالهم
شيئا كثيرا. وما كتبت فى الجواب الاحرفا يسيرا. لان العبد
الضعيف بعد صلوٰة الصبح يوم الاربعاء السادس عشر من
شوال اخذ فيه. وانهاه بحمد الله تسويدا وتبييضا قبل ان يبزغ
الفجر من سابع عشرة يوم الخميس الذى يليه :-

فما هو الا شغل عشرين ساعة ... وعنها الى السجدات والاكل يفرد
فما كان ذا الا بتوفيق ربنا ... له الحمد حمدا دائما يتأبد

Marfat.com

اس لئے کہ ان کے پاس بوجھ ہلکے نظر آئے۔ دین کی پابندی اٹھا دینے سے دوڑنے کے میدان وسیع پائے۔ اور نفس تو آپ جانیں اسی طرف بہ شدت کھینچتا ہے کہ خواہش ہاتھ آئے۔ اور بے تحاشا بل بنا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو مجھے بحمد اللہ تعالیٰ اسلامی حمیت، اور سنت کی حمایت، اور گمراہوں کی مدافعت، اور فتنے کو زخمی و مقتول کرنے کی عزیمت نے ابھارا، کہ اس کام میں آپ حضرات سے مدد لوں۔ اے ہمارے بزرگ سردار و عظیم پیشوا و جنہیں خوبی عطا ہوئی اور اس سے بھی افزوں، علمائے دو حرم معظم، و دو شہر مکرم، اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو، تم فیوض و برکات کے ساتھ سلامت رہو، اس لئے کہ کام سنت و اہلِ سنت پر سخت ہو گیا، اور زمین کے ہر سخت و نرم سے بفضلِ خدا، دفعِ فتنہ کو، تمہیں ذخیرہ ہو، میں نے سوالوں میں اہلِ ندوہ سے جو اقوالِ باطلہ نقل کئے، آسانی اطلاع کو اس کے حاشیے پر ان کی کتابوں کے نام جن میں یہ اقوال ہیں مع شمار صفحہ تحریر کر دئے۔ تو یہ ہیں ان کی کتابیں، ہمراہی فتوے میں، جہاں جہاں سے جو قول نقل کئے۔ سہل مل جانے کو ان پہ سرخی سے خطوط دئے۔ تو میں نے اسے باڑھ کے کنارے پہ رکھ دیا۔ اور اس میں میرا ارادہ ان کے سب اقوال کا گھیر لینا نہ تھا میں نے ان میں سے بہت چھوڑ دیے۔ اور جوابوں میں بھی گنتی ہی کے حرف تحریر کئے۔ اس لئے کہ بندۂ ضعیف نے بعد نمازِ صبح روز چہار شنبہ شانزدہم شوال کو اس کا لکھنا شروع کیا اور اسی کے متصل جو شب پنجشنبہ ہفدہم شوال آئی اس کی صبح چمکنے سے پہلے بحمد اللہ تعالیٰ مسودہ مبیضہ سب ختم کر دیا۔

تو یہ بس بیس گھنٹے کا عمل تھا | نماز اور کھانے کے وقت ان سے منہا
یہ توفیقِ خدا تھی صرف بیشک | اسی کو حمد ہے دائم ابد تک

Marfat.com

وصلی الہ الحق دوما علی الذی اتانا بدین الحق یہدی و یرشد

فالمرجو من عرضہ علیکم ان تنظروا ھٰذہ العجالۃ بنظرۃ کریمۃ وتذبوا عن السنۃ بخواتیمکم العظیمۃ۔ ادامکم اللہ تعالیٰ بفیوضاتکم۔ وافاض علینا من برکاتکم آمین۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولٰنا محمد و آلہ وصحبہ واھل سنتہ وحزبہ اجمعین ما قولکم دام طولکم فی ھٰذہ المسائل:۔

الاُولیٰ

نبغت بالھند نابغۃ تسمی النیاشرۃ تزعم ان لاجبریل ولا ملک ولاجن ولا شیطٰن ولا سماء ولا اسراء ولا جنۃ ولا نار ولا حشر اجساد علی المعانی التی یعرفھا المسلمون وتؤول کل ذٰلک علی طریق الباطنیۃ وتتفوہ ان ربھا لا یقدر علی خرق العوائد ومن اجل ذٰلک تنکر المعجزات باسرھا وتؤولھا بما یردھا الی وفق العادۃ وتقول ان استرقاق المشرکین حرام فی الجھاد وظلم من صنیع الوحوش وان کل شریعۃ جاءت بہ فما ھی من اللہ تعالیٰ وتکذب کتب الاحادیث

Marfat.com

درودِ حق ہمیشہ مصطفےٰ پر ہمارے دین حق کے رہنما پر

یہ عجالہ آپ کے حضور اس امید پر پیش کیا جاتا ہے کہ اسے بہ نگاہِ کرم ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنی عظمت والی مہروں کے باعث مذہبِ اہلِ سنت سے فتنہ و بلا کو ہٹائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ فیض رساں بنائے اور آپ کی برکتوں سے ہم کو حصہ پہنچائے۔ آمین۔ اور ہر حمد کا مستحق اللہ رب العالمین اور درود وسلام تمام انبیاء کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اللہ کی حمد کرتے اور اس کے رسولِ کریم پر درود بھیجتے ہیں۔

الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے سردار ہمارے مولیٰ محمد اور ان کے آل و اصحاب اور ان کی سنت والوں اور ان کے سارے گروہ پر ان مسائل میں آپ کا کیا ارشاد ہے، آپ کی فضیلت وفزونی ہمیشہ رہے۔

سوالِ اول

ہندوستان میں ایک نیا فرقہ نکلا جسے نیچری کہتے ہیں۔ ان کا زعم ہے کہ نہ جبریل ہے نہ فرشتہ، نہ جن نہ شیطان، نہ آسمان نہ معراج، نہ بہشت نہ دوزخ، نہ بدنوں کا قیامت میں اٹھنا جن معنوں میں ہر مسلمان ان اشیاء کو جانتے ہیں۔ یہ فرقہ ان سب کو باطنیہ کی طرح پھر اور معنی کی طرف پھیرتا اور بکتا ہے کہ اس کا رب عادتوں کے خلاف پر قادر نہیں۔ اسی لئے اسے سب معجزوں سے انکار ہے۔ ان میں وہ گڑھت کرتا ہے جو انہیں امورِ عادت کے موافق بنا دے اور کہتا ہے کہ جہاد میں مشرکوں کو غلام بنانا حرام اور وحشیوں کا ظالمانہ کام ہے جو شریعت یہ حکم لائی ہو وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ یہ فرقہ حدیث

Marfat.com

والتفاسير عن آخرها زعما منها ان كل ذٰلك مما ابدأه العلماء باذهانهم وما انزل الله بها من سلطن وانما الحق هو القراٰن على ما تؤوله هى لا على ما تواتر الى المسلمين من معانيه الى غير ذٰلك من الهذيانات فهل هى تعد من المسلمين واهل القبلة لكونها تدعى بلسانها الاسلام و تقر بالشهادتين و بقبلة المسلمين بل تزعم انها هى المسلمة حقا و ان الاسلام الخالص هو دينها الذى اخترعته ام كافرة بالله تعالىٰ و لا ينفعها ما ترتكب من تاويلاتها افيدونا يرحمكم الله ۔

الجواب

كلا والله ما هى من الاسلام فى شيئ وانما هى من اخبث الكفرة المرتدين لانكارها ضروريات الدين. فلا يكفى تكلمها بالشهادتين ولا اقرارها بقبلة المسلمين. لعدها من اهل القبلة والمؤمنين. والتاويل فى الضرورى غير مسموع. لا يسمن و لا يغنى من جوع. كما نص عليه العلماء فى كتب العقائد والفقه وغيرها والله الهادى ۔

الثانية

ان قلتم انها كفرة فما حكم من عرف مذهبها ثم حكم عليها بالاسلام و وصفها بانها من مشاهير المسلمين اولى الرأى الرزين ومن ملح كبرائها

سله مضامین ثلاثہ صـ۳۶ ۳۷ - ۱۲

Marfat.com

وتفسیر کی سب کتابوں کو جھٹلاتا ہے اس گمان پر کہ یہ سب باتیں عالموں نے اپنے ذہن سے پیدا کی ہیں ، اللہ تعالےٰ نے ان پر کوئی دلیل نہ آتاری ۔صرف قرآن سچا ہے ۔ وہ بھی ان معانی پر جن کی طرف یہ پھیرتے ہیں ، نہ ان پر جو مسلمانوں کو تواتر سے پہنچے ، اور اسی قسم کی اور بیہودہ باتیں بکتے ہیں ۔ آیا یہ فرقہ مسلمانوں اور اہلِ قبلہ سے شمار ہوگا ؟ اس لئے کہ وہ زبانی ادعائے اسلام اور کلمۂ شہادت وقبلۂ مسلمانان کا اقرار رکھتا بلکہ یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ سچے مسلمان وہی ہیں اور خالص اسلام انہی کا یہ ساختہ دین ہے یا کافر اور اللہ عزوجل کا منکر سمجھا جائے گا اور اپنی ان بناوٹوں سے کچھ نفع نہ پائے گا ۔ ہمیں فائدہ دیجئے اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے ۔

الجواب

ہیں ہیں خدا کی قسم نیچریہ کو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں ۔ وہ تو نہایت گندے کافر مرتد ہیں کہ ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں ۔ ان کا کلمۂ شہادت پڑھنا یا قبلۂ مسلماناں کو ماننا انہیں اہلِ قبلہ و مسلمان جاننے کے لئے کافی نہیں ۔ ضروریاتِ دین میں تاویل نہیں سنی جاتی نہ فریبی لائے نہ بھوک میں کام آئے جیسا کہ علماء نے کتبِ عقائد وفقہ وغیرہا میں تصریح فرمائی اور اللہ ہادی ہے ۔

دوم

اگر آپ فرمائیں کہ نیچری کافر ہیں تو اب اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو ان کے مذہب[1] سے آگاہ ہو کر پھر انہیں مسلمان کہے اور انہیں[2] نامور اہل الرائے مسلمان بتائے اور رجوا کابر نیچریہ کی

---

[1] مضامین ثلاثہ ص۱۳، ص۳۲۔ ۱۲ [2] واعظ ورکن ندوہ ۱۲

Marfat.com

بمدائح جلیلة دینیة ان فلانا[1] فرد وحید لتصانیفه منة علی جمیع الدنیا و فلانا من اهل الکمال الیه انتهت حلاوة المقال و فلانا[2] مربی الدقائق و حامی الاسلام الی غیر ذٰلك و ما حکم الذین یحیّون[3] تلك المدائح و ینشدونها علی رؤس الاشهاد و یشیعونها فی المطابع و یعدّون[4] قائلها من کبراء الاسلام و نصحاء المسلمین و یمدحون کلامه المتضمن لتلك الکلمات المخالفة للدین۔

الجواب

من انکر شیئا من ضروریات الدین فقد کفر و من شك فی کفره و عذابه فقد کفر کما نص علیه فی البزازیة و الدرر و غیرهما من الاسفار الغر، ففی شفاء الامام القاضی عیاض و روضة الامام النووی والاعلام للامام ابن حجر المکی اجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاریٰ والیهود و کل من فارق دین المسلمین، او وقف فی تکفیرهما و شك اھ فکیف من حکم علیه بالاسلام مع علمه بعقیدته المکفرة، فکیف من مدحه بمدائح دینیة جلیلة فاخرة۔ و به ظهر حکم من عد هٰذا القائل من کبراء الاسلام و مدح کلامه المشتمل علی هٰذه الکفریات الجسام، واما الاجازة و الانشاد و الاشاعة

---

[1] مضامین نظم و نثر صفحہ ۹ ۔ ۱۲ [2] مضامین نظم و نثر صفحہ ۹ [3] روداد سال اول صفحہ ۲ ۔ روداد سال دوم صفحہ ۱۲ [4] دستور العمل دفعہ ۱۹ ۔ ایضا صفحہ ۱۱۹ ۔ ۱۲

Marfat.com

بڑی بڑی دینی تعریفوں سے مدح کرے کہ (فلاںؒ) فرد یکتا تصانیف کی جس کی ممنون دنیا اور اہلِ کمالات (فلاں) ہوئی ختم اب جن پر شیریں مقالی (فلاںؒ) نکتہ پرور جو لیتے ہیں اسلام کی جانب اکثر وغیرہ وغیرہ۔ اور ان کا کیا حکم ہے جو ان تعریفوں کی اجازت دیتے اور برملا جلسے میں پڑھتے اور چھاپ کر شائع کرتے اور ان کے قائل کو لائق و ہمدرد بزرگان اسلام لکھتے اور اس کے اس کلام کی جو ان کلماتِ مخالفۂ دین پر مشتمل تھا مدح کرتے ہیں۔

الجواب

جو ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہے وہ کافر اور جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر جیسا کہ بزازیہ و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں تصریح فرمائی شفاءِ امام قاضی عیاض و روضۂ امامِ نووی و اعلام امام ابن حجر مکی میں ہے اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یا یہودی یا کسی ایسے شخص کو جو مسلمان کے دین سے جدا ہو کافر نہ کہے یا انہیں کافر کہنے میں توقف یا شک کرے تو اس کا کیا پوچھنا۔ جو ایسے شخص کے عقیدۂ کفری پر آگاہ ہو کر اسے مسلمان کہے پھر اس کا تو کیا ذکر جو دینی جلیل و فاخر تعریفوں سے اس کی مدح کرے اور یہیں سے اس کا حکم بھی ظاہر ہو گیا جس نے اس قائل کو بزرگانِ اسلام سے گنا اور اس کے کلام کا جو ایسے بڑے کفریات پر مشتمل تھا ثنا گو ہوا، رہی اجازت اور پڑھنا اور شائع کرنا

لہ مضامین نظم و نثر صفحہ ۹۔ ۱۲ سلہ مضامین نظم و نثر صفحہ ۹۔ ۱۲ ستہ روداد سال اول صفحہ ۲۷، روداد سال دوم صفحہ ۱۲ دستور العمل دفعہ ایضاً صفحہ ۱۱۔ ۱۲ عسہ جلہ اراکین انتظامی ندوہ ۱۲ سسہ ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

فدلائل الرضا والرضا بالکفر کفر کما صرحوا بہ ای بمعنی استحسانہ کما ھو ظاھر ماھنا لا بمعنی تمنی بقاء عدوہ الکافر علی کفرہ لیذوق وبال امرہ فانہ ناشیٔ من اشد الاستقباح فلا یرد قولہ تعالیٰ فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم کما لا یخفی۔

الثالثة

ما حُکْمُ الرَّفَضَةِ؟

الجواب

الرافضی ان فضل امیر المؤمنین علیاً علی الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنھم فمبتدع کما فی الخلاصۃ والھندیۃ وغیرھما وان انکر امامتھما او احدھما فاکفرہ الفقھاء وبدعہ المتکلمون وھو الاحوط وان زعم بالبدء علی اللہ تعالیٰ او ان القرآن الموجود ناقص حرفہ الصحابۃ اوغیرھم او ان امیر المؤمنین، اوغیرہ من الائمۃ الطاھرین، افضل عند اللہ من الانبیاء السابقین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیھم وسلم اجمعین کما تفصح بہ رفضۃ بلادنا ونص علیہ مجتھدھم فی عصرنا فھو کافر قطعاً وحکمہ حکم المرتدین۔ کما فی الھندیۃ عن الظھیریۃ۔ وفی الحدیقۃ الندیۃ وغیرھا من الکتب الفقہیۃ۔ وقد فصلنا القول فی ذلک فی رسالتنا المقالۃ المفسرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ۔

الرّابعة

ماحکم من[1] مدح کبراء الروافض بانھم نجوم العلم وشموس العلماء ومشرفوا

---

[1] مضامین نظم ونثر ص۱۹ ، روداد سال اول ص۱۶۳ ـ ۱۲

Marfat.com

یہ سب رضامندی کی دلیل ہیں اور کفر پر رضامندی کفر ہے جیسا کہ ائمۂ دین تصریح فرما چکے یعنی اسے پسند کرنے کے معنٰی پر جو یہاں ظاہر ہے نہ اس معنے پر کہ اپنے دشمن کافر کا کفر پہ رہنا چاہے تاکہ وہ اپنے کام کا عذاب چکھے کہ یہ تو سخت برا جاننے سے پیدا ہوتا ہے تو یہاں یہ آیت وارد نہیں کہ وہ ایمان نہ لائیں یہانتک کہ دردناک مار دیکھیں جیسا کہ مخفی نہیں۔

سوم

رافضیوں کا کیا حکم ہے

الجواب

رافضی اگر امیر المؤمنین علی کو شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہم پر تفضیل دے تو بدمذہب ہے جیسا کہ خلاصہ و عالمگیری وغیرہما میں ہے۔ اور اگر شیخین یا ان میں ایک کی خلافت کا منکر ہو تو فقہا اسے کافر کہتے ہیں اور متکلمین صرف بدمذہب بتاتے ہیں اور اسی قول میں احتیاط زیادہ ہے اور اگر اللہ تعالٰی پر کوئی حکم دیکر پشیمان ہونے کا گمان کرے یا یہ کہ قرآنِ موجود ناقص ہے اس میں صحابہ خواہ کسی اور نے تحریف کر دی یا یہ کہ امیر المؤمنین خواہ ائمۂ طاہرین سے کسی کو اللہ عزوجل کے نزدیک انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے جیسا کہ ہمارے ملک کے رافضی صاف صاف کہتے ہیں اور ہمارے زمانے میں ان کے مجتہد نے اس کی تصریح کر دی۔ تو وہ یقیناً کافر ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے جیسا کہ عالمگیری میں فتاوٰے ظہیریہ اور حدیقۂ ندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ میں ذکر کی۔

چہارم

اس کا کیا حکم ہے جو[1] رافضیوں کے اکابر کی یوں تعریف کرے کہ علم کے ستارے[2] عالموں میں

---

[1] مضامین نظم و نثر صفحہ ۹ روداد سال اول صفحہ ۹۳ ۱۲ [2] واعظ ندوہ ۱۲

Marfat.com

الامصار و فخر الاعصار الیٰ غیر ذٰلک من المدائح الکبار وحکم الذین یجیزونها و ینشدونها الیٰ اخر ما مرّ۔

الجواب

ان کان اولٰئک الرفضۃ ممن حکم علیہ بالارتداد و قد علمہ من مدحہم بما مدحہم۔ فقد بینا لک حکمہ انہ اذًا مثلہم والا فلا شک فی کون تلک المدائح، من اشنع الشنائع واقبح القبائح۔ فقد اخرج ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و ابو یعلی والبیہقی فی شعب الایمان عن انس و ابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذٰلک العرش و فی لفظ للبیہقی عن انس ان اللہ یغضب اذا مدح الفاسق فی الارض واما الاجازۃ وسائر دلائل الرضا فالرضا بکل قبیح مثلہ فی القبح۔

الخامسۃ

ما حکم الوھابیۃ والقائلین منہم بامکان کذب اللہ عزوجل؟

الجواب

الکذب نقص وھو محال علی اللہ تعالیٰ بالاجماع و قد بسطنا القول علی ھٰذہ المسألۃ فی رسالتنا سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح و نقلنا فیہا نصوصا کثیرۃ من ائمۃ الکلام والتفسیر وغیرہم ناصۃ باستحالتہ علی اللہ و ان ذٰلک مجمع علیہ والوھابیۃ طائفۃ

Marfat.com

جنہیں خور کے درجے شرف جن سے حاصل ہوا شہر کو فخر دوران اور ان کے سوا اور بڑی تعریفیں اور ان سب کا حکم کیا ہے جو ان کی اجازت دیں، پڑھیں وغیرہ وغیرہ امور مذکورہ سوال دوم۔

الجواب

اگر وہ رافضی ان میں سے ہیں جن پر مرتد ہونے کا حکم ہے اور یہ مدح کرنے والا اس سے آگاہ تھا جب تو ہم اس کا حکم بیان کر چکے کہ اس حالت میں یہ بھی انہی کی طرح کافر و مرتد ہے ورنہ اس قدر میں شک نہیں کہ یہ تعریفیں ہر شنیع بات سے بڑھ کر ہر قبیح چیز سے بدتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ میں اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے اور ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور بیہقی کی ایک روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رہی اجازت اور باقی دلائل رضامندی تو ہر بد بات پر راضی ہونا اسی کی طرح بد ہے۔

پنجم

وہابیہ اور جو ان میں امکانِ کذبِ الٰہی کے قائل ہیں ان کا کیا حکم ہے

الجواب

کذب عیب ہے اور وہ باجماع مسلمین اللہ تعالےٰ پر محال ہے۔ اس مسئلے پر کلام مفصل ہم نے رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ذکر کیا اور اس میں ائمہ علم عقائد وغیرہم کے بہت نصوص نقل کئے جن میں صاف تصریح ہے کہ کذبِ الٰہی محال ہے اور اس کے ناممکن ہونے پر اجماع ہے۔ وہابیہ ایک گمراہ طائفہ ہے کہ

Marfat.com

ضالۃ قد صنفت الزبر عربا وعجما فی تضلیلها منها کتاب شیخنا فی الحدیث سیدنا العلامۃ احمد بن زینی بن دحلان المکی قدس سرہ الملکی المسمی بالدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ۔ واجمل کلمۃ قیل فیھم ماقال مفتی المدینۃ المنورۃ مولانا ابو السعود رحمھم اللہ تعالیٰ انھم استحوذ علیھم الشیطن فانسٰھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون۔

السادسة

ماحکم طائفۃ حائفۃ فی عصرنا تسمّٰی غیر المقلدین لا تقلد احدا من ائمۃ الفقہ الاربعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وتنکر التقلید وتسمی نفسھا اھل الحدیث وتزعم انھا لا تعمل الا بالحدیث حتی ان ھٰذہ دعوی کل جھول امی منھا لا یعرف الغث من السمین ولا الشمال من الیمین والذین تسموا منھا بعلماءھا ما عندھم من العلم الا کما عن احد من طلبۃ العصر بل فی الطلبۃ من یفضل کثیرا منھم فضلا ان یبلغوا درجۃ الاجتھاد۔

الجواب

نقل السید العلامۃ احمد الطحطاوی فی حاشیۃ الدر مانصہ من شذ عن جمھور اھل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ فی النار فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتھم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتھم وھٰذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاھب اربعۃ وھم الحنفیون والشافعیون والمالکیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالیٰ ومن کان خارجا عن ھذہ الاربعۃ فی ھٰذا فھو من اھل البدعۃ والنار اھ

Marfat.com

عرب وعجم میں جس کی گمراہی ثابت کرنے میں کتابیں تصنیف ہوئیں از انجملہ علم حدیث میں ہمارے استاذ ہمارے سردار علامہ احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الملکی کی کتاب درر سنیہ فے الرد علی الوہابیہ اور مختصر وخوب تر بات کہ وہابیہ کے حق میں کہی گئی وہ ہے جو مفتی مدینہ طیبہ مولانا ابوالسعود رحمہ اللہ تعالٰے نے فرمائی کہ وہابیہ پر شیطان نے غلبہ کر کے انہیں خدا کی یاد بھلائی وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن لو شیطان کے گروہ ہی زیاں کار ہیں۔

ششم

ہمارے زمانہ میں اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جسے غیر مقلدین کہتے ہیں۔ یہ لوگ چاروں اماموں سے کسی کی پیروی نہیں کرتے تقلید کے منکر ہیں اپنا نام اہلِ حدیث رکھتے اور زعم کرتے ہیں کہ ہمارا فقط حدیث پر عمل ہے یہاں تک کہ ان میں ہر جاہل ناخواندے کا یہی دعوٰی ہے۔ جو نہ لاغر و فربہ میں تمیز کر سکے نہ چپ و راست کو پہچانے اور وہ جوان میں اپنے آپ کو علما کہتے ہیں۔ ان کے پاس بس اسی قدر علم ہے جیسا آج کل ایک طالب علم کے پاس بلکہ بعض طالب العلم ان میں بہت پر فضیلت رکھتے ہیں پھر بھلا درجۂ اجتہاد تک پہنچنا کجا۔

الجواب

سید علامہ احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص جمہور اہلِ فقہ وعلما اور بڑی جماعت سے الگ ہو وہ ایسی چیز میں الگ ہوا جو اسے جہنم میں لیجائے گی تو اے گروہ مسلمانان تم پر نجات پانے والے گروہ اہلِ سنت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالٰے کی مدد ونگہبانی وتوفیق اہلِ سنت کی موافقت میں ہے اور اللہ عزوجل کا چھوڑ دینا اور اس کا غضب اس کی ناراضی اہلِ سنت کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبوں میں جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمہم اللہ تعالٰے۔ اب جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے،

Marfat.com

وقد قال الامام الاجل سفیٰن الثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الحدیث مضلۃ الا الفقہاء کما نقلہ الامام ابن الحاج المکی فی المدخل و قد اقمنا علی ھٰذہ الطائفۃ الطامۃ الکبریٰ فی کثیر من رسائلنا وفتاوانا المنسلکۃ فی مجموعتنا البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ و باللہ التوفیق ۔

السابعۃ

ما حکم الذین یزعمون فی ھٰؤلاء الغیر المقلدین انھم من اھل[1] السنۃ بل من[2] اتقیائھم واختلافھم فی غایۃ الخفۃ ان ھو[3] الا کاختلاف الحنفیۃ و الشافعیۃ و المالکیۃ و الحنبلیۃ فیما بینھم و ان[4] اختلافھم شیئ مفید فی الدین و للاسلام[5] ممد و معین و بہ یقوم بناء الاسلام و تترتب علیہ التحقیقات الدقیقۃ الاسلامیۃ و معرفۃ اللہ سبحانہ وتعالیٰ و ان الحنفی[6] والشافعی وغیر المقلدین کلھم سواسیۃ عند اللہ و ان[7] غیر المقلدین اخوتنا الاشقاء ینبغی[8] احترامھم من صمیم القلب فان العمل بالحدیث عند عدم بلوغ درجۃ الاجتھاد صنیع المغلوبین بالمحبۃ

---

۱ روداد سال اول ص۹۳ و مضامین نظم و نثر ص۲۲ - ۱۲ ۲ مضامین نظم و نثر ص۱۲ . ۳ روداد سال دوم ص۹ وص۱۰ ۴ مضامین نظم و نثر ص۲۳ - ۱۲ ۵ مضامین نظم و نثر ص۳۲ - ۱۲ ۶ روداد سال اول ص۹۸ - ۱۲ ۷ روداد سال اول ص۱۰۹ - ۱۲ ۸ روداد سال اول ص۱۱۰ - ۱۲

Marfat.com

امام اجل سفین ثوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک حدیث گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدین کو جیسا کہ امام ابن حاج مکی نے مدخل میں نقل فرمایا اور ہم نے اس طائفے پر قیامت کبرے قائم کی ہے اپنے بہت رسائل و فتاوے میں جو ہمارے مجموعہ البارقۃ الشارقۃ علے مارقۃ المشارقۃ میں مندرج ہیں۔

اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

ہفتم

ان کا کیا حکم ہے جو ان غیر مقلدوں کو اہل سنت[1] بلکہ پرہیزگاران[2] اہل سنت[3] سے گنتے اور ان کے اختلاف کو نہایت خفیف اختلاف جانتے ہیں کہ وہ[4] اختلاف[5] ایسا ہے جیسا کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے آپس میں یہ[6] اختلافات[7] سراسر مفید ہیں۔ مذہب[8] اسلام کے معین و مددگار ہیں۔ ان سے بنائے اسلام قائم ہے۔ ان سے اسلام کی ادق تحقیقات اور ذوق اور عرفان الٰہی مرتب ہے اور کہتے ہیں[9] کہ خداوند کے نزدیک سب یکساں ہیں چاہے شافعی ہو چاہے حنفی چاہے غیر مقلد۔ غیر مقلد[10] ہمارے[11] عینی بھائی ہیں مقلدین[12] دل سے ان کا احترام فرمائیں کیونکہ عمل بالحدیث اس حالت میں کہ درجہ اجتہاد کا حاصل نہ ہو مغلوب المحبۃ لوگوں کا کام ہے

---

[1] روداد سال اول ص۱۲ و مضامین نظم و نثر ص۲۶ ۱۲، [2] مضامین نظم و نثر ص۲۷ ۱۲، [3] روداد سال دوم ص۱۰۱ [4] مضامین نظم و نثر ص۲۳ ۱۲، [5] مضامین نظم و نثر ص۳۲ ۱۲، [6] روداد سال ص۲۹ ۱۲، [7] روداد سال اول ص۱۰ ۱۲، [8] روداد سال اول ص۱۱ ۱۲، عہ عبدالحق حقانی ندوہ ۱۲، عہ واعظان ندوہ ۱۲، ناظم ندوہ ۱۲، عہ خلیبان ندوہ ۱۲، عہ محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲، عہ انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

كمال سيدنا ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه فی منع الكنز وما حكم الذين قبلوا هذه الكلمات واجازوها كما وصف هل يعدون هؤلاء منا۔

الجواب

كلا بل هم منهم و اراجيفهم هذه كلها اباطيل وكيف يجوز احترام المبتدع مع حديث الطبرانی وغيره عن عبد الله بن بشير رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام و له فی الكبير ولابی نعيم فی الحلية عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم من مشی الی صاحب بدعة ليوقره فقد اعان علی هدم الاسلام وغيره من الاحاديث و العمل بالحديث بترك التقليد عند عدم بلوغ درجة الاجتهاد ضلال فی الدين و اتباع غير سبيل المؤمنين كما قد علمت وقد قال الله تعالیٰ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العی السؤال رواه ابوداؤد وغيره عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فتلك الكلمات قائلوها و قابلوها كلهم من انفار غير المقلدين وشركائهم فی الضلال المبين۔

الثامنة

نجمت فی الهند منذ سنتين طائفة عقدت مجلسا زعمت انه اعلاء

Marfat.com

چنانچہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے
مال رکھنے کو آیۂ یکنزون میں داخل فرماتے اور ان کا کیا حکم ہے جو ان باتوں کو قبول کرتے
اجازت دیتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا کیا یہ لوگ ہم میں سے گنے جائیں گے؟

الجواب

ہیں ہیں بلکہ وہ انہی غیر مقلدوں میں سے ہیں اور ان کی یہ ذلیلیں سب جھوٹی ہیں
اور بدمذہب کا احترام کیونکر جائز ہو حالانکہ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن بشیر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی
بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی
اور اس کے سوا اور حدیثیں۔ اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبۂ اجتہاد
حاصل نہ ہو، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے جیسا کہ اوپر معلوم
ہوچکا۔ اور بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے علم والوں سے پوچھو اگر خود نہ جانتے
ہو اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے
کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی تو ان کلمات کے کہنے والے اور قبول کرنے والے
سب غیر مقلدوں کے گرگے ہیں اور صریح
گمراہی میں ان کے شریک۔

ہشتم

ہندستان میں دو سال سے ایک گمراہ طائفہ اچھلا جس نے ایک انجمن اس زعم پر قائم کی کہ اس سے غرض دین کی

Marfat.com

الدین واصلاح المسلمین سمت ندوة العلماء جمعت فیہ اخلاطا و اوباشا من کل مذہب رافضی و وہابی و نیچری وغیر مقلد وجعلتم جمیعا مع بعض اہل السنۃ اعضاء المجلس ومنتظمی الدین واجلستم علیٰ دکان مرتفع صنعت لعلماء الدین خاصۃ وسمت سریر العلماء فوق سائر المسلمین معظمین موقرین مطاعین معززین فہل یجوز ذٰلک ؟

الجواب

ہٰذا حرام فی الشرع وضلال فی الدین واضرار مذہب ضعفاء المسلمین فانہم اذا رأوا علماء البدعۃ مختلطین مع علماء السنۃ ۔متمکنین معہم فوق المسلمین ۔علیٰ سریر علماء الدین ۔اورث ذٰلک عظمتہم فی القلوب و وقعتہم فی العیون وہٰذا حرام بنفسہ فان الشرع المطہر انما امرنا باہانۃ المبتدعین وحرم علینا توقیرہم وقد قال العلماء فی کتب العقائد کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاہانۃ و الرد والطرد ثم اذا امتلأت القلوب من عظمتہم ۔مالت الیہم وسمعت

۱؎ روداد سال اول ص۳، ص۲۲، ص۲۳، ص۲۴ ۔ روداد سال دوم صفحہ ۱۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۴ و ۱۵۳ وغیرہا مضامین نظم و نثر ص ۱۶ و ۱۲ ۔ ۱۲

۲؎ روداد سال اول صفحہ ۳ و ۴ و روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ وغیرہا ۱۲

۳؎ روداد سال اول ص۳ و سال دوم ص۱۱ و ص۱۲۶ مع غزوہ لعدم سالک الندوہ من ص۱ الی آخر ص۲۲ ۔ روداد سال اول ص۴ و دوم ص۱۱ و ۱۲۵ مع مضامین نظم ص۳۴ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص۵ و ۶ و دوم ص۱۱ و ۱۳۰ وغیرہا و ص۱ مع ۱۶ و ۱۷ ۔ ۱۲

۴؎ روداد اول ص۴ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا و ص۱ مع ترتیبہا ۱۲

Marfat.com

بلندی اور مسلمانوں کی درستی ہے اس کا نام ندوۃ العلماء رکھا اور اس میں گھال میل علی غول ہر مذہب کے جوڑے۔ رافضی[1] اور وہابی[2] اور نیچری[3] اور غیر مقلد[4] اور ان سب کو مع بعض اہلِ سنت کے ارکینِ مجلس و منتظمانِ دین قرار دیا اور انہیں اونچے چبوترے پر جو خاص علمائے دین کے لئے بنایا اور تختِ علماء اس کا نام رکھا تھا عام مسلمانوں سے اونچا تعظیم و توقیر و طاعت و تکریم کے ساتھ بٹھایا آیا یہ جائز ہے؟

الجواب

یہ شرع میں حرام اور دین میں گمراہی اور کمزور مسلمانوں کے مذہب کی بدخواہی ہے کہ وہ جب بدعت کے مُغوں کو سنت کے علماء کے ساتھ ملا جُلا مسلمانوں سے بلند تختِ علماءِ دین پر جما ہوا دیکھیں گے اس سے دلوں میں ان کی عظمت اور نگاہوں میں ان کی وقعت پیدا ہوگی اور یہ خود حرام ہے کہ شرعِ مطہر نے ہمیں بدمذہبوں کی توہین کا حکم دیا ہے اور ان کی تعظیم ہم پر حرام فرمائی ہے۔ علماء کتبِ عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اسے ذلت دینا، اس کا رد کرنا، اسے دھتکارنا ہے، پھر جب دل ان کی عظمت سے بھر جائیں گے ان کی طرف میل کریں گے اور ان کی بات پر کان رکھیں گے

---

[1] روداد سال اول ص۶۲ و ۶۳ و ۴۳ و روداد سال دوم صفحہ ۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۴۴ و ۱۵۴ وغیرہا مضامین نظم و نثر صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲-۱۲ [2] روداد سال اول ص۳ و ۴ روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ وغیرہا ۱۲ [3] روداد سال اول ص۳ و سال دوم ص۱۱ و ۱۲۶ مع غرّہ لہدم ساک الندوہ از اول ص۱۸ تا آخر ص۲۲ و روداد اول ص۳ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۲۵ مع مضامین نثر صفحہ ۳۴ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص۱۶ و دوم ص۱۱ و ص۱۲ وغیرہا و ص۱۵ مع ص۱۷ و ۱۰۱-۱۲ [4] روداد ص۳ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا و ص۱۵ مع ص۱۰۷ و ۱۹۵ - ۱۲

Marfat.com

لغولهم. فتمكنوا من القاء الوساوس وانفاذ الدسائس. فما قليل يضلون. وما اضلهم الاهؤلاء الموفرون. ثم يا ليت شعري كيف ينتظم امر الدين بالذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا وان زعموا انهم مصلحون. الا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون. ان هذا الاضلال مبين.

التاسعة

جعلت الندوة من مقاصدها التي قامت لانفاذها رفع النزاع من بين فرق المسلمين سنيهم و بدعيهم جميعا واكدت تاكيدا اكيدا ان لا يرد احد على احد قولا ولا عقدا وامرت بسد المناظرات عن اخرها وان لا يسمح العلماء في المسائل النزاعية ببنت شفة ولا رشحة قلم ويبدوا تلامذتهم ايضا عن ذلك ابدا و زعمت ان هذا من الملاحاة الضائعة وانما هو من ثوران العصبية وان فاعله قاتل نفسه. فهل هذا رشد وهداية ام ضلالة وغواية.

الجواب

رد البدع عند شيوعها واشاعة فسادها وابانة قبوحها من اهم الفرائض

سلہ مضامین ثلاثہ صنہ روداد اول صنہ و صنہ مضامین نظم ونثر صنہ و ۱۰۱ ۱۲ سلہ روداد سال اول صنہ ۔ ۱۲ سلہ مضامین نظم ونثر صنہ مضامین اربعہ صنہ روداد دوم صنہ ۔ ۱۲ سلہ مضامین اربعہ صنہ ۔ ۱۲ سلہ روداد اول صنہ مضامین ثلاثہ صنہ

سلہ روداد سال اول صنہ و ۱۰۳ ۔ ۱۲

Marfat.com

اس سے انہیں وسوسے ڈالنے اور اپنے چھپے مکر دلوں میں پیرا دینے کا موقع ہاتھ آئے گا اب کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ عوام گمراہ ہو جائیں گے اور انہیں گمراہ نہ کیا مگر ان بدمذہبوں کی تعریف کرنیوالوں نے پھر کاش میں کسی طرح جانا کہ دین کا کام ان کے ہاتھوں کیونکر بنا جنھوں نے اپنا دین پارہ پارہ کر ڈالا اور اہل حق سے جدا الگ گروہ ہو گئے۔ وہ بکا کریں کہ ہم بنانیوالے ہیں ہاں ہاں وہی بگاڑنے والے ہیں پر انہیں خبر نہیں۔ یہ کھلی گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

نہم

ندوے نے اپنے ان مقاصد سے جن کے اجراء کو قائم ہوئی ایک مقصد مسلمانوں کے سب فرقوں سُنّی و بدمذہب سے نزاع[1] اٹھا دینا رکھا ہے اور سخت[2] تاکید[3] کی ہے کہ کوئی کسی کی کوئی بات کوئی عقیدہ رد نہ کرے اور حکم دیا ہے کہ مناظرہ[4] ایک قلم بند ہونا چاہیے۔ علماء[5] خود پابندی فرمائیں کہ پھر کسی مسئلہ مختلف فیہا میں تحریر تقریر یہ نہ فرمائیں اور اپنے تلامذہ کو ہمیشہ روکیں اور زعم کیا ہے کہ یہ بے کار[6] تُو تُو میں میں[7] اور سر پھٹول اور جوشِ نفسانیت سے ناشی اور خودکشی ہے۔ آیا یہ حق و ہدایت ہے یا گمراہی و ضلالت؟

الجواب

بدمذہبیاں جب شائع ہوں تو ان کا رد اور ان کے فساد کی تشہیر اور ان کی قباحتوں کا اظہار

---

[1] مضامین ثلاثہ ص۲ روداد اول ص۳۳ و [2] مضامین نظم ونثر ص۱۶ و ۱۰۱ ۱۲ [3] روداد سال اول ص۳۲ ۱۲ [4] مضامین نظم ونثر ص۱۵ مضامین اربعہ ص۳۳ روداد دوم ص۱۰ ۱۲ [5] مضامین اربعہ ص۱۰ ۱۲ [6] روداد اول ص۲ مضامین ثلاثہ ص۲ [7] روداد اول ص۶ و ۱۰۲ ۱۲ ع ناظم ندوہ ع ناظم وغیرہ اعیانِ ندوہ ع حقانی ندوہ ع انصار ندوہ۔

Marfat.com

الدینیۃ باجماع الامۃ وعلیہ مضی السلف و الخلف الی یومنا هٰذا فمن دعا الکل الی ترکہ فالاجماع خرق. و الجماعۃ فارق واحب المبدعۃ و اربابہا وکاد بالسوء السنۃ و اصحابہا و نہی عن المعروف وامر بالمنکر. و دعا الی لعنۃ العزیز الاکبر
قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ اعلم ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذلک و ان کنت قاصرا عن حقائق ما ھنالک ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اذا ظہرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا اھ واما حکمہا ان هٰذا من ثوران المعصیۃ. وان فاعلہ قاتل نفسہ فغریۃ علی اللہ وطعن فی الائمۃ. وخروج عن السنۃ والجماعۃ. وتحریم لفریضۃ مہمۃ.

العاشرۃ

جعلت الندوۃ اعظم مقاصدہا التالیف بین اہل القبلۃ جمیعًا سنیہم و بدعیہم و دعتہم طرا خاصیا و عامیا الی ان یأتلفوا و یختلطوا و یتفقوا و یتحدوا و یکونوا جمیعا ممتزجین کاللبن والسکر و یصیرو اکلہم کقلب واحد و یتألم بعضہم لبعض

---

۱ مضامین اربعہ ص ۱ - ۱۲ ۲ روداد سال دوم ص ۱ - ۱۲ ۳ روداد سال اول ص ۱ - ۱۲ ۴ روداد سال ا(۹) ص ۱۰۹ - ۱۲

باجماعِ امت دین متین کے بہت ضروری نفلی حصے ہے۔ سلف و خلف سب آج کے دن تک اسی طریقے پر گزرے تو جو سب کو اس کے ترک کی طرف بلائے اس نے اجماعِ امت توڑا اور جماعت کو چھوڑا اور بدعت واہلِ بدعت سے پیار نبا ہا۔ اور سنت و اہلِ سنت کا بُرا چاہا امر شرعی سے روکا نامشروع بات کا حکم بتایا اور لوگوں کو حضرت عزت جلالہ کی لعنت کی طرف بلایا۔ امام ابن حجر مکی صواعقِ محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر کمر کے لئے باعث و سبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ رہا ندوے کا اسے جوشِ نفسانیت سے ناشی اور خودکشی بتانا، یہ اللہ عزوجل پر افترا اٹھانا، اور ائمہ دین پر منہ آنا، اور سنت وجماعت سے نکل جانا اور ایک فرض اہم کو حرام ٹھہرانا ہے۔

دہم

ندوے نے اپنا سب میں بڑا مقصد تمام اہلِ قبلہ سنّی وغیر سنّی میں میل کرانا رکھا ہے اور ان کے خاص[۱] و عام سب کو اس طرف بلایا کہ مل جلے رہیں۔ سب مذہب کے مسلمان ایک ہی بنے رہیں۔ باہم[۲] شیر و شکر ہوں۔ ایک[۳] دل ہو جائیں۔ سب[۴] کلمہ گو شل[۵]

---

[۱] مضامین اربعہ ص۔ ۱۲ [۲] روداد دوم ص۔ ۱۲ [۳] روداد اول ص۔ ۱۲ [۴] روداد اول ص۔ ۱۲
[عہ] آری رکن ندوہ ۱۲ [عہ] ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

مع ثبات کل علی عقائدہ المتباینۃ و زعمت ان اقرار احد بکلمۃ الاسلام طوعا موجب للمواخاۃ معہ کائنا من کان وانہ المامور بہ فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کونوا عباد اللہ اخوانا وانہ لاینبغی المساءۃ والاختلاف فی شیء من الامور وان ھذا الاتحاد فریضۃ من اللہ تعالٰی وانہ لایمکن ان تقبل صلٰوۃ و لا صوم ولا طاعۃ الابہ ولا یمکن ان یستحق احد شیئا من برکات الدین و الدنیا بدونہ بل لولا ھذا التحابب فیما بین اھل القبلۃ جمیعا فلا ایمان ولا دخول جنان وان کل ذنب یمکن ان یغفر لمسلمی لھند الا شقاقہم و تعادیھم فیما بینھم فانہ لا یغفر۔

الجواب

ھذہ کلھا مضادۃ للشرع المتین۔ ومضارۃ بالمسلمین۔ ودعوۃ للناس الی ضلال مبین۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فقد تواترت الاحادیث واقوال ائمۃ القدیم والحدیث بالنہی عن مخالطۃ المبتدعین والامر بالتباعد عنہم اجمعین ففی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] مضامین اربعہ ص۱۸ ۱۲ [2] مضامین اربعہ ص۱۹ ۱۲ [3] روداد سال دوم ص۱۸ ۱۲ [4] روداد سال اول ص۲۹ ۱۲ [5] مضامین اربعہ ص۲۳ ۱۲ [6] مضامین اربعہ ص۱۸ و ص۱۷ و ص۳۶ ۱۲ [7] مضامین اربعہ ص۲۷ و ۲۸ ۱۲ [8] روداد سال اول ص۳ و روداد سال دوم ص۸ ۱۲

Marfat.com

اعضائے شخص واحد کے درد مند ہو جائیں۔ آپ نے اپنے مذہب پر دیانۃً قائم رہنے کے ساتھ۔ اور کہا کہ ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ و رسول کو مانتا ہے وہ بے شک مسلمان بھائی ہے کسے باشد۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ اسی کا حکم ہے کسی امر میں باہم رنج و اختلاف نہ چاہیے۔ اتحاد باہمی کی فرضیت کو پیش نظر رکھنا۔ وہ نہ ہو تو اسلام کی دینی اور دنیوی برکات سے آپ کسی حصے کے مستحق نہیں ہو سکتے نہ نماز روزہ نہ کوئی طاعت قبول ہو سکے۔ آپس میں محبت نہیں تو ایمان ندارد اور جنت سے کیا سروکار۔ اہل اسلام ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن یہ نا اتفاقی اور عداوت باہمی کا گناہ معاف نہ ہو گا۔

الجواب

یہ تمام و کمال شرع مطہر سے ضد باندھنا، اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانا، اور لوگوں کو صریح ضلالت کی طرف بلانا ہے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے متواتر حدیثیں اور ائمہ سلف و خلف کے اقوال آئے ہیں کہ بد مذہبوں سے میل جول منع ہے اور ان سے دور رہنا واجب۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ ہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ابو داؤد کی حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا،

---

[1] مضامین اربعہ ص۱ [2] مضامین اربعہ ص۱۹ [3] روداد دوم ص۱ [4] روداد اول ص۶۹ [5] مضامین اربعہ ص۹ [6] مضامین اربعہ ص۲۶، ۲۷ و ۱۸ [7] مضامین ص۲۸، ۲۹ [8] روداد اول ص۳ در روداد سال دوم ص۸ ۱۲ سہ انصاری ندوہ ۱۲ للعہ آری ندوہ ۱۲ مہ ناظم ندوہ ۱۲ سہ محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲ معہ آری ندوہ ۱۲ لہ ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم زاد ابن
ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیہم وعند العقیلی عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوھم
ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم زاد ابن حبان عنہ لا تصلوا
علیہم ولا تصلوا معہم وللدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی بریٔ منہم وھم براء منی
جہادھم کجہاد الترک والدیلم وللسلفی فی انتخاب حدیث القراء
عن الامام جعفر الصادق ثنی ابی محمد عن ابیہ علی عن ابیہ
الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لابی امامۃ الباھلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجالس قدریا ولا مرجئا ولا خارجیا انہم
یکفؤن الدین کما یکفؤ الاناء ویغلون کما غلت الیہود و
النصاریٰ الحدیث ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعۃ
فاکفہروا فی وجہہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز
احد منہم علی الصراط لکن یتہافتون فی النار مثل الجراد و
الذباب ولابی داؤد والحاکم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر

Marfat.com

وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ۔ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابنِ ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہ نہ کرو۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔ سلفی نے انتخاب حدیث الفرا میں امام جعفر صادق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ امام باقر نے اپنے باپ امام زین العابدین انہوں نے اپنے والد امام حسین انہوں نے اپنے والد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا کہ کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھو یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور اُبل کر حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔ ابنِ عساکر انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ امام احمد و ابوداؤد و حاکم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو،

Marfat.com

ولا تفاتحوهم ولاحمد وابی داؤد والترمذی وابن ماجۃ
عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما وقعت بنوا سرائیل فی المعاصی فنہتہم
علماؤهم فلم ینتہوا فجالسوهم فی مجالسہم واکلوهم وشاربوهم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علیٰ لسان داؤد
وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون لا والذی
نفسی بیدہ حتی تأطروهم علی الحق اطرا وللترمذی و
ابی داؤد وابن ماجۃ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
انہ جاءہ رجل فقال ان فلانا یقرؤ علیک السلام فقال بلغنی
انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرء علیہ السلام و
روی الدارمی عن ابی قلابۃ وعن الحسن البصری ومحمد
ابن سیرین انہم قالوا لا تجالسوا اهل الاهواء وعن ایوب
قال رانی سعید بن جبیر جلست الی طلق بن حبیب فقال لی الم
ارک جلست الی طلق بن حبیب لا تجالسہ وعن اسماء بن
عبید قال دخل رجلان من اصحاب الاهواء علی ابن سیرین
فقالا یا ابابکر نحدثک بحدیث فقال لا قالا فنقرؤ علیک ایۃ
من کتاب اللہ قال لا لتقومان عنی اولاقومن قال فخرجا فقال
بعض القوم یا ابابکر وما کان علیک ان یقرء اعلیک ایۃ من
کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرء اعلیّ ایۃ فیحرفانہا فیقر

Marfat.com

اور ان سے ابتدا بسلام نہ کرو یا انہیں کسی معاملے میں پنچ نہ بناؤ۔ نیز احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ابن مسعود اور طبرانی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے اب یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہوئے ان کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے تو اللہ عزوجل نے ان کے دل ایک دوسرے پر مارے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدی کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اللہ عزوجل نے داؤد و عیسیٰ بن مریم کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جبتک انہیں حق کی طرف خوب نہ جھکا لاؤ۔ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ بروایت نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا فلاں آپکو سلام کہتا ہے فرمایا مجھے خبر پہنچی کہ اس نے کچھ بدمذہبی ایجاد کی ہے ایسا ہو تو میرا سلام اسے نہ کہنا۔ دارمی نے ابو قلابہ اور حسن بصری و محمد بن سیرین سے روایت کی ان سب نے فرمایا بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ایوب سختیانی سے روایت کی مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھا دیکھا فرمایا کیا میں نے تمہیں طلق کے پاس بیٹھے نہ دیکھا اس کے پاس نہ بیٹھنا۔ اسماء بن عبید سے روایت کی دو بدمذہب امام ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں فرمایا نہ۔ عرض کی کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھیں فرمایا نہ، یا تو تم اٹھ جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے۔ کسی نے کہا اے ابوبکر آپکا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں

Marfat.com

ذلك فی قلبی وعن سلام بن ابی مطیع
ان رجلا من اهل الاهواء قال لایوب یا ابابکر
اسألك عن کلمة قال فولی وهو یشیر باصبعه
ولا نصف کلمة واشار لنا سعید بخنصره الیمنی وعن
کلثوم بن جبیر ان رجلا سأل سعید بن جبیر عن شیئ
فلم یجبه فقیل له فقال له ازا یشان وعن ابی جعفر
محمد بن علی قال لا تجالسوا اصحاب الخصومات فانهم
الذین یخوضون فی آیات الله قال الامام ابن حجر
المکی فی شرح المشکوٰة تحت حدیث ابن عمر لا تقرئه منی السلام
لانا امرنا بمهاجرة اهل البدع اه وفی المرقاة تحت حدیث لا تجالسوا اهل
القدر اذ مجالسة الاغیار تجر الی غایة البوار ونهایة الخسار اه وفی غنیة
الطالبین لا یکاثر اهل البدع ولا یدانیهم ولا یسلم علیهم لان امامنا احمد بن
حنبل قال من سلم علی صاحب بدعة فقد احبه لقول النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا ولا یجالسهم ولا یقربهم
منهم ولا یهنیهم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی
علیهم اذا ماتوا ولا یترحم علیهم اذا
ذکروا بل یباینهم ویعادیهم فی الله
عزوجل معتقدا ببطلان مذهب اهل البدعة

Marfat.com

اور میرے دل میں جگہ کرے۔ سلام بن ابی مطیع سے روایت کی ایک بد مذہب نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھی چھنگلیا سے اشارہ کرکے بتایا۔ کلثوم بن جبر سے روایت کی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا امام نے جواب نہ دیا اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا منہم ہے (یعنی بد مذہبوں میں کا ہے) امام محمد باقر سے روایت کی کہ فرمایا ان جھگڑالوؤں کے پاس نہ بیٹھو یہی وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن میں فرمایا کہ خدا کی آیتوں میں بیجا خوض کرتے ہیں۔ امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث مذکور کی شرح میں کہ اسے میرا سلام نہ کہنا بیان فرمایا یہ اس لئے کہ ہمیں بد مذہبوں سے قطع کردینے کا حکم ہے۔ مرقاۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو تحریر فرمایا اس لئے کہ غیر مذہب والوں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی بلا کی اور کمال زیاں کاری کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ غنیۃ الطالبین شریف میں ہے بد مذہبوں کے پاس جا کر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ بیٹھے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بد مذہب کو سلام کرنا اسے دوست بنانا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے۔ مر جائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کیساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے

ؔ یعنی آدھی پور سے اشارہ کرکے کہا کہ ایک لفظ کیسا میں آدھا لفظ بھی تجھ سے سننا نہیں چاہتا ۱۲ مترجم

Marfat.com

محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر الكثير قال وقال فضيل
بن عياض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج
نور الايمان من قلبه واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض
لصاحب بدعة رجوت الله تعالیٰ ان يغفر ذنوبه وان قيل
عمله واذا رأيت مبتدعا فی طريق فخذ طريقا آخراه وفی شرعة
الاسلام من سنة السلف الصالح مجانبة اهل البدع فان النبی
صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال لاتجالسوا اهل الاهواء والبدع
فان لهم عُرّة كعرّة الجرب وقد نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم
عن مفاتحة القدرية بالسلام وعن عيادة مرضاهم وشهود
موتاهم وعن الاستماع لكلام اهل البدعة فان استطاع انتهارهم
باشد القول واهانتهم بابلغ الهوان فعل ففی الحديث من انتهر
صاحب بدعة ملأ الله تعالیٰ قلبه امنا وايمانا ومن اهان صاحب
بدعة امنه الله تعالیٰ يوم القيمة من الفزع الاكبراه وفی ارشاد
الساری شرح صحيح البخاری ان هجرة اهل الاهواء والبدع
دائمة علی ممر الاوقات مالم تظهر التوبة والرجوع الی الحق اه
والعبد الضعيف الآن فی تاليف رسالة فی خصوص هذه المسألة
ستری فيها ان شاء الله تعالیٰ من دلائل قرانية وحديثية و
نصوص العلماء ما فيه قرة الاعين وشفاء الصدور فاذا كان هذا
حكم مجالستهم فكيف بمحبتهم وقد قال صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی الحديث

Marfat.com

اور اس جدائی اور عداوت میں ثواب عظیم واجرِ کثیر کی امید رکھے۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جاتے۔ اور جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالےٰ اس کے گناہ بخشدے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو لو۔ شرعۃ الاسلام میں ہے سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہوں، بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اُڑ کر لگتی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قدریہ کو ابتدار بہ سلام اور ان کی بیمار پرسی اور جنازے پر جانا، اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کر سکے انہیں ذلیل کرے کہ حدیث میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اس کا دل امن ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے امان بخشے۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے گمراہوں بدمذہبوں سے ترکِ سلام وکلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جبتک ان کی توبہ اور حق کی طرف پھرنا ظاہر نہ ہو بندہ ضعیف خاص اس مسئلے میں آج کل ایک رسالہ جمع کرنے میں ہے۔ خدا نے چاہا تو عنقریب اس میں قرآن وحدیث وارشاداتِ ائمہ سے وہ دلائل دیکھو گے جن میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی شفاء ہے۔ جب بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہوا تو ان کی محبت کا کیا حال ہوگا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم متواتر حدیث

Marfat.com

المتواتر المرء مع من احب و للنسائی وغیرہ فی احادیث عدیدة
عن علی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حلف صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم انہ لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معہم وللضیاء و
الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب قوما حشرہ اللہ فی
زمرتہم ولابی داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہ
فلینظر احدکم من یخالل وقد بسطنا تخریجات ہٰذہ الاحادیث
وما فی بابہا فی رسالتنا فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین و
بالجملۃ فہٰذا المقصد مقصد الشیطان اللعین لیضل بہ ضعفاء
المسلمین اما الحکم علیہ بانہ فرض من اللہ تعالیٰ فتشریع جدید
من عند قائلہ والحکم باستحالۃ قبول طاعۃ او حصول برکۃ بدونہ
ففریۃ وتقول علی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ثم الشقاق مع المبتدعۃ
ومعاداتہم ان فرض کونہ ذنبا فالجزم بانہ لایغفر بل
الحکم بانہ لایمکن ان یغفر لانہ استثناء من الامکان
خروج واضح عن دائرۃ السنۃ والجماعۃ وولوج
فاضح فی الخروج والاعتزال وانکار صریح للعقائد الحقۃ
والآیات القرآنیۃ قال اللہ تعالیٰ ویغفر ما دون ذٰلک
لمن یشاء وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا

Marfat.com

میں فرماتے ہیں آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔ نسائی وغیرہ نے متعدد حدیثوں میں مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے ان کے ساتھ کر دے گا۔ ضیا مختارہ اور طبرانی کبیر میں ابو قرصافہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے انہی کے گروہ میں اٹھائے گا۔ ابو داؤد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو کسی سے دیکھ بھال کر دوستی کرو۔ ہم نے ان حدیثوں اور اس مضمون کی اور احادیث کی روایات بہ تفصیل اپنے رسالہ فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین میں ذکر کیں۔ الحاصل یہ مقصد ندوہ شیطان لعین کا مقصد ہے کہ اس کے سبب کمزور مسلمانوں کو گمراہ کر دے۔ رہا اسے خدا کی طرف سے فرض ٹھہرانا یہ اس کہنے والے کا اپنے دل سے نئی شریعت نکالنا ہے اور اس کے بغیر کسی طاعت کے قبول کسی برکت کے حصول کو محال بتانا اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنا بہتان اٹھانا ہے۔ پھر بدمذہبوں سے مخالفت وعداوت اگر بالفرض گناہ بھی ہوتی تو یہ یقین کرنا کہ اس کی بخشش نہ ہوگی بلکہ یہ کہنا کہ اس کی بخشش ممکن نہیں کہ قائل نے اسے امکان ہی سے استثناء کیا تھا یہ احاطۂ سنت وجماعت سے صریح نکل جانا اور خارجیوں اور معتزلیوں کے گروہ میں کھلی فضیحت کے ساتھ در آنا۔ سچے عقیدوں اور قرآنِ مجید کی آیتوں کو صاف جھٹلانا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کفر سے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخشدیتا ہے۔ فرماتا ہے بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے

Marfat.com

واما حدیث کونوا عباد الله اخوانا فمعناه کما فی عمدة القاری وغیره اکتسبوا ما تصیرون به اخوانا فیرجع الی امر المبتدعة بترک البدعة وقبول السنة لیصیروا به اخوان اهل الحق لا ان یبقوا علی بدعاتهم ویؤمر اهل الحق بمؤاخاتهم ان هذا الا ضلال مبین۔

الحادیة عشر

قائل هذه المقولة ان کل ذنب یمکن ان یغفر الا هذا کان رجلا صنف رسالة[1] فی تحذیر معنی ختم النبوة ابطل فیها معنی کون الخاتم اٰخر الانبیاء و زعم[2] انه من مخیلات العوام وان لیست فیه فضیلة للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فان التقدم والتاخر الزمانی لیس من الفضل فی شیء فکیف یصح المدح به فی قوله تعالی ولکن رسول الله و خاتم النبیین وانما معناه ان نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم نبی بالذات وسائر الانبیاء بالعرض[3] وسلسلة ما بالعرض انما تنتهی علی ما بالذات قال فعلی هذا[4] المعنی لا تختص خاتمیته صلی الله تعالی علیه وسلم بالنسبة الی الانبیاء السابقین بل ان کان فرضا فی زمنه صلی الله تعالی علیه وسلم نبی اٰخر فی موضع ما لکانت خاتمیته بحالها قال[5] بل ان ولد بعده صلی الله

---

[1] سماها تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس طبعها اخوه فی مطبعة الصدیقیة ببریلی ۱۲ [2] الرسالة المذکورة ص۳ [3] ایضا ص۴ [4] ایضا ص۳ [5] ایضا ص۱۰ [6] ایضا ص۲۳ - ۱۲

Marfat.com

رہی وہ حدیث کہ اللہ کے بندو سب آپس میں بھائی ہو جاؤ، اس کا مطلب جیسا کہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ارشاد فرمایا یہ ہے کہ وہ بات حاصل کرو جس سے آپس میں بھائی ہو جاؤ، تو حاصل اس کا بد مذہبوں کو حکم فرمانا ہے کہ بد مذہبی چھوڑ کر عقیدۂ اہلِ سنت قبول کریں جس کے سبب اہلِ حق کے بھائی ہو جائیں نہ یہ کہ وہ اپنی بد مذہبیوں پر قائم رہیں اور اہلِ حق کو حکم ہو کہ ان سے بھائی چارہ کر دیں یہ تو بڑی کھلی گمراہی ہے۔

یازدہم

اس مقولے کا قائل کہ نا اتفاقی کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے ایک شخص تھا جس نے ختمِ نبوت کے نئے معنے تراشنے میں ایک رسالہ[1] لکھا اس میں خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو باطل کیا اور کہا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات[2] کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اسی طور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے۔ آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض[3] بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی

---

[1] جس کا نام تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس رکھا کہ اس کے بھائی نے اپنے مطبع صدیقی بریلی میں چھاپا ۱۲ [2] رسالہ مذکورہ ص ۳ [3] اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ [4] ایضاً ص ۴ [5] ایضاً ص ۳ [6] ایضاً ص ۱۶ [7] ایضاً ص ۳۳ - ۱۲

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نبی فرضا لم یخل ذٰلک بالخاتمیۃ المحمدیۃ اصلا فکیف اذا جوزنی فی عصرہ نبی اخر فی طبقۃ اخری من الارض وحداہ علیٰ ذٰلک تصحیح مازعم فی الرسالۃ المذکورۃ من ان اثر ابن عباس فی کل ارض نبی[1] کنبیکم صحیح مقبول و علیٰ ظاہرہ محمول والتاویلات التی ذکرہا الائمۃ کالسخاوی والسیوطی والقسطلانی وغیرہم کلہا مردود ومخذول وھو قد طبع رسالۃ ھذہ واشاعہا و ردھلیہ علماء اہل السنۃ والجماعۃ من کل قطر حتی شاع الامر وذاع وملأ الارض والبقاع ثم ان ناظم الندوۃ اثر مقولتہ المنقولۃ سابقا واحتج بہا المقصد الندوۃ من الاتحاد و اتفاق المذکورۃ و قال فی اخرہ لاشک ان مولانا فلانا کان فی ھٰذا الزمان حکیم الامۃ المحمدیۃ ومقولتہ ھٰذہ فی اقصیٰ مدارج الاستحسان فما حکم ھٰذا المادح وذٰلک الممدوح۔

الجواب

اما الممدوح فقد اتیٰ بما لاتحملہ البحار فان کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اخرہم من ضروریات الدین فتجویز نبی جدید بعدہ او معہ کفر بواح وضلال فی الدین قال فی الاشباہ و

---

[1] روداد دوم صفحہ ۱۲۔

خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین
میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اور اسے اس پر باعث اپنی اس بات کا بنانا
ہوا جو اس نے اسی رسالے میں زعم کی کہ اثر ابنِ عباس فی کل
ارض نبی کنبیکم صحیح و مقبول ہے اور اس سے یہی معنے مراد ہیں جو
ظاہر لفظ سے مفہوم ہیں اور تاویلیں جو ائمۂ کرام مثلاً سخاوی و سیوطی و قسطلانی
وغیرہم نے ذکر کیں سب مردود و نامقبول ہیں اور اس نے اپنا یہ رسالہ
چھاپا اور شائع کیا اور اس پر علمائے اہلِ سنت و جماعت نے ہر طرف
سے رد کئے یہاں تک کہ یہ معاملہ طشت از بام اور شہر بشہر شہرۂ عام ہوا
اب ناظمِ ندوہ نے اس کا وہ پہلا مقولہ نقل کر کے مقصد ندوہ اتحاد
اتفاق مذکور کے لئے حجت بنایا اور اس کے آخر میں کہا اس میں کوئی
شبہ نہیں کہ مولانا اس وقت میں حکیم امتِ محمدیہ تھے۔ یہ مقولہ
نہایت قابلِ قدر ہے۔ اس صورت میں اس مداح اور اس
ممدوح کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب

ممدوح تو ایسی شناعت کا مرتکب ہوا جو سمندروں کے دھوئے نہ دُھلے اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین یعنے آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے تو کسی نئی نبوت
کے حضور کے بعد یا حضور کے زمانے میں جائز ماننا کھلا کفر اور دین میں گمراہی ہے۔ اشباہ

ا؎ روداد دوم صفہ ۱۲

Marfat.com

والنظائر اذا لم يعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر الانبياء فليس بمسلم لانہ من الضروريات اھ واما الماده فقد كان يكفی لخسارہ استحسانہ تلك المقولة الزائغة الخارجية المعتزلية فان انضم اليہ معرفة ماصدر من الرجل فی رسالتہ كما هو الظاهر مما شرح فی السوال فوضح بحكيم الامة المرحومة مستلزم للكفر واشد النكال كما مر مرارا۔

الثانية عشر

زعمت الندوة انها تريد ان تبتنی دار الافتاء يفتی منها كل من سأل عن عقد او عمل مسلما كان السائل او كافرا وقالت[1] فان من المستبشع ان يكون المجلس مجلس العلماء وتستهديہ الناس فی امر فلا يهدون ومع ذلك فيہ خوف المؤاخذة الاخروية فاذا لم يهد العلماء فمن يهدی[2] وفی ترك الجواب او تاخيرہ اطلاق اعنة العوام ليعملوا بما هوتہ انفسهم ويتركو اسوال العلماء ومع ذلك قالت[3] لكن من سأل عن المسائل المتنازع فيها الان بين الفرق الاسلامية فيجاب بمحض السكوت فهل فيہ نصح للسنة او اضرار شديد بها او باهلها۔

الجواب

نعم فيہ اضرار شديد بالسنة واهلها وقد اعترفت الندوة

---

[1] روداد سال دوم ص[illegible] [2] ايضا ص[illegible] [3] ايضا ص[illegible] [4] ايضا ص[illegible] - [illegible]

Marfat.com

والنظائر میں فرمایا جب محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ مانا مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ رہا وہ مداح اس کی ہلاکی و گمراہی کو یہی بہت ہے کہ اس نے اس گمراہ مقولے خارجی معتزلی کے مذہب کی تحسین کی۔ پھر اس کے ساتھ اگر شخص مذکور کے ان اقوال سے بھی آگاہ تھا جو اس سے رسالہ مذکور میں صادر ہوئے جیساکہ بیان مشرح سوال سے ظاہر ہے۔ جب تو اسے حکیم امت مرحومہ کہنا کفر و سخت تر عذاب کا مستلزم ہے جیساکہ بارہا گزرا۔

دوازدھم

ندوے نے زعم کیا کہ ایک محکمۂ افتاء قائم کیا جائے۔ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوے سے کرے اس کا جواب دیا جائے خواہ وہ سوال متعلقہ احکامِ فقہیہ سے ہو یا عقائد سے سائل مسلمان ہو یا غیر مذہب والا اور کہا بہت غیر مناسب ہے کہ نائبانِ پیغمبر کی مجلس ہو اور لوگ اس سے کسی امر کی ہدایت چاہیں اور وہاں سے ہدایت نہ کی جائے اور قطع نظر ایک بدنمائی اور بددلی کے مؤاخذۂ اخروی کا بھی خوف ہے جب مجمع علماء ہدایت نہ ہوئی تو اور کون ہدایت کرے انہیں جواب ملے یا دیر ہو جائے تو ان کی طبائع کے لئے دریافت نہ کرنے اور جو جی میں آئے اس پر عمل کرنے کا بہت بڑا حیلہ ہے یہ حالت عوام کو کس قدر مطلق العنانی کا باعث ہو سکتی ہے اور باوصف ان سب باتوں کے کہا مگر جو مسائل اس وقت باعثِ نزاع ہو رہے ہیں ان کے جواب سے سکوت رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس میں مذہب اہلِ سنت کی خیر خواہی ہے یا سنت و اہلِ سنت کو ضرر پہنچانا۔

الجواب

ہاں اس میں سنت و اہلِ سنت کو سخت ضرر پہنچانا ہے۔ ندوہ خود مان رہی ہے کہ

ـــــ روداد سال دوم صفحہ ۔ ـــــ ایضاً صفحہ ۔ ـــــ ایضاً صفحہ ۔ ـــــ ایضاً صفحہ ۔ ع ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

بان ترك الجواب بل تاخيره مستبشع و مطلق لعنان العوام وفيه خوف المؤاخذة الاخروية وقد استفاضت الاحاديث المتوعدة بالوعيد الشديد على كتمان العلم وقد قال تعالىٰ واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه فمع ذٰلك الامر بالسكوت عن جواب ما خالفت فيه المبتدعة ليس الا لان عقائد اهل السنة ليست عند الندوة من العلم ولا الارشاد اليها هداية. او انها مخصوصة بزعمها من الاحاديث والآية. او انها لا تبالى بما اعتقد العوام فى تلك المعارك. ولا تكترث باطلاق اعنتهم فيما هنالك. وعلىٰ كل فلا شك انها قد استخفت بمذهب اهل السنة و الجماعة فى قصدها ذٰلك.

الثالثة عشر

حيث ان الندوة حشرة الاوباش وعظمت شانها. ورفعت مكانها. لم تلبث ان اجازت خطباءها ليخطوا على رؤس الحضار. و يكتبوا رسائل تطبع و تشاع فى الاسفار. فهل كان يجوز لها ذٰلك مع علمها ما هم فيه من سوء المسالك. مع ما قررت فى ضوابطها ان لا ينكر احد على احد قولا.

---

[1] روداد سال اول صـ۲ـ۱۲

Marfat.com

جواب نہ دینا بلکہ دیر لگانا ناپسند و ناگوار اور مطلق العنانی عوام کا باعث اور اس میں خوف مواخذۂ آخرت ہے اور بلاشبہ وہ حدیثیں حدِ شہرت کو پہنچ چکیں جن میں علم چھپانے پر سخت وعید سے تہدید ہے اور خود حضرت عزت جلالہ فرماتا ہے۔ جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب دی گئی کہ ضرور ضرور اسے صاف بیان کرو گے لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے۔ تو باوجود اس کے ان باتوں سے جواب سے خاموشی کا حکم دینا جن میں بدمذہبوں کی نزاع ہے صرف اسی بنا پر ہے کہ اہلِ سنت کے عقیدے ندوے کے نزدیک علم میں داخل نہیں نہ ان کا بتانا ہدایت اور انہیں نہ وہ حدیثیں شامل نہ یہ آیت اور ندوے کو کچھ پرواہ نہیں۔ عوام ان معرکوں میں جو چاہیں عقیدہ رکھیں ان مواقع میں وہ مطلق العنان ہو جائیں تو ندوے کی بلا سے بہرحال اس میں شک نہیں کہ ندوے نے اپنے اس قرارداد میں مذہبِ اہلِ سنت کو خفیف ٹھہرایا۔

سیزدہم

جب ندوے نے ہر گونہ اوباش جوڑے اور ان کی شان بڑھائی۔ اور ان کی جگہ بلند ٹھہرائی تو چھوٹتے ہی ان کے لیکچراروں کو اجازت دی کہ جلسے میں برملا لیکچر سنائیں اور رسالے لکھیں کہ چھاپ کر کتابوں میں شائع کئے جائیں تو کیا یہ بات اسے روا تھی۔ حالانکہ ندوے پر ان کی بدراہی آشکارا تھی۔ باآنکہ قواعدِ ندوہ میں یہ بات[2] قرار پا چکی کہ مجلس میں کسی قسم کی رد و قدح نہ ہو۔

---

[1] روداد سال اول صفحہ ۱۳۔ ۱۲ [2] ناظم و جملہ اراکین انتظامی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لا ولا کرامۃ ما اصابت الندوۃ فی ما فعلت۔ ولا نصحت الغنم اذ الذئب ولت۔ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین اخرجہ الحاکم وابن عدی والعقیلی والطبرانی والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فاذا کان ھذا فی استعمال من کان غیرہ ارضی فکیف بمن لیس للہ فی استعمالہ رضی۔ وروی الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الدجال اخوف علی امتی من الدجال الائمۃ المضلون ولابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب عابد جاھل عالم فاجر فاحذروا الجھال من العباد والفجار من العلماء و لابی نعیم فی الحلیۃ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیکون فی اخر الزمان دیدان القراء فمن ادرک ذلک الزمان فلیتعوذ باللہ منھم وللحاکم فی تاریخہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویل لامتی من علماء السوء

Marfat.com

نہ اس امر کی اجازت، نہ ندوے کے لئے آؤ بھگت، نہ وہ اس کام میں حق پر چلے۔ نہ اس نے بھیڑوں کی خیر خواہی کی، جب کہ بھیڑوں کو سرداری دی۔ اور بلاشبہ حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کام نااہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت آنے کی راہ دیکھ۔ یہ حدیث بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اور حدیث میں ہے جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے، بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ یہ حدیث حاکم وابن عدی وعقیلی وطبرانی وخطیب نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ تو جب یہ حکم اس کے باب میں ہے کہ دوسرا اس سے زیادہ پسندیدہ وگزیں۔ تو اس کا کیا پوچھنا جسے کام پر مقرر کرنے میں اللہ عزوجل کی رضا اصلاً نہیں۔ امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنیوالے پیشوا۔ ابن عدی ودیلمی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت عابد جاہل ہوں گے اور بہت عالم تباہ کار، تو جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں سے بچو۔ ابونعیم حلیہ میں انہی سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملّانے ہونگے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے ان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ حاکم تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بُرے عالموں سے امت کی خرابی ہے۔

ل یہاں خدا کے یہاں ذلیل بے عزت یا تباہ کار مفسد کہ جس چیز میں پڑیں تباہ کر دیں۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

ولاحمد و ابن عدی عن عمرو للطبرانی فی الکبیر والبزار عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی کل منافق علیم اللسان واما ما قررت فی ضوابطها فامر بتقریر المنکر ونهی عن انکاره المفترض المقرر. ففیه مضادة بینة لاحکام العزیز الاکبر. فیا عجبا لها تسترعی الذباب و تمنع الدفاع ما انصحها للغنم۔

الرّابعة عشر

وقعت من الندوة فی الکتب والخطب اشیاء کثیرة نعرض بعضها علی وجه الانموذج. استفادة لاحکامها عند الشرع الابلج. قال الولید من کبراء اعضاء الندوة ان الحنفی والشافعی والمالکی وغیرهم علی کل منهم یلزم الکفر عند الاخرین فان شیئا یحله فریق ویحرمه اخر وتحریم الحلال وعکسه کلاهما کفر وقال بکر منهم ان هذه المذاهب الاربعة مختلفة اختلافا شدیدا عقیدة وعملا فان نظر الی ان معتقد منع الفرض اوحلة الحرام ما حکمه بالنظر الی اعتقادنا یظهر حکم شدید لایبقی به بین المذاهب الاربعة مشارکة فی الاسلام ایضا ؟

له مفاوضات ص ۱۸۱ و ۱۸۲ - ۱۲ سله روداد سال دوم ص ۸ - ۱۲

Marfat.com

احمد و ابن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزار حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو اور وہ جو ندوے نے اپنے قواعد میں قرار دیا وہ گناہ کے برقرار رکھنے کا حکم دینا، اور اس کے انکار سے جس کی فرضیت شرع میں قرار پا چکی روکنا ہے تو اس میں حضرت عزت عزوجل کے احکام سے صریح ضد باندھنا ہے۔ واہ ری انوکھی ندوہ بھیڑیوں کو چرپانی دے اور انہیں دفع کرنے سے منع کرے۔ بھلی خیر خواہ ہے بکریوں کی۔

چہاردہم

ندوے سے اس کی کتابوں اور لکچروں میں بہت باتیں واقع ہوئیں جن کا بعض بطورِ نمونہ گزارش ہے کہ شرعِ روشن کے نزدیک ان کا حکم جاننے کی خواہش ہے۔ ندوے کے بڑے ارکین میں سے وکیلؔ کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی وغیرہم میں ہر ایک پر دوسرے فرقے کے مذہب سے کفر لازم کیونکہ ایک چیز جو ایک فریق کے نزدیک حلال ہے اسی کو دوسرا فریق حرام کہتا ہے اور حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنا دونوں باتیں کفر ہیں۔ اور انہی میں سے بکرؔ کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں فریق میں بہت کچھ اختلاف ہے بلحاظِ عمل اور اعتقاد دونوں کے کس قدر فرق ہے۔ اگر اس پر خیال کیا جائے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنے والا اور حرام کو حلال جاننے والا ہمارے عقائد کی رو سے کیسا ہے تو ایسا سخت حکم نکلے گا کہ ان چاروں گروہ میں اسلامی شرکت بھی نہ رہے گی۔

له مضامین اربعہ مشکوٰۃ ۔ ۱۲ سله روداد سال دوم صفحہ ۔ ۱۲ سله آری ندوہ ۱۲ سله ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لقد كذبا و اهانا ائمة الدين حقا معاذ الله ليس فيهم اختلاف عقائد ولا على احد منهم بقول اخر لزوم الكفر عائد. ما هذا الا وسوسة شيطانية فان الخلاف فى التحليل و التحريم انما يجيئ بلزوم الكفر اذا كانت الحلة والحرمة قطعيتين يقينيتين اما مجتهدات ائمة الدين فلا طعن فيها على احد منهم بل كل مثاب ماجور للمصيب اجران وللمخطئ اجر اما دريا ان الخلاف الاجتهادى كان بين الخلفاء الاربعة ايضا رضى الله تعالى عنهم فعليهم ايضا يلزم عند بكر و الوليد. ذلك الحكم الرجس النجس الخبيث الطريد. نعوذ بالله من كلمات الضلالة۔

الخامسة عشر

قال الوليد[1] ايضا المسلمون و ان كانوا على مائة فرق من كان منهم اتقى لله فهو الاكرم عند الله من اى فرق الاسلام كان۔

الجواب

كذب الوليد. وافترى على لله الملك المجيد. الفرق الاسلامية ماخلا اهل السنة والجماعة كلهم اهل البدع والهوى وما للمبتدع وللتقوى. فانه ان صلى وصام واجتنب الزنا والربا فلا يصير بذلك

[1] مضامین اربعہ صفحہ ۱۹ - ۱۲

Marfat.com

الجواب

ولید و بکر بے شک جھوٹے ہیں۔ ان دونوں نے ائمہ دین کی کامل توہین کی معاذ اللہ نہ چاروں مذاہب میں اختلاف عقائد ہے نہ ایک پر دوسرے کے قول و عقیدے سے لزوم کفر عائد ہے۔ یہ نرا شیطانی وسوسہ ہے۔ حلال و حرام میں خلاف پر لزوم کفر اس وقت آتا ہے جب وہ حلت و حرمت قطعی یقینی ہوں۔ ائمہ دین کے اجتہادیات میں کسی امام پر طعن بھی نہیں بلکہ سب کے لئے ثواب واجب ہے۔ جس نے ٹھیک حکم پا لیا اسے دوہرا اجر اور جس کی نظر چوک گئی اسے اکہرا کیا ان دونوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ اجتہادی اختلاف تو خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی تھا۔ تو بکر و ولید کے نزدیک ان پر بھی وہی نجس ناپاک گندا مردود حکم لازم آئے گا! گمراہی کی باتوں سے خدا کی پناہ۔

پانزدہم

نیز[1] ولید کہتا ہے کہ ہر فرقے کے مسلمان ان میں مذہب چاہے ایک نہیں سو ہوں ان میں جو زیادہ تقوے رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو۔

الجواب[2]

ولید جھوٹا ہے۔ اللہ عزوجل پر افترا کرتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں اہل سنت و جماعت کے سوا سب بدمذہب و گمراہ ہیں۔ بدمذہب کو تقوے سے کیا علاقہ؟ وہ اگر نماز روزہ کئے گئے زنا و ربا سے بچتے رہے تو اتنی بات سے متقی ستھرے نہیں ہو سکتے کہ

---

[1] مضامین اربعہ ص ۱۹ ۔ ۱۲ [2] آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

من اهل التقى والنقى. فان فسق عقيدته اشد واخبث من الوف مؤلفة من الربا والزنا. اخرج ابو نعيم فى الحلية عن انس رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اهل البدع شر الخلق والخليقة واخرج الدارقطنى وابوحاتم الخزاعى فى جزئه عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اهل البدع كلاب اهل النار ولابن ماجة والبيهقى عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايقبل الله لصاحب بدعة صلاة ولاصوما ولاصدقة ولاحجا ولا عمرة ولاجهاد او لاصرفا ولاعدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين واخرج ابن الجوزى عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لوان صاحب بدعة مكذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فى شيئ من امره حتى يدخله جهنم وفى غنية المستملى شرح منية المصلى المبتدع فاسق من حيث الاعتقاد وهو اشد من الفسق من حيث العمل اماعلم الوليد البليد ان من الفرق الاسلامية مرتدين بسبب ابى بكر وعمر وعثمان ولعنهم ومنهم من يتدين بتفسيق على وحسن وحسين واكفارهم افهؤلاء الضالون لوصاموا وصلوا واجتنبوا الزنا والربا يكونون اكرم عند الله تعالىٰ افتفضل اعمالهم

Marfat.com

کہ ان کے عقیدے کا فسق ہزاراں ہزار زنا و رباسے سخت تر و نجس تر ہے۔ ابونعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب سارے جہان سے بدتر ہیں بہائم سے بدتر ہیں۔ دارقطنی اور ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ابن ماجہ و بیہقی حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ کسی بدمذہب کی نہ نماز قبول کرے نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض، بدمذہب اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔ ابنِ جوزی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی بدمذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈالے۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے بدمذہب عقیدے کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ کیا ولید احمق یہ نہیں جانتا کہ اسلامی فرقوں میں وہ بھی ہیں جن کا مذہب ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دینا لعنتیں کرنا ہے وہ بھی ہیں جن کا دین علی مرتضیٰ و حسن مجتبیٰ و حسین شہیدِ کربلا کو فاسق و کافر کہنا ہے کیا یہ گمراہ لوگ نماز روزہ کریں اور زنا و رباسے بچیں تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی عزت و مرتبت والے ہو جائیں گے

کیا ان کے اعمال ان کے عقیدوں کی نجاستیں دھو جائیں گے؟

Marfat.com

خبث عقائدهم کلا واللہ ثم کلا بالجملہ فلا ریب ان الولید منحل العقیدۃ فاسد الدین ۔

السادسۃ عشر

ایضا یقول الولید[1] معاملات اللہ لاتباین معاملات الدنیا فان الدنیا انموذج الاخری فبمقایسۃ المعاملات الدینیۃ بالدنیویۃ یتیسر فہم ان الفرق الاسلامیۃ التی بلغت مئین ایہا علی الحق وایہا علی الباطل ایہا مہتدیۃ وایہا ضالۃ لاایہا رضی للہ ولاایہا سخطہ لیتامل ان السلطنۃ البرطانیۃ النصرانیۃ کم من خلف فی ملل رعایاہا ومذاہبہم ثم ہم جمیعا للسلطنۃ رعایا مطیعون غیر باغین والسلطنۃ ایضا ماعدتہم من الباغین ولا لاحکامہا من المنکرین بل علمت انہم کلہم مطیعون لہا فہی تنظر الیہم جمیعا بنظر سواء ۔

الجواب

ہنالک ہتک الولید حجابہ ۔ والقی عن وجہ الالحاد جلبابہ ۔ فقد اثبت ان الفرق الاسلامیۃ الثلاث والسبعین کلہا عند اللہ علی الحق والہدی واللہ تعالیٰ ینظر الیہم جمیعا بنظر سواء ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الاکذبا یاسبحان اللہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی و الحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم من اعتقد انہم اولیاء الرحمن

---

[1] مضامین ارلیہ ص ۲۳۵ ۔ ۱۳۰

Marfat.com

یوں نہیں خدا کی قسم یوں نہیں ۔ الحاصل اصلاً شبہ نہیں کہ ولید کے دل سے عقیدہ حق کی گرہ کھلی ہوئی ہے ۔ ولید کا دین تباہ ہے ۔

شانزدہم

نیز[1] ولید کہتا ہے اللہ کے معاملات کوئی نرالے معاملات نہیں ہیں ۔ دنیا آخرت کا نمونہ ہے ۔ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کر کے بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے سینکڑوں فرقوں میں سے حق پر کون ہے ناحق پر کون گمراہ کون ہے ۔ راہِ راست پر کون ۔ خدا کس سے راضی ہے کس سے ناراض مقامِ غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب میں کس قدر اختلافات ہیں ۔ ان میں سب کے سب گورنمنٹ کے مطیع رعایا ہیں باغی ہرگز نہیں گورنمنٹ نے بھی ان میں کسی کو اپنا باغی قرار نہیں دیا نہ اپنے احکام کا منکر سمجھا بلکہ سب کو اپنا مطیع خیال کر کے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے ۔

الجواب

یہاں ولید نے اپنا پردہ چاک کیا اور اپنے الحاد کے منہ سے نقاب اٹھا دیا وہ جتاتا ہے کہ اسلام کے تہتر فرقے سب اللہ تعالےٰ کے نزدیک حق و ہدایت[2] پر ہیں ۔ اللہ تعالےٰ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے کیا بڑا بول نکلتا ہے ان کے منہ سے ۔ یہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں ۔ اللہ کے لئے پاکی ہے ۔ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حسن و حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو جو محبوب خدا

---

[1] مضامین ارلیہ ص۲۱ و ۱۲ ۔ ۱۲   [2] آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

وتیجان روس الصفوة والعرفان ومن زعم انهم معاذ اللّٰه ظلمة کفرة فجرة من اهل لنیران ۔ کانا جمیعا عند اللّٰه علی الحق والهدی ۔ واللّٰه عنهما راض علی السواء ۔ هٰذه کلمة ملعونة لا یتفوه بها احد من المسلمین ۔ ما اطرف اثبات الولید ۔ هو امه الطرید ۔ اذ سوی سلطنة کافرة برب العالمین ۔ لاریب ان الولید البلید ملحد زندیق عدیم الدین ۔

السابعة عشر

بناء علی هفواته هٰذه یستهجن الولید نسبة شیٔ من الفرق الی ضلال او ناریة ویقوّل من الظلم المظلم هٰهنا ان المسلمین ان فرضوا علی مائة فرق ففرقة منهم ان لم یکفرها تسعة وتسعون فلابد من ان یفسقوها او یضللوها ۔

الجوا

الولید بنفسه فی ظلمات ضلال مبین حیث یجعل تفسیق المبتدعین وتضلیلهم من الظلم المظلم لاریب ان کل فرقة ماعدا اهل السنة والجماعة فهی ضالة فاسقة مبتدعة ناریة علی هٰذا امضی اهل الحق طرا من لدن الصحابة العظام والائمة الکرام والعلماء الاعلام الی یومنا هٰذا وقد نص سیدنا رسول اللّٰه المصطفٰی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی احادیث عدیدة مستفیضة ان تفترق

لہ مضامین اربعہ صفحہ ۱۲۰

Marfat.com

وسرتاج اولیاء واصفیا مانے۔ اور جو معاذ اللہ انہیں ظالم کافر دوزخی فاجر جانے اللہ کے نزدیک دونوں حق و ہدایت پر اللہ کی رضا دونوں کے لئے یکساں برابر ایسا ملعون کلمہ کسی مسلمان کے کہنے کا نہیں ولید نے اپنے مردود مقصود کا کیا نادر ثبوت دیا کہ ایک کافر گورنمنٹ کو رب العالمین سے برابر کیا۔ بیشک ولید بلید ملحد دہریہ بے دین ہے۔

ہفدہم

اپنی انہیں خرافات کی بنا[1] پر ولید ان میں کسی فرقے کو گمراہ یا دوزخی کہتا بُرا جانتا اور کہتا[1] ہے یہاں تو یہ اندھیر ہو رہا ہے کہ اگر اسلام کے سَو فرقے فرض کرو۔ ایک فرقے کو ننانوے فرقے تکفیر نہیں تو تفسیق یا تضلیل ضرور کرتے ہیں۔

الجواب

ولید خود کھلی گمراہی کے اندھیر میں ہے کہ بدمذہبوں کو فاسق و گمراہ کہنا اندھیر جانتا ہے۔ بے شک اہلِ سنت کے سوا جتنے فرقے ہیں سب گمراہ فاسق بدمذہب ناری ہیں۔ تمام اہلِ حق صحابۂ عظام و ائمۂ کرام و علمائے اعلام سے آج تک اسی عقیدے پر گزرے اور ہمارے آقا اللہ عزوجل کے چنے ہوتے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ میری

امت

[1] مضامین اربعہ صنہ۔ ۱۲

Marfat.com

امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ ما انا علیہ واصحابی ولابن ماجۃ عن انس واحمد والطبرانی عن معٰویۃ وعبد بن حمید عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔

الثامنۃ عشر

وایضا بناء علیہا یزعم الولید[1] ان نسبۃ مؤمن ما الی شرک وبدعۃ من کبار الذنوب عندنا۔

الجواب

اما الشرک فلا یجوز نسبتہ الی مؤمن واما البدعۃ فمن الفرض القطعی الیقینی الاجماعی ان نعتقد کل فرقۃ سوی اھل السنۃ والجماعۃ مبتدعۃ والولید حرم الفرض القطعی فبقولہ لزمہ الکفر الذی کان یرید الزامہ اباحنیفۃ والشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وبالجملۃ سلب الابتداع من جمیع اھل القبلۃ لیس من عقائد اھل السنۃ فقائلہ وقابلہ والمرتضی لہ کلھم خارجون عن اھل السنۃ والجماعۃ۔

التاسعۃ عشر

وایضا یقول الولید[2] ان کل من یعتقد باللہ ورسولہ فینبغی لنا ان نعظمہ وکل من تکلم[3] بکلمۃ الاسلام طوعا فای قدر احتقرناہ فانما

---

[1] ندوے کی پہلی برکت ص۱۳۔۱۲ [2] مضامین اربعہ ص۲۔۱۲ [3] ایضا ص۱۱۔۱۲

Marfat.com

بہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ابن ماجہ حضرت انس اور احمد و طبرانی حضرت امیر معٰویہ اور عبد بن حمید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سب فرقے جہنمی ہیں سوا ایک کے کہ وہ جماعت ہے۔

ہیجدہم

نیز اسی بنا پر ولید کہتا ہے ہم کسی مومن کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں۔

الجواب

شرک کی نسبت تو کسی مسلمان کی طرف جائز نہیں۔ رہی بدعت اس کا حال یہ کہ ہم پر یہ اعتقاد بالاجماع فرض یقینی قطعی کہ اہلِ سنت وجماعت کے سوا ہر فرقہ بدعتی ہے ولید نے فرض قطعی کو حرام بنایا تو اسی کے منہ اس پر وہ کفر لازم آیا جسے ابوحنیفہ و شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہما پر لازم کرنا چاہتا تھا۔ الحاصل تمام اہلِ قبلہ سے بدعتی ہونے کی نفی اہلِ سنت کا عقیدہ نہیں تو اس کے کہنے والے ماننے والے پسند کرنے والے سب اہلِ سنت وجماعت سے خارج ہیں۔

نوزدہم

نیز ولید کہتا ہے[1] ہمیں یہ چاہیئے کہ جو اللہ ورسول کے ماننے والے ہوں انکی عظمت کرنا اور جو بلا اکراہ اللہ کو اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسول اللہ کہتا ہے تو جس قدر اسکی اہانت کیجاتی ہے

[1] ندوے کی پہلی برکت ص۳ ۱۲ [2] مضامینِ اربعہ ص۳ ۱۲ [3] ایضاً ص۱۷ ۱۲

ع آری ندوہ ۱۲ عہ آری وامانت اللہ صدر سوم وناظم وغیرہ ارکین ندوہ ۱۲ سہ آری ندوہ ۱۲

اھنتم اللہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الجواب

کذب البلید البعید اھانۃ المبتدع واجبۃ شرعا وقد تقدم من الاحادیث ما فیہ کفایۃ وسمعت کلام شرح المقاصد ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ وقد نص علماؤنا فی باب الامامۃ معللین لکراھۃ امامۃ الفاسق ولو عالما انہ تجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ کما فی مراقی الفلاح للعلامۃ الشرنبلالی وفی حاشیۃ الکنز للعلامۃ السید ابی السعود الازھری وفی حاشیۃ الدر للعلامۃ السید الطحطاوی اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا۔

العشرون

وایضا زعم الولیّد ان کل احد مکلف بفھمہ ومحال ان یعلم حقیقۃ الحال فی کل شیئ الا اللہ تعالیٰ فاذا کان الرجل یظن طاعۃ اللہ تعالیٰ و رسولہ دیانۃ نظنہ خلاف الحق فماذا یضرہ ظننا۔

الجواب

کذب السحیق کل احد مکلف باتباع العقائد الحقۃ الصادقۃ السنیۃ السنیۃ ولا یعذر احد بخطأ فکرہ فیھا واللہ علیم بحقیقۃ الامر

لہ مضامین اربعہ ص۳۱ ۱۲

Marfat.com

وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہانت ہے۔

الجواب

احمق مردود جھوٹا ہے بد مذہب کی اہانت شرعاً واجب ہے وہ حدیثیں اوپر گزریں جن میں کفایت ہے۔ شرح مقاصد کا کلام سن چکے کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اور اسکی اہانت کرنا ہے ہمارے علمائے ارباب امامت میں اس مسئلے کی دلیل میں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے اگرچہ عالم ہو تصریح فرماتے ہیں کہ اس کی اہانت شرعاً واجب ہے تو امام بنا کر اسکی تعظیم نہ کی جائیگی جیسا کہ مراقی الفلاح علامہ شرنبلالی وحاشیۂ کنز تصنیف علامہ سید ابوالسعود ازہری وحاشیۂ درمختار تالیف علامہ سید طحطاوی میں ہے کہ فاسق اگرچہ سب حاضرین سے علم میں زائد ہو آگے نہ کیا جائے کہ اسے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

بستم

نیز ولید کہتا ہے ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے اور ہر امر میں حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور وہ شخص خدا اور رسول کی اطاعت دیانۃً اس میں سمجھتا ہے جس کو ہم خلافِ حق خیال کرتے ہیں تو ہمارا خلافِ حق سمجھنا دوسرے کے حق میں کیا ضرر پہنچا سکتا ہے۔

الجواب

مردود جھوٹا ہے ہر شخص اس پر مکلف ہے کہ ٹھیک سچے روشن عقائدِ اہل سنت کی پیروی کرے کوئی ان میں اپنی خطائے فکر پر معذور نہ ٹھہرے گا۔ اللہ ہر باب میں حقیقتِ حال جانتا ہے۔

لہ مضامین اربعہ صلہ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

فی کل باب ونحن علمنا باعلامه تعالیٰ وتوفیقه علما لاتحوم حوم اوهام ولاظنون ان الحق الناصع هو ما نحن علیه والباطل الصریح ما علیه المبتدعون علیٰ هذا اجماع الامة من لدن ساداتنا الصحابة العظام ومن فارق الجماعة فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام۔ نعم هذا انما هو فی الفقهیات المجتهد فیها بین ائمة الاجتهاد الکرام۔ ثم ایضا لایصح اطلاق ان کل احد مکلف بفهمه وانما ذٰلك للمجتهد واما المقلد فمکلف من الله باتباع امام۔

الحادیة والعشرون

یقول عمرو[1] ومنهم ان کل امر قطعی الثبوت عن المرشد الکامل یعنی به النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عقدا کان او عملا فان اهل السنة و الشیعة یعنی الرفضة کلهم متفقون علیه محبة الاٰل والصحابة دیدن الکل واتباعهم دعوی الکل فعلام هذا النزاع والتلاحی الام اوصلوا الخطب بجعل امور خفیفة جبلا ثقیلا لاحاجة الی فصل شیٔ من هذه النزاعات

الجواب

عمرو رد فی قوله هذا علی عقائد اهل السنة صریحا فان کل صبی سنی یعلم ان الرفضة لایحبون الاصحاب ولا یدعون اتباعهم بل هم اعداء لهم ومخالفوهم وشاتموهم فهذان کذبان جلیان لایخفیان علی الصبیان

---

[1] روداد سال اول ص۲۳ ۱۲

Marfat.com

اور اللہ کے بتانے اور اس کی توفیق سے ہم نے جا یا وہ جاننا جس کے گرد وہم وگمان کو بار نہیں کہ خالص حق وہی ہے جس پر ہم ہیں اور صریح باطل وہ ہے جس پر بدمذہب ہیں۔ اسی پر ہمارے سرداروں صحابہ کرام کے وقت سے برابر اجماعِ امت رہا ہے۔ اور جو جماعت سے جدا چلے اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ ہاں یہ بات فقہی مسائلِ اجتہادیہ میں ہے جن میں حضرات ائمہ مجتہدین کا باہم اختلاف ہے اور وہاں بھی مطلقاً یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے۔ یہ تو خاص مجتہد کے لئے ہے۔ رہا مقلد اسے اللہ کی طرف سے یہی حکم ہے کہ کسی امام کی پیروی کرے۔

بست ویکم

اراکین ندوہ میں سے عمر[ع] کہتا ہے[1] کہ سنی شیعہ (یعنی رافضی) وہ امور جو مرشدِ کامل (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے قطعی الثبوت ہیں عقائد سے لے کر عملیات تک ان سب میں سب کا اتفاق محبت آل واصحاب سب کا شیوہ ان کی پیروی کا سب کو دعوے پھر یہ جھگڑا اور تو تو میں میں کیسی؟ ذرا ذرا باتوں کو پہاڑ بنا کر کہاں تک نوبت پہنچائی ہے نہ ان کے فیصلے کی کوئی ضرورت۔

الجواب

عمرو نے اس قول میں عقائدِ اہلِ سنت کا صریح رد کر دیا۔ اہلِ سنت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ رافضی محبِ صحابہ نہیں نہ ان کی پیروی کا دعوے رکھیں بلکہ ان کے دشمن ان کے مخالف انہیں گالیاں دینے والے ہیں تو یہ دو جھوٹ تو ایسے ہیں کہ بچوں پر بھی مخفی نہیں

---

[1] روداد سال اول صفحہ ۱۲

[ع] حقانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

ثم اذا زعم ان کل قطعی فالفریقان متفقان علیہ فقد اتضح ان کل ما اختلف فیہ اھل السنۃ والروافض فلیس بقطعی الثبوت فلم یکن امامۃ الصدیق ولا الفاروق ولا ذی النورین ولا کونھم مبشرین بالجنۃ بل ولا نفس اسلامھم قطعی الثبوت ولا کون القدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی ولا عدم وجوب شیئ علیہ جل وعلا ولا فوز المسلمین یوم القیمۃ برؤیتہ سبحنہ و تعالی قطعی الثبوت فان الرفضۃ تخالف فی کل ذلک دع عنک ھذہ لم یبق کون القرآن العظیم تاما کاملا محفوظا قطعی الثبوت فان الشیعۃ تخالف فیہ ایضا وتزعم انہ ناقص وتسمیہ البیاض العثمانی فلم یبق شیئ من الدین والایمان والمذھب والملۃ قطعی الثبوت انا للہ وانا الیہ راجعون ثم جعل امثال ھذہ المسائل العظام التی علیھا مدار المذھب والایمان جمیعا امورا خفیفۃ وفصل القول فیھا لغوا وعبثا ورد الضلال فیھا خصاما و تلاحیا استخفاف صریح بالمذھب والدین یبلغ امرہ الی لزوم الکفر والعیاذ باللہ رب العلمین۔

الثانیۃ والعشرون

زعم[1] مخلد منھم لاحداث الاتحاد والوداد ورفع النزاع بین اھل السنۃ والاھواء جمیعا الذی ھو اعظم مقاصد الندوۃ انہ یلزم الان علی جمیع اھل القبلۃ وکلمتنا لاسلام ان یستردوا دعاویھم۔

---

[1] روداد سال اول صفحہ ۱۲

پھر جب یہ بک دیا کہ جتنی باتیں قطعی الثبوت ہیں ان میں دونوں فریق کا اتفاق ہے تو صاف واضح ہوا کہ جن باتوں میں سنّیوں رافضیوں کا اختلاف ہے ان کا ثبوت قطعی نہیں تو ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا خلیفۂ برحق ہونا جنتی ہونا بلکہ مسلمان ہی ہونا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ تقدیر کی بھلائی برائی سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا اللہ تعالےٰ پر کوئی چیز واجب نہ ہونا، قیامت میں مسلمانوں کو خدا کا دیدار ملنا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا کہ رافضی ان سب باتوں میں خلاف کرتے ہیں یہ سب درکنار خود قرآنِ عظیم کا تام و کامل و محفوظ ہونا قطعی الثبوت نہ رہا کہ شیعہ اس میں بھی خلاف کرتے اور اسے ناقص بتاتے اور بیاضِ عثمانی نام رکھتے ہیں اب دین، ایمان، مذہب، ملت کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر ایسے بھاری خلافوں کو جن پر مذہب و ایمان سب کا دار و مدار ہے ذرا ذراسی بات کہنا اور ان کا فیصلہ فضول و عبث جاننا اور ان میں ردِ گمراہاں کو جھگڑا اور تُو تُو مَیں مَیں ٹھہرانا دین اور مذہب کی کھلی توہین ہے جس کی حد لزومِ کفر تک پہنچتی ہے اللہ رب العالمین کی پناہ۔

بست و دوم

سنّیوں اور بدمذہب سب میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے اور نزاع اُٹھا دینے کے لئے جو ندوے کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ اراکینِ ندوہ میں سے مخلّص[1] کہتا ہے اس وقت لازم ہے کہ جملہ کلمہ گو اہلِ قبلہ اپنے اپنے دعووں کو واپس لیں۔

---

[1] روداد سالِ اول ص۱۰۔۱۲ [2] انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

قد افصح مخلد ان یترک اهل المذاهب جمیعا دعوی المذهب فیا سبحان الله اوجبت الاحادیث رد اهل الضلال بما قد سمعت فالداعی الی سکوت الکل عن ابطال الضلال و رد الضلال عند فشو البدع داع الی لعنة الله تعالٰی والعیاذ بوجهه عز وعلا و مخلد الضال یطلب البراءة من نفس دعوی المذهب و احقاقها فضلا عن رد البدعة وازهاقها اللّٰهم احفظنا اللّٰهم احفظنا آمین۔

الثالثة والعشرون

زعم عمرو ایضا فیما خطب به المسلمین وطبعت خطبته الندوة و وصف هو فیها الندوة بالامام فتارة یعبر عنها به واخری بهٰذا المجلس واخری بجماعة العلماء انّه لابد لکم من الامام قال النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة قال تهٰذا الامام یرفع خلافاتکم المذهبیة وکل امر ذی بال یمکن لکم ان تسألوه عنه هٰذا المجلس یهدی الوعاظ ویرسلهم الی مواضع الحاجة و یعطیهم رسائل الاحکام فان مسلمی القری عن کثیر من هدایات الاسلام الضروریة غافلون هٰذه

[1] روداد سال اول ص۴۶ ۱۲ [2] ایضا ص۴۶ ۱۲ [3] ایضا ص۴۵ ۱۲ [4] ایضا ص۴۱ ۱۲

Marfat.com

الجواب

مخلد نے صاف کہہ دیا کہ سب اہلِ مذاہب دعوئ مذہب چھوڑ دیں۔ واہ سبحان اللہ حدیثیں تو ردِ گمراہاں کو اس درجہ کا واجب ٹھہرائیں جس کا حال اوپر سن چکے تو زمانہ ظہورِ بدمذہبی میں سب کو ابطال گمراہی و ردِ گمراہاں سے سکوت کی طرف بلاتے والامعاذ اللہ اللہ عزوجل کی لعنت کی طرف بلانا ہے یہاں مخلد گمراہ خود اصل دعوے مذہب و اثباتِ مذہب سے لادعوے مانگتا ہے بدعت کا رد و ابطال تو دوسرا درجہ ہے۔ الٰہی ہمیں محفوظ رکھ، الٰہی ہمیں محفوظ رکھ۔ آمین۔

بست و سوم

نیز عمرو[ع] نے مسلمانوں کو ایک لکچر دیا جسے ندوے نے چھاپ کر شائع کیا۔ اس میں عمرو نے ندوے کو امام کا لقب دیا ہے تو کبھی تو اسے امام کہتا ہے کبھی یہ مجلس کبھی جماعتِ علماء۔ اس لکچر میں عمرو نے کہا سردار[1] جس کو امام کہنا چاہئے تمہارے لئے ضروری ہے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو اس نے جاہلیت کی موت پائی۔ اس[2] سردار سے تمہارے مذہبی اختلافات دور ہو جائیں گے جو مہتم بالشان بات دریافت کرتے ہو اس سردار سے دریافت کر سکو گے واعظوں[3] کو ہدایت کرنا بھی اسی مجلس کا کام ہو گا اور ان کو ہر موقع ضروری پر روانہ کرنا اور احکام کے رسالے دینا بھی اسی کے ذمہ ہو گا کہ دیہات کے مسلمان اسلام کی بہت سی ضروری ہدایتوں سے بے خبر ہیں۔ حیاتِ[4] ابدی کے

---

[1] روداد سال اول ص۴۳ ۱۲ [2] ایضاً ص۵۴ ۱۲ [3] ایضاً ص۵۹ ۱۲ [4] ایضاً ص۶۱ ۱۲ ع حقانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجماعة تخدمكم بتعليم دستور عمل للحياة الابدية ثم
فضّل مسلمي الهند الى رافضي وسنّي والسنى الى مقلد
وغير مقلد وقال[۱] ان هذا المجلس مجلس علمائهم كافة
فهل يجوز ان يرجع فى امور الدين الى الروافض وغيرهم من
الضلال ويتعلم دستور عمل الحياة الابدية منهم ويكون المجلس
المركب منهم اماما من مات ولم يعرفه مات ميتة جاهلية۔

الجواب

انما مرجع اقوالهم جميعا الى رفع قيد المذهب ومزج الحق بالباطل
والتسوية بين السنة والبدعة والهدى والهوى واهاليهما فالله اكبر
على كل من عدا على الحق وعتا وتكبر ثم لولا ضيق المقام
لتكلمنا على هذا الحديث الذى اخطأ الخطيب فى نقل لفظه ايضًا
واما عده عدى التقليد. من اهل السنة فجهل شديد۔ بل
ضلال بعيد كما تقدم ثم اذ قد جعل الجميع من ائمة الحق و
هداة الدين فما بال الغوى۔ يبين الرافضى من السنى۔ وانما
السنى هو المحق المهدى. فكيف بامام هاد الى الصراط السوى
اعوذ بالله من ذهاب النور۔ انها لاتعمى الابصار ولكن تعمى
القلوب التى فى الصدور۔

لہ ایضاً ص۱۱ ۱۲ سلہ ایضاً ص۱۲ ۱۲

Marfat.com

دستور العمل کی تعلیم کے لئے بھی یہ جماعت تمہارے لئے خادم ہے۔ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں سنی شیعہ، پھر سنیوں میں مقلد غیر مقلد، یہ مجلس[1] کافۂ اسلام کے علماء کی ہے سنی شیعہ، مقلد غیر مقلد سب تو کیا روا ہے کہ امورِ دین میں رافضیوں وغیرہم گمراہوں کی طرف رجوع کی جائے اور ان سے حیاتِ ابدی کا دستور العمل سیکھا جائے اور یہ مجلس جو ان سب کی کھچڑی ہے وہ امام ہو کہ جو اسے بے پہچانے مرے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرے۔

الجواب

ندویوں کی سب باتوں کا مآل یہ نکلتا ہے کہ قیدِ مذہب اٹھا دیں۔ حق و باطل مٹا دیں سنت و بدعت، ہدایت و ضلالت اہلِ سنت و اہلِ بدعت سب کو یکساں بنا دیں تو اللہ اکبر کا نعرہ ہے ہر سرکش متکبر پر جس نے حق پر ظلم کیا ہے۔ پھر اگر مقام کوتاہ نہ ہوتا تو ہم اس حدیث پر کلام کرتے جس کے لفظ بھی اس پکچرار نے ٹھیک نقل نہ کئے۔ رہا اس کا دشمنانِ تقلید کو اہلِ سنت سے گننا یہ جہل شدید بلکہ ضلالِ بعید ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ پھر جب اس نے سب کو حق کے پیشوا اور دین کے رہنما ٹھہرا لیا تو اب اس گمراہ کو کیا ہوا کہ رافضی کو سنی سے جدا گنے۔ سنی وہی تو ہے جو حق و ہدایت پر ہو پھر اس کا کیا کہنا جو امام و ہادی راہ راست ہو غرض زوالِ نور سے خدا کی پناہ۔ بے یوں کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

---

[1] روداد سالِ دوم ص ۱۳

الرابعة والعشرون

خطب خطیب اٰخر فیہم سوّی الصوفیہ الکرام بالزنادقة والملاحدة الدہریة وجعلہم شرا من لایتقید باحکام الشریعة وقال ان الرّجل ان فہم مباحث الحدوث والقدم فماذا وان لم یفہم فماذا انما ہی کبحث النسبة المثناة بالتکریر۔

الجواب

معناہ ان ہٰذا من لغو الکلام وفضول القول وہو اجتزاء قبیح علی العقائد الاسلامیة فان اعتقاد قدم الخالق عزوجل وحدوث المخلوق ماجل منہ وقل کلاہما من ضروریات الدین واعتقاد قدم صفات الکمال للہ ذی الجلال من ضروریات مذہب السنة والجماعة کما لایخفی واما تسویة الصوفیة الکرام بالدہریة الطغام فکفی لاقامة الطامة الکبریٰ علی قائلہ و قابلہ قولہ عزوجل فیما یرویہ عن نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب اعاذنا اللہ من وساوس الشیطان اٰمین۔

الخامسة والعشرون

انشد منشد منہم ان اٰیة قل رب زدنی علما واٰیة قل ہل یستوی

---

[1] مضامین نظم و نثر صـ۲ ۱۲ [2] ایضا صـ۲۶ و ۲۷ ۱۲ [3] مضامین نظم و نثر صـ۹۲ و ۹۳ ۱۲

Marfat.com

بست وچہارم

ندویوں کے ایک اور لکچرار[1] نے لکچر دیا جس میں صوفیائے کرام کو زندیقوں ملحدوں دہریوں کے برابر کیا اور انہیں اس سے بدتر ٹھہرایا جو احکامِ شریعت کا پابند نہ ہوا اور[2] کہا آدمی حدوث و قِدم کے مباحث کو سمجھا تو کیا اور نہ سمجھا تو کیا جیسے نسبت مثناۃ بالتکریر کی بحث۔

الجواب

اس کے یہ معنٰی ہیں کہ وہ لغو کلام اور فضول بات ہے۔ یہ عقائد اسلام کے ساتھ بڑی گستاخی ہے۔ اللہ عزوجل کو قدیم اور مخلوق کے ہر بیش وکم کو حادث جاننا دونوں ضروریاتِ دین سے ہیں اور اللہ عزوجل کی صفاتِ کمال کو قدیم جاننا مذہب اہلِ سنت وجماعت کے ضروریات سے ہے جیسا کہ مخفی نہیں۔ رہا صوفیائے کرام کو کمینے دہریوں کے برابر ٹھہرانا، اس کے قائل اور اس کی بات قبول کرنے والے سب پر قیامتِ کبریٰ قائم کرنے کو اللہ عزوجل کا وہ ارشاد کافی ہے جو اس سے اس کے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے روایت فرمایا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت کرے میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وساوسِ شیاطین سے پناہ بخشے۔ آمین

بست وپنجم

ندویوں کے ایک شاعر[3] نے شعرخوانی کی جس کا حاصل یہ کہ یہ آیت تو کہہ اے رب میرے مجھے

---

[1] مضامین نظم ونثر ص۴۳ ۱۲ [2] ایضاً ص۴۶ و ۴۷ ۱۲ [3] مضامین نظم ونثر ص۹۲ و ۹۳ ۱۲

Marfat.com

الذین یعلمون والذین لا یعلمون وحدیث اطلبوا العلم ولوکان بالصین لاتختص بعلوم الدین بل یعم علوم المسلمین والنصاری والمشرکین وتعلم اللسان الانکلیزی وغیرہ والا لما کان لذکر الصین معنی فان العربیۃ لم تکن ثمہ وانما عنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تعلم لسان الصین۔

الجواب

ھذا تفسیر للقرآن العظیم۔ بالرأی السقیم وافتراء علی النبی العظیم۔ علیہ وعلی الہ الصلوۃ والتسلیم۔ وما ھی الا نزغۃ خبیثۃ نیشریۃ وقد بسطنا القول علی ما ھو المراد بالعلم فی الآیت والحدیث المذکور علی تقدیر ثبوتہ فانہ موضوع عند قوم وضعیف بالوفاق فی کتاب الحظر والاباحۃ من فتاوانا العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ۔

السادسۃ والعشرون

جماھیر علماء الھند تبعا لعلماء العرب کتبوا فتاوی بان الطائفۃ المنکرۃ للتقیید خارجۃ من اھل السنۃ والجماعۃ والصلوۃ خلفھا ممنوعۃ و تبعھم علی ذلک کبراء الندوۃ قبل حدوث خیالھا فی اذھانھم ثم لما احدثوھا ودعوا الناس الی الوفاق والخلاط مع جمیع اھل الزیغ الناکبین عن الصراط کتبوا[1] محضرا بکون اولئک الوھابیۃ الضلال من اھل السنۃ وجوزوا[2] الصلوۃ خلفھم من دون کراھۃ وحثوا[3] علی ذلک فی کتبھم وخطبھم

---

[1] براجع فتاوی السنۃ جواب السوال الاول ۱۲ [2] ندوی کی پہلی برکت ۱۲ [3] ایضا ۱۲ [4] مضامین اربعہ[5] مضامین نظم ونثر ص ۳۲ و ۳۳ ۱۲

Marfat.com

علم زیادہ دے اور یہ آیت تو فرما کیا برابر ہو جائیں گے عالم و جاہل۔ اور یہ حدیث کہ علم تلاش کرو اگرچہ چین میں ہو۔ کچھ علومِ دین سے خاص نہیں بلکہ مسلمانوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کے علوم اور زبان انگریزی وغیرہ کے سیکھنے سب کو عام ہیں ورنہ ذکرِ چین کے کیا معنی تھے کہ وہاں عربی نہ تھی ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چینی زبان سیکھنی مراد لی۔

الجواب

یہ اپنی رائے سقیم سے قرآنِ عظیم کے معنے بنانا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر افترار اٹھانا ہے۔ یہ نرا ناپاک نیچری مفسدہ ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل کہ آیتوں اور اس حدیث میں اگر صحیح مان لی جائے (کہ وہ ایک جماعتِ علمار کے نزدیک موضوع ہے اور ضعیف تو بالاتفاق ہے) علم سے کیا مراد ہے اپنے فتاوے العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی کتاب الحظر والاباحۃ میں ذکر کی۔

بست و ششم

جمہورِ علمائے ہند نے بہ پیروی علمائے عرب فتاویٰ لکھے کہ طائفہ غیر مقلدین اہلِ سنت و جماعت سے خارج ہیں اور نماز ان کے پیچھے ممنوع۔ اکابرِ ندوہ نے بھی جب تک ندوے کا خیال ان کے دماغ میں نہ اچھلتا تھا ان فتاوے میں علمار کی پیروی کی۔ پھر جب ندوہ جما یا اور لوگوں کو تمام کجرووں برگشتہ راہوں سے اتفاق اور میل جول کی طرف بلایا۔ اب اس مضمون کا ایک محضر بنایا کہ وہ وہابیان گمراہ اہلِ سنت ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز۔ اور اس کی طرف اپنے رسالوں اور لکچروں میں ترغیب دی

ملہ دیکھو فتاوی السنہ جواب سوال اول ۱۲ سکہ ندوہ کی پہلی برکت ۱۲ سکہ ایضاً ۱۲ سکہ مضامین رابعہ ملک مضامین نظم و نثر ملک ۱۲
مہ ناظم غازی پوری صدر ندوہ وغیرہما ارا کین ۱۲

Marfat.com

وقائم قائمان احدهما من المقلدين والآخر من المنكرين فاعتنقا و اظهرا البکا وقال المقلد الندوی منہما الیوم توافقنا نحن الفریقان بل لا یصح ان یقال فریقان فقد اتحدنا نحن الآن فہل کانوا اولا علی الحق ام الآن ظہر لہم فرجعوا الیہ۔

الجواب

کلا بل ضلوا واضلوا وانما الحق ما کان کتبہ علماء العرب العجم من اہل السنۃ والدین الاقوم۔ وللعبد الضعیف رسالۃ بسیطۃ فی المسألۃ سماہا النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید۔ اثبت فیہا عرش التحقیق علی ان الصلاۃ خلفہم ممنوعۃ بالمنع الشدید۔ فحصرہم ہذا الذی زعموا انہ اول برکات الندوۃ۔ انما ہو اول نحوسات الندوۃ۔ ومن اعجب الاشیاء الزعم المذکور من الندوی المقلد ویا لیت شعری ان لم یصر المقلد منہما منکر التقلید۔ ولا المنکر مقیدا بہذا التقیید۔ فکیف اتحدا نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

السابعۃ والعشرون

لما شدد التکبیر علماء السنۃ۔ علی کبراء الندوۃ۔ فی ہذا الخلاط۔ والتفریط والافراط۔ رجعوا الی انفسہم فقالوا انکم انتم الظلمون۔ ثم نکسوا علی رؤسہم فجاءوا یعتذرون فاعترفوا بذنوبہم لا نادمین۔ بل اقروا

لہ روداد سال دوم صفحہ ۹ ۱۲

Marfat.com

اور دو شخص ایک مقلد اور دوسرا منکر کھڑے ہو کر گلے ملے اور یہ روئی صورت بنائی اور ان دونوں میں سے ندوی مقلد بولا کہ آج ہم دونوں فریق میں اتفاق ہو گیا اب دو فریق کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اب تو ایک ہی ہو گئے تو آیا یہ اہلِ ندوہ پہلے حق پر تھے یا اب انہیں حق ظاہر ہوا کہ اس کی طرف پھر گئے۔

الجواب

ہشتم بلکہ خود گمراہ ہوئے اور اور لوگ گمراہ کئے حق تو وہی تھا جو علمائے عرب و عجم اہل سنت و دین راست نے تحریر فرمایا تھا بندۂ ضعیف کا اس مسئلے میں ایک مبسوط رسالہ ہے مسمّٰی بہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید اس میں عرش تحقیق اس امر پر قائم کیا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز سخت ناروا ہے تو ندویوں کا یہ محضر جسے انہوں نے ندوے کی پہلی برکت کہا ہے حقیقت میں ندوے کی پہلی نحوست ہے اور سخت اچنبے کی بات، اس ندوی مقلد کا وہ زعم مذکور ہے کاش میں جانتا کہ جب نہ ان میں مقلد منکر تقلید ہو گیا نہ منکر تقلید اس قید کا پابند ہوا تو دونوں ایک کیسے ہو گئے ہم اللہ عزوجل سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔

بست و ہفتم

جب علماء اہلسنت نے اکابر ندوہ پر اس گھال میل اور افراط و تفریط کے سبب سخت دار و گیر کی اب وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی جانوں سے بولے کہ ہاں ہاں تمہیں نے ظلم ڈھائے پھر سر کے بل اوندھائے گئے (یعنی اسی اگلی شقاوت پر پلٹے) تو بہانے بنانے آئے اب کی ہو کے مُعر

لہ روداد سال دوم صفحہ ۹ ۱۲ عہ غازی پوری صدر ندوہ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

واصروا مستكبرين. قال كبيرهم انما اخترنا هذه المحظورات لاجل الضرورات.
فتارة يقول نريد بهذا الوفاق دفع دعاة النصارى اذ لا يمكن ان يبقى
المسلمون بينهم النزاع. ثم يستطيعون مع اعداء دينهم الدفاع. واخرى يزعم
ان التشاجر يجر الى امور يصير به المسلمون ضحكة للكافرين. ويكون
فيها اهانة العلماء واعزة المسلمين. افهجو عالم بحضرة مخالفي الدين
الذين عندهم كل عالم بلا تفريق فرقة مقتدى الاسلام او ترافع
المسائل الدينية الى حكام النصارى والهنود دون علماء الدين
ووضع كلام الله وكلام الرسول عند اقدام الكفار من الدين نعوذ
بالله منه فهل هذه الاعذار صحيحة. ام باطلة قبيحة.

الجواب

هذا كله تلبيس كاسد. وتدليس فاسد. فان دفاع دعاة النصارى
لا يتوقف على ترك رد المبتدعين. ولا باهل السنة بحمد الله تعالى
حاجة الى اعانة هؤلاء الضلال فى رد الكافرين. بل فى علماء السنة وبعد
لله الحمد كثرة وافية. لرد الكفر والبدعة جميعا كافية. ولا تزال طائفة
من هذه الامة ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتى ياتى امر الله وهم على ذلك كما اخبر به الصادق المصدوق
صلى الله تعالى عليه وسلم فرد الكفار ورد المبتدعين. كلاهما من

ملہ مراسلات سنت وندوہ صلا ۱۲ ملہ روداد سال دوم صـ وغیرہ ۱۲ ملہ روداد سال دوم صـ ۱۲ ملہ ایضا صـ ۱۲

Marfat.com

ہوئے مگر نہ راہِ ندامت سے بلکہ اقرار کیا اور متکبر ہو کر اصرار کیا۔ ان کا بڑا بول لا ہم نے یہ حرام باتیں بسبب ضرورت اختیار کی ہیں۔ اب کبھی تو کہتا ہے اس اتفاق سے ہماری مراد پادریوں کے منادیوں کا دفع کرنا ہے غیر ممکن ہے کہ آپ باہمی نزاعات کو قائم رکھ کر دشمنانِ دین کے حملوں کو روک سکیں اور کبھی کہتا ہے اس قسم کے نزاعات سے مخالفینِ دین کو مضحکے کا موقع ملتا ہے۔ ہمارے علماء اور معززین اہلِ اسلام کی ہتک ہوتی ہے کیا کسی عالم کی مخالفین دین کے روبرو ہجو کرنا جن کے نزدیک ہر ایک عالم بلا تفریق مقتدائے اسلام ہے یا علمائے دین کو چھوڑ کر نصاریٰ اور ہنود کے اجلاس میں دینی مسائل کو پیش کرنا اور خدائے پاک اور رسولِ برحق کے کلام کو کفار کے پیروں میں رکھنا دین ہے نعوذ باللہ! تو کیا یہ عذر صحیح ہے یا باطل و قبیح؟

الجواب

یہ سب کھوٹی دھوکا بازی ہے، اور خراب و تباہ فریب سازی۔ نصاریٰ کے منادیوں کو دفع کرنا نہ رد بد مذہباں کے ترک پر موقوف و محصور، نہ بحمد اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ردّ کفار میں ان گمراہوں کی مدد لینی ضرور، بلکہ ہنوز بعنایتِ الٰہی علمائے سنت میں کثرتِ وافی ہے۔ جو کفر و بدعت دونوں کے رد کو کافی ہے۔ اور ہمیشہ اس امت سے ایک گروہ حق کے ساتھ غالب رہے گا۔ انہیں کچھ نقصان نہ دے گا جو انہیں چھوڑے یا ان کا خلاف کریگا یہاں تک کہ حکم الٰہی آئے گا اور وہ اسی غلبہ و شوکت پر ہوں گے جیسا کہ سچے نبی سچے مانے ہوئے نے خبر دی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو ردِّ کفار و ردِّ مبتدعین دونوں

سے مراسلات سنت و ندوہ ص۱۲ ۱۲ مکہ روداد سال دوم ص وغیرہ ۱۲ سکہ روداد سال دوم ص ۱۲ سکہ ایضا ص۹ ۱۲
عسہ ناظم ندوہ ۱۲

فرائض الدین۔ ولاتعارض بینهما۔ حتی لایمکن جمعهما۔ فقد مضت القرون المتطاولة علی اهل السنة وفقهم الله تعالیٰ فیهما لرد کلیهما۔ وکذلك یوفق بوعده الحق حتی لاتکون فتنة و یکون الدین کله لله فکیف یحل لاحد ترك فریضة لفریضة اخریٰ لاتضاد بینهما وهل هو الاکمن رفض الصلاة لاجل الصیام او ترك الزکوة بعذر القیام۔ علی ان الاهم الأکد هو الرد علی دعاة المبتدعین المسترشدین بالاسلام۔ المدلسین بعرض الأیات و الاحادیث۔ علی وجه التبدیل والتاویل الخبیث۔ لاضلال العوام۔ فهم اضر علی المسلمین۔ من الکافرین۔ فان المسلم وان کان ما کان فی غایة الجهل یعرف ان الکافر علی الباطل الصریح فلایصغی الیه۔ ولا یلقی بالا لما یتفوه لدیه۔ اما المبتدع فله عرة کعرة الجرب کما فی الحدیث فانظره اذا جاء یتخشع۔ و یرائی ویتصنع۔ وسرح لحیته۔ ووسع جبته۔ وکبر عمامته۔ فاوهم امامته۔ وتزیا لهم بزی العلماء۔ وتلا الأیات وروی الروایات عند الجهلاء۔ ثم وسوس فی صدورهم ان الذی یقول هو الثابت بکلام الله وکلام الرسول۔ جل جلاله وصلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهذا هو الداء العضال۔ والمکر الذی تزول منه الجبال۔ فاهم الاشیاء افساد امره۔ و رد کیده باذن الله فی نحره۔ و تغییر منکره۔ وتشهیر عجره

Marfat.com

ضرور ہیں دونوں فرضِ دین۔ اور ان میں ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ کہ باہم جمع نہ ہوسکیں
اہلِ سنت پر زمانۂ دراز میں جگ گزرے کہ ان میں من جانب اللہ دونوں فریق کفر و بدعت
کے رد پر موافق رہے اور اللہ تعالیٰ اپنے سچے وعدے سے انہیں یونہی توفیق دیتا رہیگا
یہاں تک کہ فتنہ نام کو نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ تو کیونکر کسی کو
حلال ہو سکتا ہے کہ ایک فرض کے لئے دوسرا فرض چھوڑے جو آپس میں ضد نہیں آخر
یہ ایسا ہی ہوگا کہ کوئی روزوں کے لئے نماز چھوڑے۔ یا بعذرِ قیام زکوٰۃ دینے سے منہ
موڑے۔ علاوہ بریں جو زیادہ مہم اور زیادہ مؤکد ہے۔ وہ ان بدمذہبوں ہی کے
مکلّبوں کا رد ہے۔ جو اسلام کے پردے میں آیتیں حدیثیں سناتے ہیں اور معنی بدل کر
اپنی خبیث تاویلوں سے چھل کر، عوام کو بہکاتے ہیں۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر،
کافروں سے کہیں بڑھ کر، کہ مسلمان اگرچہ کتنا ہی حد بھر کا جاہل ہے۔ اتنا پہچانتا ہے کہ کافر
کا دین صریح باطل ہے تو اس کی بات پر کان نہ دھرے گا اور اس کے بکنے کی پرواہ نہ کریگا
اور بدمذہب کا فساد تو بجلی کی طرح اڑ کر لگتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ارشا ہوا ہے۔ اس
وقت اسے دیکھو جب وہ بڑا فدا ترس بن کر آئے۔ اور دکھاوے بناوٹ کے رنگ
جمائے اور داڑھی پھٹکارے، اور ڈھیلا جبہ سنوارے، اور عمامے کا گھیر بڑا
کرے، کہ لوگوں کو امامت کا وہم گزرے۔ عوام کے آگے علماء کا روپ بھرے
اور آیتیں روایتیں ذکر کرے۔ پھر ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے کہ جو اس نے کہا
ہے وہی قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ تو یہ وہ مرض ہے کہ جس کے علاج میں عاجز
آئیں۔ اور وہ مکر ہے جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس ہر مہم سے بڑھ کر مہم یہی ہے کہ اس کا کام بگاڑ
جائے۔ بعنایتِ الٰہی اس کا مکر اسی کے گلے پر الٹا جائے۔ اس کی بری باتوں کی تغیر کریں، اسکی

Marfat.com

وبجره - هذا ماروى ابن ابى الدنيا فى ذم الغيبة و الحكيم الترمذى و الحاكم فى الكنى و الشيرازى فى الالقاب وابن عدى و الطبرانى فى الكبير و البيهقى و الخطيب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس و اما ما ذكر من جر التشاجر الى ما اخبر. فانما منشؤه ما قد يقع من بعض العوام من حماية المذهب بالتشاتم والتضارب وسوء الخصام. فيحتاج الى ترافع الامر الى الكفار وقاضيهم. لان بلادنا اليوم بايديهم. فدفعه انما هو بتسكين العوام. واظهار سوء ما يرتكبون بطيش الاحلام. فان اطاعوا فبها. والا فلا تزر وازرة وزر اخرى. ومعاذ الله ان تأتى الشريعة الغراء بسد شئ مستبشع. بارتكاب ما هو اشنع واخنع. فان الضرب والشتم والقيد والحبس والمصادرة لا يذهب بدينهم بخلاف ما تدعون اليه من الوداد. والاتفاق والاتحاد. فانظر يامن يريد حماية اخيه من رشح سحاب. فيقف بنفسه ويوقف اخاه تحت الميزاب. ولئن فرضنا ان شناعة الامرين على حد سواء. فمن اباح لك ان ترتكب حراما لتغير حراما اصد اشرع ام حكم هوى. بل لو استويا ما استويا. فانك غيرت حراما صنعه بعض من اخاك. بان ارتكبت حراما انت بنفسك ودعوت

Marfat.com

کھلی ڈھکی خرابیاں تشہیر کریں۔ یہ وہ بات ہے جو ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں اور حکیم ترمذی اور حاکم نے کتاب الکنی اور شیرازی نے القاب میں اور ابن عدی اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی و خطیب نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے ڈریں۔ اور وہ جو ناظم عذر کناں، کہ نزاع کا انجام چنین وچناں، اس کا منشا تو وہی ہے جو بعض عوام سے وقوع میں آتا ہے کہ حمایت مذہب میں گالی گلوچ مار پیٹ برا جھگڑا دخل پاتا ہے جس کے سبب مقدمہ نصاریٰ اور ان کے حاکموں کے یہاں جاتا ہے۔ کہ آج ہمارے شہروں پر انہی کا قبضہ ہے۔ اسکا علاج یہ تھا کہ عوام کی یورش گھٹائی جائے۔ اور غصے میں خفت عقل سے جو وہ کر بیٹھتے ہیں اس کی برائی بتائی جائے۔ اگر وہ مان لیتے تو بہت اچھا، ورنہ خدا ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں رکھتا۔ اور خدا کی پناہ کہ شریعت روشن کسی ناگوار بات کے بند کرنے کو اس کا حکم فرمائے جو اس سے بھی زیادہ بری اور بیہودہ ہو، کہ مار گالی بیڑیاں جیل خانہ جرمانہ ان کا دین نہ جائے گا۔ بخلاف اس محبت اتفاق اتحاد کے جس کی طرف تم بلاتے ہو کہ یہ انہیں بددین بنائے گا تو اب غور کر اے وہ جس نے اپنے بھائی کو بادل کے چھینٹے سے بچانے کا ارادہ کیا اور خود بھی پرنالے کے نیچے کھڑا ہوا۔ اور اس بھائی کو بھی وہیں کھڑا کر لیا اور اگر ہم مان بھی لیں کہ دونوں کی برائی یکساں ہے تو یہ تیرے لئے کس نے جائز کیا کہ ایک حرام مٹانے کو دوسرا حرام کرے۔ کیا یہ شریعت ہے یا حکم نفس و شیطان ہے۔ بلکہ اگر برابر ہوتے تو نہ برابر ہونے کہ تو نے وہ حرام جو تیرے بعض بھائیوں نے کیا یوں مٹایا کہ دوسرے حرام کا خود بھی مرتکب ہوا اور اس بھائی

Marfat.com

الیہ ذاک اخاک۔ فکان اولا وھو الذی زل۔ و اذن انت و هو کلا کما ضل۔ نزلنا لک عن ھٰذا کلہ فکان ناھیک الدعاء الی ترک النزاع المنجر الی الفساد۔ فما کان حادیک ان دعوت القوم الی الوداد و الاتحاد۔ اما خالفت بھٰذا الشرع المبین۔ اما خنت بھٰذا عوام المسلمین۔ وانت الاٰخر نزاک۔ ما اقتصرت ایضا علی ذاک۔ بل بطرت خطرت وعلی اقصی محادۃ المذہب صرت۔ اما تری فی کلماتک وکلمات خطباء نادیک ودعاتک۔ للسنۃ توھینا۔ وللبدعۃ تھوینا۔ و للحق تھجینا۔ وللباطل تحسینا۔ و فی ائمۃ الاسلام قدحا مھینا۔ وللضالین الطغام مدحا مبینا۔ بل کلمات کفر و الحاد یقینا۔ افھٰذا دین افھٰذا شرع افھٰذا اسلام۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز العلام۔ فانظر الی اعذارک الابرد من جرائمک الکبر۔ این ذھبت شذر مذر۔ فھل یذھبن کیدک ما یغیظ۔ واللہ لدینہ ناصر وحفیظ۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

الثامنۃ والعشرون

اذا کان ما ذکر من اقوال الولید و بکر وعمرو ومخلد وغیرھم من خطباء الندوۃ بذلک الحد من الشناعۃ کما افدتم فھل الاحکام اللاحقۃ لقائلیھا تلحق بعینھا لقابلیھا والذین اجازوھا وطبعوھا واشاعوھا وماذا یامر الشرع والحال ھٰذہ فی شرکۃ الندوۃ

Marfat.com

کو بھی اسی کی طرف بلایا۔ تو پہلے فقط اسی کا پاؤں پھسلا۔ اور اب تو اور وہ دونوں گمراہی میں مبتلا، جانے دے، ہم تیرے لئے ان سب سے درگزرے۔ تجھے اتنا بس تھا کہ نزاع فساد خیز چھوڑنے کی طرف بلاتا، قوم کو اس محبت و اتحاد کی دعوت دینے پر تجھے کس نے ابھارا۔ کیا تو نے اس سے شرعِ مبین کی مخالفت نہ کی۔ کیا تو نے اس سے عام مسلمین کی خیانت نہ کی، اور تجھے اے کینے ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر بھی تو نہ رُکا۔ بلکہ اترا کر اڑ چلا۔ اور مذہب سے انتہا درجے کی ضد باندھنے پر تُلا۔ کیا ہم نہیں دیکھتے جو تیری تحریروں میں ہے۔ تیرے لکچراروں مناد یوں کی تقریروں میں ہے، سنت کی توہین مٹانا۔ بدعت کو آسان بتانا۔ حق کی مذمت۔ باطل کی مدحت۔ ائمۂ اسلام کی سخت اہانت۔ کینے گمراہوں کی تعریف کے نغمے۔ بلکہ یقیناً کفر والحاد کے کلمے۔ کیا یہ دین ہے؟ کیا یہ شرع ہے؟ کیا یہ اسلام۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز العلام۔ اب اپنے عذروں کو سوچ جو تیرے کبیرہ جرموں سے بھی زیادہ بے لطف تھے۔ کدھر تتر بتر گئے۔ کیا تیرے مکر سے تیرے دل کی گھٹن جانے والی ہے؟ اور اللہ اپنے دین کا نگہبان و والی ہے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جس نے ساری مخلوق پالی ہے۔

بست و ہشتم

جب کہ ولید و بکر و عمر و مخلد وغیرہم لکچریاں ندوے کے اقوال اس درجہ شناعت پر تھے جیسا کہ آپ نے افادہ فرمایا تو کیا جو حکم ان قائلوں پر لگے بعینہٖ ان پر بھی لگیں گے جنہوں نے وہ اقوال قبول کئے۔ ان کی اجازت دی انہیں چھاپا شائع کرایا اور ایسی حالت میں شرع ندوے کی شرکت

Marfat.com

واعانتها بمال او اعمال افیدونا یرحمکم اللہ تعالیٰ۔

الجواب

کل حکم مر علی الاقوال المسطورۃ۔ للاشخاص المذکورۃ۔ من الالحاد والضلال والافتراء علی اللہ والافتراء علی الرسول و عداوۃ الحق ومعونۃ الباطل وغیر ذلک فانہا تلحق القابلین کمثل القائلین علیہم اوزار من اقوالھم لا تنقص شیئا من اثقالہم فان الاجازۃ والاشاعۃ لا علی وجہ الانکار رضی وتسلیم و رضا سیئۃ سیئۃ مثلہا بل قد یفوق علیہا فی الوبال الوخیم۔ فالرضا بالکفر کفر وبالالحاد الحاد وبالبدعۃ بدعۃ وبالاثم اثم بل کفر بواح ان کانت حرمتہ من ضروریات الدین۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ فالواجب علیہم جمیعا وعلی کل من وافقہم المبادرۃ الی التوبۃ النصوح من تلک العقائد الضالۃ۔ والخیالات الباطلۃ۔ فان تابوا واصلحوا فاخوانکم فی الدین والا فیجب علی المسلمین ان یہجروھم ویجانبوھم ویفروا عنہم من فورھم فرارا و یحسبوا شرکتہم نارا کبارا۔ ولا یحملوا باعانتہم بمال او اعمال اثقالا واوزارا فان نبیکم الرؤف الرحیم الحریص علیکم الارأف بکم منکم بانفسکم قد امرکم فقال وقولہ الحق ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم فمن احب دینہ فہذا السبیل۔ والھدایۃ والتوفیق بید اللہ الجلیل نسأل اللہ العفو والعافیۃ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ

Marfat.com

اور مال و بدن سے اس کی اعانت پر کیا حکم فرماتی ہے ہمیں فائدہ بخشیے اللہ تعالیٰ آپ رحم کرے۔

الجواب

اشخاص مذکورہ کے اقوال مسطورہ پر جو احکام الحاد و ضلال و افترا علی اللہ و علی الرسول و دشمنی حق و مددگاری باطل وغیرہا کے جڑے۔ وہ سب قائلوں کی طرح قبول کرنے والوں پر بھی پڑے۔ ان کے بوجھ میں ان کی گردنیں بھی دبیں۔ اور ان پر سے کچھ بار کی کمی نہیں۔ کہ اجازت اور بے ردو انکار اشاعت قبول و پسند ہے۔ اور ہر گناہ کی پسند اس کی مثل گناہ بلکہ کبھی وبال گراں میں اس سے بھی بلند ہے۔ مثلاً کفر کی پسند کفر۔ الحاد کی الحاد۔ بدعت کی بدعت اور گناہ کی گناہ بلکہ صریح کفر ہے جبکہ اس کی حرمت منجملہ ضروریات ایمان اور خدا کی پناہ جو ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ تو اراکین ندوہ اور جتنے ان کی موافقت کا دم بھریں۔ سب پر فرض کہ ان گمراہ عقیدوں باطل خیالوں سے فوراً توبہ نصوح کریں۔ پس اگر وہ تائب ہوں اور اپنے حال کی اصلاح کر لیں جب تو تمہارے دینی بھائی ہیں ورنہ مسلمانوں پر واجب کہ انہیں چھوڑ دیں ان کے پاس نہ جائیں۔ ان کی نزدیکی سے فوراً فرار کی ٹھہرائیں انکی شرارت کو بڑی آگ تصور فرمائیں۔ مال یا بدن سے ان کی کوئی اعانت کر کے اپنی گردن پر بارِ گناہ نہ اٹھائیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نرم دل مہربان۔ تمہاری بھلائی کے کمال خواہاں۔ تم پر تمہاری جانوں سے بڑھ کر مہربان نے تمہیں حکم دیا اور فرمایا اور انہی کا ارشاد سچا ہے کہ ان لوگوں سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں یہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں یہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں جسے اپنا دین عزیز ہو تو راہ یہ ہے اور ہدایت و توفیق اللہ ذوالجلال کے اختیار۔ ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اللہ درود بھیجے

Marfat.com

تعالیٰ علیٰ خلقه وسراج افقه سیدنا ومولانا محمد وآله و
صحبه اجمعین ۔ وکان ذٰلک للیلتین مضتا من النصف الاخیر
من الشهر شوال العاشر من العام الثالث من العشر الثانیة من
المائة الثالثة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی۔
وامنی وامانی۔ ومعطی الامانی۔ ومولی التهانی۔ ومولی الخلائق
الاقاصی والادانی۔ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ وعلیٰ اٰله وصحبه
وبارک وکرم ــ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

کتبه عبده المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنه بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ١٣٠١
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

مخلوقِ الٰہی کے انتخاب ۔ الٰہی آسمان کے آفتاب ۔ ہمارے مولیٰ و سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب سب پر ۔ یہ فتوے لکھا گیا جب دو راتیں گزری تھیں ہزار دوم کے تیسری صدی کے دوسرے عشرے کی تیسرے سال کے دسویں مہینے کے پچھلے نصف سے ان کی ہجرت سے جو میرے دین و ایمان ہیں ۔ میرے امن و ایمان ہیں ۔ آرزوئیں عطا فرمانے والے ۔ مبارکباد ول کی عطائیں برسانے والے ۔ تمام مخلوقِ پروردگار ۔ دور و نزدیک سب کے سردار صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ و بارک و کرم ۔ واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم ۔ وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

تصدیقات الحرام

سنہ ۱۳۱۷

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد فقد نظرت فی ھذہ العجالۃ من اولھا الی اٰخرھا ونظرت فی الاجوبۃ الثمانیۃ والعشرین فعلمت انھا مع الاجوبۃ المذکورۃ من افضل المصنفات والمؤلفات لاسیما وھی لداعی نہ مذھب اھل السنۃ والجماعۃ وھتک مذھب اھل الزیغ والکفر والضلالۃ فقد اجاد مؤلفھا فیما سطر وافاد فجزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین افضل الجزاء وشکر مسعاہ وادام عزہ وجمالہ وکمالہ فی دنیاہ واخراہ اٰمین

امر برقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ ورئیس العلماء بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشائخہ ومحبیہ والمسلمین اجمعین۔

محمد سعید بابصیل ۱۳۰۰

Marfat.com

کشف تصحیحات

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۱)

زاں بعد میں نے اس عجالے کو اول تا آخر دیکھا اور اس کے اٹھائیس جوابوں پر نظر کی تو میں نے جانا کہ وہ افضل تصنیفات و تالیفات سے خصوصًا وہ اس کی تصنیف ہے جو اہل سنت و جماعت کی یاوری اور مشرب اہل زیغ و کفر و ضلالت کی پردہ دری کی طرف بلانے والا ہے۔ مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ رکھے۔ آمین

اس تصدیق کے لکھنے کا حکم دیا اپنے رب سے کمال کامیابی کے امیدوار
محمد سعید بن بابصیل شافعیہ کے مفتی مکہ معظمہ کے
رئیس العلما نے اللہ اس کے اور اس کے والدین و
اساتذہ و دوستاں و جملہ مسلمانان کے لئے
مغفرت فرمائے۔

محمد سعید بابصیل ۱۳۰۰

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٢) الحمد لله رب العلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه اجمعين. اما بعد فانى لما طالعت هٰذه الاجوبة السديدة. رأيتها فى بابها فريدة. لايشك فى ذٰلك الامنافق مرتاب. اوعدو حاد عن الحق والصواب. مشيدة بالكتاب والسنة. لها فى قلوب الملحدين طعن الاسنة. والحمد لله الذى وفق هٰذا الفاضل لمثل هٰذا التاليف الشريف. الدال على رفعة قدره ورسوخ قدمه المنيف كثر الله امثاله. واحسن مآله. وختم لنا وله بالحسنى وزيادة. فلقد اجاد فيما قاله وافاده. نصرة للحق وازهاقا للباطل ونبرأ اللّٰهم اليك مما تفوه به طوائف المارقين من الدين. من النيشرية والرافضة والوهابيين وغيرهم من الملحدين. وامتنا اللّٰهم على مذهب اهل السنة والجماعة لاضالين ولامضلين. ولامغيرين ولامبدلين. وانت حسبنا ونعم الوكيل. كتبه بقلمه الراجى عفو ربه ذى الجلال محمد صالح ابن المرحوم العلامة صديق كمال. الحنفى المفتى مكة المكرمة كان الله له ولوالديه. واحسن اليهما واليه. آمين.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٣) الحمد لله الذى حمى شريعة سيد المرسلين. من انتحال الغالين.

Marfat.com

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ پروردگارِ عالم کو۔ اور درود و سلام اشرفِ پیغمبراں پر نازل ہو محمد ہمارے آقا و سرور۔ اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔ پس ازاں جب یہ صحیح جواب میرے مطالعہ میں آئے۔ میں نے اس باب میں لاجواب پائے۔ ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین۔ یا کوئی دشمن حق و صواب سے کنارہ گزیں۔ قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں۔ ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں۔ شکر اس خدا کا جس نے اس فاضل کو ایسی تالیف شریف کی توفیق دی۔ جس نے اس کی بلندی قدر و رسوخ قدم فائق پر دلالت کی۔ اللہ تعالےٰ اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام اچھا بناتے۔ اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و دیدارِ الٰہی پر فرمائے کہ خدا کی قسم اس نے نصرتِ حق و اہلاکِ باطل کے لئے بے شک خوب کہا اور فائدے دیے۔ الٰہی ہم تیری طرف التجا لا کر ان باتوں سے بیزار ہوتے ہیں جو طوائفِ بے دین۔ نیچری و رافضی و وہابی وغیرہم ملحدوں نے بکیں۔ الٰہی ہمیں مذہبِ اہلِ سنت و جماعت پر مرنا نصیب کر۔ نہ بہکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دین بدل کر نیا رنگ لانے والے۔ تو ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز۔ بقلمِ خود لکھا اپنے رب جلیل کی مغفرت کے امیدوار محمد صالح بن علامہ مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ تعالےٰ اس کا اور اس کے والدین کا والی رہے اور ان سب کے ساتھ احسان۔

---

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے حد سے گزرنے والوں کے جھوٹے ادعائے دیں،

Marfat.com

وابداع الملحدين. بالدلائل القاطعة والحجج والبراهين.
وايدها بعلماء السنة اهل الحق واليقين. والصلوٰة والسلام
علىٰ سيدنا محمد الذى جاء بالملة السمحة فكان من
اهلها من عمل بها وخالفها. القائل لاتزال طائفة من امتى
قوامة على امر الله لايضرها من خالفها وعلىٰ اٰله الذين
مانوا على الحق ظاهرين. واصحابه حملة الشريعة
الذين بذلوا ارواحهم فى نصرة هٰذا الدين. امتثالا
لامره وغيرة لدينه وحمية. الذين من تقصهم مرق من
الدين كما يمرق السهم من الرمية. وعلى التابعين
لهم الذين قصموا شبه الطغاة اهل الالحاد. ومن
يضلل الله فماله من هاد. وبعد فانى نظرت اجوبة الشيخ
الفاضل. والعلامة الكامل. الاخ فى الله الشيخ احمد رضا
حفظه الله وحشرنا جميعا فى زمرة النبى المرتضى. فوجدتها موافقة
للصواب. مطابقة للسنة والكتاب. وقد ابدى فيها من الدلائل
والبراهين مايغنى المستفيد من العباد. ويقمع الضالين الباغين
من اهل الكفر والرفض والعناد. وقد بذل فيها وسعه وجهده
مع السداد. ولايلام المرء بعد الاجتهاد. فلقد قام بفرض الكفاية
عن علماء المسلمين. فجزاه الله بصنيعه خيرا واقر بفعله
عين سيد المرسلين. فنسأل الله سبحٰنه وتعالىٰ ان يحمينا من

Marfat.com

اور ایجادات شنیعہ ملحدین سے ۔ شریعت سید المرسلین کی حمایت فرمائی ۔ اس پر یقینی قطعی دلیلوں حجتوں کی اقامت فرمائی ۔ علمائے سنت اہل حق و یقین سے اس کی تقویت فرمائی ۔ اور درود و سلام ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو نرم و آسان دین لے کر تشریف لائے ۔ اس کے اہل سے ہو جو اس پر عمل کرے اور اس کا عہد نباہے ۔ وہ فرماتے ہیں ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حکم الٰہی پہ خوب قائم رہیگا اسے ضرر نہ دے گا جو اسکا خلاف چاہے ۔ اور ان کی آل پر جو ہمیشہ حق کیساتھ غالب ہے ۔ اور اصحاب پر کہ انکی شریعت کے حامل ہوئے جنہوں نے بقصد مددگاری دین ۔ انکا حکم ماننے اور ان کے دین کی غیرت و حمیت میں اپنی جانیں دیں ۔ جو ان کی شان گھٹائے دین سے باہر آئے ۔ جیسے تیر شکار سے نکل جائے ۔ اور ان کے تابعین پر جنہوں نے سرکش ملحدوں کے شبہات کے ٹکڑے اڑائے ۔ اور جسے خدا گمراہ کرے اسے کون راہ دکھائے ۔ زاں بعد میں نے سردار فاضل ۔ علامۂ کامل ۔ برادر دینی مولانا احمد رضا کے جواب دیکھے ۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے ۔ اور ہم سب کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پسندیدہ کے گروہ میں اٹھائے میں نے وہ جواب موافق صواب و مطابق سنت و کتاب پائے مصنف نے ان میں وہ دلائل و براہین ظاہر فرمائے ، کہ بندگان خدا میں جو فائدہ لینا چاہے اسے کافی ہیں ۔ اور گمراہوں باغیوں اہل کفر و رفض و عناد کی جڑ بنیاد کے نافی ہیں مصنف نے ان میں اپنی قدرتیں کوششیں راست کرداری و راست گفتاری کے ساتھ خرچ کیں ۔ اور انسان پر حق میں کوشش کے بعد (کسی کے نہ ماننے کا) الزام نہیں ۔ واللہ کہ مصنف نے تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دکھایا ۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے ۔ اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہمیں یہ سوال ۔ کہ ہم سے دور رہے کجی د

Marfat.com

الضلال. بجاه محمد والآل. وصلى الله على سيدنا محمد
وعلى آله واصحابه وسلم. قاله بفمه وكتبه بقلمه
المفتقر الى رب الناس. السيد عمر بن سالم بن
عمر العطاس المدرس بالحرم الشريف المكي غفر الله له
ولمشائخه والمسلمين آمين.

عمر بن سالم العطاس

---

(٢) بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن تفرد بالايجاد. ونور قلوب اوليائه بصحيح الاعتقاد. وصلاة وسلاما على افضل العباد. سيدنا محمد الهادى الى سبيل الرشاد. الماحى بواضح براهين شريعته سفسطة اهل الزيغ والعناد. وعلى آله واصحابه واتباعه واحبابه الطاهرين الامجاد. اما بعد فانى لما سرحت جواد النظر واطلقت عنان الفكر. فى ميادين هذا السفر المبتكر. الفيته قد جمع من ساطع ادلة الشريعة الجليلة. ويقينياتها القاطعة المنيعة. ما ازاح به شبه الملحدين. ودحض اباطيل المعاندين المتمردين. الخارجين عن الملة الحنيفة المؤيدة بالبراهين. فلله در مؤلفه ما اتقنه وما ابهاه امتع المولى بطول حياته وجزاه عن الامة افضل الجزاء انه ارحم الراحمين. قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام

Marfat.com

ضلال ۔ بجاہ محمد و حرمت آل ۔ اور اللہ کے درود و سلام محمد ہمارے سرور ۔ اور ان
کے آل و صحابہ پر ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا محتاج بارگاہ رب
الناس سید سالم بن عمر عطاس علوی مدرس
حرم شریف مکی نے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے
استاذوں اور سب مسلمانوں کو بخشے ۔ آمین

عمر ابن سالم العطاس

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سراہنا اسے کہ پیدا فرمانا خاص سب اسی کے لئے ۔ اس نے سچے عقیدوں سے اپنے دوستوں کے دل نورانی کئے ۔ اور درود و سلام بہترین عباد ۔ ہمارے سردار محمد ہادی راہِ رشاد پر جنھوں نے اپنی شریعت کی روشن دلیلوں سے ٹیڑھے ہٹ دھرموں کے جھوٹے چٹکلے مٹائے ۔ اور ان کے آل و اصحاب و پیروان و احباب پر کہ طیب و جلالت سے متصف آئے ۔ بعد ازاں میں نے رہوارِ خوش رفتار نظر کو اذنِ جولان دیا اور اس تازہ نو آئین کتاب کے میدانوں میں عنانِ فکر کو نرم کیا ۔ تو اسے پایا کہ اس نے جلیل شریعت کی بلند حجتیں ۔ اور اس کی معزز قطعی یقینی ہدایتیں ۔ وہ جمع کیں جن سے ملحدوں کے شک مٹا دیئے ۔ اور معاندوں سرکشوں یقینی مدلل دینِ اسلام سے نکل جانے والوں کے باطل مذہب مٹا دیئے ۔ مصنف کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے ۔ اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے فضل جزا دے ۔ وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہر والا ہے ۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام میں طلبہ علم کے خدمتگار

Marfat.com

راجی عفو ذی العرش المجید عمر بن ابی بکر باجنید عفی الله تعالیٰ عنه واحبابه والمسلمین آمین۔

عمر بن ابی بکر باجنید ١٢٩٦

بسم الله الرحمٰن الرحیم

(٥) حمد لمن جعل الحق قویا عالیا۔ وجعل الباطل سافلا واهیا۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد المبعوث بالدین القویم۔ والصراط المستقیم وعلیٰ آله الطاهرین۔ من زیغ کل مبتدع لئیم۔ واصحابه الذین بذلوا مهجهم واجسامهم فی نصرة هٰذا النبی الکریم۔ فتأسست بذلك القواعد۔ وحصلت لکل مستفید جمیل الفوائد۔ وعلیٰ من تبعهم فی نهجهم من کل ذاب عن الدین۔ بالدلیل القوی المتین۔ فجزاهم المولیٰ افضل الجزاء۔ واخزی من مال عن سبیلهم اشد الخزاء۔ وبعد فقد وقفت علیٰ هٰذه الاجوبة القویة۔ علی الاسئلة السنیة۔ وماکتبه علماؤنا وسادتنا مؤید لذلك۔ ومقرر لما هنالك۔ لازالوا للدین ناصرین۔ وللسنة حامین۔ کثر المولیٰ امثالهم۔ وایدا اقوالهم وشید احوالهم۔ بجاه خاتم النبیین۔ علیه وعلیٰ آله وصحبه افضل صلاة المصلین وسلام المسلمین۔ فی کل وقت وحین۔ قال ذلك الحقیر الفقیر الیٰ مولاه الغنی حسین بن محمد الحبشی امتثالا لامر سادتنا والا فلست فی العیر ولا فی النفیر۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

(٦) الحمد لله وحده۔ لاضد له ولاند له۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا

Marfat.com

مالک عرشِ عظیم کے امیدوار۔ عمر بن ابی بکر باجنید نے اللہ تعالےٰ اسے اور
سب دوستوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین

عمر ابن ابی بکر
باجنید
۱۲۹۶

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اُسے جس نے حق کو بلند حجت کیا۔ اور باطل کو زیردست کیا۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر کہ دین درست و راہِ راست لیکر مبعوث ہوئے اور ان کی آل پر کہ ہر بدمذہب کینے کی کجی سے پاک رہے۔ اور ان کے اصحاب پر جنہوں نے اس نبی کریم کی مدد کے لئے اپنی جان و بدن تج دئے۔ کہ اس سے قواعدِ دین نے استحکام پائے۔ اور ہر فائدہ لینے والے کو نفیس فائدے ہاتھ آتے۔ اور ان کے پیروانِ راہ پر کہ شبہات ہٹاتے ہیں دین سے۔ دلیل پر زور متین سے۔ مولیٰ تعالیٰ انہیں بدلے میں سب سے بہتر بھلائی دے۔ اور ان کی راہ سے الگ چلنے والے کو سب سے سخت زرسوائی دے۔ پس ازاں میں نے یہ پُر زور جواب دیکھے۔ جو ناکس لوگوں کے با: میں لکھے گئے۔ اور جو کچھ ہمارے علماء ہمارے سرداروں نے لکھا ہے اسکی تائید و تصویب کیسا ہے۔ وہ ہمیشہ ناصرِ ملت و حامیٔ سنت رہیں۔ مولا تعالیٰ ان کے امثال بڑھائے۔ اور انکے اقوال کی تائید فرمائے۔ ان کے احوال میں مضبوطی لائے۔ صدقہ خاتم النبیین کا ان پرادران کے آل واصحاب پر ہر وقت ہر آن۔ بہتر درود ورود خاناں۔ و خوشتر سلام سلام گزاراں اسے کہا حقیر۔ اپنے مولائے غنی کے فقیر حسین بن محمد حبشی نے اپنے سرداروں کے حکم سے ورنہ میں نہ شمار میں نہ قطار میں۔

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو حمد و ثنا۔ جس کا نہ کوئی ضد نہ کوئی ہمتا۔ اور درود و سلام ہمارے آقا

Marfat.com

محمد لا نبی بعده۔ وعلی آلہ واصحابہ المنتصبین لازالۃ شبہ اہل الزیغ والخلاعۃ۔ والقائمین بابطال سفسطۃ اولی الضلال و الملاحدۃ۔ اما بعد فیقول العبد الفقیر الراجی الی رحمۃ ربہ القوی تفضل الحق عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بلطفہ الخفی۔ لما طالعت ھذہ الاجوبۃ السدیدۃ بامعان نظر وتدقیق فکر رأیتھا۔ احسن اجوبۃ الفت فی بابھا۔ الدالۃ علی رسوخ علوم المؤلف العالم العلامۃ۔ و الفہامۃ۔ الذی ھو فی الاعیان۔ بمنزلۃ العین فی الانسان۔ جزاہ اللہ تعالی عنا وعن المسلمین خیر الجزاء۔ فی دار الاولی والاخرۃ۔ و نفعنا اللہ تعالی والمسلمین بعلومہ مادام الشموس طالعۃ والنجوم ساطعۃ۔ بحرمۃ سید الاولین والآخرین۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

الحق
تفضل

---

(۷) الحمد للہ الذی حمی حوزۃ الاسلام بصیانۃ علماء الدین۔ ومحا واماء من سعی فی اطفاء نورہ بقھرہ المتین۔ واعز من اعز دینہ الشامخ۔ الاصول الساحی العماد الراسخ۔ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا محمد سید ولد عدنان۔ وعلی آلہ واصحابہ وتابعیھم باحسان۔ الی یوم الدین۔ خصوصا علمائہ العاملین۔ وبعد فقد اطلعت علی ما کتبہ العلامۃ الاوحد۔ الھمام الامجد۔ مولانا الشیخ احمد رضا بلغہ اللہ تعالی کل مقام احمد۔ فھذہ رسالۃ عجیبۃ ملتقطۃ

Marfat.com

محمد پر۔ جن کے بعد کوئی نبی نہ پیمبر۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ کہ ٹیڑھے نافرمانوں کے شبہے دور فرمانے پر قائم رہے۔ اور گمراہوں ملحدوں کے خرافات باطل کرنے پر دائم۔ بعد ازاں کہتا ہے بندۂ حقیر۔ امیدوار رحمتِ ربِ قدیر۔ تفضل الحق، اللہ اپنے لطفِ خفی سے اسے۔ اور اس کے ماں باپ کو بخشے۔ یہ جواب، صحیح وصواب، نظرِ عمیق وفکرِ دقیق سے۔ میرے مطالعہ میں آئے۔ جس قدر فتوے ایسے مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر پائے۔ یہ بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ۔ فاضل فہامہ۔ کہ عمائد میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ ان کے علوم بہت پکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے۔ اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے۔ جب تک سورج چمکیں۔ اور ستارے طلوع کریں۔ صدقہ اپنے سب اگلوں پچھلوں کے سردار کا ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلامِ خدا۔ آمین۔

تفضل الحق

سب خوبیاں اللہ کو جس نے علمائے دین کی حفاظت سے بیضۂ اسلام کی حفاظت کی۔ اور ۷
جو اس کے نور بجھانے میں ہوا اپنے قوی قہر کے تیر سے اس کی جان لی۔ اور جس نے اس کے رفیع اصول بلند ستون والے محکم دین کا اعزاز کیا اسے عزت دی۔ اور نہایت کامل و تمام۔ درود وسلام۔ ہمارے آقا سردار اولادِ عدنان پر۔ اور ان کے آل واصحاب وتابعین باحسان پر۔ تا روزِ محشر خصوصاً علمائے باعمل پر۔ پس ازاں میں مطلع ہوا۔ اس پر جو لکھا علامۂ یکتا۔ صاحب ہمت بلند وعزت مولٰنا احمد رضا نے۔ اللہ عزّ و جل اسے مقامِ کمالِ ستائش کو پہنچائے۔ یہ تو عجیب رسالہ ہے جس کے مسائل

Marfat.com

مسائلها من الاحاديث النبوية ومن نصوص العلماء فلا مجال فيها لانكار الجهلاء المعاندين للدين. فلله در مؤلفها حيث بذل همته فى بيان الرد على هؤلاء الفرق الضالة المبتدعة فجزاه الله احسن جزائه وجعله ذخيرة لهذا الدين. وكثر الله من امثاله على ممر السنين امين يارب العلمين. وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم. رقمه راجى عفو ربه المنان محمد سعيد بن محمد بن سليمان المدرس بالحرم الشريف.

محمد سعيد
۱۳۰۹

---

(۸) الحمد لله الذى جعل العلماء وسيلة للارشاد. وسيفا قاطعا لمن اراد العناد والفساد. والصلاة والسلام على شرف الخلق والعباد. سيدنا محمد واله وصحبه الكمل العباد. وبعد فقد اطلعت على اجوبة العلامة الفهامة الشيخ احمد رضا. وتحريراته المؤيدة بالكتاب والسنة المرضاة للرب خالق الفضا. فوجدتها تامة المعانى والالفاظ. التى لا يقدر على مثلها اكثر الحفاظ. اعلى الله مناله فى اعلى عليين. مع احباب الانبياء والمرسلين. امين يارب العلمين. اقول وبالله اعول. ان فعل هؤلاء ليس هو الا هوى نفس واتباع للشيطن اما يخشون عقوبة الله تعالى غيرة منه على الاسلام اما يعتقدون الموقف غدا والفضيحة بين يديه وما احسن ما قيل شعر

احادیث نبویہ وارشاداتِ علماء سے چن کر آئے۔ تو جاہلوں دین کے دشمنوں کو اس میں انکار کی گنجائش نہیں۔ مؤلف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ان گمراہ بدمذہب گروہوں پر رد کے اظہار میں اپنی ہمتیں صرف کیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی جزاؤں میں سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے لئے اسے ذخیرہ بنائے۔ اور مدتہا مدت تک اسکے سے لوگ اہلسنت میں بکثرت لائے۔ آمین یارب العالمین۔ اور درود وسلام رب اکبر بہترین عالم محمد ہمارے سرور پر۔ اور انکے آل واصحاب سب پر۔ راقم اپنے کمال محسن پروردگار کے عفو کا امیدوار، محمد سعید بن محمد سلیمان مدرس حرم شریف۔

محمد سعید ۱۳۰۹

---

(۸) سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے علماء کو وسیلۂ رہنمائی ٹھہرایا۔ اور جو عناد و فساد چاہے اس کے لئے انہیں شمشیرِ براں بنایا۔ اور درود وسلام تمام مخلوقِ الٰہی و بندگانِ خدا سے بہتر ہمارے مولےٰ محمد اور ان کے آل و اصحاب کاملین خدا پرست پر۔ بعد ازاں علامہ فہامہ مولانا احمد رضا کے جواب، اور ان کے نوشتے مؤید بہ سنت وکتاب۔ وجہ رضائے خالق فضا رب الارباب میری نظر میں آئے۔ میں نے معانی میں کامل اور الفاظ میں تام پائے، ایسی تصنیف پر اکثر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔ اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے ایسا ہی کر اے پروردگار سارے جہان کے۔ میں کہتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسا رکھتا ہوں۔ کہ ان ندویوں کا یہ کام نہیں مگر ہوائے نفس و پیروی شیاطین۔ کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں عذاب کے شکنجے میں لے۔ کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

تذکر یوم تاتی اللہ فردًا　　وقد نصبت موازین القضاء
وهتکت الستور عن المعاصی　　وجاء الذنب مکشوف الغطاء

ومنه ابلغ واسرع رشقا فی النحور. قول من یجمع الناس لیوم لاریب فیه یوم النشور. یعلم ما فی السموات والارض ویعلم ما تسرون وما تعلنون واللہ علیم بذات الصدور. اما یخافون من یوم تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاری وما هم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید اقول هذا لمن طلب الحق والبیان. فقد کشف له الغشاء وبان. واما من مراده بالجدال اطفاء نور اللہ فاللہ متم نوره ولو کره الکفرون واوصی اخواننا المسلمین ان یقوموا علی هؤلاء اعداء الدین وینصروا دینهم القویم فقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قد اجارکم اللہ من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة رواه ابوداؤد واخرج الطبرانی فی الکبیر من حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنه وفی الصغیر والاوسط بسند جید عن علی رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

Marfat.com

وہ دن کر یاد جب پیشِ خدا تو اکیلا آئے اور میزان لائیں
گناہوں کے حجاب ایک ایک ہوں چاک جرائم برملا بے پردہ آئیں

اور اس سے بھی بلاغت میں بڑھ کر۔ اور سینوں میں تیر برسانے میں جلد تر۔ اس کا ارشاد ہے جو لوگوں کو جمع فرمائے گا اس دن جس میں شک ناممکن۔ وہ کونسا دن ہے حشر کا دن۔ کہ فرماتا ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ خبردار ہے دلوں کی بات سے کیا اس دن سے نہیں ڈرتے جب ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھن گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو خیال کرے کہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یہ میں اُس کے لئے کہتا ہوں جو حق دبیان کا طلب گار ہے۔ کہ اس کے لئے پردہ اٹھ گیا اور حق آشکار ہے۔ رہا وہ جو جھگڑ کر خدا کا نور بجھانا چاہے۔ تو اللہ اپنا نور ضرور پورا کرے گا اگرچہ کافروں کو برا لگے۔ اور میں اپنے مسلمان بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان دشمنانِ دین کے دفع کو کھڑے ہو جائیں اور اپنے دینِ راست کی مدد فرمائیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک تمہیں اللہ عزوجل نے تین باتوں سے پناہ بخشی تمہارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمہارے ضرر کی دعا نہ فرمائیں گے کہ سب ہلاک ہو جاؤ۔ اور باطل والے اہلِ حق پر غلبہ نہ پائیں گے۔ اور تم گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی اور طبرانی نے کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور صغیر و اوسط میں بسند جید حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ثلث هن حق لا يجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن
لا سهم له ولا يتولى الله عبدا فيوليه غيره ولا يحب
الرجل قوما الا حشر معهم واحمد باسناد جيد ثلث
احلف عليهن لا يجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن لا سهم
له واسهم الاسلام ثلث الصلوٰة والصوم والزكوٰة ولا يتولى
الله عبدا فى الدنيا فيوليه الله غيره يوم القيمة ولا يحب
الرجل قوما الا جعله الله معهم والحاكم وصححه الشرك اخفى من
دبيب النمل على الصفا فى الليلة الظلماء وادناه ان تحب على شيء من
الجور و تبغض على شيء من العدل وهل الدين الا الحب والبغض
قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله وابن حبان
فى صحيحه لا تصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقى وروى
ابو داؤد وابن حبان فى صحيحه مثل الذى يعين قومه على
غير الحق كمثل بعير تردى فى بئر فهو ينزع منها بذنبه ومعناه
انه وقع فى الاثم وهلك كالبعير اذا تردى فى بئر مهلكة وينزع بذنبه
ولا يقدر على الخلاص والطبرانى من مشى مع ظالم ليعينه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام واجتماع
هؤلاء على هذه الاحوال هو اعانتهم كما لا يخفى على من
نور الله بصيرته والواجب ان لا يجالسوهم ولا يما شوهم
فقد قيل من حام حول الحمى يوشك ان يقع فيه

Marfat.com

فرماتے ہیں تین باتیں بے شک ہیں جو اسلام میں خوبی کا کوئی حصہ رکھتا ہے اللہ اسے اس
کی برابر نہ کردے گا جو حصہ نہیں رکھتا اور اللہ جسے دوست رکھے اسے کسی دوسرے
کی سپردگی میں نہ دے گا اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے انہی کے ساتھ اس کا حشر
ہوگا اور امام احمد بسند صحیح روایت کرتے ہیں تین باتوں پر قسم یاد فرماتا ہوں۔ اللہ
تعالیٰ اسلام میں نصیبے والے کو بے نصیب کے برابر نہ کردے گا اور اسلام میں خوبی کے
بڑے حصے تین ہیں نماز روزہ زکوٰۃ اور جس بندے کو اللہ عزوجل دنیا میں دوست
رکھے ہرگز نہ ہوگا کہ اسے روزِ قیامت دوسرے پر چھوڑ دے اور جو شخص جن لوگوں
سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے ساتھ کردے گا۔ اور حاکم نے بافادۂ
تصحیح روایت کیا شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری
رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو کسی قدر ظلم وخلاف حق پر
محبت اور کسی قدر عدل پر عداوت رکھے اور دین ہے کیا اسی حب وبغض کا تو نام
ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اے نبی تم فرما اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی
کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ صحیح ابن حبان کی حدیث ہے صحبت میں
نہ رہ مگر صاحبِ ایمان کی اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ اور سنن ابی داؤد
وصحیح ابنِ حبان میں ہے اس کی کہاوت جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس
اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں میں گر گیا اور اب وہ اس میں سے دم پکڑ کر کھینچا
جا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ میں پڑا اور ہلاک ہوا جیسے اونٹ کہ چاہ ہلاکت میں
گرا اور دم پکڑ کر کھینچا جائے تو کیونکر خلاص پر قدرت پائے۔ طبرانی کی حدیث ہے جو کسی ظالم
کے ساتھ چلے کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل گیا۔

Marfat.com

واما موضعهم المسمّٰی بالندوة فیجب علی کل شخص ان
لا یدخل فیها کما یعلم من الادلة المتقدمة والظاہر ان
ہٰذا من دسائس الکفرة ویدل علیه تسمیتہم له بہٰذا
الاسم وما اظن الا ان مرادهم احیاء سنن اولیاءهم
والعجب من ہٰذه الدیار اعنی الدیار الهندیة
کانت سابقا مجمع کثرة الفضلاء والعلماء والآن
صارت ماوی کثرة الجهلاء و الاغبیاء وما ذاك
الا لان فی کل وقت یستحسنون اعتقادات ظاهرة
البطلان لم تسمع بها فی زمنه صلی الله علیه
وسلم ولا زمن اصحابه والتابعین ومن تبعهم
باحسان الا فی ہٰذا القرن والذی قبله واعتقد
اعتقاداتهم الباطلة جماعة کثیرة من الجهلة
نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
من یهده الله فلا مضل له . ومن یضلل فلا هادی له
اللّٰهم اجعلنا من الهادین المهتدین . بجاه
نبیك سید المرسلین . صلی الله علیه وعلیٰ آله و
صحبه وسلم تسلیما کثیرا الیٰ یوم الدین . اقول
قولی ہٰذا واستغفر الله العظیم لی و لوالدی و
للمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات

Marfat.com

اور ان ندویوں کا ان حالتوں پر گٹھ جوڑ صاف اعانت ہے جیسا کہ اس پر مخفی نہیں جس کے دل کی آنکھ اللہ تعالیٰ نے روشن کی اور واجب یہ ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھیں ان کے ساتھ نہ چلیں کہ ارشاد ہوا ہے جو رُتمنے کے آس پاس پھرے گا نزدیک ہے کہ اس میں گر پڑے گا۔ رہی ان کی جائے مخصوص جس کا نام ندوہ ہے ہر شخص پر اس میں دخول سے بچنا واجب ہے جیسا کہ دلائل گزشتہ سے معلوم ہے۔ ظاہرا یہ مجلس کافروں کے مکر بنانی سے ہے جس پر اس کا نام ندوہ رکھنا ہی دلیل ہے۔ مجھے تو یہی گمان ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا۱۔ ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرت فضلا و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلا و اغبیا کے ٹھکانے ہو گئے۔ اور اس کا سبب کچھ نہیں کہ یہ لوگ آئے دن صریح باطل عقیدے پسند کرتے ہیں جو نہ زمانۂ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سُنے گئے نہ صحابہ و تابعین اور ان کے اچھے پیروؤں کے وقت میں سوا اس صدی یا اس سے پچھلی کے اور ان کے یہ جھوٹے عقیدے بہت سے جاہلوں نے مان لئے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنی بداعمالیوں جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی بہکانے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں۔ الٰہی ہمیں راہبر راہ یاب کر۔ صدقہ اپنے نبی کا جو تمام پیمبروں کے سرور۔ درود و سلام الٰہی بکثرت تا روزِ محشر۔ ان پر اور ان کے آل واصحاب پر۔ میں اتنا کہتا اور عظمت والے اللہ سے اپنے اور اپنے والدین اور ہر مسلمان مرد و زن زندہ و مُردہ کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔

---

۱ دار الندوہ تھے نہ مزعوم مجتمعا لاسلام والاسلام خصیص ۱۲ مترجم ۲ مکہ جس میں ابن عبد الوہاب نجدی نے مذہب نا پاک ایجاد کیا ۱۲ مترجم

Marfat.com

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ و
من تبع نہجہم اجمعین امین۔ قالہ بفمہ وکتبہ
بقلمہ۔ المرتجی رحمۃ ربہ الجلیل۔ اسمٰعیل
ابن حافظ الکتب السید خلیل۔ حافظ کتب الحرم
المکی۔ عاملہما اللہ بلطفہ الخفی۔

---

(٩) الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین۔ سیدنا
محمد و الہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فقد رأیت ھٰذہ العجالۃ مع
اجوبتہا فوجدتہا علی الصواب۔ موافقۃ للسنۃ والکتب۔ بقول ملیح۔
ولسان فصیح۔ نفع اللہ تعالی بہا العباد۔ بجاہ النبی الکریم والہ واصحابہ
الامجاد۔ کتبہ الفقیر غلام مصطفیٰ المہاجر المجاور بالحرم المکی
غفر اللہ لہ و لوالدیہ ولجمیع المؤمنین
والمؤمنات والمسلمین والمسلمات
فانہ کریم مجیب الدعوات۔

---

(١٠) الحمد للہ الذی ابطل ترہات الملحدین۔ والزنادقۃ باسطع الحجج
واوضح البراہین۔ والصلوٰۃ والسلام الاتمان علی المامور بقولہ
تعالی فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین۔ وعلی الہ واصحابہ
الباذلین۔ اموالہم وارواحہم لنصرۃ الدین المبین۔ ھُداۃ البرایا

Marfat.com

الله درود و سلام بھیجے محمد ہمارے سرور۔ اوران کے آل واصحاب و پیروانِ راہ سب پر۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا امیدوار رحمت جلیل،

اسمٰعیل بن حافظِ کتب سید خلیل

حافظ کتب حرم شریف نے اللہ تعالےٰ ان دونوں سے

اپنے لطفِ خفی کے ساتھ معاملہ کرے۔

السید اسمٰعیل بن خلیل

---

(۹) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اور درود و سلام ان پر جو تمام انبیاء کے سردار۔ محمد ہمارے سرور۔ اوران کے آل واصحاب سب پر۔ زاں بعد یہ عجالہ اور اس میں مسائل کے جواب میری نظر میں آئے۔ میں نے صواب، و موافق سنت وکتاب، بابیان صحیح و زبان فصیح پائے۔ اللہ تعالےٰ اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ صدقہ عزت و کرم والے نبی۔ اوران کے آل واصحاب گرامی کا۔ راقم فقیر غلام مصطفےٰ مہاجر مجاور حرم مکہ معظمہ اسے اور اس کے ماں باپ اور سب اہل اسلام وایمان مردان و زناں کو بخشے اللہ تعالےٰ کہ وہ کریم ہے دعائیں سننے والا۔

غلام مصطفےٰ

---

(۱۰) سب خوبیاں خدا کو جس نے نہایت بلند حجت اور سب سے روشن تر دلیل سے ملحدوں۔ بدینوں کے زلل قافیے باطل کیے۔ اور کامل تر درود و سلام ان پر اترے۔ جو اس آیت کے مامور تھے۔ کھول کر کہہ دے جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔ اوران کے آل واصحاب پر جنہوں نے دین متین کی مدد میں اپنے مال جان صرف کیے۔

Marfat.com

الى منهج الصراط المستقيم۔ وحماة الملة بالسيف واللسان عن تعرض المفسدين۔ اما بعد فطالعت هذه العجالة النافعة والاجوبة الدافعة۔ اباطيل الفرق الضالة المبتدعة الضائعة۔ فرأيتها هادمة لاساس عقائدهم الباطلة الشائعة۔ وقامعة لاصول قواعدهم العاطلة الذائعة۔ جزى الله جامعها احسن الجزاء من المسلمين لازال منصوبا للذب عن الملة الاسلامية اعداء الدين۔ ولابرحت بلاد الهند معمورة بوجود العلماء المحققين۔ والفضلاء المدققين فى كل حين۔ فهى الى الأن مصونة عن تطرق الخلل۔ وان كان الخلل فى اكثر البلدان تخلل۔ واواخرهم على اقدام اوائلهم۔ بل اتوا بما لم يظهر من اوائلهم وقبائلهم۔ فهم فى الجد والاجتهاد۔ ازيد من اهالى اكثر البلاد۔ ولهم اهتمام اهم فى احراز قصبات السبق فى الفروع والاصول۔ واعتناء اتم فى اقتناء ثمرات الجمع بين المنقول والمعقول۔ مع التمسك بالدراية والمباحثة بغاية التحقيق۔ والتشبث بالرواية والمناظرة فى نهاية التدقيق۔ مع كونهم بين المخالفين من الكفرة والفرق الضالة القديمة والحديثة الكثيرة كيوم من الشهر۔ وليس لهم حاكم سنى يزجر اعدائهم ويبعدهم عن البلد بالقهر۔ واعداؤهم معلنون بمذاهبهم الباطلة ومجتهدون فى ترويج اباطيلهم العاطلة فاهل السنة منهم لم يزالوا قائمين على ابطال مقالاتهم

Marfat.com

صراطِ مستقیم کی طرف خلق کے رہنما ہوتے۔ دینِ متین کو مفسدوں کے تعرض سے تیغ و زبان کے ساتھ بچاتے رہے۔ زاں بعد میں نے یہ سود مند عجالہ اور یہ فتوے گمراہوں بدمذہبوں ہالکوں کی باطل باتیں دفع کرنے والا دیکھا تو اسے پایا کہ ان کے مشہور باطل عقیدوں کی تیوڑھاتا ہے۔ اور ان کے پراگندہ مہمل قاعدوں کی بنیادوں کا قلع قمع فرماتا ہے۔ اللہ اس کے مصنف کو سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے۔ اور ہمیشہ سے ہندوستان کے شہر ہر وقت علمائے محققین و فضلائے مدققین سے معمور رہے ہیں۔ اسی لئے وہ آج تک خلل کے راستہ پانے سے بچے ہیں۔ اگرچہ اور بہت شہروں میں خلل نے دخل کر لئے ہیں۔ ان کے پچھلے اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں۔ بلکہ وہ لائے جو اگلوں سے بھی کم ظاہر ہوئے ہیں۔ تو وہ اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے۔ علوم فروع و اصول میں گوئے سبقت لے جانے میں ان کا اہتمام اہم ہے۔ اور جامعیت منقول و معقول کے پھل چننے میں ان کی محنت اتم ہے۔ اس کے ساتھ عقل کا پہلو لئے ہوئے نہایت تحقیق پر مباحثے۔ اور نقل کا دامن تھامے کمال تدقیق پر مناظرے۔ حالانکہ وہ اپنے مخالفوں کا فرقوں اور رستے پرانے گمراہ فرقوں میں ایسے ہیں جیسے مہینے میں ایک دن۔ اور ان کا کوئی حاکم سنی نہیں جسے ان کے دشمنوں کو جھڑکنا اور بالجبر شہر سے نکال دینا ممکن اور ان کے دشمن اپنے باطل مذہب علانیہ گا رہے ہیں اور اپنی بے معنی خرافات پھیلانے میں خوب جان لڑا رہے ہیں با ایں ہمہ یہ اہلسنت ہمیشہ جھوٹی باتیں باطل کرنے پر قدم جمائے ہیں۔

Marfat.com

وبحکم الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ غلبوا علیہم
فی کل حالاتہم۔ وغالب الظن انہ لوکان الحال
مثل ذٰلک فی مکان آخر لاتری القائم علی الرد الا
من شاء اللہ ومن اواخر علماء الہند من اعزہ اللہ تعالیٰ
بالقوۃ القدسیۃ۔ فصیر بتحفتہ الاثنی عشریہ۔ طوائف
الشیعۃ الشنیعۃ حیاریٰ۔ ومنہم من علیہ رحمۃ
اللہ افحم جمیع فرق النصاریٰ۔ ومنہم من استاصل حثیشۃ
مذہب الوہابیۃ۔ ومنہم من اقتضب شجرۃ مشرب
الاسمٰعیلیۃ۔ ومنہم من ازال الغین عن بصارۃ العین
فی اثبات شہادۃ الامام حسین۔ رضی اللہ عنہ۔ ومنہم من
یرد کل ما جاء من علماء الشیعۃ فی طرفۃ العین۔ وغیر ذٰلک الا
یری الی ھٰذہ العجالۃ النافعۃ فانہا وان امکن تحریرہا من غیر
مولفہا الالمعی النحریر۔ لکنہا مما یستبعد اتمامہا فیما ذکرہ من زمان
قصیر۔ فالحمد للہ الملک العلیم الخبیر۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
البشیر النذیر۔ نرجو منہ تعالیٰ عفو الجرائم والتقصیر تاریخ اتمام
تحریر العجالۃ من الحقیر ؎

محامد للقدیر علی الکمال — ومقتدر عزیز ذی الجلال
صلوٰۃ مع سلام من کریم — علی المختار مع صحب و آل
وبعد فقد رأینا ضوء شمس — وکنا نبتغی نور الہلال

Marfat.com

اور اس ارشاد کے مطابق کہ اسلام غالب رہے گا اور مغلوب نہ ہوگا. بہرحال ان پر غلبے پلے ہیں. اور غالب گمان یہ ہے کہ اگر ایسا حال کسی دوسری جگہ وقوع پاتا تو ردّ بدمذہباں پر جارہنے والا نظر نہ آتا. مگر کوئی شخص جس کے لئے اللہ تعالےٰ ارادہ فرماتا اور متاخرین علمائے ہند میں کوئی وہ ہے جسے اللہ تعالےٰ نے ملکی قوت سے عزیز کیا. تو اس نے اپنے تحفۂ اثنا عشریہ سے طوائف شیعہ شنیعہ کو سرگرداں کر دیا. اور کوئی وہ ہے جس پر رحمت اللہ تعالےٰ. جس نے نصاریٰ کے سب فرقوں کو دم بخود کر ڈالا. انہی میں بعضوں نے مذہب وہابیہ کی گھاس کو جڑ سے اکھیڑ دیا. بعض نے مشربِ اسمٰعیلیہ کے پیڑ کو نذرِ تیغ کیا. بعض نے اثبات شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں نظرِ چشم سے ابر مہایا. بعض نے چشم زدن میں مجتہدانِ شیعہ کا تمام آوردہ رد کر دکھایا. اسی طرح اور علماء (باطل سوز حق نما) کیا اس سودمند عجالہ کو نہیں دیکھتے کہ مصنف المعی سحر یر (تیز ذہن کمال ماہرِ علوم) کے سوا اگرچہ دوسرا بھی لکھ سکے. مگر یہ بات بہت دور ہے کہ ایسی تحریر اتنی مدت کوتاہ مذکور میں تمام ہو چکے. تو سب شکر و ثنا اللہ کو. خبیر دانا

اور درود وسلام اس کے رسول پر جو صاحبِ بشارت وانذار ہیں. ہم عفو گناہ و تقصیر کے اللہ تعالےٰ سے امیدوار ہیں. اس عجالے کی تاریخ تحریر. تصنیف حقیر سے

ثنا قادر کو با شانِ کمالی　　جلال و عزت و قدرت کا والی
سلام و رحمتِ حق مصطفےٰ پر　　مع اصحاب و اہلِ بیت عالی
نظر نے جلوۂ خورشید دیکھا　　طلب کرتے تھے ہم نورِ ہلالی

Marfat.com

بدا اشراقها من صوب هند — كرفع حبيبنا حجب الجمال

ازال ظلام زيغ وابتداع — واشراك ورفض فی زوال

لسان الملحدين الزائغينا — ترى قطعا بصمصام المقال

فالهم رب حبرا ذا ذكاء — طريق البحث مع منع الجدال

فارخ وقت تحرير الكتاب — فقيل هو رد ارباب الضلال ١٣

سطره اخوند جان البخاری

المجاور بالحرمين المحترمين

ملا اخوند جان

---

(١١) بسم الله الرحمن الرحيم

بديع السموات والارض له الحمد فی الاولی والاخرة علی الائه. والصلوة والسلام علی سيدنا محمد واله وصحبه الحافظين لولائه. اما بعد فيقول المفتقر الی رحمة ربه آدم بن الجبيری طالعت هذه العجالة التی كتبها الاخ الصالح العالم العلامة احمد رضا خان سلمه الله الحنان. فوجدتها كاملة. ولغاية النصح والصواب شاملة. اشتملت علی الرد للفرق الباطلة. ودلت عبارتها علی فضل القائل انه قدوة الاماثل. فما احسنها بالفيض المعطی. وهو مقيم بالبلدة البريلی. فهذا الذی كساها حلة الاعجاب. واستخلصها من عجمة الهند

در اینست عیان تاریخ تحریر المعتمد ۱۲ منه

Marfat.com

وہ چمکا مہند سے گویا اٹھلتے ‏ — ‏رخ جاناں نے استارِ حبالی

کجی و شرک و بدعت رفض فانی ‏ — ‏اندھیری سب کی سورج نے دبالی

زبانِ محمدانِ کج کے ٹکڑے ‏ — ‏دکھاتی ہے یہ شمشیرِ معالی

ذکی عالم کو کی مولیٰ نے الہام ‏ — ‏سبیل بحث و خوبیٔ جدالی

لکھو تاریخ تصنیفِ رسالہ ‏ — ‏کہو ہو[1] رَدُّ اَرْبَابِ الضَّلَالِ ۱۳ ۱۳ ۱

ملا اخوند جان

راقم اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین۔

---

(۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیا بنانے والا آسمانوں اور زمین کا۔ اسی کے لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں اسکی نعمتوں پر۔ اور درود و سلام ہمارے مولٰے محمد اور ان کی آل اور ہم صحبتوں پر جنہوں نے محبت اللہ و رسول کی اپنے کلیجوں سے لگا رکھی۔ زاں بعد کہتا ہے رحمتِ رب کا محتاج آدم بن جبیری ہیں نے یہ عجالہ دیکھا۔ جسے برادر صالح عالم علامہ احمد رضا خان سلمہ الرحمن نے لکھا۔ تو میں نے اسے پایا کامل۔ اور کامل نصیحت و صواب کو شامل۔ اور رد طوائف باطلہ پر مشتمل۔ اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے عمدگانِ جلیل ہے۔ یہ رسالہ کس قدر خوب و فیض بخش آیا۔ اسے تعجب کا جوڑا تو اس نے پہنایا۔ کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند

---

[1] اگر ھو کی جگہ ھی ج ہو تو اس تحریر جنیز کی تاریخ ہو ۱۲

Marfat.com

ولکنة الاعراب۔ نفع الله بها القراء والطلاب۔ واجزل الله
لنا وله الثواب۔ وقد احسن واجاد۔ وعلم وافاد۔ وقمع کید
اهل العناد۔ وما قصده الا النصح والارشاد۔ واحب الناس
الی الله انفعهم للعباد وصلی الله علی سیدنا محمد و
آله واصحابه الامجاد۔ والله یهدی الی سواء السبیل
وهو حسبنا ونعم الوکیل۔ کتبه العبد
الفقیر آدم بن جبیری غفر الله له ولوالدیه
والمسلمین اجمعین آمین۔

آدم بن جبیری

---

(١٢) بسم الله الرحمن الرحیم

حمدا لمن تفرد بالبقاء والثناء والمجد والعز والشان۔ وخلق
الانسان وعلمه البیان۔ وصلوة وسلاما علی سیدنا محمد
اشرف الانام المبعوث الی کافة من العرب والعجم والانس
والجان۔ وانزل علیه الفرقان۔ وجعل امته خیر امة اخرجت
للناس یؤمنون بالله والیوم الآخر ویامرون بالمعروف وینهون
عن المنکر ویتعاونون علی البر والتقوی ولا یتعاونون علی الاثم
والعدوان۔ ویقیمون الصلاة ویؤتون الزکوة ویتواصون
بالصبر والنصرة للدین القیم ولا یخافون لومة لائم من
اهل الزیغ والخذلان۔ فما یصد عن سبیل الله ویلوم

Marfat.com

اور دبقانوں کے توتلے پن سے صاف بچایا۔ اللہ تعالےٰ اس سے پڑھنے والوں اور طالب علموں کو نفع بخشے۔ اور ہمیں اور مصنف کو ثواب عظیم دے۔ مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا۔ اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا۔ اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ پھینکا اُس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہ ہدایت دکھانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سب سے پیارا وہ جو اس کے بندوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے! ور اللہ تعالیٰ کی درود محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل واصحاب گرامی پر۔ اللہ ہے سیدھی راہ دکھانے والا۔ وہ ہمیں کافی ہے اچھا کام بنانے والا۔ راقم بندۂ محتاج آدم بن جبیری اللہ اسے اور اس کے والدین اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین۔

---

(۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اسی کے لئے کہ بقا اسی کے واسطے خاص۔ اور تعریف و بزرگی و عزت و شان کو اسی سے اختصاص۔ اس نے انسان بنایا۔ اور اسے بیان سکھایا۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد سرورِ عالم پر۔ جو تمام عرب وعجم وانس وجن کی طرف پیمبر۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر قرآن نازل فرمایا۔ اور ان کی امت کو ہر امت سے کہ عالم میں ظاہر ہوئی بہتر ٹھہرایا۔ وہ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ اچھی بات کا حکم کرتے بُری بات سے بچاتے ہیں۔ نکوئی و پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کی مدد میں مصروف۔ اور گناہ اور حد سے بڑھنے پر یاری نہ کرنے سے موصوف۔ اقامتِ صلوٰۃ وادائے زکوٰۃ اور حق پر صبر اور دینِ راست کی نصرپر باہم تاکید کرتے ہیں۔ کجروں بے توفیقوں کی ملامت سے کب ڈرتے ہیں اللہ کی راہ نہ روکے گا

Marfat.com

على القيام بواجب حق الله الا الذين حقت عليهم الكلمة من الله بالشقاوة والخسران والخزى والهوان. ولا يتجرد لنصح عباد الله ودعوتهم الى الله الا الذين سبقت لهم من الله الحسنى بالسعادة والامان والفوز والرضوان. اولئك ورثة النبيين و ائمة المحققين من اهل السنة والجماعة الراسخين فى العلم المتحققون بحقائق الايمان والايقان. وعلى آله واصحابه والذين اتبعوهم باحسان. اما بعد فيقول العبد الفقير الداعى لعباد الله عند بيته العتيق. ان يهديهم سواء الطريق. عبد الرزاق القادرى غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما واليه. لما وصلت بمكة المشرفة. هٰذه العجالة النافعة. التى كتبها العالم العلامة عمدة المحققين. وخلاصة اهل العلم واليقين الشيخ احمد رضا رزقنا الله واياه شفاعة النبى المصطفٰى. وقفت على اقدامى متحيرا فى تاخيرى واقدامى. وبعون الله رأيت التوفيق يقوم امامى. والعناية تقود زمامى. فقدمتها بين يدى العلماء الكرام. الذين هم للدين القويم كالاعلام. المدرسين بالمسجد الحرام. سيماهم فى وجوههم من اثر السجود كفاهم شرفا انهم جيران البيت الحرام. فنظروا بنظر التحقيق. بغاية التدقيق. وبهروا عليها بحسب المرام. فعلت ذٰلك امتثالا لامر الله العزيز العلام. فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فانما شفاء العى السوال من العلماء الكرام.

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کا واجب حق بجا لانے پر ملامت نہ کرے گا۔ مگر وہ لوگ جن پر خدا کا قول پورا ہو چکا کہ ان کے لئے بدبختی زیاں کاری ہے۔ ان کے لئے رسوائی و خواری ہے۔ اور بندگانِ خدا کی نصیحت۔ اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے سب علائق سے جُدا نہ ہوگا مگر وہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ ہو لیا۔ کہ ان کے لئے سعادت دامان کامیابی و رضائے رحمٰن ہے۔ یہی لوگ وارثانِ انبیاء ہیں۔ اہلِ تحقیق کے پیشوا ... ۔ اہلِ سنت وجماعت سے علم میں قدم جمائے ہوتے۔ ایمان ویقین کی حقیقتیں پائے ہوئے۔ اور ان کے آل واصحاب پر اور ان کے پیروانِ نکوئی مآب پر۔ پس ازاں کہتا ہے بندۂ فقیر بندگانِ خدا کے لئے اس کے خانۂ قدیم کے پاس دعا کرنے والا۔ کہ انہیں سیدھی راہ چلائے مولا تعالیٰ عبد الرزاق قادری اللہ لسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔

جب مکہ معظمہ میں میرے پاس یہ نافع عجالہ پہنچا جسے عالم علامہ عمدۃ المحققین۔ خلاصۂ اہلِ علم ویقین۔ مولانا احمد رضا نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کرے۔ اس وقت میں اپنے قدموں پر رُک رہا ہٹنے اور پڑھنے میں حیرت آشنا۔ پھر بعنایتِ الٰہی میں نے توفیق کو دیکھا میرے سامنے کھڑی ہے۔ اور عنایت ربانی میری باگ آگے کھینچتی ہے۔ تو میں نے یہ فتوے ان علمائے کرام کے حضور پیش کیا۔ جو اس دینِ راست کے لئے کوہ ما نا ہیں۔ مسجد الحرام شریف میں درس فرما ہیں۔ اثر سجود سے ان کے نشان ان کے چہروں میں موجود۔ انہیں یہی شرف کافی ہے کہ وہ ہمسائیگان کعبہ معظمہ میں معدود۔ انہوں نے تحقیق کی نظریں فرمائیں۔ اور فکر و تدقیق حد کو پہنچائیں اور اس پر حسبِ مراد مہریں لگائیں۔ میں نے یہ کام اس امرِ الٰہی کی بجا آوری میں کیا۔ کہ اس عزیز کمال علیم نے حکم دیا۔ کہ علما سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو بھٹکنے کی دوا یہی ہے کہ ان سے سوال کرو۔

Marfat.com

وقد اطلع الحقیر علی مضامین اهل الندوۃ الضالۃ فی کتبہم المطبوعۃ الموجودۃ لدینا وکتب الوھابیۃ والرافضۃ والنیشریۃ المضلۃ فوجدتہم یصدق فی شانہم قولہ تعالی عز شانہ وفریق حق علیہم الضللۃ انہم اتخذوا الشیطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انہم مہتدون۔ ازال اللہ شوکتہم سریعا فقد ثقلت علی عنق الزمان اخزاہم المولی العظیم الذی لایرضی لعبادہ الکفر وقد کفروا باللہ وضل سعیہم فی الحیٰوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون۔ فنعمت ھٰذہٖ العجالۃ مع الاجوبۃ الکاملۃ قد جمعت لاصل اھم الدین۔ وارشدت الی معالم ھدیہ المتین۔ تشھد ببراعتہا الابصار والبصائر۔ ویذعن لفصاحتہا کل ناظم وناثر محتویۃ بالسنۃ والکتاب۔ محتذیۃ حذوھا المستطاب۔ فکانت فی بابہا بدیعۃ المثال۔ وآیۃ فضل یقف عندھا کل مفضال۔ وھی جدیرۃ بان یتحف بہا کل مرید۔ اذا کان لہ قلب اوالقی السمع وھو شہید۔ ولعمری لی لسانا یمتد لمدح مؤلفہا۔ والاطراء بذکر مصنفہا وانّی لمثلی ان یمدح ھٰذا العالم الکامل۔ واین الثریا من ید المتناول۔ ولقد احسن واجاد۔ مؤلفہا وافاد۔ وقمع کید اھل الزیغ والفساد ۔۔

Marfat.com

ندویوں کی مطبوعہ کتابوں میں کہ ہمارے پاس موجود ہیں اور گمراہ وہابیوں رافضیوں نیچریوں کی تحریروں میں جو مضامین اہلِ ندوۂ گمراہ کے ہیں فقیر نے ان پر اطلاع پائی۔ تو انہیں پایا کہ ان کے حق میں یہ آیت صادق آئی کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہو گئی انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنا لیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت کی راہ چلتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ عبلدان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہو رہی ہے۔ وہ عظمت والا مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ انہیں رسوا کرے جو اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں فرماتا۔ یہ تو ضرور اللہ تعالےٰ سے منکر وکافر ہو چکے۔ ان کی ساری کوششیں دنیا میں کھپ گئیں اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس عجالے اور اس کے کامل جوابوں کا کیا کہنا کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کئے گئے۔ اور اس کی روشن مستین کے نشانوں کی طرف ہادی ہوئے۔ فضل وکمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں۔ اور سب ناظم وناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ آیات واحادیث کا جامع ہے۔ قدم بہ قدم ان کی روشِ پسندیدہ کا تابع ہے۔ لاجرم یہ رسالہ اپنے باب میں ایسا ہوا جس کی مثال شاذ نادر نظر چڑھے۔ ایک آیتِ فضل ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے۔ وہ اس لائق ہے کہ ہر طالبِ حق کو اس کا تحفہ دیا جائے جب کہ صاحبِ دل ہو یا حضورِ قلب سے کان لگائے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جو مدحِ مؤلف میں رواں ہو۔ اور ذکرِ مصنف کی ثناخوان ہو۔ اور مجھ جیسا اس عالمِ کامل کی کہاں مدح کر سکے۔ اور ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے۔ بیشک اس رسالے کو مصنف نے خوب وجید ونافع کیا۔ اور اہلِ کجی وفساد کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا ۵

Marfat.com

فجزاه عنا الله خير جزائه وو قاه من مكر الحسود الشانی

وحباه غاية ما يروم و يرتجی وكساه ثوب العز والرضوان

وانه لاينبغی بعد الذكری لمن كان يؤمن بالله ورسوله و
اليوم الآخر و يرجو من رحمة ربه ان يتوفاه علی فطرة
الاسلام و الايمان ان يشاركهم فی مجالسهم ويصاحبهم
ويوادهم ويتولاهم ومن يتولهم منكم فانه منهم
وقد قال الله تعالی فلا تركنوا الی الذين ظلموا
فتمسكم النار ولولا الاطالة ـ والخوف من الملالة ـ لبسطت
فی المقال ـ واتسع المجال ـ ولكن اقتصرت ـ علی ما ذكرت ـ
وفی ما ذكرت كفاية ـ ومن الله الهداية ـ اسأل الله المجيب
ان يجعل سعينا وسعيه مشكورا ـ وعملنا وعمله مقبولا ـ
ويتغمدنا برحمته الواسعة ويجعل نبينا صلی
الله تعالی عليه وسلم آخذا بايدينا وشافعنا
ويلبسنا خلع الاخلاص ويجعلنا من خالص امته ـ
ويحشرنا فی زمرته ـ ويميتنا علی محبته ـ ولا يخالف
بنا عن ملته ـ ولا عما جاء به ـ ويبلغنا فی الدارين المقاصد
والمآرب ـ ويحسن لنا جميع الاحوال والعواقب ـ وصلی الله علی
عين الرحمة الفاتح الخاتم ـ سيدنا احمد المرتضی معلم كل عالم
وعلی آله وصحبه وسلم ـ كتبه بقلمه وقاله بلسانه

Marfat.com

خدائے پاک سے بہتر جزا دے　　عدو حاسد کے مکروں سے بچائے

مرادیں آرزوئیں پوری فرمائے　　رضا و مجد کا خلعت پہنائے

اور بیشک نصیحت سننے کے بعد کسی ایسے کو سزاوار نہیں جو اللہ و رسول و قیامت پر ایمان رکھتا۔ اور رحمت الٰہی سے اسلام و ایمان پر خاتمے کی امید کرتا ہو کہ ندویوں کی مجلس میں شرکت کرے۔ ان کے پاس بیٹھے۔ ان سے دوستی و محبت کرے۔ تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ اور اگر طول مقال ملال نہ لاتا۔ تو میں درازی تقریر و وسعت میدان تحریر کا رنگ دکھاتا۔ مگر اسی قدر پہ، قناعت بہتر، اور خود اس میں کفایت ہے۔ اور اللہ ہی طرف سے ہدایت ہے۔ میں دعا سننے والے خدا سے سوال کرتا ہوں کہ ہماری اور مصنف کی کوششیں قبول کرے۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے۔ اور ہم سب کو اپنے وسیع رحمت کے دامن میں چھپائے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر و شفیع بنائے۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے۔ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خالص امتی ٹھہرائے۔ اور ان کے گروہ میں اٹھائے۔ اور ان کی محبت پر ہماری روحیں قبض فرمائے۔ اور ہمیں ان کی ملت اور ان کی شریعت سے جُدا نہ لے جائے۔ اور دونوں جہان میں مقاصد و مرادات کو پہنچائے۔ اور ہمارے سب حال و انجام خوبی و خوش اسلوبی سے سنوارے۔ اور عین رحمت فاتح نبوت، خاتم رسالت۔ ہمارے مولیٰ احمد مرتضےٰ۔ ہر عالم کے تعلیم فرما۔ اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام اتارے اپنے قلم سے

لکھا اور اپنی زبان سے کہا

Marfat.com

العبد الفقير الراجي رحمة ربه الخلاق عبد الرزاق
القادري الحنفي ابن عبد الصمد القادري
خادم المشعر الحرام غفر الله له ولوالديه
ولمشائخه والمسلمين اجمعين امين۔

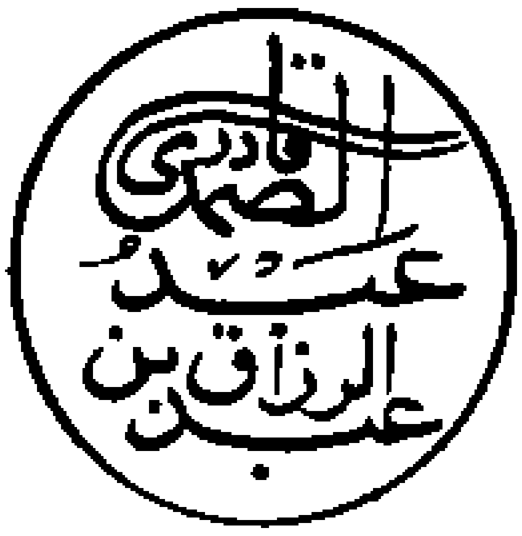

(١٣) الحمد لله العزيز الوهاب۔ الذي قيض بعض عباده العلماء للرد على الجهلاء بالسنة والكتاب۔ وافاض على اقوالهم صوب الصواب والصلوٰة والسلام على الهادي الذي جاء بالحق المبين و الشرع الرزين الذي حار فيه اولو الالباب۔ وعلى اٰله واصحابه العاملين باحسن الاٰداب۔ اما بعد فقد وقفت على هٰذه العجالة التي كتبها العالم العلامة الجليل الشهير الفاضل۔ قدوة الاماثل الشيخ احمد رضا خان۔ حماه الله من شرور الزمان۔ فوجدتها مع اجوبتها كافية في الرد على الفرق الباطلة الواهية۔ وعلمت ان الفاظها ترمي في قلوب المعاندين المارقين من الدين بشرر كالقصر و تحققت ان قعقعة طروسها تخفق بالنصر۔ متع الله الزمان واهله بهذه العجالة۔ وجزاه الله عن الاسلام والمسلمين وبلغ اٰماله۔ ومنحه الحكمة وفصل الخطاب۔ وافاد من حسن اجوبتها اهل العلم وذوي الالباب والحمد لله اولا واٰخرا وظاهرا وباطنا۔

Marfat.com

بندۂ مشتاق امیدوار رحمت پروردگار خلاق عبد الرزاق
قادری حنفی ابن عبد الصمد قادری خادم مشعر حرام نے اللہ
تعالیٰ اسے اور اس کے ماں باپ اور اساتذہ اور
سب مسلمانوں کو بخشے آمین۔

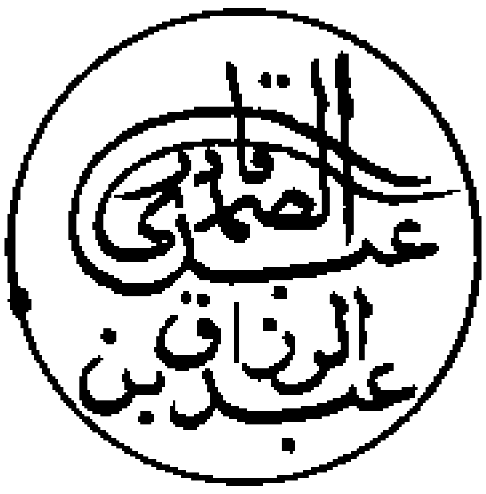

---

(۱۲) سب خوبیوں کا صاحب، عزت والا اللہ کمال واہب جس نے اپنے کچھ عالم بندوں کو قرآن و حدیث سے جاہلوں کا رد کرنے پر مقرر فرمایا۔ اور ان کے اقوال پر حق و صواب کا مینہ برسایا اور درود و سلام اس رہنما پر جو صریح حق اور وقار والی شریعت لائے جس میں بڑے بڑے عقل والے حیران نظر آتے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر جنہوں نے سب سے بہتر آداب پر عمل فرماتے۔ زاں بعد میں اس عجالے پر مطلع ہوا جسے عالم علامہ جلیل شہیر فاضل، مقتدائے افاضل مولانا احمد رضا خان حفظہ اللہ عن شرور الزمان۔ نے تحریر فرمایا تو میں نے اسے اور اس کے جوابوں کو ان باطل واہی گروہوں کے رد میں کافی پایا۔ اور میں نے جانا کہ اس کی عبارت معاندین بے دین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے۔ اور یقین کیا کہ اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہے وہ نصرت الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے۔ اللہ عزوجل زمانہ و اہل زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند فرمائے۔ اور مصنف کو اسلام و مسلمین کی طرف سے جزا دے کر دلی آرزوؤں کو پہنچائے۔ اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قول فیصل کہنا کرامت کرے۔ اور ان جوابوں کی خوبی سے اہل علم و ارباب دانش کو فائدے عنایت کرے۔ اور اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں اول و آخر و باطن و ظاہر۔

Marfat.com

كتبه الفقير الراجى رحمة ربه القدير عبد الوهاب
بن عبد الصمد الحنفى القادرى بمكة المكرمة
زادها الله شرفا وتعظيما۔

عبد الوهّاب

---

(۱۴)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله اللطيف على ما رزق وانعم. وافوض امرى اليه فيما قضى وابرم. والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد من بالنبوة تقدم. وانزل عليه وعلمك ما لم تكن تعلم. وعلىٰ آله واصحابه الموفين بالعهود والذمم. اما بعد فانى طالعت هٰذه العجالة مع اجوبتها السديدة. فوجدتها فى بابها فريدة. صدرت عن علم سابق. وذهن رائق. موافقا للسنة والكتاب. وشهدت لصحتها اولوا العلم وذووا الالباب. فتحققت ان مؤلفها اصاب. فيما اجاب. فجزاه الله تعالىٰ عن جميع اهل الاسلام احسن الجزاء. ورزقنا واياه شفاعة سيد الاصفياء. ولقد صرت بمطالعتها قرير الناظر. ومنشرح الصدر والخاطر. ولقد البست هٰذه العجالة وشاح الختام. من يد العلماء الكرام. المدرسين بالمسجد الحرام. فالله المسئول ان ينفع بها العباد فى كل البلاد. والله يهدى السبيل. وهو حسبنا ونعم الوكيل. وصلى الله علىٰ سيدنا ——

Marfat.com

یہ حروف فقیر۔ امیدوار رحمتِ پروردگار قدیر۔
عبدالوہاب بن عبدالصمد حنفی قادری نے مکہ معظمہ میں
رقم کئے۔ اللہ تعالیٰ اسے بزرگی و عظمت زیادہ دے۔

عبد الوہاب

---

(۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ لطیف ہی کے لئے ہر شکر و ثنا ہے ان رزقوں انعاموں پر جو اس نے دئے۔ اور میں نے اپنے کام اسی کو سونپے ان سب امور میں جو اس نے مقرر فرمائے اور محکم کئے۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد پر جن کی نبوت سب سے مقدم جن پر یہ آیت اتاری "وعلمک مالم تکن تعلم" کہ سکھایا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر جو عہد و پیمان وفا کرنے والے تھے۔ پس ازاں میں نے یہ عجالہ۔ اور اس کے صحیح فتووں کو دیکھا بھالا۔ تو انہیں پایا کہ اپنے باب میں گوہر یکتا ہیں۔ سبقت لے جانیوالے علم میں اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہیں۔ قرآن و حدیث ان کے مساعد ہیں۔ اصحاب علم و ارباب دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں۔ تو مجھے یقین ہوا کہ مصنف نے جواب دیا با صواب دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے سب مسلمانوں کی طرف سے خوب تر جزا پہنچائے۔ اور ہمیں اور اسے سید الانبیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی فرمائے۔ خدا کی قسم ان کے مطالعے نے میری آنکھ کو ٹھنڈک دی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ کی۔ اور بے شک علمائے کرام مدرسینِ مسجد الحرام نے اس عجالے کی عزت فرمائی کہ اپنے ہاتھوں سے اسے مہروں کی ہیکل پہنائی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں تمام عباد کو نفع پہنچائے۔ اور اللہ ہی سچی راہ دکھاتے۔ اور وہی ہمیں کافی وہی بہتر کام بنائے۔ ہمارے سردار

Marfat.com

محمد وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین کتبه خادم
طلبة العلم بالحرم المکی الفقیر الحقیر الحافظ
عبداللطیف القادری عفاعنه الباری اٰمین

عبد اللطیف ۱۳۰۶

---

(۱۵) بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰه رب العٰلمین. والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد
من انزل علیه و اذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین. وعلیٰ اٰله
الطیبین واصحابه الطاہرین. وعلماء امته اجمعین. اما بعد
فقد اطلعت علیٰ ہٰذه العجالة التی الفہا العالم العلامة. والحبر
الفہامة الشیخ احمد رضا متعنا اللّٰه بطول حیاته. وافاض
علینا من برکاته. فوجد تہامع اجوبتہا کاملة. واشتملت بالرد علیٰ
الفرق الباطلة. کانہا جواہر تکونت من الفاظ عذاب. ومواہب
لاتدرك بید اکتساب. فسبحان من یرزق من یشاء بغیر
حساب. فللّٰه در کلام کله کمال. ومجال لایریٰ فیه الاجمال
واطال فاطاب. واجاد حین اجاب. فجزاه اللّٰه عن الاسلام
والمسلمین. حیث قام بفرض الکفایة عن جمیع العلماء العاملین
رزقنا وایاه شفاعة سید الشافعین. فی یوم الدین. ونبرأ اللّٰھم
الیك مما تفوه به حزب الملحدین. الخارجین عن ملة الاسلام
والدین. من النیشریة والندویة والرافضة والوہابیین.

Marfat.com

محمد اور ان کے آل واصحاب سب پر درود نازل فرمائے۔

ان سطور کا راقم حرم مکہ معظمہ میں طلبہ علم کا خادم فقیر حقیر حافظ

عبداللطیف قادری عفاعنہ الباری آمین۔

(مہر: عبد اللطیف)

---

(۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پالنے والا۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد پر جنہیں یہ حکم اترا نصیحت فرمانے کی تجھے تاکید ہے کہ نصیحت ایمان والوں کو مفید ہے۔ اور ان کی اور انکی ستھری آل اور پاکیزہ جلسا پر اور ان کی امت کے سب علما پر۔ بعد ازیں یہ عجالہ میں نے مطالعہ کیا جسے عالم علامہ علوم کو حسن دینے والے فہامہ مولانا احمد رضا نے رنگ تالیف دیا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی درازئ عمر سے بہرہ یاب فرمائے۔ اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے تو میں نے اسے اور اس کے فتووں کو پایا کہ کامل ہیں۔ طوائف باطلہ کے رد کو شامل ہیں گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ وہبی عطیے ہیں کہ زور بازو سے نہیں ملتے تو پاکی ہے اسے کہ جسے جو چاہے بے حساب بخشے۔ اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام وکمال ہے۔ وہ جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی کی کیا مجال ہے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی۔ اور جوابوں میں جودت و خوبی رکھی۔ اللہ تعالےٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے جزا دے کہ اس نے تمام علمائے باعمل کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور اسے تمام شفیعوں کے سردار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے روز جزا۔ اور ہم تیری طرف بیزار ہوتے ہیں الٰہی ان باتوں سے جو ملت و دین اسلام سے نکل جانے والے گروہ ملحدین نیچری ندوی رافضی وہابی نے کیں۔

Marfat.com

وثبتنا اللّٰهم على القول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة لا فاتنين ولا مفتونين. وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد و آله وصحبه اجمعين. آمين. خادم طلبة العلم في المسجد الحرام سعيد بن محمد عفا الله عنه آمين

سعيد بن محمد ١٣٠٨

---

(١٦) بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله مظهر الحق ومبطل الرذائل. القائل على لسان نبيه قل جاء الحق وزهق الباطل. والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد عين الحقيقة وعصمة للارامل. وعلى آله واصحابه الذين اوضحوا الحق باوضح الدلائل. اما بعد فاني قد اطلعت على هٰذه الرسالة العجالة النافعة لاهل الحق والكامل. والقاطعة لاهل الزيغ والباطل. فلله دره لقد اجاد. فيما افاد. المؤلف كثر الله امثاله واسعد له ماله. كيف لا وهو التقي النقي العلم العامل والفاضل الكامل. الاديب الاريب الحسيب النسيب الحاوي جميع العلوم. من المنطوق والمفهوم. محي الشريعة السنية. ومؤيد الطريقة المرضية الملك السعيد. والفلك الفريد. سراج الزمان مولانا المولوي الحاج محمد احمد رضا خان ابن الفاضل مولانا المولوي محمد نقي علي خان منحه سجائل المغفرة والرضوان. جزاهما الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وحشرنا واياهم تحت لواء سيد ولد عدنان.

Marfat.com

اور ہمیں دونوں جہان میں ثابت رکھ۔ الٰہی ثابت قول پر، نہ خود فتنے میں آلودہ نہ اوروں کے لئے فتنہ گر۔ اور درودِ الٰہی تمام عالم کے بہتر محمد ہمارے سردار اور ان کے آل واصحاب سب پر۔ الٰہی ایسا ہی کر مسجد حرام میں طلبہ علم کا خادم سعید بن محمد عفا اللہ عنہ آمین۔

سعید بن محمد ۱۳۰۸

---

(۱۶) سب خوبیاں خدا کو جس نے حق کو غلبہ دیا۔ اور کمینہ باتوں کو باطل کیا۔ اور اپنے نبی کی زبان پر فرمایا تو کہہ حق آیا اور باطل کا دم گیا۔ اور درود وسلام ہمارے آقا محمد پہ جو حقیقت کی جان ہیں۔ اور بیوہ عورتوں کے نگہبان۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ جن کے دلائل ایضاح حق میں سب دلیلوں سے روشن تر۔ زاں بعد میں نے یہ رسالہ اہلِ حق وکمال کو نافع عجالہ۔ اہلِ کجی وباطل کی گردنیں قطع کرنے والا دیکھا مصنف کی خوبیاں ہیں اللہ کے لئے۔ کہ اس نے جید افادے دئے۔ اللہ تعالےٰ اہلِ سنت میں اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام سعید فرمائے۔ اور کیوں نہ ہو کہ وہ کون ہے ستھرا پرہیزگار عالم عامل۔ فاضل کامل۔ ادیب عاقل۔ حسب ونسب دونوں میں ذی عزت، جسے منطوق ومفہوم جمیع علوم کی جامعیت۔ زندہ کنِ شریعتِ روشن، قوت دہِ طریقتِ احسن۔ سعید فرشتہ۔ آسمان یکتا چراغِ زماں مولٰنا مولوی حاجی محمد احمد رضا خاں۔ ابن فاضل مستغرق بہ دولہائے مغفرت ورضوان مولانا مولوی حاجی محمد نقی علی خاں۔ اللہ عزوجل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور ہمیں اور ان کو سردار اولادِ عدنان کے زیرِ نشان اٹھائے

Marfat.com

الا وهو الحبر الفهام. اتی با لسیف الصمصام. فعلی کل دلیل له دلیل.
لا یضطرب عن قال وقیل. وکل سطر سطر کحرف الاکلیل. بل هذا هو
الفصل المبین. الناخل بین الناعم والثخین. فکیف یقبل قول القائل
الهنبقة. ان اختلاف اهل السنة والروافض المبتدعة الشنیعة
والشیعة کاختلاف المذاهب الاربعة. لعمری ان هذا البون بعید
لا یقبله ذو عقل سدید. فاین الثمد من الخضرم. واین من السلاف
ماء الحصرم. واین دری الزنبور. من نغم الزبور. حاشا ثم حاشا
ان یکون کذلک. کلا ومتمسکا بتلک المسالک. کما ورد فی الخبر
عن السید الابر. صاحب القبر المعطر. صلی الله علیه وعلی آله
واصحابه وسلم. فی حق کل مبغض سیدنا ابی بکر وسیدنا عمر
ان لله ستمائة الف عالم حول العرش یلعنون مبغضی ابی بکر وعمر
رضی الله عنهما فیا عجبا علی هذه الالفة والمحبة والاتفاق. تالله
ما هی الا مع الله ورسوله الشقاق والنفاق. کما میز لنا علیه
الصلاة والسلام فی اختلاف الائمة العظام. اختلافهم رحمة للامة
وبهذا اختصوا اهل السنة والجماعة وقال ابن حجر الهیثمی
اخرج الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره انه صلی الله
علیه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی
فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذلک فعلیه لعنة الله
والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا ولا عدلا

Marfat.com

ہاں ہاں وہ علوم کو حسن دینے والا۔ کثیر الفہم وہ تیغ برّاں لایا جس کی دھار کبھی نہ گرے۔ اس کی ہر دلیل پر دلیل ہے جو کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کرے۔ ہر سطر کان ورقوں میں آشکار ہے۔ گویا کنارۂ تاج جواہر نگار ہے۔ ہاں یہ جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والا ہے۔ نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے کا آلہ ہے۔ تو کیونکر مان لی جائے کسی بے وقوف قائل کی یہ لاف کہ سنیوں اور برے گمراہ رافضیوں اور شیعہ کا اختلاف ایسا ہے جیسا باہم چاروں مذہب کا اختلاف۔ مجھے اپنی حیات کی قسم بہت فرق عظیم ہے۔ اسے نہ مانے گا جس کی عقل سلیم ہے۔ بھلا کہاں چند قطرۂ آب اور کہاں دریائے زخار کی روانی۔ کہاں شیریں انگور کا آب ناب کہاں کچے پھلوں کا کھٹا پانی۔ کہاں شور زنبور کہاں نغمہائے زبور۔ توبہ توبہ کہ ایسا ہو۔ ہیں ہیں اور حال یہ کہ وہ اللہ پر جما ہو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ سرورِ نکوکار تر۔ صاحب قبرِ معطر۔ درود و سلامِ خدا ان پر۔ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ یوں فرماتے ہیں دربارۂ دشمنان حضرت ابی بکر و عمر کہ بے شک عرش کے گرد اللہ عزوجل کے لئے چھ لاکھ جہان ملائکہ کے آباد ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ اچنبے کی الفت ہے نرالی محبت انوکھا اتفاق۔ خدا کی قسم یہ تو نہیں مگر اللہ و رسول کے ساتھ ضد اور نفاق۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ائمہ مجتہدین کے مسائل اجتہادیہ کی یہ تمیز فرمادی کہ ان کا اختلاف امت کے لئے رحمت ہے یہ خاص بہ مسائل فرعیۂ اہل سنت و جماعت ہے امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں جامع خطیب بغدادی وغیرہ میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فتنے (یا فرمایا) بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول کرے نہ فرض

Marfat.com

واخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماظہر اہل بدعۃ الا اظہر اللہ فیہم حجتہ علی لسان من شاء من خلقہ اھ من ہدیۃ المرتاب فی فضائل الاصحاب وایضا فی حدیث ذکرہ القرطبی اذا ظہر الفتن فمن کان عندہ علم فکتمہ فہو کجاحد ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانتبہوا یاشرذمۃ اہل الہوی۔ فقد ضللتم و اضللتم عباد اللہ عن طریق الرشد والہدیٰ۔ فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن اہتدی۔ فماہو الا کما قالوا الاخیار۔ ومن الناس من یستحب وقد النار۔ وعقد الزنار۔ لاجل الدینار۔ ورضوا بالغی۔ لحب الری۔ نعم الحرام کثیر العدد۔ والحلال قلیل المدد۔ ذاک مددہ فیضی۔ وھذا عدہ ارضی۔ وماحل وقل۔ خیر مما حرم وجل۔ فماھذہ الغفلۃ والغشوۃ۔ وااسفا علی اہل الندوۃ یفرحون علی تلک الحسوۃ۔ اقطن ان قصۃ السامری سمر۔ کلا انہا فاغیۃ لیس لہا ثمر۔ لیس السامری من استعار سوارا وحجلا۔ واتخذ منہ عجلا۔ انما السامری من سمر للجاہ و القبول۔ وخدع الاغمار بقبضۃ من اثر الرسول۔ فحمل من زینۃ القوم اوزارا۔ وجمع زبرجا مستعارا۔ ضم لبدا ملبودا۔ وصاغہا وثنا معبودا۔ لایبصر عوارہ الانفس عالیۃ

Marfat.com

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی بدمذہب لوگ ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنی حجت اپنی مخلوق سے جس کی زبان پر چاہے ظاہر فرما دیتا ہے یہ کتاب ہدیۃ المرتاب فی فضائل الاصحاب سے ہے۔ نیز ایک حدیث میں ہے جسے قرطبی نے ذکر کیا کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہو اور وہ اسے چھپائے (یعنی اظہارِ حق سے خاموشی اختیار کرے) وہ اس کی مثل ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے تو اسے ذلیل و قلیل گمراہو۔ اپنی حرکتوں سے باز آؤ۔ کہ تم خود بہکے اور خدا کے بندوں کو راہِ راست سے بہکا دیا اب جانا چاہتے ہو کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کس نے ہدایت کا حصہ لیا۔ ندوے کے وہی دتیرے ہیں۔ جو اسپ چھے لوگ کہہ گئے ہیں کہ بعض اشخاص روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں۔ زر کی محبت میں غَۓ یعنی گمراہی پر مرتے ہیں۔ واقعی حرام کا عدد وافر ہے اور حلال کی مدد نادر۔ اس کی مدد فیض پاک ہے۔ اور اس کا عدد نتیجہ خاک۔ جو حلال ہو اور تھوڑا ہو۔ اس سے بہتر ہے جو حرام ہو اور بہتیرا ہو۔ یہ کیسی غفلت کا پردہ ہے اہلِ ندوہ پر افسوس آتا ہے۔ اس ایک گھونٹ پر جو پرگن ہیں کیا قصہ سامری کے باب میں کہانی ہونے کے ظن ہیں۔ ہشت وہ گلِ حنا ہے اور پھل پوچھو تو معدوم و فنا ہے۔ سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے کنگن پاؤں کی چوڑی مانگے تانگے کی لیکر اس سے بچھڑا بنائے۔ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام و وجاہت حاصل کرنے کو کہانیاں گائے۔ اور رشتے اثرِ رسول یعنی کچھ حدیثیں لیکر احمقوں کو فریب سے رجھائے۔ وہ جس نے لوگوں کو سنگار گہنا پاتا مال متاع لیکر۔ اپنی گردن پر بوجھ لئے۔ اور مانگ جانچ کر آرائش کے سامان اکٹھے کئے۔ اور نمدے کی سی تہیں جما کر ملایا۔ اور اسے پرستش کا بت بنایا۔ اس کا عیب نہیں وکھیتی مگر رفعت والی جان

Marfat.com

ولا یسمع خوارہ الا اذن واعیة. فلا تنحرف عن الشرعة السویة
کالفرقة الموسویة. ھذا وما ابرئ نفسی انما اشکو الی اللہ
حزنی وبثی. ان یصلح ما فسد مما اکتسبہ جوارحی و
علیہ اعتمادی. فی مبدئ ومعادی. واستغفر اللہ لی
ولوالدی ولجمیع المسلمین. فیا فوز المستغفرین. ولا حول
ولا قوة الا باللہ العلی العظیم. نمقہ ببنانہ الراجی عفو
ربہ الباری. احمد المکی الحنفی الچشتی الصابری الامدادی
المدرس بالمدرسة الاحمدیة. الواقعة فی
مکة المحمیة غفر اللہ لہ ولوالدیہ. واحسن اللہ لہما
والیہ. وکان اللہ لہ حیث کان. ومنحہ بالمغفرة
والرضوان. حامدا ومصلیا ومسلما.

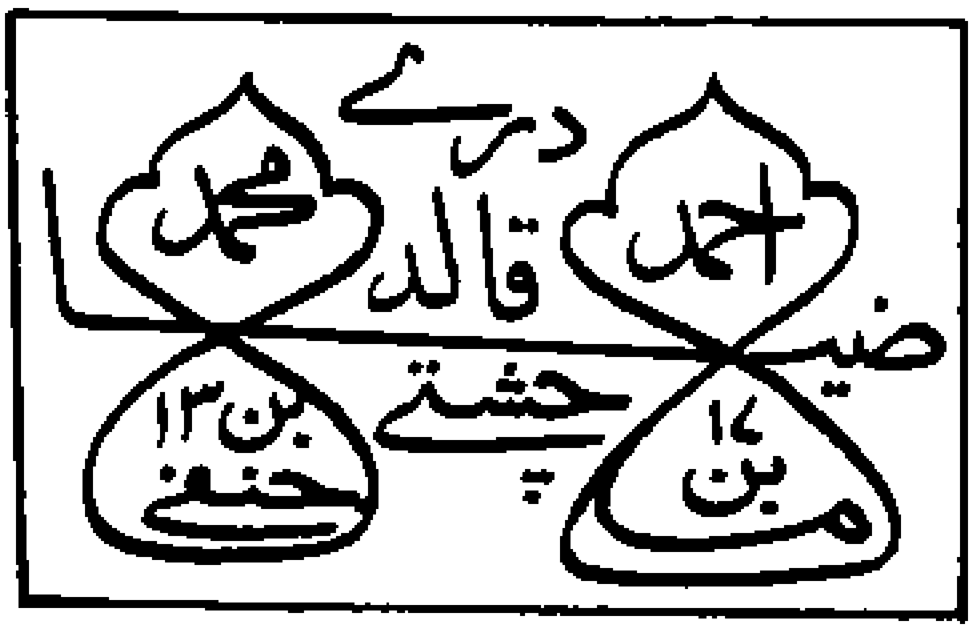

Marfat.com

اُس کی مہمل آواز نہیں سنتے مگر علم والے کان۔ جو سیدھی راہ سے نہ پھرے۔ بیہود سال
اس کی پرستش پر نہ گرے۔ خیر یہ تو ہوا اور مجھے اپنے نفس کی بہارت کا کب دعویٰ ہے۔
اللہ ہی سے اپنے غم و پریشانی کا شکوہ ہے۔ میرے اعضا نے گناہ کرکے جو کچھ بگاڑا وہی
اس کا بنانے والا ہے۔ دنیا و آخرت میں اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور میں اللہ سے مغفرت
مانگتا ہوں اپنے اور اپنے والدین اور سب مسلمانوں کے لئے۔ واہ واہ استغفار والے
کیا ہی مراد کو پہنچے۔ اور نہ گناہوں سے پھرنے کی طاقت نہ عبادت کی قوت مگر اللہ
علو و عظمت والے کی توفیق سے۔ اپنے ہاتھوں سے لکھا پروردگار آفریدگار کی بخشش
کے امیدوار احمد مکی حنفی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ واقع مکہ معظمہ نے۔ اللہ
تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔ اور وہ
جہاں ہو اس کا والی رہے۔ اور اسے اپنی مغفرت و خوشنودی دے۔ حمد و ثنائے پروردگار
کرتا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام نثار کرتا۔

Marfat.com

فتوی المدینۃ المنورۃ بک ندوۃ مزورۃ

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ما قولکم دام فضلکم ونفعنا بعلومکم. فی ھٰذہ المسألۃ وھی ان بعض علماء الھند قرروا جلسۃ ندوۃ العلماء التی تکون فیھا مشارکۃ الوھابیین والذین لامذھب لھم والروافض والنیچریۃ وھؤلاء النیچریۃ ھم اتباع السید احمد الھندی الذی ھو من اتباع المولوی نذیر حسین الذی حبس بمکۃ المشرفۃ مع اتباعہ وما انفکوا حتی تابوا من اعتقادھم الفاسد وکتبوا بذٰلک وھم الاٰن علیٰ ماھم علیہ سابقا وما فعلوا تلک التوبۃ اللسانیۃ والکتابیۃ الا للتخلص من ید الحکام وھم الاٰن ینکرون ذٰلک الحبس و یقولون ھٰذا کذب محض بل حصل لنا تعظیم کثیر و تاب الناس علیٰ ایدینا جازاھم اللہ بعدلہ ومن جملۃ اقوال السید احمد الھندی المذکور ان القراٰن موافق للانجیل

Marfat.com

ترجمۃ الفتوٰے سالبۃ الاھواء

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مسئلے میں آپ علماء کیا فرماتے ہیں آپ کا فضل ہمیشہ رہے اور ہمیں آپ کے علوم سے نفع ملے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بعض ہندی مولویوں نے جلسہ ندوۃ العلماء قرار دیا ہے جس میں وہابیہ اور لا مذہب اور رافضیوں و نیچریوں کی شرکت ہے۔ یہ نیچری لوگ سید احمد ہندی کے پیرو ہیں جو پیروانِ مولوی نذیر حسین سے ہے جو اپنے تابعین کے ساتھ مکہ معظمہ میں قید ہوا تھا اور جب تک اپنے اعتقادِ فاسد سے توبہ نہ کی اور تحریر نہ کر دی رہائی نہ پائی اور اب وہ اپنے اسی پہلے عقیدے پر ہیں وہ زبانی قلمی توبہ فقط دستِ حکام سے چھوٹنے کو تھی وہ لوگ اب اس قید ہونے ہی سے منکر ہیں کہتے ہیں یہ محض جھوٹ ہے ہماری تو وہاں بہت آؤ بھگت ہوئی اور لوگوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی اللہ تعالٰے اپنے عدل سے انہیں اس مکرنے کا بدلا دے۔ سید احمد ہندی مذکور کی باتوں سے یہ ہے کہ قرآن اس انجیل موجود کے موافق ہے۔

Marfat.com

لاخلاف بينهما ثم فعل ما فعل بحيلته حتى ترك اكثر الناس فى
بلاد الهند العمل بالقران والحديث الا ما يطابق العقل وصنف تفسيرا
للقران المجيد وخالف فيه المفسرين المعتبرين وقال انا اخرج اغلاط
جميع العلماء المعتبرين وانا اعلم الحق بالتامل فانكر فى تفسيره فرضية
صوم شهر رمضان وحج بيت الله الحرام ووجود الملائكة ووجود
الجنة والنار وكتب فيه ان الاستقبال الى القبلة فى الصلوٰة مشابهة
عبادة الاصنام وافتى بحل الربا للامراء وانكر معجزات سائر
الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام وكذب ولادة عيسٰى من غير اب وقال
انه ولد يوسف النجار واظهر الامور المخالفة للشريعة مثل اكل لحم
الحيوان بغير ذبح الى غير ذلك مما يطول شرحه جازاه الله بعدله و
مع هٰذا يدعى الاسلام هو وجماعته وقد كفروا بانكارهم ما هو من
ضروريات الدين وضلوا واضلوا كثيرا نعوذ بالله منهم واصل الغرض من
هٰذه الجلسة المذكورة ان يختلط اهل السنة مع الوهابية والذين
لا مذهب لهم والروافض والنيچرية وان لا ترد اقوالهم وتحريراتهم
المخالفة لقول اهل السنة والجماعة حتى ان المولوى غلام حسنين
الشيعى قال فى تلك الجلسة بين يدى علماء اهل السنة والجماعة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عمم عليا رضى الله عنه فى
الغدير عمامة الخلافة فسكت العلماء بموجب الشرط المذكور بان
لا ترد اقوالهم ثم ان الروافض طبعوا رسالة مسماة بمرأة الحق

Marfat.com

ان میں باہم کچھ خلاف نہیں۔ پھر اس نے اپنے مکر سے وہ کام کیا کہ ہندوستان میں بہت لوگوں نے قرآن وحدیث پر عمل چھوڑ دیا مگر جس قدر موافق عقل ہو۔ اس شخص نے قرآنِ مجید کی ایک تفسیر بنائی اور اس میں مفسرینِ معتبرین کا خلاف کیا اور کہا میں جمیع علمائے معتبرین کی غلطیاں نکالتا ہوں اور حق اپنے سورج سے جان لیتا ہوں۔ پس اس نے اپنی تفسیر میں فرضیتِ روزۂ رمضان و حج بیت اللہ و وجودِ ملائکہ و وجودِ جنت و نار سب کا انکار کر دیا اور اس میں لکھا کہ نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا بت پرستی کے مشابہ ہے اور امیروں کے لئے سود کی حلت کا فتوے دیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کے معجزات کا منکر ہوا اور عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے بن باپ پیدا ہونے کو جھٹلایا اور انہیں یوسف نامی ایک بڑھئی کا بیٹا بتایا۔ اور بہت باتیں خلافِ شرع ظاہر کیں۔ مثلاً بے ذبح کئے جانور کا گوشت کھانا وغیرہ وغیرہ جس کی شرح دراز ہے اللہ تعالےٰ اسے اپنے عدل سے بدلا دے اور باوصف اس کے وہ اور اس کا گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہے جاتے ہیں حالانکہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کر کے کافر ہو چکے اور خود بہکے اور بہت سے بہکائے اللہ کی پناہ ان سے۔ اور اصل غرض اس جلسۂ مذکورہ سے یہ ہے کہ وہابیوں اور لامذہبوں اور رافضیوں اور نیچریوں کے ساتھ اہلِ سنت میل کریں اور ان کے اقوال و تحریرات مخالفہ مذہبِ اہلسنت وجماعت کا رد نہ کریں۔ یہاں تک کہ مولوی غلام حسنین رافضی نے اس جلسے میں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے سامنے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خم غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر خلافت کا عمامہ باندھا۔ علماء اسی قرارداد کی بنا پر کہ ان کی بات رد نہ کیجائے خاموش ہو رہے۔ پھر رافضیوں نے ایک رسالہ مسمّی بہ آئینہ حق نما چھاپا

Marfat.com

وکتبوا فیها اثبتوا الناموت الشیخین علی الایمان وان خلافتهما کانت حقا فان هٰذه الامور لیست بثابتة عند الشیعة وذکروا فی هٰذه الرسالة ان المولوی غلام حسنین الشیعی قال بین یدی مئین من العلماء من اهل السنة والجماعة فی جلسة بلدة کانفور ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عمم علیا فی الغدیر عمامة الخلافة وما تنفس احد منهم یعنی من اهل السنة و الجماعة وایضا کتبوا فیه ان سیدنا...... رضی الله عنه رکض برجله بطن...... فسقط حملها و نادیٰ باعلیٰ صوته ان احرقوا بیتها وبینوا ان هٰذه الامور ثابتة من کتب اهل السنة والجماعة وعلیٰ هٰذا القیاس کتبوا فیها خرافات و ان العلما المجوزین جلسة ندوة العلماء ما کتبوا شیئا فی رد هٰذه الرسالة وایضا طلبوا المولوی غلام حسنین فی جلسة اخریٰ واکدوا بان لایرد اصلا علیٰ احد من الشیعة وغیرها بل ان لایجیب احد اذا استفتی فی المسائل الاختلافیة فهل هٰذه الجلسة والاجتماع اذا کانت بمثل هٰذه المثابة خصوصا اذا کانت مع هٰؤلاء اعداء الدین تجوز ام لا افتونا ولکم الاجر والثواب من الملک الوهاب

الجواب

الحمد لله تعالیٰ. اسأل الله المولی الکریم ذا الطول. التوفیق و الاعانة فی الفعل والقول. ینبغی التجنب عن مواقع الفتن والاحتراس

Marfat.com

اور اس میں لکھا کہ شیخین کا ایمان پر مرنا اور ان کی خلافت کا حق ہونا ہمارے سامنے ثابت کر دو کہ یہ باتیں شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اسی رسالے میں ذکر کیا کہ مولوی غلام حسنین شیعی نے جلسۂ کانپور میں سیکڑوں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے آگے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمِ غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر عمامہ خلافت باندھا اور سنیوں میں سے کسی نے دم نہ مارا۔ نیز اسی رسالے میں یہ بھی لکھا کہ .... نے .... کے شکم پر لات ماری کہ حمل ساقط ہوا اور بآوازِ بلند چلا کر کہا کہ ان کا گھر جلا دو اور دعوے کیا کہ یہ باتیں (معاذ اللہ) کتبِ اہلِ سنت سے ثابت ہیں علےٰ ہذا القیاس اور خرافات باتیں اس رسالے میں لکھیں اور ان علمائے جلسۂ ندوۃ العلماء کے تجویز کرنے والوں نے اس کے رد میں کچھ نہ لکھا بلکہ مولوی غلام حسنین کو دوسرے جلسہ میں پھر طلب کیا اور تاکید کی کہ کوئی شخص رافضیوں وغیرہ کسی کا اضلار د نہ کرے بلکہ مسائلِ اختلافیہ سے سوال بھی کیا جائے تو اس کا جواب نہ دے۔ آیا یہ جلسہ واجتماع جب کہ اس ٹھکانے کا ہو خصوصاً جب کہ دشمنانِ دین کے ساتھ ہو تو جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں فتوے دیجیے اور اللہ عزوجل سے آپ کے لئے اجر وثواب ہے۔

الجواب

سب خوبیاں سزاوارِ اللہ تعالیٰ ہیں اللہ مولیٰ کریم ذی الفضل سے ہر فعل وقول میں توفیق ومدد مانگتا ہوں فتنے کی جگہوں سے بچنا چاہیے اور ایسے میل جول سے

Marfat.com

عن المخالطة التى لاتخلو عن المحظورات مع القوم الضالين
المضلين امثال من ذكر فى صورة السوال. اذا كانوا بهذا المنوال
الاٰن يكون للرد عليهم و تزييف اقوالهم ومعتقداتهم الفاسدة
بالادلة النقلية و العقلية من كتب اهل السنة و الجماعة
والحالة هذه و الله سبحٰنه و تعالىٰ و لى الهداية. وبه العصمة
والحماية نمقه الفقير الى عفو ربها لقدير
عثمان بن عبد السلام داغستانى مفتى
المدينة المنوّرة الحنفى عفى عنه.

---

(۲) اللّٰهم انا نعوذ بك ان نضل اونضل لايجوز لمن يخاف الله تعالىٰ
ويرجو الدار الاٰخرة و يحب النجاة لنفسه ولدينه بالموت
على الايمان ان يجلس الى من اتصف بهٰذه الاوصاف او يصغى
الى حديثه خصوصا غير اهل العلم المشغولون بامور معيشتهم
الذين لافرصة لهم يصرفونها فى استنباط طرق الحق فان
المجالسة اقرب طريق الى سراية الحال وهؤلاء ان كانوا كما وصف
فهم الذين عناهم سيد الهادين بقوله غير الدجال اخوف
عليكم نسأل الله ان يحفظ علينا الايمان وعلى
اخواننا المؤمنين والله اعلم كتبه الفقير الى الله
تعالىٰ محمد بن يوسف.

Marfat.com

اجتناب جو ممنوعات سے خالی نہ ہو گمراہانِ گمراہ گر کے ساتھ جیسے یہ لوگ جن کا حال سوال میں مذکور ہوا جب کہ وہی طرز پر ہوں مگر اس غرض سے کہ ان کا رد کیا جائے ان کی باتیں ان کے فاسد عقیدے کتب اہل سنت و جماعت کی نقلی و عقلی دلیلوں سے کھوٹے ثابت کئے جائیں جب کہ حالت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہدایت ہے اور اسی کی طرف سے نگہبانی و حمایت ہے۔ راقم عفو پروردگار قدیر کا فقیر عثمان بن عبد السلام داغستانی مفتی مدینہ منورہ حنفی عفی عنہ۔

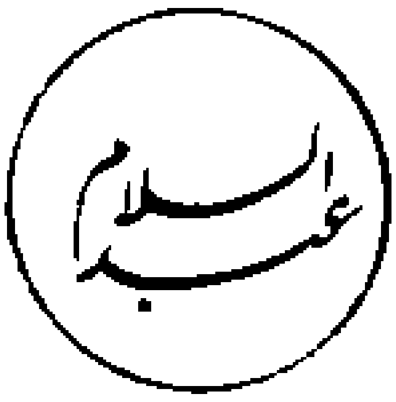

---

(۲) الٰہی تیری پناہ اس سے کہ ہم بہکیں یا بہکائے جائیں وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور پچھلے دن کی امید کرتا اور اپنے جان و دین کی نجات چاہتا ہو کہ ایمان پر اس کا خاتمہ ہو اسے جائز نہیں کہ ایسوں کے پاس بیٹھے یا ان کی بات سنے خصوصاً غیر علما کو کہ اپنے کار معاش میں مشغول ہیں وہ فرصت نہیں رکھتے جسے حق کے راستے بغور کامل پیدا کرنے میں صرف کریں۔ پاس بیٹھنا زنگ پکڑنے اور اس کا حال اس میں سرایت کر جانے کا سبب سے نزدیک تر راستہ ہے ان لوگوں کا اگر یہ حال ہے جو مذکور ہوا تو یہی ہیں وہ جنہیں سید الہادین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مراد لیا دجال کے غیر کا مجھے تم پر زیادہ اندیشہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا اور ہمارے بھائی مومنین کا ایمان محفوظ رکھے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر بارگاہِ الٰہی محمد بن یوسف۔

Marfat.com

(۳) ما اجاب به حضرة مفتی المدینة المنورة علی صاحبہا افضل الصلوٰة والسلام مولانا العالم العلامة الفاضل الفهامة عثمٰن بن عبدالسلام ادام الله به نفع الانام هو الصواب الذی یعول علیه. ویجب المرجع والمصیر الیه. ویعضده ماروّاه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم قال العلامة علی القاری علیه رحمة الله الباری فی شرح المشکوٰة (یکون فی اٰخر الزمان) ای اٰخر زمان هٰذه الامة (دجالون) من الدجل وهو التلبیس جمع دجال وهو کثیر المکر والتلبیس ای الخداعون یعنی سیکون جماعة یقولون للناس نحن علماء ومشائخ ندعوکم الی الدین وهم کاذبون فی ذٰلك (یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم) ای یتحدثون بالاحادیث الکاذبة ویبتدعون احکاما باطلة واعتقادات فاسدة (فایاکم) ای ابعدوا انفسکم عنهم (وایاهم) ای ابعدوهم عنکم اه وما رواه البخاری ومسلم من قوله صلی الله علیه وسلم فاحذروهم قال العلامة علی القاری فی الشرح المذکور ای لا تجالسوهم ولا تکالموهم ایها المسلمون اه وما رواه الترمذی وابوداؤد عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نهتهم علماؤهم فلم ینتهوا

Marfat.com

(۳) حضرت مفتی مدینہ منورہ علٰے صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام مولانا عالم علامہ فاضل فہامہ عثمان بن عبد السلام نے (کہ اللہ تعالٰے ان کی ذات سے مخلوق کا نفع دائم رکھے) جو جواب دیا وہ ایسا ہی حق ہے جس پر اعتماد کیا جائے اور اس کی طرف رجوع واجب ہے اور اس کے مؤید ہے وہ حدیث جو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں کچھ دجال کذاب ہوں گے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں یعنی اس امت کے آخر زمانے میں کچھ دجال ہوں گے۔ یہ دجل بمعنی فریب دہی سے ماخوذ ہے دجال بڑے مکار دھوکے باز کو کہتے ہیں۔ دجالون اس کی جمع ہے یعنی بڑے فریبی مراد یہ کہ عنقریب ایک گروہ ہوگا کہ لوگوں سے کہے گا ہم مولوی اور پیر ہیں تمہیں دین کیطرف بلاتے ہیں اور وہ جھوٹے ہوں گے۔ حدیثیں وہ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے باطل احکام اور فاسد عقیدے دل سے گھڑیں گے ان سے دور رہو اور انہیں دور کرو۔ اور حدیث بخاری و مسلم کہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پرہیز کرو علامہ علی قاری شرح مذکور میں فرماتے ہیں یعنی اے مسلمانو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے بات نہ کرو اور حدیث ترمذی و ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے

Marfat.com

فجالسوهم فی مجالسهم وا کلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب
بعضهم ببعض (قال ابن ملك رحمه الله الباء للسببية ای
سود الله قلب من لم یعص بشؤم من عصی فصارت قلوب
جمیعهم قاسیة بعیدة عن قبول الحق والخیر والرحمة
بسبب المعاصی ومخالطة بعضهم بعضا اه وقوله قلب من
لم یعص لیس علی اطلاقه لان مواکلتهم ومشاربتهم من غیر
اکراه واجبار بعد عدم انتهائهم عن معاصیهم معصیة ظاهرة
لان مقتضی البغض فی الله ان یتبعدوا عنهم ویهاجروهم
ویقاطعوهم ولم یواصلوهم کذا افاده العلامة علی القاری
فی شرح المشکوة فلعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم
ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول الله صلی الله
علیه وسلم وکان متکأ فقال لا (ای لاتعذرون اولاتنجون من العذاب
انتم ایتها الامة خلف اهل تلك الامة) والذی نفسی بیده
حتی تاطروهم اطرا (ای حتی تمنعوا امثالهم من اهل المعصیة
وان لم یمتنعوا عن امثالهم فتمتنعوا انتم عن مواصلتهم و
ومکالمتهم ومواکلتهم ومجالستهم) وفی روایة ابی داؤد قال
کلا والله لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر ولتأخذن
علی یدی الظالم ولتأطرنه (ای لتمنعنه) علی الحق اطرا
ولتقصرنه (ای لتحبسنه) علی الحق قصرا (ای بالهجر عنه

Marfat.com

وہ علماء ان کے پاس ان کے جلسوں میں بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں بعض کے دل بعض کی وجہ سے تباہ کئے (ابن ملک رحمہ اللہ نے فرمایا بعض میں حرف با سببیت کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان معاصی نہ کرنے والوں کے دل ان معاصی والوں کی نحوست سے سیاہ کر دیئے تو ان سب کے دل سخت اور قبول حق وخیر ورحمت سے برطرف ہوگئے بہ سبب گناہوں اور باہم میل جول کے انتہیٰ اور یہ جو انہوں نے فرمایا کہ ان کے دل جنہوں نے معاصی نہ کئے تھے یہ معصیت نہ کرنا مطلقاً نہیں[1] اسلئے کہ وہ معاصی سے باز نہ آئے تو بلا اکراہ واجبار ان کے ساتھ کھانا پینا خود صریح معصیت ہے کہ اللہ کے بارے میں بغض رکھنے کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ ان سے دور ہوں انہیں چھوڑ دیں انسے قطع کر دیں ان سے میل جول نہ کریں۔ ایسا ہی علامہ قاری نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان میل جول کرنے والوں پر داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت نازل فرمائی بدلہ ان کے گناہوں اور حد سے بڑھنے کا. راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہاں تک پہنچے سیدھے ہو کر بیٹھے اور فرمایا نہ (یعنی اے بنی اسرائیل کے بعد آنے والی یہ امت تم معذور نہ رکھے جاؤ گے یا عذاب سے نجات نہ پاؤ گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ انہیں خوب اچھی طرح جھکا لاؤ (یعنی اپنے زمانے کے اہل معاصی کو باز رکھو اور وہ باز نہ رہیں تو تم ان سے ملاپ بات چیت ساتھ کھانے پاس بیٹھنے سے باز رہو) ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا کوئی نہیں واللہ یا تو ضرور تم انہیں بھلائی کا حکم دو گے ضرور انہیں برائی سے منع کرو گے اور ضرور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ضرور اسے حق پر مجبور کر دو گے

اور ضرور اسے حق پر محبوس و محصور کرو گے (یعنی یوں کہ

[1] بلکہ انہیں گناہوں میں شریک ہونا مقصود ہے جن سے یہ مانع آئے تھے ۱۲ مترجم [2] آگے پھر ترمذی حدیث مذکور ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

اذا عجزتم عما سبق حتى تضيق عليه الارض بما رحبت فانه حبس
معنوی اقوی من حبس صوری، اولیضربن الله بقلوب بعضکم
علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنهم (ای بنی اسرائیل علی کفرهم
ومعاصیهم والمعنی ان احد الامرین واقع قطعا امر شرح
المشکوٰة للعلامة علی القاری ویعضده ایضا ما رواه ابوداؤد و
احمد والحاکم عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لاتجالسوا اهل القدر بضم اوله ای لا
تو ادوهم ولاتحابوهم فان المجالسة ونحوها من المعاشاة
من علامات المحبة وامارات المودة فالمعنی لاتجالسوهم مجالسة
تانیس وتعظم لهم لانهم اما ان یدعوکم الی بدعتهم بما زینه
لهم شیطانهم من الحجج المموهة والادلة المزخرفة التی تجلب
من لم یتمکن فی العلوم والمعارف الیهم ببادی الرأی واما ان
یعود علیکم من نقصهم وسوء عملهم ما یؤثر فی قلوبکم
واعمالکم اذ مجالسة الاغیار تجر الی غایة البوار ونهایة
الخسار قال الله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا الله وکونوا مع
الصادقین ولاینافی اطلاق الحدیث تقیید الاٰیة فی المنافقین
حیث قال الله تعالیٰ فلاتقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث
غیره انکم اذا مثلهم وکذا قوله عزوجل واذا رأیت
الذین یخوضون فی اٰیتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا

Marfat.com

جب وہ اگلی صورتیں نہ بن پڑیں تو سب اس سے کنارہ کش ہو جائیں یہانتک کہ زمین باوصف اپنی اس وسعت کے ان پر تنگ ہو جائے کہ یہ باطنی قید ہر ظاہری قید سے سخت تر ہے [۱] یا بے شک ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم پر اپنی لعنت اتاریگا جیسے ان پر اتاری یعنی بنی اسرائیل پر ان کے کفر و معاصی کے سبب حاصل حدیث یہ کہ دونو باتوں میں سے ایک بیشک ہوگی۔ انتہی مع شرح مشکوٰۃ علامہ قاری۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث ابوداؤد و احمد و حاکم امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو یعنی ان سے دوستی و محبت نہ کرو کہ پاس بیٹھنا اور اس کے مثل اور امور مثلاً ساتھ چلنا محبت کی علامتوں دوستی کے نشانوں سے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس اس طرح نہ بیٹھو کہ انہیں تم سے انس حاصل ہو یا تم ان کی کچھ تعظیم کرو اس لئے کہ یا تو وہ تمہیں اپنی بد مذہبی کی طرف بلائیں گے ان ملمع کاری کی دلیلوں اور ظاہری آراستہ سخنوں سے جو ان کے شیطان نے ان کے ذہن میں سنوار رکھی ہیں جن سے وہ بے نظر سرسری علوم و معارف میں رسوخ نہ رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچ لے جاتے ہیں یا یہ ہوگا کہ ان کی خرابی ان کی بد اعمالی سے تم پر وہ نحوست پڑیگی جو تمہارے دلوں اور عملوں میں اثر کر جائیگی اس لئے کہ غیروں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکت و کمال بربادی کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو اور حدیث میں مطلق ممانعت کے منافی نہیں کہ آیت نے دربارۂ منافقین ایک قید ذکر فرمائی جہاں ارشاد ہوا ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہانتک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہی کی مانند ہو اور ایسا ہی ارشاد الٰہی عزوجل جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں خوض بیجا کرتے ہیں تو ان سے روگردانی کر یہاں تک کہ اور بات میں مشغول ہوں

[۱] یاں سے قطع علاقہ کرنا یا لعنت الٰہی کا مستحق ہونا العیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ مترجم

Marfat.com

فی حدیث غیرہ فلم یسنہ عن مخالطتہم مطلقا لان الحدیث
یحمل علیٰ من لم یأمن علیٰ نفسہ منہم فیمنع عن مجالستہم
مطلقا و الآیۃ علیٰ من امن فلا حرج علیہ فی مجالستہ لہم
بغیر التانیس و التعظیم ما لم یکونوا فی کفر و بدعۃ و کذا
اذا خاضوا و قصد الرد علیہم و تسفیہ ادلتہم و مع ھذا البعد
عنہم اولیٰ و الاجتناب عن مباحثتہم احریٰ ، و لا تفاتحوھم
ای لا تحاکموا الیہم فانہم اہل عناد و مکابرۃ و قیل لا تبدؤھم
بالسلام او بالکلام و قال مظہر لا تناظروھم فانہم یوقعونکم
فی الشک و یشوشون علیکم اعتقادکم ای و ان لم تجالسوھم
فہو عطف مغایر و قیل عطف خاص لان المجالسۃ تشتمل
علی المواکلۃ و المؤانسۃ و المحادثۃ و غیرھا و فتح
الکلام فی القدر اخص من ذٰلک ، کذا افادہ
العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ فی شرح
المشکوٰۃ و فی التفسیرات الاحمدیۃ فی بیان
الآیات الشرعیۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد
الذکریٰ مع القوم الظالمین الظاھر من کلام الفقہاء
ان الآیۃ باقیۃ و ان القوم الظالمین ھم المبتدع
و الفاسق و الکافر و القعود مع کلہم ممتنع اھ
و اخرج ابن جریر و ابن المنذر عن ابی وائل

Marfat.com

کریاں مطلق میل جول سے منع نہ فرمایا وجہ یہ کہ حدیث اس کے بارے میں ہے جو اپنے نفس پر ان کی طرف سے اطمینان نہ رکھتا ہو اسے مطلقاً ان کے پاس بیٹھنا منع ہے اور آیت اس کے حق میں ہے جسے اطمینان ہو (کہ ان کی صحبت بد میرے دل پر اثر نہیں کر سکتی) اس پر کچھ تنگی نہ ہوگی ان کے پاس بیٹھنے میں جب کہ اس طور پر نہ ہو جس سے انہیں انس حاصل ہو یا یہ کہ ان کی تعظیم کرے اور یہ بھی جب جائز ہے کہ وہ اپنے کفر و بدعت میں نہ ہوں یا ہوں تو یہ ان پر رد کرنے اور ان کی دلیلوں کو احمق بنانے کے لئے ان کے پاس جاتے اور باوجود ان سب باتوں کے پھر بھی بہتری اسی میں ہے کہ ان سے دور رہے ان کے مباحثے سے بچنا ہی زیادہ لائق ہے (تتمہ حدیث مذکور) اور ان سے مفاتحہ نہ کرو یعنی انہیں کسی بات میں حکم نہ بناؤ کہ انہیں ہٹ دھرمی اور سینہ زوری آتی ہے اور کہا گیا انہیں ابتداءً بہ سلام نہ کرو ان سے کلام شروع نہ کرو اور مظہر نے فرمایا ان سے مسئلہ تقدیر میں مناظرہ نہ کرو کہ وہ تمہیں شک میں ڈال دیں گے اور تمہارے اعتقاد میں تشویش پیدا کر دیں گے یعنی اگرچہ پاس نہ بیٹھو تو معطوف و معطوف علیہ یعنی مجالسہ و مفاتحہ دو جدا چیزیں ہیں۔ اور بعض نے کہا عام پر خاص کا عطف ہے کہ پاس بیٹھنا ساتھ کھانے انس حاصل کرنے بات چیت کرنے وغیرہ سب کو شامل ہے اور مسئلہ تقدیر میں مناظرہ شروع کرنا اس سے خاص ہے۔ اسی طرح علامہ قاری نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں کہ یاد آئے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو لکھتے ہیں کلام فقہاء سے ظاہر یہ ہے کہ حکم آیت باقی ہے اور ظالم لوگ بدمذہب و فاسق و کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے انتہیٰ۔ ابن جریر و ابن المنذر نے ابو وائل سے روایت کی کہ

Marfat.com

قال ان الرجل ليتكلم فى المجلس بالكلمة من الكذب ليضحك بها
جلساءه فيسخط الله عليهم جميعا فذكر واذلك لابراهيم النخعى
فقال صدق ابو وائل اوليس ذلك فى كتاب الله فلا تقعدوا معهم
حتى يخوضوا فى حديث غيره واخرج عبد بن حميد وابن ابى حاتم
وابو الشيخ عن محمد بن سيرين انه كان يرى ان هذه الاية
نزلت فى اهل الاهواء واخرج عبد بن حميد وابن المنذر عن
محمد بن على قال ان اصحاب الاهواء من الذين يخوضون
فى ايات الله وفى تفسير الامام البغوى رحمة الله عليه قال الضحاك
عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما دخل فى هذه الاية كل
محدث فى الدين وكل مبتدع الى يوم القيمة اه وهكذا فى
تفسير الخطيب وغيره ويعضده ايضا ما رواه الخطيب عن ابن عمر
رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من اعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله
قلبه امنا وايمانا ومن انتهر صاحب بدعة امنه الله تعالى
يوم الفزع الاكبر ومن اهان صاحب بدعة رفعه الله فى الجنة
مائة درجة ومن سلم على صاحب بدعة او لقيه بالبشرى او استقبله
بما يسره فقد استخف بما انزل على محمد واخرج الديلمى عن حذيفة
رضى الله تعالى عنه ان الله لا يقبل لصاحب بدعة صوما ولا صلوة و
لا زكوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا ويخرج من الاسلام

Marfat.com

انہوں نے کہا آدمی مجلس میں اہلِ مجلس کے ہنسانے کو کوئی لفظ جھوٹ بک دیتا ہے اس کے سبب اللہ عزوجل ان سب مجلس والوں پر غضب فرماتا ہے۔ لوگوں نے اسے امام ابراہیم نخعی کے سامنے ذکر کیا فرمایا ابو وائل ٹھیک کہتے ہیں کیا یہ قرآن میں نہیں ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں۔ عبد بن حمید و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام محمد بن سیرین سے راوی کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ آیت بدمذہبوں کے بارے میں اتری عبد بن حمید و ابن المنذر حضرت امام باقر سے راوی فرمایا بے شک بدمذہب ان لوگوں میں ہیں جو آیاتِ خدا میں خوض بے جا کرتے ہیں۔ تفسیر امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے امام ضحاک نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بدمذہب تا قیام قیامت داخل ہے۔ ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث خطیب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ حدیث دیلمی میں بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول فرمائے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض بدمذہب اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے

Marfat.com

كما يخرج السهم من الرمية او كما يخرج الشعر من العجين و
في تبيين المحارم للعلامة ملا سنان الواعظ في الحرم المحترم
اوحى الله تعالى الى يوشع بن نون انى مهلك من قريتك اربعين
الفا من خيارهم وستين الفا من شرارهم فقال يارب هؤلاء الاشرار
فما بال الاخيار فقال انهم لم يغضبوا لغضبي واكلوهم وشاربوهم
هكذا رواه ابن ابى الدنيا وابو الشيخ عن ابراهيم بن عمرو الصنعانى
وايضا فيه قال النبي صلى الله عليه وسلم عذب اهل القرية
فيها ثمانية عشر الفا عملهم عمل الانبياء قالوا يارسول الله كيف
قال لم يكونوا يغضبون لله ولا يأمرون بالمعروف ولا ينهون عن
المنكر ام ويعضده ايضا ما رواه البيهقى فى شعب الايمان عن
الحسن رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يأتى على الناس زمان يكون حديثهم (اى كلامهم و
محادثتهم) في مساجدهم فى امر دنياهم (وهى موضوعة لامر دينهم
قال ابن الهمام فى شرح الهداية الكلام المباح فى المسجد مكروه
ياكل الحسنات) فلا تجالسوهم (اى هؤلاء الناس الموصوفين بما
ذكر وهو يحتمل الاطلاق والتقييد بالمسجد) فليس لله فيهم (اى
فى اتيانهم الى المسجد وعبادتهم فيه) حاجة (هى كناية عن
عدم قبول طاعتهم وفيه تهديد عظيم لاجل ظلمهم ووضعهم الشئ
فى غير موضعه لان المسجد لم يبن الا للعبادات ام مع الشرح

Marfat.com

جیسے شکار سے تیر یا آٹے سے بال تبیین المحارم علامہ ملا سنان واعظ حرم محترم مکہ میں ہے اللہ تعالےٰ نے یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار بُرے ہلاک کردوں گا عرض کی الٰہی بُرے تو بُرے ہیں اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھایا پیا۔ انتہی۔ اسی طرح روایت کیا ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ نے ابراہیم بن عمرو صنعانی سے۔ نیز اسی میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک بستی پر عذاب اترا اس میں اٹھارہ ہزار وہ تھے جن کے عمل نہایت اعلےٰ درجے کے تھے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر؟ فرمایا اللہ کے لئے غضب نہ کرتے تھے نہ اچھی بات کا حکم دیتے نہ بُری بات سے روکتے۔ انتہٰے۔ اور نیز اس کے مؤید ہے حدیث شعب الایمان بیہقی بروایت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کریں گے حالانکہ وہ تو دین کے لئے بنائی گئی ہیں امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں فرمایا مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے نیکیوں کو کھاتی ہے۔ تو ان کے پاس نہ بیٹھو (یعنے کہیں یا مسجد میں) کہ اللہ تعالےٰ کو ان سے (یعنی ان کے مسجد میں آنے اور عبادت کرنے سے) کچھ کام نہیں یعنی اللہ تعالےٰ ان کی عبادت قبول نہیں فرماتا۔ اور یہ سخت تہدید ہے ان کے ظلم کے باعث کہ انہوں نے چیز بے محل استعمال کی مسجدیں تو عبادتوں ہی کے لئے بنی ہیں۔ انتہے مع شرح

Marfat.com

للعلامة علی القاری رحمہ اللہ ویعضدہ ایضا ما رواہ البزار و
الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قیل یا رسول اللہ
اتہلك القریۃ وفیہا الصلحون قال نعم قیل بم یا رسول اللہ
قال بتہاونہم وسکوتہم ویعضدہ ایضا ما رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عزوجل اختار لی اصحابا فجعلہم اصحابی واصہاری وانصاری
وسیجیئ من بعدہم قوم ینقصونہم ویسبونہم فان ادرکتموہم
فلا تناکحوہم ولا تؤاکلوہم ولا تشاربوہم ولا تصلوا معہم ولا تصلوا
علیہم اھ وفی رد المحتار علی الدر المختار علی متن تنویر الابصار للعلامۃ
ابن عابدین فی کتاب النکاح ان الرافضی ان کان ممن یعتقد
الالوھیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ
الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فہو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ
من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب
الصحابۃ رضی اللہ عنہم فانہ مبتدع لا کافر اھ بحروفہ وایضا فی
کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ
الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام للعلامۃ الموصوف علیہ
رحمۃ الرؤف نقلا عن رسالۃ خاتمۃ العلماء الراسخین شیخ القراء
والفقہاء والمحدثین سید ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
ما نصہ واما من سب احدا من الصحابۃ فہو فاسق ومبتدع بالاجماع

Marfat.com

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نیز اس کے مؤید ہے حدیث بزار و طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرض کی گئی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین بستے ہوں فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ یہ کس وجہ سے فرمایا ان کی سستی و خاموشی کے باعث۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث دارقطنی ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے لئے اللہ تعالےٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسر الی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا ردالمحتار علے الدرالمختار شرح تنویر الابصار تصنیف علامہ ابن عابدین کتاب النکاح میں ہے رافضی اگر مولے علی کی خدائی مانتا ہو یا یہ کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا صدیق اکبر کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت ام المؤمنین صدیقہ کی نسبت وہ کلمہ ملعونہ تہمت بکتا ہو تو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے بخلاف اس صورت کے مولیٰ علی کو تفضیل دیتا یا بعض صحابہ کی بے ادبی کرتا ہو تو وہ بدمذہب ہے کافر نہیں انتہے بلفظہٖ۔ نیز علامہ موصوف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علے احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں خاتمۂ علمائے راسخین استاذ قراء و فقہاء و محدثین سیدی ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے رسالے سے نقل فرماتے ہیں جو صحابہ میں سے کسی کی شان میں بے ادبی کرے وہ بالاجماع فاسق و گمراہ ہے۔

Marfat.com

الا اذا اعتقد انه مباح او يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة او اعتقد كفر الصحابة فانه كافر بالاجماع اه وايضا فيه نقلا عن البزازية التى هى من كتب المذهب مانصه يجب اكفار الروافض بقولهم برجعة الاموات الى الدنيا وتناسخ الارواح وانتقال روح الاله الى الائمة وان الائمة آلهة وبقولهم بخروج امام ناطق بالحق وانقطاع الامر والنهى الى ان يخرج وبقولهم ان جبرئيل غلط فى الوحى الى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دون علىٍّ كرم الله وجهه اه ويعضده ايضا مارواه ابن النجار عن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عز وجل اختارنى واختار لى اصحابا وجعل لى منهم وزراء وانصارا وانه سيخرج فى آخر الزمان قوم ينتقصونهم فلا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم وروى سمويه عن ثوبان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون اقوام من امتى يتعاطى فقهاؤهم عضل المسائل اولئك شرار امتى واخرج ابن مردويه عن انس رضى الله تعالىٰ عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الرجل ليصلى ويصوم ويحج ويعتمر ويغزو وانه لمنافق قيل يا رسول الله بماذا دخل عليه النفاق قال لطعنه على امامه وامامه من قال الله فى كتابه

Marfat.com

مگر جب یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ گستاخی حلال ہے یا اس پر ثواب ملے گا جیسا کہ بعض روافض کا خیال ہے یا صحابہ کے کفر کا معتقد ہو تو اس صورت میں وہ بالاجماع کافر ہے انتہیٰ ۔ نیز اسی میں خزانہ سے کہ کتب مذہب حنفی ۔ سے ہے نقل فرمایا رافضیوں کو کافر کہنا واجب ہے ان کے اس قول پر کہ مردے دنیا کی طرف پھر واپس آئیں گے اور روحوں میں آواگون ہے اور خدا کی روح ائمہ میں آئی اور ائمہ معبود ہیں ۔ اور ان کے اس قول پر کہ ایک امام حق کو آنے والا ہے اس کے آنے تک کارخانہ امر و نہی بند ہے ۔ اور ان کے اس قول پر کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا ہوا کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو چھوڑ کر محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو وحی دے گئے نیز اس کے مؤید ہے حدیث ابن نجار انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا ۔ اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور بے شک عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا ۔ سمویہ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے کہ ان کے مولوی سخت فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری امت کے بدتر لوگ ہیں ۔ حدیث ابن مردویہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بیشک آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج و عمرہ و جہاد کرتا ہے اور بیشک وہ منافق ہے ۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ نفاق اسمیں کدھر سے آیا فرمایا اسلئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں فرمایا

Marfat.com

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون فی التاویلات للامام
ابی منصور الماتریدی رحمه الله تعالی الباری فی بیان قوله
تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون هو الامر بالسوال
ای سلوا اهل الذکر وقلدوهم ای لانهم ان کان لابد من التقلید
فقلدوا اهل الذکر واسئلوا عنهم لانهم یعلمون ذلک ام بحروفها
واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن
عباس رضی الله تعالی عنهما فی قوله تعالی واولی الامر منکم یعنی
اهل الفقه والدین واهل طاعة الله الذین یعلمون الناس معانی
دینهم ویامرونهم بالمعروف وینهون عن المنکر فاوجب الله تعالی
طاعتهم علی العباد واخرج سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر
وابن ابی حاتم عن مجاهد واولی الامر قال هم الفقهاء والعلماء وروی
البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم
الاسلام ای عظم ونصر صاحب بدعة سواء کان داعیا لها اولا قال
ابن حجر کان قام او صدره فی مجلس او خدمه من غیر عذر یلجئه
الی ذلک، فقد اعان علی هدم الاسلام ای اسلامه او کمال الاسلام
او علی هدم اهل الاسلام او المراد بالاسلام السنة فاذا کان حال
المؤقر کذا فما حال المبتدع وفیه ان من وقر صاحب سنة
کان الحکم بخلافه وکذا من اهان صاحب بدعة یخالف حکمه

Marfat.com

علماء سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کتاب التاویلات
میں آیت مذکورہ کے بیان میں فرماتے ہیں یہ آیت علما سے سوال کا حکم فرماتی ہے
یعنی اہلِ ذکر سے پوچھو اور ان کی تقلید کرو یعنی جب تقلید کی حاجت ہو تو اہلِ علم کی تقلید
کرو اور ان سے پوچھو کہ وہ جانتے ہیں انتہیٰ بلفظہ۔ ابنِ جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم و
حاکم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں کہ
جو تم میں صاحبِ حکم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو روایت کرتے ہیں کہ صاحبِ حکم سے مراد
اہلِ فقہ ودین واہلِ طاعتِ الٰہی ہیں جو لوگوں کو ان کے دین کے معنی سکھاتے اور انہیں
اچھی بات کا حکم فرماتے اور بری بات سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں
پر ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ سعید بن منصور وعبد بن حمید وابنِ جریر وابن ابی حاتم
امام مجاہد سے اسی آیت کی تفسیر میں راوی کہ صاحبِ حکم فقہار وعلماء ہیں۔ بیہقی شعب الایمان
میں ابراہیم بن میسرہ سے حدیث راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے
ہیں جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی یعنی
جو کسی گمراہ کی تعظیم ومدد کرے خواہ وہ گمراہ اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت کرتا ہو یا
نہیں۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں جس نے بدمذہب کی توقیر کی
مثلاً اس کے لئے قیام کیا اسے صدرِ مجلس میں بٹھایا یا اس کی خدمت کی بغیر کسی عذرِ صحیح
ضروری کے جو اس پر مجبور کردے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی یعنی اپنے ایمان
یا اپنے ایمان کے کمال یا اہلِ اسلام کے ہلاک کرنے پر معاون ہوا یا اسلام سے سنت مراد
ہے۔ تو جب توقیر کرنے والوں کا یہ حال تو خود بدمذہب کا کیا حال ہوگا اور اسی میں ہے کہ جو
سنی کی توقیر کرے اسکا حکم اس کے برخلاف ہے یونہی جو بدمذہب کی توہین کرے حکم اسکے خلاف ہے،

Marfat.com

کذا افادہ العلامۃ علی القاری فی الشرح المذکور وفی تبیین
المحارم نقلا عن کتاب الامام الغزالی رحمہ اللہ کتاب الجام
العوام قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من مشی الی صاحب بدعۃ
لیوقرہ فقد اعانہ علی ھدم الاسلام اھ والامام البخاری ذکر فی
کتابہ المسمی بالادب المفرد باب لا یسلم علی فاسق ثم ذکر
باسنادہ ثلثۃ احادیث من شاء فلینظر ثمہ وفی فصول العلامی
ولا یسلم علی الشیخ المازح الکذاب واللاغی ولا علی من
یسب الناس او ینظر وجوہ الاجنبیات ولا علی الفاسق المعلن
ولا علی من یغنی او یطیر الحمام مالم تعرف توبتھم اھ
والامام البخاری رحمہ اللہ ذکر ایضا فی الکتاب المذکور
باب من ترک السلام علی المتخلق واصحاب المعاصی ثم ذکر
باسنادہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال
مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم منھم رجل متخلق
بخلوق فنظر الیھم وسلم واعرض عن الرجل فقال الرجل
اعرضت عنی فقال بین عینیک جمرۃ ثم ذکر باسنادہ عن
عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ خاتم من
ذھب فاعرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فلما رای
الرجل کراھتہ ذھب والقی الخاتم واخذ خاتما من حدید

Marfat.com

ایسا ہی افادہ کیا علامہ علی قاری نے شرح مذکور میں تبیین المحارم میں کتاب الجام العوام امام حجۃ الاسلام قدس سرہ سے حدیث منقول ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی توقیر کو چلے اس نے ہدم بنیانِ اسلام پر اعانت کی۔ امام بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں ایک باب وضع فرمایا کہ فاسق کو سلام نہ کرے۔ پھر اس میں اپنی سند سے تین حدیثیں روایت فرمائیں جو چاہے مطالعہ کرے فصول علامی میں ہے بوڑھے مسخرے کذاب بیہودہ گو کو سلام نہ کرے نہ اسے جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہے یا اجنبی عورتوں کے منہ دیکھتا ہے نہ کھلے فاسق نہ گانے والے نہ کبوتر باز کو جب تک ان کی توبہ نہ ظاہر ہو۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں فرمایا باب اس شخص کا جس نے خلوق یعنی زعفران سے بنائی ہوئی رنگت دار خوشبو لگانے والے اور اہلِ معاصی پر سلام ترک کیا۔ پھر بسند خود مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے ان میں ایک شخص خلوق لگائے تھا سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنی نظر کرم وسلام سے مشرف فرمایا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا اس نے عرض کی حضور نے مجھ سے روگردانی فرمائی فرمایا تیری پیشانی پر انگار ہے۔ پھر بسند خود عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو سے حدیث روایت کی کہ وہ اپنے باپ شعیب وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک شخص خدمتِ اقدس حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے سونے کی انگوٹھی پہنے تھے سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا جب انہوں نے دیکھا کہ حضور کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ انگوٹھی پھینک کر لوہے کی بنوائی

Marfat.com

فلبسہ واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذا اشر ھذا
حلیۃ اھل النار فرجع فطرحہ فلبس خاتما من ورق فسکت
عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر باسنادہ عن
ابی سعید قال اقبل رجل من البحرین الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسلم علیہ فلم یرد و فی یدہ خاتم من ذھب
وعلیہ جبۃ حریر فانطلق الرجل محزونا فشکی الی امراتہ
فقالت لعل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبتک
وخاتمک فالقھما ثم عد ففعل فرد السلام الحدیث
وایضا ذکر الامام البخاری فیہ باب من لم یسلم علی
اصحاب النرد ثم ذکر باسنادہ عن الفضل بن مسلم عن
ابیہ قال کان علی اذا خرج من باب القصر فرای اصحاب النرد
انطلق بھم فعقلھم من غدوۃ الی اللیل ومنھم من یعقل
الی نصف النھار قال وکان الذی یعقل الی اللیل الذین
یعاملون بالورق وکان الذی یعقل الی نصف النھار الذین
یلھون بھا وکان یامر ان لا یسلموا علیھم ثم ذکر
باب الادب و اخراج الذین یلعبون بالنرد واھل الباطل
ثم ذکر باسنادہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا وجد
احدا من اھلہ یلعب بالنرد ضربہ وکسرھا ثم ذکر باسنادہ
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انہ بلغھا ان اھل بیت

Marfat.com

اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ اس سے بھی بدتر ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے وہ واپس گئے اسے پھینکا اور چاندی
کی انگشتری پہنی اس پر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر بسند خود حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث روایت کی ایک شخص بحرین سے خدمت
اقدس میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہ دیا
ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنے تھے وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی
سے حال بیان کیا زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمہارا جبہ اور
انگوٹھی ناپسند ہوئی انہیں اتار کر پھر حاضر ہوا انہوں نے ایسا ہی کیا اب حضور اقدس
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں
فرمایا باب اس شخص کا جس نے چوسر کھیلنے والوں پر سلام نہ کیا پھر بسند خود فضل بن مسلم
سے حدیث روایت کی وہ اپنے باپ سے راوی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب
دروازہ قصر سے باہر تشریف لاتے جنہیں چوسر کھیلتے دیکھتے انہیں حراست میں کر کے
لے جاتے کسی کو صبح سے شام تک باندھ رکھتے کسی کو دوپہر تک، شام تک بندھے
رہنے والے وہ ہوتے جو بد کر کھیلتے اور دوپہر تک بندھنے والے وہ کہ ویسے ہی کھیلتے
اور مولیٰ علی حکم فرماتے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کیا جائے پھر ذکر فرمایا اب ادب دینے
اور نرد بازوں اور اہل باطل کو نکال دینے کا۔ پھر بسند خود نافع سے حدیث روایت کی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب اپنے لوگوں میں کسی کو چوسر کھیلتا پاتے اسے
مارتے اور چوسر توڑ دیتے۔ پھر بسند خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حدیث روایت کی کہ ان کی حویلی سے کچھ حصے میں ایک گھر والے رہتے

Marfat.com

فی دارھا کانوا سکانا فیھا عندھم نرد فارسلت الیھم لئن لم تخرجوا الاخرجنکم من داری وانکرت ذلک علیھم ثم ذکر ثلثة احادیث من شاء فلینظر ثمہ وروی مسلم عن ابن سیرین ان ھذا العلم دین (اللام للعھد وھوما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتعلیم الخلق من الکتاب والسنة وھما اصول الدین) فانظروا عمن تاخذون دینکم (المراد الاخذ من العدول والثقات) کذا فی الشرح المذکور وروی مسلم ایضا عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنة فیؤخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدعة فلا یؤخذ حدیثھم اھ بحروفہ وروی مسلم ایضا عن سعد بن ابراھیم یقولون لایحدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا الثقات اھ بحروفہ وقال العلامة النووی فی شرحہ قولہ لایحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الثقات معناہ لا یقبل الا من الثقات اھ وقال البخاری رحمہ اللہ فی شان علی بن ھاشم الکوفی کان ھو و ابوہ غالیین فی مذھبھما قال ابن حبان غال فی التشیع قال صاحب میزان الاعتدال فی نقد الرجال قلت لغلوہ ترک البخاری اخراج حدیثہ فانہ یتجنب الرافضة کثیرا کان یخاف من تدینھم بالتقیة اھ وقال احمد بن المقدام کنا فی مجلس یزید

Marfat.com

انہیں خبر پہنچی کہ ان کے پاس چوسر ہے فرما بھیجا کہ اگر تم خود نہ نکل گئے تو میں تمہیں اپنے مکان سے نکال دوں گی اور ان پہ اس بارے میں اعتراض فرمایا پھر امام بخاری نے تین حدیثیں اور ذکر کیں جو چاہے دیکھ لے۔ مسلم نے ابن سیرین سے روایت کی بے شک یہ علم دین ہے (العلم میں لام عہد کا ہے یعنی وہ علم کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیم خلق کے لیے لائے جس سے کتاب وسنت مراد ہے کہ دین کی دونوں اصل ہیں) تو دیکھو کہ اپنا دین کس سے لیتے ہو (یعنی ثقہ معتمد لوگوں سے لو) ایسا ہی شرح مذکور میں ہے نیز مسلم نے ابن سیرین سے روایت کی پہلے سند کی تحقیقات نہ ہوتی تھی جب فتنہ واقع ہوا علماء نے فرمایا اپنے راوی ہمارے سامنے بیان کرو کہ ان میں سے جو اہل سنت دیکھے جائیں ان کی حدیث لی جائے اور جو بد مذہب نظر آئیں ان کی حدیث نہ لی جائے۔ انتہٰی بلفظہ۔ نیز مسلم نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی کہ وہ فرماتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت نہ کریں مگر ثقہ لوگ اھ بلفظہ۔ علامہ نووی نے اس کی شرح میں فرمایا اس کے معنے یہ ہیں کہ صرف ثقات کی حدیث قبول کی جائے گی۔ امام بخاری نے علی بن ہاشم کوفی کے بارے میں فرمایا وہ اور اس کا باپ دونوں اپنے مذہب میں حد سے گزر گئے تھے۔ ابن حبان نے کہا وہ تشیع میں غلو رکھتا ہے۔ صاحب میزان الاعتدال فی نقد الرجال نے کہا میں کہتا ہوں اس کے غلو کے باعث امام بخاری نے اس کی حدیث روایت فرمانی ترک کر دی کہ وہ رافضیوں سے بہت بچتے تھے۔ ظاہرا یہ اندیشہ تھا کہ ان کے دین میں تقیہ ہے۔ احمد بن المقدام نے کہا ہم یزید

Marfat.com

بن زریع فقال من اتی جعفر بن سلیمٰن وعبد الوارث فلا یقربنی
وکان عبد الوارث نسب الی الاعتزال وجعفر الی الرفض اھ وایضاً
قال یزید بن زریع فی شان عبد الوارث بن سعید البصری
من اتی مجلس عبد الوارث فلا یقربنی اھ وذکر شھاب انہ
سمع ابن عبید یقول ترکت جابرا الجعفی وما سمعت منہ
قال العقلی جابر الجعفی رافضی یشتم اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اھ وعن سماک بن سلمۃ قال دخلت علی کدیر الضبی
اعودہ فقالت امرأتہ ادن منہ فان یصلی فسمعتہ یقول فی الصلوٰۃ
سلام علی النبی والوصی فقلت لا واللہ لا یرانی اللہ عائدا الیک اھ
وکان کدیر الضبی من غلاۃ الشیعۃ وترک الدارقطنی عقیصاء لانہ
شیعی وقال مغیرۃ سلم ذر بن عبد اللہ الھمدانی علی ابراھیم
النخعی فلم یرد علیہ یعنی للارجاء وروی حمزۃ الزیات عن ابی مختار
الطائی قال شکیٰ ذر سعید بن جبیر الی ابی البختری الطائی قال سلمت
علیہ فلم یرد علی فکلمہ فیہ فقال سعید بن جبیر ھٰذا یحدث
کل یوم دینا واللہ لا اکلمہ ابدا اھ وقال مؤمل بن اسمٰعیل مات
عبد العزیز بن ابی رواد وکان مرجئا وسفین بمکۃ فما صلی علیہ
وعارض الجنازۃ فذھب الناس یرونہ فلم یصل وقال اردت
ان اری الناس انہ مات علی بدعۃ اھ ویقال ان
وکیعا رحمہ اللہ تعالیٰ لم یحضر جنازۃ ابی معاویۃ الضریر للارجاء اھ

Marfat.com

بن زریع کی مجلس میں تھے انہوں نے فرمایا جو شخص جعفر بن سلیمان و عبدالوارث کے پاس جائے وہ میرے نزدیک نہ آئے۔ عبدالوارث منسوب بہ اعتزال تھا اور جعفر منسوب بہ رفض انتھی۔ نیز یزید بن زریع نے عبدالوارث بن سعید بصری کے باب میں فرمایا جو اس کی مجلس میں جائے میرے پاس نہ آئے انتھی۔ شہاب کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے جابر جعفی کو ترک کر دیا اور اس سے کچھ نہ سنا عقیلی نے کہا جابر جعفی رافضی ہے صحابہ کو برا کہتا ہے انتھی۔ سماک بن سلمہ سے روایت ہے میں کدیر ضبی کے پاس اسکی عیادت کو گیا اس کی عورت بولی ان کے پاس آجاؤ کہ یہ نماز میں ہیں میں نے سنا کہ وہ اپنی نماز میں کہہ رہا تھا سلام نبی اور وصی پر میں نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اب کبھی مجھے تیرے پاس آتا نہ دیکھے گا انتھی۔ کدیر ضبی تشیع میں غلو رکھتا تھا۔ امام دارقطنی نے عقیصا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ شیعی ہے۔ مغیرہ نے کہا ذر بن عبداللہ ہمدانی نے حضرت ابراہیم نخعی کو سلام کیا امام نے جواب نہ دیا یعنی اس لئے کہ وہ فرقہ مرجیہ سے تھا۔ امام حمزہ زیات ابو مختار طائی سے روایت فرماتے ہیں ذر مذکور نے ابوالبختری طائی سے حضرت سعید بن جبیر کی شکایت کی کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا۔ ابوالبختری نے حضرت سعید سے اس کا تذکرہ کیا سعید نے فرمایا یہ روز ایک نیا دین نکالتا ہے خدا کی قسم میں کبھی اس سے کلام نہ کروں گا انتھی۔ مؤمل بن اسماعیل کہتے ہیں عبدالعزیز بن ابی رواد مرجی المذہب کا انتقال ہوا امام سفین مکہ معظمہ میں تھے جنازے کی نماز نہ پڑھی اور ساتھ نہ چلے سامنے سے راہ کاٹ کر تشریف لے گئے۔ لوگ دیکھنے گئے کہ امام کیا کرتے ہیں امام نے نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں نے چاہا لوگوں کو دکھا دوں کہ یہ شخص بدمذہبی پہ مرا ہے اھ کہتے ہیں وکیع ابومعاویہ ضریر کے جنازے پر نہ گئے مذہب رجاء کے باعث انتھی۔

Marfat.com

وقال ابن عيينة ان عبد الرحمن بن اسحق المدنی کان
قدريا فنفاه اهل المدينة فنزل ههنا مقتل الوليد فلم
نجالسه اھ وکان عبد الوهاب بن عطاء الخفاف یرمی بالقدر فلذلک قام
من مسجده ابو سلیمان الزاهد ولم یصل خلفه حکاها محمد بن احمد
بن ابی المثنی الموصلی وقال الحمیدی بمکة لما قدم معاذ بن هشام لا تسمعوا
من هذا القدری وقال محمد بن عبد الله بن نمیر رمی محمد بن
اسحق بن یسار المخزومی بالقدر وکان ابعد الناس منه وقال
مالک فی شانه انظروا الی دجال من الدجاجلة وقال ابن عیینة
رأیت ابن اسحق فی مسجد الخیف فاستحییت ان یرانی معه
احداتهموه بالقدر اھ وقال حماد بن زید کنت مع ایوب ویونس
وابن عون فمر بهم عمرو بن عبید فسلم علیهم ووقف فلم یردوا
علیه السلام لانه کان معتزلیا قدریا وکان یشتم الصحابة وکان
داعیا الی دینه وقال ابن حبان کان عمرو بن عبید من اهل
الورع والعبادة الی ان احدث ما احدث فاعتزل مجلس
الحسن هو وجماعة معه فسموا المعتزلة قال وکان یشتم الصحابة
ویکذب فی الحدیث اھ وقال کامل بن طلحة قلت لحماد یا ابا سلمة رویت
عن الناس وترکت عمرو بن عبید قال انی رأیت کان الناس یصلون یوم الجمعة
الی القبلة وهو مدبر عنها فعلمت انه علی بدعة فترکت الروایة عنه و
اعرض البیهقی عن الروایة عن مسعود بن محمد الجرجانی لانه کان معتزلیا

Marfat.com

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں عبد الرحمٰن بن اسحاق مدنی قدری تھا اہل مدینہ نے اسے شہر پاک سے نکال دیا وہ زمانہ قتل ولید بادشاہ میں یہاں ایک پانی پر اُترا۔ ہم لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے انتہی۔ عبد الوہاب بن عطا خفاف کو مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا جاتا اسی وجہ سے ابو سلیمان زاہد اس کی مسجد سے اٹھ گئے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی یہ محمد بن احمد بن ابی مثنی موصلی نے حکایت کی۔ جب معاذ بن ہشام آیا حمیدی نے مکہ معظمہ میں کہا اس قدری سے حدیث نہ سنو۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا محمد بن یسار مخزومی مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ سب سے زیادہ اس مسلک سے دور تھا۔ اور امام مالک نے اس کے بارے میں فرمایا دجالوں میں سے ایک دجال کو دیکھو۔ امام ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے ابن اسحٰق کو مسجد منیٰ شریف میں دیکھا مجھے شرم آئی کہ کوئی شخص مجھے اس کے ساتھ دیکھے لوگ اسے متہم بالقدر کرتے ہیں۔ حماد بن زید نے کہا میں ایوب و یونس و ابن عون کے پاس تھا عمرو بن عبید کا گزر ہوا وہ ٹھہرا اور ان ائمہ کو سلام کیا اماموں نے جواب سلام نہ دیا اس لئے کہ وہ معتزلی قدری تھا صحابہ کو برا کہتا اور اپنے مذہب کی طرف بلاتا۔ ابن حبان نے کہا عمرو بن عبید پہلے اہل تقوے وعبادت سے تھا یہاں تک کہ اس نے نیا مذہب نکالا۔ اب امام حسن بصری کی مجلس سے وہ اور اس کی جماعت معتزل وکنارہ کش ہوئے اس لئے معتزلہ کہلاتے۔ ابن حبان نے کہا وہ صحابہ کو بُرا کہتا اور حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔ کامل بن طلحہ نے کہا میں نے حماد سے گزارش کی اے ابو سلمہ آپ نے لوگوں سے روایت کی اور عمرو بن عبید کو ترک کر دیا فرمایا میں نے خواب دیکھا گویا لوگ جمعہ کے دن رو بقبلہ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ قبلہ کو پشت کئے ہے تو میں نے جانا کہ وہ بدمذہب ہے لہذا اس سے روایت ترک کر دی۔ اور امام بیہقی نے مسعود بن محمد جرجانی کی روایت سے اعراض کیا اسلئے کہ وہ معتزلی تھا

Marfat.com

وقال ابوبکر بن عیاش ماترکت الروایة عن فطر بن خلیفة الکوفی
الا لسوء مذهبه وقال ابن الفرضی ترکت محمد بن مفرج القرطبی لانه
کان یدعوا الی بدعة وقال محمد بن عبد الله الانصاری کنانهی
عن مجالسة سلیمن بن ارقم فذکر منه امرا عظیما اه وقال ابو الولید
سمعت شریکا یقول مالقینا من ابن عمنا یعنی سلیمن بن عمرو یکذب
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال الحاکم سمعت محمد
بن یعقوب الحافظ غیر مرة یقول کان ابوبکر الجارودی اذا مر بقبر
جده یقول یا ابت لولم تحدث بحدیث بهز بن حکیم لزرتك اه وعن
یحیی بن حرب الذماری وجماعة ترکوا مسلمة بن علی الخشنی و
قال ابن عدی ترك عامة مشائخنا الروایة عن محمد بن یونس
بن موسی القرشی الشامی وقال الامام البخاری فی شان عبد الله
بن واقد ابی قتادة الحرانی ترکوه وایضا قال فی شان عبد العزیز
بن ابان ترکوه وایضا قال فی شان عبد الغفور الواسطی
ترکوه وایضا قال فی شان عنبسة بن عبد الرحمن
ترکوه وایضا قال فی شان سالم بن عبد ترکوه وعلی هذا
القیاس وقال ابوحاتم ان ابراهیم بن المنذر التی خلط فی
القرآن جاء الی احمد بن حنبل فسلم علیه فما رد علیه وروی
یعقوب بن شیبة انه بلغه ان عمران بن حطان کانت له بنت عم
کانت تری رأی الخوارج فتزوجها لیردها عن ذلك فصرفته الی مذهبها اه

Marfat.com

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے فطر بن خلیفہ کوفی سے روایت صرف اس لیے ترک کی کہ وہ بدمذہب ہے ابن الفرضی نے کہا میں نے محمد بن فرح قرطبی کو ترک کر دیا کہ وہ بدعت کیطرف دعوت کرتا تھا۔ محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سلیمان بن ارقم کے پاس بیٹھنے سے منع کیے جاتے تھے پھر اس سے ایک سخت بات نقل کی۔ ابوالولید نے کہا میں نے شریک کو کہتے سنا ہیں اپنے چچا کے بیٹے سلیمان بن عمر سے کیسا صدمہ پہنچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے حاکم نے کہا میں نے محمد بن یعقوب حافظِ حدیث کو بارہا کہتے سنا کہ ابوبکر جارودی جب اپنے دادا کی قبر پر گزرتے کہتے اے باپ میرے اگر تم نے بہز بن حکیم کی حدیث روایت نہ کی ہوتی تو میں آپ کی زیارت کرتا۔ یحییٰ بن حرب ذماری اور ایک جماعتِ علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے مسلمہ بن علی خشنی کو ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں ہمارے عام مشائخ نے محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی شامی سے روایت ترک کر دی۔ امام بخاری نے عبداللہ بن واقد ابوقتادہ حرانی کے بارے میں فرمایا ائمہ نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عبدالعزیز بن ابان کو فرمایا محدثین نے اسے ترک کر دیا نیز عبدالغفور واسطی کو فرمایا علماء نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عنبسہ بن عبدالرحمٰن کو فرمایا حفاظ نے اسے ترک کر دیا۔ نیز سالم بن عبد کو فرمایا ناقدین نے اسے ترک کر دیا۔ اسی طرح اور لوگوں کے باب میں فرمایا ابوحاتم کہتے ہیں ابراہیم بن منذر جن سے تلاوت قرآن مجید میں غلطیاں واقع ہوئیں امام احمد بن حنبل کے پاس آئے سلام کیا امام نے جواب نہ دیا۔ یعقوب بن شیبہ روایت کرتے ہیں انہیں خبر پہنچی کہ عمران بن حطان کی ایک چچازاد بہن خارجی مذہب تھی عمران نے اس سے نکاح کیا کہ اسے اس باطل مذہب سے پھیرے اس نے خود اسی کو اپنے مذہب پر کر لیا

Marfat.com

وفی احیاء علوم الدین فی کتاب اداب الاخوۃ و الصحبة
والمعاشرة مع اصناف الخلق فی بیان مراتب الذین
یبغضون فی اللہ وکیفیة معاملتهم اما الذمی الذی
تحت عقد المسلمین وجوارهم فانه لایجوز ایذاؤہ
الابالاعراض عنه والتحقیر له فی المجالس وبالاضطرار
ای الالجاء الی اضیق الطرق ان کان ماشیا فی طریق فیه
زحمه بحیث لایقع فی وهدة ولایصدمه نحو جدار فان
ایذاءهم بلاسبب لایجوز وانما المراد ولاتترکوا لهم
صدر الطریق اکراما لهم وهذه السنة قد امیتت من
زمان فمن احیاها فله الاجر وبترک المفاتحة بالسلام فلا
یقول السلام علیک تحقیرا لشانه ولا ما یقوم مقامه من
التحایا کان یقول صبحک اللہ بالخیر او اسعد اللہ صباحک
ومثل ذلک ما جرت به العادات الاٰن واذا قال مبادئا السلام
علیک قلت وعلیک وانما وجب الرد علیه بعلیک فقط والاولی
الکف عن مخالطته ومعاملته ومواکلته فان فی کل من ذلک نوع
اعزاز له فاما الانبساط معه والاسترسال الیه کما یسترسل الی
الاصدقاء فهو مکروہ کراهة شدیدة یکاد ینتهی ما یقوی منه الی
حد التحریم قال اللہ تعالی فی کتابه العزیز لاتجد قوما یؤمنون
باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسوله ولوکان اٰباءهم او ابناءهم

Marfat.com

احیاء العلوم شریف کے ابواب میں ایک باب انواع مخلوق کے ساتھ بھائی چارے اور صحبت اور برتاؤ کے بیان میں ہے اس میں ان لوگوں کے جن سے اللہ کے لیے بغض رکھنا چاہیے، ترتیب وار درجوں اور ان سے معاملہ کرنے کی کیفیت میں ارشاد فرمایا کافر ذمی جو سلطنتِ اسلام کے عہد و پناہ میں ہے اس کو ستانا جائز نہیں مگر یوں کہ اس سے روگردانی کریں، مجلسوں میں اسے حقیر رکھیں راستہ چلتا ہو اور گنجائش کم ہو تو اسے نہایت تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کریں مگر نہ ایسا کہ کسی گڑھے میں گر جائے یا دیوار وغیرہ سے ٹکر کھائے کہ بے سبب انہیں صدمہ پہنچانا جائز نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ صدرِ راستہ ان کے لئے ان کے اعزاز کو نہ چھوڑا جائے اور یہ سنت مدت سے متروک ہو گئی ہے جو اسے زندہ کرے اس کے لئے ثواب ہے۔ اسے ابتداء بسلام نہ کی جائے اس کی تحقیر کے لئے نہ اس سے السلام علیک کہے نہ اس کے قائم مقام اور کوئی لفظ جو ملتے وقت کہے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ تیری صبح خیر کے ساتھ کرے یا تیری صبح نیک ہو یا اور الفاظ جن کی آج کل عادت ہو رہی ہے۔ اور جب وہ ابتداءً السلام علیک کہے جواب میں صرف وعلیک کہا جائے اور اس کے جواب میں فقط لفظ وعلیک کہنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان سے میل برتاؤ ساتھ کھانے سے باز رہیں کہ ان سب امور میں اس کا ایک نوع اعزاز ہے رہا اس سے دل کھول کر بات کرنا اور دوستوں کی طرح بے تکلفی تو یہ سخت مکروہ ہے۔ قریب ہے کہ اس کی قوی صورت حرام کی حد کو پہنچے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کریم میں فرماتا ہے تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ ان کے باپ دادا یا بیٹے پوتے ہوں۔

Marfat.com

والموادة مفاعلة من الود كما ان المحاددة من الحد وهو العداوة و

قال النبي صلى الله عليه وسلم المؤمن والمشرك لا تترأى ناراهما

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوي وعدوكم اولياء

الآية اى لاتتخذوهم اولياءكم ولاتوالوهم ولاتخالطوهم الثاني

المبتدع الذي يدعوا الى بدعته فان كانت البدعة بحيث يكفر بها

فامره اشد من امر الذمي لانه لايقر بجزية ولا يسامح بعقد ذمة

بخلاف الذمي وان كان ابتداعه مما لايكفر به فامره بينه و

بين الله اخف من امر الكافر لامحالة ولكن الامر في الانكار عليه

اشد منه على الكافر لان شر الكافر غير متعد الى الغير فان

المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون الى قوله اذ لايدعي لنفسه

الاسلام واعتقاد الحق واما المبتدع الذي يدعوا الغير الى البدعة

ويزعم ان مايدعوا اليه حق فهو سبب لغواية الخلق واضلالهم

فشره متعد فالاستحباب في اظهار بغضه ومعاداته ومجافاته

والانقطاع عنه وتحقيره والتشنيع عليه ببدعته وتنفير

الناس عنه اشد وان سلم عليه في خلوة عن الناس فلا بأس

برد جوابه فان علم ان في الاعراض عنه والسكوت عن جوابه

يقبح في نفسه بدعته التي هو فيها ويؤثر ذلك

في زجره وردعه فترك الجواب اولى من الرد عليه لان جواب

السلام وان كان واجبا فيسقط بادنى غرض فيه مصلحة

Marfat.com

نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان اور کافر کے کھانا پکنے کی آگیں آمنے سامنے نہ ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو اپنا دوست نہ ٹھہراؤ یعنے ان سے دوستی اور میل نہ کرو۔ دوسری قسم وہ بد مذہب کہ اپنی بد مذہبی کی طرف بلاتا ہو اگر وہ بدعت ایسی ہے جس کے باعث اس کی تکفیر کی جائے تو اس کا حکم ذمی کے حکم سے سخت تر ہے اس لئے کہ اسے نہ جزیہ لے کر رہنے دیں گے نہ عہد امان دینے کی نرمی کریں گے بخلاف کافر ذمی اور اگر اس کی بد مذہبی حد کفر تک نہ پہنچے تو اس کا معاملہ اللہ کے یہاں کافر کے معاملے سے ضرور ہلکا ہے مگر اس کے رَد کا حکم کافر کے رد سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ کافر اوروں کی طرف بڑھتا نہیں کہ مسلمان اسے کافر سمجھے ہوئے ہیں تو اس کی بات کی طرف التفات نہ کریں گے کہ وہ اسلام و اعتقاد حق کا اپنے لئے دعوی نہیں کرتا مگر یہ بد مذہب جو دوسروں کو اپنی بدعت کی طرف دعوت کرتا اور بکتا ہے کہ وہی حق ہے جس طرف وہ بلاتا ہے تو یہ مخلوق کے بہکنے گمراہ ہونے کا سبب ہے تو اس کا شر پھیلتا ہے تو اس سے اظہار بغض و دشمنی و دوری و بے علاقگی اور اس کی تحقیر اور اس پر اس کی بد مذہبی کے ساتھ طعن و تشنیع اور لوگوں کو اس سے نفرت دلانے کا استحباب بہت زائد ہے اور اگر وہ اس پر تنہائی میں جہاں اور لوگ نہ ہوں سلام کرے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں پس اگر جانے کہ اس سے منہ پھیرنے اور جواب سلام نہ دینے کے باعث اپنی بد مذہبی کی برائی اس کے دل میں آئے گی اور اس سے اس کے جھڑکنے للکارنے کا اثر پیدا ہوگا تو جواب نہ دینا ہی بہتر ہے کہ جواب سلام اگرچہ واجب ہے ادنیٰ غرض سے جس میں کوئی بکار آمد مصلحت ہو

Marfat.com

مهمة حتی يسقط هذا الواجب بكون الانسان فی الحمام وفی قضاء الحاجة وغرض الزجر اهم من هذه التی ذكروها فی اسقاط الوجوب فان كان فی ملأ ای جماعة فترك الجواب اولی لتنفير الناس عنه وتقبيحا لبدعته فی اعينهم وتحقير الشانه وكذلك الاولی كف الاحسان اليه ومنع الاعانة له فی مهمات وسيما فيما يظهر للخلق قال صلی الله عليه وسلم من انتهر صاحب بدعة ملأ الله قلبه امنا وايمانا ومن اهان صاحب بدعة امنه الله يوم الفزع الاكبر ومن الأن له او اكرمه اولقيه ببشر فقد استخف بما انزل علی محمد صلی الله عليه وسلم رواه ابونعيم فی الحلية والهروی فی ذم الكلام من حديث ابن عمر رضی الله عنهما ورواه ابونصر السجزی فی الابانة من حديث ابن عمر وابن عباس ومن وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام و ورواه ابونصر ايضا وابن عدی وابن عساكر من حديث عائشة مرفوعا ورواه ابن عدی ايضا من حديث ابن عباس مرفوعا الثالث المبتدع العامی الذی لايقدر علی الدعوة ای دعاء الناس الی بدعته ولايخاف الاقتداء به فامره اهون واخف فالاولی

Marfat.com

ساقط ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی حمام یا قضائے حاجت میں ہو تو یہ واجب باقی نہیں رہتا اور اسے جھڑکنے کی غرض ان اغراض سے کہ علماء نے وجوب ساقط ہونے کے لئے بیان فرمائیں زیادہ مہم ہے اور اگر وہ جماعت یعنی مجمع میں سلام کرے تو مطلقاً جواب نہ دینا ہی اولیٰ ہے کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو ان کی نگاہوں میں اس کی بدمذہبی کی شناعت اور اس بدمذہب کی حقارت ہو اسی طرح اولیٰ یہ ہے کہ اس کے ساتھ احسان سے باز رہیں اور اسکی ضرورتوں میں اس کی مدد سے منع کریں خصوصاً ایسے کام میں جس پر خلق کو اطلاع ہو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالے اس کا دل امن وایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالے اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان بخشے اور جو اس سے نرمی یا اس کی عزت کرے یا بکشادہ پیشانی اس سے ملے اس نے وہ چیز ہلکی جانی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ حدیث ابو نعیم نے حلیہ اور ہروی نے کتاب ذم الکلام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور ابونصر سجزی نے ابانہ میں حدیث عبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی نیز اسے ابونصر وابن عدی وابن عساکر نے بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نیز ابن عدی نے بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کیا۔ تیسری قسم بدمذہب ناخواندہ کہ دعوت یعنی لوگوں کو اپنی بدمذہبی کی طرف بلانے پر قادر نہ ہو اور اسکا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ اس کی پیروی کریں گے تو اس کا معاملہ آسان اور مطلب بہتر یہ ہے

Marfat.com

ان لایعالج بالتغلیظ علیہ والاہانۃ لہ بل یتلطف بہ بالنصح
والارشاد الی الحق فان قلوب العوام سریعۃ التقلب لانہا
ساذج لم یرسخ فیہا شیئ وان لم ینفع النصح فیہ وکان فی
الاعراض عنہ تقبیح لبدعتہ فی عینہ وتحقیر لشانہا
تاکد الاستحباب فی الاعراض عنہ فان علم ان ذلک لایؤثر
فیہ لجمود طبعہ وبلادۃ ذہنہ ورسوخ عتوہ فی قلبہ
فالاعراض اولی لان البدعۃ اذا لم یبالغ فی تقبیحہا و
الحط فی شانہا شاعت بین الخلق وطار شررہا وعم
فسادہا وتحققت الغوایۃ بہا واما العاصی بفعلہ وعملہ
لا باعتقادہ فلایخلو اما ان یکون بحیث یتاذی بہ غیرہ
کالظلم والغصب وشہادۃ الزور والغیبۃ والتضریب بین
الناس والمشی بالنمیمۃ وامثالہا من المعاصی اوکان
مما یقتصر علیہ ولایؤذی غیرہ وذلک ینقسم الی ما یدعو
غیرہ الی الفساد کصاحب الماخور وہو مجلس الفساق
الذی یجمع بین الرجال والنساء فی الحرام ویہیئ اسباب
الشرب والفساد لاہل الفساد اولا یدعو غیرہ الی فعلہ بل
یقتصر کالذی یشرب او یزنی وہذا الذی لایدعو
غیرہ لایخلو اما یکون عصیانہ بکبیرۃ اوصغیرۃ
وکل واحد اما ان یکون مصرا علیہا اوغیر مصر

Marfat.com

کہ اس کا علاج اس پر سختی کرنے اور اسے ذلت دینے سے نہ کیا جائے بلکہ نرمی کے ساتھ نصیحت کریں اور راہ حق دکھائیں اس لئے کہ ناخواندوں کے دل جلد بدل جاتے ہیں کہ وہ لوحِ سادہ ہیں جن میں کوئی نقش جما نہیں اور اگر نصیحت کارگر نہ ہو اور روگردانی میں اس کی بدعت کی برائی اور حقارت اس کی نگاہ میں پیدا ہو تو اس سے روگردانی کا استحباب مؤکد ہو جائیگا پس اگر معلوم ہو کہ یہ اس میں کچھ اثر نہ ڈالے گا کہ وہ ٹھوس طبیعت اور بھدے ذہن کا ہے اور اس کی سرکشی اس کے دل میں جم گئی ہے تو روگردانی اولیٰ ہے کہ جب بدمذہبی کی برائی ظاہر کرنے اور اس کی توہین و تنقیص میں کمال درجے کی کوشش نہ کی جائے گی وہ مخلوق میں پھیل پڑے اور اس کی چنگاریاں اُڑ کر دور دور جائیں گی اور اس کی خرابی عام ہو جائیگی اور لوگوں میں گمراہی راہ پائے گی رہا وہ جو صرف اعمال کا گنہگار ہے نہ اعتقاد کا وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اس سے دوسروں کو ایذاء ہو جیسے ظلم کرنا یا مال چھیننا جھوٹی گواہی دینا غیبت کرنا لوگوں میں فساد کرنا ایک کی دوسرے سے چغلی کھانا اور اسی طرح کے اور گناہ یا اس کا گناہ تنہا اس شخص کی ذات تک محدود رہے اس کا صدمہ دوسروں کو نہ پہنچتا ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اوروں کو خرابی کی طرف بلاتا ہے جیسے بھٹی والا کہ فاسقوں کی مجلس ہے جو مردوں سے عورتیں حرام کے لئے ملاتا اور شراب وغیرہ خراب کاموں کے اسباب خراب لوگوں کے لئے بہم پہنچاتا ہے دوسرا وہ جو اوروں کو اپنے کام کی طرف نہیں بلاتا بلکہ آپ ہی گناہ کرتا ہے جیسے شراب خور یا زناکار اور یہ جو دوسروں کو دعوت نہیں کرتا، دو حال سے خالی نہیں۔ اس کا گناہ کبیرہ ہوگا یا صغیرہ اور ان میں ہر ایک اس گناہ پر مُصر اور اس کا عادی ہوگا یا نہیں؟

Marfat.com

فهذه التقسيمات تتحصل منها ثلثة اقسام ولكل قسم منها رتبة معلومة معينة وبعضها اشد من بعض فلا نسلك بالكل مسلكا واحدا ولكن نفصل ونقول القسم الاول وهو اشدها اى اشد الاقسام الثلاثة ما يتضرر به الناس كحال الظلم والغصب و شهادة الزور والغيبة والنميمة فهؤلاء الاولى الاعراض عنهم بالكلية وترك مخالطتهم والانقباض عن معاملتهم لان المعصية شديدة فيما يرجع الى ايذاء الخلق اذ ليس بعد الشرك اشد من الاضرار ثم هؤلاء ينقسمون الى من يظلم فى الدماء اى يقتل النفوس والى من يظلم فى الاموال اى ياخذها من غير حق والى من يظلم فى الاعراض اى يهتكها وبعضها اشد من بعض فان قتل النفوس اشد من اخذ الاموال ولاخذ الاموال اشد من الوقوع فى الاعراض والاستحباب فى اهانتهم واذلالهم والاعراض عنهم موكد جدا ومهما كان يتوقع فى تلك الاهانة زجرلهم اولغيرهم كان الامرفيه اكد واشد الثانى صاحب الماخور اى مجلس الفساق الذى يهيئ اسباب الفساد بالجمع بين الرجال والنساء ويسهل سبيل ابى الفساد على الخلق وفى نسخة ويسهل طرقها على الخلق اى الاسباب فهذا لا يؤذى الخلق فى دنياهم ولكن يحتاج اى يستاصل بفعله دينهم ويهلكهم وفى بعض النسخ يختلس بدل يجتاح وان كان على وفق رضاهم فهو قريب من الاول ولكنه اخف منه فان المعصية بين الله

Marfat.com

ان تقسیموں سے تین قسمیں حاصل ہوتی ہیں ہر قسم کا ایک خاص مرتبہ معین ہے۔
اور ان میں ایک دوسرے سے سخت تر ہے تو ہم سب کے ساتھ ایک روش
نہ چلیں گے بلکہ تفصیل کریں گے اور یوں کہیں گے کہ پہلی قسم جو تینوں قسم میں
سخت تر ہے وہ ہے جس سے اوروں کا ضرر ہے جیسے ظلم غصب جھوٹی
گواہی غیبت چغلی ان لوگوں سے یک لخت روگردانی اور ان سے میل جول
کا ترک اور ان کے ساتھ معاملہ کرنے سے کشیدگی اولیٰ ہے کہ وہ گناہ
جس سے خلق کو ایذا ہو سخت ہے۔ کفر کے بعد ضرر رسانی سے بدتر
کوئی چیز نہیں۔ پھر ان کی بھی قسمیں ہیں ظلم یا تو خون میں ہے کہ ناحق قتل
کرتا ہے یا مال میں کہ ناحق دبا لیتا ہے یا آبروؤں میں کہ ان کی بے حرمتی
کرتا ہے اور ان میں بعض بعض سے سخت تر ہیں قتل مال لینے سے اور
مال لینا کسی کی آبرو پر زبان درازی سے ان لوگوں کی تذلیل و توہین اور
ان سے روگردانی کا استحباب سخت مؤکد ہے اور جب ان کی اس اہانت
سے ان کا یا اوروں کا ایسے افعال سے باز رہنا متوقع ہو تو اور زیادہ
بشدت مؤکد ہو جائے گا۔ قسم دوم بھٹی یعنے مجلس فساق والا کہ فساد کے
سامان مہیا کرتا اور مردوں سے عورتیں ملاتا اور فساد کی راہ خلق پر آسان
کرتا ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ ان سامانوں کا راستہ سہل کرتا ہے۔
یہ لوگوں کو دنیوی ایذا نہیں دیتا ہاں اپنے کام سے ان کے دین کی بیخ کنی کرتا اور انہیں
ہلاکت میں ڈالتا ہے اور ایک نسخہ میں بیخ کنی کی جگہ اچک لیجانا ہے اگرچہ یہ انکی رضامندی
سے ہو اسکا حکم پہلی قسم کے قریب ہے مگر اس کی بہ نسبت ہلکا کہ جو گناہ خاص اللہ

Marfat.com

تعالی وبین العبد الی العفو اقرب بناء علی ان حقوق الله
مبنیة علی المسامحة علی قول ولکنه من حیث انه متعد علی
الجملة الی غیره فهو شدید لاجل تعدیه وهذا ایضا یقتضی
الاهانة والاعراض والمقاطعة وترک جواب السلام له اذا
ظن ان فیه نوعا من الزجر له او لغیره الثالث الذی یفسق
فی نفسه کشرب خمر او ترک واجب او مقارفة محظور شرعی
یخصه فی نفسه فالامر فیه اخف ولکنه فی وقت مباشرته
ان صودف یجب منعه بما یمتنع به منه بای حال کان و
لو بالضرب ان امکن و الاستخفاف والازدراء له فان النهی عن
المنکر واجب فاذا نزع عنه وعلم ان ذلک من عادته اللازمة
وهو مصر علیه فان تحقق ان نصحه یمنعه من العود الیه
وجب النصح حینئذ وان لم یتحقق ولکنه کان یرجوه منه
فالافضل النصح والزجر بالتلطف او بالتغلیظ ان کان هو
الانفع فاما الاعراض عن جواب سلامه والکف عن مخالطته
حیث یعلم انه مصر علیه وان النصح لیس ینفعه فهذا فیه
نظر وسیر العلماء فیه ای طرائقهم مختلفة والصحیح ان ذلک
یختلف باختلاف نیة الرجل فعند ذلک یقال الاعمال بالنیات
اذ فی الرفق والنظر بعین الرحمة الی الخلق نوع من التواضع لجلال
الله وکبریائه و فی العنف والاعراض نوع من الکبر والعجب

Marfat.com

تعالےٰ اور بندے کے معاملے میں ہو عفو سے زیادہ نزدیک ہے اس بنا پر کہ ایک قول میں
حقوق اللہ کی بنا نرمی و آسانی پر ہے مگر اس جہت سے کہ اس میں فی الجملہ اوروں پر دست
درازی ہے دوسروں کو ضرر پہنچنے کے باعث سختی رکھتا ہے اس کا مقتضیٰ بھی وہی ذلت دنیا
منہ پھیرنا قطع کرنا اس کے سلام کا جواب نہ دینا ہے جب گمان ہو کہ اس میں اس کے یا
اوروں کے لئے ایک طرح کی جھڑکی ہے قسم سوم وہ کہ تنہا فسق کرتا ہے جیسے شراب پینا یا
کسی واجب کا بجا نہ لانا یا کسی ممنوع شرعی کا مرتکب ہونا جو خاص اسی کی ذات سے خاص ہو
اس کا معاملہ ہلکا ہے مگر جس وقت گناہ میں مشغول ہے اس وقت ملے تو جس طرح باز رہے
منع کرنا واجب ہے کسی حال پر ہو اگرچہ تذلیل و تحقیر سے بلکہ بن پڑے تو زد و کوب سے
کہ امر ناجائز سے روکنا فرض ہے پھر جب وہ گناہ سے فارغ ہو لیا اور معلوم ہو کہ یہ اس کی
عادت دائمی ہے وہ اس پر اصرار رکھتا ہے پس اگر تحقیق معلوم ہو کہ نصیحت کرنا اسے
گناہ کی طرف بارِ دگر جانے سے روکے گا تو اس وقت نصیحت واجب ہے اور
اگر یہ تحقیق نہ ہو مگر اس کی امید ہو تو افضل نصیحت کرنا اور باز رکھنا ہے نرمی کے ساتھ
اور درشتی میں زیادہ نفع ہو تو درشتی سے۔ رہا اس کے جواب سلام سے روگردانی اور
اس سے میل کرنے سے باز رہنا جب کہ معلوم ہو کہ اسے گناہ کی لت ہے اور نصیحت سود مند
نہ ہوگی تو اس میں تامل ہے اور علماء کے برتاؤ طریقے اس میں مختلف رہے ہیں اور
ٹھیک یہ ہے کہ یہ آدمی کی نیت کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے ایسی ہی جگہ کہتے ہیں
کہ اعمال نیتوں پر ہیں اس لئے کہ نرمی برتنے اور خلق کی طرف بہ نگاہِ مہر دیکھنے
میں جلال و عظمتِ الٰہی کے حضور ایک نوع تواضع ہے اور سختی و روگردانی میں
ایک طرح کا تکبر اور اپنے آپ کو اچھا جاننا

Marfat.com

والمستفتی فیه القلب الذی رد الیه الامر فیه فمایراه امیل
الی هواه ومقتضی طبعه فالاولی ضده وخلافه اذقد یکون
استخفافه وعنفه عن باعث کبر وعجب والتذاد باظهار
العلو علیه والادلال بالصلاح ای بصلاح نفسه وقد یکون
رفقه لینه عن باعث مداهنة واستمالة قلب للوصول به
الی غرض من الاعراض الدنیویة او الخوف من تاثیر وحشة
ونفرة فی مال اوجاه سواء علم ذلك بظن قریب او بعید و
کل ذلك تردد علی اشارات الشیطان ورموزه وتخییلاته وبعید
عن اعمال الاخرة فکل راغب فی اعمال الدین
مجتهد مع نفسه والتفتیش والبحث والتنفیر عن هذه
الدقائق الخفیة ومراقبة هذه الاحوال المختلفة والقلب
هو المستفتی فیه فیما یرد علیه وقد یصیب الحق فی
اجتهاده ان وافاه التوفیق وقد یخطیء عن الاصابة
وقد یتقدم علی اتباع هواه بما یهواه وهو عالم به و
قد یتقدم وهو بحکم الغرور ظان انه عامل لله وسالك
طریق الاخرة وهو مغرور بماظن اه مع شرحه اتحاف
السادة المتقین للعلامة الفاضل السید محمد الزبیدی
رحمة الله علیه وفی هذا القدر کفایة. لمن عصمه الله
من الغوایة. وهو ولی الهدایة. وبه العصمة والحمایة. والله

Marfat.com

اوراس میں فتوے دل سے پوچھنا چاہیے کہ یہ معاملہ اسی کے سپرد ہے تو جس بات کو اپنی
خواہشِ نفس و مقتضائے طبع کی طرف زیادہ جھکتا دیکھے تو بہتر اس کی ضد و مخالفت ہے
اس لئے کہ کبھی اس کی تذلیل اور اس پر سختی تکبر و خود پسندی اور اس پر اظہارِ بلندی
میں لذت پانے اور اپنے نفس کی صلاح پر اترانے کے باعث سے ہوتی ہے اور کبھی
رفق و نرمی مداہنت اور کسی دنیوی غرض پانے کے لئے دلداری یا اس خوف
کے باعث سے ہوتی ہے کہ اس کی وحشت و نفرت سے ہمارے مال یا وجاہت
پر کچھ اثر نہ پڑے خواہ اس بات کا گمان قریب یا دور ہو اور یہ سب شیطان کے اشاروں
رمزوں خیال بندیوں پر چلنا اور عقبٰے کے کاموں سے دور ہے تو جسے دینی کاموں
میں رغبت ہے وہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد اور ایسی پوشیدہ باریکیوں کی تفتیش و
کدو کاوش اور ان مختلف حالوں کی نگاہ داشت میں رہتا ہے اور اس معاملے
میں قلب ہی کا فتوے لیا جائے گا کہ اس پر کیا وارد ہوتا ہے اور وہ کبھی
اپنے اس غور میں حق بات تک پہنچ جاتا ہے جب کہ توفیقِ الٰہی مساعد ہو اور
کبھی حق سے خطا کر جاتا ہے اور کبھی دانستہ اپنی خواہش و رغبت نفسانی کی پیروی
کر بیٹھتا ہے اور کبھی خطا میں پڑتا اور دھوکے کے باعث گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ
کے لئے عمل کرتا اور آخرت کا راستہ چلتا ہے حالانکہ وہ اس گمان میں فریب
کھاتے ہوتے ہے۔ احیاء العلوم کی عبارت اس کی شرح اتحاف السادۃ المتقین
تصنیف علامہ فاضل سید محمد زبیدی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کے ساتھ ختم ہوئی۔
جسے اللہ تعالٰے گمراہی سے بچائے اس کے لئے اسی قدر کفایت ہے۔ اور
اللہ ہی مالکِ ہدایت ہے۔ اور اسی کی طرف سے حفظ و حمایت ہے اور اللہ

Marfat.com

سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه اتم وصلی الله
علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم
کتبه حافظ کتب الحرم المکی۔

---

(۴) الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم اما بعد فقد اطلعت علیٰ ما اجاب به مفتی المدینة المنورة من انه لا ینبغی الاجتماع بمن ذکر فی السوال المذکور فهو الصواب الذی لا ینبغی العدول عنه حیث اتصف المذکورون بما ذکر نعوذ بالله من کید الضالین المضلین وحشرنا فی زمرة الهادین المهتدین قاله بفمه ورقمه بقلمه راجی عفو ربه المنان الطوبجی محمد سعید بن محمد بن سلیمان خادم طلبة العلم الشریف بالمسجد الحرام

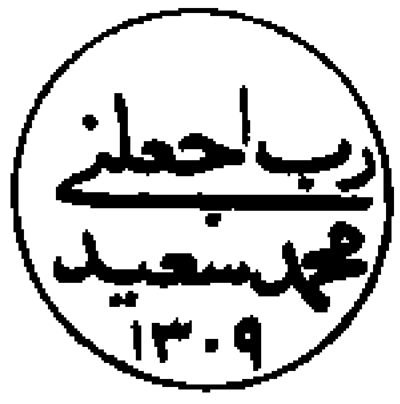

---

(۵) بسم الله الرحمٰن الرحیم

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین ومحبیهم وتابعیهم الیٰ یوم الدین۔ ما قبل نصح النصیح۔ و القول الصحیح۔ اما بعد فقد رأیت ما اجاب به مفتی المدینة المنورة علیٰ ساکنها افضل الصلوٰة والسلام فوجدته هو الحق الصریح المؤید بالنقل الصحیح فعلیٰ کل مسلم

Marfat.com

سبحانہ و تعالےٰ سب سے اعلم اور اس کا علم ہر علم سے اتم۔ اور اللہ
کے درود و سلام محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و اصحاب پر
راقم محافظ کتب خانہ مکہ معظمہ

عبد خلیل
السید آسماہ بن

---

(۴) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار اور درود و سلام ہمارے سردار محمد اور
ان کے آل و اصحاب پر۔ زاں بعد میں نے مفتی مدینہ منوّرہ کا جواب دیکھا کہ سوال میں جن
لوگوں کا ذکر ہے ان کے ساتھ نہ ملنا چاہئے یہی حق ہے جس سے سرتابی سزاوار نہیں
جب کہ وہ لوگ اس حال پر ہوں۔ خدا کی پناہ گمراہان گمراہ گر کے مکر سے اللہ تعالےٰ
ہمیں رہنمایان راہ یاب کے گروہ میں حشر دے۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے
لکھا اپنے پروردگار عظیم الاحسان کے امید وار عفو
طولجی محمد سعید بن محمد سلیمان نے کہ مسجد الحرام میں
طالبان علم شریف کا خادم ہے۔

رب اجعلنی
محمد سعید

---

(۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سب خوبیاں پروردگار عالم کو۔ اور درود و سلام ہمارے
سردار محمد پر نازل ہو۔ اور ان کے آل و اصحاب پر۔ اور ان کے دوستوں پیرووں
پر تا روز محشر، جب تک ناصح کی نصیحت مانی جائے۔ اور صحیح قول کی پیروی
کی جائے۔ زاں بعد مفتی مدینہ منورہ علٰے ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام کا جواب
میری نظر میں آیا۔ میں نے اسے حق و صریح و مؤید بہ نقل صحیح پایا۔ تو ہر مسلمان پر واجب ہے

Marfat.com

ان یدعن لقبولہ۔ وینقاد لصحیح نقولہ۔ نسأل اللہ تعالیٰ ان یوفقنا وجمیع اخواننا المسلمین۔ للتمسک بحبل اللہ المتین۔ واتباع سید المرسلین۔ ومنابذۃ المبطلین۔ ومجانبۃ المبتدعۃ والمضلین۔ وان یعافینا فی الدنیا والدین۔ ویصلح شئون المسلمین۔ ویصلی و یسلم علی شفیع المذنبین۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ کتبہ

احد خدمۃ العلوم بالمسجد الحرام الامین۔

محمد ابو حسین غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاساتذتہ

ومن لہ حق علیہ وللمسلمین اجمعین آمین۔

[مہر: محمد]

---

(۶) من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب

العبد محمد یوسف

[مہر: محمد یوسف ۱۳۹۲]

---

(۷) الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین اللّٰھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین۔ ولا مغیرین ولا مبدلین۔ آمین۔ اما بعد فقد سمعت ھذا السوال وما اجاب بہ مفتی المدینۃ المنورۃ فھو

الحق والصواب المفتقر الی ربہ

القریب محمد سعید ادیب

[مہر: المفتقر الی ربہ القریب محمد سعید ۱۳۰۳]

Marfat.com

کہ اس کے قبول کے لئے گردن رکھے۔ اور اس کی صحیح نقول کے حضور سرِ اطاعت خم کرے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم اور ہمارے سب مسلمان بھائی توفیق پائیں۔ کہ اللہ کی مضبوط رسی تھامے رہیں۔ اور سید المرسلین کی پیروی کریں۔ اہلِ باطل کو دھکے دیں۔ بدمذہبوں گمراہ گردوں سے پرہیز رکھیں۔ اور یہ کہ ہمیں دین و دنیا میں عافیت دے۔ مسلمانوں کا حال درست کرے۔ شفیع المذنبین اور ان کے آل واصحاب سب پر درود وسلام بھیجے۔ راقم امن والی مسجد حرام میں خادمانِ علوم سے ایک خادم محمد ابوحسین اللہ اسے اور اس کے والدین واساتذہ وحقداران وجملہ اہلِ ایمان کو بخشے آمین

محمد

---

(۶) جس نے جواب دیا۔ باصواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ۔ حق کا خوب جاننے والا۔ العبد محمد یوسف

محمد یوسف
۱۲۹۲

---

(۷) سب تعریفیں اللہ پروردگار جہان کو۔ اور درود وسلام اشرف رسل پر نازل ہو۔ الٰہی ہمیں رہنما بنا راہ پانے والے۔ نہ بھٹکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دینِ متین کے بدلنے والے۔ نہ تغییرِ سنت کی راہ چلنے والے۔ آمین۔ زاں بعد میں نے یہ سوال اور مفتی مدینہ منورہ کا جواب سنا۔ یہی حق وصواب ہے۔ محتاج پروردگارِ قریب محمد سعید

ادیب

المفتقر الیٰ ربہ القریب
محمد سعید
۱۳۰۳

Marfat.com

الدلائل القاهرة

على

الكفرة النياشرة

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرور وفقہائے نامور (کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم) اس سوال میں کہ اس ملک کاٹھیاوار میں ایک مجلس بنام کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یعنی کاٹھیاوار کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جن کے محرک و مختار متبعین و متعلقین علی گڑھ کالج ہیں۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ان کا پہلا جلسہ جوناگڈھ (کاٹھیاوار) مقام پر ہوا جن کا صدر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد پروفیسر علیگڈھ کالج و سیکریٹری منشی غلام محمد بیرسٹر ایٹ لاء کاٹھیاواری ایجنٹ علیگڈھ کالج و مؤید آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور واعظ مولوی سلیمان پھلواری جان جانان ندوہ مخذولہ قرار پاتے۔ اس کانفرنس کا مقصد بھی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا ہے جن میں بلا رعایتِ سنّی ہر کلمہ گو رافضی وہابی نیچری۔ قادیانی۔ چکڑالوی وغیرہم رکن (ممبر) ہو سکتا ہے۔ ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی و دنیوی ترقی کا سبب جان کر جان و مال سے امداد کرتے ہیں اور دینی مفسدہ و مضرت سے آگاہ نہیں اور بلا تفریق و رعایت اہلِ سنت تمام بے دینوں مرتدوں مدعیانِ اسلام کو مسلمان سمجھ کر رکن (ممبر) بنائیں بلکہ ان کے صدر اور سیکریٹری اور واعظ

Marfat.com

بنانے میں بھی خوفِ خدا نہ لائیں اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی پچرنگی مسلم کانفرنس خلافِ شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو دنیوی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو ہمارا ملک تعلیم میں سب سے پیچھے ہے۔ آیا سنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان و مال سے اس کی مدد کرنا۔ اس کے جلسہ میں شریک ہونا۔ بد دین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور ان سے میل جول پیدا کرنا اور ان سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ وہ ہمارے ائمۂ دین (رحمہم اللہ تعالےٰ) وضاحت سے بیان کرکے ان سید ھے سادے مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے اور بے دینوں کے ہتھکنڈوں سے بچا کر نعمائے دارین حاصل کریں۔ جواب آنے پر انشاء اللہ تعالےٰ اس استفتار کو چھپوا کر اس ملک کاٹھیاوار و گجرات و برما وغیرہا جگہ پر بغرضِ اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے تقسیم کیا جائے گا۔ فقط

تاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۵ ھجریہ مقدسہ پنجشنبہ۔ راقم اثم قاسم میاں عفی عنہ

از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار

الجواب

ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کرلے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے "واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین" اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔ تفسیراتِ احمدیہ میں ہے دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود معکلھم ممتنع۔ اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل

Marfat.com

ہے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی" صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم" ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں" مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہ سراسر ضرر و بلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہو کر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔ رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے۔ ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہو لیا تو گردن مارے گا مال لوٹے گا، شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اون پہنکر آیا اس کے ساتھ ہولے۔ ارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے خیر خواہ ہیں حریص علیکم تمہارا مشقت میں پڑنا ان کے قلبِ اقدس پر گراں ہے عزیز علیہ ما عنتم واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر بالمؤمنین رءوف رحیم ارے ان کی سنو ان کا دامن تھام لو ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم "ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ

Marfat.com

تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں" ابنِ حبان و طبرانی و عقیلی کی حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معھم" ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے رشتہ نہ کرو وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازہ پہ نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو"

امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نمازِ مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانۂ خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے آ کر عرض کی فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا لا تقرأہ منی السلام فانی سمعت انہ احدث" میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی نکالی۔ سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا۔ کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا ولا نصف کلمۃ" آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا از ایشاں منہم ہے۔ امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے پاس دو بد مذہب آئے عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیث نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سنائیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا انہوں نے اصرار کیا فرمایا یا تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اسے امام آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویلیں لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائیں تو ہلاک ہو جاؤں۔

ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور ایسی جگہ مال دینا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا یا عقل سے بہرہ نہیں " یکے نقصانِ مایہ دگر شماتتِ ہمسایہ۔ ہمسایہ کون وہ بئس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچا یا مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ دیکھو امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بتائی ایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم " ان سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں"۔ دیکھو نجات کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے رب عزوجل نے بتائی فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین " بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ"

ان مضامین کی تفصیل میں تمام اکابر علمائے حرمین شریفین کا فتوے مسمّٰے بہ

Marfat.com

فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔ اور عامہ علمائے ہند کا فتوے مسمّٰی بہ فتاوی السنۃ لالجام اہل الفتنہ اور فتاوی القدوہ وَالنذیر الاحمد وَ النذیر المبین وغیرہا پچاس سے زائد کتابیں چھپ کر شائع ہوچکیں اور ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ بالتبجیل واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری

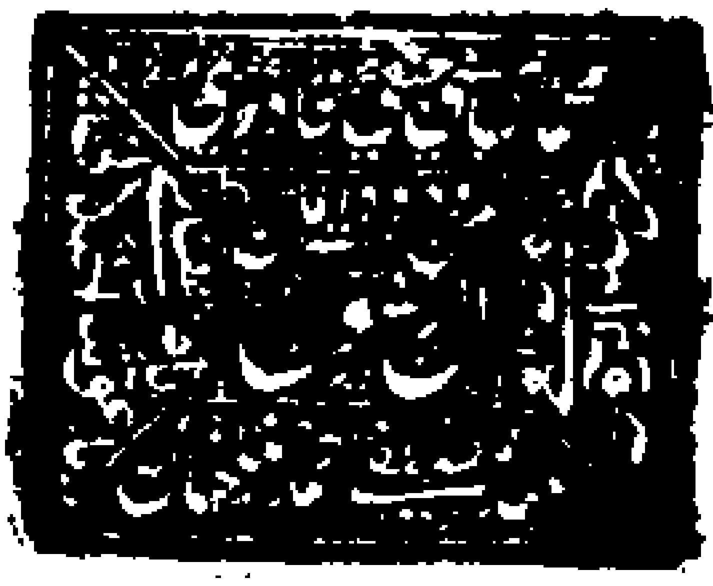

(۲) صح الجواب واللہ تعالیٰ علم بالصواب

کتبہ محمد حامد رضا القادری البریلوی

(۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح

حررہ مصطفٰے رضا القادری البریلوی

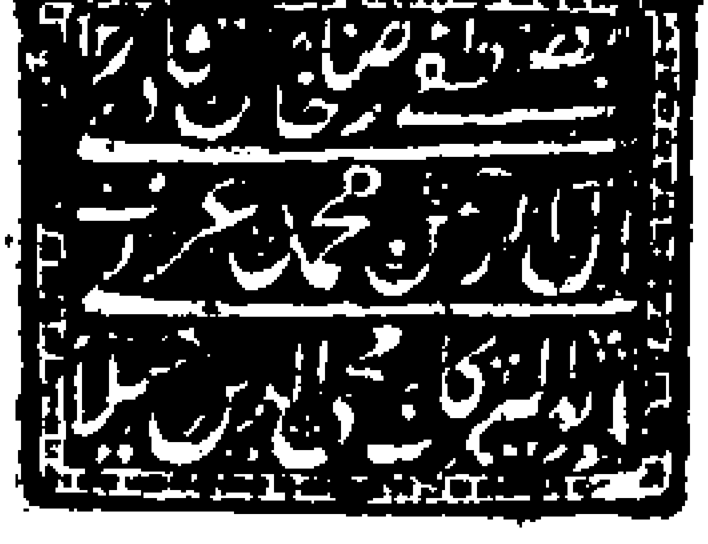

(۴) الجواب ہو الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ابوالعلا امجد علی الاعظمی الرضوی عفی عنہ

Marfat.com

(٥) الجواب صحیح

محمد ظہور الحسن الفاروقی الرامفوری

المدرس الاول لمدرسۃ اہل السنۃ والجماعۃ

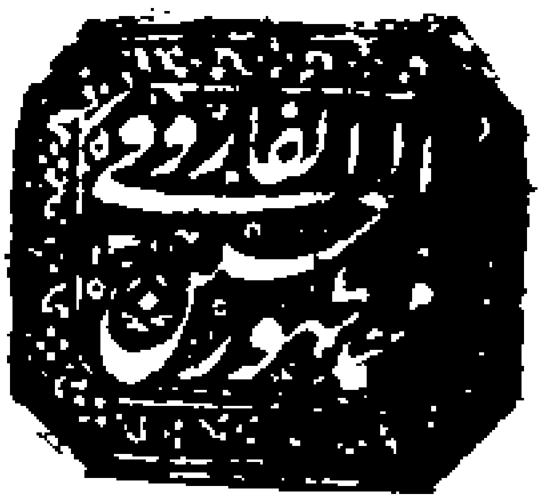

(٦)

(٧) الجواب صحیح

فقیر محمد اللہ کمال الدین القادری الپشاوری عفی عنہ

(٨) الجواب صحیح

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعاصی

(٩) الجواب صحیح

ابو نصر محمد یعقوب عفی عنہ قادری بلاسپوری

(١٠) الجواب صحیح

محمد عبد الرشید مظفر پوری

(١١) الجواب صحیح

فقیر عزیز الحسن القادری الرضوی عفا اللہ

عن ذنبہ الخفی والجلی

(١٢) الجواب صحیح

رحم الٰہی مدرس مدرسہ اہل سنت

(١٣) الجواب صحیح

احمد حسین رامپوری عفی عنہ

(١٤) الجواب صحیح

محمد اکرام الدین بخاری واعظ الاسلام خطیب و

امام فی مسجد وزیر خان مرحوم لاہور

(١٥) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

عبد السلام غفرلہ قادری اعظم گڈھی

(١٦) الجواب صحیح

محمد رحیم بخش مظفر پوری

(١٧) الجواب صحیح

فقیر محمد حامد علی عفی عنہ فاروقی الہ آبادی

(١٨) الجواب صحیح

سردار علی خان بریلی

Marfat.com

(۱۹) اصاب من اجاب

محمد حسنین رضا البریلوی مدرس پنجم مدرسہ

اہل سنت وجماعت بریلی

(۲۱) اصاب من اجاب ہو مرشدی

الفاضل البریلوی

محمد خلیل الرحمٰن بہاری صدیقی رضوی

مدرس مدرسہ منظر الاسلام

(۲۳) الجواب صحیح

عمر النعیمی المرادآبادی

(۲۰) اصاب من اجاب

فقیر ابوالمظفر محمد ایوب غفر لہ اللہ الذنوب درنگوی

(۲۲) الجواب قد کتب الحق وھکذا مذھب اھل السنة والجماعة وانا اسلمہ ایضا و من خالف ھذا فھو من الوھابیة۔

سید عبداللہ الرضوی البہاری ثم البریلوی

القادری الرضوی البہاری
محمد عبداللہ السنی الحنفی

(۲۴) تصدیقات علمائے کلکتہ

الحمد للہ موفق اھل السنة للاھتداء بھدی الائمة ، المجتھدین مصابیح الظلم وھداة الامة ، والصلوة والسلام علی خاتم النبیین ، سیدنا محمد بن عبد اللہ قامع الکفرة والمبتدعین وعلی الہ الطیبین الطاھرین ، واصحابہ البررة الکرام المتقین **اما بعد** فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذہ الجواب المستطاب من الادلة الواضحة والبراھین الساطعة التی لا عذر لاحد بجھلھا کیف لا والکتاب والسنة یحرمان صریحا وتلویحا الاشتراک مع اھل البدع فی امر ما دینیا کان او دنیویا ونقل ما ورد فی

Marfat.com

هذا المعنى يطول شرحه والموفق يكفيه نقل الف كتاب منة
رب الارباب قال الجلال فى تفسير الآية التى نقلها مولانا حفظه
الله وهى (ولا تركنوا) تميلوا (الى الذين ظلموا) بموادة او مداهنة
او رضا باعمالهم (فتمسكم) تصيبكم (النار وما لكم من دون الله)
اى غيره (من) زائدة (اولياء) يحفظونكم منه (ثم لا تنصرون)
تمنعون من عذابه انتهى قال العلامة الصاوى فى حاشية
على الجلالين (قوله الى الذين ظلموا) اى بالكفر او المعاصى
(قوله بموادة) مصدر وادد كقاتل اى محبة (قوله او مداهنة)
اى مصانعة فالمداهنة بذل الدين و اصلاح الدنيا
(قوله او رضا باعمالهم) اى وتزيينا لهم والعذر فى الاحتجاج
بضرورة الدنيا فان الله هو الرزاق ذو القوة المتين (قوله
فتمسكم النار) اى لان المرء مع من احب (قوله يحفظونكم
منه) اى من عذاب النار انتهت عبارته رضى الله عنه
اقول قد تبين جليا ان الآية الشريفة صريحة فى النهى
عن محبة المبتدعين ومعاونتهم وتكثير سوادهم و
مشاركتهم فى امور الدين والدنيا معا سواء كانت بدعهم
بدع كفر او عصيان على ان فيهم من بدعته مكفرة كالنيشرية
ونحوهم ومن بدعته مفسقة كالوهابية فيما يتعلق بغير
الدين فالمسئول عنهم جامعون لبدع الكفر والفسق وعلى

Marfat.com

کل هم من الذین ظلموا انفسہم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم من مشی مع ظالم فقد اجرم رواہ الدیلمی و قال علیہ الصلاۃ والسلام من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام رواہ الطبرانی وبالجملۃ فالآیات والاحادیث واقوال ائمۃ الدین وفقہاء المذاھب الاربعۃ فی ھذا المعنی یعسر حصرھا وفیما اجاب بہ مولانا المجیب کفایۃ لمن القی السمع وھو شھید واللہ وحدہ المستعان بہ علی المبتدعۃ اولیاء الشیطان۔

قالہ بفمہ ونقلہ بقلمہ عبدہ المذنب احمد موسیٰ

المصری المنوفی امام وخطیب المسجد الجامع بکلکتہ

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اہل سنت کو توفیق بخشی کہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کریں کہ وہ تاریکیوں کے چراغ اور امت کے راہنما ہیں اور درود وسلام سب نبیوں کے ختم کرنیوالے ہمارے سردار محمد بن عبداللہ پر کہ کافروں اور بدمذہبوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں اور ان کی آل طیب و طاہر اور ان کے اصحاب نیک و بزرگ و پرہیزگاروں پر۔ بعد حمد و نعت میں مطلع ہوا ان دلائلِ ظاہرہ اور براہین روشن پر جن پر یہ جواب مشتمل ہے کہ وہ ایسے نہیں کہ کوئی ان کے نہ جاننے میں معذور رہ سکے کیوں نہ ہو قرآن وحدیث صراحۃً واشارۃً بدمذہب کی شرکت کو حرام بتاتے ہیں، کسی معاملہ میں ہو دینی ہو خواہ دنیوی اور جو اس بارہ میں وارد ہوا اس کا نقل کرنا طویل شرح چاہتا ہے اور جسے توفیق ملی اسے وہ کافی ہے جسے ہمارے مولیٰ امام عالی ہمت نے نقل کیا اور جسے خدا نے بے مدد چھوڑا اس کے لئے خدا کی آثاری

Marfat.com

ہوئی ہزار کتاب کا نقل کر دینا بھی کافی نہیں جس آیت کو مولانا نے نقل فرمایا اس کی تفسیر میں امام جلال الدین فرماتے ہیں ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ ان سے دوستی یا چکنی چپڑی بات کر دیا ان کے اعمال پر راضی ہو کہ تمہیں آگ پہنچے گی اور خدا کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں کہ اس سے تمہیں بچائے پھر تمہاری مدد نہ ہوگی کہ اس کے عذاب سے روک دئے جاؤ انتہیٰ ، علامہ صاوی جلالین کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ظالم سے مراد عام ہے کافر ہوں یا فاسق ۔ مداہنت کے معنے کارسانی اور دین دیکر دنیا سنوارنی ان کے اعمال پر راضی ہونا یعنی ان کی زینت بڑھانا اور ضرورت دنیا کے ساتھ حجت لانا یہ عذر مسموع نہیں کہ اللہ ہی روزی دینے والا مضبوط قوت والا ہے ، تمہیں آگ چھوئے گی اس لئے کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے ۔ میں کہتا ہوں کہ بدمذہبوں کی محبت اور ان اعانت اور ان کی بدمذہبی کفر کی حد کو پہنچی ہو یا معصیت کو ، علاوہ اس کے ان میں وہ ہیں جن کی بدمذہبی کفر تک پہنچی ہوئی ہے جیسے نیچری وغیرہم اور وہ ہیں جن کی بدمذہبی میں فسق ہے جیسے وہ وہابیہ[1] جن کی وہابیت کا تعلق اصولِ دین کے ساتھ نہ ہو ۔ تو جن کے بارے میں سوال ہے وہ جامع بدعت کفر و فسق ہیں اور ہر تقدیر پر وہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظالم کے ساتھ چلا اس نے جرم کیا ۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو ظالم کے ساتھ چلا کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا ۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ۔ حاصل کلام آیات واحادیث اور ائمہ دین اور چاروں مذہبوں کے فقہا کے اقوال اس بارے میں اتنے ہیں کہ

---

[1] رہے وہابیہ زمانہ کہ ضروریاتِ دین کے منکر اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں توہین کرنے والے وہ قطعاً کافر ہیں جن کے بارے میں علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ۱۲ مصحح

Marfat.com

ان کا شمار مشکل ہے اور مولانا مجیب کے جواب میں کفایت ہے۔ اس کے لئے جو کان لگاتے اور دل سے حاضر ہو۔ اور ایک اللہ سے مدد چاہی جاتی ہے بدمذہبوں پر کہ شیطان کے دوست ہیں اسے اپنے منہ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اس کے بندۂ گنہگار احمد موسےٰ مصری منوفی نے کہ مسجد جامع کلکتہ کا امام وخطیب ہے۔

(۲۵) الجواب صحیح

محمد لعل خاں عفی عنہ
نائب صدر انجمن اصلاح عقائد و مدرسہ عثمانیہ اہلسنت وجماعت، نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

(۲۶) الجواب موافق بالصواب

ابو ابراہیم محمد ابراہیم بہاری مدرس اول مدرسہ فیض عام اہلسنت وجماعت سیالدہ کلکتہ

مدرسہ فیض عام اہل سنت وجماعت

(۲۷) اقول وباللہ التوفیق ما تقرر ھٰکذا المجالس بین یدی سید الانبیاء والمرسلین واصحابہ واولیائہ الکاملین والعلماء المحققین والمدققین فی حین من الاٰن والاٰوان الحسرۃ فی ان الرجال فھموا ان فیہ اتساع الاسلام والامر لیس ھٰکذا او کلہ من فتور عقلھم ونقص ایمانھم واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب۔

حررہ سید علی حسن بہاری غفرلہ الباری

(ترجمہ) میں کہتا ہوں اور خدا ہی سے توفیق ہے کہ ایسی مجلس کا تقرر نہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا نہ صحابہ واولیاء وعلماء محققین ومدققین کے زمانوں میں افسوس کی بات یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ اسلام کی اس میں اشاعت ہے حالانکہ

Marfat.com

یہ بات نہیں۔ یہ سب ان کی عقلوں کا فتور اور ایمان کا نقصان ہے اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہے اور اسی کی طرف مرجع و بازگشت ہے۔

(٢٨) الفتاوی التی صدرت من العلماء الکرام لاریب فیه الشرکة فی هٰذا المجلس بون من طرق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لان فیه رائحة الاسلام و لو کان فی بادی النظر فارجو من اللہ تعالیٰ ان یبعدنا من الشین والفطن ویحفظنا من البلاء والمحن ویثبتنا ویمیتنا علیٰ ملة رسوله الکریم و آله واصحابه العظیم۔ فقط۔

کتبہ الراجی لطریان فیضان الباری

حکیم سید محمد راحت حسین بہاری عفی عنہ مہتمم مدرسہ فیض عام اہل سنت و جماعت سیالدہ کلکتہ

(مہر: سید محمد راحت حسین عفی عنہ بہاری)

(ترجمہ) جو فتوے علمائے کرام کی جانب سے صادر ہوئے ان میں کچھ شبہ نہیں۔ اس مجلس میں شرکت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دوری ہے کہ اس میں اسلام کی بُو تک نہیں اگرچہ بظاہر ہو۔ میں اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ ہم کو برائیوں اور فتنوں سے دور رکھے اور بلا اور محنتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے رسول کریم اور ان کی آل واصحاب بزرگ کی ملت پر ہمیں ثابت رکھے اور اسی پر ہمیں موت دے۔

(٢٩) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامدا و مصلیا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ خلاصہ کلام اگر محبوب بننا ہو تو اتباع شریعت سے کام لو اور ایسے خلاف مجالس سے پرہیز کرو کہ جس میں شرکت بھی

Marfat.com

منع ہے تو کیا امداد مالی واللہ الہادی۔ ان لوگوں کی باتوں اور لسّانی سے دامِ فریب میں مت آؤ جیسا کہ فتوے میں تحریر ہے وہی درست ہے۔ مولیٰ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اس فتوے پر کچھ اور حوالہ دینا اپنی کم لیاقتی کا ثبوت ہے ذٰلک کذٰلک انی مصدق لذٰلک۔

حررہ مو ضعیف فخر الحسن قادری غفرلہ مدرس عربی مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(۳۰) التائید والشرکۃ فی مثل ھٰذہ المجالس بل المیلان الیہا مالیا کان او بدنیا بدلیل الکتاب والسنۃ وفقہ امام الامۃ ممتنع۔

الراقم فقیر ابو نعیم محمد ابراہیم عفی عنہ سلہٹی مدرس اول مدرسہ عثمانیہ کلکتہ

(ترجمہ) ایسی مجلسوں کی شرکت بلکہ میلان خواہ مالی ہو یا بدنی بدلیلِ قرآن و حدیث و فقہِ امام اعظم حرام ہے۔

(۳۱) قد اصاب ما اجاب مولانا العلام مجدد المائۃ الحاضرۃ

مصباح الدین احمد عفی عنہ ٹیابرج کلکتہ

(۳۲) الجواب صحیح والمجیب مصیب

محمد فضل الرحمٰن غفرلہ المنان، ٹیابرج کلکتہ

(۳۳) البتہ بدعقیدے کے لوگوں سے پرہیز واجب ہے۔

محمد اسمٰعیل عفی عنہ، مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

تصدیقات علمائے جبل پور

---

(۳۴) بسمہٖ سبحٰنہ وتعالیٰ عز وجل

اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ بحر العلوم علامہ محقق بریلوی سلمہ اللہ القوی کا یہ

Marfat.com

مبارک فتوے جو گونڈل کاٹھیاوار سے ہمارے پاس بغرض تصدیق بھیجا گیا ہے اور اسوقت ہمارے پیشِ نظر ہے مسئلہ مستفسرہ میں یہ مقدس فتوےٰ اعلیٰ نصوصِ شریعت و فصوصِ حقیقت کا جامع سراپا حجتِ قاہرہ، اس کا ہر جملہ ہر فقرہ روشن دلیل و برہان، حق و ہدایت کا مہرِ رخشاں ہم البیوں کی طرف مراجعات اور ہمارے مزید افادات سے مستغنی ہے۔ اس کے قبول و تسلیم میں وہی شخص تامل کرسکے گا جو دین و ایمان سے بے سروکار، حق و ہدایت و سبیل مؤمنین سے بیزار، ندوہ مخذولہ کا فضلہ خوار، وہابیت و نیچریت سے ہمکنار، اشرار اہل بدع و نار سے ہو میرے نزدیک اس نورانی فتوے پر ہم البیوں سے اضافہ چاہنا یا بہ ضمن تصدیق تحریر کلمات توثیق و تائید کا خواستگار ہونا، نصف النہار کے چمکتے ہوئے آفتاب کے آگے چراغ رکھنا ہے۔ ہم اسوقت محض اپنے بعض محبان حضرات اہل سنت کی مخلصانہ استدعا پر مجبور ہو کر تعمیلاً للحکم اس محترم فتوے کی تصدیق میں صرف اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتے ہیں ان

ھذا الجواب ھو الصراط المستقیم و سبیل الشرع القویم والحمد للہ الرب الرحیم وعلیٰ حبیبہ و نبیہ الکریم و آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ عز مجدہ اتم واحکم۔

محمد عبدالباقی
برہان الحق

کتبہ

الفقیر محمد عبد الباقی
برہان الحق الرضوی الجبلفوری غفرلہ

(۳۵) ان ھذا لھو الحق المبین، ومن اعتصم بہ فقد ھدی الی الصراط المستقیم المستبین، قلما یوصل الیہ، فضلا عن المزید

Marfat.com

علیہ فنسئل اللہ تعالیٰ ان یثبتنا علی الکتاب والسنۃ و ان یمیتنا علی الایمان و یدخلنا بہ الجنۃ. امین، والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید المرسلین محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ الراجی عفو ربہ عبد السلام
السنی الحنفی القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ

(ترجمہ) بیشک یہی حق مبین ہے اور جس نے اس کے ساتھ تمسک کیا اسے سیدھے راستہ ظاہر کیطرف ہدایت ہوئی اس تک پہنچنا ہی کم ہے اسپر زیادتی تو کجا، اللہ تعالےٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ کتاب و سنت پر ہمیں ثابت رکھے اور ایمان پر موت دے اور جنت میں داخل کرے آمین، سب خوبیاں خدا کے لئے جو پروردگار عالم ہے اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے اپنے حبیب رسولوں کے سردار محمد اور ان کی آل واصحاب سب پر۔

تصدیقات علمائے بہار

(۳۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلما

فقیر بارگاہِ رضوی عبید المصطفےٰ محمد ظفر الدین بہاری مجیبوی غفرلہ محقق اول مدرس اول مدرسہ عالیہ سہسرام ناصر الحکام اس مبارک سراپا ہدایت فتوے کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے (نہ معاذ اللہ اس خیال سے کہ اپنی تصدیق سے اس فتوے کو زینت دوں بلکہ حسب ارشادِ احبار اس نیت سے کہ اپنی تصدیق کی اس فتوے سے عزت افزائی کردوں) عرض گزار ہے کہ جس قسم کی انجمنیں جس طرح دینی مضرتوں کی جالب، گناہ کی موجب ہیں یو ہیں دنیوی

Marfat.com

حیثیت سے بھی اصلاً مفید نہیں سوا اس کے کہ غریب مسلمانوں کا بہت سا روپیہ صرف ہونے پر تین دن کی دل لگی رہے۔ نئی نئی صورتیں دیکھنے میں آئیں۔ کچھ لکچر اور تقریر کا لطف رہے اللہ اللہ خیر صلا۔ بہت بڑا کارنمایاں اس قسم کی انجمنوں کا رزولیشن پاس کرنا ہے۔ جب دیکھئے یہی لکھا ہے یہ پاس ہوا وہ پاس ہوا مگر ان عقلمندوں کو اس کی خبر نہیں کہ اس زمانہ میں آدمی پاس ہو کر تو کچھ کر نہیں سکتا، رزولیشن پاس ہو کر کیا کرے گا، کہنے سے کام نہیں چلتا کرنے کی ضرورت ہے۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الطیور تصیح ولا تفعل والبازی یفعل ولا یصیح "چڑیاں چیں چیں کرتی ہیں اور کچھ کرتی نہیں اور باز کرتا ہے چیں چیں نہیں کرتا ہے" اگر واقعی قومی ترقی مقصود ہے تو یہ تقریرات اور رزولیشن ہرگز کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے کام کرنے کی ضرورت ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس وقت زیادہ نہیں تو مسلمان صرف انھیں چار باتوں پر کاربند ہو جائیں جو رسالہ مبارکہ "تدبیر صلاح ونجات وفلاح" میں مذکور ہیں پھر دیکھیے قوم کی کیسی ترقی ہوتی ہے اور ان کا آفتاب کس طرح بالائے افق ترقی بکمال اوج نمایاں ہوتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ان تمام رزولیشنوں میں بیکار امور اور رونا دھونا فلاں کے مرنے پر رنج فلاں کی موت پر سوگ اور فلاں کے انتقال پر ملال اور فلاں کے عطیہ پر واہ واہ اور فلاں کو فلاں خطاب ملنے پر اظہار مسرت سے قطع نظر کر کے سب کا لب لباب شاہراہ پر چلنے والوں کے لئے دن میں چراغ جلانا اور روز روشن میں روشنی کرنے کی ہدایت کرنا ہوتا ہے۔ یعنی قوم ترقی میں سب سے پیچھے ہے اس لئے آگے بڑھو یعنی انگریزی پڑھو حالانکہ زمانہ کی گردش سے انگریزی کی طرف لوگوں کا میلان طبعی اور عملی اس حد تک پہنچا ہوا ہے کہ اگر ان کو دھکے دیکر بھی باہر کیا جائے تو ہرگز ٹلنے والے نہیں، پڑھنے والوں

Marfat.com

کے لئے باوجودیکہ عربی مذہبی تعلیم میں ہر طرح کی آسانیاں اور کارآمد نتائج ہیں مگر پھر بھی سیکڑے میں ۱۵ کو اس کی طرف توجہ نہیں اور باوجود سیکڑوں موانعات بزار ہا دقت و زحمت کے انگریزی پر لوگ گرے پڑتے ہیں۔ پھر ایسی حالت میں خاص اس غرض کے لئے انجمن قائم کرنا دنیوی حیثیت سے بھی تحصیل حاصل اور تضییع اموال و محاصل کے سوا اصلاً مفید نہیں۔ اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی وصلی اللہ علی المصطفی المرتضی وعلی آلہ وصحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بالحمد رضا۔

سنی حنفی قادری رضوی
عبید المصطفی ظفر الدین احمد

کتبہ عبدہ العاصی ظفر الدین البہاری
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

(۳۷) لاریب فیہ فلیتنافس المتنافسون
وانا عبدہ محمد ابو الحسن السہسرامی
مدرس دوم مدرسہ عالیہ
المرقوم ۷ فروری ۱۹۱۷ء

ابو الحسن ۱۳۰۹

(۳۸) الجواب صحیح
ابو صالح ظہیر الدین احمد فریدی مورخہ ۷ فروری ۱۹۱۷ء
روز چہار شنبہ انچارج مدرس دوم مدرسہ عالیہ

(۳۹) المجیب مصیب
فرخندہ علی عفی عنہ مدرس چہارم
مدرسہ سہسرام

(۴۰) قد اصاب من اجاب
کمترین فہیم الدین عفی عنہ مدرس پنجم عربی

(۴۱) لقد اجاب المجیب واللہ اعلم بالصواب
محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ سہسرام المرقوم ۷ فروری ۱۹۱۷ء

(۴۲) الجواب صحیح
سید عبد الرشید مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ
بانکی پور

سنی حنفی قادری
عبد الرشید عظیم آباد

Marfat.com

(٤٤) قد اصاب ما اجاب مولی العلماء امام الفقهاء مجدد المائة الحاضرة الفاضل البریلوی متع الله المسلمین بطول بقائه فی هٰذه المسألة بان التائید والشرکة والحضور فی مثل هٰذا المجلس القبیحة حرام و المعاونة فیها اثم والمقاربة فیها سم قاتل للایمان فلیتنافس المتنافسون وفقنا الله تعالی ایانا وجمیع المؤمنین للمفارقة والاجتناب عن مثل هٰذا المجلس والتائید والشرکة فیه۔

حررہ فقیرالی سید المرسلین ذی المنن المدعوبه سید محمد غیاث الدین حسن الحنفی السنی الرجهتی البهاری عفی عنه الباری۔

ابوالبرکات سید محمد غیاث الدین
حنفی سنی قادری رجہتی بہاری
عفی عنہ بالنبی الامی

(ترجمہ) عالموں کے پیشوا فقہاء کے امام اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ ان کی بقائے دراز سے مسلمانوں کو بہرہ یاب کرے۔ اس مسئلہ میں جو جواب دیا ٹھیک دیا کہ اس جیسی بری مجلس کی تائید اور شرکت اور اس میں حاضری حرام ہے اور اس کی اعانت گناہ اور اس میں قریب ہونا ایمان کے لئے زہر قاتل۔ رغبت کرنے والوں کو چاہیے کہ اسکی رغبت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس سے جدا رہیں اور ایسی مجلس سے اور اس کی تائید و شرکت سے بچیں۔

(٤٣) اصاب من اجاب ۔ فقیر محمد رحیم بخش حنفی قادری رضوی مدرس دل مدرسہ فیض الغرباء آگرہ

تصدیقات علمائے کانپور

---

(٤٥) الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب ۔ نمقه

Marfat.com

الفقیر الی اللہ تعالیٰ عبید اللہ عفا عنہ ماجناہ المدرس
بالمدرسۃ فیض احمدی فی الکانفور۔

(۴۶) اصاب من اجاب واللہ سبحنہ اعلم بالصواب حقیق بان
یکتب بالذہب علی القرطاس۔

نمقہ محمد عبد الرزاق عفی عنہ
المدرس مدرسہ امداد العلوم فی الکانفور

محمد عبد الرزاق

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

حررہ الفقیر الی اللہ المنان المدعو محمد سلیمان الحنفی السنی
النقشبندی المجددی الافاقی فضل رحمانی المدرس
بالمدرسۃ دار العلوم فی الکانفور غفر لہ ولمشائخہ الغفور
بحرمۃ صاحب التاج والمعراج واللواء المعقود فی المقام
المحمود علیہ وآلہ واصحابہ
الصلوٰۃ والسلام من ملک المعبود

باران فضل رحمن
بارید بر سلیمان

(۴۸) اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب۔

العبد فقیر محمد غفر لہ الصمد المدرس
مدرسہ احسن المدارس کانپور

تصدیقات علمائے سندھ حیدر آباد

(۴۹) فاضل مجیب نے جو تحریر فرمایا ہے وہ صحیح اور حق ہے۔ واقعی اس قسم کی مجالس اور جو لوگ

Marfat.com

اہل بدعت و ہوا سے ہیں ان سے دور رہنا ضرور چاہیے اس واسطے کہ ان کی ملاقات اور ان کی مجالس میں جانا علامت ضعف ایمان اور آئندہ کو منجر طرف الحاد کے ہے نعوذ باللہ من ذلک اللّٰھم احفظنا منھم بجاہ نبیک المصطفٰی و رسولک المرتضٰی آمین یارب العٰلمین

ز نور محمد ۱۳۲۷
سنت
جہان روشن!

احقر العباد نور محمد السندی الحیدرآبادی

تصدیقات علمائے محمود آباد ضلع سیتاپور

---

(۵۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد بے شک ایسی مجلس مقرر کرنا جھنم خریدنا اور سخت حرام و ناروا ہے مسلمان کی ترقی ہرگز اس میں نہیں۔ ایک صحیح واقعہ پیش کرتا ہوں وہ یہ کہ امیرالمؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور چٹائی پر آرام فرماتے ہیں کہ اس کے نشان بدن اقدس پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ امیرالمؤمنین کو بے اختیار رونا آگیا عرض کی یارسول اللہ! قیصر و کسریٰ کافران مجوس و نصاریٰ اس ناز و نعمت میں اور حضور اللہ کے رسول اس تکلیف و محنت میں، فرمایا اے عمر کیا تو راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔

خود امیرالمؤمنین فاروق اعظم باوصف فتوحات عظیم کے جب بیت المقدس تشریف لے گئے ہیں کہ وہاں کے پادریوں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بلایا تھا حالت یہ ہے کہ پیش دشمناں اونٹ پر غلام سوار اور جناب کے دست اقدس میں اونٹ کی مہار بدن مبارک

Marfat.com

پر چمڑے کا کرتہ جس میں متعدد ستر پیوند، اگر ایسی مجلس کے لوگ جو درج سوال ہیں اور جان ومال سے انجمن ظلم میں شرکت کو تیار ہیں حضرات صحابۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے کس کس طرح ہنستے اور احمق سمجھتے بلکہ دل میں تو اب بھی کہتے ہونگے کہ وہ ریگستانی جفاکش ناز ونعمت کے مزے کیا جانیں یہ لطف عجیب اور نظم وترتیب وآراستگی تہذیب کچھ دانایانِ یورپ ہی کو نصیب۔ ان خیالاتِ فاسدہ کے دل میں نہ آنے کے لئے تو ہمارے سلطان ہفت کشور شافع روزِ محشر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تجالسوھم الخ ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے دور رہا گو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ معاذ اللہ کہیں حضورؐ کے خیالِ مقدس میں یہ بات نہ آئی تھی کہ ہمارے میل جول سے بدمذہب ہدایت پائیں گے، راہِ راست پر آئیں گے نہیں یہ منع فرمانا حضورؐ کا ازراہِ شفقت تھا جسطرح شفیق باپ از راہِ مہربانی اپنی پیاری اولاد کو آوارہ مزاجوں اور بدمعاشوں کی صحبت ومیل جول سے روکے۔

یہ چند حروف فقیر نے محض زبدۂ ارباب سنت وعمدۂ اصحاب جماعت اخی فی الدین قاسم میاں صاحب کے فرمانے سے لکھے ورنہ امام اہلِ سنت مجددِ مائۂ حاضرہ مؤیدِ ملت طاہرہ حماہ اللہ تعالیٰ عن الشر والاعداء کے نورانی کلمات عوام تو عوام خواص کے لئے کافی ہیں۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور فقیر ضعیف کو بھی دعائے خیر سے یاد کرنا چاہیے ختم اللہ لنا ولکم بالخیر والحسنی و وفقنا لما یحب ویرضی وحشرنا فی ظلال حمایات الاولیاء المقربین وتحت لواء سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی خاتم

Marfat.com

النبیین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد اسمٰعیل سنی حنفی قادری محمودآبادی الحال پیش امام رسالہ نمبر ۴ دہلی

(۵۱) ذٰلک کذٰلک

رجب علی مدرس مدرسہ اسلامیہ محمودآباد

(۵۲) ذٰلک کذٰلک

خادم طلبہ محمد عبداللطیف مدرس مدرسہ اسلامیہ محمودآباد و پیش امام جامع مسجد محمودآباد

تصدیق حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب احمدآبادی زیدت مکارمہم

---

(۵۳) الجواب صحیح

کتبہ عبدالرحیم بن پیربخش السنی الحنفی القادری النقشبندی الاحمدآبادی المدرس الاول بالمدرسۃ القادریۃ

عبدالرحیم ۱۳۶۵

تصدیق ناصر سنت قامع بدعت مولانا مولوی ابوالمساکین محمد ضیاالدین صاحب زید مجدہم

---

(۵۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العزیز الکریم والصلٰوۃ والسلام علی حبیبہ الرؤف الرحیم

فتوائے مبارک فرستادۂ ناصرِ ملّتِ حقّہ، ناشرِ سنتِ سنیّہ، قاطعِ اعناقِ بدعاتِ شنیعہ،

Marfat.com

قامع بیخ محدثات قبیحہ، سرشکن فرق باطلہ من الندویۃ والوہابیۃ والنیاچرہ، ماحی کفر وطغیان حامی دین وایمان، جناب قاضی قاسم میاں امام جامع شہر گونڈل متعلق کاٹھیاوار صانہ المولی الستار عن شرور الاشرار فقیر کی نظر سے گزرا، خلعت صدق وصواب سے آراستہ، زیور رشد وہدایت سے پیراستہ پایا ؎

جو کچھ لکھا ہے اس میں سراسر صواب ہے

اثبات مدعا پہ حدیث وکتاب ہے،

ہر لفظ اس کا گوہر کان رشاد ہے،

ہر سطر اس کی راہ حصول مراد ہے

کیونکر نہ ہو یہ تحریر فرمایا ہوا اس بے نظیر کا ہے جس کا مثیل آج دنیا میں ملنا مشکل، جو فاضلوں کا فاضل، جس کا فتوے تمام روئے زمین پر جاری، جس کے فیوض وبرکات ہر گوشۂ عالم میں ساری، جو استاذوں کا استاذ مسلم، ہر عالم سے اعلم، مفتیوں کا سرتاج اکرم، سنیوں کا امام معظم، گلزار سنت کو شاداب فرمانے والا، داغ بدمذہبی وبدعت کو مٹانے والا، درخت کفر وشرک کا قاطع، شریعت وطریقت کا جامع، جس کا تمام ہندوستان مدح خوان، جسکی توصیف میں علمائے حرمین طیبین رطب اللسان، گمراہوں کا راہنما ہمارا آقا، ہمارا مولیٰ، ہمارا سردار، متقی پرہیزگار، حکیم امت، اعلیحضرت مولوی مفتی احمد رضا خان صاحب ادام فیضہ اللہ الواہب۔

یہ مسئلہ کیا ہے بہت بڑی کسوٹی حق وباطل کے پرکھنے، سنی وبدعتی کے جانچنے کی ہے جو صاحب اس کو پڑھ کر یا سنکر بکشادہ پیشانی تصدیق فرمائیں، حق جانیں، حق مانیں، ان کا ضرور اہل سنت میں شمار، ورنہ اہل بدعت وکلاب اہل النار میں معدود ہوں گے

Marfat.com

ہمارے سنی بھائیوں پر لازم کہ ایسی مجلس ایسی صحبت سے بچیں، ایسے لوگوں سے خلط ملط ہرگز پیدا نہ کریں، یہ بہت بڑے شاطر و عیار ہوتے ہیں، وہ وہ سبز باغ دکھلاتے ہیں کہ خواہ نخواہ آدمی ان کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ جب اس کا دل اپنی طرف لبھا لیا اور اپنا مطیع و مسخر بنا لیا پھر اس کا ایمان دھن دولت سب کچھ چھین لیا، دونوں جہان کے ٹوٹے میں ڈال دیا۔ و باللہ التوفیق و ھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین آمین

حررہ محمد ضیاء الدین المکی بابی المساکین عفی عنہ

تصدیق عالم جلیل فاضل نبیل جناب مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری مفتی آگرہ

(۵۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ اس نازک وقت میں بہت سے علماء در ویش طلب دنیائے دنی میں اتباع سنت ترک کرکے اتنے دنیا دار بن گئے ہیں کہ کوٹ پتلون والوں میں ان کی سی کہہ کر ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں، اہلِ سنت میں لباسِ سنت پہنکر بزرگانِ دین مثل حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ و مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں ان میں مل کر ان کو گمراہ کرتے ہیں جنکا سبق ہمہ تن دنیا ہی دنیا ہے گو اہلِ دین اور بانیِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ مسلمانوں کی صورت بھی نہ رہے۔ سارے طریق سنت چھوٹ جائیں فقط برائے نام مسلمان رہ جاویں مگر تحصیلِ دنیا میں غیر قوموں سے پیچھے نہ رہیں۔ ایسی اغراض سے جو انجمنیں قائم کی گئی ہیں ایسی انجمنوں کے جو ممبر و سرگروہ ہیں ضرور

Marfat.com

ان سے مسلمانوں کو بچنا فرض ہے۔ ان کی میٹھی باتوں پر کبھی مسلمانوں کو فریفتہ نہ ہونا چاہیے خواہ وہ قرآن پڑھیں خواہ خوش لہجگی سے مثنوی شریف۔ ان کی مجالس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مسلمانو! ان کے شہد میں زہر ملا ہوا ہے۔ مسلمانو کبھی تم کو بذریعہ شہد ہلاک نہ کردیں۔ ان احادیث صحیحہ سے ان کی حالتوں کو مطابق کرکے دیکھ لو اگر ان علامتوں مذکورہ احادیث سے ان میں کچھ بھی شائبہ پاؤ ان سے کوسوں جدا رہو۔ منتخب کنز العمال میں ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال یأتی علی الناس زمان وجوھھم وجوہ الاٰدمیین وقلوبھم قلوب الشیاطین سفاکین للدماء لایرعون عن قبیح ان تابعتھم واربوك وان ائتمنتھم خانوك صبیھم عارم وشابھم شاطر وشیخھم لایأمر بالمعروف ولاینھی عن المنکر السنة فیھم بدعة والبدعة فیھم سنة وذوالامر منھم غاو فعند ذلك یسلط اللہ علیھم شرارھم فیدعوا اخیارھم فلایستجاب لھم رواہ الخطیب۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ ایسا زمانہ آوے گا کہ منہ تو اس وقت کے آدمیوں کے سے منہ ہوں گے اور ہونگے دل ان کے دل شیطانوں کے سے۔ خونریز لوگ نہ بچیں گے اور نہ بچاویں گے بری بات سے، اگر پیروی کرے تو ان کی تباہ کردیں وہ تجھ کو اور اگر امانت رکھے تو ان کے پاس خیانت کریں، بچے ان کے شوخ ہوں اور جوان انکے چالاک اور بیباک بڈھے ان کے نہ بھلی بات کا

Marfat.com

حکم کریں نہ بُری بات سے منع کریں، سنت ان میں بدعت ہوا ور بدعت ان میں سنت اور جو ان میں سے صاحبِ حکم ہوں خواہ وہ عالم ہوں یا حاکم گمراہ ہوں پس ایسے وقت میں غلبہ دے گا ان پر اللہ شریروں کو اور مقرر کرے گا ان پر شریر حاکموں کو پس نیک لوگ جو ان میں ہوں گے پکاریں گے مگر کوئی ان کی نہ سنے گا۔"

عن عابس الغفاری عن النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بادروا بالاعمال ستا امارۃ السفھاء وکثرۃ الشرط وبیع الحکم واستخفافا بالدم وقطیعۃ الرحم ونشو یتخذون القرآن مزامیر یقدمون احدھم یغنیھم وان کان اقلھم فقھا رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

" عابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے عمل کر لو یعنی پھر نیک عمل کرنا دشوار ہو جاوے گا، حکومت اور امارت بے عقلوں کی ہو، زیادتی چپراسیوں کی ہو اور حکم حاکم بکے یعنی جس نے رشوت دے دی اپنے موافق حکم حاکم سے حاصل کر لیا۔ اور بیع الحکم بالکسر اگر پڑھا جاوے یہ معنی ہوں گے کہ حکمت کی بات کو اہلِ حکم بیچیں اور دین دنیا کے عوض بکے، خون کرنے کو ہلکی بات سمجھیں خویش اور اقرباء سے قطع اور جدائی ہو، ایسی پیدائش ہو کہ قرآن کو بانسری کی آواز سمجھ کر ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائیں کہ وہ گانے کے طور سے ان کو سنا دے خواہ سمجھ قرآن کی یعنی اسے نماز روزہ حج زکوٰۃ بیع وشرا، حلال وحرام، میراث وغیرہ مسائل کے بیان کرنے پر ان سب میں سے بہت ہی کم سمجھ رکھتا ہو، اس سے سنیں گے اور جاننے والے عالم سے پرہیز کریں گے۔"

Marfat.com

عن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل انفا فقال انا للہ وانا الیہ راجعون قلت اجل انا للہ وانا الیہ راجعون فسوذالک یاجبرئیل فقال ان امتک مفتتنۃ بعدک لقلیل من الدھر غیر کثیر قلت فتنۃ کفرا و فتنۃ ضلالۃ قال کل ذلک سیکون قلت ومن این ذالک وانا تارک فیھم کتاب اللہ قال بکتاب اللہ یضلون واول ذلک من قتل قراءھم وامرائھم بمنع الامراء الناس حقوقھم فلا یعطونھا فیقتتلوا ویتبع القراء اھواء الامراء فیمدون فی الغی ثم لا یقصرون قلت یاجبرئیل فبم سلم منھم قال بالکف والصبر ان اعطوا الذی لھم اخذوہ وان منعوا ترکوہ رواہ الحکیم۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، یعنی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور اس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں" یہ ایک کلمہ ہے جس کو تکلیف اور مصیبت کے وقت کہنا موجب دفع بلا اور ترقی حسنات ہے لہذا میں نے بھی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مگر اس وقت اس کے کہنے کی کیا وجہ ہے اے جبرئیل! کہا آپ کی امت آپ کے تھوڑے ہی زمانہ بعد فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ میں نے کہا فتنہ کفر کا یا فتنہ گمراہی کا؟ کہا سبھی کچھ ہوگا یعنی بعض مرتد بھی ہو جاویں گے اور بعض گمراہ بھی

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ دونوں فتنے کیونکر ہوں گے میں تو ان میں اللہ کے پاک کلام کو چھوڑ جاوٗں گا۔ کہا کلام اللہ ہی سے گمراہ ہوں گے یعنی اسی کے معنیٰ من گڑھے جوڑ کر جماعت اہلِ اسلام میں توڑ پھوڑ کریں گے اور اول یہ فتنہ قاریوں سے یعنی قرآن کے جاننے والوں دنیا دار مولویوں سے اور امیروں سے شروع ہوگا، امیر لوگوں کے حق نہ دیں گے اور بند کریں گے، مولوی بھی انھیں کی سی کہیں گے حلال حرام کے احکام بیان کرنے میں ان سے ڈریں گے اور ان کے پیچھے لگیں گے پس گمراہی میں بڑھتے چلے جاویں گے پھر کمی نہیں کریں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل اس وقت ان سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ کہا صبر جو کچھ وہ دے لیں اور نہ دیں تو چپ چاپ صبر کر بیٹھیں۔"

اور اس سے زیادہ تصریح اس مضمون کی مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث میں ہے:۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی یتفقہون فی الدین ویقرؤن القراٰن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا ولا یکون ذٰلک کما لا یجتنی من القتاد الا الشوک کذٰلک لا یجتنی من قربھم الا یعنی الخطایا، رواہ ابن ماجۃ۔

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شک بہت لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کریں گے دین کی اور پڑھیں گے قرآن کو اور مولوی بن کر کہیں گے کہ امیروں کے پاس اگر ان کی دنیا سے کچھ لیں اور اپنے دین کو ان سے بچالیں اور یہ ہو نہیں سکتا جس طرح کانٹے دار درخت سے نہیں چنے جاتے مگر

Marfat.com

کانٹے، ان کے قرب سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا مگر یہی خطائیں "

عن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس زمان ھمتھم بطونھم وشرفھم متاعھم قبلتھم نساءھم ودینھم دراھمھم ودنانیرھم اولٰئک شرار الخلق لاخلاق لھم عند اللہ رواہ الدیلمی۔

" حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے ایسا زمانہ آوے گا کہ لوگوں کی تمام ہمت اپنے پیٹ بھرنے کی ہو گی جس کے پاس مال و متاعِ دنیا زیادہ وہی سب میں بزرگ ہے جورویں ان کا قبلہ ہوں اور درہم ودینار انکا دین یہ لوگ بری مخلوقات کے ہیں ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کے پاس آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے "

اور اگر اس سے زیادہ تصریح منظور ہو میرا رسالہ مختصر المیزان جس میں تقریباً چالیس حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ حضور نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرنا اور جو بڑی جماعت سے جدا ہو جہنم میں پڑے گا، اور چالیس کے قریب اس مضمون کی حدیثیں ہیں کہ میری سنت اور میرے اصحاب کی سنت پر عمل کرنے والا ناجی فرقہ وہی ہو گا جو سوادِ اعظم مؤمنین کا پیرو ہو گا، اور جو بڑی جماعت سے جدا ہوا جہنمی ہو گا۔ اور چند حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ ہر اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے کہ نماز تمہاری نماز سے اچھی پڑھیں گے اور قرآن بہت پڑھیں گے مگر دین سے بالکل خارج ہوں گے۔ پھر حدیثیں بدمذہب مولویوں کی علامات میں نقل کی گئی ہیں جن کو اگر ملاحظہ فرما دیں اور لوگوں کو دکھلا دیں انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہو گا۔

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ ابو محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع الاکبر آباد

Marfat.com

تصدیقات علمائے کاٹھیاوار

(۵۶) الجواب صحیح و المجیب مصیب لله درہ حیث اجاب

ما اجاب ما اجابہ الامن کتاب اللہ تعالیٰ عز وجل

وحدیث الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ولہ بذلک

عند اللہ الجلیل الاجر الکثیر والثواب الجزیل۔

حررہ محمد اسمٰعیل عفی عنہ

القریشی سنی حنفی ثم الفشاوری حالا نزیل الحسام

جودھ فور ملک کاٹھیاوار

---

(۵۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

وعلیٰ آلہ الکرام واصحابہ العظام۔ اما بعد بے شبہ ایسی

مجلس مقرر کرنا اور اس میں دامے درمے قدمے معاونت کرنا، اپنے ہاتھوں دروازۂ دوزخ کھولنا

اور عذابِ خدا کو اپنی طرف بلانا ہے۔ پیارے سنی بھائیو اگر آنکھوں میں نورِ ایمان ہے تو یہ

محترم فتوے دیکھو مقدس و مقبول فتویٰ علامۂ دوراں امام اہلِ ایماں جناب مولانا مولوی

مفتی حاجی قاری حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ بریلوی ادام اللہ تعالیٰ فیوضانہ

و متع المسلمین بطول حیاتہ کا تجربہ شدہ ہے۔ یہ وہ رکن اعظم اسلام ہے کہ ہمیشہ نصرت و احیائے

دینِ متین میں فرید اور اماتت و ازالۂ بدعت و ضلالتِ کفر و شرک میں وحید ہے۔ آپ کے

علم و فضل کی نہریں علاوہ ہندوستان کے اور ممالک میں بھی جاری ہیں۔ آپ کے فیوضِ جلیلہ

کا آفتاب تمام عالم میں چمکتا ہے، کشتیِ دین و اسلام کے آپ ناخدا ہیں۔ اہل سنت و جماعت

Marfat.com

کے پشت و پناہ ہیں۔ آپ نے اپنی عمر شریف کا اتنا حصہ حمایتِ مذہبی ہی میں صرف کیا، خدمتِ دینی کے سوا ایک ساعت بھی کسی اور کام کی طرف توجہ نہیں فرماتے اسلام و مسلمین کو فائدۂ کثیرہ پہنچاتے ہیں، ہر مہینے دور دور سے سینکڑوں استفتار آتے اور جواب باصواب سے مزین کر کے روانہ فرماتے ہیں، نامور علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ آپ کے فتاوے سے موافقت کرتے اور آپ کی جلالت و تبحرِ علمی کو مانتے ہیں۔ علامۂ وحید فاضلِ فرید آپ کی جناب میں تحریر فرماتے اور موجودہ صدی کا مجدد جانتے ہیں، القابِ جلیلہ سے ملقب کرتے، طرح طرح دعائیں دیتے اور آپ کے مدائح سے جلیل القدر فضلائے عرب رطب اللسان رہتے ہیں۔ مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان مدرس حرم مکہ مکرمہ بعد بیانِ مدائحِ کثیرہ فرماتے ہیں الذی شهد له علماء البلد الحرام بانه السید الفرد الامام سیدی وملاذی الشیخ احمد رضا خان البریلوی،

مولانا سید اسمٰعیل بن خلیل آفندی حافظِ کتب حرم مکہ معظمہ بعد بہت سے مدائح و ذکر اسم گرامی اعلحضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں وقد شهد له عالمو مكة بذلك ولو لم يكن بالمحل الارفع لما وقع منهم ذلك بل اقول لو قيل في حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقا وصدقا۔ اسیطرح علمائے مدینہ منورہ بھی آپ کے مداح ہیں اور کئی جلیل القدر فاضلوں نے اہلِ حرمین سے کتنے ہی علوم ہیں آپ سے سندیں لیں اور کئی حضرات نے بیعت بھی فرمائی

Marfat.com

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم۔

یہ مسئلہ کیا ہے بڑا امتحانِ خدا ہے جو سنّی ہوگا وہ اس فتوے پر عامل بہ بکرِ قہرِ مولیٰ سے بچے گا اور اگر نفسِ امارہ کی شامت یا انجان پُنے سے کانفرنس میں شامل ہوا ہوا اور فتوے دیکھنے کے بعد کانفرنس کی شرکت سے تائب ہوا تو ماشاء اللہ جیسا کہ اپنے ہاتھوں سے دروازۂ دوزخ کھولا تھا لاجرم امید قوی ہے کہ اس کی توبہ کو مولیٰ تعالیٰ جل جلالہ مفتاحِ درِ جنت بنا دے کہ حدیث شریف میں وارد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ بلکہ بمصداق اس آیتِ شریف کے من تاب و اٰمن عمل عملا صالحا فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات و کان اللہ غفورًا رحیما۔ خداوندا تو توفیق رفیق گردان غربائے امت خصوصًا اہلِ سنت وجماعت کے تئیں اس طوفانِ بے پایاں سے بچا بجاہِ سید الشافعین آمین یارب العٰلمین۔

آج میری زہے قسمت کہ یہ مقدس فتوے شہر گونڈل کاٹھیاوار سے برادرِ دینی ومحب یقینی اخی فی اللہ حامی سنت ماحی فتن نیچری فگن ندوی شکن دافع الفتن مولانا مولوی حاجی شاہ محمد قاسم صاحب دام بالعزو الرفعۃ والجاہ دمن کل سوء وشر حماہ دوقاہ نے بغرضِ تصدیق وتحسین وتصویب اس ناسزا سگِ بارگاہِ احمد رضا کے پاس بھیجا اور اپنے نامۂ نامی وصحیفۂ سامی میں تحریر فرمایا کہ ماقل ودل اور اپنے مہر دستخط کرکے سیدھا کلکتہ نزد محب سنت،

Marfat.com

عدو بدعت سرتاج اہل سنت حامی دین متین قاطع جیوش المبتدعین جناب معلی القاب حضرت منشی حاجی حکیم محمد لعل خان صاحب کے رجسٹری کرکے بھیجدیا کہ وہاں طبع ہوجاوے واللہ فقیر اس پُرانوار خورشید سے مقبول وچمکدار فتوے کی تحسین وتصویب کے کب لائق و حقدار مگر سکریٹری قاضی صاحب والا مناقب اعلی مناصب دام بالمواہب کی تعمیل حکم کے لئے اسے پر کفایت کرتا ہوں ما اجاب المجیب المصیب العالم العلامۃ الدراکۃ الفہامۃ ذو التحقیق الباہرۃ مجدد المائۃ الحاضرۃ مولانا احمد رضا خان فہو حق وصواب و ذلک حکم السنۃ و الکتاب جزاہ اللہ تعالی عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء ونفعنا و جمیع اہل السنۃ بعلومہ الی یوم الجزاء و اللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

محمود جان ابن حافظ غلام رسول ۱۳۰۲

عبدہ المذنب محمود جان سنی حنفی قادری البرکاتی الرضوی البیشاوری ثم الجام جودھپوری کاٹھیاواری عفی عنہ کتبہ

بجاہ المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(۸۶) ما کتب العلماء المحققون والفضلاء المدققون فی ہذا الاستفتاء قد اجابوا بالحجج القویۃ و بالدلائل الصحیحۃ من عبارات الکتاب والسنۃ فاثابہم اللہ تعالی ثوابا کثیرا واجرا وفیرا فی یوم القیمۃ وقلع اللہ تعالی اساس المبتدعین و محافل المنکرین

Marfat.com

المطرودین وسود اللہ وجوھھم فی الدنیا و الدین بحرمۃ سیدنا ومولانا سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالحق احق عند الحق۔

حررہ الاثیم عبدالکریم ابن المولوی حامد صاحب المغفور متوطن فی بلد دھوراجی۔

(ترجمہ) علمائے محققین اور فضلائے مدققین نے اس فتوے میں جو کچھ تحریر فرمایا وہ قوی حجتیں اور صحیح دلائل عبارات قرآن وحدیث سے جواب دیا اللہ تعالیٰ بروز قیامت ثواب کثیر اور اجر وافر انہیں عطا فرمائے اور بدمذہبوں اور منکرین مردودوں کی محفل کی بنیاد قطع کرے اور ان کے منہ دنیا و دین میں سیاہ کرے بحرمت ہمارے سردار و مولیٰ سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ تو حق خدا کے نزدیک زیادہ سزاوار ہے۔

(۵۹) الحمد للہ علی کل حال والشکر للہ علی کل نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولٰنا وسندنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین آمین وبہ نستعین اما بعد اقول: کیا خوب جواب ان سوال کا عالم محقق وفاضل مدقق اعلیحضرت مولانا مولوی حاجی الحرمین الشریفین احمد رضا خان صاحب البریلوی نے دیے ہیں جن کی تحریریں دیکھنے سے معلوم ہوا جو کچھ حق جواب کا تھا وہ لکھے اللہ پاک ایسے علمائے دین کو قائم وترقی درجات میں رکھے آمین ثم آمین۔ چونکہ بمصداق لولا العلماء لھلک الجھلاء سچ تو یہ ہے کہ آجکل بدمذہب والوں کا اظہار ہورہا ہے یہ

Marfat.com

چوہے ہیں دینِ اسلام کی کترنی کر رہے ہیں، ایسے چوہوں کے سرکوب بلکہ نابود کرنے والے علمائے دین اہل السنت والجماعت جیسے یہ ہمارے اعلحضرت وغیرہم کہ ان کانفرنس کے توڑنے والے ہیں بدلائل قرآن شریف و باحادیث صحیح و باقوال فقہائے فضیح کے چندیا اڑادی۔ ہاں ذرا غور کرکے دیکھو صاف کلام پاک صاحبِ لولاک شافعِ محشر کا ہمیں راہِ راست بتلا رہا ہے حدیث افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ اللہ پاک جمیع مسلمانوں کو نیک ہدایت بخشے اور راہِ سنت جماعت پر مستقیم رکھے آمین ثم آمین۔

کتبہٗ خادم العلماء والفقراء احقر العباد عبدالحکیم خلف مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی باباً و جداً

---

(۶۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ علی ما ھدی والصلوٰۃ علی رسولہ المصطفی و آلہ المجتبی و علمائہ الذین احکموا بنیان الحق و التقی و قلعوا اساس البدع والھوی

اما بعد اس عاجز و احقر خادم العلماء نے تحقیق انیق مشفقان محبیان کی از ابتداء تا انتہاء دیکھی۔ خداوندِ کریم ان سب کو اجرِ عظیم نصیب کرے اور جناب قاضی و حاجی قاسم میاں کو جو خیر خواہ اور سچے عاشقِ اسلام اور اہلِ اسلام ہیں جنہوں نے بڑی جانفشانی کی ہے اور ان کے ہوا خواہوں کو بھی ثوابِ جمیل عطا کرے۔

المجیب مصیب ولہ فی الاٰخرۃ نصیب

حررہ: احقر العباد محمد طاہر ولد مولوی ایوب عفی عنہما کاٹھیاوار دھوراجی

Marfat.com

تصدیق جناب مولانا مولوی غلام محی الدین عرف فقیر صاحب ساکن راندیر ضلع سورت

(٦١) بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوۃ علی سیدنا محمدن المصطفی وعلی آلہ واھل بیتہ واصحابہ الاجتباء وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ امابعد حمد وصلاۃ کے واضح ولائح کہ فقیر نے یہ تحقیق انیق مجیبان و مصححان شفیق کی ابتداء سے انتہا تک دیکھی سو حق حقیق ہے اللہ جل شانہ وعم نوالہ ان سب کو اور خاص کرکے جناب برادر بلکہ از جان بہتر دین کے عاشق اہل اسلام کے خیر خواہ محب صادق جناب قاضی وحاجی قاسم میاں اور ان کے معاونوں سب کو جزائے خیر عطا فرماوے حالاً و مالاً ۔ بیشک اس زمانہ پرفتن میں اظہار کرنا اور حق کو حق کر دکھانا اور اپنے دینی برادروں کو بچانا یہ ہر مسلمان با ایمان کا فرض ہے اور یہ قرآنی حکم محکم ہے جو اس کو نہ مانے اور اصرار کرے وہ قابلِ جہنم ہے ۔ دیکھو سورۂ بقرہ پارۂ دوم ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا ۔ پس یہ ندوہ اور کانفرنس اور ایسی ویسی خلافِ شرع مجلسیں سم قاتل ہیں ان میں شریک ہونا مدد دینا گناہ کبیرہ ہے خدا سب مسلمانوں کو بچائے اور توفیق نیک رفیق عطا فرمائے آمین ، الراقم الحروف خادم خلق اللہ فقیر صاحب سید غلام محی الدین بن مولانا مولوی سید رحمت اللہ عفا عنہما بدست خود ۔

Marfat.com

(۶۲) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ العلیم العلام وعلیٰ نبیہ و آلہ و صحبہ الصلوٰۃ و السلام اما بعد میں ناچیز اس لائق نہیں ہوں کہ ایسے علماء کے فتووں پر تصحیح لکھوں اور میری تحریر سے فتوے کچھ زیادہ معتبر ہو مگر دو باتوں نے مجھے لکھنے پر ابھارا اور جرأت دلوائی، ایک تو برادر ایمانی کے اصرار نے اور دوسرے اس امید نے کہ علمائے راسخین کی متابعت اور مشایعت سے مجھ گنہگار کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو جائے اور ع ان کے پیچھے پیچھے قصدِ جنت الماویٰ کروں لہٰذا لکھواتا ہوں کہ:

ما افتوا العلماء العظام و الفقہاء الکرام فھو حق وصحیح وانا اضعف عباد اللّٰہ الجلیل المحمود ابن الحافظ الاسمٰعیل المغفور المرحوم تابع لاقوالھم و فتوٰھم فی ھٰذا المرام والصلاۃ علیٰ نبیہ و آلہ وصحبہ والسلام وکان ذٰلک فی ۲۵ من شھر ذی القعدۃ الحرام من السنۃ الھجریۃ

تقریظ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب ملتانی

(۶۳) قد اصاب ما اجاب مولانا العلام وحید العصر فرید الدھر امام الفقہاء رأس الاتقیاء مجدد المائۃ الحاضرۃ الفاضل البریلوی متع اللّٰہ المسلمین والمؤمنین بطول بقائہ فی ھٰذہ المسألۃ بان التائید و الشرکۃ فی مثل ھٰذہ المجالس الشنیعۃ ممنوع کما قال اللّٰہ تعالیٰ

Marfat.com

لایتخذ المؤمنون الکافرون اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیئ۔ وفقنا اللہ تعالیٰ وایانا ولسائر المسلمین والمؤمنین للمفارقۃ والشرکۃ من ھذہ المجالس والیہ التوفیق وھو احسن رفیق۔

حررہ: العبد الجانی ابوالمقبول غلام رسول الملتانی عفی عنہ

(ترجمہ) درست ہے جو اس مسئلہ میں جواب دیا مولانا علام یکتائے زمانہ تنہائے روزگار فقہا کے امام پرہیزگاروں کے سردار اس صدی کے مجدد فاضل بریلوی نے اللہ تعالیٰ مسلمین ومؤمنین کو ان کی درازیٔ عمر سے متمتع کرے کہ اس جیسی بری مجلس کی تائید و شرکت ممنوع ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے وہ رحمت خدا سے کسی شئے میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمین ومؤمنین کو توفیق دے کہ ان مجلسوں کی شرکت سے جدا رہیں اور اسی کی طرف توفیق ہے اور وہ اچھا ساتھی۔

تقریظ علمائے مراد آباد

(۶۴) الحمد للہ علی الخبیر سقطت والی العلیم ظفرت

بیشک بلا ارتیاب جواب صحیح وصواب ایسے مجالس کا انعقاد بلا نزاع حرام جو دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں یا ایسوں کا کام اس میں بذل جاہ و مال تو کجا نفس شرکت ہی ناروا تو ہب تنجر تشیع کی معجون مرکب کہیں اپنے زہریلے اثر سے تجھے ہلاک نہ کردے اپنے ایمان کی خیر سے فرق مبتدعہ وہابیہ، نیاچرہ، مرزائیہ وغیرہ ضالہ کے ساتھ مجالست و موانست ہرگز ہرگز جائز نہیں، جسے وہ ترقی سمجھے وہ عین تنزل ہے دار فانی کے عیش و تفاخر کو

Marfat.com

پیشِ نظر رکھ کر نعیمِ آخرت بھلا دیں بے شک مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں وہی اصلح و انفع ہے جو ان کے لئے رب تبارک وتعالےٰ اور حضور پرُ نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ مجیب معظم ومفخم ومصیب مدظلہم الاقدس نے مبرہن فرمایا مفتی صاحب موصوف الصدر کا علم وفضل ظاہر وآشکار جس سے ہدایت کے چشمے اکنافِ عالم میں نمودار اصل تو یہ ہے کہ حضرت والا کی ذاتِ بابرکت ہرگز کسی واصف کے وصف اور مادح کی مدح کی محتاج نہیں جبکہ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک شہر مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے علمائے عظام وفضلائے کرام نے ایسا گہرا احترام فرمایا کہ جس کا بیان حیطہ تحریر سے باہر، میں یہ بھی کیوں کہوں یہ اکرام علمائے بلدِ امین نے فرمایا نہیں نہیں بلکہ یقیناً یہ مجد وشرف اسی آقائے نامدار سرکارِ ابد قرار فداہ روحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقار سے ہے جن کے صدقہ میں ہر ذی عزت بنا جس کو جو ملا ان سے ملا، وہ وہی آفتابِ رسالت ہیں جنہوں نے بعضے مقربانِ درگاہِ علیا متع اللہ المسلمین بطول بقائہم کو عالمِ رؤیا میں اپنے نور بار جلوہ کی جھلک دکھا کر زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ "احمد رضا کی خدمتیں قبول ہیں" والحمد للہ علی ذلک' ارباب سنت پر لازم کہ حضرت ممدوح کے فتوے کے موافق عمل فرمائیں اور بدعقیدہ بدمذہب کی صحبت سے اجتناب رکھیں، اللہ تبارک وتعالےٰ ہم سب کو ہدایت پر قائم رکھے آمین ثم آمین

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین وآلہ وصحبہ الطیبین الطاہرین کلہم اجمعین الیٰ یوم الدین۔

Marfat.com

حررہ، العبد المذنب ابو المکارم محمد عماد الدین عفی عنہ

(مہر: محمد عماد الدین ۱۳۲۷ھ)

(۶۵) الجواب صحیح وصواب والمجیب المعظم المکرم مصیب مثاب

فقیر ابو البرکات عبید المصطفیٰ سید احمد غفرلہ الصمد

(۶۶) الجواب صحیح

حقیر سید اولاد علی عفی عنہ

تصدیقات علمائے پیلی بھیت

(۶۷) جو کچھ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین عون الاحناف والدین امام علمائے اہلسنت عالم کتاب وملت، عارف باللہ، نائب رسول اللہ، مجدد مائۃ حاضرہ صاحب حجۃ قاہرہ مؤید ملت طاہرہ سیدنا ومولانا الحاج اعلیحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ نے دربارۂ مسئلہ ہذا تحریر فرمایا ہے وہ سب حق وصواب ہے اور احق بالاتباع ہے مسلمانوں کو اس پر عمل لازمی ضروری اور خلاف اس کا ضلالت وموجب ہلاکت۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وھو الھادی بحرمۃ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقیر قادری حکیم عبد الاحد الشہیر بسلطان الواعظین خادم ومدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت ابن علامۂ اوحد محدث ارشد فقیہ امجد حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العلی۔

(۶۸) حضرت عظیم البرکت عالم اہل سنت قامع بدعت ومحی سنت مولانا وبالفضل اولانا

Marfat.com

المولوی احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین بقائہ کا جواب صحیح ہے۔

حررہ العبد الحقیر ابو سراج عبد الحق رضوی عفی عنہ

(۶۹) الجواب صحیح و المجیب الفاضل نجیح۔

فقیر قادری حبیب الرحمٰن مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

تصدیقات علمائے شاہجہانپور

(۷۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاعلی و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ المجتبی وعلی الہ و اصحابہ الذین ھم اسانید الھدیٰ اما بعد یہ فتوے عالم اکمل فاضل اجل حامی دین غرا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا دیکھنے میں آیا نہایت صحیح اور درست پایا۔ بلاشبہ یہ مجلس منحوس مکر اور فریب سے دین اور دنیا دونوں برباد کرنے والی، اگر مسلمان ان کی صحبت اور معاونت اور شرکت سے باز نہ آئیں گے تو بالیقین اپنے دین و دنیا دونوں خراب کریں گے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، قال فی تفسیر روح البیان تحت ھذہ الآیۃ الکریمۃ والمراد ممن حاد اللہ ورسولہ المنافقون والیہود والفساق و الظلمۃ و المبتدعۃ والمراد بنفی الوجدان نفی الموادۃ علی معنی انہ لاینبغی ان یتحقق ذلک وحقہ ان یمتنع ولا یوجد

Marfat.com

بحال انتہی وایضا فی عن سھل بن عبد اللہ التستری قدس سرہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر من نفسہ العداوۃ و البغضاء انتہی۔

اور یہ ان کا کہنا کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے تو یہ دنیوی ترقی کے لئے قائم کی ہے بالکل فریب اور دھوکا دہی اور رہزنی ہے کیونکہ اگر عزت اور ترقی دنیا کی پیدا کرنے کے واسطے ہے تب بھی ان[له] سے اختلاط اور مداہنت ممنوع ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے۔ ومن داھن مبتدعا سلبہ اللہ حلاوۃ السنن ومن تحبب الی مبتدع لطلب عز فی الدنیا او عرض منھا اذلہ اللہ بتلک العزۃ و افقرا اللہ بذلک الغنی انتہی وایضا قال سبحنہ تعالی تقدس و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار) قال فی جواہر التنزیل تحت ھذہ الآیۃ الکریمۃ وھی نار جہنم والرکون ھو المیل الیسیر فما ظنک یمیل الیھم کل المیل و یتہالک علی مصاحبتھم ویتعب قلبہ و قالبہ فی ادخال السرور علیھم ویستنھض الرجل والخیل فی جلب المنافع الیھم ویبتھج بالتزی بزیھم والمشارکۃ فی غیبھم و یمد عینیہ الی ماتمتعوا بہ من زھرۃ الدنیا الفانیۃ ویغبطھم

[له] یعنی [illegible] ۱۲

Marfat.com

بما اوتوا من القطوف الدانية غافلا عن حقيقة ذلك ذاهلا عن منتهى ماهنالك و ينبغي ان يعد مثل ذلك من الذين ظلموا انتھی۔

اس شاہجہانپور میں عرصہ چودہ پندرہ سال کا ہوا ہوگا کہ اس ندویہ نے مجلس قائم کی تھی مکر و فریب دے کر ساٹھ ہزار روپیہ نقد اور زیورات اور جائیداد و دیہات وغیرہ حاصل کیا کہ اتنا کسی شہر سے حاصل کرنے کا سنا نہیں گیا اور سب خُرد بُرد کر ڈالا یہاں تک کہ طلاب جو مدرسہ ندویہ میں پڑھنے جاتے تھے تو اُن سے خوراک کی تنخواہ لے لیتے تب داخل کرتے۔ اسی وجہ سے مولوی مسیح الزمان خان صاحب اور اعزاز حسین صاحب وغیرہ ان سے علٰحدہ ہو گئے اور فقیر سے اور اہلِ ندویہ سے کئی گھنٹے مباحثہ رہا۔ انہوں نے تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ ہم غیر مقلدوں اور وہابیوں اور رافضیوں اور نیچریوں کو اپنا شریک نہ کریں گے اور پھر بھی انہوں نے شرکت ان فرقۂ باطلہ کی قائم رکھی، اس سے بڑھ کر کیا فریب ہوگا اب ان شہروں میں ان کا داؤں چلتا نہیں، انجان شہروں میں جا کر فریب دہی دنیا اور دین کی اختیار کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ سچے مسلمان تو بعد علم کے ان کے فریب میں ہرگز نہ آویں گے۔

مُہر

حررہ الخاطی محمد ریاست علی شاہجہانپوری عفی عنہ

(۷۱) اصاب من اجاب — العبد نور احمد عفی عنہ

(۷۲) الجواب صحیح — محمد فراست اللہ عفی عنہ

(۷۳) الجواب صحیح — ظہور احمد شاہجہانپوری عفی عنہ

Marfat.com

تصدیقات علمائے رامپور

(۷۴) الجواب صواب

محمد نور الحسین الرامفوری المدرس الاول للمدرسۃ العثمانیۃ الواقعۃ ببلدۃ کلکتہ
۲۷ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ الہجریۃ المقدسۃ

(۷۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی الھدایۃ والرشاد، ونعوذ باللہ من البغی والعناد، والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ المصطفیٰ وآلہ وصحبہ الذین اجتباھم واصطفیٰ اما بعد فقیر حقیر اعلیحضرت مجدد دین وملت، قامع شرک وبدعت، مجدد مائۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ امام اہل سنت حضرت فاضل بریلوی ادام اللہ وابقاہ، کے حرف حرف سے متفق ہے نیچری ایجوکیشنل کانفرنسیں یا ان کے فضلے ندوۂ مخذولہ کی شرکت بدنی ہو یا مالی قطعی حرام اور اس کا حلال اور دینی خدمت سمجھنے والا کافر وبیدین ہے۔ ملعون نیچریوں نے خوشنودیٔ نصاریٰ کے لئے حبِّ جاہ میں گرفتار ہوکر انگریزی تعلیم کا جال پھیلا رکھا ہے جس سے اس گروہ نابکار بندۂ کفار کی غرضِ فاسد صرف یہ ہے کہ جوہر ایمان مسلمان نادان بچوں کے سینے سے مٹ جائے مگر ان اشرار نابہنجار کو اس رہزنی کے صلے میں کوئی منصب یا جہنمی خطاب مل جائے۔ ہنوز ایک ماہ نہیں گزرا کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مدراس میں منعقد ہوئی جس کے صدر آنریبل خان بہادر عزیز الدین احمد سی۔ آئی۔ اے کلکٹر اف ویلور نے خطبہ صدارت تلاوت فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمان بچوں کو ابتدا میں قرآن خوانی سے جو نقصانات پیدا ہوجاتے ہیں

Marfat.com

آگے چل کر وہ انگریزی تعلیم میں حارج ہوتے ہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ جو مادرِ وطن کے فرزند ایم۔اے، یا بی۔اے کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہوں تو ان کو ایامِ رمضان شریف میں روزہ بالکل نہ رکھنا چاہیے کیونکہ بوجہ صوم طالبعلموں کے قوائے عقلی و حسی کمزور پڑجاتے ہیں' انا للہ وانا الیہ راجعون، (ملاحظہ ہو مزید کیفیت کے لئے اخبار وکیل)۔

جن خبیث کانفرنسوں و نیچری جلسوں میں ان کے معین و مددگار بیٹھ کر خلافِ نصوصِ قرآنی و احادیث محبوبِ ربّانی ریزولیشن پاس کرتے ہوں ان کانفرنسوں کی شرکت مسلمانوں کو قطعی حرام ہے ایسی کفریہ کانفرنسوں میں ہرگز شفاوت پژدہ کی شرکت کرنا یا مالی مدد کرنا اسلامی بنیاد کو ڈھانا اور آتش کفر کا بھڑکانا ہے جس کا انجام جہنم ہے۔ رب العزت ارشاد فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا اٰبائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٓئک ھم الظٰلمون (۲) ما کان اللہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب، حدیث صحیح میں ارشاد ہوتا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (۲) من اعرض عن صاحب بدعۃ بغضا لہ ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا (۳) من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

Marfat.com

غرض آیات و احادیث اس بارے میں مالا مال ہیں۔ خداوند کریم برادرانِ اہلسنت کو ان خبیث جلسوں کی شرکت سے محفوظ رکھے اور گروہ نیاچرہ سے ہم مسلمانانِ اہلسنت کو بچائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

فقیر محمد شجاعت الرسول سنی حنفی قادری رضوی برکاتی کان اللہ لہ رامپوری ابن شیر بیشۂ سنت عمدۃ المتکلمین سیف المسلول حضرت ابو الوقت مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول مرحوم مغفور رامپوری۔

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد علیم صاحب میرٹھی زید مجدہ

مبسملاً وحامداً ومحمداً (جل وعلا) ومصلیا ومسلماً محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)

اما بعد کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسلمانانِ کاٹھیاوار کی ایک تعلیمی انجمن ہے مسلمانوں میں علوم کی روشنی پھیلانا اور ان کو جہالت کے قعرِ مذلت سے نکالنا ایک ایسا ضروری واہم امر ہے جس کے متعلق قرآن عظیم میں یوں وارد ہوتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینہون عن المنکر نیز ارشاد ہوتا ہے کہ یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ طلبِ علم کے متعلق فرمانِ حضور عالمِ ماکان و مایکون صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوتا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ نیز اطلبوا العلم و لو بالصین لیکن سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہاں علم سے مراد کونسا علم ہے کیونکہ مدینۃ العلوم حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ارشاد ہے کہ العلوم خمسۃ

Marfat.com

الفقہ للادیان والطب للابدان والھندسۃ للبنان والنحو للسان والنجوم للزمان کذا فی مدینۃ العلوم وقال الامام الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ العلم علمان علم الطب للابدان وعلم الفقہ للادیان۔

سوال مذکورۃ الصدر کا جواب آیات کلام عظیم و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مضامین کو ترتیب دینے سے بادنیٰ توجہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اس علم سے مراد علم دین ہی ہے چنانچہ اسی پر مفسرین و محدثین کا اجماع۔ اور اگر بعض ماؤلین معانی آیات و احادیث کہتے ہیں کہ علم ابدان بھی اس میں داخل ہیں تو بھی یہ امر یقینی ہے کہ علوم دینی کو بہ نوع علوم ابدان پر اولیت ان ماؤلین کے نزدیک بھی مسلم ہو گی اس لئے معاملات تعلیم و تعلم علوم پر غور کرنے والے کے لئے منکم ہونا ہی نہیں بلکہ بقولہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اہلِ ذکر ہونا اور شانِ رفع کا مورد بننے کے لئے الذین امنوا کا ہونا نیز طلبِ علم کی فرضیت کا حکم پانے والوں کے لئے مسلم و مسلمہ کا ہونا لابد ہے پس جہاں مسائل تعلم و تعلیم پر غور کرنیکے لئے امت مرحومہ کے وہ افراد جمع ہوں جو یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر اور اھل الذکر کے مصداق کہلائے جا سکیں اور تعلیمی مشورے میں یرفع اللہ الذین امنوا منکم کی آیت کو ملحوظ رکھ کر تحفظ ایمان و اسلام و اشاعتِ علوم دین کے فرض اہم و اولین کو محسوس کرتے ہوئے ضمناً ضرورتِ زمانہ کے لئے تجارت و زراعت و صنعت و حرفت نیز السنہ و کتب کے تعلم و تعلیم کے متعلق بھی مشورہ کریں جن کے حصول سے دین میں نقصان آنے کا احتمالِ اضعف بھی نہ ہو تو ان کی انجمن محمود اور اس انجمن کی شرکت مسعود کہی جائے گی البتہ اگر ارکانِ انجمن معترض عن الدین و

Marfat.com

الایمان ہوں اور مبحث مشورہ تعلیم و تعلم علوم مخرب دین و ایمان تو وہ انجمن یقیناً مردود اور اس کی شرکت سے اہلِ ایمان کے لئے بہرنوع گریز واجب، جیساکہ اکابر علماء کے فتاوے سے بوضاحت ثابت ہو چکا۔

واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اکمل واتم۔

فقیر محمد علیم رضا القادری غفرلہٗ

(۷۷) تصدیقات علمائے پنجاب

عنایت فرمائے من جناب قاسم میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ :

یہاں پر استفسارات کے اجوبہ علمائے کرام مقیمانِ زیارت شریف لکھتے ہیں۔ آپ کا دعا گو عرصۂ ممتدہ سے بوجہ کم فرصتی علیحدہ ہے۔ آپ کے استفسار کے متعلق جواباً گذارش ہے کہ اہل السنت کو اہل ہوا و بدعت کے لئے اشاعت امورِ ہوائیہ و بدعیہ میں امداد دینی نہ چاہیئے میں چونکہ مفتی نہیں ہوں لہذا مہر بھی نہیں رکھتا۔

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو
بہر علیشاہ بقلم خود از گولڑہ

Marfat.com

(۷۸) الجواب صحیح والمجیب مصیب

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبدالنبی الامی
السید حیدر شاہ القادری الحنفی المتوطن کچھ بھوج
المعروف بہ پیر بھرڑوالہ النزیل فی الکلکتہ المرقوم
۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ

(۷۹) فرمان ہادی السبل سید الانبیاء والملائکہ والرسل رسول الکل عزیز
از جان و دل حبیب لبیب پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بعد ما ہو المکتوب فی اللوح والقلم فی کل یوم و
لیلۃ ولحظۃ وساعۃ ونفس الف الف مائۃ الف مرۃ الی یوم العلم مجمع
اہل السنت والجماعت کلہم فی النار ہو ، پس ایسے مجمع میں شریک ہونا
حرام ہے ۔ ہاں ہاں جسے جہنمی رقعہ خرید کرنا ہوا سے جائز ہے کہ
اپنا حال رائگاں کرکے دنیا میں ناموری پائے اور اگر وہ " ما انا علیہ
واصحابی " وسوادِ اعظم سے خارج ہو کر گروہ اہلِ البدعت والنار میں اپنا
نام لکھوائے ۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ
فانتھوا الاٰیۃ ومن کان فی ھٰذہ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ
اعمٰی :

کتبہ ، خاکپائے سیدنا رسول الرب الغفور عبدالشکور گیسو دراز
ابن المرحوم المغفور مولوی داد میاں محمدی سنی حنفی چشتی صابری دلیسی
دھوراجوی عفا اللہ عنہ ۔

Marfat.com

تمت الرسالة المسمّاة
بالدلائل القاهرة
على الكفرة النياشرة

Marfat.com

اطائب الصیّب

علیٰ

ارض الطیّب

مؤلفہ و مترجمہ

مولانا مولوی سید محمد عبدالکریم قادری مجیدی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اطائب الصیّب علیٰ ارض الطیّب

۱۹ ھ ۱۳

یعنی عرب صاحب کی زمین پر بہت بارش از مینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نصر المقلدین للائمۃ المجتہدین بالاحسان فی الدین علی الطغام الماردین واظہر عجز المفسدین وجہل الابلدین الغیر الفارقین بین الدائن والمدین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانام سند الکرام وآلہ العظام وصحبہ الفخام وائمۃ الاسلام والاولیاء الاعلام المتصرفین باذنہ فی الارواح والاجسام وعلینا بہم یا ذا الجلال والاکرام۔ آمین۔ بعد حمد وصلاۃ

حضرت عظیم البرکۃ، صاحب حجتِ قاہرہ وصولتِ باہرہ وتصانیفِ زاہرہ مجدد المائۃ الحاضرۃ تاج الفقہاء، غیظ السفہاء، محمود الکملاء، محسود الفضلاء، ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت، ناصرِ ملت، حضرت عالم اہلسنت

Marfat.com

دام ظلہ و مد فضلہ وکثرت احبابہ و کسرت اعداہ بالنبی الکریم علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آخر رسالہ فیض مقالہ " ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار " میں تمیز سنی و وہابی کے لئے چند کلمات مجملہ ارشاد فرمائے کہ جوان کو مانے وہابیت سے پاک ہو سنی بن جائے از انجملہ فرمایا (۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ بد دین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اوران کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اپنے سے بھی اجہلوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی و گمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہب اربعہ اہل سنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ، ان میں سے ہر مذہب انسان کے لئے نجات کو کافی ہے ۔ تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المؤمنین ہیں۔ (۶) متعلقات انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء مثل استعانت و نداء و علم و تصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات و احیاء میں نجدی و دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلین پر بلا وجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاق عذاب و غضب ہے ۔ ایک بزرگوار تقریباً تیس سال سے خاکی رامپور ہیں ۔ زبان عوام میں " مولوی طیب عرب " کے نام سے مشہور ہیں ، یہیں کچھ پڑھا پڑھایا ، انقلاب زمانہ نے پرنسپل بنایا ، بیس برس ہوئے ۱۳۰۱ھ سے

Marfat.com

پہلے حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لے جاتے۔ اس زمانہ میں عرب صاحب کچھ ایسی ہی شُد بُد جانتے اور کج مج عربی بول لیتے۔ خدمتِ اقدس میں اکثر حاضر آتے۔ یہی ہندوستانی انگرکھا وغیرہ پہنتے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرت والا اعزاز فرماتے ہاں اس وضع کے سبب قلب میں اندیشہ تھا کہ دیکھئے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے۔ ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پر پُرزے نکالے۔ جب ۱۳۰۲ھ میں جناب منشی محمد فضل حسن صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لے جانا نہ ہوا کہ ان سے قرابتِ قریبہ داعی زیارت تھی اور جب بندۂ خدا کو فضل الٰہی تمام امصار و اقطارِ ہند کے علاوہ بنگالہ و کشمیر و برما وغیرہا ملکوں کا مرجعِ فتوے بناتے اسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب سے عرب صاحب کا کچھ حال نہ ملا مگر ادھر حضرتِ والا کی فراستِ صادقہ کا رنگ کھلا، پرنسپلی نے زور لگایا، عرب صاحب کو مجتہد بنایا، وہ رسالہ مبارکہ کہیں ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا، تقلیدِ ائمہ کو فرضِ قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا ننھا سا کلیجہ دھک سے ہو گیا۔ حضرتِ والا کی خدمتِ اقدس میں عریضہ لکھا۔ یہاں سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالوں کا جواب اصلاً نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلہ تصرف اولیائے کرام میں سوال کا راستہ لیا۔ ادھر سے اس کے جواب کا بھی افادہ اور در بارۂ تقلید سلسلۂ سوالات زیادہ ہوا۔ اب عرب صاحب سو گئے۔ اُن سوالوں کو پانچ، اِن کو تین مہینے ہو گئے۔ آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا عرب صاحب کو پیچ و تاب ہوا، تہذیب کے رنگ بدل گئے، بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے،

Marfat.com

کذب وجہل سے کام لیا مگر روزِ موعود گزرا جواب نہ دیا، یہاں فضلِ الٰہ ہے، ایسوں دلیسوں کی کیا پرواہ ہے، اکناف واقطار سے ہزاروں مستفیدانہ پوچھتے فیض پاتے ہیں جو معاندانہ اولجھے منہ کی کھاتے ہیں، روز افزوں فضلِ باری ہے یہی کارخانہ جاری ہے، ایسوں کا مخاطبہ کیا شئے تھا کہ قابلِ اشاعت سمجھا جاتا، خصوصًا وہ خوش فہم جنہیں بدیہیات کا بھی ادراک نہیں، تنبیہ کے بعد بھی احتیاج تأمل سے انفکاک نہیں، حضرات ناظرین ازالۃ العار کی عبارت آپ کے پیشِ نظر ہے ملاحظہ ہو کہ نمبر (۴) میں مطلق تقلید بے تخصیص وتقیید جلوہ گر ہے، تقلید خاص کے بیان میں مستقل جداگانہ پانچواں نمبر ہے۔ یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اردو کلام، جُدا جُدا نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے اور خطِ اول میں پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کونسی قسم کو فرض قطعی فرماتے ہیں (دیکھو اس رسالہ کا ص۲)

آخر حلیمانہ جواب عطا ہوا کہ ہم مطلق تقلید کو فرض قطعی بتاتے ہیں (دیکھو ص۱۵) اس پر بھی دوسرے خط میں بولے کہ مجھے آپ کے جواب میں غور وتامل کرنے سے یہ کھلا کہ آپ نے وہاں مطلق کا حکم لکھا (دیکھو ص۲۳) انا للہ وانا الیہ راجعون ع

چہ خوش چرا نباشد آخر نہ اجتہاد ست ؛ مگر معتمدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع ہوئی۔ اس بارے میں اور ان کی کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی، دو چار ہی دن جاتے ہیں کہ وہ نامطبوع مطبوع ہوئی اس پر یہاں بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہوں کہ ناظرین اصل واقعے پر مطلع ہوں، اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرت اجتہاد سے کام لیا، تحریر میں تمام سوالات سے جواب دیا فبہا، یہ رسالہ بعونہٖ تعالیٰ رسالہ جواب کا مقدمۂ ممہد ہوگا اور اگر جوابوں سے

Marfat.com

راہ کترائی ، میزبحری بچائی ، خارجی باتوں میں اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ ان کی تحریر کا پیشگی رد ہو گا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجئے اس کے بعد کچھ کہنے کا نام لیجئے لہذا توکلاً علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عموم فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ کر دیا الصلوٰۃ والسلام علیٰ نبی الھدیٰ وآلہ وصحبہ دائما ابداً۔

خط اول عرب صاحب بنام نامی حضرت عالم اہلسنّت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: بعد السؤال عن عزیز خاطرکم نعرفکم بانا قد اطلعنا فی بعض تصانیفک انک تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلبۃ العلم فلم اھتد الی استحباب التقلید فضلاً عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقا بل فرضیۃ قطعیۃ فلھذا ارغب الیک ان تعلمنی ادلۃ ذلک وعین لی ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ا بتقلید او باجتھاد ثم اخبرنی کیف یختار احد المجتھدین ابتقلید ام باجتھاد

Marfat.com

هٰذا، واللہ یھدینا و ایاکم الیٰ سبیل الرشاد۔

محمد طیب ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسشِ مزاج گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بعض تصنیفوں میں آپ کا یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کروں اس لئے کہ میں نے تیس برس کے قریب طالب علموں کی خدمت میں گزاری، مجھے تقلید کو مستحب جاننے کی ہدایت نہ ہوئی چہ جائے وجوب پھر کہاں فرضیت وہ بھی مطلق نہیں بلکہ فرضیت قطعیہ اس وجہ سے میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے اس کے دلائل تعلیم فرمائیے اور معین کیجئے کہ تقلید کی کونسی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتائیے کہ مجتہدوں میں سے کسی کو کیونکر اختیار کرے؟ آیا تقلید سے یا اجتہاد سے؟ بات یہ ہے اور اللہ ہمیں اور آپ کو راہِ ہدایت دکھاتے۔

محمد طیب ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور

معاوضہ اول از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خطِ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Marfat.com

الی الفاضل الکامل الشیخ محمد طیب المکی سددہ اللہ بقلب ملکی

اما بعد فانی احمد اللہ الیک . سلام علیک وصل الکتاب وحصل الخطاب . غب ما طال امد ، وزال ابد ، وظن الوداد ان قد نفد ، او کان قد ، ومما یسر ان التخاطب فی امر دینی ، والسوال عن فرض یقینی فاحببت الجواب رجاء للثواب ، واظهارا للصواب ، وقضاء لحق اخوۃ الاحباب ولو انک یا اخی رجعت فی ھذا الی الکلام المبین لاغناک عن مراجعۃ مثلی من المقلدین کما بہ تغنیت فیما تمنیت عن الائمۃ المجتھدین ، رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین الم تر الی ربک کیف یقول وقولہ الحق وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون فقد فرض التفقہ فی الدین واعفی منہ عامۃ المؤمنین ولم یترک احدا منھم سدی فانما ارشد للتقلید من اھتدی الم تعلموا ان للہ علی خلقہ فرائض لا تترک ومحارم لا تنتھب وحدودا من تعداھا فقد ظلم وھلک ولکلھا اوجلھا شرائط وتفاصیل لا یھتدی الیھا الا قلیل وما یعقلھا الا العالمون فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

بل لو رجعت الى نفسك لالغيت غدك هذ اكمثل امسك وانا اجيرها بالله ان تبهت او تكابر او تتعامى عن البدر وهو زاهر سلها هل لله سبحنه وتعالى على العباد ما لا يدرك علمه اول ما يدرك الا بنص اواجتهاد فان ابت فمنكرا انت وان سلمت سلمت واسلمت فسلها اترين الناس كلهم عالمين بما لهم وعليهم من امور الدين لاحاطتهم جميعا بمعانى النصوص واقتدارهم طرا على استنباط المسكوت عن المنصوص فان عممت فقد عميت وان احجمت فقد هديت فسلها عن الذين لا يعلمون ولا يبصرون ولا على الاجتهاد يقتدرون اولئك متروكون سدى فان انعمت فقد ضللت الهدى وان ابصرت فانكرت فسلها ما لهم من السبيل الى ان يعلموا احكام الجليل اان يسيروا بانفسهم وهم لا يبصرون ويستنبطوا وهم لا يقدرون او يرجعوا الى العلماء المرشدين فيعتمدون عليهم فى امور الدين ويعلموا بقولهم منقادين فان بالاول اجابت فقد بهتت وخابت لا يكلف الله نفسا الا وسعها وان آبت وابت الى الاخر اصابت وقد وجدت ضالة ضلت ربعها. ثم من العجب سؤلك عما لا يسأل عنه

Marfat.com

مثلاً، ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ابا جتہاد او بتقلید فلقد قصرت و لا قصر وزعمت الحصر حیث لاحصر اما علمت ان الضروری فی علمہ عنہما جمیعا الغنی الیس ان کل مسلم یعلم ضرورۃ من الدین علما لا یخالطہ ظن ولا تخمین ان للہ علیہ فرائض و حرمات و حدودا و تکلیفات و یعلم منہم من لا یعلم علما وجدانیا ان لا یعلم و انہ لا یقدر ان یعلم الا ان یعلم و یعلم ان لا براءۃ ذمۃ الا بالعمل ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا لمن تعلم فینقدح فی ذہنہ بداہۃ ان علیہ سؤال من اذا سئل ہدی وعلم و ہذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا و قولہ اصدق مقال الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال وقد تواتر ذلک من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھلم جرا تواتر کتابۃ الصلوات وسائر المکتوبات علانیۃ و جہرا بل ہو امر مجبول علیہ اجبال البشر من امن منہم ومن کفر فتری عوام کل فرقۃ تأتی علماءھا و اطباءھا وتسأل دواء داء جہلہا من تحسبہم اطباءھا علما من لدیہم بان القاضی ما علیہم فاسألہم ابتقلید کان ام باجتہاد

Marfat.com

مسابتک بالاخبار من لم تزوده بالازواد اوانت
بنفسک انبئنی عن قولک لی ارغب الیک ان تعلمنی
وانا عائذ باللہ ان یکون سؤلک سؤل متعنت عنید
بل سؤل طالب للحق مستفید فباجتہاد اتیتنی
ام بتقلید فان الامر دین والعبث فیہ من صنیع المفسدین
فلیس عن اعتقاد حکم محید ولا اعتقاد الاعن منشأ
سدید وقد انحصر فی الاجتہاد و التقلید ثم اذ لم
تہتد وانت تخدم الطلبۃ منذ ثلثین عاما لدلیل
یدلک علی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فضلا
عن افتراضہ قطعا وابراما فسواء علیک ان یکون
عندک حکم فی القضیۃ من تحریما وکراہۃ او اباحۃ
شرعیۃ او انت شاک فیما ھناک او شاک و شاک
فی انک شاک اٰیًّا ما کان فلا محید لک من تجویز
جواز ترک التقلید و تلقی الاحکام من الکتاب المجید
لکل عامی جہول بلید لا یعرف الغث من السمین و
لا الشمال من الیمین ولا الظلمات ولا النور ولا الظل
ولا الحرور اذ لولاہ لما اعتراک شک شائک فی وجوب
التقلید علی اولئک فضلا عن الاستحباب فضلا عن
الزام الاجتناب فضلا عن التیقن الکذاب بخصوص

Marfat.com

نوع من اضداد الایجاب ولا وربك لن یستقیم لك ذلك
الا باحد مسلكین من اشنع المسالك موقعین السالك
فی اسوء المهالك نزعم ان الناس عن اخرهم من اهل
الاجتهاد فی جل ما یحتاجون الیه فلهم یدان باستنباط
الاحكام او ابتداع سبیل اخر الی تعرفها غیر التقلید
والاجتهاد فیعلمون من دون علم ولا استعلام وانا
اعیذك برب المشرقین ان تقول بشیئ من هذین
الشطین وان وجدت احدا من رعاع الجاهلین یتفوه
بمثل الباطل المبین فالله الله خذ بیده والی استعلاج
الدماغ ارشده واهده فقد اخذه جنون والجنون فنون
والدین نصح والنصح یثیب والطیب اللبیب الحاذق
الاریب الاجمل منك قریب دع عنك العوام نبئی عن
نفسك فی تلك الاعوام كیف عبدت الله وعاملت
العبید اباجتهاد ام بتقلید وعلی كل فالانسان علی
نفسه بصیرة ولو القی معاذیره هل انت من شروط
الاجتهاد ملی قادر علیه ام عاجز خلی علی الاخر ما انت
وایش انت حتی لا یجب علیك التقلید ایسوغ الاجتهاد
لعار بلید عات بائر ذی عمی شدید هل هو الا غی بعید
ام لتعرف الاحكام سبیل جدید وها انت حاصره فی

Marfat.com

اجتهاد وتقليد وعلى الاول هل يسوغ لك الاجتهاد
فى جميع غصون الشرع ام فى بعض دون بعض من
فنون الاصل والفرع على الاخير ما انت فيه مجتهد
فعين وما لا فسبيلك فيه فبين وعلى الاول بل هو
المتعين وعليه المعول اذ لو لم يحل لك الاجتهاد
فى جميع المواد لوجب التقليد فى بعض الفنون وبالخلو
من اهتدائه لم تخل سنون فيا قريب مالك ورقيب
ابن ادريس هات هنيهاتك وافتح الكيس فأت بعشر
صور مفتريات من مسائل فقه اجتهاديات تكون انت
ابا عذرها لا تستند باحد فى بناء جدرها لا فى
بطن ولا فى ظهر ولا فى ورد ولا فى صدر ولا فى جرح
ولا تعديل ولا تفريع ولا تأصيل فيظهر الحق ويزول
الغرور ولا يغرنك بالله تعالى الغرور وكأنى بك
مسترشد مما وعيت ان القيت السمع وانت شهيد
ان كلامى كان فى نفس التقليد من حيث هو لا اثر فيه
للتقييد فلا معنى للسوال عن خصوص نوع وتعيينه
وما بان محملا وما كان مجملا فما الاقتراح لتبيينه
اما ان المكلف هل يتخير ام يتخير فبحث اخر والكلام
فيه فاش مشتهر ولهما ثالث فى الالتزام والكل خارج

Marfat.com

عن هذا المرام فاياك ثم اياك ان تخلط الكلام وتخرج المقال عن النظام وعليك بالانصاف خير الاوصاف، فان رأيت ما التمسته انت ولم يأتك بدء انه هو الطريق القويم فذاك المأمول من طبعك السليم وودك القديم ولا فانى اعوذ بربي و ربك ان تكابر تحقيقا اوتدابر صديقا وان ابيت فما انا بآت ما اتيت ولعلك تجد من يجازى بمثل و لا يمل مكابرة و لا يخشى مدابرة والله الهادى وله الحمد فى الاولى والاخرة وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا الامان الامين فاتح الخلق وخاتم النبيين محمد شارع الاجتهاد للماهرين وامر التقليد للقاصرين وعلى اله الطاهرين وصحبه الظاهرين ومجتهدى ملته والمقلدين لهم باحسان الى يوم الدين وبارك وسلم ابد الابدين امين امين والحمد لله رب العلمين.

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوى
عفى عنه بمحمدن المصطفى النبى الامى صلى الله
تعالى عليه وسلم لعشر بقين من جمادى الاخرة
سنة ۱۳۱۹ھ

Marfat.com

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سددہ اللہ لقلب ملکی

بعد حمد وصلوٰۃ میں آپ[1] سے حمد الٰہی بیان کرتا ہوں۔ سلام علیک۔ خط آیا، مخاطب لایا۔ بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدت دراز نے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کرلیا تھا کہ جا چکی یا اب گئی اور ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امرِ دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے تو میں نے جواب دینا چاہا، بامید ثوابِ اظہار صواب و ادائے حق محبت احباب، برادرم اگر آپ اس معاملے میں قرآن عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین سے بے نیاز ہو گئے ہیں، آپ نے دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرما رہا ہے اور اسی کا قول سچا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الآیۃ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں تو اللہ تعالیٰ نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مؤمنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد

---

[1] یہ مزاج پرسی کے جواب میں شکر الٰہی کا اظہار ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

کسی کو نہیں رکھا ہے تو ضرور اہلِ ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد[1] ہوا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل کے لئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے، اور ان سب یا اکثر کے لئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ اپنی عقل ہی کی طرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ[2] کل کو گذشتہ کل کی طرح پاتے اور میں آپکی عقل کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ انہوئی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکتے چاند ماہِ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھئے کیا اللہ تعالیٰ کے لئے بندوں پر کچھ ایسے احکام ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بغیر تصریح شارع یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ انکار کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر مانے تو سلامت رہی اور طاعت لائی۔ اب اس سے پوچھئے کیا تیرے خیال میں تمام آدمی حلال و حرام و جائز و واجب دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں نصوصِ شریعت کے معانی کا سب کو احاطہ ہے، منصوص سے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے پس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے۔ اب اس سے ان کا

---

[1] یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں، آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرما دیا کہ سب سے نہیں ہو سکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفتِ حکم سے بچیں تو صاف صاف عام لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآنِ عظیم کی نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم [2] آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنی دل ہی میں سوچتے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم

Marfat.com

حکم پوچھے جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت کیا وہ شتر بے مہار بنا کر چھوڑ دئے گئے ہیں! اگر ہاں کہے تو قطعاً گمراہ ہوئے اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے انکار کرے تو اب اس سے پوچھئے کہ ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے، اجتہاد کریں حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت وارشاد والے علماء کیطرف رجوع لائیں، امورِ دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں۔ اگر جواب میں پہلی بات کہی تو یقیناً بہتان اٹھاتی ہے اور نامراد رہی، اور اگر اس سے انکار کرکے دوسری طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اسکی ملاقات پائی پھر عجب بات ہے آپ کا ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد سے ہے یا تقلید سے، آپ نے قصر کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہاں حصر نہ تھا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز ہے۔ کیا ہر مسلمان بالبداہۃ ایسے یقین سے جس میں کسی گمان وتخمین کی آمیزش نہیں اپنے دین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لئے اس پر کچھ فرض ہیں کچھ حرام کچھ حدیں ہیں کچھ احکام، اور ان میں جو جاہل ہے وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے خود جان لینے سے عاجز ہے اور خوب جانتا ہے کہ بے عمل کئے چھٹکارا نہیں اور بے علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئے گا تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود آجائیگا۔

سلہ یعنی ان پر شریعت کے کچھ احکام نہیں ۱۲ مترجم

Marfat.com

کہ اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرماتے اور یہ ہیں ہمارے مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے الا سألوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ اور بے شک وہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ وظاہر متواتر ہے بلکہ وہ ہر انسان کی جبلّی بات ہے خواہ وہ مؤمن ہے خواہ کافر ہے لہٰذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے اہل علم و دانش کے پاس آتے اور جنہیں اپنا طبیب سمجھتے ان سے مرض جہل کی دوا پوچھتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر اپنے فرض سے ادا ہوں گے اب ان سے پوچھئے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے، عنقریب تمہیں وہ خبریں لاکر دے گا جسے تم نے توشہ نہ بندھوا دیا تھا یا آپ خود ہی اپنے اس کا حال بولئے جو آپ نے مجھے لکھا کہ میں آپ کیطرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے تعلیم فرمائیے اور میں اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ آپ کا سوال کسی باطل کوش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدوں کا کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشا درست سے اور وہ اجتہاد و تقلید میں منحصر ہو چکا پھر جب کہ آپ نے اس تیس برس کی خدمت طلبہ میں دلیل استحباب تقلید کیطرف ہدایت نہ پائی چہ جائے وجوب چہ جائے فرضیت قطعیہ یقینیہ تو اب آپ پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ وہ شرعاً حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو

Marfat.com

شک ہو یا حکم میں شک ہو اور اس میں بھی شک ہو کہ آپ کو شک ہے۔ بہر حال اس سے مفر نہیں کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآن مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے عامی جاہل احمق کے لئے جائز جانیں جسے نہ لاغر و فربہ میں تمیز ہو نہ دہنے بائیں میں نہ اندھیری پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید خود واجب ہونے میں کوئی خلش ڈالنا ہوا شک آپ کو پیش آتا کہ استحباب نہ کہ تقلید سے بچنے کا ایجاب نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص ضد پر جھوٹا یقین ، اور تمہارے رب کی قسم یہ تمہیں راست نہ آئیگا مگر دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری راہوں سے ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت بد مہلکے میں ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا کہ تمام لوگ ہر مسئلے میں جس کی انہیں حاجت ہو اہل اجتہاد سے ہیں انہیں احکام نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید و اجتہاد کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی طریقہ گھڑیئے کہ یہ جہال بے علم بے سیکھے احکام جان لیں اور میں آپ کو پروردگار مشرقین کی پناہ دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں ظلموں میں سے کسی کے قائل ہوں اور اگر آپ کسی کمینے جاہل کو پائیں کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو للہ خدا کو مان کر اس کا ہاتھ پکڑ دیجئے اور علاج دماغ کی طرف اسے ہدایت کیجئے کہ اسے جنون نے آلیا اور جنون طرح طرح کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر ثواب ملتا ہے اور طبیب حاذق عاقل زیرک اجمل اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوام سے درگزریئے خود اپنے حال سے خبر دیجئے آپ نے ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا آیا اجتہاد سے یا تقلید سے اور بہر تقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ ہے اگرچہ حیلے کتنے ہی بنائے۔ آپ شروط اجتہاد سے پر ہیں، اجتہاد پر قادر ہیں یا

Marfat.com

عاجز و خالی ہیں، بر تقدیر اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہ ہو کیا ایسے کے لئے اجتہاد جائز ہوگا جو عاری بے عقل متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دُور کی گمراہی ہے۔ یا احکام پہچاننے کے لئے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہیں آپ کہ خود اجتہادؔ تقلید میں اس کا حصر کر چکے ہیں۔ بر تقدیر اول کیا آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد پہنچتا ہے یا کسی میں پہنچتا ہے کسی میں نہیں۔ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں انکی تعیین کیجئے اور جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتاتے۔ اور بر تقدیر اول (بلکہ وہی خواہ مخواہ ماننی ہے اس لئے کہ اگر تمام مواد میں آپ کے لئے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس کے برس اس کی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے) تو اب امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں دکھایئے اور ہتھیلی کھولئے۔ فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لایئے جن کا حکم خاص آپنے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و اول وآخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھو تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب نہ دے وہ فریبی، اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپ نے حضورِ قلب سے کان لگا کر سنا تو راہ پا لئے ہوں گے کہ میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اس میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنی نہیں اور جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا اس کی شرح چاہنا کیا، رہا یہ کہ مکلف بہتر کو چھانٹنے یا مختار ہے، یہ دوسری بحث ہے اور اس میں کلام مشہور و معروف ہے اور ان دو کے لئے مسئلۂ التزام میں تیسرا اور ہے اور سب

Marfat.com

اس مطلب سے باہر ہیں تو دیکھو خبردار کلام کو غلط نہ کرنا اور بات کو اس کے سلسلے سے باہر نہ لے جانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہترین اوصاف ہے پس اگر آپ دیکھیں کہ یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے خود مہل نہ کی یہی سیدھا راستہ ہے جب تو آپ کی طبع سلیم و دوستی قدیم سے اس کی امید ہے ورنہ میں اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ مکابرہ کریں یا دوست سے قطع دوستی۔ اور اگر نہ ملیئے تو میں ایسا نہ کروں گا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا ملجائے جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے۔ نہ مکابرے سے تھکے نہ قطعِ محبت سے ڈرے۔ اور اللہ ہادی ہے اور دونوں جہان میں اسی کے لئے حمد ہے۔ اور اللہ کی درودیں ہمارے سردار و مولےٰ و پناہ و امین، آغازِ خلقت و انجامِ رسالت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنہوں نے ماہروں کے واسطے اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا حکم دیا، اور ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے اصحاب اور مجتہدین ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک۔ آمین آمین، اور ساری خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبـــــــــــــــــــہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم بستم جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ ہجری

خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اُولیٰ و استفادہ مسئلہ اُخریٰ

بخدمت حضرت العالم الفاضل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب قادری سلمہ

ؔ ھکذا بخطہ ۱۲ ؔ ھکذا بخطہ ۱۲ ؔ ھکذا بخطہ ۱۲

Marfat.com

اما بعد حمد الله العظيم و الصلوٰة والسلام على نبيه الكريم فاقول بعد السلام عليك ورحمة الله و بركاته ان كتابك المنبئ عما عندك فى التقليد وفرضيته القطعية قد وصل و به السرور قد حصل لازلت موفقا و مهديا و لكن قد بقيت مسئلة اخرى هى قرينة لمسئلة التقليد و هى مسئلة القول بان لاولياء الله رضى الله عنهم تصرف[1] فى العالم بمعنى ان الكاملين من البشر قد فوض اليهم انتظام جزء من العالم ومنهم من فوض اليه العالم كله فمنهم من هو مثل الوزير ومنهم من هو مثل العمال ومنهم من هو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف ليس له الا هذا المعنى بل انا لا استشبع الا هذا المعنى فان كان على التصرف بهذا المعنى دليل من الشرع فافدنى به و ان كان للتصرف معنى غير بشع فعلمنيه - والسلام محمد طيب -

و يا سيدى انى لما تأملت جوابك عن مسئلة وجوب التقليد وجدتك تقول ان كلامك فى التقليد المطلق لا فى المقيد افتريد ان التقليد الخاص لشخص معين غير واجب فان كان هذا مرادك فعرفنا به والا فبين لنا مطلبك وليس مرادنا من مخاطبتك الا الاطلاع

[1] هكذا بخطه ۱۲

Marfat.com

علیٰ ماعندک ونسئلک المسامحۃ فی التکلیف۔

ترجمہ

بخدمت حضرت عالم فاضل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب قادری سلمہٗ

اللہ عظیم کی حمد اور اس کے نبی کریم پر درود وسلام کے بعد میں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہوں کہ آپ کا نامۂ تقلید اور اس کی فرضیتِ قطعیہ میں آپ کے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اسی کے سبب بیشک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پائیں اور ہدایت کے ساتھ رہیں۔ لیکن ایک مسئلہ اور باقی رہ گیا ہے وہ اسی مسئلۂ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیاء اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے لئے عالم میں تصرف حاصل ہے اس معنیٰ پر کہ کامل آدمیوں کو ایک حصۂ عالم کا انتظام سپرد ہوا ہے اور بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو ان میں کوئی وزیر کی مانند ہے اور ان میں کوئی کارکنوں کی طرح اور ان میں کوئی سپاہی کی مثل ہے اور میں نہیں کہتا کہ تصرف کے لئے بس یہی معنیٰ ہیں بلکہ میں ناخوش نہیں سمجھتا مگر اسی معنیٰ کو تو اگر اس معنیٰ تصرف پر شرع سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمائیے اور اگر تصرف کے کوئی اور معنیٰ ہوں کہ ناخوش نہ ہوں تو مجھے تعلیم کیجئے والسلام۔ محمد طیب۔

اور اے میرے آقا جب میں نے مسئلۂ وجوبِ تقلید میں آپ کے جواب کو غور کیا تو آپ کا یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید میں ہے نہ مقید میں تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخصِ معین کی خاص تقلید واجب نہیں؟ پس اگر آپ کی یہ مراد ہے تو ہمیں اس کی معرفت دیجئے ورنہ ہم سے اپنا مطلب بیان کیجئے اور آپ کے مخاطبے سے ہماری اسی قدر مراد ہے کہ جو کچھ آپ کے نزدیک حکم ہے وہ ہمیں معلوم ہوجائے اور ہم اس

Marfat.com

تکلیف دہی میں آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ فقط

مترجم غفراللہ لہ گزارش کرتا ہے کہ عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہِ رجب میں آیا۔ حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے۔ دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے۔ عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا انہیں خط دے کر روانہ ہوا۔ جب خط ملاحظۂ عالیہ حضرت مکتوب الیہ میں حاضر ہوا، اگرچہ مدت سے دورۂ دردِ کمر شروع ہو گیا اور بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا۔ خط لانیوالے کے لئے ارشاد ہوا ذرا ٹھہریں۔ معلوم ہوا کہ وہ تو اسی وقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب اسے پہچانتے بھی نہیں کہ کون تھا کہاں گیا۔ حکیم مولوی خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی رامپور سے وطن تشریف لانے والے تھے ان کا انتظار کر کے دوسرا مفاوضۂ عالیہ ان کے ہاتھ مرسل ہوا۔

مفاوضۂ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خطِ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سمع سامع حسن بلاء اللہ فینا، فلوجہہ الکریم الحمد حمدا یکفینا۔ ومن کل داء باذنہ یشفینا۔ ومن کل عاھۃ بمنہ یقینا، ویزیدنا بفضلہ ھدی ویقینا والصلوٰۃ والسلام علی والینا۔ وسیدنا وھادینا، وشافعنا وشافینا الارأف بنا من امھاتنا وابینا خلیفۃ اللہ الاعظم فی

Marfat.com

العالمینا، المولی علینا وعلی ما خلفنا وما بین ایدینا وعلی آله وصحبه الفائزین فوزاً مبیناً، و اولیائه المتصرفین فی العالم باذنه تمکیناً، وعلینا بهم ولهم اجمعینا، ویرحم اللہ من قال آمینا۔

اما بعد فجاء الکتاب وسر به قلوب الاحباب لما فیه افصاح بقبول الصواب و اقتراح فی مسئلۃ اخرٰی لکشف الحجاب وھٰکذا دیدن اولی الالباب یردون ناھلین مناھل العباب لیرتووا ویرووا من یروہ فی تباب فاردت وحق لی من فوری الجواب وان کان للحمی بحمای اقتراب ووجع فی الخاصرۃ قد طال وطاب کفارۃ للذنوب ان شاء الوھاب وآلی الاٰن منہ بقیۃ للذھاب فانبئت ان الاٰتی بالکتاب آب وغاب ولم ادر من ھو والی این ثاب حتی جاء اخی وانسی وسرور نفسی الحکیم المولوی خلیل اللہ خان حفظہ اللہ الی یوم الحساب فاحببت ان ارسل علی یدیہ الجواب لان مثل الکتاب لا احب ان یکون الا باصطحاب وبربنا نستعین فی کل باب، نعم قد قلت و اقول ان مقولی الذی کان عنہ السؤال انما کان فی التقلید من دون تقیید لکن یا اخی ھل یشمل الحکم

Marfat.com

علی مرسل بنفیہ عن شیٔ فی حوزہ دخل فمع قطع
النظر عن ان سوالک ہذا المجدد عسی ان لا یُری
لہ منشؤ مسدد ان اشعر بنفی الفرضیۃ ایۃ زمن
للقطع مرضیۃ فماذا الوثوب الی الوجوب وہا انت
ذا ذو قریحۃ سلیمۃ قد ابان ابن اخت خالتک
الکریمۃ انّ البون بین الواجب والفرض کمثلہ
بین السماء والارض بل قد اظہر ان الفرض علمی
وعملی وان الکلام ہہنا فی العلمی فمالی اراہ یعرف
وینکر و یخبر ویذہل عما یخبر وّان اولتہ
بالافتراض القطعی فلم یقل بہ احد فی الخصوص
النوعی نعم اذا اتضح لک الحق فی مبحث قد سبق
فاعلن بافتراض التقلید المطلق فمثلک بالاعتراف
للحق احق ثم ان اردت ان تصدر بالحق عما وردت
فاجبنی اولا عما سألتک وطویت الجواب ان کیف
عملک وعلمک بمحلک ومجالک فی ہذا الباب الی
غیر ذلک مما فصلتہ فی اول کتاب ثم اذا انت من
اخوان العلم وقد قلت اخدمہ مذ ثلثین سنۃ
فلا یظن بک انت لا تعمل او تعمل وانت عن حکم
سبیلہ فی غفلۃ وسنۃ وقد علمت ان ابناء الزمان

Marfat.com

فی ذا المنهج لیسوا علی شان بل هم بین مکفر
ومحرم ومجوز و ملزم و مخیر و متخیر و مطلق
وحاصر فی الاربعة الاکابر و قائل بالتلفیق ومائل
فیه الی التفسیق ومبیح فی اعمال لا فی عمل ومرخص
وناہ بعد العمل فهٰذه عدة مواضع و لهم فی
کلها مشارع و منازع و من طلب الحق وجانب المراء
فلیس الکلام معهم علی حد سواء فعین لی ثانیا فی
جمیعها ما انت سالکه لتخاطب علی منسك انت
ناسکه ثم أت اخاك سائلا مستفیدا الا صائلا
عنیدا و لن فی یده وانقد بقوده فمهما سألك
عن شیٔ فاجب واینما سار بك فاقصد واقترب
فبعون الهه لیسلکن بك صراطا سویا ویستدرجنك
حتی یوقفك علی منزل الهدی و لربما لا یعرف بدء
بعض مقاصده ثم یحمد اخرا حسن موارده فمن
طلب الحق فهٰذا السبیل وحسبنا الله ونعم الوکیل.
اما سؤلك عن تصرف الاولیاء فی العالم واعترافك
انك لا تستشبع من معانیه الا ما تعلم فان کان
مرادك بتفویض امر ما یوجب معاذ الله تعطیل ذی
زمام کملك فی الدنیا ولی ابهمة امر الی بعض الامراء

Marfat.com

فتنفذ احكامه فيه غنية عن احكام الملك في خصوص ما جرى بل من دون عمل بما حدث واعترى وكذلك بالعون والوزير من هو للملك معين ونصير يتحمل عنه بعض ما عليه من الاوزار والاثقال ويفيده عونا فيما يهمه من الاعمال والاشغال فهذا لاشك بشع شنيع لا محض بشع بل كفر فظيع وحاش لله ان يتوهمه احد من المسلمين بل كافر ايضا اذا كان من الموحدين فاستبشاعك اذن انما يرجع الى معنى باطل اخترعه توهم عاطل ما له في المسلمين عين ولا اثر ومن ساء بهم ظنا فقد كذب وفجر وان كان معناك واجيرك بالله ان يكون مرماك ان البشع ان يكون المولى سبحنه وتعالى شرف جمعا من عباده المكرمين بان اذن لهم في التصرف في العٰلمين من دون ان يجري في ملكه الا ما يشاء او يكون لغيره ذرة من ملك في ارض او سماء او يتوهم هناك شئ من تعطيل او تحمل وزرا و تخفيف ثقيل كما اذن سبحنه لجبريل وميكال وعزرائيل وغيرهم من مقربي حضرة الجليل عليهم الصلوٰة والسلام بالتبجيل

Marfat.com

فی تدبیر القطر والمطر والزرع والنبات والریاح
والجنود والحیٰوۃ والممات وتصویر الاجنۃ فی
بطون الامہات وتیسیر الرزق وقضاء الحاجات
الیٰ غیر ذٰلک من حوادث الکائنات وھم فیما بینھم
علیٰ منازل شتیٰ کما انزلھم ربھم حتما و بتا
سلاطین و وزراء و اعوان و امراء فھذا ما یقولہ
المسلم وَ لا مراء و ھٰذا کلام اللہ قولا فصلا و حکما
عدلا قائلا فالمدبرات امرا ہ توفتہ رسلنا قل
یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم وھو القاھر
فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ لہٗ معقبٰت من
بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ اذ
یوحی ربک الی الملٰئکۃ انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا
انہ لقول رسول کریم ہ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ہ
مطاع ثم امین ہ انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما
زکیا ہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ یٰداؤد انا جعلنٰک
خلیفۃ فی الارض انا سخرنا الجبال معہ یسبحن
بالعشی والاشراق ہ والطیر محشورہ کل لہٗ اواب ہ
فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب ہ
والشیاطین کل بناء وغواص ہ واٰخرین مقرنین

Marfat.com

فی الاصفاد ۰ هٰذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب۰
ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن اللّٰه ولکن
اللّٰه یسلط رسله علی من یشاء اغناهم اللّٰه ورسوله
من فضله حسبنا اللّٰه سیؤتینا اللّٰه من فضله
ورسوله یاایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰه واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم ولوردوه الی الرسول والی
اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم
فنبئنی بعلم ماذا تستبشع فیه انما عهدی بک
عقولا غیر سفیه واللّٰه الهادی وولی الایادی و
للعبد الضعیف فی هٰذا الباب کتاب جامع نافع
مستطاب یهدی المستهدی الی الصواب ویردی
المستهوی الی التباب جار طبعه باذن الوهاب سمیته
الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء ولقبته
باکمال الطامه علی شرک سوی بالامور العامة
تجد فیه ستین اٰیة وثلث مائة احادیث تمیز
الطیب من الخبیث وفیما تلوت کفایة لاولی الدرایة
وباللّٰه الهدایة والحفظ والوقایة والحمد للّٰه
فی البدایة والنهایة وصلی اللّٰه تعالی علی الوالی
الاعظم والمولی الاکرم والمولی الاقدم واٰله وصحبه

Marfat.com

فادۃ الامم واولیائہ المتصرفین باذنہ فی العالم وعلینا بھم و بارک وسلم آمین۔

کتب
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
للیلتین خلتا من شعبان ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالیٰ کی خوبی نعمت سنے اسی کی وجہ کریم کے لئے وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسانِ ربّانی ہمیں ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی ہمیں ہدایت ویقین زیادہ فرمائے، اور صلوٰۃ وسلام ہمارے والی ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائب خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گذشتہ خلقت سب پر والی وحاکم ہیں اور ان کے آل واصحاب پر کہ روشن کامیابی سے کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے قابو پاکر عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان سب کے صدقے میں ان کی برکت سے ہم پر۔ اور اللہ کی مہر آمین کہنے والے پر۔ بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور دل دوستاں نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف پیدا تھا اور ایک اور مسئلے

Marfat.com

سے پردہ کشائی کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور ہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور جسے ہلاک ہوتا دیکھیں اسے سیراب کریں میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کو میرے بدن سے قرب تھا اور کمر میں درد کہ مدتوں رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے میں مجھے خبر ملی کہ خط آرندہ پلٹ گیا اور غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے برادرِ مونس و سرورِ قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خان کہ اللہ تعالےٰ قیامت تک ان کا نگہبان ہو، آئے تو میں نے ان کی معرفت جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی پسند ہے کہ کسی کے ساتھ ہی مرسل ہوں اور ہم معاملے میں اپنے رب کی مدد چاہتے ہیں۔ ہاں بیشک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا وہ کلام جس سے سوال ہوا، کسی تخصیص کے محض تقلید میں تھا مگر برادرم کیا کسی مطلق پر حکم ایسی کسی شے سے نفی بناتا ہے جو اس کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپ کے اس سوالِ تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالفرض مشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا کیسی فرضیت جو تعین کے لئے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کود جانا کیسا؟ اوہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر کر چکا کہ واجب و فرض میں زمین آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ روشن کر چکا کہ فرض دو قسم ہے علمی و عملی اور یہاں گفتگو علمی میں ہے تو اب کیا وجہ ہے کہ میں اسے پاتا ہوں کہ پہچان کر شناسا ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے۔ اور اگر آپ اسے فرضیتِ قطعیہ سے تاویل کریں تو خاص نوع میں اس کا کوئی قائل نہیں۔ ہاں جب کہ گذشتہ بحث میں آپ پر حق واضح

Marfat.com

ہو گیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آتے وہاں سے حق کے ساتھ پلٹیے تو اولاً ان امور کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کئے اور آپ نے جواب نہ دیے کہ اس باب میں آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اس میں اپنا مرتبہ واقتدار کہاں تک جانتے ہیں اور اس کے سوا اور سوالات جو نامۂ اول میں میں نے بہ تفصیل لکھے۔ پھر جبکہ آپ برادران علم سے ہیں اور خود اپنے منہ سے تیس سال سے اسکے خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و خواب ہیں ہیں۔ اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے، کوئی حرام، کوئی جائز کوئی واجب، کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے کوئی تحجیر کی، کوئی مطلق کہتا ہے کوئی چار اکابر میں محصور کرتا ہے، کوئی تلفیق مانتا ہے کوئی اسے فسق بتانے کی طرف جھکتا ہے، کوئی کہتا ہے مختلف اعمال میں جائز ہے نہ ایک میں کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا، کوئی منع کرتا ہے۔ تو یہ متعدد مواضع میں اور لوگوں کے لئے ان سب میں مختلف راہیں ماخذ ہیں اور رجوع حق کا طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں تو ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین کیجئے کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو۔ اس کے بعد اپنے بھائی کے پاس طلب فائدہ کے لئے آئیے نہ حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں نرم بن جائیے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جائیے، جو کچھ پوچھے بتائیے، جہاں لے چلے قصد کیجئے اور قریب ہو جائیے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے آپ کو سیدھی راہ لے جائے گا اور آپ کو آہستہ آہستہ چلائے گا یہاں تک کہ منزل ہدایت پر کھڑا کر دیگا

Marfat.com

اور بیشک بارہا ابتداء میں اس کے بعض مقصد پہچان میں نہ آئینگے پھر انجام کار اس کی خوبی مورد کی حمد ہوگی تو جو طالب حق ہو تو راہ یہ ہے اور اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، رہا عالم میں تصرف اولیاء سے آپ کا سوال اور آپ کا اقرار کہ اس کے معانی سے آپ وہی ناخوش سمجھتے ہیں جو آپ کے علم میں ہے اگر سپرد کر دینے سے آپ کی وہ مراد ہو جو معاذ اللہ مالک امر کو معطل کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ کسی کام کی باگیں ایک امیر کو سپرد کر دے تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ رہیں گے اور خاص خاص وقائع میں احکام شاہی کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی اور ایسے ہی سپاہی وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت و یاوری کرے اس پر سے بعض بوجھ اور بار اٹھالے بعض کار و شغل میں جن کی بادشاہ کو فکر تھی اسے مدد دیکر فائدہ پہنچائے تو بے شک ناخوش و قبیح ہے، نہ صرف ناخوش بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اس کا وہم گزرے مسلمان بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا ہو۔ اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا ایک ایسے معنی باطل کی طرف راجع ہے جسے بے اصل وہم نے گھڑ لیا مسلمانوں میں نہ اس کا وجود نہ نشان اور جو مسلمانوں پر بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (اور میں آپ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ یہ آپ کی مراد ہو) کہ ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندوں سے ایک گروہ کو شرف بخشے انھیں عالم میں تصرف کا اذن دے بغیر اس کے کہ اس کے ملک میں بے اس کے چاہے کچھ ہو سکے یا اس کے غیر کے لئے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر ملک ہو یا یہاں کسی قدر معطل ہونے یا

Marfat.com

بوجھ اٹھانے یا بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس پاک بے نیاز نے جبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرہم مقربانِ بارگاہِ عزت علیہم الصلاۃ والسلام والتحیۃ کو بوندوں اور بارش اور روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے پیٹ میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لئے روزی آسان اور حاجتیں روا کرنے اور ان کے سوا اور حوادث و کائنات کا اذن دیا ہے اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس میں مختلف مرتبوں پر ہیں جیسے اس کے رب نے جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ و وزیر و سپاہی و امیر، تو یہ بات بے شک مسلمانوں کے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا کلام فیصلہ کرنے والا، ارشاد اور عدالت والا حاکم کہ فرما رہا ہے۔ قسم ان کی جو کاموں کی تدبیریں کرتے ہیں اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی تو فرما تمہیں ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان، آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے۔ جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو۔ بے شک وہ ایک عزت والے زبردست رسول کی بات ہے کہ مالک عرش کے حضور جس کی عزت ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے، امانت والا ہے میں تو یہی تیرے رب کا رسول ہوں کہ میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کروں، بے شک میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو قابو میں کر دیا، پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کر دیا گروہ کے گروہ جمع کئے ہوئے سب اس کی طرف رجوع لاتے ہیں تو ہم نے سلیمان

Marfat.com

کے قابو میں ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم سے زم زم چلتی ہے جہاں وہ چاہے اور دیو مسخّر کردیئے ہر راج اور غوطہ خور اور بندھنوں میں جکڑے ہوئے ۔ یہ ہماری دین ہے تو چاہے دے چاہے روک رکھ بے حساب ، میں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اچھا کرتا ہوں اور میں مردے جلا دیتا ہوں خدا کے حکم سے ۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو قابو دیتا ہے جس پر چاہے ۔ انہیں غنی کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۔ ہمیں خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ، اے ایمان والو ! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں کاموں کے اختیار والے ہیں ۔ اور اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے ذی اختیاروں کے سامنے تو ضرور اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہ کو پہنچ جانیوالے ہیں تو اب علمی راہ سے کہیئے اس میں آپ کو کیا برا لگتا ہے اور میں نے آپ کو جب دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ پایا تھا اور اللہ ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے اور بندۂ ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی ہے بحکم الٰہی زیر طبع ہے میں نے " الامن والعلی لناعتی المصطفٰے بدافع البلاء " اور اس کا نام اور " اکمال الطامہ علے شریک سوّے باالامور العامہ " لقب رکھا ہے ۔ اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو حدیثیں پایئے گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں اور جو آیتیں اس وقت میں نے تلاوت کیں عاقلوں کو وہی کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہدایت اور حفظ و نگہبانی ہے ۔ اور سب تعریفیں اللہ کو آغاز و انجام میں ، اور اللہ کی درود بن والی اعظم و مولائے اکرم و حاکم اقدم اور ان کے آل و اصحاب پیشوایانِ امت اور ان کے

Marfat.com

اولیاء پر کران کے حکم سے عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر اور اللہ کی برکت اور سلام آمین۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دوم شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم کہتا ہے غفرلہٗ، اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار رہا۔ عرب صاحب کی طرف سے جواب نہ آیا۔ آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد خاں صاحب قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ پنجم ذی القعدہ کو رامپور تشریف لے جاتے تھے تیسرا صحیفہ شریفہ بہ تقاضائے جواب سوالات مرسل ہوا۔

مفاوضہ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بتقاضائے جواب سوالات دو مفاوضہ سابقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

وبعد فھذا اربع شھر مذ ارسلت الکتاب ولم تحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیہ خمسۃ شھور مشتملا علی اسئلۃ دینیۃ لامعۃ النور فلم تجب عن ھذا ولا عن ذاک مع انک انت البادی فیما ھناک وانا امھلک عدۃ ایام أخر لتجیب مفصلا عن کل مستطر فان مضی

Marfat.com

يوم الخميس تاسع هٰذا الشهر النفيس ولم يأت منك الجواب تبين انك غلقت الباب وطويت الصحف وجف القلم بما سيجف ولله الحمد فى الاولىٰ والاٰخرة والصلوات الزاهرة والتحيات الفاخرة علىٰ سيدنا وصحبه وعترته الطاهرة اٰمين۔

كتبه عبدهٗ المذنب احمد رضا البريلوى
عفى عنه بمحمدنِ المصطفٰى النبى الامى صلى الله تعالٰى عليه وسلم لخمس خلون من ذى القعدة
يوم السبت ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمدهٗ ونصلى علىٰ رسوله الكريم

بعد حمد وصلوٰۃ یہ چوتھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کیطرح جسے پانچ مہینے گزرے ہیں روشن و تاباں سوالات دینیہ پر مشتمل تھا آپنے نہ اسکا جواب دیا نہ دے سکا حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا میں آپکو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ جتنے سوالات لکھے ہیں سب کا مفصل جواب دیجئے اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسویں[1]) ہو گی گزر گیا

---

[1] پنجشنبہ کی دسویں خود اسی صحیفہ شریفہ کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ پنجم روز شنبہ ارشاد فرمائی۔ لفظ تاسع سبق قلم تھا اور خود پنجشنبہ صراحۃً مذکور ہونا رفع التباس کو بس تھا۔ مہلت پنجشنبہ تک عطا ہوئی وہ تاسع ہو یا عاشر ۱۲ مترجم

Marfat.com

اور آپ کی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور دفر لپیٹ دیے اور قلم خشک ہو جائے گا جس بات پر عنقریب خشک ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لئے اول و آخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور گرامی تحیتیں ہمارے مولٰے اور ان کے اصحاب و آلِ طاہرین پر، آمین۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پنجم ذی القعدہ روز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ اس صحیفۂ منیفہ میں سوا تقاضائے جواب کے کیا تھا۔ عرب صاحب کی نسبت کونسا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابوں کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال ان پر پہاڑ سے زیادہ گراں تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہوا تو کیا کہوں گا، جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دل میں کچھ مطمئن ہوئے ہوں گے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضوں کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا، اب رنگ بدل گیا اور وہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جہل بن کر اُبل گیا۔ اس صحیفہ شریفہ کا پہنچنا اور طیب صاحب کا نام کی طیب پاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کی طرف پلٹ جانا، اگلے مراسلات میں طرفین کے محاورات دیکھیے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجیے۔

خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ و اظہار خشم بے درنگ

وصلنی خطلك المورخ ۵ ذو[1] القعده" ذو[2] القعدة فحیف

---

[1] ھکذا بخطہ دام فی خبطہ ۱۲ [2] ھکذا بخطہ لازال فی خبطہ ۱۲

Marfat.com

اجیبک یوم التاسع ولکن امتثالاً لامرک سیأتیک الجواب
الذی تعلم بہ انی ماسکت عن الجواب الا صیانۃ
لاغلاطک ان تظہر ولجہلک ان یشہر ۔

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

محمد طیب

ترجمہ

مجھے تمہارا خط پانچویں ذوالقعدہ کا لکھا گیارہویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمہیں جواب دوں مگر آپ کا حکم ماننے کو عنقریب آپ کے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمہیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لئے خاموش رہا تھا کہ تمہاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمہاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں"۔ اب جانا چاہتی ہے لیلیٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرض خواہ ہے"۔ محمد طیب۔

مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ تقاضائے جواب پر عجز کی جھنجلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ میں ڈالا کہ ذرا سے کارڈ میں متعدد بدحواسیاں صادر ہوگئیں، مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتدا میں القاب و آداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا پہلے دونوں خط مسلمانی طریقے پر بسم اللہ شریف یا حمد و صلوٰۃ سے آغاز تھے اس کی ابتدا یہیں سے ہے کہ وصلنی خطک (تمہارا خط پہنچا) دوسری بدحواسی براہِ طنز و سخریہ

Marfat.com

ایک[1] پرانا شعر لکھدینے کا شوق چرآیا تو ایسے بہکے کہ اپنے ہی کو لیپلے بنایا، حق بر زبان

---

[1] یہ شعر ایک عجیب قصیدے کا ہے جس کی تفصیل مضامین جناب مولوی عبد الحق صاحب خیرآبادی بیان کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہاں سے متعلق نہیں مگر "الشیئ بالشیئ یذکر" بالتبع یہ بات یاد آجاتی ہے دوستان علم و ادب کے لئے اس کے بعض اشعار کہ اس وقت یاد آئے تحریر ہوتے ہیں۔ زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شکایت میں کہتا ہے :۔

عجبت للیلی زنجبار اشتریها ۔۔۔ وکاتبتها کیما یتم نعیمها

فما صنعت الا الاباق مدینة ۔۔۔ وما ابقیت الاودینی ندیمها

ستعلم لیلی ای دین تداینت ۔۔۔ وای غریم فی التقاضی غریمها

تمکنت بحکم الرق ثم تنهشدت ۔۔۔ اباقا وسیما الزنج فی القلب سیمها

تودُّ ولو درس الخیانة بیننا ۔۔۔ مُدَرِّسة للغدر فینا نفیمها

ترقَّصَتِ الخنا ثم تنشَّرَتْ ۔۔۔ تعدّی الدواء الداء عی حکیمها

فلیلی وان کان اسمها طیبا غدت ۔۔۔ خبیثة نفس یرتضیها لئیمها

ورُبّ مسمی کاذب یعبق اسمه ۔۔۔ برائحة ما فی المسمّی نسیمها

کمهلکةٍ تدعی بعکس مفازةً ۔۔۔ وکافورة زنجیة بان شیمها

ألیلی الیلی ای دفار هجوتِ من ۔۔۔ اتته المعالی صفوها وصمیمها

دعی عنکِ تهجاء الرجال واقبلی ۔۔۔ للنِ الحظ لا للأخیلیّة

ترجمہ مجھے زنجبار کی لیلی سے تعجب آتا ہے میں نے اسے خریدا اور مکاتب کیا تھا کہ اسکی آسائش پوری ہو (یعنے اتنا مال اپنے کسب سے کما دے تو تو آزاد ہے) اس نے کچھ نہ کیا سوا اس کے

Marfat.com

جاری شود ، یہ نہ دیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کس پر سوار ہے کس سے تقاضا ہے کس پہ چڑھائی ہے غریم نے کس کی جان پر بنائی ہے ؏ چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر ، خیر ؏ مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر ۔ تیسری بدحواسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سرپل میں کھچڑیاں پکیں ، وہابیت کی فوج مقہوریت موج میں (جو حضرت نواب خلد آشیاں مرحوم مغفور کے عہد سنیت مہد میں کتے جوتے کے نیچے دبی تھی سر اٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کر کے پر پرزے نکال چلی ہے) ل چل مچی پرانے

اس کے کہ میرا دین لے کر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دین اس کے ساتھ ہے اب جانا چاہتی ہے لیلےٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرضخواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے ۔ کنیزی کے باعث مکیہ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہوگئی اور زنگی صورت کی علامتیں دل میں موجود ہیں خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہیں کاش ہم اسے اپنے یہاں بیوفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کریں وہ سڑا ہندی پہلے تو رافضن بنی پھر نیچریہ ہوگئی ، دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا ۔ اس کا حکیم اس کے علاج سے عاجز آیا تو لیلیٰ اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اسے نفس کا کمینہ پسند کرے گا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہیں کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے میں جس کی ہوا بھی نہیں جیسے جلتے بلاک کو برعکس مفازہ یعنی جائے نجات کہتے ہیں اور زن زنگیہ کو جس کی سیاہیاں ظاہر ہیں کافورہ نام رکھتے ہیں اسے لیلےٰ اری گندی تو نے اس کی ہجو کی جسے صاف وخاص بلندیاں ۔۔۔ ہوئیں ، مردوں کی بدگوئی سے درگزر راہ آ کر ..... میں لیلےٰ اخیلیہ کا نہیں تیرا حصہ ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

پرانوں کے سہارا لگانے سنت کے خلاف پر ندوہ منانے سے کمیٹی میں یہ رائے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتوں سے دشمنی تقلید میں سر کھپایا، برسوں دود چراغ کھایا کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع کر پایا ہے۔ سوالات کے جواب کو تو اڑان گھائی بتاتے اور وہ پچھلی محنتوں کا سارا نتیجہ بنام جواب آگے لاتے۔ جب بعون اللہ تعالیٰ دندان شکن رد ہوگا، اس وقت تو عوام کے آگے ناک رہ جائے گی کہ دیکھو ع ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۔ خط تقاضا چھٹی ذی القعدہ روز یک شنبہ کو پہنچا تھا، آٹھویں تک کمیٹی میں یہ رائے جم پائی اور وہ جواب بصد پیچ و تاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دیں گے، صحیفۂ تقاضا میں پنجشنبہ تک کی مہلت مقرر فرمادی تھی۔ اس کا یہ جواب سوچا کہ خط ہمیں ۱۱، ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہاں تک تو عیاری و چالاکی سے کام لیا گیا۔ اب عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی وہابیت نے ایسے کذب صریح کی رائے دی تھی تو لفافے میں بھیجا تھا کہ کذب پر لفافہ رہتا عام شخصوں پر ثبوت نہ ہوسکتا مگر بدقسمتی سے کارڈ لکھا جس پر روانگی و وصول کی مہر ہائے ڈاک نے واضح کردیا کہ بعنایت الٰہی حضرت کا یہ فریب نامہ سہ شنبہ ۸، ذی القعدہ کو ڈاک خانہ رامپور سے روانہ ہوکر چہارشنبہ نویں ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ میں باریاب ہولیا یعنی لکھے جانے سے دو دن پہلے ہی پہنچ گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عرب صاحب کی ان خوبیوں پر بھی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی نے اسی حلم سے کام لیا جو ارباب علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بغور ملاحظہ فریب نامہ مذکورہ ڈاک خانہ سے رسید لے کر یہ صحیفہ چہارم امضا ہوا۔

Marfat.com

مفاوضۂ چہارم حضرت عالم اہلسنّت دام ظلّہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وبعد فجاء الکتاب ولم یأت الجواب ولست متفرغا للجہل والسباب ووصولہ قبل وجودہ بیومین عجب عجاب وبعد قد بقی علیک من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی ولم یأت الجواب علم ان بابک مسدود وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک علی صاحب المقام المحمود وآلہ وصحبہ الغر السعود والحمد للہ الغفور الودود۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتب
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتسع خلون من
ذی القعدۃ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم الاربعاء

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی

Marfat.com

مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالم ایجاد میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا سخت تعجب کا اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپ کے لئے روز موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گذر گیا اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے اور اللہ تعالیٰ کے درود وسلام و برکات صاحب مقام محمود اور ان کے آل واصحاب نور وسعادت والوں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندوں سے محبت فرمائے۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ
روز چہار شنبہ

مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ روزِ موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفۂ پنجم نے امضا پایا۔

مفاوضۂ پنجم حضرت عالمِ اہلسنّت دام ظلہٗ باعلام تمامی حجّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وبعد فقد مضی امس یومك الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعۃ المبارك المسعود ولم یأت منك شیئ من المردود فانجلی الحجاب ولم لخطاب والحمد للہ الکریم الوھاب ولایقبل

Marfat.com

منك بعد هٰذا الا الانقياد لما ارشدناك اليه من الحق و الرشاد والحمد لله العلی الجواد والصلوٰة والسلام علی سید الاسیاد محمد و آلہ وصحبہ الامجاد آمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحادی عشرۃ مضین من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلاۃ بلاشبہ کل آپ کا روزِ موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روزِ مبارک و ہمایوں جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو، اور آپ سے کچھ پذیرا نہ ہوگا مگر اس حق وصواب کے لیے مطیع ہونا جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفیں اللہ بالا وبے غرض بخشندہ کو اور درود وسلام سب سرداروں کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب معززین پر، آمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یازدہم ذی القعدہ ۱۹ھ

Marfat.com

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے الحمد للہ حضرت عالم اہلسنت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابوں سے عجز روشن و آشکارا ہوگیا ذٰلک بان اللّٰہ ھو الحق و ان اللّٰہ لا یھدی کید الخائنین و الحمد للّٰہ رب العٰلمین وقیل بُعداً للقوم الظّٰلمین۔

زیادتِ افادت

عرب صاحب کی خوبی تہذیب اور اس کے جواب میں حضرت عالم اہلسنت کا حلم عجیب ناظرین نے ملاحظہ فرمایا اب مستفیدانِ بارگاہِ سنت کا ادب اجمل اور کریمہ و اعرض عن الجٰھلین پر کریمانہ عمل بنظرِ اعتبار مشاہدہ کیجئے۔ مکرمنا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خط سوم میں کلماتِ جہل و شتم ملاحظہ فرما کر آیہ کریمہ واغلظ علیھم پر عمل چاہا مگر اثر تادیبِ کمال تہذیب کہ عرب صاحب کو معذور ہی رکھا اور ان کی نسبت کلام خوبی و اکرام ہی لکھا سارا قصورِ نفسِ امّارہ پر طویلے کی بلا بندر کے سر۔

نامی نامۂ مولانا واعظ الدّین صاحب بجواب ہماں خط سوم عرب صاحب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

الیٰ جناب الفاضل الوسیم المناقب السنیم المناصب

المولوی طیب صاحب دامت عنایتھم

اما بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونمیقتکم الغیر

Marfat.com

المستورة ضحی تاسع ذی القعدة یوم الاربعاء فوجدناها
علیٰ خلاف ما هو المامول من العلماء وایضاً علیٰ
خلاف ما عهد منکم فی اختیها السالفتین فعلمنا
انها لیست من قبل قلبکم بل رشحة من النفس
الامارة بالشین اذ لیس فیها جواب سؤال الا کذب
وفحش وجهل بضلال فسیدنا العلامة عالم
اهل السنة مدظله ودام فضله لما کشف عن
خدرها ووقف علیٰ هذرها وهجرها لم یجد
علیکم لاجلها بل تبسم ضاحکا من قولها وقال
رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ و
علیٰ والدی وان اعمل صٰلحا ترضٰه وادخلنی
برحمتک فی عبادک الصّٰلحین ۰ علما منه بان
لا معصوم الا من عصم اللّٰه فکیف یؤخذ بجهل النفس
صدیق قدیم ما کان یرضاه ولٰکنا نحن خدام العتبة
العلیة فی عجب عاجب من هٰذه القضیة کتاب
یکتب ۱۱۔ ذی القعدة الحرام ویصل لحضرة المکتوب
الیه تاسع الشهر من ذٰلک العام وانا لموقنون انکم
من مثل هٰذا الکذب الجلی معزولون وانما هو من
تعاجیب نفس امارة ولم تدر السفیهة ان منها علیٰ

Marfat.com

كذبها الدليل وامارة فان تاريخ ارسال القرطاس فى
طابع بوسطه رامفور ١٨ فرورى يوم الثلثاء وتاريخ وصوله
فى طابع بوسطة بريلى ١٩ فرورى يوم الاربعاء وهى
تزعم انها كتبت ٢١ فرورى يوم الجمعة الغراء
فيا لها من ولادة قبل الحمل ما لها نظير فى خارج
ولا عقل ولا يخفى على جنابكم الرفيع ان مثل هذا
الاحتيال الشنيع لا تقضى الا بوقاحة المحتالة ولا تفضى
الا الى فضيحة الفعالة وماهى الا النفس الامارة اما
قلبكم فلم يرض عاره ولا عواره فتبين انها لو ارسلت
الجواب لجاء قبل يوم الخميس كهذا الكتاب ولكنها
عجزت فمكرت وكذبت وهجرت وزعمت انها بهذا
سترت فواحش جهلها ولا والله ظهرت فيا مولانا
الفاضل الكامل انا اسألك بما رزقت من العلم
والفضائل ان تكبح عنانها عن الجهل والفحش والرذائل
وقل لها يا هذه تمضى الشهور وتنقضى الدهور ولا
تردين الجواب ولو ان السؤال كان طلاقا عليكِ لخرجتِ
من العدة وحللتِ للخُطّاب ثم اذا طولبتِ فحشتِ و
هذرتِ وخدعتِ ومكرتِ والى الآن عليك باقية من
الزمان الى انقضاء الخميس اليوم الموعود فان مضى

Marfat.com

ولم يصل جوابكِ فنحشكِ وجهلكِ عليك مردود ولا
واللّٰه يا امارة جهلت على عالم واحتملتِ اثما احتملتِ
لن يقبل منك الا الجواب عن كل ما سُئلت ولا تظنی
ان يلتفت العلماء الفحول الی ما تشحنين به جرابكِ
من الجهل والفضول نعم ان طغيتِ وبغيتِ والجهل
بغيتِ فلعلك تجدين من يجهل عليك فوق ما تجهلين
فتعضی علی يديك وسيعلم الذين ظلموا ای منقلب
ينقلبون سه

دعی عنك تهجاء الرجال واقبلی الخ

والسلام علی من اتبع الهدی وصلی اللّٰه تعالی وسلم و
بارك علی المولی المصطفی وآله وصحبه دائما ابدا

كتبه الفقير واعظ الدين القادری الاسلام آبادی
غفرله المولی الهادی لتسع خلون من ذی القعدۃ ۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

بجناب فاضل فراخ مناقب نیکی مناصب مولوی طیب صاحب دام عنایتہم
بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چہار شنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی کتابت
اور بے پردہ[1] تحریر آئی۔ ہم نے اس رنگ کے خلاف پائی جس کی علماء سے توقع تھی نیز اس طرز

[1] بے پردہ دو وجہ سے ایک تو کارڈ پر تھی دوسرے برہنہ گوئی ۱۲ مترجم

Marfat.com

کے مخالف آئی جو اس کی دو اگلی بہنوں میں آپ کی طرف سے معروف رہے تو ہم نے جانا کہ وہ آپ کے قلب کی طرف سے نہیں بلکہ نفسِ امارہ کے چھینٹوں سے جو بکثرت عیب کی طرف داعی ہے اس لئے کہ اس تحریر میں جھوٹ اور زبان درازی اور بہکی ہوئی جہالت کے سوا کسی سوال کا جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ عالم اہلسنت مدظلہ و دام فضلہ نے جب کہ اس کا پردہ کھلا اور اس کی بیہودہ سرائی و پریشان گوئی پر وقوف پایا اس کے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور دعا کی کہ اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو کہ تو نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر فرمائیں اور میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمائے وجہ یہ کہ حضرت والا کو معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفس امارہ کی جہالت کے باعث ایک پرانے دوست پر جو ایسی باتوں کو ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ ہو مگر خادمانِ آستانہ والا اس معاملے میں سخت عجب میں ہیں خط لکھا تو جائے ذی القعدہ الحرام کی گیارہویں کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اسی سال اسی ذی القعدہ کی نویں کو، ہم کو یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہیں یہ تو اسی نفسِ امارہ کی انوکھیاں ہیں اور وہ احمق یعنی[1] نفسِ امارہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اس کے جھوٹ پر خود اس کی طرف سے دلیل و علامت موجود ہے کہ مہر ڈاک ڈاکخانہ رامپور ہیں روانگی کارڈ کی تاریخ ۱۸ فروری روز شنبہ

---

[1] نفس زبان عربی میں مونث ہے یہاں مطابقت ترجمہ کے لئے شرارت نفس با شریرہ مکتوب ہوئی ۱۲ مترجم

Marfat.com

ہے اور مہر ڈاکخانہ بریلی میں پہنچنے کی تاریخ ۱۹ فروری روز چارشنبہ اور وہ شریرہ یہ بکتی ہے کہ اس نے یہ کارڈ ۲۱ فروری روز روشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از حمل ولادت تو نہایت ہی عجیب ہے جس کی نظیر نہ خارج میں ہے نہ ذہن میں، اور آپ کی جناب میں پوشیدہ نہیں کہ ایسے بُرے حیلے کا حکم نہیں ہوتا مگر اس حیلہ کرنیوالی کی بے حیائی اور نتیجہ نہیں ہوتا مگر اس سخت بدافعال کی رسوائی اور وہ حیلہ گر بدکار کون ہے یہی نفس اماّرہ کی شرارت آپ کا قلب تو اس کذب ومکر کے عار وعیب پر راضی نہیں تو ظاہر ہوا کہ وہ شریرہ اگر جواب بھیجتی تو اس کارڈ کی طرح جمعرات سے پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی لہٰذا فریب کیا اور جھوٹ بولی اور بیہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر سے اس کے جہل کی بے حیائیاں چھپ گئیں حالانکہ خدا کی قسم ظاہر ہوگئیں۔ تو اے مولانا فاضل کامل آپ کو جو علم وفضائل ملے انہیں ذریعہ بناکر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہل اور فحش اور کمینہ باتوں سے اس شریرہ کی باگ روکئے اور فرمائیے کہ اے فلانی! مہینے گذریں، زمانے پلٹیں اور تو جواب نہ دے۔ اگر بالفرض وہ سوال تجھ پر طلاق بھی ہوتے تو تُو ضرور اتنی مدت میں عدت سے نکل کر پیام دینے والوں کے لئے حلال ہوگئی ہوتی پھر جب تجھ سے جوابوں کا مطالبہ ہو تو تُو فحش وبیہودہ بکے اور مکر وفریب کرے اور ابھی روزِ موعود پنجشنبہ گزرنے تک تجھ پر کچھ زمانہ باقی ہے پس اگر وہ گزر گیا اور تیرا جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش وجہل تیرے ہی منہ پر مارا جائے گا اور قسم بخدا اے وہ اماّرہ جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ ہوئی زنہار تجھ سے پذیرا نہ ہوگا مگر ان تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھ سے کئے گئے ہیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ علمائے فحول اس جہل وفضول کی طرف التفات کریں جس سے تو اپنی پوری

Marfat.com

بھر رہی ہے ہاں اگر تو سرکشی اور زیادتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے کوئی ایسا مل جائے جو تیرے جہل سے بڑھ کر تجھ پر جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہ جائے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں، مردوں کی ہجو گوئی سے درگزر اور آ، الخ اور سلام ان پر جو ہدایت کے پیرو ہوئے اور اللہ تعالے کے درود و سلام و برکات مولے مصطفٰے اور ان کے آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

راقم فقیر واعظ الدین قادری اسلام آبادی غفرلہ المولے الہادی ۷ نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

Marfat.com

خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کئے گئے اور انہوں نے جواب دیئے اور انہیں بار بار مطلع کر دیا ہے کہ بے سان کے جواب کے آپ کی خارجی باتیں مسموع نہ ہونگی

س۱ کچھ احکام شرع ایسے ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہ ملیگا؟ س۲ کیا تمام آدمی جمیع احکام کے عالم، معانی نصوص کو محیط، اجتہاد پر قادر ہیں۔ س۳ کیا جاہلان عاری شتران بمہار ہیں ان پر شریعت کے احکام نہیں س۴ ان کے لئے احکام الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے اس سبیل کا اختیار ان پر فرض واجب جائز کیا ہے۔ س۵ آپ نے اپنی عمر تک اللہ تعالیٰ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا اجتہاد سے یا تقلید سے آپ شروط اجتہاد سے پُر ہیں یا خالی؟ س۶ آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع میں اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض میں، بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ بر تقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں س۷ تقلید شخصی آپ کے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب؟ س۸ ائمہ و اقوال میں ہر مکلف نا مجتہد کو تخییر ہے یا حکم تخیر؟ اور اس کی کیا سبیل؛ س۹ یہ تخییر یا تخیر مطلق ہے یا چار اکابر میں محصور؟ س۱۰ تلفیق فسق ہے یا جائز؟ س۱۱ مختلف اعمال میں یا ایک میں بھی؟ س۱۲ قبل عمل یا بعد بھی؟

عرب صاحب کو اب ہم طالبانِ حق اپنی طرف سے از سرِ نو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہیں ختم سال تک ان مسائل کا مفصل جواب دے دیں جس بات میں اجمال رہے گا یا آپ نے

Marfat.com

بیان پر ایضاح حق کے لئے اور سوال پیدا ہوگا پھر عرض کر کے صاف کر لیا جائے گا یہاں تک کہ بعونہ تعالےٰ حق واضح ہو واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اٰمین۔

سید عبدالکریم قادری غفرلہ ۱۲ ر ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ

تنبیہ: جواب مفصل ہوں مواقعِ ضرورت وعدم ضرورت وغیرہا قیود وتخصیصات جو مکنون خاطر ہوں مصرح ہوں ورنہ مطلق اطلاق پر محمول رہے گا اور بعد ورود اعتراض دعائے تخصیص وتقیید وتاویل مسموع نہ ہوگا۔

تنبیہ: ہر سوال کا جواب مدلل ہو اور اپنے لئے جو منصب قرار دیجئے دلائل اس منصب کے نصاب پر مکمل ورنہ بے محل سرود مطبوع نہ ہوگا۔ والحمد للہ اولا واٰخرا والصلوٰۃ علیٰ رسولہ واٰلہ باطنا وظاھرا اٰمین۔

عرب صاحب کی تہذیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس کے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم میں جو آپ کو اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲۲ پر ملیگا ملاحظہ ہوں مگر عرب صاحب کی جو روداد تہذیب وانسانیت اب رامپور میں چھپ رہی ہے اس کی نسبت بعض علمائے کرام ساکنان رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبریں دی ہیں ذرا استماع فرمایئے

بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبدالکریم صاحب زید مجدہم۔ تسلیم۔ مولوی طیب

Marfat.com

صاحب عرب ایک رسالہ بنام "ملاطفۃ الاحباب" چھپوا رہے ہیں۔ اس کے بیانات کی بے حد غلطیاں تو اہلِ علم جانیں گے مگر طرزِ کلام میں نہایت تہذیب و انسانیت کو کام فرمایا ہے۔ میں نے حضرت عالمِ اہلسنّت کے خطوط انہیں کے رسالے میں دیکھے جس میں صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بد زبانی کا اٹھا نہ رکھا۔ اس کے بعض اوراق چھپ گئے ہیں۔ انہی سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو :۔

ص۴ یہ شخص خود اپنا کہا نہیں سمجھتا۔ ص۱ یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلوں کے بھی خلاف۔ ص۱۲ یہ شخص ان لوگوں میں ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھوں بھی خراب کرتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ یہ یہودی کا بیان ہے۔ ص۱۴ بیڑیاں پاؤں میں ہیں اور مکر کرتا ہے۔ ص۳۰ ناصرِ بدعت دشمنِ موحدین مکفرِ محدثین۔ ص۳۰ علمی مذاکرے کے لائق نہیں ص۳۱ آپ کاٹے اور چلائے۔ ص۳۲ مردہ بے حیات یہاں تک کہ ص۱۵ سطر ۱۱ میں صریح فحش تک تجاوز کیا ہے۔

ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا اور کوئی صاحب رد لکھیں تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لیں جو شانِ علم ہے۔ والسلام۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۹ھ انتہٰی

ہمیں اپنے معزز دوست کی یہ رائے بجان و دل منظور ہے۔ تحریر دیکھی جائے گی۔ اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہ ہوا تو اہلِ علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے ورنہ اس کی زبان درازیوں سے اعراض ہوگا اور اس کی جہالتوں پر بعون اللہ تعالیٰ اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبوں کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہیں تو اول الغضب لاحتلاط یعنی جو عاجز آتا ہے غصے میں بھر جاتا ہے ومن اطلع غضبہ اضاع ادبہ جو غصے پہ چلے گا ادب ہاتھ سے کھوئے گا البغل النغل وھو لذلک اھل یعنی لوم اصلہ

Marfat.com

فخبث فعلہ۔ اگر اشعار سے چاہیں تو کثیر عزہ کے یہ دو شعر بس ہیں ؎

یکلفہا الخنزیر شتمی و ما بہا　　ہوانی ولکن للملیک استذلت

ھنیأ مریئا غیر داء مخامر　　لغزۃ من اعراضنا ما استحلت

یعنی ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی !　　جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال و اشعار سے جواب تھے اور ہمارا تیسرا پورا سچا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ سلام علیکم لا نبتغی الجٰہلین ہ واذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلٰماہ واذا مروا باللغو مروا کراماہ　　والسلام

عرب صاحب کی عربی دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرب صاحب کی تحریراتِ ثلاثہ کا مجموعہ صرف اُنتیس سطریں ہیں اُنھیں میں ملاحظہ ہو کہ عربیت و فصاحت کی کیا بستی بسائی ہے مثلاً بطورِ نمونہ معروض (۱) انّ ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا۔ انّ کی خبر منصوب۔ (۲) جمادی الثانی مؤنث کی صفت مذکر (۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کہ عرب ثانی بے ثالث نہیں بولتے۔ (۴) مہینے کا عَلَم جمادے الآخرہ ہے اَعلام میں تصرف کیسا! (اگر زبر زیر اور آنکھ پر پٹی نہ ہو، فافہم) (۵) بخدمت حضرۃ العالم بہ تائے کشیدہ (یہ متعلق املا ہے خط کی خطا ہے، بحث فصاحت

Marfat.com

سے جدا ہے مگر علم کا پتا ہے۔ (۶) جنابِ مولوی، الف ہضم ہوا تو ہوا لام تو ٹیڑھی کھیر تھا۔ (۷) قادری موصوف معرفہ صفت نکرہ۔ (۸) القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تصرف۔ ان کا اسم مرفوع، مگر ہاں ادعائے محدثی ہے۔ (۹) ۵ ذوالقعدہ۔ (۱۰) ۱۱ ذوالقعدۃ مضاف الیہ مرفوع، مگر یہ کہیے کہ قلم ہی مرفوع۔

ان کے سوا اور بھی بعض مواقع محل کلام اور خود عشرۂ کاملۃ ہی کیا کم ہیں جو آدمی ۲۹ سطریں لکھے اور ۱۰ غلطیاں کرے وہ ضرور فصیح ادیب ہوا خصوصاً جہاں عربی الاصل ہونے کا ادعا، بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف میں رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا، عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان میں گزرا۔ بہتر ہو کہ آیندہ عربی کو کم تکلیف دیں، اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی خرچ کریں۔ تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے لا تعدم خرقاء حیلۃ، مگر سعتِ کلام میں مجروح و مطروح و شاذ نا ممدوح کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔

لطیفہ

عرب صاحب کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا

آپ نے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی ابا جی لکھی ہے جس میں اطفال مکتب سے کچھ لے دے کر، کچھ ادھر ادھر سے سیکھ سکھا کر داد ادب دی ہے اس میں ان مکسورہ سے شاذ نادر نصب خبر میں حدیث ان قعر جھنم سبعین خریفا تحریر کی اور بیدھڑک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کردی کہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا ان قعر جھنم سبعین حـــ

Marfat.com

مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یہ کھلا افترا، متداول کتاب تک رسائی محال اور اجتہاد کا ادعا! جناب من یہ قول ابوہریرۃ فارسی ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور اس کی نسبت باقی کلام کی ان سطور میں وسعت نہیں۔ آپ کو ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا انشاء اللہ تعالٰی وباللہ التوفیق۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ مجتہد صاحب تو نیچری کانفرنس کے رکن رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیا رامپور سے عرب صاحب کی بدمذہبی کی نسبت متعدد خبریں آیا کیں جن کے سبب اگرچہ حکم بالجزم میں احتیاط رہی مگر کیف وقد قیل طرز کتابت میں تبدیل ہوئی، نامۂ دوم سے القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اس کا اعزاز واعظام شرعاً حرام۔ فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذی الحجہ کو تمام و کمال چھپ چکا کہ خبر وثوق تام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریوں کی ممبری پائی۔ اب ان کی روداد کی تلاش کی گئی، یہاں نہ ملی، نیچریوں سے ویلو منگائی انہوں نے نہ دی بمشکل بعض صاحبوں کے یہاں سے ضمیمۂ کانفرنس رامپور ۱۹۰۰ء ملا دیکھا تو صفحہ ۲۷ پر ط کی ردلیف میں سب سے اونچے جلوہ گر ہیں۔ حرص کے نمبر ۲۹۸ دے کر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرف[1] مدرس اعلٰے مدرسۂ عالیہ رامپور پانچ روپے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ! اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے، افسوس عرب کا نام بدنام

[1] مطبع سفید قام میں تصحیح کا بھی اہتمام ہے۔ یہ لفظ یونہی (عرف) چھپا ہے شاید عرب صاحب برج ستارہ ممبری کی (ب) کثرتِ استعمال سے (ف) ہوگئی ۱۲

Marfat.com

کیا۔ ممبری کی اونچ اونچ تھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھے مگر یہ فخر کہاں سے کہ جہاں مولوی طیب صاحب پانچ روپے پر ہیں وہیں طابق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد (نمبر ۱۲۹) بابو پربھودیال (نمبر ۱۳۲) لالہ بنارسی داس (نمبر ۱۲۴) بھی برابر و ہمسر ہیں بلکہ لالہ برج کشور (نمبر ۲۴) منشی بلاقیداس (نمبر ۲۷) منشی پیارے لال (نمبر ۲۹) وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہیں کہ عرب صاحب پانچ روپے کے ممبر، وہ دو دو روپے کے دزیڑ ہیں اگرچہ بابو برہمانند (نمبر ۱۳۰) بابو بھولا ناتھ (نمبر ۹۶) لالہ برج بھوکن سرنداس (نمبر ۱۲۵) طیب صاحب کے اوپر ہیں کہ یہ پانچ ہی کے ہوئے وہ دس اور پچیس پچیس روپے کے اعلیٰ ممبر ہیں طیب صاحب معاف فرمائیں، انہیں ختم سال تک مہلت تھی کہ تلاش روئیداد ہی میں ختم ہوئی۔ ۱۵ محرم ۱۸ھ تک مہلت سہی اگرچہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین آمین۔

○

تمام شد

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

دفع زیغ زاغ

ملقب بلقب تاریخی

رامی زاغیان

حافظ القلم

۱۳۲۰ھ

یہ وہ سوالات ہیں کہ مجدد دین و ملت حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو خلت غراب پر بھیجے اور وہ جواب سے عاجز رہے۔ صاف انکار لکھ دیا

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی احل لنا الطیبات وحرم علینا الخبیثات وجعل الفواسق لا یمیل لاکلها الاکل فاسق فان الجنس للجنس شواق والشبیہ الی الشبیہ باشواق والصلاۃ والسلام علی من بین الحلال والحرام واحل قتل الفواسق فی الحل والحرام للحلال و الحرام فلا یستطیبہا من بعد ما جاءہ من العلم الامن زاغ والی الخبث والفسق مثلہا ۱۷ غ وعلی الہ وصحبہ وعلماء حزبہ وعلینا معھم وبھم ولھم اجمعین الی یوم الدین امین یا ارحم الراحمین۔

فقیر غلام محی الدین عرف محمد سلطان الدین حنفی قادری برکاتی سلہٹی عاملہ اللہ بلطفہ الحفی الوفی خدمت برادران دین میں عرض رسا اس زمانہ فتن و محن میں کہ علم ضائع اور جہل ضائع ہے۔ بعض شوخ طبیعتیں پیرانہ سالی میں بھی نچلی نہیں بیٹھتیں آئے دن ایک نہ ایک ایسی بات نکالتی رہتی ہیں۔ جن سے مسلمانوں میں اختلاف پڑے فتنہ پھیلے اپنا کام بنے نام چلے۔ جناب گرامی القاب وسیع المناقب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے پہلے مسئلہ امکان کذب نکالا کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل کا سچا ہونا ضروری نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا ان کے یہ دونوں مسئلے براہین قاطعہ کے صفحہ ۳، صفحہ ۵۱ پر ہیں پھر بحکم آنکہ ع

قدم عشق بیشتر بہتر

Marfat.com

ایک مہری فتوے میں تصریح کردں کہ اللہ تعالےٰ کو بالفعل جھوٹا ماننا فسق
بھی نہیں اگلے امام بھی خدا کو ایسا مانتے ہیں۔ جو خدا کو بالفعل جھوٹا کہے اسے گمراہ فاسق
کچھ بھی نہ کہنا چاہیئے۔ ہاں ایک غلطی ہے۔ جس میں وہ تنہا نہیں بلکہ وہ بہت
اماموں کا پیرو ہے۔ حضرت کا یہ ایمان ان کے مہری فتوے میں ہے۔ جو برسوں
سے بمبئی وغیرہ مع رد بارہا چھپ گیا۔ اور علمانے صریح حکم کفر دیا اور جناب گرامی
القاب سے جواب نہ ہوا یوہیں دو مسئلہ اولین کے رد میں علما کے متعدد رسائل سالہا
سال سے چھپ چکے اور لاجواب رہے۔ ادہر سے کان ٹھنڈے ہورہے تھے۔ کہ حضرت
کی اختراعی طبیعت نے کوّا پسند کیا اس کی حلت کا غوغا بلند کیا پھر بھی غنیمت
ہے۔ کہ کفر و ایمان سے اتر کر حرام و حلال میں آئے۔ مسلمانوں کے قلوب میں اس پر
بھی خام شورش و نفرت پیدا ہوئی اگر حق سبحانہ و تعالےٰ توفیق عطا فرماتا تو بصیر
اسی سے اندازہ کرلیتا کہ کوئے کو اسلامی طبیعتیں کیسا سمجھتی ہیں۔ تمام قلوب میں اس
کی حلت سن کر ایسی شورش پیدا ہوتی۔ آخر بہیجرے نیست قمری یا کبوتر کو حلال بتانے
پر کبھی اختلاف پیدا ہوا۔ علما و عامہ نے اسے نیا مسئلہ سمجھ کر تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔
ہندوستان پر انہیں چند سال میں قحط کے کتنے حملے ہوئے یہ سیاہ پوش صاحب
ہر گلی کوچے میں کثرت سے ملتے ہیں۔ عام مسلمین جن کی طبائع میں منجانب اللہ
اس فاسق پرند کی خباثت و حرمت مرکوز ہے۔ ان کا خیال تو ادہر کیوں جاتا مگر
افسوس کہ اس وقت تک جناب کو بھی اس مسئلہ کا الہام نہ ہوا ورنہ ادہر نہیں تو آپ
کے معتقدین قحط زدوں کو تو مفت کا حلال طیب گوشت ہاتھ آتا اور چاروں
طرف کاؤں کاؤں کا شور بھی کچھ کمی پاتا۔ اب حال وسعت و فراخی میں آپ کو سوجھی

Marfat.com

کرکوا حلال نہ صرف حلال بلکہ حلال طیّب ہے۔ متعدد بلا د میں اہلِ علم نے اس کے رد لکھے یہاں تک کہ بعض معتقدین جناب گنگوہی صاحب نے بھی ان کے خلاف تحریریں کیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ مجدد دین وملت حضرت عالم اہل سنت مدظلہ العالی کے حضور میرٹھ، سہارن پور، بنگالہ ٹی کان پور وغیرہا آٹھ دس بلاد نزدیک و دور سے اس کے بارے میں سوالات آئے اکثر جگہ مختصر جواب عطا ہوئے کہ یہ کوا فاسق ہے خبیث ہے۔ حرام بحکم قرآن واحادیث ہے۔ اور بایں لحاظ کہ متعدد بلاد میں اہلِ علم کا اس طرف متوجہ ہونا حلت کے رد لکھنا صحیح خبروں سے معلوم تھا اور یہاں کثرت کا بیرون از شمار تصنیف کتب دینیہ در رد طوائف مبتدعین کے علاوہ بنگال سے مدراس اور برہما سے کشمیر تک کے فتاوے کا روزانہ کام ایک ایک وقت میں دو دو سو استفتا کا اجتماع و ازدحام لہٰذا بایں لحاظ کہ لوگ اس جہلِ تازہ کا رد کر رہے ہیں۔ خود زیادہ توجہ فرمانے کی حاجت نہ جانی۔ اسی اثنا میں متعدد تحریرات مطبوعہ طرفین کی نظر سے گزریں ان کے ملاحظہ سے یہ واضح ہوا کہ یہ مسئلہ بھی اعلیٰ حضرت دام ظلہم کے التفات خاص کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ بعض تحریرات معتقدین جناب گنگوہی صاحب میں بھی تھا کہ یہ مسئلہ ان کے علماء سے طے کر لیا جاتا یہ امر پسند خاطر عاطر تھا۔ اور ایک معاوضہ عالیہ چالیس سوالات شرعیہ پر مشتمل جناب گنگوہی صاحب کے نام امضا فرمایا۔ یہ سوالات حقیقۃً حرمت غراب کے دلائل باز غ اور ادہام طائفہ جدیدہ غرابیہ کے ردّ بالغ تھے۔ جو ذی علم بدستیاری انصاف وفہم انہیں مطالعہ کرے۔ اس پر حقیقت حال اور حلت زاغ کے جملہ اوہام کا زیغ وضلال روشن ہو جائے۔ جناب مولوی گنگوہی صاحب بھی سمجھ لئے کہ واقعی سوالات لاجواب اور خیالات زاغیہ سب نعیق بلکہ نقش برآب ہیں۔ معاوضہ عالیہ

Marfat.com

بصیغہ رجسٹری رسید طلب مرسل ہوا تھا مہابطہ رسید تو دیتے ہی براہ عنایت اس کے ساتھ ایک کاغذ بھی بھیجا۔ کہ آپ کا طویل مسئلہ پہنچا میں نے نہ سنا نہ سننے کا قصد ہے۔ اِنّا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہزار افسوس نام علم وحالت علماء پر بے سمجھے بوجھے ایک نیا مسئلہ نکالنا مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا اور جب علماء مطالبہ دلیل وافادہ حق فرمائیں۔ یوں چپ سادھ لینا ارشاد قرآن واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب لتبیننہ للناس کو بھلا دینا ایسے ہی شیوخ الطائفہ کو زیبا ہے۔ جنہیں خود ان کا معتقد فرقہ اپنا پیر مغاں لکھتا ہے۔ افسوس معتقدین کی بھی نہ چلی۔ کہ ہمارے علما سے طے کر لو۔ ڈکس سے کہیئے وہاں تو آواز زندارد۔ سوالات میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ فلاں فلاں پرچے جو حلت زاغ میں چھپے آپ کی رائے اور رضا سے ہیں۔ یا نہیں۔ ان کے مضامین آپ کے نزدیک مقبول ہیں یا مردود جناب گنگوہی صاحب نے فرمایا کہ مقبول کہتا ہوں تو سب بار مجھی پر آتا ہے۔ مردود بتاؤں تو اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوا جاتا ہے لہٰذا صاف کانوں پہ ہاتھ دھر گئے۔ کہ میں نے اس وقت تک اس مسئلہ میں کوئی تحریر موافق نہ مخالف اصلا نہ سنی نہ سننے کا قصد ہے۔ مجھے تو آج تک یہ بھی نہ معلوم تھا۔ کہ اس بارے میں کسی طرف سے کوئی تحریر چھپی ہے چلیئے فراغت شد ہ

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پوچھیئے اپنی جبیں سے

حضرت جناب گنگوہی صاحب اور ان سے قربت رکھنے والے خوب جانتے ہوں گے۔ کہ یہ کیسا صریح بیجا ارشاد ہوا ہے۔ مگر وہاں اس کی کیا پرواہ ہے جو اپنے معبود کو جھوٹا بالفعل کہتا سہل جانیں بندوں پہ جھوٹ بولنا آپ ہی واجب بالدوام

Marfat.com

مائیں عالم اہل سنت دام ظلہ العالی نے فوراً اس کارڈ کا رد رجسٹری رسید طلب کے ساتھ روانہ فرمایا فراستہ المومن سے گمان تھا کہ گنگوہی صاحب پہلا مفاوضہ انجانی میں لے چکے ہیں۔ اور قوت سوالات دیکھ کر تحقیق مسئلہ شرعیہ سے بچتے ہیں۔ عجب نہیں کہ اس بار رجسٹری واپس فرمائیں۔ لہٰذا واضح قلم سے لفافے پر یہ الفاظ تحریر فرما دیئے تھے دینی مسئلہ ہے صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ کوئی مخاصمہ نہیں اگر رجسٹری واپس کر دی تو حق پرستی کے خلاف ہوگا۔ اور عجز پر دلیل صاف مگر بندگانِ خدا، اے صادق کی فراست ایمانی بحمد اللہ تعالیٰ صادق ہی ہوتی ہے۔ وہی گل کھلا کر جناب مولوی گنگوہی صاحب نے انکاری ہو کر مفاوضہ واپس دیا اہالی ڈاک نے لکھ دیا کہ حضرت کو انکار ہے لہٰذا واپس انا للہ وانا الیہ راجعون فقیر محض بنظر تحقیق حق و رفع اختلاف مسلمین وہ مفاوضات اور کارڈ بعینہٖ شائع کرتا۔ اور اب چھاپ کر جناب مولوی گنگوہی صاحب سے سوالات شرعیہ کا جواب مانگتا ہے۔ جناب گنگوہی صاحب نام مناظرہ سے خائف ہوئے تھے۔ کہ سبحٰن السبوح میں حضرت عالم اہل سنت مد ظلہ العالی کا حملہ شیرانہ دیکھ چکے تھے۔ یہ فقیر محض بطور استفادہ مسئلہ شرعیہ آپ سے جواب سوالات پوچھتا ہے جب آپ کے نزدیک کوّا حلال ہے اور لوگ اس حلال خدا کو سمجھے ہوئے ہیں۔ اور خاص آپ سے اس دینی مسئلہ کی تحقیق چاہتے ہیں۔ تو جواب نہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ پہلے بھی مفاوضہ عالیہ نے آپ کو سنا دیا تھا۔ اور اب فقیر بھی گذارش کئے دیتا ہے۔ کہ خاص آپ کا جواب درکار ہے۔ اسی سے رفع نزاع ممکن ہے زید و عمرو سے غرض نہیں ایں و آں پر التفات نہ ہوگا۔ آپ سے مسائل شرعیہ کا سوال ہے آپ پر جواب حاضر ہے۔ آخر ماہ رمضان مبارک تک چالیس دن کی مہلت نذر ہے

Marfat.com

اگر عید ہوگئی اور جناب نے ہر سوال کا مفصل جواب اپنا مہری نہ بھیجا. تو واضح ہوگا۔ کہ آپ کو حلال وحرام کی پرواہ نہیں آپ مسائل شرعیہ پوچھنے والوں کے جواب سے عاجز ہیں۔ آپ بے سمجھے مسائل منہ سے نکالتے۔ اور مسلمانوں میں اختلاف ڈالتے اور جواب کے وقت خموشی پالتے ہیں۔ اور اگر آپ نے جواب تفصیلی بھیجے اور اسی قدر یا استفادہ مکرر سے فقیر کو اطمینان ہوگیا. تو میں وہ نہیں کہ جو چاہوں مان لوں۔ اور عجز کے وقت سکوت کی امان لوں۔ میں وعدہ دیتا ہوں کہ حلال خدا کو کبھی حرام نہ کہوں گا۔ آپ کی طرف سے ایک تحقیق حاصل ہونے کا ممنون ہونگا آئندہ اختیار بدست مختار وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالٰے علی سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ بالتبجیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بنظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

السلام علٰی من اتبع الھدیٰ

حلت غراب کے دو پرچے خیر المطابع میرٹھ کے چھپے کہ کسی صاحب ابوالمنصور صاحب مظفر میرٹھی کے نام سے شائع ہوئے ایک عنوان تردید ضمیمہ اخبار عالم مطبوعہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء دوسرے کی پیشانی تردید ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء بعض احباب نے بھیجے۔ اس کا یہ فقرہ واقعی لائق پسند ہے کہ شرعی مسئلہ کا صرف علماء میں طے ہونا الہٰذا بغرض رفع شکوک عوام وتمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور ایک ہفتے میں جواب ما مول چار روز آمد ورفت ڈاک کے ہوئے

Marfat.com

اگر تین دن کامل میں بھی آپ نے جواب لکھا تو چہار دہم شعبان روز چہار شنبہ تک آجانا چاہیئے۔ کہ آج شنبہ ہفتم شعبان اور اگر اس مہلت میں نہ ہو سکے تو اس کا مضائقہ نہیں

نکو گو اگر دیر گوئی چہ غم

مگر اس تقدیر پر واپسی ڈاک وعدہ جواب و تعیین مدت سے اطلاع ضرور ہے ورنہ سکوت متصوّر ہوگا۔ جواب میں اختیار ہے۔ کہ اپنے جن جن معاونین سے چاہیئے استعانت کیجیئے بلکہ بہتر ہوگا کہ سب کو جمع کر کے مشورے سے جواب دیجیئے کہ دس کی سوجھ بوجھ ایک سے کچھ اچھی ہی ہوگی۔ مگر بہر حال مجیب خود آپ ہی ہوں۔ زید و عمرو کے نام سے جواب جواب کو جواب ہوگا۔ نہ جواب کے مقصود تو ان امور میں آپ کی رائے معلوم ہونا ہے۔ زید و عمرو کی تحریش توا بیان تو اخبار ون اشتہار و میں ہو ہی چکیں تحریر پر مہر بھی ضرور ہو کہ جحود جاحد کا احتمال دور ہو مسئلہ مسئلہ دینیہ ہے۔ اور مسئلہ دینیہ میں بیغور کامل وفحص بالغ آنکھیں بند کر کے منہ کھول دینا سخت بد دیانتی تو ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے سب اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع ومالہ وما علیہ پر تال کر چکے ہوں گے۔ تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سب ہی کچھ کر لی ہوگی۔ تو ان سوالوں کے جواب میں آپ کو وقت یا معذوری چشم کا عذر نہ ہوگا خصوصًا اس حالت میں کہ عالمگیری جیسی بیس کتابیں آپ کے سینے شریف میں بند ہیں۔ جیسا کہ مشتہر صاحب نے ادعا کیا ہر سوال کا صاف صاف جواب ہو اگر کسی امر میں خفا رہے یا جواب سوال سے پورا متعلق نہ ہوا یا کسی جواب پر کوئی سوال تازہ پیدا ہوا تو دوبارہ سوال کر لیا جائے گا۔ کہ مقصود وضوح حق ہی نہ خالی ہار جیت کی زق زق اللہ الہادی الی صراط الحق۔ سوال اول پہلے یہی معلوم ہو کہ دونوں پرچہ مذکورہ اور وہ کاغذات

Marfat.com

جن کے طبع کا پرچہ اخیرہ میں وعدہ دیا۔ آپ کی رائے واطلاع ورضا سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کیے۔ ان کے کل مضامین آپ کو قبول ہیں۔ یا کل مردود یا البعض علی الثالث مردود کی تعیین۔ بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے۔ خبر شرط ست خبر شرط ست مَنْ انذر نقض اعذر ۱۷ در اگر صرف اتنا جواب دیا کہ ان کا نقض حکم منظور تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ان کے دلائل وابحاث آپ کے نزدیک مردود و مطرود ہیں۔ ورنہ قبول میں تخصیص حکم نہ ہوتی اور نسبت دلائل وابحاث اجمالی بات کہ مثلاً بعض یا اکثر تصحیح میں کافی نہ ہو گی۔ وہ لفظ یاد رہے کہ علی الثالث مردود کی تعیین۔ سوال دوم شامی وطحطاوی وحلبی وغیرہا میں کہ عقعق وابقع وغداف واعصم وزاغ کی طرف غراب کی تقسیم ہے صحیح وحاصر ہے یا غلط وقاصر علی الثانی اس میں کیا کیا اغلاط کتنا قصور ہے اور ان پر کیا دلیل۔ سوال سوم غراب جب مطلق بولا جائے ان متعارف متنازع فیہ کوؤں کو شامل ہے یا نہیں۔ کیا غراب کا ترجمہ کوا نہیں۔ سوال چہارم۔ اقسام خمسہ میں ہر ایک کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ خصوصاً ابقع وعقعق کی رسم صحیح کہ طرداً وعکساً ہر طرح سالم ہو مع بیان ماخذ سوال پنجم اگر تعریفات میں کچھ اختلاف واقع ہوئے ہیں۔ تو ان میں کوئی ترجیح یا تطبیق ہے یا اختیار ہے کہ جزافاً جو چاہیے سمجھ لیجئے۔ علی الاول آپ نے کیا کیا اختلاف پائے اور ان میں کس ذریعے سے ترجیح یا تطبیق دے کر کیا قول منقح نکالا۔ سوال ششم متنازع فیہ کوا اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے۔ جو قسم معین کی جائے اس کی تعیین اور مابقی سے امتیاز مبین کی دلیل کافی بملاحظہ جملہ جوانب مبین کی جائے۔ سوال ہفتم یہ کوے جس طرح اب دائر وسائر ہیں۔ کہ ہر جگہ ہر شہر وقریہ میں بکثرت وافرہ ہمیشہ

Marfat.com

ملتے ہیں اور ان کا غیر شہروں میں نادر کیا۔ اس پر کوئی دلیل ہے کہ ان کی یہ شہرت وکثرت اور امصار میں ان کے غیر کی ندرت اب حادث ہو گئی ہے۔ فقہائے کرام اصحاب متون وشروح فتاوے کے زمانے میں نہ تھی۔ وہ حضرات ان کوّوں سے واقف نہ تھے۔ یا نادر الوجود ہونے کے باعث ان کا حکم بیان فرمانے کی طرف متوجہ نہ ہوئے جو ان کے زمانے میں کثیر الوجود تھے۔ ان کے حکم بیان کئے۔ آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ جو شق چاہیئے اختیار کر لیجئے۔ مگر ان کے سوا کوئی راہ چلئے تو ان دونوں کو بطلان اور اس کی صحت پر اقامت برہان ضرور ہو گی۔ سوال ہشتم متون وشروح وفتاوے میں اختلاف ہو تو ترجیح کسے ہے۔ اصل مذہب صاحب مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہے۔ جو متون لکھیں یا وہ کہ بعض فتاوے یا شروح حاکی ہوں۔ علماء نے ہدایہ کو بھی متون میں شمار فرمایا ہے۔ یا نہیں یاد کر کے کہیئے۔ سوال نہم۔ غداف جب اقسام غراب میں مذکور ہو اس سے تسریعنی گدھ مراد ہے یا کیا۔ سوال دہم کیا کوئی کوّا شکاری بھی ہے کہ زندہ پرندوں کو نیچے سے شکار کر کے کھاتا ہے۔ اگر ہے تو اس کا کیا نام ہے اور وہ ان اقسام خمسہ سے کس قسم میں ہے۔ یا ان سے خارج کوئی نئی چیز ہے علی الاول وہ قسم مطلقاً شکاری ہے۔ یا بعض افراد علی الثانی شکاری وغیر شکاری ایک نوع کیوں ہوئے سوال یازدہم۔ جیفہ وشکار جدا جدا چیزیں ہیں یا ہر شکار کر کے کھانے والے جیفہ خوار ہے۔ سوال دوازدہم۔ پہاڑی کوّا کہ اس کوّے سے بڑا اور یک رنگ سیاہ ہوتا اور کہ موں میں آتا ہے۔ کیا ان کوّوں کی طرح آپ کے نزدیک وہ بھی حلال ہے۔ یا حرام علی الاول کس کتاب میں حلال لکھا ہے۔ علی الثانی اس کی حرمت کی وجہ کیا ہے۔

سوال سیزدھم:۔ بعض کتب طبیہ جو عقعق کو مہو کا لکھا اور وہ ایک

Marfat.com

اور جانور کوّے کے مشابہ ہے نجاست وغیرہ کھاتا ہے۔ اور شہر میں کم آتا ہے اور ہدایہ و تبیین و فتح اللہ المعین میں جس قدر باتیں عقعق کی نسبت تحریر فرمائی ہیں۔ سب اس میں موجود ہیں۔ آپ کے پاس اس کی تکذیب پر کیا دلیل ہے۔

سوال چاردہم۔ حدیث خمس من الفواسق تقتلین فی الحل والحرم سے تحریم فواسق پر استدلال مذہب حنفی کے مطابق و مقبول ہے یا باطل و مخذول سوال پانزدہم۔ قول صحابی اصول حنفی میں حجت شرعی ہے یا نہیں خصوصًا جبکہ اس کا خلاف دیگر صحابہ سے مسموع نہ ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ سوال شانزدہم آپ حمار یعنی خر کو حلال جانتے ہیں۔ یا حرام۔ اگر حرام ہے تو علت حرمت کیا ہے حالانکہ وہ صرف دانہ گھاس وغیرہ پاک ہی چیزیں کھاتا ہے۔ یالا اعقل خلط تو کرتا ہے۔ سوال ہفدہم۔ کیا جلالہ کہ کثرت اکل نجاسات سے بولے آئی ہو حرام و ممنوع نہیں جبکہ کبھی گھاس بھی کھالیتی ہو۔ اگر نہیں تو کیوں۔ حالانکہ نجاسات اس کے رگ و پے میں ایسی ساری ہوگئی کہ باہر سے بو دینے لگی۔ تنہا اکل نجاسات بھی اور اس سے زیادہ کیا۔ وصف موثر فی التحریم پیدا کرے گا۔ اور اگر ہے تو کیوں۔ حالانکہ خلط تو پایا گیا۔ سوال ہیجدہم۔ ترک استفصال عند السؤال دلیل عموم ہے۔ یا نہیں۔ ذرا فتح القدیر دیکھے ہوئے۔ سوال نوزدہم۔ جس شے میں علت حلت و حرمت جمع ہوں حلال ہو گی یا حرام یا مشتبہ۔ علی الثالث اس پر اقدام کیسا اور وہ طیبات میں معدود ہو گی یا نہیں سوال بستم۔ نہ جاننے والا ایک حکم شرعی عالم سے استفسار کرے۔ شرعًا اس مسئلہ میں تفصیل ہو کہ بعض صورہ جائز بعض ناجائز تو ایک حکم مطلق بیان کر دینا اضلال ہے یا نہیں۔ سوال بست و یکم۔ حل اگر معلول قرار پائے تو علت حلت عدم جمیع علل

Marfat.com

حرمت ہے یا صرف کسی وصف وجودی کا ثبوت کیا شرع میں اس کی کوئی نظیر ہے کہ امر وجودی کے محض تحقق کو مناط حل قرار دے دیا ہو۔ جب تک کہ اس کا وجود ارتفاع جمیع وجوہ حظر کو مستلزم نہ ہو۔ سوال بست و دوم کوے کہ بالاتفاق حرام ہیں۔ فقہائے کرام نے ان کی تحریم کی تعلیل صرف اکل محض نجاست سے کی ہے۔ یا اور بھی کوئی علت ارشاد ہوئی ہے۔ سوال بست و سوم۔ کیا اکل میں خلط نجس و طاہر ارتفاع جملہ وجوہ تحریم کو مستلزم ہے۔ کہ جہاں خلط پایا جائے وہاں کوئی تحریم نہیں ہو سکتی کہ باوصف وجود ملزوم انتفائے لازم قطعاً معلوم سوال بست و چہارم۔ غذا پر نظر کرنا اور یہ اصل کلی باندھنا کہ جو جانور صرف نجاست کھائے حرام اور جو نرا طاہر یا دونوں کھائے حلال ہے۔ خاص اس صورت میں ہے۔ جب دیگر وجوہ حرمت سے کچھ نہ ہو یا یونہی عموم و اطلاق پر ہے۔ کہ صرف غذا دیکھیں گے۔ باقی سبعیت یا فسق یا خبث وغیرہا کسی بات پر نظر نہ ہوگی شق ثانی ماننے والا عاقل مصیب ہے یا جاہل دیوانگی نصیب۔ سوال بست و پنجم۔

قاعدہ مذکورہ امام کے کسی کلام سے استنباط کیا گیا ہے۔ یا خود امام نے اس کیلئے یہ نص فرمایا ہے۔ علی الثانی ثبوت علی الاول وہ کلام امام کیسی چیز سے متعلق تھا اور قاعدہ مستنبط اسی کے نظائر سے متعلق ہو سکے گا۔ یا اپنے ماخذ سے بھی عام ہو جائے گا۔ علی الثانی صحت استنباط کیونکر۔ سوال بست و ششم وصف ابقع یعنی دو رنگا ہونا۔ خود مؤثر فی التحریم ہے یا سلباً و ایجاباً مدار حرمت یا علامت ملزومہ یا لازمہ تحریم یا ان سب سے خارج ہے۔ جو کہئے سمجھ کر کہئے۔ سوال بست و ہفتم۔ پانی کو مطہر کہنا ٹھیک ہے یا نہیں۔ کیا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ پانی تو مائے مضاف بھی ہے اس سے وضو کب جائز ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں۔ حالانکہ مضاف بھی مطلق نہ سہی

Marfat.com

مطلق مار میں تو صرف در داخل ہے۔ اور اس کلام میں پانی مطلق ہی تھا۔ یعنی لا بشرط شیٔ نہ مقید باطلاق یعنی بشرط لا۔ سوال بست وہشتم۔ اگر شارح یا محشی کسی کلام کو ایسے محل سے متعلق کرے جو اصول مسئلہ شرعیہ کے خلاف تو اس کی یہ توجیہ خطائے لبسری ٹھہرے گی۔ یا اس کے سبب اصل شرعی رد کردی جائے گی۔

سوال بست ونہم۔ کیا حنفیہ کلام شارع میں مفہوم صفت معتبر رکھتے ہیں سوال سیم مذہب حنفی میں کتے کی کوئی نوع نفسہ بھی حرام ہے۔ جیسے حرمت لازم ہو یا حقیقۃً سب انواع حلال ہیں۔ حرام کی حرمت صرف بعارض وزوال پذیر ہے۔ علی الثانی ہمارے ائمہ سے ثبوت علی الاول علت حرمت کا بیان۔ سوال سی ویکم۔ غیر حواکی میں نوعیت صوت حیوانات کا خاصہ شاملہ ہے یا نہیں۔ حتی کہ منطقیوں نے جب ادراک ذاتیات کا رستہ نہ پایا اسے فصول قریبہ سے کنایہ بنایا اور حیوان ناطق حیوان صاہل حیوان ناہق کو انسان وفرس وحمار کی حد ٹھہرایا ان شہروں میں گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے۔ کیا کہیں اس کا عکس بھی ہے۔ کہ گھوڑا ہنہناتا کتا بھونکتا ہے۔ سوال سی ودوم۔ کیا وجہ تسمیہ میں تعدد محال ہے یا ایک وجہ دوسرے کے معارض سمجھی جائے کیا اس میں اطراد وشرط ہے۔ ریش کو جبہ جبیر اور پیٹ کو قارورہ کہیں گے۔ سوال سی وسوم۔ کوئی کوا آپ نے ایسا دیکھا یا کسی معتمد سے دیکھا سنا ہے۔ کہ سوا نجاست کے کبھی دانے وغیرہ کسی پاک چیز کو اصلا نہ چھوئے۔ یہاں دو قسم کے کوے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ اور کگار کیا کگار دانہ کھاتے نہیں دیکھا جاتا۔ سوال سی وچہارم عق عق عق عق اور غاق غاق یا ہندی کیشے پچ کچ کچ کچ اور کاؤں کاؤں کیا یہ دونوں حکایتیں متباین آوازوں کی نہیں کیا کوئی سمجھ والا بچہ بھی کاؤں کاؤں کرنے والے کو کہے گا کہ عق عق عق کہہ رہا ہے۔

Marfat.com

سوال سی و پنجم۔ کیا لونِ حیوانات اختلاف بلاد سے مختلف نہیں ہوتا اگرچہ بنظر حالت معہودہ اس سے شناخت حیوان کرائیں مثلاً توتے کی رسم میں سبز رنگ حالانکہ سپید بھی ہوتا ہے تو کیا صرف موضع لون میں اختلاف نوع حیوان کو بدل دے گا۔ حالانکہ نوعیت لون بھی نہ بدلی خصوصاً جہاں خود کلمات راسمین تعیین موضع میں ایک وجہ پر نہ آئے ہوں۔ بہت نے مطلق کہا بعض نے ایک طرح تخصیص محل کی بعض نے دوسری طرح تو کیا صرف ان بعض مخصصین یں بعض کا قول دیکھ کر خصوص موضع میں ایک فرق قریب پر تبدل ذاتِ حیوان کا زعم جنون ہے یا نہیں۔ سوال سی و ششم کراہت وممانعت کہ بوجہ اکل نجاست ہو الذاتہ ہوتی ہے۔ یا اسی وصف کے سبب یہاں تک کہ اگر وصف زائل ہو کراہت زائل ہو ہمارے ائمہ نے دجاجۂ مخلاۃ و بقرہ جلالہ میں بعد حبس اور امام ابو یوسف کی روایت میں عقعق کی نسبت کیا فرمایا ہے۔

سوال سی و ہفتم۔ جامع الرموز کتب ضعیفہ نامعتمدہ سے ہے یا نہیں وہ اگر کسی بات میں ہدایہ وکافی وتبیین والیضاح ولباب وجوہرہ وغیرہا متون وشروح معتمدہ معتبرہ کے معارض مانی جائے تو ان کے مقابل کچھ بھی التفات کے قابل ٹھہر سکتی ہے۔ بلکہ ان سب عمائد کی تصریحات جلیلہ سے اگر کوئی معتبر کتاب بھی مخالفت کرے جس کا مصنف نہ مجتہد فی الفتوے مانا گیا۔ نہ ان میں بہت اکابر کا ہم پایہ تو ترجیح کس طرف ہے۔ راجح کو چھوڑ کر مرجوح پر فتوے دینا کو علماء نے جہل وخرق اجماع بنایا یا نہیں۔ سوال سی و ہشتم جانوروں میں فسق کے کیا معنی ہیں۔ بازو شکرہ وگربہ وکلب معلم بھی فاسق ہیں یا نہیں علی الاول ثبوت علی الثانی ان میں اور زاغ میں کیا فرق ہے۔ جس کے سبب شرع مطہر نے کوّے کو فاسق بتایا نہ ان کو۔ سوال سی ونہم۔ ظہر کا ترجمہ کمر کہاں کی زبان ہے کیا

Marfat.com

اگر کوے کی کمر پر سپیدی نہ ہو تو وہ فاسق ہے۔ نہ خبیث بلکہ مطلقاً حلال طیب ہے یہ کس کا مذہب ہے۔ کمر کی سپیدی کو حلت حرمت میں کیا اور کتنا اور کیوں دخل ہے۔

سوال چہلم۔ ایذا کہ حیوانات میں فسق ہے۔ اس سے مطلقاً ایذا مراد ہے۔ انسان کو ہو یا حیوان کو ابتدائً ہو تقاومد طبعاً عادتاً ہو یا نادراً وکیف کان شکاری جانور ہونا بھی اس ایذا میں شرعاً داخل ہے۔ یا نہیں علی الاوّل ثبوت درکار کہ علمار نے ایذائے مناط فی الفسق میں اسے مطلقاً داخل کیا یا باز وغیرہ شکاری پرندوں کو خود اسی بنا پر کردہ شکاری ہیں۔ فاسق بتایا ہو شرع کی کس دلیل کس امام معتمد کی تصریح سے ثابت ہے کہ طیور و بہائم میں مناط فسق و مناط سبعیت واحد ہے کیا فسق و سبعیت میں یہاں کچھ فرق نہیں۔ نیز غیر طیور و بہائم میں مناط کس قسم کی ایذا ہے اور وہ یہاں صلوح مناطیت سے کیوں معزول ہوئی۔ تنبیہ بہت سوالوں میں کئی کئی سوال بہت میں متعدد شقوق ہیں۔ نمبر وار ہر سوال کی پوری باتوں کا جواب درکار و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد واٰلہ اجمعین۔

Marfat.com

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ، ۷ شعبان معظم ۱۳۲۲ھ ہجریہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ

نقل کارڈ مولوی گنگوہی صاحب بجواب

مفاوضۂ عالیہ

از بندہ رشید احمد گنگوہی۔

بعد سلام مسنون آنکہ آپ کی تحریر طویل دوبارہ مسئلہ زاغ بندہ کے پاس پہنچی۔ بندہ نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے۔ نہ مخالف اور نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے۔ اور نہ مسئلہ حلتہ غراب موجودہ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہ یا خلجان ہے جس کے رفع کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہو۔ ایام طالبعلمی سے یہ مسئلہ بندہ کو معلوم ہے۔ اسی وقت بغرض اطمینان اپنے اساتذہ کرام سے بھی پوچھ لیا تھا۔ ورنہ کتب متداولہ درسیہ سے اس کی حلت خود ظاہر ہے اور متدبر کو ذرا غور سے واضح ہو جاتا ہے۔ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ملی۔ البتہ نفس مسئلہ حلتہ و حرمتہ مجھ سے بارہا سینکڑوں ہزار مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا۔ اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ شور و غل

ملہ املائے شریف میں کوی کا لفظ یونہی مکرر ہے۔ اور ہونا ہی چاہئے تھا کہ محبوب تازہ یعنی کوے کے ہم شکل ہے۔ اس کی لذت نے اسے تندکرر کر دیا حبك الشيء يعمي ويصم۔ محبت آدمی کو اندھا بہرہ کر دیتی ہے۔ ۱۲۔ سے غراب کی تانیث عجیب محاورہ ہے۔ شاید یہی خیال باعث ہوا ہو کالا سر تو کبھی دیکھی ہی تھا اگرچہ۔ سے تا برف بارید پر تر زاغ ∴ شایہ چو بلبل تماشائے باغ۔

ملہ یہ مجھ سے مکرر ہے (کوی مجھ سے کوئی مجھ سے) دوبار فرمایا ہے۔ گویا وہ کمال محبت میں عرب کا محاورہ

Marfat.com

کیوں ہوا۔ میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے۔ اور نہ سننے کا قصد ہے مگر چونکہ آپ[1] نے ٹکٹ نہیں بھیجا اس لئے اس کو واپس نہیں کیا۔ صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے۔ ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی۔ مجھے[2] اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی۔ کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے۔ البتہ مجھ سے سینکڑوں آدمیوں نے پوچھا ہے میں نے اسی قدر جسقدر ہدایہ[3] وغیرہ میں درج ہے لکھ دیا ہے۔ والسلام

بقیہ۔ ادا کرکے ارشاد ہوا ہے۔ کہ الغراب منی دانا من العراب ۱۳۔

۱ سوالات جواب آنے کو بھیجے تھے۔ نہ واپس دینے کو اگر فقط ٹکٹ کی ناچاری جواب دینے کی سد راہ ہے۔ تو آپ جواب بیرنگ دیں۔ مگر رجسٹری کرا کر آپ کی جو دوانا مجھے اتنے کا دیلو بھیجیں۔ وہ آتے وہ لاور نذرانے کے میں حاضر کردونگا۔ ۲ ۔ سے وہ دیکھئے جھلک دے گئی اس وقت سے پہلے کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ اب معاوضہ مع رضا علیہ سننے سے خبر ہوئی حالانکہ آپ فرماتے ہیں میں نے سنا ہی نہیں ۔۱۲ سے ہدایہ میں صریح روشن بیان واضح غیب ن سے آپ کا رد لکھا ہے۔ مگر زیغ زاغ میں مدیہ سو جھے بھی۔ ۱۳۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بنظر خاص مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سلم علی المسلمین اجمعین۔

آپ کا کارڈ مشعر رسید مسائل مرسلہ فقیر آیا۔ عجلت ارسال رسید باعث مسرت ہوگی۔ مگر ساتھ ہی جواب دینے سے انکار پر حسرت۔ میری اپنی مخالفت اصول عقائد میں ہے جس میں فقیر بحمد ربہ القدیر جل جلالہ یقیناً حق وہدی پر ہے۔ الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق حق لا امکان فیہ للکذب ولا احتمال فیہ للریب فضلاً عن ادعاء فعلیتہ الکفر المطلق۔ مگر یہ مسئلہ دائرہ محض فرعی فقہی ہے۔ فقہ میں فقیر بحمدہ تعالےٰ حنفی ہے اور آپ بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ تو ان مسائل کو ان جلائل پر قیاس کرکے پہلو تہی کرنے کی حاجت نہیں۔ آپ کا جواب کہ نہ مسئلہ حلت غراب موجودہ دیار میں مجھے کسی قسم کا شبہ یا خلجان ہے۔ جس کے دفع کیلئے مزید تحقیق کی ضرورت سوئے اتفاق سے سخت بے محل واقع ہوا۔ فقیر نے کب کہا تھا۔ کہ آپ کوّے کے مسئلے میں حالت شک میں ہیں۔ بلکہ صاف لفظ تھے۔ کہ بغرض رفع شکوک عوام وتمیز حلال وحرام خاص آپ سے بعض امور مسئول اور آپ کی نسبت یہ الفاظ تھے۔ ضرور ہے کہ آپ اس مسئلہ کے تمام اطراف وجوانب پر نظر ڈال چکے اور جمیع الاما علیہ پڑتال چکے ہوں گے۔ تحقیق تنقیح تطبیق ترجیح سبھی کچھ کر لی ہوگی۔ جن سے صاف روشن تھا۔ کہ آپ کو حلت میں متشاک ومتردد نہ جانا نہ آپ کے خلجان کے لئے مراسلہ بھیجا۔ آپ کو شک نہیں عوام کو تو شکوک ہیں۔ مسلمانوں میں اختلاف

Marfat.com

پڑا ہے آتش خشام شعلہ زا ہے۔ ایک طائفہ آپ کا مقلد آپ کے فتوے سے حلت کا معتقد ہے۔ تو کیا رفع نزاع بین المسلمین سے آپ کو غرض نہیں۔ بنگاہ انصاف صاف ہو تو یہ جواب بے محل ہی نہیں بالکل برعکس آیا آپ اس مسئلے میں حالت شک میں ہوتے تو یہ جواب کچھ قرین قیاس ہوتا کہ میں اس میں کیا کہوں میں تو خود تردد و شک میں پڑا ہوں اور جبکہ آپ کو حکم شرعی تحقیق ہے شبہ و خلجان اصلا باقی نہیں تو جو آپ کے خیال میں خلاف حق پر ہیں حلال خدا کو حرام جانتے ہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ حق ان پر واضح کیجئے۔ نہ کہ بعد سوال بھی جواب نہ دیجئے۔ دیکھئے تو خود آپ کے معتقدین اسی مذکور اشتہار پرچۂ دوم میں کیا کہتے ہیں۔ حق میں باطل ان کو ملانے کی کوشش جن کی طرف سے ہوئی ان کو جواب دینے اور عین وقت پر دودھ پانی علیحدہ کر دینا فرض منصبی آپ اس مراسلہ فقیر کو مسئلہ دائرہ میں سوال سائل سمجھے مناظرۂ مقابل یا ہ اولا یعنی کچھ نہ کھلا۔ بر تقدیر اول۔ اس جواب کا حسن آپ خود جان سکتے ہیں جسے یہ سمجھے کہ دلیل شرعی سے مسئلہ شرعیہ کی تحقیق پوچھتا ہے۔ اس کا یہ کیا جواب ہوا کہ ہمیں تحقیق ہے۔ جی وہ آپ کی اس تحقیق کو ہی تو پوچھتا ہے کہ کیا ہے ان شبہات کا اس میں کیوں کر انتفا ہے نہ یہ کہ آپ کو تحقیق ہے یا نہیں ما دھل کے مقاصد میں فرق نہ کرنا خامی سے بھی بعید ہے۔ نہ کہ مدعیان علم۔ بر تقدیر ثالث جو کلام آپ نے نہ سنا نہ سمجھا اس پر جزافاً یہ جواب کیسا بے سنے سمجھے کیوں کر معلوم ہو کہ اس نے کیا کہا۔ اور آپ کو جواب میں کیا کہنا چاہیئے۔ وہی تقدیر ثانی یعنی گمان مناظرہ اس پر بھی یہ جواب نہایت عجاب۔ کیا حلت غراب موجود پر کوئی نص قطعی آپ کے پاس تھا۔ یا جانے دیجئے مخاص ان کو توں کا نام لے کر ائمہ مذہب نے حکم حل دیا تھا۔ جس کے سبب آپ کو ایسا تیقن کلی تھا

Marfat.com

کہ مناظر کلام بھی سننے کا دماغ نہ ہو اکبری یقینی ہونا درکنار یہاں سرے سے اپنے صغری ہی پر آپ کسی کتاب معتمد کا نص دکھا سکتے مثلاً عقعق کو کتابوں میں اختلافی حلال ضرور لکھا۔ مگر یہ کس کتاب میں ہے کہ یہ کوے جن میں گفتگو ہے عقعق ہیں یہ تو آپ یا آپ کے اساتذہ نے اپنی اٹکلوں ہی سے ٹھہرا لیا ہوگا۔ پھر اٹکلوں پر ایسا تیقن کہ مطلق شبہ نہیں اصلا خلجان نہیں مزید تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں مناظر کی بات سنیں گے بھی نہیں یعنی چہ۔ کیا کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن نہیں کیا آپ یا آپ کے اساتذہ کی اٹکل میں غلطی ممکن نہیں۔ آپ کے معتقدین تو اسی اشتہار غراب پرچہ اولے میں آپ کی خطائیں نگاہ عوام ہلکے ٹھہرانے کے لئے حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا تک بڑھ گئے۔ کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں۔ اور بشریت سے اولیا کیا معنی انبیا علیہ السلام بھی خالی نہیں حالانکہ ایسی جگہ اکابر کو ضرب المثل بنانا سوے ادب ہے۔ اور قائل مستحق تعزیر شدید شفا شریف میں ہے۔ الوجہ الخامس ان لا یقصد نقصا و لا یذکر عیبا و لا سبا لکن ینزع بزکر بعض اوصافہ علیہ الصلوۃ والسلام ویستشھد ببعض احوالہ علیہ الصلوۃ والسلام الجائزۃ علیہ فی الدنیا علی طریق ضرب المثل والحجۃ لنفسہ اوغیرہ اوعلی التشبہ بہ اوعند ھضیمۃ نالتہ اوغضاضۃ لحقتہ کقول القائل ان قیل فی السوء فقد قیل فی النبی او ان کذبت فقد کذب الانبیاء او انا اسلم من السنۃ الناس ولم تسلم منھم انبیاء اللہ وانما اکثرنا بشاھد ھا مع اشتما ناحکایتھا الساھل کثیر من الناس فی ولوج ھذا الباب الضنک وقلۃ علمھم بعظیم ما فیہ من الوزر یحسبونہ ھینا وھو عند اللہ عظیم فان ھذہ۔

Marfat.com

کلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافت الی الملئکة والانبیاء نقصا ولا قصد قائلها غضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة حتی شنیة فی کرامتنا لها او معرة قصد الانتفاء عنها وضرب مثلا لمن عظم الله خطرہ فحق هذا ان درئ عنه القتل الادب والمسجن وقوة تعزیرہ بحسب شنعة مقالة مختصرا۔ خیر یہ باتیں تو وہ جانتے ہیں جنہیں حق سبحانہ وتعالےٰ نے اپنے محبوبان کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا حسن ادب بخشا ہے۔ کلام اس میں ہے کہ انبیا تک کا آپ کی خاطر یوں ذکر لایا جائے تو سخت عجیب ہے کہ آپ کا خیال اس سے بڑھ کر اپنے آپ یا اپنے اساتذہ کو بالکل بشریت سے خالی بنائے میرے پاس آپ کی مہری تحریر ہے جس میں آپ نے بزعم خود یہ مان کر کہ کتب فقہ میں اُلّو کو حلال لکھا ہے پھر ان کے حکم کو محض غلط کہا اور فقہا کو بے تحقیق کئے حکم شرعی لکھ دینے کی طرف نسبت کر دیا۔ اسی کو یاد کر کے آپ نے مناظر کا کلام بگوش ہوش سنا ہو تا کہ جیسے اگلے فقہائے کرام نے آپ کے زعم میں اُلّو کی حلت بے تحقیق لکھ دی۔ شاید یوں ہی کوّے کے باب میں آپ کو اور آپ کے اساتذہ کو دھوکا لگا اور بے تحقیق حرام کو حلال سمجھ لیا ہو۔ یا آپ اور آپ کے اساتذہ بشریت سے بالکل خالی سہی یہ خطا بھی فقہا ہی کے ماتھے جائے شاید انہوں نے

بقیہ حاشیہ ۱؎ بے ادبی کی پانچویں صورت یہ ہے۔ کہ قائل نہ توتوہین کا ارادہ کرے نہ کوئی برائی یا دشنام زبان پر لائے مگر ذکر بعض اوصاف نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف جھکے یا بعض احوال کو کہ حضور پر دنیا میں روا تھے۔ دنیاوی بنائے ضرب المثل کے طور پر یا اپنے یا دوسرے کے لئے حجت لانے یا حضور سے تشبیہ دینے کو یا اپنے یا دوسرے پر سے کسی نقص یا قصور کا الزام اٹھاتے وقت (صفحہ ۴۰۹ پر دیکھئے)

Marfat.com

الو کی طرح کوّے کو بھی حلال لکھ دیا ہو مناظر کے کلام سے کشف خطا ہو اس کی بدولت حق کی معرفت عطا ہو۔ عرض اصلاً نا سننا اور یہ جواب دیدینا کہ ہمیں تحقیق ہے کسی وجہ پر کوئی معنی نہیں رکھتا مجھے معلوم نہیں کہ یہ لاتسمعوا لھذا کا صیغہ آپ کی اپنی طبیعت کا تقاضا یا متقدمین کا مشورہ تھا۔ آپ نے سنا ہو گا کہ جب ہرقل کے پاس فرمانِ اقدس پہنچا اور اس نے پڑھنا چاہا۔ اور اس نے پڑھنا چاہا۔ اور اس کا بھائی یا بھتیجہ بالغ آیا تو اس نے کیا جواب دیا یہ کہا انک لضعیف الرائے اتریدان امر الکتاب قبل ان اعلم ما فیہ تو ضرور ناقص العقل ہے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں بے مضمون معلوم کئے خط ڈال دوں ہرقل اگرچہ نبوت اقدس سے آگاہ تھا۔ مگر اسے ظاہر نہ کرتا تھا۔ ایک عام تہذیب کی بات بتا کر اس احمق کا رد کیا۔ مدعی تہذیب و عقل اسلامی کو ایک نصرانی کی فہم انسانیت سے کم

صفحہ بقیہ حاشیہ صـــ) جیسے قائل کا کہنا ہے کہ مجھے برا کہا گیا تو نبی کو بھی تو لوگ برا کہتے تھے۔ یا مجھے جھٹلایا تو لوگوں نے انبیاء کی تکذیب کی ہے یا میں لوگوں کی زبان سے کیا بچوں کہ انبیا تک ان سے سلامت نہ رہے۔ وامام فرماتے ہیں ہم نے یہ الفاظ بآنکہ ان کی نقل ہم پر گراں تھی۔ اس لئے بکثرت ذکر کئے کہ بہت لوگ اس تنگ دروازے میں گھس پڑنے کو سہل سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اس میں جو سخت وبال ہے اس سے کم واقف ہیں۔ اُسے آسان جانتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے نزدیک سخت بات ہی ہے۔ تو یہ اقوال اگرچہ زدشنام پر مشتمل ہے نہ ان میں انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کی طرف کسی نقص کی نسبت ہے۔ نہ قائل نے تنقیص شان کا ارادہ کیا پھر بھی اس نے نہ نبوت کا تقدس کیا نہ رسالت کی تعظیم کہ جن کے شرف کو اللہ عزوجل نے عظمت دی ان کے ساتھ اپنی ذات کو تشبیہ دی کسی فضیلت میں کہ اسے ملی یا کسی نقص کا الزام اٹھانے کو یا ان کے ذکر پاک کو ضرب المثل بنایا تو ایسے سے اگر قتل دفع بھی کریں تو وہ تعزیر و قید اور اپنے قول کی برائی کے لائق سخت سزا کا مستحق ہے۔

Marfat.com

نہیں رہنا چاہیے ہاں یناق ارزق احمر احمق کی رائے پسند ہو تو جدا بات ہے۔ رہا آپ کا فرمانا کہ بحث مباحثہ مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر فرصت ذرا سی بنا پر یہ جبروتی حکم کہ میں نے آپ کا مسئلہ بھی نہ سنا ہے۔ اور نہ سننے کا قصد ہے۔ براہین قاطعہ تو خاص ردد مجادلہ کا رسالہ ہے اس کی تقریظ میں آپ لکھتے ہیں۔ احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ مناظرہ و مباحثہ کا شوق نہ ہونا گر تحریرات مناظرہ نہ دیکھنے کو مستلزم تو ننانوے حجم کا طومار حرف بحرف بغور آپ نے کیوں کر دیکھا اور مستلزم نہیں تو فقیر کا ایک ورق کا رسالہ ملنے سے کیوں اجتناب ہوا۔ اگر کہیے کہ وہ رسالہ پسند تھا۔ یہ ناپسند لہٰذا اسے بغور دیکھا اسے بے غوری سے بھی نہ سنا تو صراحۃً گو نہ ہے پسند و ناپسند دیکھے سننے پر متفرع ہے۔ بے دیکھے سنے رجماً بالغیب استحسان و استہجان کس خواب کی تعبیر سمجھا جائے علاوہ بریں مناظرہ میں خود آپ کے چند اوراقی رسائل مثل ردا الطغیان و رسالہ تراویح و ہدایۃ الشیعہ چھپے ہیں۔ مگر یہ کہیے کہ بحمد اللہ تعالیٰ فرق بین ہے۔ جس پر یہ شوق و بے شوقی مبتنی ہے۔ یعنی نہ ہر جائے مرکب والے آخرہ آپ کا فرمانا کہ میں نے آپ کا مسئلہ نہ سنا۔ ع

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا۔

گر کارڈ دیکھنے والے اس پر چیں چیتے اور کہتے ہیں یہ فرمانا کہ بندے نے اس وقت تک کوئی اس مسئلہ میں نہ کوئی موافق تحریر سنی ہے نہ مخالف نہ آئندہ ارادہ سننے کا ہے مجھے اس وقت سے پہلے یہ بھی خبر نہ ہوئی تھی۔ کہ اس مسئلہ میں کوئی تحریر کسی طرف سے چھپی ہے۔ اسی امر کی بیش بندی ہے جو مراسلہ کے سوال اول میں معروض ہوا تھا کہ دونوں پرچہ مذکورہ آپ کی رائے سے ہیں یا بالائی لوگوں نے بطور خود شائع کیے علی الثانی ان کے

Marfat.com

سب مضامین آپ کو قبول ہیں یا کل مردود یا بعض بحال سکوت وہ پرچے آپ ہی کے قرار پائیں گے ظاہر یہ ہے کہ آپ نے ضرور یہ شقوق سنیں اور ان سے مفر اصلا نظر نہ آئی سوا اس صورت کے کہ سرے سے کانوں پر ہاتھ دھر لیے کہ میرے کان تک ان کی خبر بھی نہ پہنچی۔ مضمون سننا تو بڑی بات ہے یہ میں کیسے کہہ دوں کہ مقبول ہیں۔ یا مردود اور واقعی قبول کرنے میں سارا بار اپنے سر آنا تھا اور نہ قبول کرنے میں معتقدین کا دل دکھتا بلکہ غالباً اپنا ہی ساختہ پرداختہ باطل ہوتا تھا۔ ناچار سوا اس انکار کے علاج کیا تھا ورنہ کیوں کر قرین قیاس ہو کہ آپ کا مسئلہ آپ کا معاملہ آپ کا فرقہ آپ کا سلسلہ شہروں شہروں شور و غلغلہ اور آپ کو کانوں کان خبر نہیں اور طرفہ یہ کہ آپ خود اسی کارڈ میں فرماتے ہیں نفس مسئلہ مجھ سے ہزاروں مرتبہ مجھ سے کسی نے پوچھا اور میں نے بتلا دیا۔ اب نہ معلوم پچاس سال کے بعد یہ غل شور کیوں ہوا۔ غل شور کی خبر ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ غل کیا اور کس پیرایہ میں ہے۔ لطف یہ کہ معتقدین معرض بیان میں سکوت سے عرفاً اقرار دے چکے ہیں کہ ان کے مضامین آپ ہی کی تعلیم ہیں ضمیمہ تحفۂ ہند کے اس بیان پر کہ یہ لچر اعتراضات مجوزین اکل زاغ ہذا کے ہیں۔ جو غالباً ان کے کسی تعلیم دہندہ نے ہدایت فرمائی ہے جن کے ارشاد کے موافق بحکم ؏

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید

اس موذی خبیث زاغ کا کھانا اس فریق نے اختیار کیا ہے آپ کو معلوم ہو کہ یہ پیر مغاں باتفاق فریقین آپ ہیں۔ خود آپ کے معتقدین پرچہ اولیٰ میں فرماتے ہیں شک نہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی بشر ہیں۔ لیکن یہ کون سعادت مندی ہے کہ بلا سوچے سمجھے ایسے پیر مغاں فقیہ مسلم پر اعتراض کر بیٹھے واہ رے زمانہ غافل و مدہوش میں بہ

Marfat.com

شور و خروش اور پیر مغاں در خواب خرگوش۔ خیر یہ تو آپ جانیں یا آپ کے مرید
کلام اس میں ہے کہ ضمیمہ شحنہ کا یہ کلام تردید والوں نے دیکھا اور آپ کا تبریہ نہ کیا اب ظاہر
تو یہ ہے کہ جو ظاہر تھا وہ ظاہر تھا۔ وہ ظاہر ہو لیا۔ ع

نہاں کے ماند آں رازے الخ

کتب متداولہ درسیہ سے کوا حلال ہونے کا ادعا اسی وقت تک سزا ہے کہ جواب سوالات سے دامن کھینچا ہے۔ بمبر دار ہر سوال کا جواب صاف صاف بے پیچ و تاب دیتے ہیں تو بعونہ تعالیٰ کھلا جاتا ہے کہ یا غراب البین بالیت بینی وبینک بعد المشرقین آپ فرماتے ہیں۔ صرف یہ کارڈ آپ کے رفع انتظار کے لئے بھیجا ہے۔ ورنہ اس کی بھی حاجت نہ تھی۔ میں کہتا ہوں کہ حاجت تو کوا کھانے کی بھی نہ تھی۔ اب کہ دافع ہو لیا۔ مسائل شرعیہ کا جواب دینے کی ضرور حاجت ہے۔ تقریر بالا یاد کیجئے۔ خیر یہ تو آپ کے عذر کا ضروری جواب تھا۔ جس سے مقصود مسئلہ شرعیہ میں وضوح حق کا فتحباب تھا۔ اگر آپ بنظر مخالفت اسے اپنے کارڈ کا رد سمجھیں بلکہ گلوئے کارڈ پر کارد جانیں۔ مجھے اس سے بحث نہیں مجھے اپنی نیت معلوم ہے میں آپ سے پھر گزارش کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے سے رفع اختلاف بھلا ہے۔ آپ کا معتقد گروہ دوسرا قرآن سے کہے تو نہیں سنتا آپ کی بے دلیل کی سنتا ہے۔ اور وہ خود بھی اشارے اشارے میں کہہ چکا کہ ہمارے مولوی سے طے ہو جانا اولیٰ ہے۔ اور اب تو آپ کو پچاس برس سے یہ مسئلہ چھان رکھنے کا ادعا ہے آپ نے اساتذہ سے بھی تحقیق کر لینا لکھا ہے۔ دوسرا آپ سے وضوح حق کے لئے سوالات شرعیہ کر رہا ہے۔ اور حق سبحنہ وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں حق صاف بیان فرمانے کا عہد لیا ہے قال تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق الذین

Marfat.com

اوتو الکتب لتبیننہ للناس پھر سوالات نہ سننے اور جوابات نہ دینے کی وجہ کیا ہے
آپ مناظرہ کا خوف نہ کیجئے میں اطمینان دلاتا ہوں کہ یہ سوالات مخاصمانہ نہیں صرف
ظہور حق کے لیئے ہیں آپ کا کارڈ پانچویں دن بعد ظہر آیا آج رجسٹری کا وقت نہیں یہ
خط انشاء اللہ تعالٰی کل رجسٹری شدہ حاضر ہوگا۔ شنبہ ۱۶ شعبان تک جواب جملہ سوالات
تین روز آئندہ میں آنے کا مژدہ یا تعیین مدت کا وعدہ ملے ورنہ فقیر اتمام حجت کر چکا ہے
سوالات شرعیہ کا جواب نہ دینے اور مسلمانوں میں اختلاف ڈال کر الگ ہو بیٹھنے کا مطالبہ
حشر میں ہوا تو جب ہوگا یہاں بھی عقلاء اس پہلو تہی کو جواب عجز پر محمول کریں گے۔
آئندہ اختیار بدست مختار جواب میں جملہ شرائط مراسلہ سابقہ ملحوظ رہیں اور سوال اوّل
کا جواب دینے کو وہ دونوں پرچے اور جو تحریرات چھپی ہوں امر دین در فع نزع مسلمین
کے لئے ایک گھڑی بھر کی کلفت اٹھا کر براہین قاطعہ کی طرح اوّل سے آخر تک
بغور سن لیجئے اور جلد جواب دیجئے۔ واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا
اللہ ونعم الوکیل وصلے اللہ تعالٰی علی الحبیب الجلیل آلہ وصحبہ اولی التبجیل
آمین والحمد للہ رب العالمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ یازدہم شعبان معظم

سنہ ۱۳۲۰ھ

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا
ولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

رسالہ حرمت تصویر

عطایا القدیر فی حکم التصویر

۱۳۳۱ھ

تصنیف لطیف

مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ مولانا الشاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ
من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ المکرمین عندہ

مسئلہ از احمد آباد محلہ جمالپور متصل مسجد کانچ مرسلہ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب ۲۹ صفر ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ان دنوں شہر احمد آباد میں کاپیاں فوٹوگراف کی ۲۰ آنے کو بک رہی ہیں اور نمونہ اصلی خدمت میں آپ کی مرسل ہے۔ آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں۔ یہ فوٹو حضرت پیر ابراہیم بغدادی عم فیضہ الصوری والمعنوی سجادہ نشین خانقاہ حضرت غوث اعظم حضرت پیران پیر قدس اللہ سرہ العزیز کا ہے۔ اس کو احمد آبادی وغیرہ تبرک کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس کا رکھنا مکانوں میں حرام ہے یا نہیں اور جس مکان میں یہ فوٹو ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے آئیں گے یا نہیں اور اس فوٹو کے رکھنے سے برکت نازل ہوگی یا نہیں اور برزخ شیخ جمانے کے لئے فوٹو شیخ کا سامنے رکھ کر اس کا برزخ جمانا شریعت وطریقت میں جائز ہے یا نہیں؟ بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الخالق الباری المصور الذی صورنا فاحسن

Marfat.com

صورنا وخلق وحده العالم نقيره وقطميره وقضى بالعذاب و شديد العقاب على الذين يضاهئون خلق الله فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة والصلوٰة والسلام على من اتى بمحق الاوثان وحرم التصوير صغيره وكبيره و جعله كبيرة وعلى اٰله وصحبه وابنه الاكرم الغوث الاعظم و سائر حزبه صلاة وسلاما توازيان عزه و توقيره. رب انى اعوذ بك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون.

اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتدا یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی بتدریج شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وقالوا لاتذرن اٰلهتكم ولاتذرن ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق ونسرا کی تفسیر میں ہے قال كانوا اسماء رجال صالحين من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطٰن الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم التى كانوا يجلسون انصابا وسموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك ونسخ العلم عبدت.

عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابوجعفر بن المہلب سے راوی قال كان ود رجلا مسلما وكان محببا فى قومه فلما مات عسكروا حول قبره

Marfat.com

فی ارض بابل وجزعوا علیہ فلما رای ابلیس جزعہم علیہ تشبہ فی صورۃ انسان ثم قال اری جزعکم علی ھذا فہل لکم ان اصور لکم مثلہ فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ قالوا نعم فصور لہم مثلہ و وضعوہ فی نادیہم وجعلوا یذکرونہ فلما رای ما بہم من ذکرہ قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا فیکون فی بیتہ فتذکرونہ قالوا نعم فصور لکل اھل بیت تمثالا مثلہ فاقبلوا فجعلوا یذکرونہ بہ قال وادرک ابناؤہم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ وتناسلوا ودرس امر ذکرہم ایاہ حتی اتخذوہ الھا یعبدونہ من دون اللہ قال وکان اول ما عبد غیر اللہ فی الارض ود الصنم الذی سموہ بود۔

نیز صحیحین بخاری و مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائہ کنیسۃ یقال لہا ماریۃ و کانت ام سلمۃ وام حبیبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتتا ارض حبشۃ و ذکرتا من حسنہا وتصاویر فیہا فرفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راسہ فقال اولئک اذا مات فیہم الرجل

Marfat.com

الصالح بنوا على قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تیلک الصور اولئک شرار خلق اللہ ۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے صوروا فیہ تیلک الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بھم وترغیبا فی العبادۃ لاجلھم ثم جاء من بعدھم فزین لھم الشیطن اعمالھم وقال لھم سلفکم یعبدون ھذہ الصور فوقعوا فی عبادۃ الاصنام۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ لاتدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ "رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو" رواہ الائمۃ احمد والستۃ والطحاوی عن ابی طلحۃ والبخاری والطحاوی عن ابن عمر وعن ابن عباس ومسلم وابوداؤد والنسآئی والطحاوی عن ام المؤمنین میمونۃ ومسلم وابن ماجۃ والطحاوی عن ام المؤمنین الصدیقۃ واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی ھریرۃ والامام احمد و لدارمی وسعید بن منصور وابوداؤد والنسآئی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابویعلی والطحاوی وابن حبان والضیاء و لشاشی وابونعیم فی الحلیۃ عن امیر المؤمنین علی و لامام مالک فی الموطا والترمذی والطحاوی عن و سعید الخدری و حمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر

Marfat.com

عن اسامۃ بن زید و الطحاوی العاوی عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم وفصلنا ھا فی فتاونا۔ اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہو سکتا ہے نہ اس وبالِ عظیم سے بچا سکتا ہے بلکہ معظمِ دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے گی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت پرستی کی صورت اور گویا ملتِ اسلامی سے صریح مخالفت ہے۔ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جس پر ان کو بدتر بن خلق فرمایا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا اور نبی بھی کون حضرت شیخ الانبیاء خلیلِ کبریا سیدنا ابراہیم علیٰ ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم، کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلاۃ والسلام کی تصویریں دیوارِ کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیجکر وہ سب محو کرادیں جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے، پانی منگا کر بنفسِ نفیس انہیں دھودیا۔ اور بنانے والوں کو "قاتل اللہ" فرمایا اللہ انہیں قتل کرے۔ ھذا معنی ما روی البخاری فی صحیحہ و الامام الطحاوی عن ابن عباس والامام احمد وابوداؤد عن جابر بن عبداللہ وعمر بن شیبۃ والامام الطحاوی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کما فصلناہ فی فتاونا۔

ہاں بادی النظر میں یہاں یہ شبہ گزر سکتا ہے کہ صاحبزادہ موصوف کی یہ تصویر صرف

Marfat.com

سینے تک ہے اور انسان اتنے جسم سے زندہ نہیں رہتا۔ اور دُرِ مختار میں ہے کہ جب تصویر سے وہ حصہ محو کر دیا جائے جس کے بغیر حیات نہ ہو تو وہ ممانعت سے مستثنیٰ ہے حیث قال لو کانت صغیرۃ لا تتبین تفاصیل اعضائھا للناظر قائما وھی علی الارض ذکرہ الحلبی او مقطوعۃ الراس او الوجہ او ممحوۃ عضو لا تعیش بدونہ او لغیر ذی روح لا یکرہ۔ اور بنانے کے بعد مٹا دینا اور سرے سے نہ ہونا دونوں کا ایک حکم ہے۔ رد المحتار میں ہے قولہ او مقطوعۃ الراس ای سواء کان من الاصل او کان لھا راس ومحی۔

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق۔

یہاں یہ قول اس کا ہو سکتا ہے جس نے خدمتِ فقہ و حدیث نہ کی، نہ اسے مقاصدِ شرع پر نظر ملی۔ اوّلاً مقامِ تنقیح میں سرے سے یہ عبارت در ہی محلِ نظر ہے، فقیر نے جس قدر کتبِ فقہیہ متون و شروح و فتاویٰ حاضر ہیں سب کی طرف مراجعت کی، بیانِ حکم میں اس تعمیم پر درِ مختار کا سلف نہ پایا یہاں تک کہ بحر و دُرر کہ اکثر ماخذ کتاب ہیں ان میں بھی اس کا نشان نہیں عامہ کتب مثل ہدایہ[1] و وقایہ[2] و نقایہ[3] و کنز[4] و وافی[5] و غرر[6] و اصلاح[7] و ملتقی[8] و منیہ[9] و نور الایضاح[10] و ہدایہ[11] و شرح[12] وقایہ و برجندی[13] و تبیین[14] و کافی[15] و دُرر[16] و ایضاح[17] و مجمع[18] الانہر و مراقی[19] الفلاح و فتح[20] القدیر و عنایہ[21] و خانیہ[22] و خزانۃ[23] المفتین و ہندیہ[24]، حتیٰ کہ خود جامع[25] صغیر محررِ مذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ میں صرف ذکرِ راس پر اقتصار فرمایا کہ اگر تصویر بے سر کی ہو یا اس کا سر کاٹ دیں تو کراہت نہیں۔ اور خلاصہ[26] پھر اس کی تبعیت سے تنویر[27] الابصار و حلیہ[28] و بحر[29] الرائق و جامع[30] الرموز و غنیہ[31] و صغیری[32] و شرح[33] نقایہ و عبد الحلیم[34] علی الدرر میں "وجہ" کا اضافہ کیا کہ چہرہ مٹا دینا بھی سر کاٹ دینے کے مثل ہے

Marfat.com

ذخیرۃ العقبی وشلبی علی الزیلعی وحسن عجیمی علی الدرر وسعدی آفندی علی العنایہ سے مسکین علی الکنز
حتیٰ کہ ابوالسعود ازہری نے بھی کہ درمختار سے کثیر الاخذ ہیں، زیادت سے اصلاً تعرض نہ کیا۔

اقول اور ذکر وجہ حقیقۃً زیادت نہیں کہ راس کا اطلاق اکثر چہرے پر آتا ہے۔ گردن جدا کر دینے کو سر کاٹنا ہی کہتے ہیں، تو مقصود خلاصہ اس کا افادہ ہے کہ محو بھی مثل قطع ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے ان کان مقطوع الرأس لا باس بہ و لو محی وجہ الصورۃ فھو کقطع الرأس۔

ثم اقول دیگر اعضاء وجہ و راس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدارِ حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے، ولہذا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا نام تصویر رکھا اور شک نہیں کہ فقط چہرے کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اسی پر اقتصار کرتے ہیں۔ ملوکِ نصاریٰ کہ سکے میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرے تک رکھتے ہیں اور بے شک عامہ مقاصد تصویر چہرے سے حاصل ہوتے ہیں و انما الشیئ بمقاصدہ امام اجل ابوجعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال الصورۃ الرأس فکل شیئ لیس لہ رأس فلیس بصورۃ اور اسی طرف عبارتِ ہدایہ ناظر، حیث قال اذا کان التمثال مقطوع الرأس فلیس بتمثال۔
بلکہ یہ جامع صغیر میں نص امام کبیر ہے محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اذا کان راس الصورۃ مقطوعا فلیس بتمثال۔
لاجرم امام نسفی نے وافی و کافی میں تصریح فرمائی کہ اگر تصویر کا سر مقطوع نہیں، کراہت مدفوع نہیں، وھذا نصہ لو کان فوق رأسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ صورۃ غیر مقطوع راسھا کرہ۔ ظاہر ہے کہ نیم قد یا سینہ تک

Marfat.com

کی تصویر پر بھی صادق ہے کہ اس کا سر مقطوع نہیں تو حکمِ منع مرفوع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثانیاً قول درمختار ہے یہ ہے جس پر محشیوں نے تقریر اور خادمی نے حاشیہ درر میں تبعیت کی حیث قال مقطوعة الرأس والمراد ممحوة عضو لا تعیش بدونه کالوجه۔ بیانِ مسئلہ میں اگرچہ یہ تعمیم فقیر نے کہیں نہ پائی مگر ایک مسئلہ کی دلیل میں کلامِ فتح سے اس کی طرف اشارہ سمجھا گیا اذ قال لو قطع یدیها ورجلیها لا ترتفع الکراهة لان الانسان قد تقطع اطرافه وهو حی۔ علامہ طحطاوی نے اس سے وہ تعمیم استنباط فرمائی، حاشیہ مراقی الفلاح میں لکھا افاد بهذا التعلیل ان قطع الرأس لیس بقید بل المراد جعلها علی حالة لا تعیش معها مطلقا۔ **اقول** اس استنباط میں نظر ظاہر ہے فان حاصل کلام الفتح ان هذا مکروه لکونه علی حالة یعاش معها وکل ما کان کذا فهو مکروه ولا یلزم منه ان کل ما هو مکروه فهو کذا فان الموجبة الکلیة لا تنعکس کنفسها ووجدت نظیره فی الهدایة اذ قال الطلاق علی ضربین صریح وکنایة فالصریح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا یقع به الطلاق الرجعی لان هذه الالفاظ تستعمل فی الطلاق ولا تستعمل فی غیره فکان صریحا وانه یعقب الرجعة بالنص ولا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال اھ **اقول** فمناط الصراحة هو غلبة الاستعمال کما افاد

Marfat.com

اخرا فما لم يستعمل فی غير الطلاق كان اولی بالصراحة فيه فلذا علل به الصراحة فی الالفاظ الثلاثة وهو لا يفيد ان هذا يستعمل فی غيره نادرا لا يكون صريحا فيه وبالجملة هو تعليل بما يتضمن العلة مع شیئ زائد يفيده من باب اولی كذا ههنا مناط المنع هو الرأس ولو وحده فاذا كان جميع ما يحتاج اليه للحيوة باقيا تضمن العلة مع زائد افاد المنع بالاولی فلا تدافع بين كلامی الهداية اولا واخرا وقد كان افاد هذا فی الفتح نفسه اذ قال ما غلب استعماله فی معنی بحيث يتبادر حقيقة او مجازا صريح فان لم يستعمل فی غيره فاولی بالصراحة فلذا رتب الصراحة فی هذه الالفاظ علی الاستعمال فی الطلاق دون غيره اھ ثم زعم التدافع مع انه قد اندفع بما قرر ولله الحمد۔

اسی طرز پر ایک بحث میں ان کے تلمیذ امام ابن امیر حاج کے کلام سے اشارہ نکل سکتا ہے اور ویسا ہی اس کا جواب ہے حيث يقول اما قطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس علی حاله فلا يبقی الكراهة لان من الطير ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك كذا ذكروه وهو قاصر علی الطير والظاهر ان الكراهة

Marfat.com

لاتنتفى فى غيره من الحيوانات بهذا الصنيع كما لا تنتفى فيه فيحتاج الغير الى توجيه غير هذا ولعل الاولى ان يقال لان الحيوان الحى قد يجعل على رقبته شيئ ساتر لها من خيط او غيره لغرض من الاغراض فيكون هذا بمنزلته فلا تزول به الكراهة ثم لم اقف على انه لو فصل بين نصفه الاعلى والاسفل بخيط حتى صار كانه مقطوع شطرين هل تزول الكراهة الظاهر انها لا تزول كما فى الرأس لنحو ما ذكرنا آنفا فى الرأس ولاسيما فى الآدمى فان ذلك يكون فيه بمنزلة شد الوسط والله تعالى اعلم اهـ

اقول والاتيان بلفظ الظاهر فى الموضعين من شدة ورعه رحمه الله تعالى والا فالحكم مقطوع به فيهما ولا يتوهم احد ان لو ربط خيط فى عنق صورة انسان او بهيمة او فى وسطها ذهب الحكم الشرعى وجاز اقتناؤها ثم ليس حاصله الا مثل ما فى الفتح ان كل ما لا ينافى الحيوة لا ينفى الكراهة ولا يلزم منه ان كل ما ينافى الحيوة ينفى الكراهة كما لا يخفى الا ترى ان كل ما لا ينافى الانسانية لا ينفى الحيوانية اذ لو نفى الحيوانية لنافى الانسانية وليس ان كلما ينافى الانسانية

Marfat.com

ینفی الحیوانیۃ کالصھیل والنھیق والتوھب فان کل ذلک ینافی الانسانیۃ ولا ینفی الحیوانیۃ۔

عجب نہیں کہ مدقق علائی نے انہیں عبارات فتح وحلیہ کو دیکھ کر یہ تعمیم اضافہ فرمائی ہو حالانکہ وہ مفید تعمیم نہیں، ہاں کلام امام ابوجعفر طحاوی میں فقیر نے اس کی طرف اشارہ پایا۔

حیث قال رحمہ اللہ تعالٰی بعد ما احتج علی من قال بکراھۃ الصورۃ مطلقا ولو لغیر حیوان کشجر مثلا باحادیث فیھا الامر بقطع رأس التماثیل ما نصہ فلما ابیحت التماثیل بعد قطع رأسھا الذی لو قطع من ذی الروح لم یبق دل ذلک علی اباحۃ تصویر ما لا روح لہ وعلی خروج ما لا روح لمثلہ من الصور مما قد نھی عنہ فی الاثار التی ذکرنا فی ھذا الباب وقد روی عن عکرمۃ فی ھذا الباب ایضا ما حدثنا محمد بن النعمٰن (فذکر بسندہ) عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الصورۃ الرأس الی اخر ما تقدم۔

کلام دُر کے لئے یہ غایت ابدائے سند ہے۔ **اقول** اگرچہ ان کا آخر کلام اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے استناد بتا رہا ہے کہ تصویر نہ رہنا حکم منع سے خارج کرنے کا مدار ہے اور یہی چاہئے کہ شرع نے حکم منع تمثال ظاہر غیر مستہان پر فرمایا۔ تو جب تک تمثال بلا اہانت ظاہر ہے منع باقی ہے۔ ہاں جب تمثال نہ رہے یا اہانت ہو منع نہ رہے گا کہ مناطِ منع منتفی ہو گیا۔

Marfat.com

قطع سر میں تمثال نہیں رہتی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وعبارت ہدایہ وخود کلام امام اعظم سے گزرا بخلاف دیگر اعضاء کہ جب تک چہرہ باقی تصویر باقی اگرچہ اور اعضاء نہ ہوں و لہذا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حدیث آئندہ اور محرر مذہب امام محمد نے جامع صغیر اور جملہ کتب مذکورہ مذہب متون وشروح وفتاویٰ میں صرف نفی راس پر اقتصار فرمایا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہرحال اگر اسی پر چلیے **فاقول** وباللہ التوفیق۔ تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی نہ وہ کسی حال میں جملہ اعضاء مدار حیات کا استیعاب کرتی ہے عکسی میں تو ظاہر کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایکطرف کی سطح بالا کا عکس لائے گی۔ طول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادۃً حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح اور رت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے اور ڈاکٹری کی ایک تصویر خاص لیجیے جس میں اندر باہر کے رگ پٹھے تک سب دکھاتے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئے گا؟ غرض تصویر کسی طرح مابہ الحیوٰۃ نہیں کر سکتی فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتا دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں، میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

سنن ابی داؤد، جامع ترمذی وسنن نسائی وصحیح ابن حبان وشرح معانی الآثار امام طحاوی ومستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبریل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان

Marfat.com

فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیأۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطأن ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

دیکھیے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہی عرض کی کہ ان تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرمایئے جس سے ان کی ہیأت درخت کے مثل ہو جائے حیوانی صورت نہ رہے اس کا صریح مفاد تو وہی ہے کہ بے قطع رأس حکم منع نہ جائے گا کہ بغیر اس کے نہ پیڑ کی مثل ہو سکتے ہیں نہ صورت حیوانی سے خارج۔ اور اگر تنزل کیجیے تو اس قدر تو لازم کہ ایسا کر دیجیے جس سے وہ ایک بے جان کی صورت معلوم ہو اس سے حالت بے روحی مفہوم ہو ولہذا علامہ سید طحطاوی رحمہ اللہ تعالٰی نے اسی قولِ دُر کی شرح میں فرمایا قولہ لا تعیش بدونہ انما لا تکرہ الصلوٰۃ الیہا لانہا صورۃ میت وھو لا یعبد اھ **اقول** والاولٰی وھی لا تعبد لان المشرکین انما یعبدون المیت قال تعالٰی اموات غیر احیاء نعم لا یصورونھم صورۃ میت بل حی۔ اور شک نہیں کہ عکسی تصویریں اگرچہ نیم قد یا سینے تک بلکہ اگرچہ صرف چہرہ کی ہوں ہرگز نہ مثل شجر ہوتی ہیں نہ موت ذوالصورۃ کی حکایت کرتی ہیں بلکہ یقیناً جیتے جاگتے کی صورت دکھاتی ہیں اور ناظر کا ذہن ان سے حالت حیات ذوالصورۃ ہی کی طرف جاتا ہے۔ کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ مردہ کی صورت ہے اور مدار حکم اسی فہم پر تھا، نہ حیات و موت حقیقی پر جس سے تصویر کو بہرہ نہیں۔ آیا نہیں دیکھتے کہ سلاطینِ نصارٰی اپنی ایسی ہی ناقص تصویریں سکہ پر منقوش کراتے ہیں اگر اس سے حالتِ موت مفہوم

Marfat.com

ہوتی تو کبھی نہ چاہتے کہ سکے میں اپنے مردہ کی صورت دکھائیں تو انصافاً یہ عبارتِ درمختار بھی ان تصویروں سے نفی ممانعت نہیں کرتی وہ اس تصویر کے لئے ہے جسے توڑ پھوڑ کر اس حالت پر کر دیں کہ اس میں حالتِ حیات کی حکایت نہ رہے جو اسے دیکھے میت بے روح کی صورت جانے۔

اقول اور اب عجب نہیں کہ چہرہ کے سوا دیگر اعضائے مدارِ حیات کے عدم اصلی و اعدام بقطع و الطال میں معنی مقصود بحکایۃ الحیاۃ عرفاً مفہوم ہونے نہ ہونے سے بعض صُوَر میں فرق پیدا ہو بخلاف چہرہ کہ سرے سے نہ بنایا یا بنا یا ہوا توڑ دیا۔ بہرحال حکایت نہیں ہوتی کما لا یخفی فلیتامل و باللہ التوفیق۔

ثالثاً بتوفیق اللہ عزوجل وہ تحقیق بیان کریں جس سے اس بحث کے تمام علل و احکام اصول و فروع متجلی ہوں۔ تصویرِ ممنوع میں کراہت نماز و حکم ممانعت کی علت مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے مشابہت عبادتِ صنم بتائی۔ ہدایہ میں صراحۃً اسی میں حصر فرمایا حیث قال لا بان یصلی وبین یدیہ مصحف معلق او سیف معلق لانھما لا یعبدان وباعتبارہ تثبت الکراھۃ۔ فتح القدیر میں ہے قولہ وباعتبارہ تثبت الکراھۃ قدم المعمول لقصد افادۃ الحصر۔ تبیین الحقائق میں ہے لا تعبد اذا کانت صغیرۃ بحیث لا تبدو للناظر والکراھۃ باعتبار العبادۃ فاذا لم یعبد مثلھا لا یکرہ۔ اور مصلی کے کپڑوں پر تصویر ہونے کی ممانعت کو حاملِ صنم کی مشابہت سے تعلیل فرمایا جیسا کہ ہدایہ و کافی و تبیین میں ہے۔ واللفظ للھدایۃ لو لبس ثوبا فیہ تصاویر یکرہ لانہ یشبہ حامل الصنم والصلوۃ جائزۃ فی جمیع ذلک

Marfat.com

لاستجماع شرائطها و قعا و علیٰ وجہ غیر مکروہ۔

اس حصر کے منافی نہیں کہ وقتِ عبادت حالِ صنم سے مشابہت بھی عبادتِ صنم سے مشابہت ہے مگر انہیں کتب سے تعلیل مسائل میں دو علتیں اور مفہوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکہ رحمت نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔ دوسرے تعظیم تصویر۔ ہدایہ میں ہے یکرہ ان یکون فوق رأسہ فی السقف او بین یدیہ او بحذائہ تصاویر او صورۃ معلقۃ لحدیث جبریل انا لا ندخل بیتا فیہ کلب او صورۃ۔

کافی میں اتنا زائد کیا و بیت لا تدخل فیہ الملائکۃ شر البیوت

امام زیلعی نے دونوں تعلیلوں کو جمع فرمایا حیث قال لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب و لا صورۃ ولانہ یشبہ عبادتہا فیکرہ۔ نیز کتبِ ثلاثہ میں ہے لو کانت الصورۃ علی وسادۃ ملقاۃ او بساط مفروش لا یکرہ لانہا تداس و توطأ بخلاف ما اذا کانت الوسادۃ منصوبۃ او کانت علی السترۃ لانہ تعظیم لہا اھ۔ ھذا لفظ الھدایۃ و لفظ الکافی و التبیین او کانت علی الستر اعنی بدون التاء وھو اولیٰ کما لا یخفی۔

محقق نے فتح القدیر میں صرف مکان میں تصویر ممنوع بروجہ اکرام رکھے ہونے کی کراہت کو نماز کی طرف ساری بنایا اگرچہ تشبہ عبادت نہ ہو حیث قال لو کانت الصورۃ خلفہ

Marfat.com

او تحت رجلیہ ففی شرح عتاب لاتکرہ الصلوۃ
ولکن تکرہ کراھۃ جعل الصورۃ فی البیت للحدیث
ان الملئکۃ لاتدخل بیتا فیہ کلب او صورۃ
الا ان ھذا یقتضی کراھۃ کونھا فی بساط مفروش
وعدم الکراھۃ اذا کانت خلفہ وصریح کلامھم
فی الاول خلافہ وقولہ (ای صاحب الھدایۃ)
اشدھا کراھۃ ان تکون امام المصلی الی ان قال
ثم خلفہ یقتضی خلاف الثانی ایضا لکن قد یقال
کراھۃ الصلوۃ تثبت باعتبار التشبہ بعبادۃ
الوثن ولیسوا یستدبرونہ ولا یطئونہ فیھما ففیما
یفھم مما ذکرنا من الھدایۃ (ای من الکراھۃ اذا کانت
خلف المصلی) نظر وقد یجاب بانہ لابعد فی ثبوتھا
فی الصلوۃ باعتبار المکان کما کرھت الصلاۃ فی الحمام
علی احد التعلیلین وھو کونھا ماوی الشیاطین
فان قیل فلم لم یقل بالکراھۃ ان کانت تحت
القدم وما ذکرت یفیدہ لانھا فی البیت وبہ یعترض
علی المصنف ایضا حیث یقول لایکرہ کونھا فی
وسادۃ ملقاۃ فالجواب لایکرہ جعلھا فی المکان
کذلک لیتعدی الی الصلوۃ وحدیث جبریل مخصوص

Marfat.com

بذلك اھ ملخصا۔

انؒ کے تلمیذ محقق ابن امیر الحاج نے حلیہ میں صرف امتناعِ ملائکہ کے علت ہونے کا استظہار اور تشبہ پر مدار سے انکار فرمایا۔ ہاں اسے موجبِ زیادتِ کراہت بتایا وھذا نصہ فان قیل ان کانت العلۃ فی الکراھۃ کون المحل الذی تقع فیہ الصلوٰۃ لاتدخلہ الملائکۃ حینئذ لان شر البقاع بقعۃ لاتدخلہ الملائکۃ فینبغی ان تکرہ الصلاۃ فی بیت فیہ الصور سواء کانت مھانۃ اوغیر مھانۃ فان ظاھر نص الصحیحین عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ یقتضی انہ لا تدخل الملائکۃ ھذا البیت ایضًا ای ما فیہ الصورۃ مھانۃ) لان النکرۃ فی سیاق النفی عامۃ غایۃ الامر ان کراھۃ الصلاۃ فیما اذا کانت الصورۃ فی موضع سجودہ او امامہ اوفوقہ اشد وان کانت العلۃ فی الکراھۃ التشبہ بعبادۃ الصورۃ فلا تکرہ اذا لم تکن امامہ ولافوق رأسہ لان التشبہ لایظھر الا اذا کان علی احد ھذین الوجھین فالجواب ان الذی یظھر ان العلۃ ھی الامر الاول واما الباقی فعلاوۃ تفید اشدیۃ الکراھۃ غیر ان عموم النص

Marfat.com

المذکور مخصوص باخراج ما تقدم اخراجه من الکراھة اھ ملخصا۔

اسی بنا پر صورِ صغار سے نفیِ کراہت کی دلیل پر کہ ہدایہ و کافی و تبیین و عامہ مشائخ کرام نے افادہ فرمائی اور ان کے شیخ محقق علی الاطلاق نے اس پر تقریر کی، اعتراض فرمایا فقال اما عدم الکراھة اذا کانت الصورة صغیرة لاتظھر للناظر علی بعد فقالوا لانھا لاتعبد والکراھة انما باعتبار شبه العبادة و قد عرفت ما فی ھذا۔

بحر نے بحر میں ان کی تبعیت کی بلکہ ان کے استظہار پر جزم کیا فقال انما لم تکرہ الصلوٰة فی بیت فیه صورة مھانة مع عموم الحدیث ان الملائکة لاتدخله وھو علة الکراھة لوجود مخصص (الی ان قال) الا ان تکون صغیرة لان الصغار جدا لاتعبد والکراھة انما کانت باعتبار شبه العبادة کذا قالوا وقد عرفت ما فیه اھ قال فی منحة الخالق ما فیه ای ان العلة لیست التشبه بل عدم دخول الملائکة علیھم السلام اھ اقول کل کلامه ھھنا ماخوذ عن الحلیة وان لم یعز الیھا ولم یقدم ما ھو لنفی علیة التشبه من لزوم ان لاتکرہ اذا لم تکن امامه ولا فوقه فلم یستقم له قوله قد عرفت ما فیه۔

Marfat.com

پھر محقق حلبی نے اثنائے کلام میں دو علت باقی اعنی تشبہ و تعظیم کی طرف بھی میل فرمایا یہاں تک کہ صورت تشبہ و شبہ تعظیم کو موجب ٹھہرایا، اور بحر نے بدستور اتباع کیا وھذا نص الحلیۃ بعد ما قدمنا عنہما و ذکر الاحادیث المخصصۃ قال نعم علی ھذا ینبغی ان لا تکرہ الصلوۃ علی بساط فیہ صورۃ وان کانت فی موضع السجود لان ذلک لیس بمانع من دخول الملٰئکۃ کما افادتہ ھذہ النصوص۔

فان قلت الکراھۃ فی ھذہ الصورۃ انما ھی معللۃ بالتشبہ بعبادۃ الاصنام لاغیر فلم لایمکن ان یقال وجود التشبہ المذکور فی ھذہ الصورۃ ممنوع فان عباد التماثیل والصور لا یسجدون علیہا وانما ینصبونہا و یتوجھون الیھا بل الذی ینبغی ان یکرہ علی ھذا اما اذا کانت الصورۃ امامہ لافی موضع سجودہ اللّٰھم الا ان یقال انہا اذا کانت امامہ فی موضع سجود تکون فی الصلاۃ صورۃ التشبہ بالعبادۃ لہا فی حالۃ القیام و الرکوع ثم فی حالۃ السجود علیہا ان لوحظ التشبہ بعبادتہا فھو لا یعری عن نوع شبہۃ تعظیم لہا و لا شک ان ذلک ینبغی فی الصورۃ الخضوع لہا و تحقیرھا فلا باس بھذا التوجیہ وان لم یذکروہ

علامہ شامی نے تشبیہ و تعظیم دو علتیں رکھیں اور امتناع ملائکہ سے تعلیل کو نامناسب ٹھہرایا، اوّلا باتباع ہدایہ وغیرہا، فرمایا علۃ کراھۃ الصلوٰۃ بہا التشبہ، پھر چند قول کے بعد لکھا قد ظھر من ھٰذا ان علۃ الکراھۃ فی المسائل کلھا اما التعظیم او التشبہ علی خلاف ما یأتی، پھر ایک صفحہ کے بعد کلام مذکور حلیہ و بحر تلخیص کر کے فرمایا اقول الذی یظھر من کلامھم ان العلۃ اما التعظیم او التشبہ کما قدمناہ والتعظیم اعم کما لو کانت عن یمینہ او یسارہ او موضع سجودہ فانہ لا تشبہ فیھا بل فیھا تعظیم وما کان فیہ تعظیم و تشبہ فھو اشد کراھۃ وخبر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام معلول بالتعظیم بدلیل الحدیث الآخر وغیرہ فعدم دخول الملائکۃ انما ھو حیث کانت الصورۃ معظمۃ وتعلیل کراھۃ الصلوٰۃ بالتعظیم اولٰی من التعلیل بعدم الدخول لان التعظیم قد یکون عارضا لان الصورۃ اذا کانت علی بساط مفروش تکون مھانۃ لا تمنع من الدخول و مع ھٰذا لو صلی علی ذلک البساط وسجد علیھا تکرہ لان فعلہ ذلک تعظیم لھا والظاھر ان الملائکۃ لا تمتنع من الدخول بذلک الفعل العارض۔

عجب ہے کہ علامہ تو اس کا کی نے ... یہیں بعض صُور میں تعظیم و تشبہ دونوں منتفی مان کر کراہت

Marfat.com

ثابت مانی۔ درمختار میں ہے اختلف فیما اذا کان التمثال خلفہ والاظہر الکراہۃ۔ ردالمحتار میں ہے لکنہا فی الیسر لانہ لاتعظیم فیہ ولا تشبہ معراج۔ علامہ شامی نے اس نفی کی یہ توجیہ کی قلت وکان عدم التعظیم فی التی خلفہ وان کانت علی حائط او ستر ان فی استدبارھا استہانۃ لہا فیعارض ما فی تعلیقہا من التعظیم بخلاف ما علی بساط مفروش ولم یسجد علیہا فانہا مستہانۃ من کل وجہ۔

اقول اور عجب تر یہ کہ باوصف انتفائے وصفین اثبات کراہت کی یہ توجیہ فرما کر اس کے متصل ہی وہ لکھا کہ قد ظہر من ھذا ان علۃ الکراہۃ فی المسائل کلہا التعظیم او التشبہ وھل ھو الا تفریع علی النقیض۔

یہ ہیں بظاہر سات رنگ کے اقوال وانا اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق افادات مشائخ کرام کہ ہدایہ واتباع ہدایہ میں مذکور ہوئے ضرور حق وصحیح اور ہر غبار سے پاک ونجیح ہیں۔ بے شک سوا تشبہ کے کچھ علت نہیں اور بے شک تعظیم علت ہے اور بے شک امتناع ملکہ علت ہے متاخرین کے اختلافات وترددات کا منشا ان امور ثلثہ میں تعارض سمجھنا ہے حالانکہ ان میں باہم تلازم ہے

تشبہ عبادت بے تعظیم ناممکن ہونا تو بدیہی کہ عبادت غایت تعظیم ہے جہاں اصلاً کسی طرح شائبہ تعظیم نہ ہو وہاں شبہ عبادت کیا معنی، ولہذا اگر بساطِ مفروش میں تصویر ہو اور وہ لپٹا جانماز

Marfat.com

نماز میں تصویر پر سجدہ کرے تو ہمارے ائمہ کے اجماع سے کراہت نہیں کہ اب کوئی وجہ تعظیم نہ پائی گئی تو تشبہ عبادت کہ یہی علت تھا متحقق نہ ہوا کما تقدم عن الکتب الثلثة ومثلہ فی سائرھن، یونہی تعظیم تصویر تشبہ عبادت کو مستلزم کہ تعظیم دونوں کو جامع ہے جب اس کا درجہ اعلیٰ عبادت ہے ادنیٰ میں اس سے مشابہت ہے۔

اقول یہ اس لئے کہ تصویر کو کوئی علاقہ رب عزوجل سے نہیں اور حقیقی مستحق ہر تعظیم وہی حقیقی جلیل عظیم عزجل جلالہ ہے معظمانِ دینی کی تعظیم اس کی طرف نسبت وعلاقہ سے ہے وہ غایت عظمت میں ہے تو غایت تعظیم یعنی عبادت اسی کے لائق۔ دوسرے کہ اس سے منتسب ہیں اپنی اپنی نسبتوں کے قدر اس کے حکم سے دیگر تعظیماتِ نازلہ کے مستحق تو یہ تعظیمیں "اعطاء کل ذی حق حقہ" کے قبیل سے ہوئیں بلکہ "حقیقۃً" اسی کی تعظیم ہیں ولہذا حضور سید العالمین عظیم المعظمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم وحامل القراٰن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام السلطان المقسط۔ بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیمیں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔ رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ مگر جس وجہ کو اس عظیم حقیقی سے علاقہ نہیں وہ اصلاً لائق تعظیم نہیں۔ اب جو اس کی ذرا بھی تعظیم کی جائے گی استقلال کی بُو دے گی کہ علاقہ تبعیت منتفی ہے لاجرم تشبہ عبادت سے مفر نہ ہوگا ولہذا امام علام فخر الاسلام نے شرح جامع صغیر میں فرمایا امساک الصور۔ لیس للتعظیم ظاھر امکروہ لان ذلک یشبہ عبادۃ الصنم اھ نقلہ عنہ فی الحلیۃ

یونہی امتناع ملائکہ اس گھر میں کے بانے سے ہوگا جہاں تصویر بروجہ تعظیم رکھی ہو ورنہ ہرگز نہیں

Marfat.com

حدیث مذکور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں نص صریح ہے۔ امین الوحی علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اپنے نہ حاضر ہونے کی وجہ یہ عرض کی کہ پردہ پر تصویریں منقوش تھیں اور اس کا علاج یہ گزارش کیا کہ سے کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی اور پاؤں سے روندی جائیں، اگر اس کے بعد بھی امتناع باقی رہتا تو علاج کیا ہوا ؟ فانتفی قول العتابی فیما کانت تحت قدمیہ انہا تکرہ کراھۃ جعلہا فی البیوت لاجل الحدیث وقد تقدم عن الفتح انہ خلاف صریح کلامہم اقول بل خلاف صریح کلام محرر المذھب محمد حیث قال فی مؤطاہ بعد ماروی حدیثا فی المعنی و بھذا ناخذ ماکان فیہ من تصاویر من بساط یبسط او فراش یفرش او وسادۃ فلا بأس بذٰلک انما یکرہ من ذٰلک فی الستر وما ینصب نصبا وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا اھ وقد روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ رخص فیما کان یوطأ وکرہ ماکان منصوبا۔

ردالمحتار نے ٹھیک کہا کہ عدم دخول الملٰئکۃ انما ھو حیث کانت الصورۃ معظمۃ۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے قال الخطابی انما لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ مما یحرم اقتناؤہ من الکلاب والصور واما ما لیس بحرام من

Marfat.com

تصید والزرع والماشیة ومن الصورة التی تمتهن
فی البساط و الوسادة وغیرهما فلا یمنع دخول الملائکة
بیتہ قال النووی والاظہر انہ عام فی کل کلب وصورة
وانہم یمتنعون من الجمیع لاطلاق الاحادیث ولان
الجرو الذی کان فی بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم تحت السریر کان لہ فیہ عذر ظاہر لانہ لم یعلم
بہ ومع ہذا امتنع جبریل علیہ الصلاۃ والسلام
من دخول البیت وعللہ بالجرو اھ ما نقلہ القاری مقرا
علیہ ۔ **اقول** ما قالہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ
ورحمنا بہ محتمل فی الکلب علی نزاع ظاہر فیما
استدل لہ بہ وان تبعہ فیہ الشیخ فی اشعۃ اللمعات
ورجع اخر الی استثناء کلب یحل اقتناؤہ و
ذلک لانہ کم من فرق بین ما رخصہ الشرع
لحاجۃ وبین ما وقع من غیر المرخص بدون علم
وما مثلہ الا کنجاسۃ معفوۃ شرعا واخری کثیرۃ
صلی معہا من دون علم بہا اما ما ذکر فی الصورۃ
فلا نصریح حدیث جبریل المذکور وایضا اخرج
البخاری والامام احمد عن ام المؤمنین انہا اتخذت
علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتک النبی

Marfat.com

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قالت فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیہما زاد احمد ولقد رأیتہ متکئا علی احدیہما و فیہما صورۃ اھ وما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیترک فی البیت شیئا یمنع دخول جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بل فی حدیثہا رضی اللہ تعالٰی عنہا عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فراٰھا تغیر ثم قال یا عائشۃ ما ھذہ فقلت نمرقۃ اشتریتہا لک تقعد علیہا قال انا لا ندخل بیتا فیہ تصاویر فالحق ان الامتناع مختص بغیر الممہانۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

توظاہر ہوا کہ تینوں علتیں متلازم ہیں اور تینوں سے تعلیل صحیح ہے اور ان میں سے ہر ایک میں حصر بھی کرسکتے ہیں اور مغز تحقیق یہ ہے کہ اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکۂ رحمت نہیں آتے ولہٰذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں کھڑے ہوں پاؤں رکھیں یہ تقریر کلام مشائخ ہے وللہ الحمد۔

ثم اقول جب کہ ہر تعظیم تشبہ عبادتِ صورت ہے اور ہر تشبہ عبادت ملائکہ کے لئے قطعاً موجب نفرت تو عارض ولازم میں تفرقہ محض بے اصل تعلیق ونصب میں بھی تعظیم اسی فعل سے عارض ہوتی

Marfat.com

نہ کہ نفس ذات صورت کو لازم تھی تو بساطِ مفروش میں جب تصاویر کو موضع سجود میں رکھ کر ان پر سجدہ کیا جائے گا بعینہٖ انہیں معلق و منصوب کرنے کے مثل ہوگا اور اس وقت دخولِ ملٰئکہ کو منع کرے گا کہ ان کا امتناع بوجہ تعظیم تھا اور تعظیم پائی گئی فما استظھرہ الشامی غیر ظاھر فان فرق بان جعلھا فی المفروش اھانۃ لھا فتعارض تعظیم السجود علیھا فذلک امر اٰخر غیر کون التعظیم عارضا وستعلم ما فیہ بعون اللہ تعالٰی اما قول الحلیۃ ذلک لیس بمانع من دخول الملٰئکۃ کما افادتہ ھذہ النصوص۔

اقول لم تفد النصوص ان مجرد جعلھا فی فراش او وسادۃ یخرجھا عن منع الملٰئکۃ بل قیدتہ بقولہ منبوذتین توطاٰن وللنسائی فی روایۃ یجعل بساطا یوطاٰ وللطبرانی فی الاوسط رخص فیما کان یوطاٰ فمن جعلھا فی بساط ثم علقہ علی الجدار کالاستار او وضعہ علی الراس حرم قطعا فمنع الملٰئکۃ من الدخول فکذا من جعلھا فی بساط ثم سجد علیھا وبالجملۃ القصد ھو الامتھان المطلق ولم یحصل الا تری الی ما فی البحر عن المحیط اذا کانت علی الوسادۃ ان کانت قائمۃ یکرہ لانہ تعظیم لھا وان کانت مفروشۃ لایکرہ اھ والی ما فی الحلیۃ من شرح الجامع

Marfat.com

الصغير للامام البزدوی یکرہ ما یکون علی الوسائد الکبار (ای لانتصابہ بکبرھا) وکذلک کل شیئ ینصب فیصیر تعظیما لہ فاما اذا کان تحقیرا لہ فلا بأس کالبساط المفروش و الوسادۃ الملقاۃ لان فی ذلک استھانۃ بالصورۃ اھ وقد تقدم معناہ عن الھدایۃ و الکافی و التبیین۔

ثم اقول تصویر کہ مصلی کے پس پشت ہو اسی حالت میں مکروہ ہے کہ منصوب یا معلق یا دیوار پر منقوش یا چسپاں یا آئینہ میں لگی ہو اور یہ قطعاً تعظیم ہے فانتفی قول المعراج لا تعظیم فیہ ولا تشبہ کما تقدم و لیت شعری اذا انتفیا فما الموجب للکراھۃ فان میل الی التمسک بامتناع الملائکۃ قلنا اذ لا تعظیم فلا امتناع۔

ثم اقول شرع مطہر نے جس شے کی تعظیم حرام اور توہین واجب کی اس سے اگر ایسا برتاؤ کیجئے جس میں ایک جہت سے توہین اور دوسری جہت سے تعظیم ہو وہ حرام و ناجائز ہی ہوگا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعظیم و توہین متعارض ہو کر برابر ہوگئیں اذ لا یجتمع الحلال و الحرام الا غلب الحرام و اعتبر ھذا بمن یقبل الوثن و یضربہ بالنعل فھل یقال تکافأ التقبیل والضرب فیجوز کلام بل یحرم لانہ خلط عملا صالحا و خر سیئا ولہذا محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی و رحمنا بہ نے کتاب الاصل میں

Marfat.com

سجادہ یعنی جا نماز میں تصویر کا ہونا مطلقاً مکروہ ٹھہرایا اگرچہ تصویر پر سجدہ نہ ہو کہ جانماز معظم ہے تو اس میں تصویر ہونا تصویر کی تعظیم ہے اور یہ لحاظ نہ فرمایا کہ جانماز زمین پر بچھائی جائے گی اور زمین پر بچھانا تصویر کی توہین ہے اس پر پاؤں رکھا جائے گا اور یہ غایتِ توہین ہے تو وجہ وہی ہے کہ تعظیم مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ اس کے ساتھ توہین بھی ہو جیسے معظمانِ دینی کی توہین مطلقاً حرام ہے اگرچہ اس کے ساتھ ہزار تعظیمیں بھی ہوں۔ ہدایہ میں ہے اطلق الکرھۃ فی الاصل لان المصلی معظم۔ عنایہ میں ہے معناہ ان البساط الذی اعد للصلوٰۃ معظم من بین سائر البسط فاذا کان فیہ صورۃ کان نوع تعظیم لھا ونحن امرنا باھانتھا فلا ینبغی ان تکون فی المصلی مطلقا سجد علیھا او لم یسجد۔ اسی طرح تبیین وغیرہ میں ہے فانتفی ما وجہ بہ العلامۃ الشامی عدم التعظیم فیما اذا کانت خلفہ علی ستر او حائط واستقر عرش التحقیق علی تلازم لعرش لتلاث وللہ الحمد۔

ثم اقول و باللہ التوفیق۔ تشبہ دو قسم ہے ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے کما تقدم تحقیقہ والتصریح بہ عن الامام فخر الاسلام۔ دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل وہیأت سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعالِ نماز بجالانا یہ اشد واخبث ہے یہ ضرور نفس تعظیم سے اخص ہے وعلیہ یصدق قول الشامی ان التعظیم اعم وقول الحلبۃ ان لیس مدارا بل یوجب

Marfat.com

الزیادۃ جہاں یہ ہو نماز میں کراہت تحریم ہوگی ورنہ مکان میں اس کا بروجہ تعظیم رکھنا تو قطعاً ممنوع وگناہ ہے فی الحلیۃ والبحر و رد المحتار ھٰذہ الکراھۃ کراھۃ تحریم زاد البحر ینبغی ان یکون حراما لا مکروھا ان ثبت الاجماع او قطعیۃ الدلیل لتواترہ اور اس کے سبب نماز میں کراہت تنزیہی آئے گی۔ عنایہ میں ہے لان تنزیہ مکان الصلوٰۃ عما یمنع دخول الملائکۃ مستحب حاشیۂ علامہ سعدی آفندی میں ہے فتکون الکراھۃ تنزیھیۃ یہ ہے وہ کراہت جو محقق نے مکان سے نماز کی طرف ساری مانی ہمارے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مسئلۂ تصاویر میں دربارہ نماز جو لفظ کرہ کتب میں ارشاد ہوا اس سے مراد کراہت تحریمی و تنزیہی سے عام ہے و علیہ یستقیم قول الشامی ظاھر کلام علمائنا ان ما لا یؤثر کراھۃ فی الصلوٰۃ لا یکرہ ابقاؤہ وقد صرح فی الفتح وغیرہ بان الصورۃ الصغیرۃ لا تکرہ فی البیت اھ والا فعلۃ کراھۃ التحریم فی الصلاۃ ھو التشبہ الخاص و فی الابقاء ھو التعظیم وقد اعترف انہ اعم من التشبہ وانتفاء الاخص لا یوجب انتفاء الاعم۔

اقول وظھر بما قررنا ان السؤال الذی ذکرہ المحقق لم یکن واردا من اصلہ فان المنتفی عند الاستدبار ھو التشبہ الخاص ولا تنحصر الکراھۃ فیہ **واقول** ظھر ایضا ان الجواب الذی ابداہ لیس مما ابداہ بل

Marfat.com

ھو مفاد کلام المشائخ و تعلیلھم با متناع الملائکۃ

واقول ظھر ایضا ان السوال الذی اوردہ المحقق الحلبی
علی مسئلۃ السجود علی التصویر لم یکن من الوارد
ایضا لانہ ان انتفی فیہ فالتشبہ الخاص بل لا نسلم
انتفاؤہ ایضا فان السجود علی التصویر یشبہ عبادتہ
قطعا کما نص علیہ فی الکافی و لفظہ السجود علیھا
یشبہ عبادۃ الاوثان و التبیین و نصہ لسجود علیھا
یشبہ عبادتھا فیکرہ فانتفی ما ذکر العلامۃ الشامی
ان لا تشبہ فیہ **اقول** و ظھر ایضا ان تنزلنا و سلمنا
انتفاء الخاص ان الجواب الذی ابداہ فی الحلیۃ
و ظن انھم لم یذکروہ کلامھم محیط بہ کما علمت
و للہ الحمد۔

اقول و بتحقیقنا ھذا یحصل التوفیق فی مسألتین
الاولی کراھۃ الصلاۃ حیث کانت الصورۃ خلف فمن
اثبت وھم الاکثرون و جعلہ فی التنویر الاظھر اثبت
کراھۃ التنزیہ و من نفی و ھو الذی مشی علیہ صدر
الشریعۃ فی شرح الوقایۃ و جزم بہ فی متن النقایۃ
و اعتمدہ فی الغایۃ کما فی التبیین و الدرر و الامام
العتابی کما فی الفتح و تبعہ ابن کمال باشا فی الایضاح

Marfat.com

نفی کراهت التحریم

والثانیۃ الصلوۃ علی سجادۃ فیہا تصاویر اذا لم یسجد علیہا نفی الامام محمد الکراہۃ فی الجامع الصغیر واثبتہا فی الاصل والکل صحیح بالتوزیع ای یکرہ تنزیہا لا تحریما والوجہ فیہما وجود التشبہ العام دون الخاص وذلک ظاہر فی الاولی اما الثانیۃ فلان وضع التصویر فی المصلی تعظیم لہ کما سمعت وکل تعظیم لہ تشبہ بعبادتہ کما سمعت وکل صلوۃ کان معہا التلبس بہذا التشبہ کرہت ولا ینافیہا وجود الاستہانۃ بوجہ اخر کما قدمنا فانتفی ما ذکر ہہنا فی الحلیۃ حیث قال قلت یلزم علی ہذا ان یکون ما فی الاصل موضوعا فی المصلی لا غیر وما فی الجامع فیما عداہ وفیہ ما لا یخفی اھ **اقول** بل کلاہما فی المصلی ولا بعد فیہ والتطبیق ما ذکرنا قال رحمہ اللّٰہ تعالٰی والاحسن ان یقال ظاہر الکتابین التعارض فیما عدا موضع السجود فاما ان یکون ما فی الجامع من القید المذکور فیہ اتفاقیا واما ان یکون ما فی الاصل مقیدا بما فی الجامع ثم یرید ان التوفیق ما یرجع ما فی الجامع الی ما فی الاصل من اطلاق الکراہۃ سواء کانت فی محل السجود

Marfat.com

اوغیرہ والتقیید بکونہا فیہ وقع وفاقا اوبارجاع ما فی الاصل الی ما فی الجامع بحمل المطلق علی المقید

اقول وکانہ عند ہذا التحریر لم یتیسرلہ مراجعۃ جامع الصغیر فان عبارتہ لاتحتمل ما ذکر من الغاء القید وانما کان مساغہ لوکان منطوقہ کراہۃ الصلوۃ مقیدا بکون الصورۃ فی محل السجود فکان یفید عدم کراہۃ فی غیرہ بطریق المفہوم فیقال ان القید اتفاقی ولیس کذلک بل صار منطوقہ ما ینافی الاصل اعنی عدم الکراہۃ فاین المساغ لما ذکر وہذا نص جامع الصغیر ان یصلی علی بساط فیہ تصاویر ولا یسجد علی التصاویر اھ قال رحمہ اللہ تعالٰی وہذا ولی رای الثانی لانہ لایظہر وجہ القول بکراہۃ الصلوۃ علی بساط کبیر فیہ صورۃ تحت قدم المصلی وہو لازم الاول بخلاف الثانی اھ

اقول قد افدناک الوجہ فتشکر ثم لاوجہ یظہر لتقییدہ بالکبیر بعد فرض الصورۃ تحت القدم واللہ تعالٰی اعلم وتبعہ البحر فی ہذا البحث کلہ غیر انہ قال اطلق الکراہۃ فی الاصل فیما اذا کان علی البساط المصلی علیہ صورۃ لان الذی یصلی علیہ معظم فوضع

Marfat.com

الصورة فيه تعظيم لها بخلاف البساط الذى ليس بمصلى اه فحمل البساط على السجادة كما حملنا ثم تبع الحلية فقال و تقدم عن الجامع الصغير التقييد بموضع السجود فينبغى ان يحمل اطلاق الاصل عليه وانها اذا كانت تحت قدميه لا يكره اتفاقا اه

اقول قوله وانها معطوف على قوله ان يحمل داخل تحت ينبغى فهو بحث منه بناء على ما حمل عليه كلام الاصل وقد علمت ما فيه بل تكره فى المصلى مطلقا وان كانت تحت القدم و ما فى الدر وغيره لا يكره لو كانت تحت قدميه او محل جلوسه لانها مهانة اه مخصوص بغير السجادة بدليل الدليل وقد نصوا قاطبة عن الاصل الاطلاق المرسل فى المصلى و ما عللوه به شامل لكل صورة كما لا يخفى نعم فى بساط غيره لا يكره اذا صلى عليه و لم يسجد عليها وان لم تكن تحت قدمه بل ولو كانت امامه لوجود الاهانة مطلقا مع عدم التعظيم بوجه قال فى الحلية نقلا عن شرح الجامع الصغير لفخر الاسلام لا يكره ان يصلى دون وسادة عليها تصاوير اه **اقول** هو نص نفس الجامع الصغير ثم المراد بالوسادة الصغيرة دون كبيرة نوت

Marfat.com

للصلوٰة انتصابا کما تقدم۔

ثم لا یخفی علیک ان التوفیق الذی ذکرہ الفقیر اولیٰ مما اختارہ ھذا المحقق لان فیہ اھمال احدھما فی بعض متناولاتہ وفیما ذکرت اعمال کلیھما فی کلہ فانظر کثرۃ الفوائد فی کلام المشائخ رحمہ اللہ تعالیٰ وھکذا کلامھم اذا امعن فیہ النظر وساعد موفق من اللطیف الخبیر عز جلالہ وللہ الحمد۔

ثم اقول و بہ استعین تنقیح علت اگرچہ بفضلہ تعالیٰ بروجہ احسن ہولی مگر ابھی یک ور منقیح عظیم باقی ہے جبکہ علت کراہت تشبہ عبادت بت خاص ہو یا عام، تو ضرور ہے کہ وہ تصویر جنس "ما یعبدہ المشرکون" سے ہو کہ جسے مشرکین پوجتے ہی نہیں وہ بت کے حکم میں نہیں کہ س کے بروجہ تعظیم رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے میں معاذ اللہ عبادت بت سے تشبہ ہو ولہذا جا بجا کراہت کو عبادت اور اس کے عدم کو عدم سے تعلیل فرماتے ہیں کہ مشرک اس کی عبادت نہیں کرتے لہذا کراہت نہیں مثلاً اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر دیکھو تو اعضا کی تفصیل نہ معلوم ہو، مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں۔ ہدایہ و کافی و تبیین میں ہے لو کانت الصورۃ صغیرۃ بحیث لا تبدو للناظر لا یکرہ لان الصغار جدا لا تعبد۔ فتح القدیر میں ہے فلیس لھا حکم وثن فلا تکرہ فی البیت اور اس بارے میں امیر المومنین فاروق اعظم و حضرت عبد اللہ بن مسعود و حذیفہ بن الیمان و نعمان بن مقرن و عبد اللہ بن عباس و ابو ہریرہ و ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ اور سیدنا دانیال نبی علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام سے آثار مروی و مذکور ہیں کما بینھا فی الحلیۃ۔

(۲) سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی عبادت نہیں ہوتی اور بھویں اور آنکھیں مٹا دینا کافی نہیں نہ چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا نفی کراہت کرے۔ تبیین و بحر میں ہے مقطوعۃ الرأس لاتکرہ لانھا لاتعبد بدون الرأس عادۃ ولا اعتبار بازالۃ الحاجبین او العینین لانھا تعبد بدونھما ہدایہ میں فرمایا ممحو الرأس لیس بتمثال لانہ لایعبد بدون الرأس۔ عنایہ میں ہے انہ لایعبد بلارأس فکان کالجمادات خلاصہ و فتح و حلیہ و بحر میں ہے واللفظ لہ لا اعتبار بقطع الیدین او الرجلین اھ وکذا ھو فی الخلاصۃ ثم الحلیۃ بحرف الترديد ولفظ المحقق لوقطع یدیھا و رجلیھا لاترتفع الکراھۃ اھ اعنی بحرف الجمع وھو المراد۔ غنیہ میں دونوں مسئلہ صغیرہ و مقطوعۃ الرأس کی تعلیل میں لکھا لانھا لاتعبد فانتفی التشبہ الذی سبب الکراھۃ۔

(۳) شمع یا چراغ یا قندیل یا لمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ یا دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولھا یا انگیٹھی نماز میں سامنے ہو تو مکروہ کہ مجوس اس کو پوجتے ہیں۔ عنایہ میں بعد عبارت مذکورہ آنفا ہے فصار کالصلوۃ الی شمع او سراج فی انھما لایعبدان و یکرہ لوکان بین یدیہ کانون فیہ جمر او نار موقدۃ۔ فتح میں زیر مسئلہ شمع ہے لانھم لایعبدونہ بل الضراد جہ

و ــ ر ۔ تبیین الحقائق وبحر الرائق میں ہے قــال رحمہ اللہ تعــالیٰ او
شمع وسراج لانہما لایعبدان والکراھۃ باعتبارھا
و نما یعبدھا المجوس اذا کانت فی الکانون وفیھا الجمر
او فی التنور فلا یکرہ التوجہ الیھا علی غیر ذلک الوجہ اھ
اقول البحر تبع التبیین فی قولہ والکراھۃ باعتبارھا
فرجع الی صواب ۔ کافی میں ہے ان قطع الرأس فلا بأس بہ
لانہ لایعبد بلا رأس ولھذا لوصلی الی تنور او
کانون فیہ نار کرہ لانہ یشبہ عبادتھا والی
قندیل او شمع او سراج لا لعدم التشبہ ۔ محیط امام شمس الائمہ
سرخسی پھر منیہ میں ہے من توجہ فی صلاتہ الی تنور فیہ نار
تتوقد وکانون فیہ نار یکرہ ولو توجہ الی قندیل
او الی سراج لم یکرہ ۔ فتاوے امام اجل قاضی خان میں ہے یکرہ ان
یصلی وبین یدیہ تنور او کانون فیہ نار موقدۃ لانہ
یشبہ عبادۃ النار وان کان بین یدیہ سراج او قندیل
لا یشبہ عبادۃ النار ، اسی طرح اس سے لا یکرہ تک خزانۃ المفتین میں ہے
اقول ھذہ نصوص الائمۃ الاجلۃ فسقط ما فی القنیۃ
مجوس یعبدون الجمر لا النار الموقدۃ اھ وان
ــ ق ــدر والتمرتاشی ثم السید ابوالسعود الازھری
ــم سید الطحطاوی فی حاشیۃ المراقی والدرر ولفظہ

Marfat.com

لان المجوس لایعبدون اللھب بل الجمر اھ ومثلہ فی مجمع الانھر واشار الیہ الشرنبلالی فی مراقیہ ثم الزاھدی نفسہ اظہر ضعفہ اذ قال بعدہ حتی قیل لاتکرہ الی النار الموقدۃ اھ **اقول** ان کان صحیحا انھم لایعبدونھا فما معنی تعبیر ھذا القیل بقیل الا ان یقال ان الموقدۃ قلما تخلو عن جمر وفیہ نظر بل لاتشتمل علیہ الاقریب الانتھاء ثم ربما تکون الموقدۃ من حشیش ونحوہ ولا جمر ثمہ واللہ تعالٰی اعلم۔

(۴) مصحف شریف۔

(۵) تلوار وغیرہ ہتھیار کا سامنے ہونا مکروہ نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی کما فی الکتب الثلاثۃ وعامۃ الکتب ولفظ الامام الزیلعی انھما لایعبدان وباعتبارھا تثبت الکراھۃ وفی استقبال المصحف تعظیمہ وقد امرنا بہ۔ **اقول** یہ وہی فرق نفیس ہے کہ صدر کلام میں فقیر نے گزارش کیا ولفظ البحر اما المصحف فلان فی تقدیمہ وتعظیمہ عبادہ والاستخفاف بہ کفر فانضمت ھذہ العبادۃ الی عبادۃ اخری فلاکراھۃ اھ فاحفظہ فانہ ینفعک۔

(۶) تصویر صغیر پر قیاس فرماکر مستور سے بھی نفی کراہت کی کہ ظاہر نہ ہونے میں اس کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ یا بعض نرکی ٹوپیوں میں کہ نصاری کی بنائی ہوئی ہیں اندر کی

Marfat.com

جانب تصویر ہوتی ہے ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھ چھوڑنا خود ہی منع ہے اگرچہ صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے اگرچہ وہاں نماز مکروہ نہ ہوگی محیط و خلاصہ و حلیہ و بحر میں ہے رجل فی یدہ تصاویر وھو یؤم الناس لاتکرہ امامتہ لانہا مستورۃ بالثیاب فصار کصورۃ فی نقش خاتم وھو غیر مستبین اھ ولفظ الخلاصۃ اذا کانت فی یدہ (وفی نسخۃ علی یدیہ) وھو یصلی لا باس بہ لانہا مستورۃ بثیابہ وکذا لوکان علی خاتمہ اھ عزا فی الحلیۃ العبارۃ الاولی للمحیط والخلاصۃ معا وفرق فی البحر فاحسن وقال تحت قول المحیط وھو یفید ان المستبین فی الخاتم تکرہ الصلاۃ معہ اھ

اقول العادۃ ان الخاتم لایکون علیہا الا غیر مستبین لبیان العلۃ الجامعۃ بین نقش الخاتم المستور قال البحر ویفید انہ لایکرہ ان یصلی ومعہ صرۃ اوکیس فیہ دنانیر او دراھم فیہا صور صغار لاستتارھا اھ واعترضہ فی النہر بان عدم الکراھۃ فی الصغار غنی عن التعلیل بالاستتار بل مقتضاہ ثبوتہا اذا کانت منکشفۃ وسیاتی انہا لاتکرہ الصلاۃ لکن یکرہ کراھۃ تنزیہ جعل الصورۃ فی البیت بخبر ان الملائکۃ لاتدخل

Marfat.com

بیتا فیہ کلب او صورۃ اھ نقلہ فی المنحۃ مقرا علیہ

اقول وھو کما قال وکان زیادۃ الصغار وقع وفاقا فان المعھود فی الدراھم والدنانیر ھی الصغار لکن فی قولہ لکن ما قد علمت ان الصغار لا تکرہ فی البیت ایضا کما مر تصریحہ عن الفتح وقد تظافروا علی نقل اثار فیھا عن الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم وقد قدمنا عن الامام فخر الاسلام ان امساک الصورۃ علی سبیل التعظیم ظاھرًا مکروہ الخ فقید بالظاھر فغیرہ لا یؤثر کراھۃ لا فی الصلاۃ ولا فی الامساک قال البحر ویفیدہ انہ لو کان فوق الثوب الذی فیہ صورۃ ثوب ساتر لا یکرہ ان یصلی فیہ لاستتارھا بالثوب الاخر واللہ سبحنہ اعلم اھ

اقول ولا قرۃ عین فیہ لمن یمسک التصاویر فی صندوق للنظر فیھا متی شاء فانھا وان کانت مستورۃ مادامت فی الصندوق لکن یفتحہ ویخرجھا فتظھر فیاتی التحریم والامساک لامر ممنوع ممنوع کمن امسک امرأۃ لیفجر بھا فھو فی اثم الفجور حین لا یفجر لان الاعمال بالنیات نسأل اللہ السلامۃ بل لو امسکھا ولم یقصد النظر فیھا متی شاء کان فیہ حفظ ما

Marfat.com

في الفساد فكان كامساك آلة اللهو لمن لا يضرب قال الامام الاجل قاضي خان في فتاواه لو امسك شيئا من هذه المعازف والملاهي يكره و يأثم وان كان لا يستعملها لان امساك هذه الاشياء يكون للهو عادة اه

(۷) چاند سورج ستاروں درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے سومنات اگرچہ معبد قمر تھا سوم بمعنے قمر ہے اور ناتھ بمعنے مالک مگر اس میں بت تھا جسے صورت روحانیت قمر قرار دیا تھا نہ شکل ہلالی یا قمری یا بدری کی تصویر، ردالمحتار میں درایہ شرح ہدایہ سے ہے فان قيل عبد الشمس والقمر والكواكب والشجرة الخضراء قلنا عبد عينه لا تمثاله اه اقول وبه ظهر بطلان ما بحث القاري في المرقاة اذ قال ما عبد من دون الله ولو كان من الجمادات كالشمس والقمر ينبغي ان يحرم تصويره اه وهو كما ترى بحث غريب ساقط لا دليل عليه ولا اثر له في كلام الائمة بل مخالف لاطلاقات جميع كتب المذاهب متونا وشروحا وفتاوى والله الموفق هذا ثم قال العلامة الكاكي فعلى هذا ينبغي ان يكره استقبال عين هذه الاشياء قال الشامي اي لانها عين ما عبد بخلاف ما لو صورها

Marfat.com

واستقبل صورتها اه اقول تفریع عجیب و بحث
غریب فالمسافرون فی القفار و البحار ربما لا
یجدون ملجأ من استقبال الشمس فی العصر و القمر
فیها او فی المغرب او فی العشاء ولا محید لهم عن
استقبال الکواکب فی العشاء واین یهرب المصلی فی
الغیاض والریاض عن استقبال شجرۃ خضراء بل
ربما لا یجد لہ سترۃ غیرها فیلجأ الیها بحکم
الشرع وروی الامام احمد وابوداؤد عن المقداد بن
الاسود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ما رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود
ولا شجرۃ الا جعلہ علی حاجبیہ الایسر او الایمن
ولا یصمد لہ صمدا ثم ان النبی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم انما نهی عن الصلوٰۃ حین تشرق الشمس
وحین تستوی وحین تتدلی للغروب ولم یقیدہ بکونها
قبالۃ المصلی بل اینما کانت ولو وراء ظهرہ ولو فی
غیم غلیظ وعللہ بانها تکون اذ ذاک بین قرنی
الشیطان لا بانها عبدت من دون الرحمٰن و لعل
شدۃ بعدها و القمر و النجوم تغنی عن السترۃ
فلابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی
احدکم الی غیر السترۃ فانہ یقطع صلاتہ الحمار
والخنزیر والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ
واذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر وللطحاوی
یکفیک اذا کانوا منک قدر رمیۃ وفی صلاۃ الہندیۃ
عن التتارخانیۃ ان کانت القبور وراء المصلی لایکرہ
فانہ ان کان بینہ وبین القبر مقدار مالو کان
فی الصلوٰۃ ویمر انسان لایکرہ فہہنا ایضًا لایکرہ اھ
اما الشجر **فاقول** کونہم عبدوا نوعا او شخصا
من الشجر یستلزم کراہۃ الاستقبال الا الی ذلک
النوع او الشخص بخصوصہ لا الی کل شجرۃ ولیس
ذلک مثل التمثال فان الحکم متعلق بنفسہ من
دون نظر الی کونہ صورۃ ما عبد او لا کما سیأتیک
تحقیقہ ان شاء اللہ تعالیٰ بخلاف الاعیان فلا
یعتبر فیہا الجنس بل خصوص ما عبد علی وجہ
عبد الا تری الی ما مر من الفرق بین تنور فیہ نار
وبین شمع وسراج او لا تری ان النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کان یستتر فی صلاتہ براحلتہ ولم
یمنعہ عن ذلک کونہا من جنس الحیوان الذی یعبد

Marfat.com

من المشرکون نوع البقر وعبدوا شخص عجل السامری اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا وفی الفتح ان استتر بظہر جالس کان سترۃ وکذا الدابۃ واختلفوا فی القائم اھ وفیہ وفی الھندیۃ عن النہایۃ قالوا حیلۃ الراکب ان ینزل فیجعل الدابۃ بینہ وبین المصلی فتصیر ھی سترۃ فیمر اھ فالذی تحرر بما تقرر کراھۃ استقبال خصوص حیوان او شجر اخضر یعبدہ المشرکون ان نوعا فنوعا او شخصا فذلک الشخص عینا دون غیرہ من نوعہ بشرط ان لا یکون بینہ وبین المصلی اکثر مما یؤثم المار ھذا ما ظہر لی وارجو ان یکون صوابا ان شاء اللہ تعالی واللہ تعالی اعلم۔

اس میں تمام مسائل سے واضح ہوا کہ تشبہ کے لئے اس شئے کا جنس ما یعبدہ المشرکون سے ہونا ضرور ہے۔

اقول اب یہاں متعدد سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل اعیان میں تو اس کے معنی ظاہر ہیں کہ خود وہی نوع یا شخص ہو جس کی عبادت مشرکین کرتے ہیں مگر تصویر میں ہرگز یہ معنی نہیں شمس و قمر کی تصویر نہ گھر میں رکھنا مکروہ نہ نماز میں سامنے ہونے سے کراہت حالانکہ وہ معبودان باطل

Marfat.com

ہیں اور ہر انسان وحیوان کی تصویر رکھنا بھی حرام اور اس سے نماز بھی مکروہ حالانکہ مشرکین ان سب کی عبادت نہیں کرتے اس کا منشا کیا ہے وہ جو گذرا کہ شمس و قمر کے عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی یہاں بدرجہ اولیٰ وارد ہے کہ ان کے نہ عین کی عبادت ہوتی ہے نہ تصویر کی۔ اگر کہئے وہ ذی روح نہیں یہ ذی روح ہیں، ہم کہیں گے یہی تو سوال ہے کہ جب مدار عبادت پر ہے تو معبود باطل غیر ذی روح کی تصویر کیوں نہ منع ووجہ کراہت ہوئی اور ذی روح غیر معبود کی تصویر کیوں حرام وموجب کراہت ٹھہری!۔

دوم سر بریدہ وچہرہ محو کردہ کو استثنا فرمایا کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی ظاہر ہے کہ یہ نفی نفیِ امکان نہیں کہ مشرکوں کی بدعقلی سے کسی چیز کی عبادت محال کیا مستبعد بھی نہیں جب وہ صرف لنگ اور جلہری کی پوجا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ باقی بدن بھی اگر ہو اور سر نہ ہوا تو کون مانع ہے بلکہ مراد نفی عادت ہے کہ تنِ بے سر کی عبادت ان کی عادت نہیں، تبیین الحقائق وبحرالرائق سے گزرا لانها لا تعبد بدون الرأس عادة

اب واضح سوال ہے کہ تصویر کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کے بعد جواز کیوں نہ ہوا کہ ایسے لوتھڑے کی عبادت بھی ان کی عادت نہیں بلکہ بھویں اور آنکھیں مٹا دینے پر بھی یہی سوال ہو سکتا ہے کہ اس حالت پر بھی عبادت کی عادت محل منع ہے۔ اگر کہئے بے سر وچہرہ حیات نہیں رہتی اور ان اعضاء کے بغیر ممکن ہے، ہم کہیں گے تو مدار حیات پر ہوا نہ عادتِ عبادت پر، ہذا خلف۔ حیات کو اس لئے لیا تھا کہ اصل مناط یعنی عادۃً معبود ہونا بے حیات منتفی ہے نہ اس لئے کہ حیات ہی اصل مناط ہے کہ وہ باقی ہو تو حکم ثابت رہے اگرچہ عادتِ عبادت معدوم ہو۔

سوم کیا فرق ہے کہ زید یا مثلاً بکری کی تصویر گھر میں بے اہانت رکھنا حرام اور مانع

Marfat.com

ملائکہ رحمت علیہم الصلاۃ والسلام حالانکہ مشرکین نہ زید اور بکری کو پوجتے ہیں نہ ان کی تصویروں کو، اور گائے کا گھر میں بے اہانت رکھنا جائز حالانکہ وہ خود ان کی معبودۂ باطلہ ہے اور باندھنا بغرض اہانت نہیں بلکہ حفظ ہے اور بہت گائے بیل بے باندھے بھی رکھے جاتے ہیں۔

اگر کہئے گائے کا رکھنا دودھ کے لئے ہے اور تصویر سے کوئی غرض صحیح نہیں ہم کہیں گے غرض صحیح کے چار درجے ہیں ضرورت حاجت منفعت زینت۔ گائے اگر درجہ سوم میں ہے، لوگ تصویر کو درجہ چہارم میں رکھتے ہیں تو بے غرض یہ بھی نہ ہوئی۔ معہٰذا اور اغراض بھی تصویر میں ہو سکتی ہیں مثلاً معرکۂ جہاد کی تصویر جس میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا ہو کہ اس کے مشاہدہ سے مسلمانوں کی عزت کفار کی ذلت کا سماں نظر آئے گا، نعمتِ الٰہی کی یاد ہوگی ان بندگانِ خدا کی طرح دین کے لئے جانفشانی کا شوق پیدا ہوگا الیٰ غیر ذلک من المصالح۔ حالانکہ ان تینوں سے بھی اس کا رکھنا حرام وناجائز ہی ہے تو واجب ہوا کہ تصویر میں "مایعبد" کے وہ معنی لئے جائیں اور ایسا مناط تجویز کیا جائے جس سے یہ سب سوالات مرتفع ہو جائیں اور تمام مسائل منع واجازت اس پر منطبق آئیں **فاقول** وباللہ التوفیق۔ یہاں مناطِ منع نہ صورت کی عبادت ہونا ہے نہ ذوالصورۃ کی، نہ اس کی نوع نہ جنس قریب کی نہ اس کا اس حالت پہ ہونا کہ ذوالصورۃ اس حال پہ ہو تو زندہ رہے ان میں سے کسی وجہ پر نہ وہ سوال مرتفع ہوں نہ فروع ملتئم بلکہ مناط تصویر کا معنی وثن میں ہونا ہے جیسا کہ محقق نے فتح میں اشارہ فرمایا حیث قال کما تقدم لیس لھا حکم الوثن فلا تکرہ فی البیت ولہذا صورتِ حیوانیہ کی تخصیص ہوئی کہ غیر حیوان کی تصویر بت نہیں۔ بت ایک صورتِ حیوانیہ مضاہات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہو۔ اور شک نہیں کہ ہر حیوانی تصویر مجسم خواہ مسطح کپڑے

Marfat.com

پر ہو یا کاغذ پر۔ دستی ہو یا عکسی، اس معنی میں داخل ہے تو سب معنی بت میں ہیں اور بت اللہ عزّ و جل کا مبغوض ہے تو جو کچھ اُس کے معنی میں ہے اس کا بلا اہانت گھر میں رکھنا حرام اور موجب نفرت۔ ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی قدر سے بحمد اللہ تعالیٰ سب سوال حل ہو گئے۔ تصویر کو اگر تصویر حیوانی نہیں کہ معنی بت میں ہو اور تصویر کہ انسان و حیوان اگرچہ مشرکین ان کی عبادت نہ کرتے ہوں معنی بت میں ہے تو مبغوض رب العزۃ ہے۔ سوال اول حل ہوا۔ تو ر صورت حیوانی ہی نہیں اور گاتے ہے مگر خود مخلوقِ رب العزۃ نہ کہ مضاہات خلق اللہ میں مرأت ملاحظہ ہونے کو بنائی ہوئی کہ مبغوضِ الٰہی ہو تو یہ بھی معنی میں بت نہیں۔ سوال چہارم حل ہوا۔ پھر صورتِ حیوانی کہا جانا اور اس کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہونا دونوں کا مدار چہرہ پر ہے اگر چہرہ نہیں تو اسے صورتِ حیوانی نہ کہا جائے گا۔ اس پر ایک تو امین الوحی جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول گزرا کہ ان کے سر کاٹ دیجئے کہ ہیأتِ درخت پر ہو جائیں۔ دوسرے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد گزرا کہ صورت سر کا نام ہے جس کے سر نہیں وہ صورت نہیں۔ تیسرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گزرا کہ سر کاٹ دیا تو صورت نہ رہی۔ چوتھے اس پر اول دلیل ارشاد اقدس حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکی النووی فی شرحہ ثلثۃ اقوال امثلھا و اعدلھا واصحھا واجملھا ان المراد اضافۃ تشریف و اختصاص کقولہ تعالیٰ ناقۃ اللہ وکما یقال فی الکعبۃ بیت اللہ ونظائرہ اھ

Marfat.com

تکریم صورت کو صرف تعظیم وجہ پر مقصور فرمایا اور مرأۃ ملاحظہ ہونے کا وجوداً و عدماً اس پر دوران خود ظاہر چہرہ ہی سے معرفت ہوتی ہے۔ چہرہ دیکھا اور باقی بدن کپڑوں سے چھپا ہے تو کہے گا کہ میں اسے پہچانتا ہوں اور چہرہ نہ دیکھا تو نہیں کہہ سکتا اگرچہ باقی بدن دیکھا ہو ولہذا اگر عورت نے اپنا منہ کھول کر گواہوں کو دکھایا اور کہا میں لیلیٰ بنت زید ہوں اور کچھ اقرار یا عقد کیا گواہوں کو اس پر گواہی دینا جائز ہے اور انہیں اس کی زندگی بھر گواہان شناخت کی اصلاً حاجت نہیں کہ منہ دیکھ کر انہیں خود شناخت ہوگئی وہ اسے دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ یہی وہ عورت ہے جس نے ہمارے سامنے اقرار کیا اور اگر منہ کھول کر نہ دکھایا تو گواہان شناخت کے بعد بھی یہ گواہی نہیں دے سکتے کہ فلاں عورت نے یہ اقرار کیا بلکہ اتنا کہیں کہ ہمارے سامنے ایک عورت نے یہ اقرار کیا اور فلاں و فلاں شہود نے ہم سے بیان کیا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ عالمگیری میں ہے لو کشفت المرأۃ وجھھا و قالت انا فلانۃ بنت فلان لایحتاجون الی شھود المعرفۃ فان ماتت یحتاجون الی شاھدین یشھدان انھا کانت فلانۃ بنت فلان و اذا لم تسفر وجھھا وشھد شاھدان انھا فلانۃ بنت فلان لم یحل لھما ان یشھدا بذٰلک یعنی علی اقرار فلانۃ اما یجوز ان یشھدا ان امرأۃ اقرت بکذا و شھد عندنا شاھدان انھا فلانۃ بنت فلان ھٰکذا فی الملتقط اسی میں فتاوے ظہیریہ سے ہے اختلف المشائخ فی جواز تحمل الشھادۃ علی المرأۃ اذا کانت متنقبۃ بعض مشائخنا قالوا لایصح

Marfat.com

التحمل عليها بدون رؤية وجهها وبعض مشائخنا
توسعوا فی هذا وقالوا يصح عند التعريف وتعريف
الواحد يكفی والمثنی احوط والی هذا مال الشيخ
الامام المعروف بخواهرزاده والی القول الاول مال
الشيخ الامام شمس الاسلام الاوزجندی والشيخ
الامام ظهير الدين وضرب من المعقول يدل
علی هذا فانا اجمعنا علی انه يجوز النظر
الی وجهها لتحمل الشهادة اه **قلت** فقد اجمعوا
علی حصول المعرفة برؤية الوجه حتی جاز
التحمل اجماعا وعلی عدمها بعدمها حتی
لم يجز التحمل عند قوم اصلا واحتيج الی
التعريف عند اخرين۔

مقاصد اہلِ تصویر ہی کو دیکھیے جو تصویر کسی کی یادگار کے لئے بنوائیں ہرگز بے چہرہ اس پر راضی نہ ہوں گے نہ اپنے مقصود کو مفید جانیں گے اگرچہ باقی تمام بدن کی تصویر ہو اور بارہا نیم قد بلکہ صرف چہرہ پر قناعت کرتے اور اسے اپنے مقصد کے لئے کافی سمجھتے ہیں جیسا کہ مصوروں میں بکثرت دائر وسائر اور سکّہ کی تصویروں سے ظاہر اور خود یہ تصویر جس سے سوال ہے اس پر شاہد کہ اسکا بنانا یادگاری کے لئے تھا اور نصف سینہ تک قناعت کی تو بداہۃً ثابت ہوا کہ چہرہ ہی وہ چیز ہے کہ تصویر کو معنی بت میں کرتا ہے اور صرف چہرہ ہی اس معنی کے افادہ میں کافی ہوتا ہے تو یہاں جنس مایعبد سے مراد صرف معنی بت میں ہوتا ہے اگرچہ نہ خود وہ

Marfat.com

معبود مشرکین ہونا اس کا ذو الصورۃ نہ وہ اس حالت پر ہو کہ مشرکین اپنی عبادت کے لئے عادۃً لازم رکھتے ہیں کہ یہ سب زوائد ہیں اور یہاں غیر ملحوظ ، یہاں صرف اس قدر درکار ہے کہ تصویر کسی صورتِ حیوانیہ کے لئے مرآۃ ملاحظہ ہو اور اس کا مدار صرف چہرہ پر ہے تو قطعاً یہ سب تصویریں معنیٔ بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا ، نصب کرنا ، جو کھونٹوں میں رکھ کر دیوار پہ لگانا یا پردے یا دیوار یا کسی اونچی رہنے والی شئے پر اس کا منقوش کرنا اگرچہ نیم قد یا صرف چہرہ ہو یا دیوار گیروں پر انسان یا حیوان کے چہرے لگانا یا پانی کے نل کے منہ یا لاٹھی کی بالائی شام پر کسی حیوان کا چہرہ بنوانا یا ایسی کسی بنی ہوئی چیز کو رکھنا ، استعمال کرنا سب ناجائز و حرام و مانع دخول ملائکہ رحمت علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اس مکان میں نماز یقیناً مکروہ ، پھر اگر تشبہ خاص بھی پایا جائے جیسے مصلی کے سامنے ہونا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ قدِ آدم آئینے جن میں اتنی بڑی بڑی آدمیوں اور جانوروں کی تصویریں ہوں دیوار قبلہ میں نصب کر کے ان کی طرف نماز پڑھنے میں نہ عبادت صورت کی مشابہت ہے نہ شرع مطہر کی مخالفت حاشا ہرگز کوئی نہیں کہہ سکتا تو ثابت ہوا کہ صواب عامہ کتب ائمہ کے ساتھ ہے جن میں صرف قطع رأس و محو وجہ پر اکتفا فرمایا اور دیگر اعضاء کا ان پر قیاس ہرگز نہ روایۃً منقول نہ درایۃً مقبول ، لاجرم سر بریدہ میں ممانعت نہ ہوئی کہ معنی بت میں نہ رہی اور دست و پا بریدہ ناجائز ہوئی کہ معنی بت باقی ۔ سوال دوم حل ہوا ۔

اتنی چھوٹی تصویر کہ نظر میں متمیز نہ ہو مرآۃ ملاحظہ نہیں کہ آپ ہی زیر ملاحظہ نہیں یونہی مستور کہ وہ بھی خود ملاحظہ سے مہجور مرآۃ ملاحظہ ہونا تو اور دور را اور معنی بت کے حصول کو یہ بھی ضرور کہ مشرکین بتوں کو اس لئے بناتے ہیں کہ ان کے آلہہ مزعومہ باطلہ کے مرآۃ ملاحظہ ہوں تو یہاں بھی وہ معنی مفقود ۔ سوال سوم حل ہوا و للہ الحمد حمدا

Marfat.com

كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا و يرضى وصلى الله تعالى على سيدنا و مولٰنا و اٰله وصحبه ابدا هٰكذا ينبغى التحقيق و الله تعالى ولى التوفيق وقد كان يختلج فى قلبى الكلام عليه منذ زمان وكنت ارجو ان يفتح الله تعالى بالحق فهذ. وان يسره المولٰى سبحٰنه وتعالى و له الحمد.

اقول وبه الفضل و لله الحمد خلاف نقله القهستانى عن المحيط فى اتخاذ الرأس و نقله عنه فى رد المحتار ولم يذكروا فيه ترجيحا فثبت بحمده الله تعالى ترجيح المنع.

اقول ثم لا يذهبن عنك ان المراد بالاتخاذ الاقتنار كما فى قول القهستانى بعده باسطر يكره اتخاذ الصور فى البيوت ثم قوله بعده لا يكره اتخاذها ان صغرت اما اصطناعه فلا يجوز بحال و ان صرح علماؤنا بجواز اتخاذ الانف والسن والاصبع من فضة لمقطوعها فان الفرق بين ما ذكروا وبين اتخاذ الراس مما لا يخفى على بليد فضلا عن عاقل والله تعالى اعلم.

Marfat.com

رابعًا اقول وباللہ التوفیق ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم۔ یہاں چار صورتیں ہیں۔ اول تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز ہونا کہ اس پر چلیں، پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ بنانا بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے کما فی الحلیۃ والبحر وغیرھما۔

دوم جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے۔ جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا زمین پر پھینک نہ دینا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال، اگر سکّہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا یہ بحال ضرورت جائز ہے جس طرح روپے میں تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کا یہاں چلتا نہیں اور اس پر سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں والضرورات تبیح المحظورات، یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ، اگر ان کی تصویریں ایسی چھوٹی ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضا ظاہر نہ ہو جیسے اشرفی کہ اس کے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے اس کی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگرچہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا حالانکہ ہمیں اس کی اہانت کا حکم ہے عنایہ سے گزرا نحن امرنا باھانتھا تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے۔ چاقو وغیرہ پر جو تصویریں ہوتی ہیں، اسی حکم میں داخل ہیں اگر بڑی ہوں تو انہیں مٹا دے یا کاغذ وغیرہ لگا دے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شے سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے

Marfat.com

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں، یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم و قابل احترام بنانا۔

چہارم صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذٰلک افعالِ تعظیم بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام و سخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بُت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے اسے کوئی مسلمان کسی حال میں حلال نہیں کہہ سکتا اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو، یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمتِ شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی تقیید ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امرِ عظیم کا خطرہ رکھتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صورتِ مذکورہ سوال بھی صورت چہارم ہے کہ اسے تبرک کے طور پر رکھنا اس کے سبب نزول برکت جاننا اسے برزخ ٹھہرانا رب عزوجل تک وصول کا ذریعہ بنانا یہ سب وہی سخت اشد کبیرہ اور عادۃً اس حالت میں اس کے ساتھ وہی افعال تعظیم بجالائیں گے جن کے حلال جاننے پر تجدید اسلام مناسب ہے نسأل اللہ السلامۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ ناواقف سمجھتے ہیں کہ حضور پر نور سید الاسیاد امام الافراد واہب المراد باذن الجواد غوث الاقطاب والاوتاد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اس حرکت سے خوش ہوں گے کہ ان کے صاحبزادہ کی ایسی تعظیم کی حالانکہ سب سے پہلے اس پر سخت ناراض ہونے والے سخت غضب فرمانے والے حضور اقدس

Marfat.com

ہوں گے رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ اللہ تعالٰی ہدایت واستقامت بخشے آمین۔

واذ قد خرجت العجالۃ فی صورۃ رسالۃ وکان ترصیفہا فی النصف الاول من شہر النور والسرور شہر ربیع الاول سنۃ ۱۳۳۱ھ ناسب ان اسمیہا **عطایا القدیر فی حکم التصویر** وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

تمت بالخیر

Marfat.com

مسائل سماع

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

مسئلہ ۔ از ریاست گلیتہ ضلع رنگ پور بنگالہ ، مرسلہ مولوی عبد اللطیف ہزاری ،
رمضان مبارک ۱۳۲۰ھ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل مفصلہ ذیل ہیں :۔ (۱) متصوفیۂ زمانہ جو محفل سماع و سرود مرتب کرتے ہیں ۔ جس میں راگ و رقص و مزامیر و معازف ہر قسم کے موجود رہتے ہیں اور جھاڑ و فانوس و شامیانہ فرش و دیگر تکلفات جنبیہ و اسرافات بے جا کے علاوہ اہل و نا اہل ، صالح و فاسق عالم و جاہل ہندو اور مسلمان وغیرہ کا کچھ تقید نہیں ہوتا ۔ سب کو اذن عام رہتا ہے اور اطراف و اکناف سے بذریعہ خطوط و اشتہارات لوگوں کو بلایا جاتا ہے ۔ آیا اس کارروائی کی قرآن و حدیث یا فقہ و تصوف سے کوئی اصل اور حضرت شارع ۔ یا صحابہ یا مجتہدین و ائمہ شریعت و طریقت سے کوئی فعل قولی خواہ فعلی ثابت ہے یا نہ برتقدیر ثانی اگر کوئی شخص اس کو مباح بلکہ مستحب اور مسنون و موجب تقرب الی اللہ سمجھ کر ہمیشہ خود بھی مرتکب رہے اور دوسروں کو بھی راغب کرے ۔ حتّٰی کہ اوس کی تحریک سے بعض مقامات میں اس فعل کا چرچا شروع ہو جائے اور ہوتا جائے تو ایسا شخص ضال مضل ٹھیرے گا یا نہیں ؟ (۲) اس فعل کا منسوب کرنا طرف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور جمیع اکابر صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین و مشائخ طریقت کے نہایت درجہ کی گستاخی اور کذب علی الرسول و علیٰ اصحابہ العدول و علیٰ من بعدہم من الاکابر الفحول میں داخل ہے یا نہیں ؟ (۳) جس ملک کے لوگ محض نو مسلم اور احکام و ارکان اسلام سے نہایت بے خبر ہوں ۔ گویا ابھی تک شریعت میں اُن کی بسم اللہ بھی درست نہیں ہوئی اور بسبب قرب زمانہ جاہلیت وحدیث العہد بالاسلام ہونے اور مجاورت اقوام ہنود کے اکثر حق و باطل کی تمیز نہ رکھتے ہوں اور اعتقاداً و عملاً انواع شرک و بدعت میں گرفتار ہوں ۔ تو ایسوں کو اولاً عقائد اسلامیہ و احکامات شرعیہ کی تلقین ضرور تر ہے یا سب سے پیشتر فن موسیقی اور حقائق و

Marfat.com

دقائق تصوف و مسئلہ وحدۃ الوجود کی تعلیم مناسب ہے؟ (۴) ہر گاہ کہ ہر مسلمان پر بقدر استطاعت امر معروف و نہی منکر عموماً اور پیر و پیشوائے قوم پر خصوصاً فرض ہے تو جس پیر کے اکثر مرید نامقید عیاش طبع نشہ خوار مونچھیں دراز ریش ندارد اور صوم و صلوٰۃ و غسل و طہارت کے مقدمے میں غایت درجہ کے سست۔ ہاں ناچ رنگ و سماع و سرود کی خدمت میں چست ہوں اور وہ کسی کی کن مکن سے غرض نہ رکھے۔ سب کو راضی رکھے اور سب سے راضی رہے پس ایسا پیر تارک فرض اور عاصی ہے یا نہیں؟ اور وہ پیر کس قسم کا پیر کہلائے گا۔ ہدایت و ارشاد کا یا ضلالت و الحاد کا؟ (۵) یہ کہنا کہ وید ہنود میں شرک نہیں، ہنود کو بالقطع مشرک کہنا صحیح نہیں۔ بتوں کو سجدہ کرنا اُن کا باعث کفر نہیں ہو سکتا کہ یہ تعظیمی سجدہ ہے۔ جیسے فرشتوں نے آدم کو کیا تھا۔ اور بت سے شفاعت کا امیدوار رہنا ایسا ہے۔ جیسے اہل اسلام کا انبیاء سے امیدِ شفاعت رہنا اور مشائخ کے اکثر اذکار و افکار و مراقبات جوگیان ہنود سے لئے گئے ہیں۔ اس قسم کے ہفوات ہدایت و ارشاد کے باب سے ہیں۔ یا در پردہ بیخ کنی اسلام کے اسباب ہیں۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

جوابِ سوالِ اوّل: جھاڑ فانوس شامیانہ وغیرہ مباحات فی انفسہا محظور نہیں۔ جب تک نیتہً یا عملاً منکر شرعی سے منضم نہ ہوں۔ بلکہ ممکن کہ نیت محمودہ سے محل محمود میں محمود ہو جائیں:- فان ذلک شان المباح یتبع النیۃ حسنا وقبحا وتمحضا للاباحۃ کما نص علیہ فی البحر وغیرہ وقد بیناہ غیر مرۃ فی فتاوینا راجع ماذکر الامام حجۃ الاسلام فی احیاء العلوم من حکایت الیتاذ بعض الصالحین الف سراج فی مجلس الذکر۔ فانکرہ بعضہم۔ فقال تعال داطفئ ما کان منہا لغیر اللہ تعالیٰ فلم یستطع اطفاء شیئ منہا۔

Marfat.com

زینت مباح بہ نیت مباحہ مطلقاً اسراف نہیں۔ اسراف حرام ہے قال تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور زینت جب تک بروجہ قبیح بہ نیت قبیحہ نہ ہو۔ حلال ہے قال تعالیٰ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ اور حلال وحرام ایک نہیں ہو سکتے ہمیں شق قلوب وتطلع غیوب واساءت ظن کا حکم نہیں بل لحسن الظن منہا امکن واللہ سبحٰنہ یعلم الضمائر فی السرائر اگر کوئی مجلس اگر فی نفسہٖ منکرات شرعیہ پر مشتمل نہ ہو نہ ہی اس میں وہ باتیں ہوں۔ جو اختلافات مقاصد یا تنوع احوال سے حسن وقبح میں مختلف ہو جاتی ہیں۔ جیسے سماع مجرد کہ اہل کو مفید اور نااہل کو مضر نہ بوجہ وقت وغموض افہام قاصرہ پر موجب فتنہ ہوں۔ جیسے حقائق دقائق وحدۃ الوجود مراتب جمع وفرق وظہور وبطون وبروز وکمون وغیرہا مشکلات تصوف نہ تعمیم اذن بوجہ تعظیم فجار وتکریم کفار وغیر ذٰلک افعال واقوال ناہنجار منجر بہ انکار ہو۔ بالجملہ حالاً ومآلاً جملہ منکرات وفتن سے خالی ہو۔ تو عموم اذن وشمول دعوت میں حرج نہیں۔ بلکہ مجلس وعظ وپند۔ بلحاظ پابندی حدود شرعیہ جس قدر عام ہو نفع تام ہو۔ مگر محفل رقص وسرود اگر بفرض باطل فی نفسہٖ منکر نہ بھی ہوتی ہو تو یہ تعمیم اوسے منکر وناروا کر دیتی۔ سماع مجرد کو ائمہ محققین وعلمائے عاملین واولیائے کاملین نے نہ صرف اہل پر محدود اور نااہل پر قطعاً مسدود فرمایا ہے نہ کہ مزامیر محرمہ کہ خود منکر وحرام ہیں۔ سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پرنور شیخ العالم فرید الحق والدین گنج شکر وخلیفۂ حضور سیدنا محبوب الٰہی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کتاب مستطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند کہ چندیں چیزے باید تا سماع مباح شود مسمع ومستمع ومسموع وآلۂ سماع درمیان بود یعنی گوینده مرد تمام باشد کودک نباشد وعورت نباشد۔ ومستمع آنکہ می شنود۔ از یاد حق خالی نباشد ومسموع آنچہ گویند فحش ومسخری نباشد۔ وآلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ ورباب ومثل آں می باید کہ درمیان نباشد۔ ایں چنیں

Marfat.com

سماع حلال است۔ اسی میں ہے یکے بخدمت حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض داشت کہ دریں روزہا بعضے از درویشان آستانہ دار درمجمعے کہ چنگ ورباب ومزامیر بود۔ رقص کردند۔ فرمود نیکو نہ کردہ اند، آنچہ نامشروع است۔ ناپسندیدہ است اوسی میں ہے:۔ حضرت سلطان المشائخ فرمودند۔ من منع کردہ ام کہ مزامیر ومحرمات درمیان نباشد، خود حضور پرنور سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ملفوظات طیبات فوائد الفواد شریف میں ہے "مزامیر حرام است" احادیث اس بارے میں ناحدِ تواتر ہیں اور کچھ نہ ہو تو حدیث جلیل جمیل صحیح رجیح صحیح بخاری شریف کافی و وافی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحِرَ والحریر والخمر والمعازف ضرور میری اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہونے والے ہیں کہ حلال ٹھہرائیں گے۔ عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو حدیث صحیح جلیل متصل لا مطعن فیہ سندا ولا متنا الا عند من ھوی فی ھوۃ الھوی کابن حزم ومن مثلہ غوی وقد اخرجہ ایضا الائمۃ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والاسمٰعیلی وابونعیم باسانید صحاح لا غبار علیہا وصححہ جماعۃ اخرون من الائمۃ کما قالہ بعض الحفاظ قالہ الامام ابن حجر المکی فی کف الرعاع فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنے فتاویٰ میں ثابت کیا ہے کہ ان پیرزادان ہوائے نفس کا حضرات اکابر چشت قدست اسرارہم کی طرف سماع مزامیر نسبت کرنا محض دروغ بے فروغ ہے۔ ان کے اعاظم اجلّہ تصریح فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افترا ہے نیز ان کے تمام تمسکات واہیہ کا ایک اجمالی جواب موضع صواب ان لفظوں میں گزارش کر دیا ہے کہ بعض جہل بدمست یا نیم مُلّا ہوس پرست یا جھوٹے صوفی بادبدست کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ کلمے پیش کرتے ہیں۔ انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً

Marfat.com

بے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے مقابل ضعیف . متعین کے آگے محتمل ، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے ۔ پھر کہاں قول . کہاں حکایت فعل . پھر کجا محرم کی بیج ہر طرح مبیح واجب العمل اسی کو ترجیح ۔ مگر ہوس پرستی کا علاج کس کے پاس ہے ۔ کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے ۔ اقرار لاتے ۔ یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالیں اور الزام بھی ٹالیں ۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں . میں نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ایسے محافل میں جتنے لوگ کثرت سے جمع کئے جائیں گے . اسی قدر گناہ و وبال صاحب محفل و داعی پر بڑھیگا . حضار سب گنہگار اور ان سب کا گناہ گانے بجانے والوں پر اور ان سب کا بلانے والوں پر ۔ بغیر اس کے کہ ان میں کسی کے اپنے گناہ میں کچھ کمی ہو ۔ مثلاً دس ہزار حضار کا مجمع ہے ۔ تو اُن میں ہر ایک پر ایک گناہ اور فرض کیجئے کہ چار قوال . تو اُن میں ہر ایک پر اپنا گناہ اور دس ہزار گناہ حاضرین کے یہ مجموعہ چالیس ہزار چار اور ایک اپنا . کل چالیس ہزار پانچ گناہ داعی و بانی پر . رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :۔ من دعی الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا ۔ جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے . جتنے اس کے بلانے پر چلیں ۔ ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو ۔ رواہ الائمۃ احمد والستۃ الا البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ایسے محرمات کو معاذ اللہ موجب قربت جاننا جہل و ضلال اور پھر ان پر اصرار کبیرہ شدید الوبال اور دوسروں کو ترغیب اشاعت فاحشہ و اضلال والعیاذ باللہ من سوء الحال ۔ رہا رقص ۔ اگر اس سے یہ متعارف ناچ مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے . پھر اگر زنان فواحش کا ناچ ہے ، اور متصوفہ زمانہ سے وہ بھی بعید نہیں ۔ بلکہ معہود و معلوم و مشہود ہے جب تو بنصوص قطعیہ قرآنیہ حرام ہے ۔ وقد تلوناھا فی فتاوانا ۔ اب اُسے مستحب و قربت جاننا تو درکنار ، مباح ہی سمجھنے پر صراحۃً کفر کا الزام ہے اور اگر کتھکوں کا ناچ تثنی و تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ

Marfat.com

ہے، جب بھی حرام وموجب لعن ہے۔ کما نطقت بہ الاحادیث وصرح بہ شرح الحدیث۔ اور اگر ایسا نہیں۔ بلکہ حرکات مضطربہ ہیں کہ نہ خود موزوں نہ منکرات پر مشتمل نہ حالاً نہ مآلاً فتنے کی طرف منجر۔ نہ اوس کے فاعلین اہل ہیات وو قار بلکہ بازاری خفیف الحرکات بے وقر تو با ایں ہمہ قیود بھی اقل مرتبہ یہ کہ ایک قسم لہو ولغو ہے اور ہر لہو ولغو رد و باطل کا ادنیٰ درجہ مکروہ و ناجائز طریقۂ محمدیہ اور اوس کی شرح حدیقۂ ندیہ میں ہے (الرقص وھو الحرکۃ الموزونۃ) علی میزان نغمۃ مخصوصۃ (والاضطراب وھو الحرکۃ غیر الموزونۃ فکل) واحد منھما (من جملۃ اللعب غیر مستثنی) کل لعب ابن آدم حرام الا ثلاثۃ ملاعبۃ الرجل اھلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ لقوسہ اخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال صحیح علی شرط مسلم۔ اور اگر وجد مراد ہو تو اگر بے اختیار ہے۔ زیر حکم نہیں ع کہ سلطان نہ گیرد خراج از خراب نا بلکہ اگر شوقاً الی حضرۃ العزیز الودود جل وعلا ہے۔ تو نعمت کبریٰ و دولت اعلیٰ ہے۔ تا بکہ بخشند وکرا ارزانی دارند۔ اور اگر با اختیار وتصنع ہو۔ تو مدار نیت پر ہے۔ اگر مجمع یا مرای العین میں اظہار مشیخت وجلب قلب کے لئے ہے۔ قطعاً ریا وسمعہ ونفاق وحرام کبیر وشرک صغیر ہے اب اس کی حرمت بھی ضرور اجماعیہ ہے فقہا نے اوس پر قیامت کبریٰ قائم کی ہے اور عبادت سمجھنے والے کو کافر لکھا۔ طریقہ وحدیقہ میں ہے۔ ویدخل فیھا) ای فی الرقص والاضطراب (ما یفعلہ بعض الصوفیۃ) الذین ینسبون انفسھم الی مذھب التصوف وھم مصرون علی انواع الفسوق والفجور (بل ھو اشد لانھم یفعلونہ علی اعتقاد العبادۃ فیخاف علیھم امر عظیم) وھو الکفر باستحلال الحرام قال العلامۃ ابو بکر الطوسی رحمہ اللہ تعالٰی۔ اما الرقص والتواجد الذی یوجب اللھو من ذکر اللہ تعالٰی فاول ما احدثہ اصحاب السامری لما اتخذ لھم

Marfat.com

مجلا لجسد الله خوارقا مواہر قصون علیہ ویتواجدون ای یظہرون الوجد بالفعل المحرم وھو عبادۃ غیر اللہ تعالیٰ۔ کما یفعل ھٰؤلاء یأکلون الحشیش ویرقصون من نشاط نفوسھم بالمحرم القطعی والکبروا لا محاب وینبواجدون بالوجد الشیطانی والشہوات النفسانیہ بین الفسقہ المختلطین بالمردان الحسان الوجوہ علی سماع الطنابیر والزمور رفھو دین الکفار وفی التاتارخانیہ الرقص فی السماع للالات المذکورۃ بالحالۃ المزبورۃ لا یجوز، فعلہ ولاحضورہ رفی الذخیرۃ، انہ کبیرۃ وقال البزازی قال القرطبی حرام بالاجماع ورأیت فتوی شیخ الاسلام جلال الملۃ والدین الکیلانی ان مستحل ھذا الرقص الموصوف بماذکرنا من المحرمات القطعیۃ رکافر لما علمان حرمتہ بالاجماع اھ ملخصین وتمام فیہما۔ اور اگر خلوت وتنہائی محض میں جہاں کوئی دوسرا نہ ہو، بہ نیت محمودہ مثل تشبہ بہ عشاقِ والہین یا جلب حالات صالحین ہو تو ائمہ شان میں مختلف فیہ بعض ناپسند فرماتے ہیں کہ صدق و حقیقت سے بعید ہے اور راجح یہ کہ ان نیتوں کے ساتھ جائز بلکہ حسن ہے۔ کہ من تشبہ بقومٍ فھو منھم۔ ؎

ان لم تکونوا مثلھم فتشبھوا ان التشبہ بالکرام فلاح،

اور سچی نیت سے نیکوں کی حالت بناتے بناتے خدا چاہے تو واقعیت بھی مل جاتی ہے سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان ھذا انزل بحزن وکابہ فاذا قرءتموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا بے شک یہ قرآن غم وکرب کے ساتھ اترا ہے اور جب اسے پڑھو۔ تو روؤ اور اگر رونا نہ آئے۔ تو رونی صورت بناؤ۔ رواہ ابن ماجۃ ومحمد بن نصر فی الصلوٰۃ والبیہقی فی الشعب۔ حدیقہ ندیہ میں بعد عبارت مذکورہ وبیانات نفیسہ

Marfat.com

تاصحۃ مقبول ہے۔ فان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمہ الفقراء الصادقون فی

ھٰذا الزمان ونجدہ کما کانوا یعلمونہ من قبل فی الزمان الماضی نور وھدایۃ

واثر توفیق من اللہ تعالیٰ وعنایۃ (الیٰ ان نقل عن حسن التنبیہ للعلامۃ النجم

الغزی انہ قال بعد ذکر الوجد والتواجد عن اکابر الائمۃ) واما من اظھر

ھٰذہ الاحوال تعمد للتوصل الی الدنیا ولتعتقدہ الناس ویتبرکوا بہ

فھٰذا من اقبح الذنوب المھلکات والمعاصی الموبقات اھ ثم قال فی

الحدیقۃ ولا شک ان التواجد وھو تکلف الوجد واظہارہ من غیر ان

یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو جائز بل مطلوب

شرعاً قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما وانما

کان المتشبہ بقوم منھم لان تشبھہ بھم یدل علی حبہ ایاھم ورضاہ

باحوالھم وافعالھم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان الرجل اذ رضی ھدی الرجل وعملہ فھو مثل عملہ رواہ الطبرانی من حدیث

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الیٰ ان قال بعد ما اطال واطاب کما ھو

دابہ قدس سرہ) اما تکلف الوجد علی الوجہ الصحیح لاجل التشبہ بالصالحین و

لغیر ذٰلک من المقاصد الحسنۃ فقد اشار الیہ العلامۃ الشیخ القشیری

فی اوائل رسالتہ المشھورۃ حیث قال التواجد استدعاء الوجد بضرب اختیار

ولیس لصاحبہ کمال الوجد اذ لو کان لکان واجد او باب التفاعل اکثرہ علی

اظھار الصفۃ ولیست کذٰلک فقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبہ لما

یتضمن من التکلف ویبعد عن التحقیق وقوم قالوا انہ مسلم للفقراء المجردین

الذین ترصدوا الوجدان ھٰذہ المعانی واصلھم خبر الرسول صلی اللہ

Marfat.com

تعالی علیہ وسلم ابکوا ان لم تبکوا فتباکوا اھ وفی شرعۃ الاسلام قال من السنۃ ان یقرأ القراٰن بحزن ووجد فان القراٰن نزل بحزن فان لم یکن لہ حزن، فلیتحازن اھ والحاصل ان تکلف الکمال من جملۃ الکمال من التشبہ بالاولیاء لمن لم یکن منھم امر مطلوب مرغوب فیہ علی کل حال اھ باختصار۔ **بالجملہ** وجد صوفیائے کرام و تواجد طالبین صادق اصلاً محل طعن نہیں اور در بارۂ امر قلب و نیت باطن صادق و کاذب میں تمیز مشکل اور اساءت ظن حرام و باطل واللہ یعلم المفسد من المصلح ردّ المحتار میں نور العین فی اصلاح جامع الفصولین اور اوس میں علامہ تحریر ابن کمال باشا وزیر سے ہے ع

ما فی التواجد ان حققت من حرج	ولا التمایل ان اخلصت من باس
فقمت تسعی علی رجل وحق لمن	دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس

الخ :۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم :

جواب سوال دوم ان محرمات اباطیل کو معاذ اللہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرنا ضرور حضور میں سوء ادب اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا و کذب ہے۔ وکفی بہ اثما مبینا انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ٥ پھر جمیع صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا نام لے دینا کیا جائے عجب۔ مشائخ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں زیادہ مہربانی حضرات چشت پر ہے۔ اون کے ارشادات اوپر گزرے اور حضرت مولانا فخر الدین زرداری خلیفۂ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمانۂ حضور میں خود حکم حضور سے رسالہ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا جس میں ارشاد فرماتے ہیں : اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبریئ عن ھذہ التھمۃ وھو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ :۔ یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم کا سماع اس تہمت مزامیر سے مبرا ہے۔ وہ تو صرف قوال کی آواز ہے۔ اون اشعار کے ساتھ کہ کمال صنع خداوندی جل وعلا پر آگاہ کریں۔ بالجملہ ائمہ عارفین وارثان انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین ضرور ان بہتانوں سے منزہ ہیں۔ حکایات بے سروپا ورطب ویابس بے سند معتمد قابل قبول نہیں۔ نہ خلاف بعض مذہب مہذب جمہور خصوصاً تصریحات جلیلہ کتب مذہب پر کچھ اثر ڈالے۔ ہاں خواہش نفسانی کی پیروی کو اخذ وتلفیق بے تحقیق کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ مغلوبین حال کے احوال افعال اقوال اعمال نہ قابل استناد ہیں۔ نہ لائق تقلید۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

در حق او مدح و در حق تو ذم   در حق او شہد در حق تو سم

در حق او نور و در حق تو نار !   در حق او درد و در حق تو خار

بالفرض اگر زید بھی اپنے مغلوب الحال ہونے کا دعوے کرے اور مان بھی لیا جائے تو ایک زید وارفتہ و بیخود سہی۔ یہ جو سیکڑوں ہزاروں عوام کا ہجوم و ازدحام کرایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی سب خدا رسیدہ مغلوب الحال ہو کر آئے ہیں۔ یا دنیا بھر سے چھانٹ چھانٹ کر پاگل بوہرے بلائے ہیں۔ جن پر شرع کا قلم تکلیف نہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو اس مجمع تحریم اور بانی کی تاثیم میں اصلاً شک نہیں فانما علیك اثم الاریسیین وَاللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال سوم

بدیہیات دینیہ سے ہے۔ کہ اولاً عقائد اسلام وسنت پھر احکام صلوٰۃ وطہارت وغیرہا ضروریات شرعیہ سیکھنا سکھانا فرض ہے اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب ولپسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام نہ کہ موسیقی کہ اوسکا ہلکا درجہ لغو وفضول اور بھاری پایہ مخزن آثام۔ وحدۃ الوجود وحقائق و دقائق تصوف جس طرح صوفیہ صافیہ مانتے ہیں۔ نہ وہ کہ جسے متصوفہ زنادقہ مانتے ہیں، ضرور حق وحقیقت ہیں۔ مگر اس میں اکثر ذوق ہے کہ ان مقامات عالیہ پر وصول کے بعد

Marfat.com

منکشف ہوتا ہے۔ زبانی تعلیم و تعلّم سے تعلق نہیں رکھتا اور بہت وہ ہے کہ عوام تو عوام
آجکل کے بہت مولوی کہلانے والے بھی نہیں سمجھ سکتے اور خود وہ جو پیر و مشائخ بنتے ہیں۔
طوطے کی طرح چند لفظ یاد کر لینے کے سوا معانی کی ہوا سے بھی مس نہیں رکھتے۔ پھر کون
سکھائیگا اور وہ سیکھے گا۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ ایک تو ان انگڑ بتانے والوں کی کج فہمی کہ مطلب
کچھ ہے اور سمجھے کچھ، دوسرے ان معانی کے لئے الفاظ کی نایابی کہ وہ اکثر حال ہے۔ نہ قال۔
تیسرے اوس پر طرّہ ان صاحبوں کی کج مج بیانی کہ جس قدر دونوں پہلو حق و حقیقت کے
سنبھالے ہوئے بیان میں لا سکتے تھے۔ یہ بتانے والے حضرات اتنے پر بھی قدرت نہیں رکھتے
اور اگر کچھ قدرت ہو بھی۔ تو حفظِ دین وایمان کی پرواہ کسے۔ چوتھے ان سب پر بالائی
جاہلوں بے تمیزوں کی کودنی جنہیں یہ حقائق و دقائق سکھائے جائیں گے۔ انہیں ابھی سیدھے
سیدھے احکام سمجھنے کے لالے ہیں۔ ان متشابہات کو کون سمجھیگا۔ غرض اس کا اثر ضرور ان
کا بگڑنا فتنے میں پڑنا زندیق مرتد یا ادنیٰ درجہ گمراہ بددین ہو جانا ہوگا۔ و بس۔ حدیث شریف میں
ہے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں۔ ما انت محدث قوما حدیثا لاتبلغہ
عقولھم الا کان علی بعضھم فتنہ۔ یعنی جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا۔
جس تک ان کی عقلیں نہ پہنچیں۔ تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن عساکر
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی پھر علامہ مناوی شارح
جامع صغیر پھر سیدی عبد الغنی نابلسی حدیقہ میں فرماتے ہیں۔ ان العامی اذا زنی او سرق
خیرا لہ من ان یتکلم فی العلم باللہ من غیر اتقان فیقع فی الکفر من حیث
لا یدری کمن یرکب لجۃ البحر ولا یعرف السباحۃ ومکائد الشیطان فیما یتعلق
بالعقائد والمذاہب لا تحصی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال چہارم امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضرور بنصوص قاطعۂ قرآنیہ
اہم فرائض دینیہ سے ہے اور بحالِ وجوب اس کا

Marfat.com

تارک آثم و عاصی اور ان نافرمانوں کی طرح خود بھی مستحق عذاب دُنیوی و اخروی۔ احادیث کثیرہ اس معنی پر وارد ہیں اور اہل سبت وغیرہم کا واقعہ خود قرآن عظیم میں مذکور۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا و کانوا یعتدون ○ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ○ بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت پڑی داؤد و عیسٰی بن مریم کی زبان سے یہ بدلہ تھا۔ ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا بُرے کام سے۔ ایک دوسرے کو منع نہ کرتے تھے۔ ضرور ان کا یہ فعل سخت بُرا تھا۔ اصحاب سبت پر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی۔ الٰہی! انہیں لعنت کر۔ اور لوگوں کے لئے نشانی بنا دے۔ بندر ہو گئے۔ اہل مائدہ پر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی دعا کی۔ سوٴر ہو گئے۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین ○ حدیث شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ کلا واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنھم) یوں نہیں خدائے تعالیٰ کی قسم! یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے (اور) ضرور نہی عن المنکر کرو گے! یا تم اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا۔ جس طرح ان بنی اسرائیل پر اتاری رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ھٰذا المختصر۔ مگر یہ امر و نہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب۔ تو بحال عدم وجوب اس کے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دے گی۔ جیسے جب کہ اس سے کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ مرتکبین خود حکم شرع سے آگاہ اور دانستہ مرتکب گناہ ہیں اور حالت یہ ہے کہ انہیں کہنا سُننا محض بے سود ہے۔ کارگر نہ ہوگا تو نہ ہی خواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصاً جب کہ کوئی امر اہم اصلاح پا رہا ہو۔ مثلاً کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے اور عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور وہ جب حریر و پابندیٔ وضع

میں ایسے منہمک ہیں کہ اگر اس پر اصرار کیجئے۔ تو وہ ہرگز نہ مانیں گے۔ نہایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے اور وہ رغبت نماز و تعلم عقائد بھی جاتی رہے گی۔ تو ایسی حالت میں بقدر تیسر او ہنیں نہایت اور باقی کے لئے انتظار وقت ہے پس یہ حالت امر و نہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تدبیر وسعی ہے۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

بستان امام فقیہ سمرقند۔ پھر محیط، پھر ہندیہ میں ہے۔ ان الامر بالمعروف علی وجوہ ان کان یعلم باکبر رایہ لو امر بالمعروف یقبلون امنہ ذلک ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیہ ولا یسعہ ترکہ۔ ولو علم باکبر رایہ۔ انہ لو امرھم بذلک۔ قذفوہ۔ وشتموہ۔ فترکہ افضل، ولو علم انھم یضربونہ ولا یصبر علی ذلک۔ ویقع بینھم عداوۃ ویھیج منہ القتال۔ فترکہ افضل۔ ولو علم انھم ضربوہ۔ وصبر علی ذلک۔ ولا یشکوا احداً۔ فلا بأس بان ینھی عن ذلک وھو مجاھد۔ ولو علم انھم لا یقبلون منہ۔ ولا یخاف منہ ضرباً ولا شتماً فھو بالخیار والامر افضل۔ اگر پیری مریدی دل سے ہے۔ تو وہاں ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر و نہی منجر بہ ضرر ہوں، ظاہراً نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدرِ قدرت ضرور لازم ہے اور اس میں اُن اتباع کے حق سے ادا ہوتا ہے۔ جو باوصفِ قدرت وعدم مضرت۔ ان کے سیاد وسپید سے کچھ مطلب نہ رکھتے۔ بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھیرائے۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل کے بہت آزاد متصوف یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندئ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امر و نہی اپنے پلاؤ قورمے یا آؤ بھگت پر خائف۔ تو یہ ضرور پیرِ غوایت ہے۔ نہ شیخ ہدایت۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ؞

جواب سوال پنجم ہنود قطعاً بت پرست مشرک ہیں۔ وہ یقیناً بتوں کو سجدۂ عبادت کرتے ہیں اور اگر یہ بالفرض نہ بھی ہو۔ تو بتوں کی ایسی

Marfat.com

تعظیم پر بھی ضرور حکم کفر ہی ہے اور انہیں بارگاہِ عزت میں شفیع جاننا بھی کفر۔ اور ان سے شفاعت چاہنا بھی کفر کہ قطعاً اجماعاً یہ اقوال و افعال کسی مسلم سے ہرگز صادر نہیں ہوتے۔ نہ کوئی مسلمان۔ بلکہ کوئی اہلِ ملت بُت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھتا ہے اور اس میں صراحۃً تکذیبِ قرآن و مضادتِ رحمٰن ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:۔ قال ابن الهمام۔ وبالجملة فقد ضم الى تحقق الايمان اثبات امور الاخلال بها اخلال بالايمان اتفاقاً كترك السجود لصنم وقتل نبي او الاستخفاف به او بالمصحف والكعبة الخ اعلام بقواطع الاسلام میں امام قرافی سے ہے۔ هذا الجنس قد ثبت للوالد ولو في زمن من الازمان وشريعة من الشرائع فكان شبهة دارئة الكفر عن فاعله بخلاف السجود نحو الصنم او الشمس فانه لم يرد هو ولا ما يشابهه في التعظيم في شريعة من الشرائع لم يكن لفاعل ذلك شبهة لا ضعيفة ولا قوية فكان كافراً ولا نظر الى قصد التقرب فيما لم ترد الشريعة بتعظيمه بخلاف من ورد تعظيمه۔ شفائے شریف میں ہے: كذالك نكفر بكل فعل اجمع المسلمون على انه لا يصدر الا من كافر وان كان صاحبه مصرحاً بالاسلام مع فعله ذلك الفعل كالسجود للصنم وللشمس والقمر والصليب والنار الخ اسی میں ہے:۔ كل مقالة صرحت بنفي الربوبية او الوحدانية او عبادة احد غير الله او مع الله فهي كفر كمقالة الدهرية وسائر فرق اشركوا بعبادة الاوثان من مشركي العرب واهل الهند والصين والسودان الخ مختصراً۔ اذکار و افکار و مراقبات کا جوگیوں سے لیا جانا افترائے بے مزہ ہے اور ممکن و شاید سے کوئی کتاب آسمانی نہیں ٹھیر سکتی۔ نہ لیت و لعل سے کوئی صریح مشرک بُت پرست قوم کتابی۔ مشرکین ہنود کے شرک و کفر کا منکر ان اقوال مخذولہ تعظیم و شفاعتِ اصنام کا مظہر ضرور بد دین گمراہ ملحد کافر ہے: والعياذ بالله تعالىٰ۔ شفاء شریف میں ہے

Marfat.com

وبهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم او شك او صحح مذهبهم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده و اعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذلك

عجب شانِ الٰہی ہے۔ یہی ناپاک و بے باک بات یعنی اصنام سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ ملانا پہلے ایک خبیث نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لئے لکھی تھی کہ بت پرست بھی شفاعت خواہی اور اس کے مثل افعال بھی بتوں سے کرکے مشرک ہوئے۔ یہی باتیں یہ لوگ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کے ساتھ کرتے ہیں تو یہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔ اب یہی مردود ملعون قول دوسرے نے مشرکوں کو مسلمان ٹھہرانے کے لئے کہا کہ بتوں سے شفاعت خواہی ان کی تعظیم حتی کہ انہیں سجدہ کفر نہیں کہ مسلمان بھی تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کرتے اور ان سے شفاعت مانگتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عبدہ المذنب
احمد رضا خان البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

مسئلہ مرسلہ جناب محمد نظام الدین صاحب قادری برکاتی نوری رسولی محلہ کھار دار واڑ متصل بالا پیر شہر سورت۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متیں مسائل ذیل ہیں۔ مزامیر یعنی ڈھول طبلہ، سارنگی وغیرہ کے ساتھ قوالی سننا جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ صوفیوں کو مزامیر کے ساتھ سننا جائز ہے اور بکر کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولینا شاہ احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر مزامیر کے ساتھ قوالی کو حرام لکھا ہے اور حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب فوائد الفواد کا بھی حوالہ دیا ہے۔ لہٰذا مزامیر کے ساتھ ہر شخص کو قوالی سننا ناجائز ہے۔ تو زید کا کہنا درست ہے؟ یا بکر کا قول صحیح ہے؟ غیر محرم عورت کو بے پردہ مرید کرنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے۔ جائز ہے کسی طرح حرج نہیں۔ پردہ سے بے ایمان لوگ مرید کیا کرتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ مولینا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ کتاب النکاح حصہ دوم صفحہ ۱۲ پر تحریر کیا ہے کہ مریدہ کو اپنے پیر کے سامنے بے پردہ آنا ناجائز ہے لہٰذا ناجائز ہے۔ تو زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا قول صحیح ہے؟

قادری سلسلے کا مرید چشتیہ میں طالب ہو سکتا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے۔ فقیر کو اختیار ہے۔ قادری سلسلے کے مرید کو چشتیہ میں طالب کر سکتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ حضرت باہو علیہ الرحمہ رسالہ تیغ برہنہ صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں کہ اگر قادری طریقے کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو خواہ بانصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردود ہو جاتا ہے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مولینا احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کسی سلسلہ کا آئے

Marfat.com

اس سے بیعت لے لیتا ہوں۔ سوائے غلامانِ قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔ لہٰذا ان بزرگوں کے فرمانے سے قادری سلسلے کا مُرید کسی دُوسرے سلسلے میں طالب نہیں ہو سکتا تو شریعتِ مطہرہ کے فواق تحریر فرمایئے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا قول درست ہے؛ بیّنوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب

بکرؔ کا قول صواب و صحیح ہے اور قولِ زید محض باطل و قبیح و بفضح بکرؔ مصیب و مثاب زید بے قید مستوجب غضب و مبتلائے قہر و عتاب۔ گرفتارِ عذاب ہے کہ وہ بے علم فتویٰ دیتا ہے اور بے علم فتویٰ دینا حرام حرام ہے۔ قال تعالیٰ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ وَ قال عزمن قائل سبحانہ وتعالیٰ شانہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّ ھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ الاٰیۃ وقال تعالیٰ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ وَصّٰکُمُ اللّٰہُ بِھٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ الاٰیہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ من افتی بغیر علم لعنتہ ملٰئکۃ السمٰوٰت والارض۔ مزامیر جنھیں مٹانے کے لئے حضور پرنور نبی اکرم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے کما فی الحدیث مطلقاً حرام ہیں نہ صوفی کو حلال۔ نہ غیر صوفی کو۔ مزامیر نہ ہونا شرطِ اباحتِ سماع ہے جن کے لئے سماع حلال و مباح ہے۔ مجرّد سماع چار قسم ہے۔ حلال۔ حرام۔ مکروہ و مباح۔ اگر صاحب وجد کا میلان جانبِ حق اکثر و بیشتر ہے اوسے مباح ہے اور اگر میل بمجاز زائد ہے۔ تو اسے مکروہ ہے اور جو بالکل مجاز کی طرف مائل ہو تو اوس کے لئے حرام اور جو بالکلیہ جانبِ حق مائل اور مجاز سے یکسر منقطع ہو اس کے لئے حلال ہے۔ بعض متصوفہ خصوصاً مریدانِ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نے یہ ظلم ڈھایا اور نیا ستم برپا کیا ہے کہ زبردستی مزامیر کے جواز

Marfat.com

کا باطل دعوی کر لیا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ جو چشتی ہو جائے۔ اسے مزامیر حلال۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْم۔ گویا چشتیوں کی شریعت اور ہے۔ اور سلاسل کی شریعت اور والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس لئے مناسب کہ ہم حضور پرنور سیدنا سلطان المشائخ نظام الحق والشریعۃ والطریقۃ والدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کے ملفوظات کریمہ سیر الاولیاء سے جس کے جامع حضور کے مرید و خلیفہ حضرت میر خورد مولینا سید کرمانی قدس سرہ النورانی ہیں۔ ثبوت حرمت پیش کریں۔ اس وقت اگر وطن سے دور اور کتب سے مہجور نہ ہوتا۔ تو اور بھی بعض سادات حضرات چشتیہ سے ثبوت پیش کر سکتا۔ خصوصاً لطائف اشرفی۔ مگر منصف کے لئے یہ بھی کافی اور ہٹ دھرم کو دفتر بھی ناکافی۔ حضور سلطان المشائخ سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں "سماع بر چہار قسم است۔ حلال و حرام مکروہ و مباح۔ اگر صاحب را میل بسوئے حق بیشتر است آں مباح است۔ واگر میل بمجاز بیشتر است مکروہ است واگر میل بکلی بطرف مجاز است آں حرام است۔ واگر میل بکلی بطرف حق است آں حلال است"

اس کے بعد اس پر تفریع کرتے ہوئے فرماتے ہیں "پس می باید کہ صاحب ایں کار حلال و حرام و مکروہ و مباح بشناسد" پھر فرماتے ہیں کہ اباحت سماع کے لئے چند چیزیں درکار مُسمِع، مستمع، مسموع و آلۂ سماع، مُسمِع یعنی قوال۔ پورا مرد ہو۔ امرد نہ ہو۔ عورت نہ ہو۔ مُستمِع سننے والا۔ یاد خدا سے خالی نہ ہو۔ مسموع وہ چیز جو گائی جائے۔ فحش و مسخری نہ ہو اور آلۂ سماع مزامیر جیسے چنگ و رباب وغیرہ۔ اس سے مجلس پاک ہو۔ ارشاد فرماتے ہیں چندیں چیزمی باید۔ تا سماع مباح شود مُسمِع و مستمع و مسموع و آلۂ سماع۔ یعنی گوینده مرد تمام باشد۔ کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود۔ از یاد حق خالی نباشد۔ و مسموع آنچہ بگویند۔ فحش و مسخرگی نباشد۔ و آلۂ سماع مزامیر است چوں چنگ و رباب و مثل آں می باید۔ کہ درمیان نباشد۔ اینچنیں سماع حلال است و سماع صوتے است موزوں چرا حرام باشد"۔

Marfat.com

صوفیوں کو خصوصاً چشتیوں کو حلت مزامیر کی باطل دستاویزیں دینے والے آنکھیں پھاڑ کر دیکھیں کہ حضور سلطان المشائخ سید الصوفیہ سردار چشتیاں نے کہیں صوفیوں، چشتیوں کا حکم علیحدہ بیان کیا۔ کہ سماع کی اباحت کے جو یہ شرطیں ہیں۔ وہ غیر صوفیہ کے لئے ہیں اور چشتیوں صوفیوں کو آزادی ہے۔ اون کے لئے مطلقاً حلال ہے اور یہ بھی بتائیں کہ صوفیوں کو مزامیر ہی حلال ہیں یا عورت و امرد کا گانا سننا بھی۔ فرق کیا ہے کہ ایک شے جو اوروں کے لئے شرطاً اباحت تھی۔ ان کے حق میں نہ ہو اور دوسری ان کے حق میں بھی ہو اور اوروں کے لئے بھی۔ جو علت صوفیوں کے لئے جواز کی ہوگی۔ وہ مزامیر کے علاوہ عورت و امرد کی آواز کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ پھر وجہ فرق کیا ہے؟ اللہ اکبر! چشتیت کا دعویٰ اور حضور سلطان المشائخ کے خلاف باطل فتویٰ۔ آج کل کے متصوفہ کا تو ذکر کیا۔ حضور سلطان المشائخ کے زمانہ کے بعض آستانہ دار درویش جب اس بلا میں مبتلا ہوئے۔ تو حضور میں شکایت گذری۔ جو سیر الاولیاء شریف میں یوں مذکور ہے: "بخدمت حضرت سلطان المشائخ عرض داشت۔ کہ دریں روز ہا بعض از درویشان آستانہ دار در مجمعے کہ چنگ و رباب و مزامیر بود، رقص کردند، فرمود نیکو نکردہ اند۔ آنچہ نامشروع است ناپسندیدہ است" یعنی ایک صاحب نے خدمت سلطان المشائخ قدس سرہ میں گزارش کی۔ کہ بعض وہ درویش جو آستانہ دار ہیں۔ انہوں نے ایسے مجمع میں جہاں چنگ و رباب و مزامیر تھے۔ رقص کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اچھا نہ کیا۔ کہ جو چیز نامشروع ہے۔ ناپسندیدہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ اور کوئی نص درکار ہے۔ آنکھیں چیر کر دیکھو۔ کہ حضور سلطان المشائخ کس کو ناجائز فرما رہے ہیں۔ مزامیر و چنگ و رباب کو۔ اور خوب آنکھیں مل مل کر دیکھو کس کے لئے ناجائز فرما رہے ہیں۔ صوفیوں ہی کے لئے تو۔ اسی پر بس نہیں۔ اللہ عز جلالہ کی ہزاراں ہزار رحمتیں اور کروڑہا کروڑ برکتیں روح پرفتوح حضور سلطان المشائخ پر ہوں کہ ان متصوفہ کے لئے

Marfat.com

بالکل جائے۔ دم زدن باقی اور ان کے عذر مقبوح و مذبوح کی کوئی رگ پھڑکتی نہ چھوڑی۔ اسی سیر الاولیاء شریف میں ہے "بعد ازاں یکے گفت۔ چوں ایں طائفہ ازاں مقام بیروں آمدند بایشاں گفتند۔ کہ کہ شما چہ کردید درآں جمع مزامیر بود۔ سماع چگونہ شنیدید و رقص کردید ایشاں جواب دادند۔ کہ ما چناں مستغرق سماع بودیم کہ ندانستیم کہ اینجا مزامیر ہست یا نہ۔ حضرت سلطان المشائخ فرمود۔ ایں جواب ہم چیزے نیست۔ ایں سخن در ہمہ معصیتہا بیاید" یعنی بعد اس کے حضور کی خدمت میں شکایت گزری اور حضور نے اس کا وہ جواب فرمایا۔ ایک صاحب نے ان کا یہ عذر گذارش کیا کہ جب وہ طائفہ صوفیہ اس جگہ سے باہر آیا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ ایسے مجمع میں جہاں مزامیر تھے۔ تم نے سماع کیسے سُنا؟ اور کیوں کر رقص کیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم سماع میں ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں خبر ہی نہیں تھی۔ کہ یہاں مزامیر ہیں یا نہیں۔ حضور سلطان المشائخ نے ارشاد فرمایا۔ یہ جواب بھی کچھ نہیں کہ یہ عُذرِ باطل تو تمام معصیتوں پر ہوسکتا ہے یعنی آدمی شراب پئے اور کہدے مجھے خبر ہی نہ تھی۔ کہ یہ شراب ہے یا شربت۔ ماں کے ساتھ زنا کرے اور کہدے میں تو ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ معلوم ہی نہ کرسکا کہ یہ ماں ہے یا بیوی۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نیز اسی سیر الاولیاء میں ہے کہ حضور سلطان المشائخ کی مجلس شریف میں کسی نے حضور سے عرض کی کہ فلاں موضع میں اس وقت حضور کے مریدوں کا مجمع ہے۔ اس میں مزامیر و محرمات ہیں۔ فرمایا میں منع کرچکا ہوں کہ مزامیر و محرمات درمیان نہ ہوں۔ انہوں نے اچھا نہیں کیا اور اس بارے میں بہت غلو فرمایا۔ یہاں تک ارشاد کیا کہ اگر جماعت ہورہی ہو اور جماعت میں عورتیں بھی ہوں اور امام کو سہو ہو تو مرد تو سُبحان اللہ کہہ کر امام کو سہو سے آگاہ کرے اور اگر عورت سہو پر وقوف پائے تو وہ تسبیح نہ کہے کہ اس کی آواز غیر محرموں کو سننا جائز نہیں۔ پُشتِ دست کفِ دست پر مارے اور ہتھیلی پر

Marfat.com

ہتھیلی نہ مارے کہ تالی ملاہی سے ہے۔ یہاں تک ملاہی و امثالِ ملاہی سے پرہیز دار رہے تو سماع میں بطریقِ اولےٰ ملاہی سے کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ جب دستک میں اس قدر احتیاط ہے تو سماع میں مزامیر بطریقِ اولیٰ ممنوع ہیں۔ عبارت سیر الاولیاء یہ ہے۔

"در مجلس حضرت سلطان المشائخ شخصے تقریر کرد۔ کہ اکنوں در موضع فلاں یارانِ شما جمعیتے کردہ اند۔ و مزامیر و محرمات درمیان است۔ حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ من منع کردہ ام۔ کہ مزامیر و محرمات درمیان نباشد۔ نیکو نہ کردہ اند۔ و دریں باب بسیار غلو کرد۔ تا بحدے کہ گفت۔ کہ اگر امامے در نماز یا شد۔ و جماعتے کہ در عقب او مقتدی شوند۔ و در آں جماعت عورات ہم باشند۔ پس اگر امام را سہوُ افتد۔ مردانے کہ اقتدا او کردہ باشند یکے تسبیح اعلام دہد۔ بگوید سبحان اللہ نہ گوید۔ زیرا کہ نشاید آواز آں شنودن۔ پس چہ کند۔ او پشتِ دست بر کفِ دست زند۔ و کفِ دست بر کفِ دست نزند کہ آں بلہوے ماند۔ تا ایں غایت از ملاہی و امثالِ آں، بر ہیز آمدہ است۔ پس در سماع مزامیر بطریقِ اولےٰ منع است،" آنکھیں کھولو۔ دیکھو۔ تم کہاں جارہے ہو۔ ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی — کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

کیا اب بھی جوازِ مزامیر کا بے سرا راگ گاتے جاؤ گے؟ کیا اب بھی وہی بے وقت کی راگنی الاپے جاؤ گے۔ حضور سلطان المشائخ کے فرمانِ ذی شان کے آگے سرِ تسلیم جھکاؤ اور اپنے غلط و باطل کہے پر پشیمان ہو اور شرماؤ۔ کیا حضور نے مزامیر کو ناجائز، حرام ممنوع و معصیت نہ فرمایا۔ کیا حضور نے ان کا معصیت ہونا غیر صوفیہ کے ساتھ خاص فرما دیا۔ کیا خود صوفیہ کے لئے بار بار نہ فرمایا کہ میں منع کر چکا ہوں۔ انہوں نے برا کیا۔ نامشروع کام کیا۔ معصیت کی۔ پھر یارب! اب وہ کون سے صوفی ہیں۔ جو حضور سلطان المشائخ کے مریدوں سے بھی آگے ہیں اور ہوں بھی۔ تو علی الاطلاق یہ کہنا کہ صوفیوں کے لئے مزامیر حلال ہیں کیونکر برمحل ہوگا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہاں جو مکلف نہیں۔

Marfat.com

یا مضطر ہیں۔ ان کے احکام ہمیشہ مکلف و مختار سے جدا ہیں۔ احکام اضطرار اور ہیں۔ احکام اختیار اور۔ وہ ایک مزامیر کیا ہر امر میں علیٰحدہ ہیں۔ پھر کیا کوئی یوں کہہ سکتا ہے کہ سوئر کا گوشت حلال ہے۔ حالانکہ خود قرآن عظیم میں مضطر کا استثناء فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ موجود ہے۔ غیر مکلف پر تو احکام شرعیہ کا اجراء ہی نہیں۔ کہ عقل شرط تکلیف ہے اور وہ اوس میں مفقود ہے۔ رہا مضطر۔ اوسے اوسی وقت اور اتنے ہی کی جس سے وہ نقصان عظیم سے محفوظ رہ سکے۔ رخصت ہے۔ بعض اجلّہ اکابر جو چنگ سنتے تھے۔ اوسے کبیرہ فرماتے ہیں۔ اسی سیر الاولیاء میں ہے "مولینا برہان الدین بلخی را با وفور علم کمال صلاحیت ہم بودہ است۔ چنانکہ بارہا گفتے۔ کہ خدائے عزوجل مرا از ہیچ کبیرہ نخواند مگر آنگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود۔ کہ ایں ہم گفتی۔ مگر یکے از کبیرہ از وے پرسیدند کہ آں کبیرہ کدام است۔ گفت سماع چنگ۔ کہ چنگ بسیار شنیدہ ام؟ یہ مولینا برہان الدین بلخی اون اکابر سے ہیں۔ جن کے فضل کے شاہد عدل حضور سلطان المشائخ قدس سرہ ہیں اور جن کے علامہ عصر ہوتے اور ایسے عظیم درجہ پانے کی پیشگوئی حضور امام العصر برہان الملّۃ والدین صاحب ہدایہ مرغینانی قدس اللہ سرہ النورانی نے فرمائی کہ ایک زمان ان کے در پر حاضر ہوں گے اور بار نہ پائیں گے۔ اسی سیر الاولیاء میں ہے "سخن در بزرگی مولینا برہان الدین بلخی افتاد۔ فرمود۔ کہ برہان الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم نبیا سے پنج شش سالہ کم و بیش برابر پدر خود در راہے مے رفتم۔ مولینا برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا شد۔ پدر من از وے تحاشی کرد، و در کوچہ دیگر رفت۔ مرا بر جائے گذاشت۔ چوں کوکبۂ مولانا برہان الدین نزدیک رسید من بہ پیش رفتم۔ و سلام کردم۔ و در من تیز بدید ایں سخن تیز بگفت۔ کہ من دریں کودک نور علم مے بینم۔ من ایں سخن شنیدم۔ پیش رکابے او رواں شدم۔ باز مولینا برہان الدین بر زبان مبارک ایں لفظ راند کہ مرا خدائے تعالیٰ چنیں مے گویاند۔ کہ ایں کودک در روزگار خود

Marfat.com

علامۂ عصر خواہد شد۔ مولینا برہان الدین مے گوید کہ من ایں چنیں شنیدم۔ و بچپان من پیش مے رفتم۔ باز مولینا برہان الدین مرغینانی فرمود۔ کہ خدائے تعالیٰ مرا چنیں می گویاند کہ ایں کودک چناں بزرگ شود۔ کہ بادشاہاں بردر او بیایند۔ و بار نیابند" ایسے عالی مرتبت جلیل القدر بزرگ علامۂ روزگار باوجود اس کے خود استماع فرماتے۔ مگر اسے کبیرہ ہی فرماتے۔ اون کے یہ کلمات طیبہ کہ "خدائے عزوجل مرا از ہیچ کبیرہ نخواہد پرسید" اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایسے حال میں ہیں۔ کہ زیر قلم تکلیف ہی نہیں۔ نیز آگے ان کا یہ ارشاد کہ "ایں ساعت ہم بشنوم اگر باشد"۔ اس کے بعد بھی بے وقت کی وہی شہنائی رہے گی۔ کہ صوفیوں کو مزامیر حلال ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ فوائد الفواد شریف ملفوظات حضور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غالباً مرتبہ حضرت مولینا فخر الدین زرادی خلیفۂ حضور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت دیکھ کر بھی جس کی یہ حالت ہے۔ تو ایسے شخص سے کیا امید کہ سیر الاولیاء شریف کی یہ عبارت دیکھ کر اپنی غلطی تسلیم کرے گا۔ مگر مولےٰ عزوجل کے فضل و کرم سے ہر آن امید ہے۔ ؎

اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار

شائد اب وقت ہدایت آ گیا ہو اور یہ ثواب اس فقیر کے حصہ کا ہو۔ واللہ عندہ حسن الثواب۔ والیہ المرجع والمآب۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب ؏

نمبر ۲: وہ خود بے ایمان ہے۔ جو حکم شرع کو بے ایمانی اور اس پر عامل کو بے ایمان بتاتا ہے۔ بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ جس کا اللہ و رسول نے حکم فرمایا۔ جل جلالہٗ۔ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیشک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا۔ وہ یقیناً ابو الروح ہوتا ہے اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا۔ تو چاہئے تھا کہ نبی سے اس

Marfat.com

کی اُمت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کون پیر ہوگا۔ پھر حضور نے اپنی اُمتی بیبیوں سے نکاح فرمایا یا نہیں کیا معاذ اللہ جن کے محرم تھے اون سے نکاح فرمایا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سبع سنابل شریف میں حضرت قطبِ فلکِ ہدایت و مرکزِ دائرہ ولایت سند المحققین سید العلماء العاملین میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں "باید دانست کہ درجہاں نہ ہمچو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پیرے پیدا شد۔ و نہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا" جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہوئے۔ تو حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرید کی بیٹی۔ ان جہال بے خود کے نزدیک معاذ اللہ پوتی۔ اور پوتی سے نکاح حرام۔ وَلَا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ جہل بد بلا سے محفوظ رکھے۔ احمق لفظ مُنہ سے نکال دیتے ہیں اور اس کے نتیجۂ بد کا لحاظ نہیں کرتے۔ فقیر اس مسئلہ پر ذرا اور تفصیل کرتا۔ اگر ضرورت سمجھتا مگر چونکہ السواد الاعظم میں اس کا کافی جواب چھپ چکا ہے۔ اس لئے اسی پر اقتصار کرتا ہے۔ سمجھنے والا اسی سے سمجھ سکتا ہے اور بدعقل بے سمجھ کے لئے دفتر بے کار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نمبر ۳۔ جہاں تک فقیر سمجھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیعت جب ایک جامع شرائط کے ہاتھ پر کرے۔ پھر دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر سکتا۔ کہ جو ایک کے ہاتھ بک چکا۔ اس کا غلام ہو چکا۔ جب تک آزاد نہ ہو۔ حلقۂ غلامی نکال نہ دے۔ دوسرا اس سے بیعت نہیں لے سکتا۔ یہ دوسرے کے ہاتھ بک نہیں سکتا۔ پریشان نظر در بدر پھرتا اور ذلیل وخوار ہوتا۔ دُر دُر سنتا اور کہیں سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔ جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے اور پھر پریشان نظری کرے۔ وہ دھوبی کا کتا ہے۔ نہ گھر کا۔ نہ گھاٹ کا۔ اور جو ایک کا ہو رہے۔ وہ ضرور فیضیاب ہوتا ہے۔ اگر پیر جامع شرائط ہو۔ اگرچہ صاحب فیض نہ ہو۔ کہ اوس سلسلہ میں جو صاحب

Marfat.com

فیض ہوگا۔ اُس کی اُس پر نظرِ کرم ہوگی اور وہ اس پر فیض ڈالے گا۔ بعض اکابر کے مشاہدات اس کے شاہد ہیں۔ طلبِ فیض میں حرج نہیں اور یہ بلا نکیر تمام سلاسل میں جاری ہے۔ خود اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ باوجودیکہ قادری تھے اور سلاسل سے بھی فیضیاب تھے۔ چشتی، سہروردی، نقشبندی وغیرہ سلاسل کی بھی حضور پُرفتوح کو اجازت تھی۔ یہ اجازت کیا فیض نہیں۔ مگر "یک در بگیر و محکم بگیر" پر عمل کرنے والے۔ انہیں[۱] بظاہر کہیں سے ملے۔ وہ یقین یہی کرتے ہیں کہ مجھے اوسی دَر سے ملا ہے۔ جس سے میں منتسب ہوں۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت قدس سرہ میں آپ نے تین قلندروں کی حکایت ملاحظہ فرمائی ہوگی، جو خدمتِ حضور پُرنور سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک مُردار بیل کھاکر حاضر ہوئے تھے! لہٰذا اسے مریدی کہتے ہیں۔ فیض یقیناً حضور سلطان المشائخ سے پایا۔ مگر پیر کے قربان ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اگر پیر کی نظرِ کرم نہ ہوتی۔ تو حضرت سلطان المشائخ کیوں نظرِ رحم فرماتے اور فیض عطا کرتے۔ یہ ہے "در یک در گیر و محکم گیر" حضرت سلطان باہو قدس سرہ کا مطلب تو واضح ہے کہ جو اس سلسلۂ عالیہ کو ترک کرے اور دوسرا سلسلہ از روئے بیعت اختیار کرے اور حضرت عدی بن مسافر کے ارشاد میں غالباً بیعت سے مراد بیعت ارادت نہیں یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی طلبِ فیض کے لئے آئے۔ میں ہر ایک کو فیض عطا کرتا ہوں۔ مگر جو قادری ہوکر بحر کو چھوڑ کر نہر کے پاس کون آتا ہے۔ یا یہ کہ کسی سلسلہ کا مرید اپنی بیعت

---

[۱] :۔ اور حضور سیدنا و ہادینا و ماوانا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کے زمانہ کے اولیائے کرام۔ مشائخ عظام اور اماناتِ پاک حضور الغوث الانام کے بعد اب تک جس قدر حضرات شیوخ عظام ہوئے۔ ان میں کون سا ہے جو حضور سے مستفیض نہیں۔ البتہ قادری ہو یا نہ ہو استفاضہ سب قادری ہیں۔ ابر کرم کس کشت پر برسا نہیں جلا دیتا۔ تو جس کسی سے فیض پائے۔ وہ فیض قادریت ہی ہے۔ والحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ مشانہ ۱۲ منہ غفرلہ۔

Marfat.com

توڑ کر آئے۔ میں اوس سے بیعت لے لیتا ہوں۔ مگر قادریوں کو بیعت نہیں کرتا کہ وہ پریشان نظر نہیں ہوتے کہ وہ جانتے ہیں کہ حضور غوث اعظم بحر ہیں اور اور نہر۔ اور اوروں کے مرید جو پریشان نظر ہوتے ہیں۔ اپنے پیر پر کامل اعتقاد اور پورا اعتماد نہیں رکھتے۔ وہ اگر بیعت توڑ کر آتے ہیں تو میں بیعت لے لیتا ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وھٰذہ
ما عندی والعلم بالحق عند ربی
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا القادری غفرلہ

صح الجواب،
خادم العلم والعلماء
محمد حسنین رضا خان

ذالک کذالک
محمد اسمٰعیل محمود آبادی حنفی
ریاست بلال آباد ضلع فیروزپور

لقد اصاب المجیب
رحم الٰہی قادری
رضوی۔ غفرلہ،۔

Marfat.com

مصطفٰے رضا خاں قادری
آل الرحمٰن محمّد عرف
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

الجواب صحیح واللہ تعالٰی اعلم
فقیر ابرار حسن صدیقی تلہری
عفی اللہ تعالٰی عن ذنبہ الجلی والخفی

اصاب المجیب واجاد
عبدالعزیز عفی عنہ قادری
رضوی مدرس مدرسہ اہل سنّت

للہ درّ المجیب
فقیر سردار علی غفرلہٗ

الجواب صحیح
ابوالقمر محمد نورالہدٰی عفی عنہ

الجواب صحیح واللہ تعالٰی اعلم
فقیر احسان علی مظفرپوری
مدرس منظر اسلام بریلوی ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ

مکتبہ حامدیہ ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

خدا شوق دے تو مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

جواہر البحار اوّل (اردو)	امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱/۰۰
" " دوم "	" " " "	۶۳/۰۰
جامع کرامات اولیاء اردو جلد اوّل "	" "	۷۵/۰۰
رسائل رضویہ (اوّل)	امام احمد رضا خاںؒ	۶۰/۰۰
رسائل رضویہ دوم	" " "	۶۶/۰۰
شہادت نواسۂ سید الابرار	مولوی عبد السلام رضوی	۹۰/۰۰
علم خیر الانام	مولوی عبد السلام رضوی	۴۵/۰۰
دیوبندی مذہب	مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیاں	۷۵/۰۰
فضائل درود و سلام ترجمہ سعادۃ الدارین	امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ	زیر طبع
خون کے آنسو	علامہ مشتاق احمد نظامی	۳۶/۰۰
حدائق بخشش اعلیٰ کاغذ	امام احمد رضا خاں بریلوی	۴۵/۰
گیارھویں شریف	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی	۴/۵۰
مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید نقشبندی	۱۴/۰۰
تسکین الخواطر	علامہ احمد سعید کاظمی	۱۵/۰۰
بیان الارکان	علامہ ریاض احمد صمدانی	۵۱
نجد سے سہارنپور تک	مولانا کامل سہسرامی	۵/۲۵

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ • لاہور

Marfat.com

رسائل رضویہ

مصنفہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز

مکتبہ حامدیہ

لاہور

رسائلِ رضویہ

جلد دوم

مصنّفہ

اعلیحضرت مجدّد دین و ملّت حضرت علّامہ الشاہ محمّد احمد رضا خان بریلوی قدس سرّہ العزیز

مرتّبہ

رئیس التحریر جناب مولانا محمّد عبد الحکیم صاحب مظہری اختر شاہجہانپوری

مکتبہ حامدیہ - گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

نام کتاب ———— رسائل رضویہ جلد دوم

مرتبہ ———— اختر شاہجہان پوری

کتابت ———— محمد شریف گل و محمد شفیع خوشنویس

مصححین ———— حافظ محمد احسان الحق قادری
محمد گل احمد عتیقی
مظفر اقبال

مطبع ———— ندرت پرنٹرز۔ لاہور

سنِ طباعت ———— جولائی ۱۹۷۶ء / رجب ۱۳۹۶ھ

اشاعت ———— بار اول

تعداد ———— ایک ہزار

ضخامت ———— ۸/۱۸×۲۳، ۵۰۴ صفحات

قیمت ———— روپے

مکتبہ حامدیہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com

فہرست

۱	سخن ہائے گفتنی (از اختر شاہجہانپوری)	۴ تا ۷۴
۲	الحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ	۷۵ تا ۲۱۲
۳	النفس الفکر فی قربان البقر	۲۱۳ تا ۲۳۶
۴	الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ	۲۳۷ تا ۴۰۴
۵	شرح المطالب فی مبحث ابی طالب	۴۰۵ تا ۴۷۴
۶	تصدیقات	۴۷۵ تا ۴۸۶
۷	ابحاثِ اخیرہ	۴۸۷ تا ۵۰۲
۸	قطعۂ تاریخِ طباعت (از مولانا اختر الحامدی الرضوی)	۵۰۳

Marfat.com

سخن ہائے گفتنی

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے دینِ متین میں پُراسرار تخریب کاری اور مسلمانانِ پاک و ہند میں فرقہ سازی و گروہ بندی کا چکر چلانے، ان کی آپس میں سر پھٹول کرانے کی غرض سے ۱۸۵۷ء کے بعد جال بچھا نا تھا۔ اسی لیے قدرت نے اسلامی نظریات کے ایک بیباک نقیب کو گیارہ مہینے پہلے ہی مذکورہ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے آتش فشاں پہاڑ یعنی صوبہ یو۔پی کے مشہور شہر بریلی میں پیدا فرما دیا۔ اسلام کا وہ بطلِ جلیل مولانا نقی علی خاں بریلوی رحمت اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) بن مولانا رضا علی خاں (المتوفی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) کے گھر ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوا۔ آپ کا نام "محمد" رکھا گیا۔ تاریخی نام "المختار ۱۲۷۲ھ" تجویز ہوا اور جدِ امجد اپنے نونہال کو احمد رضا خاں کہا کرتے تھے۔ علمائے پاک و ہند آپ کو اعلیٰحضرت، امام اہلسنت اور فاضل بریلوی کے القاب سے یاد کیا کرتے لیکن علمائے حرمین شریفین نے اس نابغۂ عصر کو یگانۂ روزگار، مرکزِ دائرۂ تحقیق، امام زمانہ اور چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا تھا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ○

عمر ہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

تاریخِ ولادت کے لیے خامۂ قدرت نے اعلیٰحضرت قدس سرہ کی زبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری فرمائی :-

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

۱۲۷۲ھ

Marfat.com

اس فنافی الرسول ہستی نے اپنے نام کے شروع میں ہمیشہ "عبد المصطفےٰ" لکھنے کا التزام فرمایا۔ آپ نے ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء کو علومِ دینیہ، عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل کر لینے پر سندِ فراغ حاصل کی اور اسی مبارک روز آپ کی فتویٰ نویسی کا آغاز ہوا، جو آخری وقت تک متواتر چوّن ۵۴ سال جاری رہا۔ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں آپ نے اپنے والدِ ماجد کی معیّت میں شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کی۔ ساتھ ہی اجازت و خلافت سے بھی نوعمری کے باوجود نوازے گئے۔ مرشدِ گرامی کو اپنے اس مرید کی ذات پر بڑا ناز تھا۔ اسی لیے ایک مرتبہ تو یہاں تک فرما دیا تھا کہ اگر باری تعالیٰ شانہٗ قیامت میں پوچھے گا کہ اے آلِ رسول! میرے لیے دنیا سے کیا لائے ہو؟ تو میں عرض کر دوں گا کہ اے پروردگار! میں تیرے لیے "احمد رضا" لایا ہوں۔

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتّوں میں نہاں ہو کر

پہلی مرتبہ اپنے والدِ محترم کے ہمراہ آپ نے ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ مطہرہ کی سعادت حاصل کی۔ مخدومی پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے اس مقدس سفر کے سلسلے میں وضاحت فرمائی ہے:-

"اس سفرِ مقدس میں حرمین شریفین کے اکابر علماء مثلاً مفتی شافعیہ سید احمد دحلان (م ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء) اور مفتی حنفیہ شیخ عبد الرحمٰن سراج (م ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء) وغیرہم سے حدیث، تفسیر، فقہ اور اصولِ فقہ میں سندیں حاصل کیں۔"[1]

اس مبارک سفر کا ایک ایمان افروز واقعہ تذکرہ علمائے ہند میں مرقوم ہے۔ پروفیسر محمد ایوب قادری کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیے:-

"ایک دن نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم میں ادا کی۔ نماز کے بعد امام

---

[1] فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں: ص ۴۴

Marfat.com

شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بغیر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے گھر لے گئے، دیر تک ان کی پیشانی کو تھامے رہے اور فرمایا اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ (بے شک میں اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں) اس کے بعد صحاح ستہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست خاص سے مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہارا نام "ضیاء الدین احمد" ہے۔ سند مذکور میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک گیارہ واسطے ہیں۔ مکہ معظمہ میں شیخ جمل اللیل موصوف کے ایماء سے رسالہ "جوہر مضیہ" کی شرح جو مناسک حج میں شافعی مذہب کے مطابق ہے دو دن میں لکھی۔ یہ رسالہ شیخ حسین بن صالح کی تصنیف ہے۔ مولوی احمد رضا خاں اس (شرح) کا نام "النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیہ" رکھ کر شیخ کی خدمت میں لے گئے۔ شیخ نے ان کے حق میں تحسین و آفرین فرمائی"۔[۲]

باری تعالیٰ شانہ، نے اپنے اس خوش نصیب بندے سے مبتدعین زمانہ اور اینگلو انڈین علماء کی سرکوبی کا کام لینا تھا۔ اسی لیے پہلے اُسے اپنے حرم پاک میں بلایا، مکہ معظمہ کے جید اساطین علم کے دلوں میں اس نوخیز و نووارد عالم کی محبت پیدا کی اور اس طرح فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو اپنے مقدس شہر میں علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ یگانۂ روزگار ہستیوں سے محدث، مفسر، فقیہ اور متکلم وغیرہ کی سندیں اسے دلوائیں۔ عربی کا مصنف و شارح بنایا اور منوایا، بلکہ اجازت و خلافت دلوا کر، شیخ طریقت بنوا کر ہندوستان کی طرف روانہ کیا۔ حالانکہ اس وقت تک آپ نے عمر کی صرف تئیس[۲۳] منزلیں طے کی تھیں۔ آپ کو اس نوعمری میں جتنی سندیں اور اجازتیں ملیں دوسرے کسی موافق یا مخالف ہندی عالم کو علم و فضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود ساری عمر میں بھی تو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

---

[۲] تذکرہ علمائے ہند اردو، ص ۹۹

Marfat.com

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دوسری مرتبہ یہ سعادت آپ کو ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں حاصل ہوئی۔ اس مقدس موقع پر علمائے حرمین طیبین نے جس طرح آپ کا اعزاز واکرام کیا، وہ تاریخ اسلام کا ایک سنہری ورق ہے۔ ایسا اعزاز اُس مقدس سرزمین پر پاک وہند کی شاید کسی بھی ہستی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ اکابر علمائے حرمین شریفین تک نے آپ سے سندیں اور اجازتیں حاصل کرنا اپنا فخر سمجھا۔ ان حضرات نے آپ کے اسی موقع پر لکھے ہوئے تینوں رسالوں یعنی خلاصۂ المعتمد المستند، الدولۃ المکیہ اور کفل الفقیہ الفاہم پر زوردار تقریظیں لکھیں۔ آخری رسالہ خود ان حضرات کی درخواست ہی پر لکھا تھا۔ یہ تحقیقی رسالہ آج بھی اپنے میدان میں منفرد ہے۔

غیر مسلموں سے دوستی

اس مجموعے کا پہلا رسالہ المسمیٰ بہ المحجۃ المؤتمنہ تحقیق کے لحاظ سے اپنے میدان میں بے نظیر ہے۔ اس رسالے کا نفسِ مضمون غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود کا اجاگر کرنا ہے جب کہ بدقسمتی سے بعض صاحبانِ جُبّہ ودستار اُس دَور میں شرعی حدود کو پامال کرنے میں شبانہ روز مصروف رہ کر مسلمانوں کا رُخ حرم سے سومنات کی جانب پھیرنا چاہتے تھے۔ یہ مقدس رسالہ مجدد برحق علیہ الرحمہ کی آخری تصانیف سے ہے۔

بدقسمتی سے اس وقت وہابی علماء کا مؤقف یہ تھا کہ انگریزوں سے آزادی تو حاصل کی جائے لیکن ہندو لیڈروں کی سرکردگی میں، ان کی ہدایات کے مطابق اس منزل کو طے کیا جائے۔ اس مرحلے پر وہ انگریزوں سے مکمل بائیکاٹ کرنا چاہتے تھے لیکن ہندو کے غلام بن کر۔ انگریز کی غلامی کا جُوا اتار کر پھینکنا چاہتے تھے لیکن ہندوؤں کے مستقل غلام بننے کے لیے۔ نتیجہ ظاہر تھا کہ آزادی سے انہیں قطعاً سروکار نہیں تھا، ہرگز انہیں آزادی منظور نہیں تھی۔ وہ صرف اپنے آقا بدلنا چاہتے تھے کہ گورے آقاؤں کی جگہ کالے آقا، پردیسی آقاؤں کے بدلے دیسی آقا اور نصرانی آقاؤں کے بجائے بُت پرست آقا مِل جائیں۔

Marfat.com

یہ تھی ان حضرات کی منزلِ مقصود ، یہ تھا ان کا منشور، یہ تھا ان کے خیرخواہِ اسلام و مسلمین ہونے کا حدود اربعہ اور یہ تھی ان کی سیاست صاحبہ کی کل کائنات ، جس کی ملک بھر میں دُھوم مچاکر آسمان سر پر اٹھاتے پھر رہے تھے۔

آزادی یقیناً بہت بڑی نعمت ہے اور غلامی کی ذلّت میں کسے کلام ہو سکتا ہے ؟ مسلمان کسی بھی غیر مسلم قوم کے غلام بن کر رہیں ، یہ قطعاً ان کی شان کے شایاں نہیں ۔ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو انگریزوں کی غلامی سے ضرور نجات حاصل کرنی چاہیئے تھی، لیکن ہنود کا غلام بننے کے لیے نہیں ۔ اس صورت میں آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا کا مصداق تو بن گیا مگر اپنے اصل مقام پر نہ پہنچ سکا ۔ ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ آزادی کا زبان پر نعرہ تھا لیکن انگریز کی غلامی سے نجات بھی نہیں ملی تھی کہ از خود برضا و رغبت ہنود کی غلامی اپنے اوپر مسلط کر کے انگریز اور ہنود دونوں کو اپنا آقا بنا لیا اور مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہوئے سیاسی مثلث قائم کرلی ۔ یہ تھی ان کی خود فریبی اور اسلام و مسلمین سے بدخواہی ، جس کی عمارت انہوں نے زُنّار دوستی اور بُت پرست نوازی پر قائم کی تھی ۔ اسے کہتے ہیں ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۔

یہ تو آزادی کا معاملہ تھا ۔ دوسرا مرحلہ انگریز سے تعلقات کی شرعی حدود کا آیا ، تو دیابیوں کے شیخ الہند و شیخ الاسلام صاحبان نے ترکِ موالات کا فتویٰ جاری کر دیا۔ اس سلسلے میں ان صاحبانوں کی افراط و تفریط کو دیکھ کر شیطان بھی عش عش کر اٹھا ہوگا ۔ اس لعین نے اس موڑ پر آکر ان صاحبانِ جُبّہ و دستار کی استادی کا اگر لوہا مان لیا ہو تو بعید نہیں ۔ غیر مسلموں سے موالات یعنی دوستانہ تعلقات رکھنے کو شریعتِ مطہرہ نے حرام قرار دیا ہے اور قرآن کریم میں اس پر سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی کا دین لیتا ہے تو اس کی عقل پہلے چھین لیتا ہے ۔ ان حضرات نے آیات و احادیث کے سہارے انگریز سے موالات ترک کرنے کے فتوے صادر کر دیے مگر افراط وہ دکھائی کہ انگریز سے مجرد معاملت یعنی معمولی لین دین تک حرام قرار دینے اور اسے ترک کروانے پر ایڑی سے چوٹی تک کا زور صرف کرنے لگے ۔ اور ادھر تفریط کی وادی میں قدم رکھا، تو وہ جولانی دکھائی کہ

Marfat.com

حقیقی مشرکوں ہٹیسٹ بُت پرستوں کو نہ صرف دوست یا بھائی بنایا بلکہ انہیں اپنا رہنما اور پیشوا بنا لیا۔ ان کا اشارہ ان حضرات کے لیے قانون، اُن کے فرمودات، ان کا منشور اور ان کی غلامی میں ثابت قدم رہنا ان نرالے موحدوں کا دین و ایمان اور مقصدِ حیات ہو کر رہ گیا۔

ہنود کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر گائے کی قربانی بند کروانے لگے۔ گاندھی کی جے کے نعرے لگائے، پیشانی پر قشقے کھچوائے، ہندوؤں کی ارتھیوں کو کندھا دیا، ناپاک اور نجس مشرکوں کو خدا کی پاک مسجدوں میں لا کر منبر رسول پر بٹھایا۔ خود اقرار کیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی عمر ایک بُت پرست (گاندھی) پر نثار کر دی ہے۔ خود کہا کہ گاندھی کو خدا نے مذکر بنا کر بھیجا ہے۔ خود تلقین کی کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے۔ خود گاندھی کو اپنا امام اور پیشوا بنایا اور نہ صرف اس کے احکام کی شاہانہ دروز تعمیل کرنا اپنا سعادت سمجھتے تھے، بلکہ مسلمانوں کو بھی یہی طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ خود کہتے تھے کہ ہم کعبہ اور پریاگ کا فرق مٹانا چاہتے ہیں۔ خود کہتے کہ ہندو اور مسلمان سب ایک ہی قوم ہیں صاف کہتے تھے کہ ملتیں اوطان سے بنتی ہیں۔

تحریک پاکستان نے زور پکڑا تو یہی حضرات جو خود کو بُت پرستوں کا قومی بھائی کہتے تھے۔ انہوں نے واقعی خود کو ہندوؤں کا بھائی ہونا ثابت کر دکھایا۔ انگریز اور ہنود کی غلامی سے نجات پانے کی غرض سے تو پاکستان کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اِن زُنار دوستوں نے مطالبۂ پاکستان کی مخالفت اور اکھنڈ بھارت کی حمایت میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر رکھ دیا۔ چنانچہ اس مرحلے پر آکر ان مہربانوں نے پاکستان اور اس کی تحریک کے علمبرداروں کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کیے جو ان حضرات کی مخصوص خارجی ذہنیت اور مسلمانوں کے مفادات سے دشمنی کا بیّن ثبوت ہیں، جسے تاریخ کا کوئی طالب علم بھی کتابِ تحریک آزادی کا ایک شرمناک باب کہے بغیر نہ رہ سکے گا کیونکہ ان حضرات کا وجود ملّتِ اسلامیہ کے ماتھے پر ایک کلنک کے ٹیکے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

جس متحدہ قومیت کی یہ حضرات مالا جپتے تھے۔ یہی تو اکبر بادشاہ کے دینِ الٰہی کا مرکزی نقطہ تھا اور اسی بُت کو تو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی فاروقی گرز نے

Marfat.com

پاش پاش کیا تھا۔ اس مرحلے پر جلال الدین اکبر کی جگہ پر گاندھی کو بٹھا لیا گیا اور ابو الفضل و فیضی کی جگہ شیخ الہند، شیخ الاسلام اور امام الہند وغیرہ کہلانے والوں نے پُر کر دی۔ اس دَور میں جس نے متحدہ قومیت کے بُت کو توڑا اور دو قومی نظریہ کی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کی طرح علمبرداری فرمائی۔ وہ مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی، قدس سرہٗ کی ذاتِ گرامی ہے۔

متحدہ ہندوستان میں زُنّار دوستوں نے جس طرح موالات کی شرعی حدود کو پامال کیا اور اس سلسلے میں اللہ اور رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کسی فرمان کو مدنظر نہ رکھا، جس کے باعث یہاں کے مسلمانوں کو ناقابلِ تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ اور آج کے دن تک اسی کی تلافی نہیں کر پائے، اسی طرح تمام اسلامی ملکوں کے سربراہانِ مملکت ان حدود کو اس طرح پامال کر رہے ہیں جیسے قرآن و حدیث میں غیر مسلموں سے دوستی کے روابط اور ان سے عہد معاہدوں کا تذکرہ فخریہ انداز میں شائع ہوتا ہے، حالانکہ ملّتِ اسلامیہ کے زوال و انحطاط کی جملہ وجوہات میں سے جو وجہ سرِ فہرست ہے اور جس کے باعث دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان کافروں کے ہاتھوں میں مجبور و مقہور اور ان کے حکمران کٹھ پتلیاں بن کر رہ گئے ہیں۔ حالات کی ستم ظریفی تو دیکھئے کہ کوئی ایک بھی ہوش میں نہیں آتا۔ اس حالتِ زار میں خرابی و خستگی کا ملال یا خیال تو درکنار، کوئی ایک آنکھ بھی میلی ہوتی نظر نہیں آتی۔ افسوس! ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

حالانکہ اللہ ربّ العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافروں اور منافقوں کے بارے میں واضح طور پر حکم دیا تھا جو کلام الٰہی میں یوں مرقوم ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ[1]	اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔

---

[1] پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت ۷۳

Marfat.com

آقائے دو جہاں، سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو کافروں اور منافقوں سے جہاد کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا گیا تھا اور ان کی اُمت کے لیے بھی یہی ضروری ٹھہرا کہ اس میدان میں بھی اپنے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرتے لیکن یہ کس سے جا کر پوچھیں کہ کافروں سے دوستی رکھتے بلکہ برضا و رغبت ان کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر سوار کرنے کا اُن حضرات کو کس نے حکم دیا تھا جن کے ہاتھوں میں غریب مسلمانوں کی باگ ڈور رہتی آئی ہے نیز اللہ تعالیٰ نے تو منافقین کے ساتھ کفار کی طرح جہاد کرنے اور ان کے ساتھ سختی برتنے کا حکم فرمایا ہے لیکن ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے برابر درجہ دینا، ان سے گھل مل کر رہنے کی تلقین کرنا، ان کے خلاف ایک لفظ تک منہ سے نکالنے پر پابندی لگانا اور ایسے کرنے کو فتنہ و فساد ٹھہرانا، بلکہ اہلِ حق کو دبانا اور منافقوں کی نازبرداری کرنا، بلکہ انہیں مسلمانوں پر مسلط کرنا، ان امور کا حکم کس نے دیا ہے؟ آخر وہ کون سی ہستی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کو منسوخ اور ناقابلِ عمل قرار دے کر کافروں اور منافقوں کے بھائی بلکہ غلام تک بننے کی اجازت کا پروانہ دے دیا ہے؟ اگر چشمِ بصیرت ہے تو گوشِ ہوش سے سنیے کہ قرآن کریم کیا فرما رہا ہے:-

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ؕ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ	تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جایا جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت

Marfat.com

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ [1] ہے بنتا ہے اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ' نے صاف فرما دیا کہ جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ کافروں سے کبھی دوستی نہیں کریں گے دوسرے کافر تو ایک طرف رہے اگر اپنا باپ، بیٹا، بھائی یا کوئی عزیز رشتہ دار کافر ہے تو اس سے بھی دوستی نہیں رکھیں گے اور ایسے سچے مسلمان کو مالکِ حقیقی نے اسی آیۂ کریمہ میں سات بشارتوں سے نوازا ہے۔ ہر مسلمان کہلانے والے کو انہیں پوری توجہ سے پڑھنا، غور و فکر کرنا اور پھر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور ہم کدھر جا رہے ہیں — وہ سات بشارتیں یہ ہیں :-

۱۔ کافروں سے دوستی نہ رکھنے والے مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ ایمان کو نقش فرما دیتا ہے۔

۲۔ اس کی اپنی طرف کی رُوح کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔

۳۔ اسے ایسی جنّت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

۴۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

۵۔ ایسے لوگوں پر انعاماتِ الٰہیہ کی ایسی بارش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جاتے ہیں۔

۶۔ ایسے لوگوں کے مجموعے کا نام اللہ کی جماعت ہے۔

۷۔ کامیابی سے ہمکنار ہونے والی جماعت ایسے ہی لوگوں کی ہے۔

جائے غور ہے کہ ان بشارتوں سے دنیا و آخرت کی کون سی نعمت باقی رہ گئی؟ اب اسی تصویر کے دوسرے رُخ کو سامنے رکھ لینا چاہیئے کہ اگر کافروں سے دوستی رکھی تو مذکورہ ساتوں بشارتوں کے خلاف نتیجہ سامنے آئے گا، یعنی کافروں سے دوستی رکھنے والوں کے دلوں میں ایمان نقش نہیں ہوگا (۲) تائیدِ ایزدی سے محرومی مقدر ہو کر رہ جائے گی۔

---

[1] پارہ ۲۸، سورۂ المجادلہ، آیت ۲۲

Marfat.com

(۳) جنت میں داخلہ نہیں ملے گا (۴) ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوگا (۵) وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم رہیں گے ———— (۶) ان کا شمار اللہ کی جماعت میں نہیں ہوگا (۷) وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار نہیں ہوسکیں گے دونوں رُخ واضح ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کافروں سے قطعاً دوستی نہ کی اور تاریخِ عالم گواہ ہے کہ وہ حضرات مذکورہ ساتوں بشارتوں کے حقدار قرار پائے تھے لیکن ہم ایسے ناخلف ہوئے کہ ہم نے کافروں کو سینے سے لگانا اور دنیا و آخرت کو گنوانا اپنا مقدر بنا لیا۔ مزید فرمایا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا	اے ایمان والو! میرے اور اپنے
تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ	دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم انہیں
اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ	خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ
وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ	منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے
مِّنَ الْحَقِّ ؀	پاس آیا۔

اللہ اور رسولؐ کے دشمنوں یعنی منکرین اسلام کی دوستی سے مسلمانوں کو صاف لفظوں میں منع فرما دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود جو ان سے دوستی رکھے تو یہ وعید بھی سنائی ہوئی ہے:۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ	ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا	سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے
قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ	لیے خود آگے بھیجی۔ یہ کہ اللہ کا ان
سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ	پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں
هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا	ہمیشہ رہیں گے اور اگر وہ ایمان
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا	لاتے اللہ اور نبی پر اور اس پر
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ	جو ان کی طرف اترا تو کافروں
اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا	سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں

؀ پارہ ۲۸، سورۂ الممتحنہ، آیت پہلی۔

Marfat.com

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ [1] تو بہتیرے فاسق ہیں ۔

کفار کی دوستی جو خدا کا غضب اور ہمیشہ کا عذاب لاتی ہے اُس کی آج زندہ تصویر موجود ہے کہ یورپین ممالک اور کمیونسٹ بلاک کے سارے ملک پھلے پھولے اور مسلمانوں کے جملہ ممالک بھوکے ننگے ۔ قدرتی پیداوار کے اکثر وسائل ہمارے پاس ہیں لیکن وہ ترقی یافتہ اور ہم ترقی پذیر ، انہیں ان داتا بنا کر ہم خود اُن کے دَر کے بھکاری بنے ہوئے ہیں یہ ہے کفار سے دوستی رکھنے کے نتیجے میں خدا کا عذاب اور ہمیشہ کی ذلت و خواری جس سے بچنے کا کوئی راستہ اس کے سوا ہرگز نہیں ہے کہ مسلم ممالک باہم صلاح مشورے سے اپنے وسائل کا جائزہ لیں ۔ ایک دوسرے کے آپس میں معاون بنیں اور کفار کی دوستی کے جھانسے میں نہ آئیں ۔ اسی بارے میں یوں بھی ارشادِ خداوندی ہے :۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ	مسلمان کافروں کو دوست نہ بنا لیں
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ	مسلمانوں کے سوا ۔ اور جو ایسا کرے گا
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ	اسے اللہ اور رسول سے کچھ علاقہ (تعلق)
اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ [2]	نہ رہا ۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ کفار سے دوستی رکھنے والے مسلمان اللہ رب العزت کی حمایت اور تائید و نصرت سے اپنے آپ کو محروم کر بیٹھتے ہیں ۔ دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا	اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں
تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ	کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر
اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ	کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی
عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ	ان سے دوستی کرے گا ، تو
مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	وہی ظالموں ہیں

---

[1] پارہ ۶ ، سورۂ المائدہ ، آیت ۸۰ ، ۸۱ [2] پارہ ۳ ، سورۂ آلِ عمران ، آیت ۲۸

Marfat.com

الظّٰلِمُوْنَ ۝

ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں کافر باپ اور بھائی سے بھی دوستانہ تعلقات رکھنے والے کو ظالم شمار کیا ہے تو جو ہزاروں میل دُور رہنے والے کافروں کو برضا و رغبت نہ صرف دوست بنائیں بلکہ اُن کی غلامی اختیار کریں اور حمایت و نصرت پر نازاں رہیں۔ وہ کلامِ الٰہی کی میزان پر کیا شمار ہوں گے۔ شاعرِ مشرق نے شاید اسی لیے کہا ہے :۔ ؎

بُتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ	آگ (جہنم کی) چھوئے گی اور اللہ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ	کے سوا تمہارا کوئی حامی نہیں، پھر
لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ ؎	مدد نہ پاؤ گے۔

پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کافروں سے دوستی رکھنے والے مسلمان (۱) تائیدِ ایزدی سے محروم ہو جاتے ہیں (۲) ظالموں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ نے بتایا کہ (۳) وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ دنیا میں بھی ذلت و خواری کے جہنم میں جلتے ہیں (۴) اور جن کافروں کی امداد اور تائید و نصرت پر نازاں ہو کر اللہ رب العزت کو چھوڑ بیٹھے ہیں ان کی مدد بھی کبھی حاصل نہیں کر پائیں گے کیونکہ کفر، اسلام کا اور کافر، مسلمان کا ازلی دشمن ہے نہ کہ معاون و مددگار۔ ایسے مدعیانِ اسلام کی پانچویں صفت، قرآن کریم نے واضح طور پر یہ بیان فرمائی ہے :۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ	خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے۔
عَذَابًا اَلِيْمَا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ	دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ	کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے

؎ پارہ ۱۲ سورۃ ہود۔ آیت ۱۳

Marfat.com

الْمُؤْمِنِينَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ ¹ — ہیں۔ کیا اُن (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانے والوں کو اس آیت کریمہ میں منافق قرار دیا گیا ہے اور ان سے پوچھا ہے کہ کیا وہ کافروں کے پاس عزت کی تلاش میں گدا گر بن کر جاتے ہیں؟ کیا عزت اور ہر نعمت کے خزانے اللہ رب العزت کے پاس ہیں یا یہ ذلیل کافر ان کے مالک ہیں؟ چھٹا وصف یہ بیان فرمایا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ² — اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بےشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

یعنی جو یہود سے دوستی رکھے گا وہ یہودی شمار ہو گا جو عیسائیوں سے دوستی رکھے گا وہ عیسائی شمار کیا جائے گا، جو کمیونسٹوں سے دوستی کا علاقہ رکھے گا وہ عند اللہ کمیونسٹ شمار ہو گا اور جو ہندوؤں سے دوستی رکھے گا اسے ہنود بے بہبود کی فہرست میں رکھا جائیگا کیونکہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ پروردگار عالم نے مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے سے کیوں منع فرمایا ہے؟ اس علیم و خبیر اور دانائے غیوب نے قرآن مجید میں اس کا راز یوں بتایا اور رموز و اسرار سے ان لفظوں میں پردہ اٹھایا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ — اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ اُن کی آرزو ہے جتنی نہیں

---

¹ پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۳۸

² پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۵۱

Marfat.com

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ؕ [1]

ایذا پہنچے۔ بیر (عداوت) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا۔ اور وہ جو سینہ میں چھپائے ہیں بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر بتا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ کافر کبھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ ملّتِ اسلامیہ کی جڑیں کاٹنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ ان کی خواہش یہی ہے کہ مسلمان مصائب میں گرفتار آلام کا شکار اور محض ان کے آلۂ کار بن کر رہ جائیں۔ بغض و عناد ان کی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ وہ دشمنی کی صورت میں تو واضح دشمن ہیں لیکن دوستی کے لبادے میں آئیں تو کھلے دشمن سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچائیں گے۔ اسی لیے پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو واضح طور پر اپنے آخری پیغام معجز نظام میں کفار کی دوستی سے بار بار روکا اور متعدد بار متنبہ فرمایا ہے۔

عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ زید کا دوست اس کے دشمن سے کبھی دوستی نہیں کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرے تو زید اسے ہرگز اپنا دوست نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح جو مسلمان اپنے خالق و مالک پر ایمان لا کر اس سے اپنا تعلق استوار کر چکے ہیں وہ کب برداشت کریں گے کہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کریں؟ اگر بعض مدعیانِ اسلام کافروں اور مشرکوں یعنی اللہ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی قائم کرلیں تو اللہ تعالیٰ کیوں انہیں اپنے بندوں میں شمار کرے اور کس لیے انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے؟ تائیدِ ایزدی تو ان سعادت مند بندوں کا مقدر ہوتی ہے اور جو احقاقِ حق و ابطالِ باطل کو اپنا مقصدِ حیات بنائیں، کفر کے جھنڈوں کو سرنگوں اور پامال کرتے، کوئے چار دانگِ عالم میں اسلام کا علم لہرائیں۔ تاریخِ عالم میں مسلمانوں کی یہ دونوں صورتیں واضح طور پر موجود ہیں جب انہیں

---

[1] پ ۴، سورہ آلِ عمران، آیت ۱۱۸

Marfat.com

کفر سے مکمل عداوت و نفرت تھی ۔ اس وقت کی تصویر سے ان کی شان و شوکت اور جلال و کمال دیکھا جا سکتا ہے اور آج کافروں مشرکوں سے دوستی ہے تو اس دور میں ان کی المناک حالت دیکھ کر اگر دل میں ملت اسلامیہ کا کچھ درد ہے تو آنسو بہائے جا سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری حالتوں پر رحم و کرم فرمائے ۔ آمین ۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ یہی کفار کی دوستی ہی تو ہمارے تنزل اور بربادی کی سب سے بڑی وجہ ہے جس نے ہمیں دھوبی کے کتے کی طرح گھر کا رکھا نہ گھاٹ کا ۔ اس کے باوجود ہم اس زہر کو کھانے کے لیے ہمیشہ تیار بیٹھے رہتے ہیں ۔ نئے نئے دوست بلکہ آقا تلاش کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور جب کوئی آقا مل جاتا ہے تو ہماری کلاہِ افتخار میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور یہ احساس تو دل کے کسی گوشے کے نزدیک سے ہو کر بھی نہیں گزرتا کہ اس طرح ہم میٹھا زہر کھا کر اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں ۔ اس طرح تو ہم خود اپنے ہاتھوں ملت اسلامیہ کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اور خدا کے دشمنوں یعنی کافروں اور مشرکوں کی جڑیں مضبوط کر کے اگر کسی نے پامال تک پہنچائی ہوئی ہیں تو وہ بدنصیب ہم ہیں جنہیں ایک جانب خدا پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف خدا کے دشمنوں سے دوستی بلکہ خود فروشی تک کا رابطہ ہے ۔

آج بھی اسلامی ممالک کے سربراہ اگر چاہیں تو اس بدنصیب قوم کو ذلت و خواری سے نکال کر ان کا کھویا ہوا مقام انہیں دلا سکتے ہیں ۔ کاش ! ملتِ اسلامیہ میں کوئی غیرت مند اور صاحبِ عقل و دانش سربراہ ایسا کر پائے ۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر جو کچھ کر گزرنا ضروری ہے ۔ ہم ان میں سے چند ضروری امور کا یہاں ذکر کر دیتے ہیں و باللہ التوفیق ۔

۱۔ اسلامی ممالک کے سربراہ شریعت اسلامیہ پر خود عمل کریں اور اپنے اپنے ممالک میں قرآن و سنت کا آئین رائج کر کے غیر اسلامی اور کافرانہ جملہ قوانین کو فوراً ممنوع قرار دے دیں ۔

۲۔ اسلامی تعلیمات کو اپنے اپنے ملکوں میں عام کیا جائے ۔ اسکولوں اور کالجوں میں اسلامی علوم و فنون کی تعلیم و تدریس کو اولیت دی جائے اور غیر اسلامی نظریات کو فوراً نصاب سے خارج کر دیا جائے ۔

Marfat.com

۳۔ یورپین اور کمیونسٹ ممالک کی طرح عالم اسلام کا علیحدہ اسلامی بلاک بنایا جائے اور کوئی بھی اسلامی ملک یورپین یا کمیونسٹ بلاک کا ممبر نہ رہے۔

۴۔ تمام اسلامی ممالک کے سربراہان مملکت اپنے جملہ وسائل کا جائزہ لے کر آپس میں ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کریں۔ خصوصاً خام مال کسی غیر اسلامی ملک کے ہاتھوں نہ بیچیں۔

۵۔ تمام اسلامی ممالک کا اپنا ایک مشترکہ بنک ہو جس میں جملہ اسلامی ممالک کا سرمایہ جمع ہو اور کوئی اسلامی ملک اسے چھوڑ کر اپنا ایک پیسہ بھی کسی غیر اسلامی بنک میں جمع نہ کروائے۔

۶۔ اس بنک سے ایک ضابطے کے تحت اسلامی ممالک کو صنعتیں قائم کرنے کے لیے قرضے دیے جائیں۔

۷۔ تمام اسلامی ملک ایک دفاعی معاہدے میں منسلک ہوں اور کسی غیر اسلامی ملک کو اس میں شامل نہ کریں۔

۸۔ کوئی اسلامی ملک غیر مسلموں کے کسی دفاعی، اقتصادی یا تجارتی معاہدے میں شامل نہ ہو۔

۹۔ تمام اسلامی ممالک کے آپس میں سفارتی تعلقات ہوں اور کسی غیر اسلامی ملک سے سفارتی تعلقات نہ رکھے جائیں۔ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ پر پوری طرح عمل ہو۔

۱۰۔ اسلامی ممالک کی اپنی سلامتی کونسل ہو، جس میں کسی غیر اسلامی مملکت کو شامل نہ کیا جائے۔

یہ ہے وہ شاہراہ جس پر گامزن ہو کر ملتِ اسلامیہ اپنی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ جب تک اسلام اور کفر کے درمیان ایک واضح خطِ امتیاز نہیں کھینچا جائے گا۔ مسلمان کبھی ان فیوض و برکات کو نہیں پا سکتے جو حق کے علمبرداروں اور سچے مسلمانوں کا مقدر رہے ہے۔ اسی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرنے کا خواب تو شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے یوں دیکھا تھا :۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

یقیناً ان مدعیان اسلام نے فاش غلطی کی جنہوں نے گاندھی جیسے مسلمانوں کے ازلی دشمن

Marfat.com

کو اپنا سیاسی پیشوا بنا کر ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ دو قومی نظریہ کو مٹانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ایسا شرمناک کردار ادا کیا جس کی کسی مسلمان کہلانے والے سے ہرگز توقع وابستہ نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے مسلمانوں اور مشرکین ہند کو ملا کر جس متحدہ قومیت کی داغ بیل ڈالی۔ وہ اکبر بادشاہ کے دینِ الٰہی کی طرح اسلامیانِ ہند کی تاریخ کا ایک شرمناک باب ہے۔ ان حضرات کے متبعین کو اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے کہ وہ اپنے اکابر کی اس المناک غلطی اور سراسر غیر اسلامی روش کی غلاظت و نحوست کا احساس کرتے ہوئے اس سے اجتناب کی کوشش کریں۔ اسلام ان سے مطالبہ کر رہا ہے ؎

بمژگان سیہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کز چشم بیمارت ہزاراں درد برچینم

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلامی ممالک کے حکام کی کفر نوازی کے بل بوتے پر مملکتِ خداداد پاکستان میں گاندھی جیسے "ٹھیٹ بت پرست"، کھلے مشرک اور اسلامیانِ ہند کے ازلی دشمن کے متبعین آج تک اس اسلامی مملکت میں اپنی اسی غیر اسلامی روش پر قائم ہیں حتیٰ کہ دو قومی نظریہ اور نظریہ پاکستان کو مسخ کرنے میں اس رازداری کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں کہ ملک و قوم کا مستقبل تاریک نظر آنے لگتا ہے اور حالات کی اس ناسازگاری کو دیکھ کر بے ساختہ زبان پر یہ لفظ جاری ہو جاتے ہیں :؎

خدا محفوظ رکھے اس چمن کو مہرباں ہو کر

یہی طبقہ جب ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء میں ہندو مسلم اتحاد کا مبلغ و عَلَم بردار بنا، اور ابوالفضل و فیضی کا پارٹ ادا کر رہا تھا تو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کی طرح اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے مجددانہ طریقے پر دو قومی نظریہ کی عَلَم برداری کا فریضہ ادا کیا اور متحدہ قومیت کا پرچار کرنے والے گاندھوی علماء کے جملہ مزعومہ دلائل کے آپ نے محققانہ طور پر سارے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے اور ان تحقیقات جلیلہ کو "المحجۃ المؤتمنۃ فی آیت الممتحنۃ" کے تاریخی نام سے موسوم کیا، جس کی کسی ایک دلیل کو بھی کوئی زُنّار دوست

۱۳۳۹ھ

Marfat.com

بت پرست نواز عالم اپنے علم و فضل کے تمام تر دعاوی کے باوجود کمزور یا دعویٰ سے بیگانہ ثابت نہیں کر سکا ہے۔

متحدہ ہندوستان میں بت پرست نوازی کی علم بردار اور ایک قومی نظریہ کی مبلغہ جمعیۃ العلماء ہند تھی جس کا مرکز مدرسۂ دیوبند تھا۔ مختلف ناموں سے اس کی چند ذیلی شاخیں بھی قائم ہوئیں جو اپنے بظاہر خوشنما نعروں سے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنساتے اور گاندھی کے قدموں میں پہنچاتے رہتے تھے۔ یہی ان کا مقصدِ حیات تھا۔ یہی ان کے لیے دین کی سب سے بڑی خدمت اور ملتِ اسلامیہ کی پیش خویش خیر خواہی رہ گئی تھی۔

بات اصل میں یہ ہے کہ انگریز کی غلامی کے دور میں جب اپنے بیدار مغز اور عیّار لیڈروں کی ہدایات کے تحت ہندوؤں نے ہر میدان مار لیا، تعلیم، تجارت، دولت، ملازمت اور سیاست وغیرہ ہر میدان پر وہ ایسے چھا گئے کہ دنیاوی ترقی کے تمام اسباب ان کے پاس نظر آنے لگے۔ حکومت کی مشینری کے اہم پرزے زیادہ تر ہنود تھے۔ اب وہ حکومت سے آنکھیں ملانے، دو دو ہاتھ کرنے اور غلامی کا جُوا اتار پھینکنے کے لیے بے قرار اور بے چین تھے۔ ہندو لیڈروں نے یہاں بھی عیّاری کے ساتھ اپنی قوم کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ آزادی کے لیے قربانی کی ضرورت تھی۔ انھوں نے طے کیا کہ قربانی کے بکرے پیش کرنے کے لیے مسلمانوں کو خریدا جائے چنانچہ چند لیڈروں اور پانچ سات علماء کو اپنی جمع کردہ دولت کی ایک جھلک دکھائی تو یہ حضرات ہزار جان سے نثار ہو گئے توحید پرستی کا دعویٰ کرتے ہوئے بت پرستوں کے قدموں میں ہمیشہ کے لیے جھک گئے اب ان حضرات کا کام صرف اتنا رہ گیا تھا کہ گاندھی کے فرمودات پر مُہرِ تصدیق ثبت کرتے رہیں اور انہیں قرآن و حدیث کی تعلیمات کا نچوڑ بنا کر مسلمانوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھنسلاتے اور انہیں آزادی کا جھانسہ دے کر ہندوؤں کے قدموں میں ڈالتے رہیں۔ اب یہ بت شکن نہیں بلکہ بت فروش ہو گئے تھے۔ ملت کی خیر خواہی کے نام پر ملت فروش ہو چکے تھے۔ اسی لیے ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۸ء) نے جمعیۃ العلماء ہند کے بارے میں مسلمانوں کو تلقین فرمائی تھی :-

"اس قلیل، طماع، خودغرض جماعت نے اپنا نام جمعیۃ العلماء رکھا اور مسلمانوں کو مغالطہ دیا کہ ہندوستان کے تمام علماء کی جمعیۃ ہے باوجودیکہ تمام علمائے ہند اس کے سخت مخالف ہیں اور اس نام نہاد جمعیت کو جمعیۃ الہنود جانتے ہیں جو چند ذی وقار علماء اس میں پہلے کسی وجہ سے شریک ہو گئے تھے۔ اس وقت وہ بھی علیحدہ ہو گئے۔ گنتی کے آٹھ دس نام کے مولوی رہ گئے جنہوں نے اپنا ضمیر ہندوؤں کے ہاتھ کھوٹے داموں فروخت کر دیا اور کانگریسی پروپیگنڈا کے ایجنٹ ہو گئے اور کسی نہ کسی قدر مسلمانوں کو مغالطہ دینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ خطرناک جماعت ہندوؤں کی کٹھ پتلی ہے۔ ان کے اشاروں پر رقص کیا کرتی ہے۔ مسلمان اس سے متفق نہیں، نہ ملک کا کوئی معتمد شخص ان کے ساتھ شریک عمل ہے۔ مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہیئے کہ نام نہاد جمعیۃ العلماء ہندوستان کے علماء یا عام اہل اسلام کی نائب و ترجمان نہیں ہے بلکہ وہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں سے سازباز کرنے کی مجرم ہے۔ اس نے اپنے نفع کی خاطر مسلمانوں کو غلطی میں ڈالا اور نقصان میں مبتلا کیا۔ غلط فتوے دینے، بے فائدہ ہند تحریک پر مرنے والوں کو شہید بتا کر مسلمانوں کو جانیں کھونے پر آمادہ کیا۔ مسلمان اس غدار مسلم کش، ہندو پرست جماعت کے دام تزویر سے بچیں۔"[1]

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جب ہنود کی اسلام دشمنی اور مسلم کشی اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گئی اور صاف نظر

---

[1] السواد الاعظم (مراد آباد) بابت جمادی الاخری ۱۳۴۹ھ، ص ۵

Marfat.com

آنے لگا کہ ان لوگوں کا ہندو مسلم اتحاد پر زور دینا سوائے فریب کے اور کچھ نہیں تو ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے ۱۹۳۰ء میں مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر تقسیم ہند کا سوال پیدا کر دیا تاکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ اپنا حق مل جائے اور انہوں نے بھی ہندو مسلم اتحاد کے نظریہ کو ترک کرکے دس سال بعد اسی دو قومی نظریہ کا پرچار شروع کر دیا جس کا بریلی کے مرد حق آگاہ یعنی مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے ۱۹۲۰ء میں علم بلند کیا تھا۔

یہی دو قومی نظریہ ہے جس نے ہندوستان میں ۱۹۳۷ء سے قیام پاکستان کا سوال پیدا کیا۔ جس کے حصول کی سیاسی جنگ مدبرانہ انداز میں لڑنے اور لڑانے کے لیے محمد علی جناح سالار لشکر بنے اور متحدہ ہندوستان کے ہر گوشے سے اہلسنت وجماعت نے ان کے اس جائز مطالبے کی حمایت کرتے ہوئے اپنے مستقبل کی بہتری اور تحفظ کے لیے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ضروری سمجھا اور اپنے سیاسی قائد کی حمایت پر تن من دھن سے تل گئے۔

جب مسلمان قوم اپنے تحفظ کی خاطر تحریکِ پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی خاطر تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ انگریز کے ساتھ ساتھ ہندو کی غلامی سے بھی نجات حاصل کر لینا چاہتے تھے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر اپنے سیاسی قائد کے ہر طرح ہاتھ مضبوط کرنے میں مصروف تھے تو دیوبندی حضرات کے گھر یلو شیخ الاسلام یعنی مولوی حسین احمد صاحب کیا کر رہے تھے؟ یہ مولوی عبدالرشید ارشد دیوبندی کی زبانی سن لیجئے :-

"اس نازک وقت میں حضرتِ مدنی کی ذاتِ گرامی تھی جو آگے بڑھی اور تمام مسلمانوں کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جو جماعت انقلاب لاتی ہے۔ وہی برسرِ اقتدار آتی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے ملک کے دوسرے باشندوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے اور مسلمانوں کو جنگِ آزادی کے لیے کانگرس کی شرکت کا مشورہ دیا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ اجلاس امروہہ ضلع مراد آباد میں کیا گیا۔ جنگِ آزادی کی خاطر کانگرس میں شرکت کا فیصلہ کیا گیا۔ اپنا علیحدہ

Marfat.com

وجود رکھتے ہوئے کانگرس کے ساتھ اس بارے میں تعاون کیا جائے"[1]

مولوی حسین احمد صاحب (المتوفی ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء) نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا کہ ان کے استاد محترم اور مدرسہ دیوبند کے صدر مکرم بلکہ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر گرامی قدر بلکہ دیوبندی قوم کے شیخ الہند یعنی مولوی محمود حسن صاحب (المتوفی ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء) نے وصال سے قریباً ایک سال پہلے ایک صدارتی خطبے میں اپنے ترنگے قومی بھائیوں کو یہ تلقین فرمائی تھی :-

ہندوستان کی سب سے زیادہ کثیر تعداد قوم (ہنود) کو کسی نہ کسی طریق سے آپ کے ایسے مقاصد کے حصول میں مؤید بنا دیا ہے اور میں ان دونوں قوموں کے اتفاق و اتحاد کو بہت ہی مفید اور نتیجہ خیز سمجھتا ہوں اور حالات کی نزاکت کو محسوس کر کے جو کوششیں اس کے لیے فریقین کے عمائد نے کی ہے اور کر رہے ہیں۔ اس کے لیے میرے دل میں بہت قدر ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ صورت حالات اگر اس کے مخالف ہوگی تو وہ ہندوستان کی آزادی کو ہمیشہ کے لیے ناممکن بنا دے گی۔ ادھر دفتری حکومت کا آہنی پنجہ روز بروز اپنی گرفت کو سخت کرتا جائے گا اور اسلامی اقتدار کا اگر کوئی دھندلا سا نقشہ باقی رہ گیا ہے تو وہ بھی ہماری بداعمالیوں سے حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ کر رہے گا۔ اس لیے ہندوستان کی آبادی کے یہ دونوں بلکہ سکھوں کی جنگ آزما قوم کو ملا کر تینوں عنصر اگر صلح و آشتی سے رہیں گے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی چوتھی قوم، خواہ وہ کتنی ہی بڑی طاقت ور ہو، ان اقوام کے اجتماعی نصب العین کو محض اپنے جبر و استبداد سے دبا سکے گی"[2]

بلکہ موصوف نے اس تلقین کی حدود کو یہاں تک پہنچا دیا تھا :-

اگر فرض کرو ہندو مسلمان کے برتن سے پانی نہ پئے یا مسلمان ہندو

---

[1] بیس بڑے مسلمان، بار دوم، ۱۹۷۰ء ص ۴۸۴ [2] ایضاً: ص ۲۹۱

Marfat.com

کی ارتھی کو کندھا نہ دے تو یہ ان دونوں کے لیے مہلک نہیں البتہ دونوں کی وہ حریفانہ جنگ آزمائی اور ایک دوسرے کو ضرر پہنچانے اور نیچا دکھانے کی وہ کوششیں جو انگریزوں کی نظروں میں دونوں قوموں کا اعتماد ساقط کرتی ہیں اتفاق کے حق میں سم قاتل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میرے اس مختصر مشورہ کو سرسری نہ سمجھ کر ان باتوں کا عملی انسداد کریں گے۔"[1]

اب وہابیانِ ہند کی ساری سیاسی تاریخ کا نچوڑ مولوی عبدالرشید ارشد دیوبندی کے لفظوں میں ملاحظہ فرمالیا جائے جو موصوف نے رولٹ کمیٹی کی رپورٹ پر تنقید کرتے ہوئے سپردِ قلم فرمایا ہے بلکہ یوں سمجھیے کہ یہ تبصرہ مولوی حسین احمد ٹانڈوی صاحب کا ہے اور ارشد صاحب پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہم بارہا عرض کر چکے ہیں کہ غالب پاشا کو زیرِ حجاز نے بھی زور دیا تھا کہ تمام ہندوستانیوں کو متحد کیا جائے یعنی ہندو مسلمان پارسی سکھ وغیرہ ہندوستانیوں کے اتحاد سے آزادی کی سکیم چلائی جائے۔ پان اسلامک میں یہ کہاں ہو سکتا ہے؟ حضرت شیخ الہند نے نہ صرف اس کو قبول فرمایا تھا بلکہ پہلے سے اس پر عامل تھے۔ ان کے مشن میں سکھ اور انقلابی ہندو شریک تھے جن کی وجہ سے ایک مستقل مکان دیوبند میں کرایہ پر لے رکھا تھا۔ رولٹ کمیٹی کی یہ رپورٹ جھوٹ اور افترا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ حضرت سید احمد شہید کی تحریک ۱۸۲۴ء اور جہادِ حریت ۱۸۵۷ء میں بھی ہندو مسلم اتحاد کام کر رہا تھا"[2]

گاندھوی حضرات کے امام الہند عالی جناب ابوالکلام آزاد صاحب اپنے کانگرسی ساتھیوں کو زنار دوستی اور بت پرست نوازی میں ثابت قدم رکھنے کی خاطر یوں پند و موعظت سے نوازا کرتے تھے:-

---

[1] بیس بڑے مسلمان: ص ۲۹۱ [2] ایضاً: ص ۲۷۸

Marfat.com

"میں مسلمانوں سے خاص طور پر دو باتیں کہوں گا - ایک یہ کہ اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ پوری طرح متفق رہیں - اگر ان میں سے کسی ایک بھائی یا ایک جماعت سے کوئی بات نادانی کی بھی ہو جائے تو اسے بخش دیں اور اپنی جانب سے کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے اس مبارک اتحاد کو صدمہ پہنچے - دوسری بات یہ ہے کہ مہاتما گاندھی پر پوری طرح اعتماد رکھیں اور جب تک وہ کوئی ایسی بات نہ چاہیں جو اسلام کے خلاف ہو - اس وقت تک پوری سچائی اور مضبوطی کے ساتھ ان کے مشوروں پہ کاربند رہیں" ؎[1]

موصوف کے متبعین ذرا غور تو فرمائیں کہ گاندھی جیسا اسلام کا ازلی دشمن اسلام کے خلاف کچھ نہیں چاہتا تھا؟ کیا اس نے اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کا متحدہ ہندوستان میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا تھا؟ اگر اللہ تعالیٰ نے چشمِ بصیرت عطا فرما دیا تو صاف نظر آنے لگتا کہ اللہ جل شانہٗ نے لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا فرمایا ہے یعنی کافر تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ اگر کلامِ الٰہی پر یقین ہوتا تو اس بت پرست پر اعتماد کی کوئی گنجائش نہ ملتی - خدا کے دشمن کی غلامی اختیار کر کے جہاں خدا کو چھوڑا وہاں مسلمانوں سے بھی رشتہ توڑا، نہ موصوف کو مسلمانوں پر اعتماد رہا، نہ کسی صاحب بصیرت مسلمان نے ان پر اعتماد کیا۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں وہ ہمیشہ کے لیے اپنے مہاتما گاندھی کے پاس جا پہنچے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا ؎

پلایا کانگرس نے ہو جنہیں دینار کا شربت
پسند آتا انہیں کب لیگ کا شربت بزدری ہے

مسلمانوں نے جب اپنے تحفظ کی خاطر پاکستان کا مطالبہ کر دیا اور حصولِ مقصد کے لیے محمد علی جناح صاحب کو اپنا سیاسی لیڈر بنا لیا تو جملہ گاندھی مولوی بھنّا اٹھے اور انہوں نے ہندوؤں سے بھی بڑھ کر مطالبۂ پاکستان، محمد علی جناح اور مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ ان کا

؎[1] بیس بڑے مسلمان: ص ۳۲ے

Marfat.com

کا مقصدِ حیات ہندو کی موافقت اور مسلمانوں سے مخالفت تھا۔ مدرسہ دیو بند کے صدرِ محترم جنی عالی جناب مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی نے اپنی زُنار دوستی اور بت پرست نوازی کی مخصوص ترنگ میں آکر حُبِّ علیؓ کے باعث نہیں بلکہ بُغضِ معاویہؓ میں قائد اعظم محمد علی جناح کو کافرِ اعظم قرار دیا، جس پر وہابی علماء کی اکثریت نے دریں چہ شک کی صدائیں بلند کیں اور ان حضرات کی شریعت کے امیر یعنی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری (المتوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء) اور مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اس سلسلے میں اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا، وہ اسلام کے ہر مُدعی اور اسی پاکستان کے ہر باشندے کو دعوتِ غور و فکر دے رہے ہیں ظفر علی خان صاحب نے لکھا ہے :-

"کیا آپ کو معلوم نہیں کہ احرار کی شریعت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں (والعیاذ باللہ) پھر میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلسِ احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے۔ غصہ میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ دس ہزار جینا (محمد علی جناح) اور شوکت اور ظفر، جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔" [1]

پاکستان کا مطالبہ کرنے والے اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر تحریکِ پاکستان کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کی خاطر اپنی منزلِ مقصود کی جانب شب و روز رواں دواں تھے اور وہ ایک دوسرے کو ان حوصلہ شکن اور صبر آزما حالات میں ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرما رہے تھے :- ؎

عُرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آوازِ سگاں کم نکند رزقِ گدا را !

---

[1] چمنستان، مطبوعہ لاہور : ص ۱۰۳

Marfat.com

آخر وہ وقت آیا کہ مطالبۂ پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی خاطر سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت نے بنارس میں آل انڈیا سُنی کانفرنس کے عدیم المثال تاریخی اجلاس منعقد کیے ہر ۲۷ تا ۲۷ رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ میں یعنی ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کی بات ہے۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ پانچ ہزار علماء و مشائخ اور ڈیڑھ لاکھ مسلمانانِ اہل سنت وجماعت نے اس میں شرکت کی یعنی ان حضرات نے جنہیں وہابیہ نے بریلوی کا نام دیا ہوا ہے۔ اس میں خطبۂ صدارت کے اندر حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے مطالبۂ پاکستان کی نہ صرف حمایت کی بلکہ پاکستان کا رسنیاں است تک فرمایا اس کے بعد ۵ ر ۶ ر رجب ۱۳۶۵ھ ر ۱۹۴۶ء کو اجمیر شریف میں سُنی کانفرنس کے اجلاس ہوئے۔ چنانچہ موصوف نے اپنے صدارتی خطبے کے اندر آپ نے حصولِ پاکستان کے سلسلے میں یہ مبنی برحقیقت اعلان فرمایا :-

> حضرات! میں نے باربار پاکستان کا نام لیا ہے اور آخر میں صاف کہہ دیا ہے کہ پاکستان بنانا صرف سنیوں کا کام ہے اور پاکستان کی تعمیر آل انڈیا سُنی کانفرنس ہی کرے گی۔ اس میں کوئی بات بھی نہ مبالغہ ہے نہ شاعری اور نہ سُنی کانفرنس سے غلو کی بنا پر ہے۔ پاکستان کا نام باربار لینے سے جس قدر ناپاکوں کو چڑھ ہے اسی قدر پاکوں کا وظیفہ ہے اور اپنا وظیفہ کون سوتے جاگتے اُٹھتے، بیٹھتے اور کھاتے پیتے پورا نہیں کرتا؟
>
> اب رہا پاکستان کا رسنیاں است، یہ ملک کی کسی سیاسی جماعت سے تصادم کے لیے نہیں کہا ہے بلکہ ایک حقیقت ہے جس کا اظہار بلا خوفِ لومۃ لائم کر دیا ہے۔ اوّل تو مسلم لیگ کے سوا کوئی ٹولی ایسی نہیں جو پاکستان کے ساتھ لفظی موافقت بھی رکھتی ہو۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ سارے ناپاکوں نے اپنے اندر بے شمار اختلافات رکھتے ہوئے پاکستان کے خلاف صف آرائی کر لی ہے اور مسلم لیگ میں پاکستان کا پیغام کس سبب پہنچا اور کن لوگوں نے مسلم لیگ کا عقیدہ اس کو بنایا؟ اگر تاریخی طور پر دیکھا جائے تو وہ صرف

Marfat.com

سُنّی ہیں۔ پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ہے۔ مسلم لیگ سے ہماری سُنّی کانفرنس کی مجلسِ عاملہ کے رکن حضرت سید شاہ زین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف (سرحد) نے کہہ دیا ہے کہ اگر ایک دم سارے سُنّی مسلم لیگ سے نکل جائیں تو کوئی مجھے بتا دے کہ مسلم لیگ کس کو کہا جائے گا؟ اس کا دفتر کہاں رہے گا؟ اور اس کا جھنڈا سارے ملک میں کون اٹھائے گا؟[1]

ان ایام میں جب وزارتوں کا مسئلہ حل کرنے اور مطالبۂ پاکستان کا جائزہ لینے کی خاطر ۱۹۴۵ء۔۴۶ء کے انتخابات ہوئے تو کانگرس کے ہر چھوٹے بڑے لیڈر نے جہاں اپنا چوٹی سے ایڑی تک کا زور لگایا وہاں کانگرس کے جملہ نمک خوار، خارجیت و تو ہب کی بیماری کے شکار بایں جبہ و دستار گاندھی کے قدموں سے لپٹ گئے اور مسلمانوں کی آزادی کے راستے میں روڑے اٹکانے اور انہیں بھی ہندوؤں کا غلام بنانے کی خاطر ان حضرات نے اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر دیں۔ چنانچہ مولوی عبد الرشید ارشد دیوبندی نے لکھا ہے :-

اس انتخاب میں متحدہ مؤقف کے ہندوستان (اکھنڈ بھارت) کی حمایت کرنے والی جماعتوں، جمعیۃ العلماء ہند، مجلس احرار اسلام، خدائی خدمت گار وغیرہ پر مشتمل ایک پارلیمنٹری بورڈ بنایا گیا اور اس کی طرف سے امیدوار کھڑے کیے گئے۔ اس طرح پورے ملک میں اگرچہ یہ بورڈ ہار گیا۔ (یو، پی، بہار وغیرہ میں تیس ۳۰ سیٹیں حاصل ہوئیں) لیکن مجموعی طور پر جب ووٹوں کے اعداد و شمار حاصل کیے گئے تو قوم پرور (گاندھوی) مسلمانوں کو ۳۵ فی صد ووٹ ملے تھے اور ۶۵ فی صد مسلم لیگ کو۔"[2]

مولوی عبد الرشید صاحب نے جب (گاندھوی) حضرات کی ناکامی کا تذکرہ سپردِ قلم کر ہی دیا تو ۳۵ فی صد ووٹ حاصل کر جانے کا مژدہ سنانے کے ساتھ اتنی وضاحت بھی

---

[1] خطبۂ صدارت، مطبوعہ لاہور، ص ۳۸، ۳۹ [2] بیس بڑے مسلمان : ص ۶۲۰

Marfat.com

کلیجہ تھام کر فرما ہی دیتے کہ اس الیکشن میں قومی اسمبلی کی پورے متحدہ ہندوستان سے تیس ۳۰ نشستیں تھیں۔ جن میں سے ساری کی ساری مسلم لیگ نے جیت لیں اور گاندھی کے دستوں بت پرست نوازوں کا سارا بورڈ پورے ہندوستان سے ایک بھی مسلم نشست جیتنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ سترہ مسلم لیگی ممبروں کے مخالفین کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ آٹھ بلا مقابلہ کامیاب ہوئے اور پانچ حضرات نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جب مسلم لیگ یعنی مسلمانانِ اہل سنت وجماعت کو یہ عظیم الشان کامیابی نصیب ہوئی تو ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو پورے ملک میں یوم فتح منایا گیا اور اسی روز قائد اعظم نے دہلی کے پچاس ہزار مسلمانوں کے مجمع میں فرمایا :۔

مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کی سو فی صدی کامیابی کی مثال کسی ملک اور قوم میں نہیں ملتی۔ ہٹلر اور مسولینی جیسے ڈکٹیٹر بھی ایسی شاندار فتح حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں جیسی ہمیں نصیب ہوئی ہے جو لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ مسلم لیگ، خان بہادروں کی جماعت ہے انہیں آنکھ کھول کر اس مجمع کو دیکھنا چاہیئے اس مجمع میں کتنے خان بہادر ہیں ؟ [1]

کاش ! مولوی عبدالرشید صاحب تھوڑی سی ہمت اور جرأت رندانہ سے کام لے کر گاندھوی حضرات کی اسلام دشمنی والا طرز عمل اور زنّار دوستی کے بل چل بیان کر دیتے تو تاریخ پر ان کا احسان ہوتا اور انصاف پسند مؤرخین ان کی حقیقت بیانی کو ضرور سراہتے لیکن معلوم نہیں وہ اپنوں کی آنکھوں کے اتنے بڑے بڑے شہتیروں کو چھپانے میں اتنے کوشاں کیوں رہتے ہیں ؟ خیر جناب رئیس احمد جعفری دیوبندی کی زبانی یہ ماجرا سن لیجئے :۔

اس کے بعد مولانا (ابوالکلام آزاد) نے مجلس احرار اور دوسری مخالف مسلم لیگ جماعتوں سے اپیل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا :ـــــــ

---

[1] آزادیٔ ہند، مطبوعہ لاہور، طبع چہارم ۱۹۶۵ء : ص ۱۰۴

Marfat.com

"وہ منظم ہو کر ایک وجود بن جائیں اور ڈٹ کر مسلم لیگ کا مقابلہ کریں۔" [1]

موصوف کے اس آرڈر کا ان کی گاندھوی فوج پر کیا اثر ہوا؟ یہ جعفری صاحب کی زبانی سنیے:۔

بلاشبہ مولانا کی یہ اپیل کارگر ہوئی اور خاکسار، جمعیت علماء اور دیگر جماعتوں نے مسلم لیگ کے خلاف ایک محاذ بنا لیا۔ انہوں نے مسلم لیگ کے راستے میں کانٹے بچھائے، پتھر پھینکے، چاقو اور خنجر سے وار کیے، جلسے درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ کانگرس اور کانگرس کے ان حلیفوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مجلس احرار کے داعیوں، آتش مقالوں اور علمائے شیوہ بیان دورے پر نکل پڑے۔ مجھے بمبئی کا جلسہ یاد ہے جس میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور شورش کاشمیری کی خطابت نے رنگ باندھ دیا تھا لیکن بُری طرح پٹے۔ دیوبند کے طلبہ کی ایک جماعت مولانا حسین احمد مدنی مغفور کی سربراہی میں شہر شہر اور قریہ قریہ گشت کر رہی تھی۔ جہاں موقع ملتا مولانا آزاد بھی پرواز پیدا کر کے یعنی طیارہ پر اُڑ کر پہنچ جاتے۔ غرض تفریق بین المسلمین اور تضحیک شوکت مومنین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔" [2]

ان تمام اسلام دشمنی کی کاوشوں اور ملت اسلامیہ کی بدخواہی کے صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مثلاً بنگال کی ۱۱۹ نشستوں میں سے ۱۱۲ حاصل کر لیں۔ پنجاب کی ۸۶ سے ۸۱ حاصل کیں جب کہ پانچ یونینسٹ پارٹی نے جیتیں اور کانگرس، جمعیۃ العلماء ہند، مجلس احرار اور خاکسار وغیرہ میں سے کوئی سی جماعت ایک سیٹ بھی حاصل نہ کر سکی۔ سندھ کی ۳۴ میں سے ۲۹

---

[1] آزادیٔ ہند: ص ۱۸۵ [2] آزادیٔ ہند: ص ۱۸۶

Marfat.com

پر مسلم لیگ کا قبضہ ہُوا۔ صوبہ سرحد کی ۳۶ نشستیں تھیں۔ یہاں ویسی شاندار کامیابی خان برادران کے باعث حاصل نہ ہو سکی۔ بہر حال نتیجہ یہ رہا :-

مسلم لیگ ۱۷، کانگرس ۱۶، جمعیۃ علماء ۲، آزاد ۱، آخر اہلسنت و جماعت یعنی بریلوی حضرات کی کاوشِ قائداعظم کی قیادت میں رنگ لائی، مسلمانوں کی قربانیوں نے اپنا رنگ دکھایا اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے نام سے ایک آزاد اسلامی مملکت، دنیا کے نقشے پر ابھر کر معرضِ وجود میں آگئی والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگر ان جملہ انتخابات کو دیکھا جائے تو مسلم لیگ کا ایک ممبر بھی ایسا نظر نہیں آتا، جس نے قومی اسمبلی یا صوبائی کا الیکشن جیتا ہو لیکن وہ اہل سنت و جماعت یعنی بریلوی حضرات کے ووٹوں سے مستغنی رہا ہو۔ یعنی اگر اہلسنت و جماعت کے ووٹوں کو ایک طرف کر دیا جاتا تو میرا خیال ہے کہ شاید اس وقت مسلم لیگ کا ایک ممبر بھی کامیاب نہ ہو سکتا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ پاکستان صرف اور صرف اہلسنت و جماعت نے بنایا ہے جس کی بنیاد دو قومی نظریہ پر ہے۔ یہی وہ اسلامی نظریہ ہے جس کی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہما نے اپنے اپنے وقت میں علمبرداری کا فریضہ ادا کیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ذبیحہ گاؤ انگریز کے ولائتی کپڑے کو مسلمان پارچہ بافوں کی بدولت متحدہ ہندوستان میں کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ مسلمانوں کا یہ طبقہ قیمتی کپڑے تیار کر کے ہندوؤں سے حسبِ دلخواہ قیمت وصول کر رہا تھا اور دوسرا گروہ قصابوں کا تھا، جن کا کاروبار خوب منافع بخش تھا۔ یہ دونوں گروہ انگریز کے ہر قسم کے جبر و ستم کے باوجود خوش گزران نظر آ رہا تھا۔ ان کے علاوہ تجارت، دولت اور سیاست وغیرہ پر ہندو چھا گئے۔ اس مقام پر آکر انگریز اور ہندو قوم نے اندرونِ خانہ گٹھ جوڑ کر لیا اور دونوں طبقوں کو تباہ و برباد کرنے کی خاطر ہندوؤں نے ادھر گائے کی قربانی کے خلاف آواز اٹھانی شروع کر دی، حالانکہ ان کے مذہب میں بھی گائے کا ہر گز وہ مقام نہیں بتایا گیا جس کا وہ ڈھنڈورا پیٹنے لگ گئے تھے، بلکہ مقصد

Marfat.com

صرف مسلمان قصابوں کو مفلوج و نادار کرنا تھا اور اس مسئلے کو مذہبی رنگ دینا ان کے عیار لیڈروں کی سیاسی چال تھی۔ اس صورت حال کی وضاحت حافظ امیر حسین صاحب مراد آبادی نے یوں فرمائی تھی :-

ہندوستان کے مسلم زمینداروں اور دولت مندوں کو تو ہندو پہلے چاٹ گئے اور سودی قرضوں سے ان کا کام تمام کر دیا۔ اس طرف سے تو انہیں اب اطمینان ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ان قوموں کو ہم نے مار لیا۔ اب مسلمانوں کی دو قومیں خاص طور پر ان کے دل میں کھٹکتی ہیں۔ ایک تو قریش (قصاب) دوسری قوم مومن، ہندوؤں نے دیکھا کہ اگرچہ مسلمانوں کا زمیندار طبقہ تباہ ہو گیا لیکن تجارت کے ذریعے سے یہ دو قومیں عروج کو پہنچ گئیں۔ اب انہیں تباہ کرنے کی یہ ترکیب نکالی کہ قریش کے لیے تو ذبیحہ گاؤ کے روکنے کی رات دن کوششیں کی جا رہی ہیں، جس سے اس قوم کی مالی حالت تباہ ہو اور مومن قوم کے لیے کھدر کی تحریک جاری کی گئی، کیونکہ یہ معلوم تھا کہ مسلمان پارچہ بافوں نفیس صنعتوں نے ولایت کو شکست دے دی ہے۔ ڈھاکہ کی چکن، جائس کی جامدانی، مئو مبارک پور کے ڈوریے، سنگی، منتروح، غلطہ، بھاگل پور کی سلک، فتوحا کے عمامے، بنارس کے دوپٹے، ساڑھیاں، کمخواب، زربفت، زری وغیرہ وہ کپڑے ہیں جن سے ولایت کے جولاہے کبھی مقابلہ نہیں کر سکے اور ولایتی پارچہ جات ان کی قدر و قیمت کم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کوئی شخص ان کے مقابلے میں ولایتی کپڑے پر نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ شادیوں میں عام طور پر بنارسی اور مبارک پوری کپڑے کا ہزارہا روپے کا خرچ ہوتا ہے۔ ایک اور تکلیف دہ بات ہندوؤں کے لیے یہ تھی کہ بنارس کی نفیس اور قیمتی ساڑھیاں جو سات سو روپے قیمت تک کی ہوتی ہیں وہ بکثرت ہندو خریدتے ہیں۔ یہ تجارتیں ہندوؤں سے نہ دیکھی گئیں اور اس کام کو برباد کرنے

Marfat.com

کے لیے انہوں نے کھدر کی تحریک جاری کی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی کروڑہا روپے کی تجارتیں خراب ہوگئیں اور بڑے بڑے کارخانوں کو زبردست نقصان پہنچے۔" [1]

کھدر کی تحریک کو کامیاب بنانے کی خاطر مدرسہ دیوبند کے سابق صدر یعنی مولوی حسین احمد صاحب گاندھوی نے تو گاندھی پرستی اور مسلمانوں کی بدخواہی میں حد ہی کردی تھی۔ موصوف نے اسی وقت سے نہ صرف مرکرمٹی میں ملنے تک کھدر پہننے کا التزام رکھا بلکہ جس میت کو کھدر کا کفن نہ دیا جاتا، موصوف اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار فرما دیا کرتے تھے چنانچہ مولوی عبدالرشید صاحب ارشد نے لکھا ہے :-

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ لباس کے معاملہ میں سخت گاڑھا کھدر پہننے میں بہت متشدد تھے اور ہمیشہ ساری عمر کھدر پہنا اور اس کے علاوہ اور بھی اشیاء دیسی استعمال کرتے تھے اور ملنے جلنے والوں سے بھی یہی پسند کرتے تھے کہ وہ دیسی کپڑا پہنیں اور دیسی اشیاء استعمال کریں ..... دیسی لباس کے بارے میں اتنا اہتمام تھا کہ اگر کسی میت کو لٹھے وغیرہ کا کفن دیا جاتا تو اس کا جنازہ پڑھ تو لیتے مگر پڑھاتے نہیں تھے۔" [2]

ایک بت پرست کی اتنی سختی سے اطاعت اور مسلمانوں کی اقتصادی تباہی سے دونوں آنکھیں بند۔ یہ ہے وہ صورتِ حال جس کے پیشِ نظر مسلمان پارچہ باف زبانِ حال سے کہتے ہوں گے :-

للہ تو قتل نامہ ذرا ہم بھی دیکھ لیں
کس کی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

حالات کی یہ ستم ظریفی ہے کہ گائے کی قربانی روکنے پر ہندو سے کہیں زیادہ

---

[1] السواد الاعظم، مراد آباد، بابت ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۰ھ؛ ص ۲۲، ۲۳

[2] بیس بڑے مسلمان؛ ص ۴۹۴

Marfat.com

زور اور مسلمانوں کے لیڈر اور بعض علمائے سوء نے دیا۔ آخر ایسا کیوں ہُوا؟ اس کا جواب دینے کی خاطر پہلے ہمیں اس وقت کے حالات کو قارئین کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں ہندوؤں کے بعض بیدار مغز لیڈروں کے دلوں اور دماغوں میں آزادی کی لہر دوڑی۔ اپنے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی غرض سے انہوں نے پورے ملک پر نظر دوڑائی تو مسلمانوں کو جو صدیوں متحدہ ہندوستان پر بڑی شان و شوکت سے حکومت کر چکے تھے محوِ خواب، خاموش اور خود فراموش پایا۔ انہیں پہلو کا خار سمجھتے ہوئے اس موقع کو غنیمت شمار کیا اور اپنی قوم کو دولت، تجارت، زمینداری، سرکاری ملازمت، تعلیم اور سیاست کے میدانوں میں آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ یہ تمام چیزیں ہندو قوم میں جمع ہو کر رہ گئیں۔ اب ہندو اس قابل ہو گئے تھے کہ وہ حکومتِ وقت کی نیندیں جب چاہتے حرام کر دیتے لیکن انہیں آزادی کی قربان گاہ پر ہندوؤں کو بھینٹ کے بکرے بنا کر چڑھانا بھی منظور نہیں تھا۔ دولت ان کے پاس تھی اور مسلمانوں کو ایسے بکرے بنانے میں گویا ایک تیر سے دو شکار ہوتے تھے یعنی اِدھر انگریز کا آہنی پنجہ ٹوٹتا تھا اور اُدھر ان کے قربان ہونے سے پہلو کا خار نکلتا تھا۔

ہندوؤں نے مسلمانوں کے بعض لیڈروں اور مولویوں کو اپنی قومی ترقی کا دیدار کروایا اور ساتھ ہی جمع شدہ دولت کی ایک جھلک دکھا دی۔ بس پھر کیا تھا؟ یہ لوگ ہزار جان سے نثار ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ وہ دن دُور نہیں جب متحدہ ہندوستان کے مالک ہندو ہوں گے۔ لہٰذا کیوں نہ ان کی خوشنودی حاصل کی جائے؟ اب وہ ایسے موقع کی تلاش میں تھے کہ مسلمانوں کو اپنے پیچھے لگانے کا کوئی بہانہ ہاتھ آئے۔ جب خیر سے وہ پیچھے لگ جائیں گے تو یک بینی و دو گوش گاندھی مہاراج کے قدموں میں ڈال دیے جائیں گے تاکہ من مانی مراد ملنے کے ساتھ خوشنودیٔ سرکار کا عالی شان سرٹیفکیٹ بھی مل جائے۔ یہ ان کی بلا جانے کہ ایسا کارنامہ سرانجام دینے پر وہ جعفر بنگال و صادق دکن سے دو چار قدم آگے نکل جائیں گے یا اس کے باوجود بھی کچھ پیچھے ہی شمار کیے جائیں گے۔ نعوذ باللہ من شرورِ انفسنا۔

Marfat.com

موجودہ صدی کے آغاز میں پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی جس کے اختتام پر مغربی ممالک دولتِ عثمانیہ کی بندربانٹ کر رہے تھے۔ ہندوستان کے مسلم لیڈروں کو اس سے بہتر اور کونسا موقع ہاتھ آتا؟ خلافت کی بحالی اور مقدس مقامات کی بازیابی کے نام پر تحریکِ خلافت شروع کردی۔ مسلمانانِ ہند نے اسلامی جذبے سے سرشار ہو کر اس تحریک کے چلانے والوں کی آواز پر صدائے لبیک بلند کی اور تن من دھن کی بازی لگانے پر تل گئے۔ مسلمان تو آنکھیں بند کر کے اپنے ان لیڈروں کے پیچھے لگ گئے تھے لیکن ان کی آنکھیں اس وقت کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ انہیں اس مرحلے پر پہنچ کر علم ہوا کہ خلیفۃ المسلمین سے ہمارے لیڈروں کی مُراد گاندھی کی ذات تھی اور خلافت کا مطلب رام راج یعنی اکھنڈ بھارت تھا۔ باقی رہی مقدس مقامات کی بازیابی تو اسے مشرکینِ ہند یعنی اینٹ پتھر کے پجاری زُنار داروں کی خوشنودی ہی کا ان کے نزدیک دوسرا نام تھا۔

اس مرحلے پر مسلمان ہرگز اپنے لیڈروں کا ساتھ نہ دیتے لیکن اسلامیانِ ہند کی بدنصیبی کہ پانچ سات مولوی قسم کے حضرات اس مشن میں ان کے ہم خیال ہو گئے۔ انہوں نے زُنار دوستی اور بُت پرست نوازی کی ایسی تبلیغ فرمائی اور ایسے انداز سے اس سراسر غیر اسلامی روِش پر شریعتِ مطہرہ کی مُہر تصدیق ثبت کی کہ شیطان بھی عش عش کر اٹھا ہوگا۔ دیوبندی حضرات کے بقیۃ السلف و حکیم الامت یعنی مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

> مسلمانوں میں افسوس تو یہ ہے کہ دوست دشمن کی بھی پہچان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن مصائب کا شکار بنتے رہتے ہیں۔ بخصوص اُن پر زیادہ افسوس ہے جو مسلمانوں کے رہبر اور مقتدا کہلاتے اور جن کے ہاتھ میں ان کی نکیل ہے جو ان کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے ہیں جو ان کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ وہ ان کے لیڈر ہیں لیکن ایسے لوگ کیا خاک رہبری کریں گے؟ جو خود گم کردہ راہ ہیں تو دوسروں کو کیا راہ بتائیں گے؟
> انہوں نے کافروں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر مسلمانوں کو پسوا دیا اور

Marfat.com

اور مسلمانوں ہی کو کیا، خود بھی ان چیزوں کا ارتکاب کیا جو ایمان اور دین کو خراب اور برباد کرنے والی تھیں۔ بجے کے نعرے لگائے، پیشانیوں پر قشقے لگائے ہندوؤں کی ارتھیوں کو کندھا دیا، رام لیلا وغیرہ کا انتظام مسلمان والنٹریوں نے کیا بیہودہ اور کفریہ کلمات کہے کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو فلاں ہندو (گاندھی) نبی ہوتا۔ کیا خرافات واہیات ہے؟

میں نے اس ہی شبابِ تحریک کے زمانہ میں کہا تھا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا منکر ہو اور وہ اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو، یہ تمہ سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر اس وقت چڑھی ہوئی تھی۔ کون سنتا تھا؟ اب دیکھ لی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی؟ ادھر تو حکومت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو آگے کر دیا اور اُدھر بعض بدفہم اور بے سمجھ مسلمانوں کے جو راہبر تھے ان کو بہلا پھسلا کر ہجرت کا سبق پڑھایا۔ اِدھر شدھی کا مسئلہ جاری کرا دیا غرضیکہ ہر طرح پر مسلمانوں کے جان ایمان، جائیداد، مال زر زمین گھر سب کا مالک اپنی قوم کو بنانا چاہتا تھا۔ یہ تھی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی۔ لیکن یہ لیڈر نہ سمجھے اور نہ ان کے ہم خیال مولوی۔ ہندوؤں کو تو قوت ہوئی مسلمانوں کی شرکت سے۔ ورنہ لیڈرانِ قوم تو قریب ڈیڑھ سال سے چیخ رہے تھے۔ عوام مسلمانوں نے شرکت نہ کی تھی جس وقت مولویوں نے شرکت کی تب بیچارے عوام مسلمان بھی پھنس گئے۔ اگر وہ ہندو (گاندھی) ایسا ہی تھا، جیسا کہ بعض بداندیش سمجھے ہوئے تھے یا اب تک بعض سمجھے ہوئے ہیں تو محمد علی (جوہر) تو پاس رہے ہیں، ان کا فیصلہ دیکھ لو کہ کس طرح الگ ہوئے تھے [1]

اب آگے دیکھنا یہ ہے کہ خلافت کی بحالی اور مقاماتِ مقدسہ کی بازیابی کے لیے جو طوفانی

---

[1] الافاضات الیومیہ، جلد پنجم: ص ۸۸، ۸۹

Marfat.com

تحریک چلائی گئی تھی اور جسے تحریک خلافت کے نام سے موسوم کیا گیا تھا وہ گاندھی کے قدموں تک کیسے پہنچی اور گائے کی قربانی کا انسداد ان مسلمان کہلانے والے لیڈروں کے ذریعے کیونکر شروع ہوا؟ چنانچہ اس سلسلے میں مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفۂ ارشد مولانا سلیمان اشرف بہاری (المتوفی ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) یوں رقم طراز ہیں:-

> ۱۹۱۰ء میں مسلم لیگ کا جلسہ بھی دہلی میں منعقد ہوا تھا مجلس استقبالیہ کے صدر نے جو اپنا خطبہ اس وقت پڑھا ہے، اس میں مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرتے ہوئے ترکوں کی حمایت میں صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ برسوں کا بھولا ہوا سبق جو آج یاد آیا ہے یہی عامۂ مسلمین کے تالیف قلوب کا پہلا سنگ بنیاد ہے جسے ڈاکٹر انصاری صاحب نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ مسلم لیگ اپنے ہاتھوں سے لکھا۔ اس سال کی قومی و ملکی مجالس میں صرف اس قدر کارروائی ہوئی کہ مدن موہن مالویہ صاحب نے مسلمانوں کو دل آزاری ہنود سے منع فرمایا اور ڈاکٹر انصاری صاحب نے حمایتِ خلافت کا علم بلند فرمایا۔ علمائے سیاسی نے بھی وقت شناسی سے لے کر اس موقع پر اپنے فتوے کا اعلان ضروری سمجھا۔[1]

جب لیڈرانِ مسلم کی جانب سے تحریک خلافت اور ہنود کی طرف سے ہندوؤں کی دل آزاری سے باز رہنے کی تلقین ہو چکی تو آگے ملاحظہ فرمائیے کیا حالات پیش آتے ہیں؟ چنانچہ موصوف نے آگے تحریر فرمایا ہے:-

> انہیں ایام میں مسٹر گاندھی اپنے دورانِ سفر میں بعض ایسے لیڈروں سے ملاقات کرتے ہیں جو قومی اور ملکی مجالس میں اپنی مجبوریوں سے شریک نہیں ہو سکتے تھے پھر اسی کے ساتھ ستیہ گرہ اور ہڑتال عام اور رفع امتیاز مسجد و مندر، جس کے محرک گاندھی ہیں اسے بھی منتظم کر بیٹھے۔ جب یہ

---

[1] النور، مطبوعہ علی گڑھ، بار اول: ص ۱۰، ۱۱

Marfat.com

منفرق اعمال، جن میں بظاہر کوئی سلسلہ معلوم نہیں ہوتا، اپنے اپنے محل و موقع پر انجام پا چکے تو اب ۱۹۱۹ء میں بتاریخ ۲۲ نومبر بمقام دہلی ، خلافت کمیٹی کا سنگِ بنیاد پڑتا ہے اس موقع پر ہندو بھی ایک کافی تعداد میں بحیثیت نمائندہ شریک ہوئے جن میں خصوصیت کے ساتھ مسٹر گاندھی کا نام قابلِ ذکر ہے، جنہوں نے اس خالص مذہبی جلسہ کی ایک اجلاس میں صدارت بھی فرمائی تھی اور علمائے سیاسی نے آپ کے تشکر و امتنان میں وہ سب کچھ ارشاد فرمایا جس کا جذبۂ عقیدت اور جوشِ اتباع و تقلید مقتضی تھا۔

اظہارِ تشکر کے ذیل میں مولانا صاحب (مولوی عبدالباری فرنگی محلی) نے اس کا بیان کرنا بھی ضروری سمجھا کہ مسٹر گاندھی صاحب کے اخلاق اور گفتگو سے میں یہاں تک متاثر ہو چکا ہوں کہ گائے کی قربانی میں نے ترک کر دی جس کو خلافت کے مقاصد اور اصولِ عمل اسلامی و دینی سے ترک قربانی کا کوئی تعلق کچھ ہو یا نہ ہو لیکن یہی جملہ جو بطور حکایت بیان ہوا اور جو الفاظ سرسری خود پر اثنائے تشکر و امتنان میں آ گئے فی الحقیقت یہ ایک زبردست دیباچہ اور مقدمہ تھا اس کتاب کا جو آئندہ ماہ دسمبر میں اسی سال عامۂ مسلمین کے لیے تصنیف ہونے والی تھی۔[1]

مولوی عبدالباری لکھنوی نے تو یہ کہا تھا کہ میں گاندھی صاحب سے اتنا متاثر ہوا ہوں کہ میں نے گائے کی قربانی چھوڑ دی ہے لیکن آئندہ ماہ دسمبر میں حکیم اجمل خان صاحب نے اس بنیاد پر کیسی عمارت تعمیر کی؟ ملاحظہ ہو:-

اب دسمبر کا مہینہ آتا ہے اور قومی مجالس کا انعقاد امرتسر میں ہو رہا ہے مسلم لیگ کے صدر مستغنی عن الالقاب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی اپنا خطبۂ صدارت پڑھتے ہیں جس کی بے شمار کاپیاں ملک میں تقسیم

---

[1] النور، مطبوعہ علی گڑھ، بار اوّل: ص ۱۱، ۱۲

Marfat.com

ہو چکی ہیں۔ تقریباً چار صفحوں میں صدر مسلم لیگ نے مسئلہ قربانی سے بحث فرمائی ہے ابتدائی جملہ یہ ہے:۔

" گاؤکشی کا ذکر ہم لوگ ایک عرصہ سے اشاروں اور استعاروں میں کرتے رہے ہیں، لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق زیادہ صفائی اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا جائے۔" صفحہ ۴۳ میں نہایت سوز وگداز کے ساتھ ہندوؤں کی عنایت وکرم کا اظہار فرمایا گیا ہے، اور صفحہ ۴۴ پر مذہبی نقطۂ نظر سے اس مسئلہ سے بحث کرتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے:۔ ہندوستان کو چھوڑ کر تمام عرب، شام، مصر، طرابلس اور ایشیائے ترکی وغیرہ کے مسلمانوں کو دیکھیے، جن میں سے کروڑوں کی تعداد نے زندگی بھر اس سنت کو بغیر گائے کی قربانی کے ادا کیا ہے۔ عوام بیچارے اس پُرپیچ تاریخی جملے سے یہ سمجھے کہ گائے کو قربانی کے لیے تمام بلادِ اسلامیہ کے مسلمان چھوتے بھی نہیں لیکن خفیف سا یہ شبہ عوام کو یہ رہ جاتا تھا کہ شاید اس دور سے پیشتر عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں گائے کی قربانی ہوتی ہو۔ اس شبہ کو مٹا دینے کے لیے حکیم صاحب نہایت شد ومد سے ایک حدیث میں کچھ اپنی طرف سے اضافہ فرماتے ہوئے، یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

" اس حدیث سے صاف طور پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ عرب میں علی العموم بکری کی قربانی کا رواج تھا۔"

مسلم لیگ میں جب یہ ریزولیشن پیش ہونے لگے تو ڈاکٹر انصاری صاحب نے ترکِ قربانی گاؤ کا ریزولیشن پیش فرمایا جو تھوڑی خوش بیانیوں کے بعد منظور ہوگیا۔ مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے قومی و ملکی مجالس سے مراجعت فرماتے ہوئے سہارن پور میں ایک تقریر فرمائی جس میں مسئلہ قربانی کے متعلق جو کارروائی مسلم لیگ نے انجام دی تھی۔ اس کی تائید وتحسین میں کافی زوردار الفاظ ارشاد فرمائے[1]

[1] النور، ص ۱۲، ۱۳

Marfat.com

یہ تحی انسداد قربانی گاؤ کے سلسلے میں ڈاکٹر انصاری صاحب، حکیم اجمل خان صاحب اور مولانا عبدالباری لکھنوی صاحب کی سعیٔ بلیغ کہ ہنود کے بہبود کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ایک اسلامی شعار کو نہ صرف ترک کر رہے تھے بلکہ تمام اسلامیانِ ہند سے ترک کروانے میں کوشاں تھے۔ حکیم اجمل خان صاحب باقی حضرات سے اس لحاظ سے بازی لے گئے کہ موصوف نے لیڈر ہونے کے ساتھ حافظ کہلانے کا حق یوں ادا کیا کہ اپنے خطبۂ صدارت میں گائے کی قربانی کو ترک کروانے کی خاطر حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں اپنی جانب سے شاۃ کا لفظ شامل کر کے اپنے مذکورہ دعوے کو مدلل کر دیا۔ ان حالات میں دین و دیانت کا کیا بنا ؟ یہ ان کی بلا جانے بہرحال زُنّار دوستی اور بت پرست نوازی کا پورا ثبوت تو فراہم کر دیا۔ ہنود کی خوشنودی تو نقدِ جاں ہو گئی۔ تحریک خلافت کے خوش نما نعرے کی بدولت عام مسلمانوں کی بھیڑ ان کے ساتھ تھی۔ مشرکین ہند ان کی پشت پر تھے۔ حکومت سے بے خوف تھے کیونکہ اُدھر یقین دلا دیا ہوگا کہ خلافت کی بحالی اور مقاماتِ مقدسہ کی بازیابی محض لیڈری چمکانے کا نعرہ ہے جس پر گورنمنٹ کو سیخ پا اور سراسیماں ہونے کی ضرورت نہیں۔ رہ گئے متدین علمائے کرام تو ان کے ٹوکنے پر عوام کی فوج کو ان پر لپکا دیا جاتا تھا، انہیں ملکی آزادی کا دشمن اور صورتِ حال سے بے خبر ٹھہرا کر دشمن دین و ملت قرار دے دیا جاتا تھا۔ دریں حالات علمائے حق مجبور و مقہور اور اسلامیانِ ہند کے بدخواہ لیڈروں اور علمائے سوء کی پانچوں گھی میں تھیں اور سر کڑاہی میں۔ اسی برتے پر عالی جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب نے جو حدیثِ پاک میں جو اضافہ کر کے تحریف کی جرأت دکھائی تھی اس پر استقامت کے مراحل ملاحظہ ہوں :۔

> حکیم صاحب نے ایک قدم بڑھ کر یہ جرأت بھی فرمائی کہ حدیث شریف کا ایک جملہ نقل کرتے ہوئے ایک لفظ بڑھا دیا اور الخ لکھ کر ترجمہ اور نتیجہ بیان فرمایا۔ وہی لفظ جس کا اضافہ فرمایا گیا وارو مدارِ دلیل، اسی کی وجہ سے چند سطور کی تحریر الخ لکھ کر تمام چھوڑنے سے یہ فائدہ کہ ناظرین کا ذہن اس بے ربط اضافے سے متوحش نہ ہونے پائے۔ چند روز تک سمجھ میں نہ آیا کہ اس طرح جعل اور تحریف سے کیا مدعا و مقصود ہے ؟

Marfat.com

آخر ایک خط لکھا جس میں نہایت نیازمندانہ طور پر یہ سوال تھا کہ حضرت ام سلمیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے مروی روایت کس کتاب سے آنجناب نے نقل فرمائی؟ جواب میں سکوت رہا۔ شاید خط ضائع ہوا۔ فقیر خود دہلی گیا۔ یہ رجب کی اوائل تاریخوں کا ذکر ہے۔ مسلم یونیورسٹی کا وفد اس وقت دہلی گیا ہوا تھا۔ در دولت پر جا کر معلوم ہوا کہ طبیعت ناساز ہے پاؤں میں کچھ شکایت ہوگئی ہے۔ دوسرے دن پھر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مدن موہن مالویا صاحب سے کچھ مشورہ ہو رہا ہے۔

بعض حضرات اہل علم جن کی آمد و رفت جناب حکیم صاحب کے یہاں جاری ہے ان کی خدمت میں پیام بھیجا کہ حدیث شریف میں جو غلطی ہوگئی ہے اس کی تصحیح کی طرف حکیم صاحب کو توجہ دلائیے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کوشش بھی بے اثر ثابت ہوئی۔

چوتھی رجب کو سرکار اجمیر آستانۂ غریب نواز پر حاضر ہوا۔ ایک دن بعض علماء سیاسی سے ملاقات ہوئی۔ عرض کیا کہ یہ فتنۂ عظیم ہے۔ ہنود کی خاطر مسلمانوں کا گلا نہ گھونٹیے۔ دیکھیے حدیث میں جعل و تحریف تک کی نوبت آگئی۔ تین مہینے گزر گئے اور کوئی اعلان نہیں کرتا کہ اصل حدیث میں لفظ شاۃ نہیں ہے، غلطی سے لکھا گیا ہے۔ ہر ایک شخص جس کے پاس خطبۂ صدارت مسلم لیگ ہو۔ اس مقام خاص کی تصحیح کرنے نیز علماء مؤتمرین اتحاد ہندو مسلم کا یہ فرض ہے کہ اتحاد کے حدود متعین فرمائیں۔ عوام کو قشقہ لگانے اور مندروں میں جا کر ریوڑیاں بتوں پر چڑھانے سے منع کریں اور ان افعال کی شناخت کھلے لفظوں میں بیان فرمائیں ورنہ ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فقیر کی اس التماس کی علماء سیاسی کی خدمت میں بھی ذرہ برابر شنوائی نہ ہوئی۔ آج تک وہی سکوت ہے، وہی اعراض ہے، وہی چشم پوشی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کر رہا ہے اعمال قبیحہ مسلمانوں نے تلک آنجہانی کی مصنوعی لاش کے

Marfat.com

موقع پر ادا کیے اور علما سیاسی نے پھر اپنے سکوت سے ان امور کے جواز و استحسان پر تازہ مہر ثبت فرما دی ۔ [1]

یہ تھی رُنتار دوستوں کی حالت کہ کھلے بندوں تحریف کا بازار گرم تھا اور بار بار توجہ دلانے گزارشات پیش کرنے کے باوجود ان کی بارگاہوں میں شنوائی ہوتی ہی نہ تھی ۔ رہی خوفِ خدا یا خطرۂ روز جزا کی بات تو اس کی کوئی رمق اگر ان حضرات کے دلوں اور دماغوں میں باقی رہ گئی ہوتی تو ایسی جسارت کا تصور بھی نہ لا سکتے تھے ۔ اب مذکورہ تحریف کا اگلا مرحلہ ملاحظہ فرمایئے اور دل کھول کر لیڈری کی داد دیجئے :-

کان پور میں بماہ رجب ایک بڑے پیمانے پر علماء کا جلسہ ہوتا ہے وہاں کے بعض کارکن علماء سے یہ استدعا پیش کی گئی کہ مسلمانوں کو اعمالِ شرک وکفر میں شریک ہونے سے باز رکھیے اور قربانی گاؤ کے متعلق غلطی تسلیم کر لیجئے ۔ لیکن جواب وہاں سے بھی سکوت ہی میں ملا ۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر انتہائے بے قراری میں فقیر نے رسالہ الرشاد لکھا اور مسلمانوں کو امرِ حق سے آگاہ کیا ۔ اس رسالہ کی اشاعت اوّل عشرہ رمضان المبارک میں ہوئی لیڈرانِ قوم کے پاس ٹکٹ چسپاں کر کے نسخے بھیجے گئے ۔ تین ماہ کے عرصہ میں تقریباً تین ہزار نسخے مختلف امصار وقصبات میں تقسیم ہوئے ۔ اب آکر جب کہ خطبۂ صدارت مسلم لیگ کو آٹھ مہینے اور الرشاد کی اشاعت کو کامل تین مہینے گزر چکے ، حکیم صاحب اپنی غلطی کا اعتراف پیچ در پیچ اعتراض وسوال داپیل کے پیپسٹ میں تحریر فرماتے ہیں ۔ حالانکہ مذہبی نقطۂ نظر سے یہ ایسی خطائے فاحش تھی جس کا اعلان بلا جواز توقف حکیم صاحب کو بذریعہ تار مختلف ومتعدد اخبار وجرائد میں اب سے بہت قبل کرنا تھا ساتویں ذی الحجہ کا اخبار البشیر جو بیرونجات میں بقرعید کے روز پہنچا ہوگا

---

[1] النور : ص ۱۹ ، ۲۰

Marfat.com

اس میں اس طرح اعتراف کرنے سے مقصد و مطلب ہے کہ مسلمانوں کو اقرار کا علم بھی اس وقت ہو جب کہ سب مراحل قربانی کے طے پا جائیں۔ اسی کے ساتھ حق پسندی کی داد مل جائے گی ؎

حدیث پاک میں تحریف کی غلطی کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے حکیم صاحب موصوف نے اس جانب توجہ دلانے والے مولانا سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ کا شکریہ جس طریقے سے ادا کیا وہ بھی ملاحظہ فرما لیا جائے :۔

خیر یہ تو اپنا اپنا ذوق مذہبی ہے جس کے دل میں حدیثِ مصطفوی کی عظمت ہے وہی یہ بھی جان سکتا ہے کہ اس طرح کی خطا کا کفارہ کیونکر ادا ہوتا ہے؟ مجھے تو حکیم صاحب کے ایک سوال کا جواب دینا ہے جسے موصوف نے اپنی غلطی کا اعتراف فرماتے ہوئے آخر میں پیش فرمایا ہے۔ حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔ میرے اوپر ایک یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ حدیث اذا اراد احدکم ان یضحی بالشاۃ میں آخری لفظ شاۃ کا کسی کتاب میں نہیں ہے۔ میں اس اعتراض کو قبول کرتا ہوں اور یہ بات ظاہر کرنی ضروری خیال کرتا ہوں کہ یہ لفظ محض غلطی کی وجہ سے لکھا گیا۔ دراصل یہ کسی حدیث کا جزو نہیں ہے لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ اعتراض کرنے والے بزرگ اس سے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟"

فقیر نے حکیم صاحب پر اعتراض نہیں کیا تھا بلکہ ایک حقیقی اور واقعی امر کا اظہار تھا۔ رہا فائدہ، وہ حکیم صاحب ہی بیان فرمائیں کہ کون سا مقصد حاصل کرنا تھا جس کے لیے حدیث میں اضافہ کی حاجت ہوئی کہ اب کہ غلطی کا اعتراف ہے۔ ان پانچ سطروں کا خطبۂ صدارت میں کیا فائدہ ہے؟ فقیر کا اس کشفِ حقیقت سے صرف یہی مدعا تھا کہ عالی جناب حکیم صاحب اپنی

؎ النور : ص ۲۰، ۲۱

Marfat.com

غلطی پر متنبہ ہو جائیں اور مسلمانوں کو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ ایک لفظ اپنی طرف سے بڑھانا اور اسی اضافہ کو مقام استشہاد دیں، اس خطبۂ صدارت میں صرف اسی ایک جگہ ہوا ہے جہاں حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے بقیہ سارے حوالے اعیان و وزرائے انگلستان کے صحیح ہیں، کسی قسم کے شک و شبہ کو ان میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ اس کے سوا نہ کوئی مدعا، نہ کچھ اور فائدہ۔ ارباب بصیرت جن کی آنکھیں نور ایمان سے منور ہیں انہوں نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ آیا اسلام اور اسلامی خلافت کی حمایت کی جا رہی ہے یا کفر و شرک کا طغیان ہے جو مسلمانان ہند پر لایا جا رہا ہے؟ [1]

یہ کارنامہ تو مسلم لیگ اور اس کے صدر محترم یعنی جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلوی کا تھا۔ اب قارئین کرام یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ خلافت کمیٹی نے اس سلسلے میں کیا پارٹ ادا کیا اور وہ کیسی خلافت چاہتی تھی۔

خاص دہلی میں عشرہ ذی الحجہ کے موقع پر اونٹوں کا گشت، جن پر جلی قلموں میں اس طرح کے فقرات تختوں پر چسپاں، جن سے ہر مومن کا دل کانپ اٹھتا تھا، لکھ کر خوب مشتہر ہوئے پھر نہایت سختی سے بعض مجبور کرنے والی تدابیر سے بھی انسداد کافی کیا گیا۔ بمبئی کے مسلمانوں پر بھی خلافت کمیٹی نے قربانی گاؤ پرستم کرنے میں کچھ کمی نہیں کی۔ خلافت کمیٹیاں کیا ہوئیں۔ گائے کی قربانی کرنے والوں پر ایک آفت و بلا ہوئی۔ اب سے قبل جو حصہ ظلم کا ہندوؤں سے باقی رہ گیا تھا۔ اسے فدائیان ہنود نے اسلام کا نام لے کر مسلمانوں پر تمام کر دینے کا عزم بالجزم کر لیا ہے [2]

جب مسلم لیگ کے صدر گرامی قدر حکیم محمد اجمل خاں دہلوی اور تحریک خلافت کے علمبردار گاندھی پرست لیڈر حضرات مسلمانانِ ہند کو گائے کی قربانی سے منع کرنے پر اپنا پورا زور

---

[1] النور: ص ۲۱، ۲۲

[2] النور: ص ۱۷

Marfat.com

زبان صرف کر رہے تو ہندوؤں کے مسلح افراد نے قربانی گاؤ کے باعث اپنے زور بازو سے کٹار پور، آرہ، شاہ آباد اور دیگر مقامات کے مسلمانوں پر قیامت قائم کر دی تھی۔ تیل چھڑک کر گھروں میں آگ لگا دی۔ نہایت بے دردی سے مظلوم مسلمانوں کو ذبح کر کے گھروں کے گھر اجاڑ کر رکھ دیے۔ قرآن کریم کے اوراق پھاڑے اور جلائے۔ مسجدوں کی بے حرمتی کی۔ اس کے باوجود مسلمانوں کے لیڈر بننے والوں کی کسی پھوٹی آنکھ میں ایک آنسو یا اپنے خداوندانِ نعمت یعنی مشرکین ہند کی جانب سے کسی کے دل میں ذرہ بھر میل نہ آیا۔ کسی ایک نے بھی ان ظالموں یا اپنے سرپرست گاندھی تک سے یہ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ حضور والا! ہم تو آپ کی محبت میں سرشار ہو کر ہر حکم پر سر تسلیم خم کرتے رہتے ہیں لیکن ہماری قوم پر ظلم کے ایسے پہاڑ گرانے سے پہلے کچھ ہماری نیازمندی کا تصور بھی فرما لیا کیجئے۔

ایسا تو وہ حضرات اس وقت کہتے جب ملتِ اسلامیہ کا درد ان کے دلوں میں ہوتا یا اپنی قوم سے ان کا کوئی واسطہ یا قوم سے ان کا کوئی ناطہ رہ گیا ہوتا۔ انہوں نے ہنود کو اپنی قوم اور گاندھی کی خوشنودی کو اپنا منشور اور مسلمانوں کو پسوانا، کچلوانا، اپنا روزمرہ کا دستور بنا لیا تھا۔ نام مقاماتِ مقدسہ کی بازیابی کا لیا جاتا اور کام مسلمانوں سے گائے کی قربانی چھڑانے کا کرتے۔ نام خلافت کی بحالی کا لیتے اور کام گاندھی کو پورے ہندوستان کا رہنما، روحانی پیشوا اور بے تاج بادشاہ بنانے کا کر رہے تھے۔ یہ تھا ان کی ساری لیڈری کا حدود اربعہ اور یہ تھی ان کی خیر خواہی ملت۔ اب جمعیۃ العلماء ہند کے زنار دوست علماء کی دینداری ملاحظہ فرمائی جائے۔

"ہندو مسلم اتحاد کے نام پر جمعیۃ العلماء ہند اپنے اجلاس ۱۹۲۱ء میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے "مسئلہ گاؤکشی کے بارے میں ہندوؤں کی دلجوئی کے لیے مسلمان گائے کی بجائے بھیڑ بکری کی قربانی دیا کریں۔" [1]

اس کے بعد ۱۹۲۶ء میں دہلی اور شملہ کے مقامات پر ہندو مسلم اتحاد کے نام پر کانگرسی

---

[1] تجلیاتِ عثمانی، مرتبہ مولوی انوار الحسن دیوبندی، مطبوعہ ملتان: ص ۱۵۷

Marfat.com

لیڈروں کے اجلاس ہوتے ہیں۔ ان میں جمعیت کے زُنار دوست علماء اور آزاد لیڈر شامل ہوتے ہیں۔ شملہ کے اجلاس میں گائے کی قربانی، سوٗر کے گوشت اور جھٹکے پر بحث و تمحیص ہوتی ہے۔ فیصلہ جو کچھ ہُوا۔ اس سے گاندھی پرست علماء کی پوزیشن پوری طرح واضح ہوگئی۔ چنانچہ اسی سلسلے میں قاضی احسان الحق نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں وضاحت فرمائی تھی:۔

دہلی و شملہ میں جو مجلسیں ہوئیں۔ ان میں بیشتر وہ اصحاب شامل تھے جنہیں مسلمان ہندوؤں کا نفس ناطقہ سمجھتے اور جو مسلمانوں کے دینی و مذہبی حق قربانی اور ذبیحہ گاؤ کو روکنے کے لیے ماضی قریب میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں ہر امر میں ہندوؤں کی خوشنودی ان کا مطمح نظر اور نصب العین رہا ہے۔ ایسے اصحاب مسلمانوں کے حقوق کی کیا حفاظت کر سکیں گے؟

شملہ کی مجلس میں جھٹکے کے طریقہ سے قتل حیوان اور اس کے گوشت کے عام فروخت کو ناقابل اعتراض تسلیم کر لیا۔ ان صاحبوں کو یہ خبر نہیں کہ ہندوؤں کی گوشت خور قومیں مسلمانوں کے ذبیحہ کو بے تکلف کھا سکتی ہیں اور انہیں ان کا مذہب اس سے نہیں روکتا اور مسلمانوں کے مذہب میں جھٹکا حرام ہے جب بازاروں میں جھٹکے کی دکانیں عام طور پر کھل جائیں گی تو جاہل ناخواندہ دیہاتی مسلمان اس سے دھوکا کھائیں گے اور ایک مصیبت عام میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہندوؤں کی تجویزوں میں سوٗر کے گوشت کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے لیکن اس پر ان صلح کے علمبرداروں کو کوئی اعتراض نہ ہُوا۔

ہندو تو یہ کہتے ہیں کہ ایسے رقبہ میں گائے ذبیح نہ ہو سکے گی جہاں کافی مدت سے اس کے ذبیحے کا رواج نہیں ہے۔ اس پر بھی ان خود ساختہ مصالحین سے یہ نہ کہا گیا کہ جب رواج کی یہ پابندی ہے تو سوٗر کے گوشت اور جھٹکے کا کیوں نام لیا جاتا ہے؟ جس کا ذکر میں آنا بھی مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث ہے۔ اگرچہ ان مصالحتی مجلسوں کا کچھ انجام نہ ہُوا لیکن ان مصالحین کی کمزور روش نے ہندوؤں کو اور زیادہ جرأت دلا کر معاملہ کو

Marfat.com

پیچیدہ تر بنا دیا۔ مسلمان کسی ایسی قرارداد پر راضی نہیں ہو سکتے جو علمائے دین، پیشوایان اسلام اور ہمدردان ملت کے مشورہ کے بغیر تجویز کی گئی ہو۔ یہ حضرات جو قوم میں مطعون ہیں اور جنہیں مسلمان ہندو پرست جانتے ہیں، کرم کریں اور بے فائدہ تکلیف نہ اٹھائیں۔" ؎۱

۱۹۲۹ء میں بنارس کے مسلمانوں پر مسلح ہندوؤں نے سوچی سمجھی سکیم اور اپنے لیڈروں کی ہدایات کے مطابق ایک قیامت قائم رکھ دی۔ لیکن ہندوؤں کے فداکار علماء کا دل اس پر بھی ہندوؤں کی جانب سے ذرا میلا نہ ہوا۔ یہ غلامی میں اور ترقی کرتے گئے اور مشرکین ہند اپنی ستم شعاری کی روش میں روز بروز اضافہ ہی کرتے چلے گئے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہندو لیڈروں نے اپنی مسلم کشی کی روش پر قائم رہنے کی سکیم کا عزم بالجزم کر لیا تھا اور اپنے زرخرید علماء کو محض مسلمانوں کی اشک شوئی اور انہیں بہلانے پھسلانے کی خاطر پالتے رہے تھے۔ اس دلخراش اور جگر سوز سانحہ پر تاج العلماء، مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

ہندوؤں کا کلمہ پڑھنے والی جمیعۃ العلماء کو کچھ خبر ہے کہ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ میں بنارس کی سرزمین مسلمانوں کے خون سے لالہ زار بنا ڈالی۔ درندہ صفت ہندوؤں نے بے گناہ مسلمانوں کو اس بے رحمی سے شہید کیا، جس کے تصور سے دل کانپتا ہے۔ گھر کے گھر صاف کر دیئے۔ بچے تک قتل کر ڈالے۔ مسجدیں مسمار کر دیں۔ دکانیں لوٹ لیں۔ ظلم و ستم کا سیلاب امنڈتا چلا آتا ہے جور و جفا کے سمندر میں طغیانی تھی۔ مسلح ہندو گنڈاسوں اور بھالوں سے بے خبر نہتے مسلمانوں پر بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹ پڑتے تھے۔ دھوکے دے دے کر مسلمانوں کو ہندوؤں کے محلوں میں لے جا کر شہید کرتے تھے۔ جمعۃ الوداع کی نماز تک مسلمان اس مصیبت کی وجہ سے

؎۱ السواد الاعظم، مراد آباد، بابت ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ: ص ۸

Marfat.com

ادا نہ کر سکے ۔

مسلمانوں کی اس مصیبت کا جمیعۃ العلماء کو کچھ درد ہُوا ؟ جمیعت کچھ حرکت میں آئی ؟ ہندو پرستانہ جذبات کچھ بھی سرد ہوئے ؟ ہندوؤں کے فدائی اپنی بے جا فدا کاری پر کچھ بھی نادم و شرمندہ ہوئے ؟ آئندہ کے لیے انہوں نے مسلمانوں کو ہندوؤں سے ہوشیار رہنے اور اپنا تحفظ کرنے کا کوئی مشورہ دیا ؟ یا اپنے ہندو خداوندانِ قسمت سے کوئی اپیل کی ؟ جن کے قدموں پر سر جھکاتے ہیں ان سے ہندوؤں کے ان مظالم کی کچھ شکایت کی ؟ اپنے قبلہ و کعبہ گاندھی کو لے جا کر بنارس کے مقتل کی سیر کرائی ؟ ہندو لیڈرں سے ، جن کی غلامی کیا کرتے ہیں ، ان ہولناک مظالم کو رد کنے اور مصیبت زدہ مسلمانوں کے نقصانات کی تلافی کرنے کی کوئی تحریک کی ؟ یا ہندو لیڈران جمیعۃ العلماء کی فدا کاری کی قدر کر کے مسلمانوں کی دل جوئی کرنے بنارس گئے ؟ یا انہوں نے ہندوؤں کی ان امن سوز خونخواریوں پر اظہارِ نفرت و ملامت کیا ؟ عدم تشدّد کا وظیفہ پڑھنے والے گاندھی نے ہندوؤں کے اس ہولناک تشدّد پر کوئی مؤثر کارروائی کی ؟ تمہاری ہمدردی میں ہندوؤں نے کچھ کیا ہو تو بتاؤ ؟ یا انہوں نے تمہاری غلامانہ اطاعت شعاری کو بے التفاتی سے ٹھکرا دیا ؟ مسلمانوں کے خون کی قیمت ان کی نظر میں کچھ بھی نہ ٹھہری ، پھر بھی تمہاری غیرت تمہیں ہندو پرستی کی اجازت دے گی ؟ اب بھی تم ہندوؤں کے غلام بنے رہو گے ؟ اب بھی تمہاری آنکھ نہ کھُلے گی ؟ اب بھی مسلمانوں کو ہندوؤں کی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت دیا کرو گے ؟ کیا اب بھی تمہارا نشہ اُترا یا ہندوستان میں ہر جگہ ایسی ہی بربادی دیکھنا چاہتے ہو ؟"[1]

بنارس کے اس حادثے کے فوراً بعد مرزا پور اور آگرہ وغیرہ مقامات پر ہندوؤں

---

[1] السواد الاعظم مراد آباد ، بابت شوال ۱۳۴۹ھ ص ۲

نے اسی طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اور بت پرست نواز علماء کی زُنّار دوستی میں ذرا فرق نہیں آیا۔ حمیت کی کوئی رگ مطلقاً نہ پھڑکی۔ ہندوؤں کی اطاعت شعاری اور مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسا کر گاندھی کا مطیع بنانے کی روکش میں کوئی کمی واقع نہیں ہونے دی۔ کسی ہندو لیڈر نے نہ ہندوؤں کو ملامت کی نہ مسلمانوں سے ہمدردی کا ایک کلمہ تک کہا۔ اس صورتِ حال نے ہر ذی ہوش مسلمان کو تڑپا کر رکھ دیا جس کا قاضی احسان الحق نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں اظہار فرمایا تھا :-

بنارس کے دلدوز واقعات اور مسلمانوں پر ہندوؤں کے خونخوار حملوں نے جو طوفان برپا کیا تھا، ابھی وہ پورے طور پر ساکن نہ ہونے پایا تھا کہ نواح بنارس و مرزا پور و آگرہ سے خونی ہنگاموں کی اطلاع ملی۔ ہندوؤں کے نیزے، تبر و سنان مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں۔ ہندوستان کی جیدھیتا نہ کرنے والی قوم مسلمانوں کے خون بہانے پر تُلی ہوئی ہے اور اس کی آتشِ غیظ کے تند و تیز شعلے بڑے زور سے بھڑک رہے ہیں۔ ہندو لیڈر اور چند ہندو پرست مسلم نما مسلمانوں کو ہندو مسلم اتحاد کا سبز باغ دکھا کر مغالطہ میں ڈال رہے ہیں۔ مسلمانوں کی جان پر بنی ہوئی ہے۔ ان کے زن و فرزند قتل کیے جاتے ہیں، گھر برباد کیے جاتے ہیں۔ مسجدیں مسمار ہوتی ہیں۔ مگر کوئی لیڈر صاحب پلیٹ فارم چھوڑ کر ہندو مسلم اتحاد کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے مقتل میں نہیں پہنچتے اور ہندوؤں کی اس درندہ وحشی سفاکی جفا جوئی سے نہیں روکتے۔ اگر درحقیقت یہ قوم مسلمانوں کے ساتھ کچھ بھی ارادۂ اتفاق رکھتی تو اپنے ہم قوموں کی ان ہنگامہ آرائیوں وجفا شعاریوں کو روکنے کے لیے میدانِ عمل میں آتی۔ گاندھی صاحب مزے مزے کی تقریروں میں مصروف ہیں اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں جیسی باتیں بنیوں نے ہمیشہ بنا بنا کر مسلمانوں کا دیوالیہ کر دیا ..... ہمیں اس وقت یہ دیکھنا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کا علمبردار گاندھی ہندوؤں کے ان مظالم کو دیکھ کر

Marfat.com

کیوں نہیں گھبرا اٹھا اور اس نے اپنی قوم کو جا کر عدم تشدد اور شانتی کا درس کیوں نہیں دیا؟ آج وہ اپنے اس رٹے ہوئے سبق کو کیوں بھول رہا ہے اور ہندو قوم کو خونخواری سے روکنے کے لیے میدانِ عمل میں پہنچنے کے واسطے اس کا قدم کیوں نہیں جنبش کرتا؟ کیا ایسے ہی شخص کو مسلمانوں کا ہمدرد، ملک کا خیرخواہ، امن کا حامی کہا جا سکتا ہے؟" [1]

جب ہندو مسلم اتحاد کی گمراہ کن دھاندلی اپنے عالمِ شباب میں تھی، مسلمانوں کے بعض لیڈر اور ہندو نواز علماء مسلمانوں کو گاندھی کے قدموں میں پہنچا ئے، انہیں مسلم نما ہندو بنا نے اور سوراج (اکھنڈ بھارت) کی راہ ہموار کر رہے تھے، تو دہلی کی ایک نامور شخصیت یعنی خواجہ حسن نظامی صاحب بھی بت پرست نوازی کی لے میں اپنی ڈفلی بجانے لگے۔ مولانا مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کا تذکرہ ان دنوں یوں فرمایا تھا:۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کا ایک مضمون ۱۹ اگست کے اخبارِ حق لکھنؤ میں چھپا ہے جس میں آپ نے مجالسِ عید میلاد کی تائید کرتے ہوئے مسلمانوں سے تحریک کی ہے کہ وہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہندوؤں کی دل جوئی کے لیے گائے کا ذبح ترک کریں۔ خواجہ صاحب کی یہ پہلی ہی ہندو نوازی نہیں ہے بلکہ اس سے قبل وہ ترک گاؤکشی نام کا ایک رسالہ کا بھی لکھ چکے ہیں اور اکثر اوقات ان کے خامۂ ناحق رقم سے اس قسم کے مضامین نکلتے ہی رہتے ہیں۔ یہ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوؤں کے سیلابِ تعصب و طوفانِ عناد کی شدت و تیزی کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی بھی خواہِ اسلام مسلمانوں کو خوشامدی بن جانے کی دعوت دے۔

نہ ہم خواجہ صاحب کو اتنا نادان سمجھتے ہیں کہ وہ اس حقیقت سے بھی واقف نہ ہوں کہ خوشامدی ہمیشہ ذلیل و خوار رہا کرتے ہیں۔ در خوشامدوں کی

---

[1] السواد الاعظم مراد آباد۔ بابت شوال ۱۳۴۹ھ: ص ۴،۵

Marfat.com

جرأت و دلیری خوشامد سے اور بڑھتی ہے ۔ نہ خواجہ صاحب اتنے بے خبر ہیں کہ ہندوؤں نے جو مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس کی ان کو خبر نہ ہو ۔ یہ بھی خواجہ صاحب کو ضرور معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی پاسداری اور دل جوئی کا تصور بھی کبھی ہندو دماغوں میں نہیں ہوتا تو وہ کس طرح مستحق ہو سکتے ہیں کہ ان کی دل جوئی کے لیے مسلمان اپنے خورد و نوش میں پابندیاں لازم کر لیں اور ایسی غذا جو انہیں مرغوب بھی ہے اور ان کی معاشرت و اقتصادی حالت کے مناسب بھی ہے اس کو ترک کر دیں ؟ یہ بھی خواجہ صاحب کو خوب معلوم ہوگا کہ ہندو منت شناس اور سپاس گزار قوم نہیں ہے کہ وہ کسی کا احسان ماننے یا کسی کے بہتر سلوک کو یاد رکھے بلکہ وہ احسان کا لفظ بھی اپنی طرف آنے دینا گوارا نہیں کرتے ۔

ہلاکت کمیٹی (خلافت کمیٹی) کے عہد میں جب قربانی گاؤ ترک کرنے پر خواجہ صاحب جیسے لیڈر بہت زور دے رہے تھے ۔ اس وقت بھی ہندو لیڈروں نے صاف کہہ دیا تھا کہ مسلمان اگر ذبیحہ گاؤ چھوڑ دیں گے تو اس کا ہندوؤں پر کچھ احسان نہ ہوگا ان حالات میں ہم نہیں سمجھتے کہ ذبیحہ گاؤ کو رد کرنے کی تحریک خواجہ صاحب کے دل میں کس سبب سے پیدا ہوتی ہے ؟ اس کا سبب محرک کیا ہے ؟ اور وہ اس میں اپنا کیا نفع مدنظر رکھتے ہیں ؟ ہمیں ان کی ذاتیات سے کچھ بحث نہیں لیکن مسلمانوں کو اس خطرناک مشورہ کی نامعقولیت سے مطلع کرنا ضرور تھا[1]

ہندو نوازی کا دور ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء سے باقاعدہ طور پر منظم طریقے سے شروع ہوا تھا جس کی نظیر اکبری دور کے علاوہ ہندوستان کی تاریخ میں نظر نہیں آتی ۔ اس وقت حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے دین الٰہی کی جڑیں اکھاڑ کر پھینکیں ، اور دو قومی نظریہ کا علم بلند فرمایا ۔ جب دوبارہ یہی شامت گاندھویت کے روپ میں نمودار ہوئی

1۔ السواد الاعظم ، مراد آباد ، بابت ربیع الاول ۱۳۴۸ھ ، ص ۴

Marfat.com

اور آندھی کی طرح چڑھتی اور طوفان کی مانند بپھرتی جا رہی تھی تو مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے اس شرارت کا مجددانہ طور پر ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جملہ گاندھی حضرات کے دلائل و براہین کو تارِ عنکبوت کی طرح توڑ پھوڑ کر پھینک دیا یہ اُن ملت فروشوں کی ملمع کاری مسلمانانِ ہند پر واضح ہو گئی اور باوجود اس کے کہ ہندو اکثریت ان کی پشت پر تھی لیکن مسلمانوں کو ہندو اکثریت میں مدغم کرنے کی یہ گاندھوی سازش ناکام رہی اور اعلےٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قومی نظریہ کے باعث آپ کے متبعین پاکستان بنانے اور اسلامیانِ ہند کی جان و مال، دین و ایمان اور ننگ و ناموس کو ہندو درندوں سے محفوظ رکھنے میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہو گئے جب کہ گاندھوی علماء نہ صرف اپنے عزائم میں جعفر و صادق کی طرح ناکام رہے بلکہ ملت فروشی کے باعث روسیاہی ان کا مقدر ہو کر رہ گئی۔

ان واقعات سے قریباً چالیس سال پیشتر ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء میں اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ سے ذبیحہ گاؤ کے متعلق سوال ہوا کہ گائے کی قربانی کچھ فرض واجب تو ہے نہیں اگر اس کی بجائے مسلمان بھیڑ بکری وغیرہ کی قربانی کر لیا کریں تو کیا حرج ہے؟ قربان جائیے بریلی کے چبیس سالہ مفتی کی ایمانی فراست اور نورِ بصیرت پر کہ اس مردِ حق آگاہ نے سائل کو ایسا جواب باصواب دیا کہ مولانا ارشاد حسین رام پوری مجددی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء) جیسی یگانۂ روزگار ہستی کو یہ جواب دیکھ کر بیساختہ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے متعلق کہنا پڑا کہ انا فذا البصیر یعنی مفتی باریک بین اور صاحب بصیرت ہے یہی سوال اسی ماہ و سال میں علمائے فرنگی محل کے سرتاج اور فاضل اجل یعنی مولانا عبدالحیٔ لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۴ء) سے بھی ہوا اور موصوف معاملے کی تہ تک پہنچنے سے قاصر رہ گئے۔ یہاں تک کہ چبیس سالہ مجدد نے انہیں متوجہ کیا تو انہوں نے برملا اپنی غلطی اور کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے تلافی کی کوشش کی۔ یہ ہے تائیدِ ایزدی کی وہ کرشمہ کاریاں اور اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و کرم جو ہر مجددِ وقت کے شاملِ حال رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ہر تصنیف کو دیکھ کر ہر صاحبِ دین و ایمان اور انصاف پسند کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ :-

Marfat.com

علم و عرفاں کے خزائن ہیں تصانیف آپ کی
نورِ ایماں سب کے اندر بھر دیا پائندہ باد

مذکورہ بعض سندوں اور اجازتوں نیز علمائے حرمین کے چند مکتوبات کی نقول امام زمانہ کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے خلفِ اکبر یعنی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) نے "الاجازات المدینہ لعلماء بکۃ د المدینہ" کے تاریخی نام سے جمع کیا جو اس مجموعے کا تیسرا رسالہ ہے۔ اس مقدس اور نادر رسالے کی ایک نقل راقم الحروف نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کی معرفت مفتی اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی علیہ الرحمہ المتوفی ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء سے حاصل کی۔ مولانا انوار الاسلام صاحب نے بڑے اہتمام سے اس کا ترجمہ کروایا تاکہ ہر خاص و عام اور موافق و مخالف اس سے استفادہ کر کے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی یگانۂ روزگار اور سرمایۂ افتخار ہستی کے بارے میں اپنا نظریہ انصاف کی ترازو پر تول کر قائم کر سکے۔ اس عجالۂ نافعہ کی اشاعت کا مقصد یہی ہے۔

بہتر نظر آتا ہے کہ اس مبارک موقع پر علمائے حرمین شریفین نے جس طرح مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ اس کا ہلکا سا خاکہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں محافظ کتب حرم علامہ سید اسمٰعیل بن سید خلیل مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) کی تصریحات قابلِ غور ہیں۔ عربی سے نابلد حضرات کی سہولت کے لیے موصوف کی ایک عبارت کا صرف اُردو ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ شائقین حضرات اہل کتاب کی طرف رجوع کریں۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:۔

"ہمارے شیخ علامہ 'مجدد'، جو علی العموم تمام استادوں کے شیخ ہیں، مولوی احمد رضا خاں، جب ۱۳۲۳ھ میں حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ مکرمہ پہنچے، بعض فاسقوں کی مدد سے کج بحثی والوں اور بدنصیبوں نے اس وقت کے شریف مکہ کے ہاں ضرر پہنچانے میں

Marfat.com

کوشش کی اور ان کے ساتھ مکر چاہا"[1] تو اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد مذکور کو عزت دی اور مخالفوں کی ناکیں خاک میں رگڑیں اور علماء اور طالب علموں نے چاروں طرف سے انہیں (اعلیٰ حضرت کو) گھیر لیا تو کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لیے کوئی سوال کرتا ہے اور کوئی قول صحیح دریافت کرنے کے لیے کوئی مسئلہ پیش کرتا ہے اور کوئی اجازت مانگتا ہے اور کوئی اشارے کا انتظار کرتا ہے۔ یہ ان کا حال تھا جب تک مکہ میں تھے اور جب زیارت حبیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف توجہ کا ارادہ کیا تو علماء اور طلبہ انہیں رخصت کرنے نکلے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ان کی بقا دراز کرے اور ان کو ہماری دنیا و آخرت کا ذخیرہ بنائے"[2]

اسی موقع پر مدینہ منورہ میں جو آپ کا اعزاز و اکرام ہوا، اس کا آنکھوں دیکھا حال حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء) کے خلیفۂ اجل، جناب مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمت اللہ علیہ نے یوں فرمایا تھا۔

"میں کئی سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں۔ ہندوستان سے ہزاروں عالم (میاں) آتے رہتے ہیں جن میں علماء و صلحاء، اتقیاء سب ہی ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ اس شہر کے گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے رہے اور کوئی انہیں مڑ کر بھی نہیں دیکھتا تھا لیکن میاں کے جلیل القدر اور اکابر علماء تک آپ کی طرف جوق در جوق آ رہے ہیں اور آپ کی علمی جلالت کو دیکھ کر ایسے دوڑ کر آ رہے ہیں جیسے پیاسے پانی کی طرف جاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے وہ جسے چاہے نواز تا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"[3]

---

[1] الدولۃ المکیہ: ص ۷ [2] ایضاً: ص ۱۵

[3] محمد مسعود احمد فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں: ص ۷۶

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی امدادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد تھے۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں اپنے تاثرات مشاہدے کی روشنی میں پیش کیے۔ تحدیث نعمت کے طور پر فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا:

"مولانا کریم اللہ فرماتے تھے کہ علماء نو علماء اہل بازدتک کو تیرا اشتیاق تھا اور یہ جملہ فرمایا کہ ہم سالہا سال سے سرکار میں مقیم ہیں۔ اطراف و آفاق سے علماء آتے ہیں۔ واللہ یہ لفظ تھا کہ جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا اور تمہارے پاس علماء کا یہ ہجوم ہے۔ میں نے عرض کی یہ میرے سرکار کا کرم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" [1]

مجدد مأتہ حاضرہ، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مکہ مکرمہ میں پورے تین ماہ قیام رہا۔ علمائے کرام کے ہاں آپ کی دعوتیں ہوئیں، علمی مذاکرات رہتے، سندیں اور اجازتیں دی جاتی تھیں۔ مندرجہ بالا امور کا اندازہ اکابر علماء کے بیانات سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت کبیر العلماء، شیخ الخطباء شیخ احمد ابوالخیر میرداد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ یوں رقم طراز ہیں:-

"رخصت ہوتے وقت ان کے زانو مبارک کو ہاتھ لگایا۔ حضرت موصوف نے باں فضل و کمال و باں کبر سالی کہ عمر شریف ستر برس سے متجاوز تھی یہ لفظ فرمائے کہ اَنَا اُقَبِّلُ اَرْجُلَکُمْ وَاَنَا اُقَبِّلُ نِعَالَکُمْ۔ میں تمہارے قدموں کو بوسہ دوں۔ میں تمہارے جوتوں کو بوسہ دوں۔ یہ میرے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کہ ایسے اکابر کے قلوب میں اس بے وقعت کی یہ وقعت۔" [2]

دعوتوں کے بارے میں آپ نے یوں وضاحت فرمائی تھی:-

---

[1] الملفوظ، جلد دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۲۸ [2] ایضاً، ص ۱۰

Marfat.com

"علماء وعظماء مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں۔ ہر دعوت میں علماء کا مجمع ہوتا۔ مذاکرات علمیہ رہتے ہیں۔" [1]

ملاقاتوں کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یوں ارشاد فرمایا تھا :-

"فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا۔ مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانۂ حرم میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ یہ حضرات اور باقی تمام حضرات فرودگاہِ فقیر پر تشریف لایا کرتے۔ صبح سے نصف شب کے قریب تک ملاقاتوں ہی میں وقت صرف ہوتا۔ مولانا شیخ صالح کمال کی تشریف آوری کی تو گنتی نہیں اور مولانا سید اسمٰعیل التزاماً روزانہ تشریف لاتے۔" [2]

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بسلسلۂ ملاقات فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں وضاحت فرمائی تھی :-

"حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے، کبھی شریف کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے قیام گاہِ فقیر پہ دوبار تشریف لائے۔ مولانا سید اسماعیل وغیرہ ان کے تلامذہ فرماتے تھے کہ یہ محض خرقِ عادت ہے، مولانا کا دم بسا غنیمت تھا ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے۔" [3]

مذکورہ بالا بیانات اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے بیان فرمودہ تھے لیکن میں چاہتا ہوں کہ علمائے حرمین شریفین کے ایسے بیانات پیش کروں جن میں امام احمد رضا خاں

---

[1] الملفوظ، جلد دوم: مطبوعہ کراچی، ص ۱۶

[2] ایضاً : ص ۱۷ [3] ایضاً : ص ۱۸

Marfat.com

بریلوی علیہ الرحمہ کی جلالتِ شان کے بارے میں ان حضرات نے اپنے تاثرات پیش کیے ہوں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کا ایک تحقیقی فتوے دیکھ کر محافظ کتب حرم مولانا سید اسمٰعیل مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا :۔

"بے بدل شیخ الاسلام ، بلا تردید یگانۂ روزگار، ہمارے شیخ ہمارے استاد، ہمارے نائد اور دنیا و آخرت میں ہمارا ذخیرہ، مولوی احمد رضا خاں ۔ اللہ تعالےٰ جو حنّان و منّان ہے انہیں سلامت رکھے ... میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ انہیں دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس مؤلف (اعلیٰ حضرت) کو اپنے اصحاب کے زمرے میں شامل فرماتے ۔" [1]

علامہ موصوف نے " المعتمد المستند " پر تقریظ لکھتے ہوئے جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ ملاحظہ فرمائیے :۔

" میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں اور اس نے اس عالم با عمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے ، منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے ۔ یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، مولانا حضرت احمد رضا خاں ۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اسے سلامت رکھے ..... اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے ۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہے ۔" [2]

---

[1] الاجازات المتینہ قلمی : ص ۹

[2] حسام الحرمین : مطبوعہ لاہور، ص ۱۲۲

Marfat.com

مکہ معظمہ کے مفتیٔ شافعیہ، مولانا محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کے کمالاتِ عالیہ اپنے مشاہدے کی روشنی میں "الدولۃ المکیہ" پر تقریظ لکھتے ہوئے یوں بیان فرمائے تھے :-

"میں نے فاضل کامل میرے سردار احمد رضا خاں کے رسالہ "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" کا مطالعہ کیا تو میں نے مصنّف مذکور فاضل سیدی احمد رضا خاں کو اپنی ذات اور اپنے رسالہ مذکورہ میں تین وجہ سے عظیم تعریف کا مستحق پایا - وجہ اوّل یہ ہے کہ جس سمت میں ہے وہاں کے علماء کا سردار ہے اور وہ شریعت کے اصول وفروع سے مفہوم ومطالب میں محقق و مدقق ہے ... وہ رسالہ علمائے حرمین کی نگاہ میں عظیم وقعت پر واقع ہوا اور ان علمائے کرام نے مصنّف کے لیے رسالے پر تقریظیں لکھیں اور انھوں نے مصنّف کی تائید میں بہت خوب قیام کیا اور یہ بھی مصنّف کی قدر سے کم ہے .... یہ وہ ہے جو مجھے اس امام کامل کی مددگاری میں میسر ہوا" [1]

مکہ مکرمہ کے مفتیٔ احناف، مولانا عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج رحمۃ اللہ علیہما نے "الدولۃ المکیہ" پر تقریظ لکھتے ہوئے امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان خیالات کا اظہار فرمایا :-

"اللہ جل وعلا ہی کے لیے حمد ہے کہ اس نے زمانوں اور شہروں میں علماء پیدا کیے اور ان سے دین کی تجدید فرمائی .... بے شک انھیں علماء میں سے وہ ہے جو کبیر العلم، کثیر الفہم، بلند ہمت اور معتمد کامل الادراک ہے بس تو بے شک وہ مشہور علماء کا بادشاہ ہے جس نے تجربہ کار رکھنے والے کی یہ بات ٹھیک کر دکھائی کہ اگلے پچھلوں

---

[1] الدولۃ المکیہ : مطبوعہ کراچی، ص ۱۷

Marfat.com

کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔" [۱]

استاذ العلماء حضرت مولانا احمد ابو الخیر عبد اللہ میرداد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تاثرات یوں ظاہر فرمائے :-

"وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چنا ہُوا اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا ہے۔ علوم کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا ہے جو اس (اعلیٰ حضرت) کے فضل پر آگاہ ہو اسے سزاوار ہے کہ کہے کہ اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے۔" [۲]

سابق مفتی احناف، مولانا شیخ صالح کمال رحمۃ اللہ علیہ جو شریف مکہ کے دور میں عہدۂ قضا پر بھی متمکن رہے تھے انھوں نے فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنی رائے یوں ظاہر فرمائی :-

"بالخصوص اس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا اور علمائے عامل کی آنکھوں کی ٹھنڈک، حضرت مولانا محقق، زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی - اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے، سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے بچائے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد، اے امام پیشوا! تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔" [۳]

مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں یوں

---

[۱] الدولۃ المکیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۲۱ [۲] حسام الحرمین : ص ۱۲۸

[۳] ایضاً : ص ۱۲۳

[ع] مولانا خلیل احمد انبھٹوی نے کچھ سوالات گھڑ کے، علمائے دیوبند کی تصریحات کے خلاف اور مذہب اہلسنت سے کسی قدر ملتے جلتے جواب لکھ کر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی سے تقریظ لکھوانے میں کامیاب ہو گئے ان بزرگوں کو جب اس چالاکی کا علم ہُوا تو ڈانٹ ڈپٹ کر کے اپنی تقریظیں واپس لے لیں کیونکہ یہ حضرات تو تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان والوں کے خارج از اسلام ہونے کی تائید کر چکے تھے۔

Marfat.com

خراج عقیدت پیش کیا۔

"وہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے۔
علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار، دین اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، ہر کام میں پسندیدہ، صاحب عدل، عالم باعمل، صاحب احسان، مولیٰ احمد رضا خاں ...... اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشارٌ الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں مجھے پناہ ملی۔" [1]

حضرت مفتیٔ مالکیہ کے برادر محترم، مولانا علی بن حسین مالکی رحمۃ اللہ نے اپنے تاثرات یوں پیش فرمائے :-

"کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہ ہائے آسمان علوم کا مطلع ہے۔ مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان۔ مجنونوں کی تیغ براں سے گمراہ گردن، بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا۔ ایمان کے روشنی والے ستونوں کا بلند کرنے والا، حضرت مولیٰ احمد رضا خاں۔" [2]

حرم شریف کے مدرس مولانا اسعد بن احمد دہان مکی رحمت اللہ علیہ نے اپنی تقریظ میں یوں لکھا ہے :-

"میں اس عظمت والے رسالے (المعتمد المستند) پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار، خلاصۂ لیل و نہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے روشن بیان سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا۔ میرا سردار اور میری سند

---

[1] حسام الحرمین : ص ۱۴۵ [2] ایضاً : ص ۱۴۹

Marfat.com

حضرت احمد رضا خاں بریلوی "[1]

موصوف کے بھائی، مولانا شیخ عبدالرحمٰن بن احمد دہان رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی کا تذکرہ یوں کیا ہے :-

"بالخصوص اس کی مدد کرنے کا حق ہے جو علماء کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ، علامۂ زماں، یکتائے روزگار، جس کے لیے علمائے مکہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے، بے نظیر ہے، امام ہے، میرے سردار اور میری جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند کرے" [2]

مفتی حنابلہ مولانا شیخ عبداللہ بن حمید مکی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات بھی ملاحظہ ہوں کہ انہوں نے اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت نصیب ہونے کو کتنی بڑی سعادت شمار کیا؟ فرماتے ہیں :-

"اس (اعلیٰحضرت) کے دندان تبسم ریز کا بوسہ دینے وقت میں نے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی ایک ہزار دس حمدیں کیں اور اگر اس وقت مجھے وضو ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے لیے سجدۂ شکر میں گرتا کہ اس نے ہم پر اس عالم محقق مدقق سے احسان کیا۔ زمانے کی بقا تک اس کے علم کا درخت بڑھتا رہے" [3]

اُنہیں دیکھ کر خوشی سے ہوئیں خندہ زن بہاریں
وہیں پھول مسکرائے وہ گزر گئے جہاں سے

یہ مکہ معظمہ کے چند اکابر علماء کے بیانات تھے۔ اب دیارِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] حسام الحرمین : ص ۱۶۱ [2] ایضاً : ص ۱۲۵

[3] الدولۃ المکیہ : ص ۲۵

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم) کی تبسم ریز اور مشک بار فضاؤں کا نظارا کیجئے۔ مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ملاحظہ ہو:۔

"اے علامہ کمال ماہر، مشہور ومشتہر، صاحب تحقیق وتنقیح وتدقیق وتزئین، عالم اہل سنت والجماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔ میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا، تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی"[1]

مدینہ منورہ کے مفتی احناف، مولانا تاج الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے المعتمد المستند کے دلائل کو پوری طرح جانچا۔ تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان وغیرہ کتابوں کی کفریہ عبارات کو ہر ممکن پہلو سے دیکھا اور آخرکار آپ بھی شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فتوے کی تائید اور اعلیٰ حضرت کی توصیف میں یوں رطب اللسان ہوئے:۔

"میں مطلع ہوا اس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں، اللہ عزوجل اس کے ثواب کو زیادہ کرے اور اس کا انجام خیر کرے، ان گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں، بے دینوں میں سے ہیں اور اس پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں فتوے دیا تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمانوں کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے، یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سارے شبہات ہٹا دے"[2]

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء) کے

---

[1] حسام الحرمین: ص ۲۱۵ [2] ایضاً: ص ۱۸۷

Marfat.com

خلیفۂ اجل اور نامور بزرگ، مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے "المعتمد المستند" کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ' کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار یوں فرمایا :۔

"میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوش نما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ کہ غیر سے اور وہی ہے جسے کان رغبت سے سنیں اور اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے مؤلف علامہ عالم جلیل، دریائے زخار، پرگو، بسیار فضل، کثیر الاحسان، دلیر دریائے بلند ہمت، ذہین دانش مند، بحر ناپید کنار، شرف و عزت و سبقت والے صاحب ذکاء، ستھرے، نہایت کرم والے، ہمارے مولیٰ، کثیر النعم، حاجی احمد رضا خاں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہر جگہ مددگار رہے اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے۔" [1]

حضرت حاجی صاحب موصوف کے دوسرے خلیفۂ اجل مولانا شیخ احمد مکی امدادی رحمت اللہ علیہ کے تاثرات یہ ہیں :۔

"سن لو وہ پرہیزگار، فاضل ستھرا، کامل ہے۔ پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم۔ فخر اکابر، مولانا مولوی احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس کی درازیٔ عمر سے نفع بخشے۔" [2]

مسجد نبوی کے مدرس مولانا سید حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت مجدد مأتہ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہ' کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار یوں فرمایا :۔

"جب اللہ تعالےٰ نے اپنے اس چھوٹے سے بندے پر

---

[1] حسام الحرمین : ص ۱۲۹ [2] ایضاً : ص ۱۹۹

Marfat.com

یہ احسان فرمایا کہ میں اُن کے آستانے سے شرف یاب ہُوا جو علامہ کامل ماہر فہامہ مشہور ہیں، حامیٔ ملتِ محمدیہ طاہرہ اور اس صدی کے مجدّد میرے استاد اور میرے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاں . . . . تو اس وقت حضرت استاد حفظہ اللہ تعالےٰ کا وہ رسالہ (الدولۃ المکیہ) جو کہ مکہ معظمہ میں لکھا تھا نکالا تو میں نے اُسے پایا کہ عجیب انتظام کا رسالہ ہے جو اپنے مصنف کے لیے گواہی دے رہا ہے کہ وہی امام ہے" ۱؎

رئیس المصنفین، سرتاج العلماء، اسلام کے بطلِ جلیل اور دورِ حاضر کی یگانۂ روزگار و سرمایۂ افتخار ہستی، جواہر البحار، شواہد الحق اور حجۃ اللہ علی العٰلمین جیسی ایمان افروز باطل سوز کتابوں کے مصنف، علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء) نے الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھتے ہوئے فرمایا:-

"میں نے اس (الدولۃ المکیہ) کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں بہت زیادہ نفع بخش اور مفید پایا۔ اس کی دلیلیں بڑی قوی ہیں جو ایک امام کبیر اور علامۂ اجل کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اللہ راضی رہے اس رسالے کے مصنف سے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی کرے اور ان کی تمام پاکیزہ امیدوں کو برلائے" ۲؎

امام الآئمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کے آستانۂ عالیہ کے اول مدرس مولانا محمد سعید بن مولانا عبد القادر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہما نے الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھتے ہوئے فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے تاثرات اور اکابر مبتدعین ہند کے متعلق شرعی تقاضوں کے پیشِ نظر اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا حق ادا کرتے ہوئے حکم شرع کی وضاحت فرمائی:-

"میں نے اس رسالے (الدولۃ المکیہ) پر پوری نگاہ ڈالی جو کہ فاضل

۱؎ الدولۃ المکیہ، ص ۸۵ ۲؎ الدولۃ المکیہ، ص ۷۷، ۷۴

Marfat.com

امام، فخر انام، ملتِ محمدیہ کی طرف سے اپنے عزم کی تیز تلوار کے ذریعے مدافعت کرنے والے نے تحریر فرمایا ہے اور جو سنتِ محمدیہ کو مضبوط دانتوں سے پکڑے ہوئے ہے۔ اہل علم و معرفت میں برگزیدہ ہے یعنی مولانا مولوی احمد رضا خاں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین کی نصرت پر قائم رکھے کہ سرکشوں کے شبہات کو اپنی دلیلوں سے مٹاتے رہیں۔ میں نے اس رسالے کو پایا کہ مضبوط دلائل اس میں جمع کیے گئے ہیں۔۔۔۔ بے شک جو کچھ مولانا نے تحریر فرمایا ہے اسی پر عمل اور فتویٰ ہے۔۔۔۔ بے شک ان کلمات اور اقوال میں جو بھی ان (اعلیٰ حضرت) کی مخالفت کرے وہ اہلِ کفر اور اہلِ طغیان میں سے ہے اور یہ بات دین کے اندر بوضاحت معلوم ہے کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ مخالفین کے کفر میں کوئی شک نہیں، بلکہ جو ایسے کی تکفیر نہ کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں جب کہ دلائل کی وضاحت کے بعد ایسا کرے۔" ؎۱

حضرت مولانا موسےٰ علی شامی رحمۃ اللہ علیہ "الدولۃ المکیہ" پر تقریظ لکھتے ہوئے حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت اور شاندار کارناموں کے پیشِ نظر یوں زمزمہ خواں ہیں:۔

"اس رسالے کا مصنف اماموں کا امام ہے۔ اس صدی کے دین کا مجدد جو یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی روشنی سے آراستہ ہے یعنی شیخ احمد رضا خاں۔" ؎۲

یہ حرمین طیبین، اور بعض دیگر بلاد و امصار کے چند برگزیدہ علمائے کرام و فضلائے اعلام کی مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے بارے میں واضح شہادتیں بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ انصاف پسند حضرات کے لیے یہی

؎۱ الدولۃ المکیہ: ص ۱۶۷۔ ؎۲ ایضاً: ص ۴۶۲

Marfat.com

یہی کافی ہیں جب کہ معاندین وحاسدین کے لیے توحسام الحرمین، الدولۃ المکیہ ....

.... کفل الفقیہ، الاجازات المتینہ اور فتاوٰی الحرمین برجف ندوۃ المین میں حقانیت کی جھنکار، تائید وتصدیق کی گونج اور تعریف وتوصیف اعلیٰ حضرت کی گھن گرج بھی ناکافی ہو کر رہ گئی - کیونکہ سے

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا!

علمائے حرمین طیبین نے فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی بارگاہ عالی میں اس لیے خراج عقیدت پیش کیا کہ انہوں نے آسمانِ علم وعرفاں کے نیر تاباں کی ضیاء پاشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں، مجددانہ سرگرمیوں پر مطلع ہوئے - آپ کی بعض تصانیفِ عالیہ کے ذریعے علوم دینیہ میں اعلیٰ حضرت کی وسعتِ نظر ملاحظہ ہو، بالمشافہ علمی مذاکرات ہوئے تو انہیں صاف نظر آگیا کہ یہی امامِ زمانہ اور چودھویں صدی کا مجدد ہے ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں ان حضرات نے آپ کے رسالہ "فتاوٰی الحرمین برجف ندوۃ المین" پر تقاریظ لکھی تھیں ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں "المعتمد المستند" کی تائید میں تقریظیں لکھیں - اسی موقع پر "الدولۃ المکیہ" کے انوار چمکے اور انہوں نے آپ کی محققانہ مہارت دیکھی کفل الفقیہ الفاہم کے اندر فقیہ اعظم کی شانِ فقاہت کا نظارا کیا - چنانچہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی خاطر ان حضرات نے آپ کی تائید وحمایت میں عدیم المثال قیام کیا اور گرم جوشی دکھائی - معاندین ومبتدعین کے بعض سرگردہ بھی اس موقع پر بغرضِ حج گئے ہوئے تھے - باری تعالیٰ شانہ کو یہی منظور تھا کہ برٹش گورنمنٹ کی شطرنج کے ان مہروں اور اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں کی موجودگی میں ہی حق وباطل اور کھرے کھوٹے کا فیصلہ کیا جائے - فیصلہ بھی حرمین شریفین کی مقدس زمین میں علمائے حرمین طیبین کے ہاتھوں ہو - ہوا یہی کہ مبتدعین کے اکابر خائب وخاسر رہے - ذلیل خوار اور روسیاہ روپوش ہو کر بھاگ گئے لیکن دورِ حاضر کا یہ مجاہد اعظم، اسلام ومسلمین کا عظیم خیرخواہ اور چودھویں صدی کا مجدد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر سے امامت ومجددیت

Marfat.com

کی سند لے کر اپنے گھر واپس آیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ؎

نہ کیوں نازاں ہوں اختر اہلسنت اپنی قسمت پر
رضا لوٹے مدینے سے مجدد کی سند لے کر

(اختر الحامدی)

سابق مفتی احناف، مولانا شیخ صالح کمال مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) نے محافظ کتب حرم، مولانا سید اسمٰعیل بن سید خلیل مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) کے نام اسی دوران میں جو مکتوب گرامی لکھا تھا، وہ بھی معلومات افزا ہے۔ لہٰذا موقع ومحل کی مناسبت سے اس کا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے :-

بزرگی، اخلاق اور اوصافِ جمیلہ والے، حضرت اسمٰعیل آفندی

حافظ الکتب!

ہمارے پاس ایک ہندی شخص آیا جس کو خلیل احمد کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بعض علمائے ہند بھی تھے جو مکہ مکرمہ میں مجاور ہیں۔ وہ مجھے اپنی طرف راغب کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے خبر پہنچی تھی کہ میں اس سے ناخوش ہوں۔ کہنے لگا کہ اے میرے سردار! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ مجھ پر ناراض ہیں۔ اس کی آمد کا باعث یہ تھا کہ "براہین قاطعہ" میں اس سے جو کچھ واقع ہوا، میں نے حضرت امیر حفظہٗ اللہ سے اس کا تذکرہ کر دیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، کیا تو خلیل احمد انبیٹھوی ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا، تو میں نے کہا، تجھ پر حیف ہے کہ براہین قاطعہ میں ایسی گندی باتیں کہی ہیں اور اللہ تعالےٰ پر کذب کو جائز رکھتا ہے۔ اس کے باوجود چاہتا ہے کہ میں تجھ سے ناراض نہ رہوں میں تیرے متعلق لکھ چکا ہوں کہ تو زندیق ہے۔ اب عذر اور انکار کیسا جب کہ "براہین قاطعہ" تیری جانب سے شائع ہو چکی ہے۔

کہنے لگا، اے میرے سردار! بے شک وہ کتاب میری ہے لیکن اس میں امکانِ کذب کا مسئلہ تو نہیں ہے اور اگر ایسی کوئی بات ہے تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور اس میں جو کچھ مخالف مذہب اہلسنت کے ہو اس سے رجوع کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔

Marfat.com

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

جدہ میں نے کہا کہ "براہین قاطعہ" میرے پاس ہے اور جس کا تو انکار کرتا تھا وہ عبارتیں ابھی نکال کر دکھاتا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ پر کیسی جرأت کی ہے۔ یہ سن کر وہ معذرت اور خوشامد کرنے لگا اور بولا کہ یہ مجھ پر افترا ہے کہ میں نے براہین قاطعہ میں ایسا لکھا ہے۔ حالانکہ میں تو ایک سُنّی مسلمان ہوں۔ میں نے اس میں نہ یہ بات لکھی ہے اور نہ ایسی کوئی اور جو مذہب اہلسنت کے خلاف ہو۔ مجھے سخت تعجب ہُوا کہ جو بات اس کے ہندی زبان میں چھپے ہوئے رسالہ "براہین قاطعہ" میں موجود ہے۔ اس سے کس طرح انکار کر رہا ہے۔ چنانچہ مجھ پر واضح ہو گیا کہ وہ تقیہ کی آڑ میں باتیں کر رہا ہے گویا وہ روافض کی طرح ہے جو تقیہ کو واجب جانتے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ "براہین قاطعہ" نکالوں اور ہندی زبان سمجھنے والا کوئی شخص بلاؤں۔ اس طرح اس سے عبارات "براہین قاطعہ" کا اقرار کراؤں اور توبہ لوں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آنے کے اگلے روز جدہ کی طرف بھاگ گیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اس واقعے سے آپ کو خبردار کرنا منظور تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو سلامت رکھے۔

محمد صالح کمال

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

حضرت علامہ شیخ صالح کمال مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مکتوب گرامی سے انصاف پسند حضرات کو صورتِ حالات آئینہ کی طرح روشن نظر آجاتی ہے۔ اس کے باوجود انصاف دشمن علماء نے بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر یوں مہم چلا رکھی ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے علمائے حرمین کو دھوکا دیا تھا اور اپنے مخالفین کی کتابوں سے بعض عبارات ان کے سیاق و سباق سے کاٹ کر نکالیں، من مانے مفہوم و مطالب کے قالب میں ڈھال کر انہیں عربی کا لباس پہنایا اور حرمین شریفین کے علمائے کرام کی خدمت

لہ ردِ شہاب ثاقب، مطبوعہ کراچی: ص ۱۴۹ تا ۱۵۲

Marfat.com

میں پیش کر دیا۔ انہوں نے صحیح العقیدہ اور ذمہ دار عالم دین سمجھ کر خان صاحب کی تصدیق و تائید کر دی لیکن انصاف کی دنیا میں ان حضرات کے ایسے جملہ بیانات حقیقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہیں۔ معاندین کے ایسے الزامات محض اپنے اکابر کی غلطیاں پالنے، عام مسلمانوں کو صورت حال سے بے خبر رکھ کر زمرۂ اہلسنت و جماعت سے نکالنے اور انہیں گمراہی کے گہرے گڑھے میں ڈالنے کی خاطر ہیں بھلا تکفیر جیسے معاملے میں اتنے علمائے حرمین شریفین محض ایک عالم دین کے کہنے پر، خود تحقیق و تشفی کے بغیر تصدیق و تائید کر سکتے تھے؟ کیا وہ جملہ علمائے کرام منصب افتاء کی عظیم ذمہ داری اور تکفیر جیسے نازک ترین مرحلے پر شرعی احتیاط و مراعات اور تحقیق و تفحص کے طریقہ کو نظر انداز کر گئے تھے۔ بھلا وہ ایسا کیوں کرتے؟ آخر انہیں خوف خدا اور خطرۂ روز جزا سے عاری کیوں ٹھہرایا جا رہا ہے؟ حالانکہ وہ عالم اسلام کے مرجع اور دین مصطفوی کے علم بردار و امین تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ کتنے ہی اکابر علمائے حرمین شریفین تو فاضل بریلوی سے اُن کی تصانیف کی بدولت پہلے ہی متعارف تھے نیز اس واقعہ سے چھ سال پہلے انہوں نے ندویوں کے خلاف اعلیٰحضرت کے رسالہ "فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین" پر آپ کی تائید میں تقاریظ لکھی تھیں، لہٰذا بے خبری اور ناواقفیت کیسی؟ علاوہ بریں کفریہ عبارتیں لکھنے والوں میں سے خلیل احمد انبھٹوی مصنف "براہین قاطعہ" کا ۱۳۴۶ھ ر ۱۹۲۷ء اور مولوی اشرف علی تھانوی مصنف "حفظ الایمان" کا ۱۳۶۲ھ ر ۱۹۴۳ء میں انتقال ہوا تھا۔ اگر دھوکا دہی کا ادنیٰ سا شائبہ بھی ہوتا تو کیا انبھٹوی صاحب تیئس ۲۳ سال میں اور تھانوی صاحب پورے انتالیس سالہ بقیہ دور میں صحیح صورت حال کی علمائے حرمین طیبین کے سامنے وضاحت نہیں کر سکتے تھے؟ جب مذکورہ دونوں حضرات اور ان کے سارے متبعین و معتقدین کسی ایک مکی یا مدنی عالم سے ایسا بیان جاری نہ کرا سکے، تحریر نہ لے سکے کہ مجھے دھوکا دیا گیا تھا تو اس ساری پروپیگنڈا لائن کی وقعت محض ایک دھاندلی سے زیادہ اور کیا ہے؟ جب کہ صورت حال اس سے قطعاً مختلف نہیں ہے جس پر کہ حکم شرعی جاری کیا گیا۔ نیز جن عبارتوں پر گرفت کی گئی تھی ان میں تاویل و توجیہہ کا کوئی اسلامی پہلو

Marfat.com

بھی ان عبارتوں کے مصنفین سے تقریر و تحریر کے کسی میدان میں دکھایا جا سکا اور نہ ان کے متبعین اور انہیں مسلمان گردانے والے ہی آج تک کسی اسلامی پہلو کا ثبوت دے سکے ہیں جس پر عبارت کو محمول کر کے اس کے مصنف کو مسلمان سمجھا جا سکے۔ اس کے باوجود یاران تیز گام کی چوری اور سینہ زوری یقیناً ایک ایسی جسارت ہے جس کا جواب نہیں۔ کیونکہ ے

خار کو گل اور گل کو خار جو چاہے کرے
تو نے جو چاہا کیا ، اے یار جو چاہے کرے

فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی ساری عمر خدمتِ دین اور خیر خواہی مسلمین کے لیے وقف رہی ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک متواتر چون سال قلمی جہاد کرتے رہے جہاں اور جس فتنے نے سر اٹھایا۔ آپ اس کے رُد بر د سینہ سپر جا ہوئے۔ میدانِ قلم میں وہ جولانی دکھائی کہ متدعینِ زمانہ کے اکابر و عمائد بھی علم و فضل کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود آپ کے سامنے آنے سے تھرّاتے رہے۔ کوئی مخالف آپ کی کسی تصنیف کا آج تک جواب نہیں لکھ سکا، بلکہ کسی ایک حوالے تک کو غلط ثابت نہیں کر سکا۔ قلم کی یہ سلامت روی یقیناً کرامت ہے جو خاص بزرگانِ دین ہی کا حصہ ہے۔ رہا جھوٹے الزامات کے پہیے لگا کر اپنی اپنی گاڑیاں چلانے کا معاملہ۔ تو یہ اپنے اپنے ظرف اور ضمیر کی بات ہے، شاید یہ کسی کے نزدیک خدمتِ دین یا منزلِ تقویٰ و طہارت یا ذریعۂ نجات ہو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا شمار ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ آپ کا شمار امتِ محمدیہ کے ان چند بزرگوں میں ہوتا ہے جو کثرتِ تصانیف کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ آپ نے تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، اسماء الرجال فقہ، اصولِ فقہ، کلام اور تصوف کی ڈیڑھ سو ضخیم کتابوں پر حواشی لکھے تھے، حالانکہ اتنی کتابوں پر آج تک کوئی پوری جماعت بھی حواشی نہیں لکھ سکی ہے۔ اہلسنت کی بے حسی کا اندازہ بھلا کون کر سکتا ہے کہ اس نابغۂ روزگار حواشی کو شائع کروانے کا آج تک کوئی اہتمام کیا ہی نہیں ہے۔ علاوہ بریں آپ کی کتنی ہی تصانیف تا حال زیورِ طبع سے محروم رہ کر کیڑوں کی خوراک بنتی جا رہی ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے فقہ کی مشہور و معروف کتاب "ردّالمحتار"

Marfat.com

پر پانچ ضخیم جلدوں میں "جد المتار" کے نام سے شرح لکھی۔ فتاوی رضویہ کی بارہ جلدیں ہیں اگر اسے فتاوی رشیدیہ اور امداد الفتاوی کے سائز پر چھپوایا جائے تو صفحات کی گنتی پچیس ۲۵ ہزار سے بھی تجاوز کر جائے گی ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم o

مقام ابوطالب نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے شفیق چچا یعنی ابوطالب کے متعلق ایسا کون سا مسلمان ہوگا جس کے دل میں یہ آرزو کروٹیں نہ لیتی ہو کہ کاش! وہ ایمان لے آتے۔ اگرچہ کتنے ہی حضرات نے اپنے اسی جذبۂ عقیدت کو انتہائی کمزور دلائل کے سہارے پروان کرنے کی کوشش کی ہے لیکن تسلی بخش کوئی ایک دلیل بھی ایسی کسی کو دستیاب نہیں ہو سکی جس کے سہارے ابوطالب کو مومن کہا جا سکے۔

اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے اس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اور اپنے رسالہ مبارکہ شرح المطالب فی مبحث ابی طالب میں تین آیات پندرہ احادیث اور اسی صحابہ کرام، تابعین عظام و علمائے اعلام کے ڈیڑھ سو اقوال سے ثابت کیا کہ ابوطالب آخری دم تک ایمان نہیں لائے تھے۔ اس سلسلے میں فریق ثانی کے مزعومہ دلائل کا ناقابل اعتبار ہونا ثابت فرمایا ہے۔ یہ اس مجموعے کا چوتھا رسالہ ہے۔

شرح المطالب کی تحقیقات جلیلہ کا مطالعہ کرنے سے اہل علم پر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ابوطالب کو مومن بتانے والوں کے پلے ایسی ایک بھی دلیل نہیں ہے جس سے ان کا ایمان ثابت کیا جا سکے۔ اس موضوع پر قاضی مکہ مکرمہ اور مفتی شافعیہ یعنی شیخ احمد بن زین دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء) کا رسالہ اسنی المطالب قابل ذکر ہے جنہوں نے ابوطالب کی نجات ثابت کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس رسالے کو اگر شرح المطالب کے بالمقابل رکھیں۔ دونوں کے دلائل کا موازنہ کریں تو صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ایمانِ ابوطالب پر دلالت کرنے والی کوئی حجت بھی قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ والعلم عند اللہ۔

اجازتِ اخیرہ : مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت سے بغاوت کرنے والے دیوبندی ٹولے پر اتمام حجت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ سیکڑوں کتابوں کے ذریعے انہیں راہِ راست پر لانے کی کوشش کی لیکن اکابر دیوبند نے اپنی روش سے سرِ مُو ہٹنا منظور نہ کیا۔ احسان فراموشی اور ستم ظریفی کی حد کرتے ہوئے علمائے دیوبند نے فہمائش کرنے والے بزرگوں پر سب دشتم کرنا اور قسم قسم کے الزامات کی بارش برسانا ہی اپنے ساختہ دین کا رُکنِ اوّل قرار دے لیا تھا اکابر اہلِ سنت کے نام سے کتابیں تک گھڑیں۔ ان کے مطابع، صفحے بلکہ عبارتیں تک گھڑ لیں۔ ستم ظریفی کی انتہا کرتے ہوئے فرضی وخیالی عبارتوں سے علمائے اہلسنت پر حجت قائم کرنے لگ جاتے جب یہود ورد افض تک اس طائفہ نے کان کترنے شروع کر دیے تو علمائے دیوبند کے راہِ راست کی جانب آنے کی اُمیدوں پر پانی پھرتا ہُوا نظر آنے لگا۔ مدرسۂ دیوبند کے چند مولوی جن کے معتقدین کی تعداد دو چار ہزار سے زیادہ نہ تھی، ان کا پورے ملک کے اہلسنت وجماعت کے خلاف صف آرا ہو جانا برٹش گورنمنٹ کی پُشت پناہی کے سبب تھا جس کے ہاتھوں یہ حضرات عافیت کو فروخت کر کے چوں قلم در دستِ کاتب بنے ہوئے تھے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کے حکیم الامت کہلانے والے مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ ر ۱۹۴۳ء) پر جس طرح حجت تمام کی اور تھانوی صاحب جس طرح بھیگی بلّی بن کر تھانہ بھون میں دبکے پڑے رہے۔ اس مختصر رسالے میں اسی حقیقت کی جانب اشارات مذکور ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ کے مجددانہ کارناموں کو دیکھ کر بے ساختہ ہر مسلمان یہ کہہ اٹھتا ہے :۔

دُودھ کا دُودھ، پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

اختتام

مجددِ مأتہ حاضرہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ جب سابقہ مجددین اور اکابرِ ملت کی طرح اپنا فریضہ ادا کر چکے تو ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ ر ۱۹۲۱ء کو اس جہانِ فانی سے جنت الفردوس کی جانب روانہ ہوئے اور

Marfat.com

اپنے مالکِ حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ وفات سے تقریباً پانچ ماہ پیشتر رمضان المبارک کے مہینے میں کوہ بھوالی پر خامۂ قدرت نے تاریخِ وصال کی خاطر آپ کی زبانِ مبارک پر یہ آیۂ کریمہ جاری فرمائی وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
آپ نے ایک ہزار کے لگ بھگ چھوٹی بڑی تصانیف اور بے شمار علمی فرزند اپنی یادگار چھوڑے جن سے علمی دنیا منور ہوتی رہے گی اور قیامت تک مسلمان آپ کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

برادرِ محترم مولانا انوار الاسلام صاحب قادری رضوی مدظلہ، قابلِ تحسین و آفرین ہیں جو اعلےٰ حضرت، عظیم البرکت علیہ الرحمہ کے نادر و نایاب رسائل کے مجموعے شایانِ شان طریقے سے شائع کروا رہے ہیں۔ پانچ رسائل کا یہ خوشنما اور انمول مجموعہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق خاطر کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت علامہ حافظ محمد احسان الحق صاحب قادری رضوی مدظلہ، نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے "الاجازات المتینہ" کا ترجمہ کیا اور جا بجا حواشی لکھے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس محنت کی کامل جزا مرحمت فرمائے۔ نیز اس ننگِ خلقت و سراپا معصیت کو عافیتِ دارین و حُسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے۔ آمین

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم ○ وصلى الله تعالى على حبيبه سيدنا ومولينا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين۔

خاکپائے علماء
عبدالحکیم خاں مجددی مظہری
المعروف بہ
اختر شاہجہان پوری
دارالمصنفین لاہور

۱۵؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ
۲۳؍دسمبر ۱۹۷۵ء

Marfat.com

المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ

—— از افادات ——

مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیحضرت جناب محمد احمد رضا خاں قدس سرہٗ

مکتبہ حامدیہ —— گنج بخش روڈ —— لاہور

Marfat.com

فہرست

مدارس کے اقسام اور اخذ امداد کے احکام ۹۲
لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور مخرب دین تعلیمیں نہیں چھوڑتے ۹۳
لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھڑاتے اور مشرکین کی پوری غلامی مناتے ہیں ۹۴
موالات ہر کافر سے حرام ہے ۹۵
موالات صوریہ کے احکام ۹۵
مجرد معاملات کا حکم ۹۶
احکامِ الٰہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کی کھینچ تان بلکہ کایا پلٹ ۹۶
تعلیم کے لیے امداد لینا اور لیڈران کی دینی، الٹ کر اسلام اُن کو نہ جب مدِ نظر تھا نہ اب ہے ۹۷
موالات کی بحث ۹۸
آیۂ ممتحنہ کا روشن بیان ۹۹
آیۂ ممتحنہ میں ائمۂ حنفیہ کا مسلک ۹۹
آیت میں نسخ کے اقوال ۱۰۴
یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اُس کی طرف بلاتے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں ۱۰۹
خود قرآنِ عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت اگر ہر غیر محارب کو عام مانی جائے ۱۱۰
سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں محارب بالفعل
کی تخصیص منسوخ ہو گئی۔ ۱۱۱
تمام مشرکینِ ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق ۱۱۷
یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں ۱۲۲
یہ عبارات ائمہ لیڈروں پر سخت اشد ہیں ۱۲۸
تحقیق مصنف موالات کی تقسیم اور اُس کے احکام کا بیان ۱۲۹
میل طبعی کا حکم ۱۳۰

Marfat.com

موالات صوریہ کے احکام ۱۲۱

مدارات کا بیان ۱۳۲

حربی غیر معاہد سے موالات کی خالی صورت بھی حرام ہے ۱۳۳

آیۂ ممتحنہ میں بر و موالات سے کیا مراد ۱۳۴

معنی اقساط کی تحقیق ۱۳۴

لیڈروں نے خاص مقاتلین بالفعل سے وداد منایا پھر کریمہ ممتحنہ کا نام لینا کتنی بے ایمانی ہے ۱۳۶

ملّا انصاف آیت میں رخصت تھی تو کاہے کی اور انھوں نے کیا ظلم ڈھائے ۱۳۸

لیڈران سے ضروری سوال ۱۴۱

ترکِ موالات میں لیڈران کی افراط و تفریط ۱۴۱

انگریزوں کو خوش کرنے کے بہتانی الزام کا رد ۱۴۲

مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا بلیغ رد ۱۴۴

مشرکوں سے اتحاد ۱۴۵

لیڈران کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی خلافِ خدا حکم فرما سکتے ہیں ۱۴۵

لیڈران کے نزدیک دشمنانِ خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے ۱۴۶

مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض ۱۵۱

مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے ۱۵۱

کافروں سے اتحاد کرنے والے بحکم قرآن کافر ہیں ۱۵۲

کافروں کا حلیف بننا حرام ہے ۱۵۲

اصل مقصود سلطنت گورنمنٹ ہے اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹٹی ہے ۱۵۵

مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ۱۵۵

استعانت مشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ ۱۵۵

ضرور ملاحظہ ہو کہ لیڈران نے اس آیۂ کریمہ کے ایک ایک جملہ کو کیسا کیسا رد کیا کس کس طرح جھٹلایا۔ ۱۵۶

Marfat.com

استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں ۱۶۲
بعض روایات کہ استعانت میں پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال ۱۶۶
یہود سے استعانت کے پانچ جواب ۱۶۹
صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن جواب ۱۷۰
استعانت جائز ہے تو صرف ذمی سے ہے حربی سے مطلقاً حرام ہے ۱۷۲
امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے امام اعظم وجملہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک ذمی میں بھی خاص
کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے۔ ۱۷۳
مصنف کی طرف سے تحقیق مقام اور استعانت کے اقسام اور اُن کے احکام ۱۷۵
کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو ۱۷۶
ذلیل وقلیل کافروں سے استعانت کی اجازت ہوگی نہ کہ انبوہ کثیر سے ۱۷۷
استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام ۱۷۷
کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ۱۷۷
کافر کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت ہے ۱۷۸
کافر کی تعظیم یا اُسے کوئی ایسی نوکری دینا جس میں اس کی تعظیم نکلے حرام ہے ۱۸۰
بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے ۱۸۱
کافر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے ۱۸۱
دربارہ استعانت احکام شریعت تو یہ تھے اب دیکھیے کہ لیڈروں نے انھیں کیسا کیسا بدلا ۱۸۲
خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رد ۱۸۵
دربارہ استعانت جو فتوای شاہجہانپور لیڈران نے شائع کیا اُس میں خود اُن کی موت ہے
مگر لیڈران کو نہیں سوجھتی۔ ۱۸۶
مفتیوں کو ہدایت ۱۸۸
مساجد میں مشرک کے لے جانے کا رد ۱۸۸
لیڈران کی بہی خواہی اسلام ۱۹۲

Marfat.com

لیڈران کی اسلامی غیرت ۱۹۳

لیڈران محض اغوا کے لیے مسئلہ دخول مساجد کا نام لیتے ہیں اُنھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے۔ ۱۹۳

بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام ائمۂ کرام دیکھیں ۱۹۴

دربارۂ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہانپوری فتویٰ خود اُنھیں پر رد ہے ۱۹۵

مفتی کو ہدایت ۱۹۶

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت ۱۹۶

ضروری عرض واجب اللحاظ ۱۹۷

ترکِ معاملت پر ایک نظر ۱۹۷

اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے ۱۹۹

لیڈران اوروں کو ترکِ تعاون کی طرف بلاتے ہیں اور خود اُن کا عمل اُس کے خلاف ہے ۲۰۰

لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے ۲۰۱

ہندوؤں کی دیگ موافقت سے باگی کا چاول ۲۰۲

ہندو کیوں ملے ہیں اس کا راز ۲۰۲

امر منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اُس کا حکم نہیں ۲۰۴

جہاد کے احکام و اقسام کا ذکر ۲۰۷

یہاں کے مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں اور واقعۂ کربلا سے لیڈران کا استناد اغوائے مسلمین ۲۰۸

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو کیوں اسلام و کفر ملاتے ہو۔ ۲۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ مرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی۔ اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ تولّی سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی تولّی کے معنی معاملت اور ترک موالات کو ترک معاملت "نان کوآپریشن" قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے ساتھ کی جارہی ہے مذکور نے ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لاکر اطلاق یہ کردیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی سرکاری امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جاوے تب تک انگریزوں سے ترکِ موالات نہیں ہوسکتی اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑ دو لہٰذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلادی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہوگیا علامہ مذکور کا یہ فتویٰ غلط ہے یونیورسٹی کے ساتھ الحاق قائم رہنے سے اور امداد لینے سے

نقلِ خط مولوی صاحب آقائے نامدار مؤیدِ ملتِ طاہرہ مولینا و بالفضل اولینا جناب شاہ احمد رضا خان صاحب دام ظلہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ، پشت ہذا پر کا فتویٰ مطالعہ گرامی کے لیے ارسال کرکے التجا کرتا ہوں کہ دُوسری نقل کی پشت پر اس کی تصحیح فرماکر احقر نیازمند کے نام بواپسی ڈاک اگر ممکن ہوسکے یا کم از کم دُوسرے روز بھیج دیویں انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۳۱۔ اکتوبر ۲۰ء منعقد ہوتا ہے اُس میں یہ پیش کرنا ہے کہ دیوبندیوں اور نیچریوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے ہندوؤں اور گاندھی کے ساتھ موالات قائم کرلی ہے اور مسلمانوں کے کاموں میں روڑا اٹکانے کی ٹھان لی ہے للہ عالم حنفیہ کو ان کے ہاتھوں سے بچائیں اور عند اللہ ماجور ہوویں۔ نیازمند دعاگو حاکم علی بی اے موتی بازار لاہور۔ ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۲۰ء

Marfat.com

معاملت قائم رہتی ہے نہ کہ موالات جس کے معنی محبت کے ہیں نہ کہ کام کے جو کہ معاملت کے معنی ہیں مذکور کی اس زبردستی سے اسلامیہ کالج تباہ ہو رہے ہیں۔ مولوی محمود الحسن صاحب، مولوی عبدالحی صاحب تو دیوبندی خیالات کے ہیں زبردستی فتوے اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں لہٰذا میں فتوے دیتا ہوں کہ یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور امداد لینا جائز ہے میرے فتوے کی تصحیح اُن اصحاب سے کرائیں جو دیوبندی نہیں مثلاً مؤید ملت طاهـرة حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں قادری صاحب بریلوی علاقہ روہیلکھنڈ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ممالک مغربی و شمالی۔

الجواب: موالات و مجرد معاملت میں زمین آسمان کا فرق ہے دنیوی معاملت جس سے دین پر ضرر نہ ہو سوا مرتدین مثل وہابیہ دیوبندیہ و امثالہم کے کسی سے ممنوع نہیں۔ ذمی تو معاملت میں مثل مسلم ہے؛

لھم مالنا وعلیھم ما علینا۔ اُن کے لیے ہے جو ہمارے لیے اور اُن پر ہے جو ہم پر۔

(یعنی دنیاوی منافع میں ہماری طرح اُن کو بھی حصہ دیا جائے گا اور دنیوی مواخذہ اُن پر بھی وہی ہوگا جو ایک مسلمان پر کیا جائے گا)

اور غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت اجارہ استیجار، ہبہ و استیہاب بشروطہا جائز۔ خریدنا مطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں متقوم ہو اور بیچنا ہر جائز چیز کا جس میں اعانت حرب یا اہانت

جواب خط مولوی صاحب

مکرم کرم فرما جناب مولوی حاکم علی صاحب بی اے سلمہ بعد ادائے ہدیہ مسنونہ ملتمس کل گیارہ بجے آپ کا فتویٰ آیا اس وقت سے شب کے بارہ بجے تک اہم ضروریات کے سبب ایک حرف لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔ آج صبح بعد وظائف یہ جواب املا فرمایا امید کہ مجموعہ فتاویٰ کی نقل کے بعد آج ہی کی ڈاک سے مرسل ہو اور مولیٰ تعالیٰ قادر ہے کہ کل ہی آپ کو پہنچ جائے مامول کہ وقت پر موصول ہونے سے مطلع فرمائیں والسلام فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری عفی عنہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ

Marfat.com

اسلام نہ ہو۔ اُسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اُس کا استعلا نہ ہو ایسے ہی امور میں اُجرت پر اُس سے کام لینا یا اُس کا کام کرنا بمصلحت شرعی اُسے ہدیہ دینا جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو اُس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو حتیٰ کہ کتابیہ سے نکاح کرنا بھی فی نفسہٖ حلال ہے وُہ صلح کی طرف جھکیں تو مصالحت کرنا . . . . مگر وُہ صلح کہ حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال یوہیں ایک حد تک معاہدہ و مواد عت کرنا بھی اور جو جائز عہد کر لیا اُس کی وفا فرض ہے اور غدر حرام الی غیر ذالك من الاحکام۔ درمختار میں ہے:

والمرتدة تحبس ابدا ولا تجالس ولا تؤاکل حتی تسلم ولا تقتل اھ قلت وھو العلة فانھا تبقی ولا تفنی وقد شملت المرتد فی اعصارنا لامتناع القتل۔

مرتد عورت دائم الحبس کی جائے گی اور نہ اُس کے پاس کوئی بیٹھے نہ اُس کے ساتھ کوئی کھائے یہاں تک کہ وُہ اسلام لائے اور قتل نہ کی جائے گی میں کہتا ہُوں یہی ان احکام کا سبب ہے کہ وُہ باقی چھوڑ دی جاتی ہے اور فنا نہیں کی جاتی اور اب اس ملک میں یہ سب مرتد کو بھی شامل ہو گیا کہ قتل نہیں کیا جا سکتا۔

محیط میں ہے:

اذا اخرج للتجارة الی ارض العدو بامان فان کان امرا لا یخاف علیہ منہ وکانوا قوما یوفون بالعھد یعرفون بذالك ولہ فی ذالك منفعة فلا باس۔

جب دشمن کے شہر کو اماں لے کر تجارت کیلئے جائے اگر معاملہ ایسا ہو کہ اس پر اُس سے اندیشہ نہیں اور وہ کافر عہد پُورا کرنے میں مشہور ہُوا اور اُسے وہاں جانے میں نفع ہو تو حرج نہیں۔

ہندیہ میں ہے:

واذا اراد المسلم ان یدخل

جب مسلمان دار الحرب میں اماں لے کر

Marfat.com

دار الحرب بامان للتجارۃ لم یمنع ذلک منہ وکذلک اذا اراد حمل الامتعۃ الیہم فی البحر فی السفینۃ۔	جانا چاہے تو اس سے منع نہ کیا جائے گا اور یونہیں جب کچھ اسباب دریائی سفر میں اُن کی طرف کشتی میں لے جائے۔

اُسی میں ہے:

قال محمد لا باس بان یحمل المسلم الی اھل الحرب ماشاء الا الکراع والسلاح فان کان خزا من ابریسم او ثیابا رقاقا من القز فلا باس بادخالہا الیہم ولا باس بادخال الصفر والشبہ الیہم لان ھذا لا یستعمل للسلاح۔	امام محمد نے فرمایا مسلمان جو مال تجارت چاہے حربیوں کی طرف لے جا سکتا ہے مگر گھوڑے اور ہتھیار تو اگر ریشمی دوپٹے یا دیبا کے پتلے کپڑے ہوں تو انھیں اُن کی طرف لے جانے میں حرج نہیں اور تانبا اور جست اُن کی طرف لے جانے میں مضائقہ نہیں کہ ان سے ہتھیار نہیں بنتے۔

اُسی میں ہے:

لا یمنع من ادخال البغال والحمیر والثور والبعیر۔	خچر اور گدھے اور بیل اور اونٹ دار الحرب میں لے جانا مضائقہ نہیں رکھتا۔

فتاوٰی امام طاہر بخاری میں ہے:

مسلم آجر نفسہ من مجوسی لا باس بہ۔	مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔

ہدایہ میں ہے:

من ارسل اجیرا لہ مجوسیا او خادما فاشتری لحما فقال اشتریتہ من یہودی او نصرانی	جس نے اپنا نوکر یا غلام مجوسی بازار کو بھیجا اُس نے گوشت خریدا اور کہا میں نے یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے

Marfat.com

اومسلم وسعه اكله۔

خریدا ہے اُسے اُس کے کھانے کی گنجائش ہے (معاملات میں کافر کا قول مقبول ہے)

درمختار میں ہے:

الكافر يجوز تقليده القضاء ليحكم بين اهل الذمة ذكره الزيلعي في التحكيم۔

بادشاہِ اسلام اگر کسی کافر کو قاضی بنائے کہ ذمی کافروں کے مقدمے فیصل کرے تو جائز ہے اسے زیلعی نے باب تحکیم میں ذکر کیا۔

محیط میں ہے:

قال محمد ما يبعثه ملك العدو من الهدية الى امير جيش المسلمين او الى الامام الاكبر وهو مع الجيش فانه لاباس بقبولها ويصير فيئا للمسلمين وكذلك اذا اهدى ملكهم الى قائد من قواد المسلمين له منعة ولو كان اهدى الى واحد من كبار المسلمين ليس له منعة يختص هو بها۔

امام محمد نے فرمایا دشمنوں کا بادشاہ جو ہدیہ مسلمانوں کے سپہ سالار یا خلیفہ حاضر لشکر کو بھیجے اُس کے قبول میں حرج نہیں تو وہ سب مسلمانوں کے لیے ملک مشترک ہو جائے گا یوہیں جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی فوجی سردار کو ہدیہ بھیجے جس کے پاس فوج ہو اور اگر کسی اسلامی سردار کو بھیجا جس کے پاس اس وقت فوج نہیں تو یہ ہدیہ خاص اُسی سردار کی ملک ہوگا۔

اُسی میں ہے:

لو ان عسكرا من المسلمين دخلوا دار الحرب فاهدى اميرهم الى ملك العدو هدية فلا باس به وكذلك لو ان امير الثغور اهدى الى ملك العدو هدية واهدى

اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو اور سردارِ لشکر کچھ ہدیہ دشمنوں کے بادشاہ کو بھیجے اُس میں حرج نہیں اور یوہیں اگر سرحدوں کا سردار دشمنوں کے بادشاہ کو کوئی ہدیہ بھیجے اور دشمنوں کا

Marfat.com

ملك العدو اليه هدية۔	بادشاہ اُسے ہدیہ بھیجے۔
وقال الله تعالیٰ، والمحصنٰت من المومنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم اذا اٰتیتموھن اجورھن وتمام تحقیقہ فی فتاوینا	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حلال ہیں تمھارے لیے پارسا عورتیں ایمان والیوں میں سے اور اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی جب تم اُن کے مہر دو اور اس مسئلہ کی پوری تحقیق ہمارے فتاوٰی میں ہے
وقال تعالیٰ وان جنحوا للسلم فاجنح لہا	اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف میل کرو۔
وقال تعالیٰ الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین ۝	سب کافروں کو قتل کرو مگر وہ مشرک جن سے تمھارا معاہدہ ہو لیا پھر اُنھوں نے تمھارے حق میں کوئی تقصیر نہ کی اور تم پر کسی کو مدد نہ دی تو اُن کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے
وقال تعالیٰ واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا ۝	عہد پورا کرو بے شک عہد پوچھا جائے گا۔
وعنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین الاصلحا احل حراما او حرم حلالا	اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے مسلمانوں میں صلح جائز ہے مگر وہ صلح جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرے
وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تغدروا۔	اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدعہدی نہ کرو۔

وہ الحاق واخذ امداد اگر نہ کسی امر خلاف اسلام ومخالف شریعت سے مشروط نہ اُس کی طرف منجر تو اُس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز وحرام ہوگا مگر یہ عدم جواز اس شرط یا لازم کے سبب سے ہوگا۔ نہ بربنائے تحریم مطلق معاملت جس کے لیے شرع میں اصلا اصل نہیں اور خود ان مانعین کی طرز عمل اُن کے کذب دعوی پر شاہد ریل تار ڈاک سے تمتع کیا معاملت نہیں۔ فرق یہ ہے کہ اخذ امداد میں مال لینا ہے اور اُن کے استعمال میں دینا عجب کہ مقاطعت میں مال دینا حلال ہو اور لینا حرام اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ریل تار ڈاک ہمارے ہی ملک میں

Marfat.com

ہمارے ہی روپے سے بنے ہیں سبحٰن اللہ امداد تعلیم کا روپیہ کیا انگلستان سے آتا ہے۔ وہ بھی یہیں کا ہے۔ تو حاصل وہی ٹھہرا کہ مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پہنچانا مشروع اور خود نفع لینا ممنوع اس اُلٹی عقل کا کیا علاج مگر اس قوم سے کیا شکایت جس نے نہ صرف شریعت بلکہ نفس اسلام کو پلٹ دیا مشرکین سے وداد بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد فرض کیا خوشنودی ہنود کے لیے شعار اسلام بند اور شعار کفر کا ماتھوں پر علم بلند مشرکین کی جے پکارنا اُن کی حمد کے نعرے مارنا اُنھیں اپنی اُس حاجت دینی میں جسے نہ صرف فرض بلکہ مدار ایمان ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ اس میں شریک نہ ہونے والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں اپنا امام و ہادی بنانا مساجد میں مشرک کو لیجا کر مسلمانوں سے اونچا کرکے واعظ مسلمین ٹھہرانا مشرک کی ٹکٹی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا مساجد کو اُس کا ماتم گاہ بنانا اُس کے لیے دُعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار لگانا وغیرہ وغیرہا ناگفتہ بہ افعال موجب کفر و مورث ضلال یہاں تک کہ صاف لکھ دیا کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کرلو تو اپنے خدا کو راضی کرلوگے صاف لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو و مسلم کا امتیاز اُٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف لکھ دیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عزت پرستی پر نثار کردی یہ ہے موالات یہ ہے حرام یہ ہیں کفریات یہ ہیں ضلال تام فسبحٰن مقلب القلوب والابصار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا عفی عنہ

محمدی سنی حنفی قادری
من دست دامان آلِ رسول ۱۳۰۳
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

جوابِ امام اہلسنت عین حق ہے کلام الامام امام الکلام دیوبندیوں سے منع استصواب حق و صواب

لہ بحمد اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی دین پرستی کہ اُنھوں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور فتوائے اصل جمعیت علمائے ہند صفحہ ۵ پر یہ مضمون چھاپ دیا "الحمد واللہ والمنۃ کہ ۹ نومبر ۱۹۲۰ء عالیجناب مرید ملت طاہرہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

مگر تھانوی صاحب اشتنا عجب العجاب یہ سرو سرغنۂ دیوبندیہ ہیں۔ وافعی راکشتن و بچہ اشرا
نگاہ داشتن کا حال معلوم نہ کر بچگان کشتن وافعی گزاشتن واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری
نوری مہتمم دارالافتاے اہلسنت وجماعت بریلی ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ۔

من الحق الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم
وعدوکم اولیاء تلقون لا تتخذوا عدوی
یاایھا الذین امنوا

المحجۃ المؤتمنۃ فی اٰیۃ الممتحنۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ از لاہور بڑی بسا ط لکڑ ہارا اکبری منڈی مسئولہ چودھری عزیز الرحمٰن صاحب بی۔اے سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول۔ لائل پور

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

جناب حضرت قبلہ وکعبہ مجدد دوراں حضرت احمد رضا خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد حمد وصلاۃ واضح رائے عالی ہو کہ حضور کا فتویٰ جو مسٹر حاکم علی
صاحب بی اے پروفیسر ریاضی اسلامیہ کالج لاہور کے خط کے جواب میں حضور نے ارسال فرمایا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اعلیٰحضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی کا فتویٰ موصول ہوا
اس سے مجھے ٹھیک پتا لگا کہ مولوی اشرف علی صاحب تو سرو سرغنۂ دیوبندیہ ہیں یا اللہ میری توبہ مجھ سے
یہ غلطی میرے ایک دوست نے کرادی استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب ۱۲۔

Marfat.com

پڑھ کر خاکسار کو بڑی حیرت ہوئی کیونکہ خاکسار آں حضور کو جیسا کہ لاکھوں کروڑوں پنجاب و ہندوستان کے سنت وجماعت مجدد وقت مانتے ہیں اس زمانے کا مجدد مانتا ہے اور جب سے ہوش سنبھالا اسی عقیدے پر بفضلِ خدا رہا ہے جس پر آپ اور دیگر بزرگانِ قوم وعلمائے کرام ہیں یا ہوتے آتے ہیں۔ لیکن اس فتوے کو دیکھ کر میرے دل میں بڑا اضطراب پیدا ہوا ہے اور میں نے یہ جرأت کی ہے کہ جناب سے مفصل طور پر دریافت کروں کہ ایسے زمانہ میں جبکہ مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اندرونی و بیرونی دشمن اسلام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ کفار کی مدد سے باغیوں (شریفِ مکہ) نے چھین لیے ہیں اور کفار جزیرۃ العرب (جدہ عدن وغیرہ) میں اپنا قدم جمائے بیٹھے ہیں اور خلافت ریزہ ریزہ کی گئی ہے اور ایک بڑی سلطنت کا وزیرِ اعظم اپنی تقریر میں صاف کھلے لفظوں میں برملا کہتا ہے کہ یہ لڑائی جو عراق عرب میں مسلمانوں سے ہوئی مذہبی لڑائی تھی اور اب ہم نے بیت المقدس اُن کی گندگی سے پاک کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ غرضکہ ایسے وقت جبکہ اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا عراق فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا پھر کفار کی حریفانہ حوصلہ مندیوں کی جولانگاہ بن گئے ہیں خلیفۃ المسلمین دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر بے دست و پا ہو چکا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اپنے گھروں (تھریس سمرنا وغیرہ) اور زرخیز علاقوں سے زبردستی نکالے جا رہے ہیں اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے علماء قرآنی احکام ڈرتے ڈرتے بتاتے ہیں جہاد کا تو نام ہی منہ پر آنا بس قیامت ہے کیا ایسے وقت میں اسلامی حمیت وغیرت یہ چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ نکل آئے جس سے انگریز افسر خوش ہو جائیں اور مسلمان تباہ ہو جائیں مسٹر حاکم علی نے ایک پالیسی سے انگریز پرنسپل اور دوسرے انگریز افسروں اور غدار مسلمانوں کو خوش کرنے کے واسطے حضور سے ایک عجیب طرز میں فتویٰ پوچھا اور حضور نے اُس کے مضمون کے مطابق صحیح صحیح فیصلہ جواب میں بھیج دیا یہ بالکل درست کہ موالات و مجرد معاملات میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن دین کا نقصان کرکے دنیوی معاملت کہاں جائز ہے حضور نے بہت سی شرائط سے مشروط کرکے گول مول

Marfat.com

جواب عنایت فرمایا ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے ایسے فتوے کی جو صاف صاف لفظوں میں حالاتِ حاضرہ پر نظر کر کے بغیر کسی شرائط کے لکھا جائے تاکہ ہر ایک عالم و جاہل جو آپ کا پیرو ہے فوراً پڑھ کر جان لے کہ اُس کے واسطے اب ایسا کرنا ضروری ہے حالاتِ حاضرہ حضور پر بخوبی روشن ہیں اور کچھ تھوڑے سے مَیں نے اوپر بیان کیے ہیں کیا مسلمانوں کا بھرتی ہو کر فوج میں مسلمانوں کو اُن کے گھروں سے نکالنے اور غلام بنانے کے لیے جانا اور دُوسرے کلرکوں کا اُن کی امداد کے لیے عراق و عرب و شام وغیرہ میں ملازم گورنمنٹ ہو کر جانا جائز ہے اگر جائز نہیں تو پھر آپ جیسے بزرگ کیوں چُپ چاپ بیٹھے ہیں کیوں نہیں ایسے فتوے شائع کرتے اور اظہارِ حق میں دنیوی طاقت سے کیوں ڈرتے ہیں موجودہ وقت کھینچ تان کر کفار سے تعلق رکھنے اور اُن کی اعانت کرنے کے جواز ثابت کرنے کا نہیں ہے بلکہ سینہ سپر ہو کر بے خوف و خطر لوگوں کو صراطِ مستقیم بتانے کا ہے۔ حضور نے جو لکھا ہے کہ الحاق اور اخذِ امداد جائز ہے اگر کسی امر خلافِ اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ ہو عالیجاہا گورنمنٹ جو امداد اسکولوں اور کالجوں کو دیتی ہے وُہ خاص اغراض کو مدِ نظر رکھ کر دی جاتی ہے اور میرا خیال ہے کہ حضور کو سب حال روشن ہو گا لیکن اگر اس بارے میں ناواقفیت ہو تو میں عرض کرتا ہُوں کہ اوّل تو امداد میں اس قسم کی شرط ضرور ہوتی ہے کہ کالج کا پرنسپل اور ایک دو پروفیسر انگریز ہوں دوسرے مقررہ کورس پڑھائے جائیں جن میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خلافِ اسلام باتیں ہوتی ہیں بلکہ بعض میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھے ہُوئے ہوتے ہیں تیسرے دینی تعلیم لازمی نہیں کوئی پڑھے یا نہ پڑھے لیکن جہاں دینی تعلیم پڑھائی جائے خاص وقت سے زیادہ نہ دیا جائے کیونکہ یونیورسٹی کی تعلیم کے لیے چار گھنٹے ضرور وقت خرچ ہو اگر چار گھنٹے سے کم ہو گا تو امداد نہیں ملے گی پھر جو اُستاد دینیات پڑھائے گا اُس کی امداد نہیں دی جائے گی پھر فلاں فلاں مضمون ضرور طالب علم کو لینے چاہئیں ورنہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکتا پھر ڈرل وغیرہ اور کھیلوں کی طرف دیکھو جن میں ہر ایک طالب علم کو حصّہ لینا ضروری ہوتا ہے آجکل جو نئی ڈرل سکھائی جا رہی ہے اس میں عجیب مخرب اخلاق باتیں جاری کی جا رہی ہیں امداد لینے اور الحاق یونیورسٹی سے رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہی ڈرل تمام اسکولوں میں کرائی جائے کھیلوں

Marfat.com

ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ عجب بے پردہ لباس پہنا جاتا ہے فٹ بال اور ہاکی میں جونیکر پہنے جاتے ہیں وہ ٹخنوں سے اوپر تک ننگا رکھتے ہیں غرضکہ کیا عرض کروں اسی الحاق و امداد کی خاطر معلمین و متعلمین کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ قرآن شریف و دینیات کا جو گھنٹہ رکھا ہوا ہے اُس میں بھی انگریزی ہی کا سبق یاد کرادوں کیونکہ انسپکٹر نے انگریزی تو سُننی ہے قرآن شریف تو نہیں سُننا جماعتوں میں جو ترقی دی جاتی ہے اس میں بھی اسی بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ انگریزی لڑکا جانتا ہے یا نہیں قرآن شریف خواہ ناظرہ بھی نہ پڑھ سکتا ہو نماز کا ایک حرف نہ جانتا ہو لیکن وسویں اور ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس کرتا چلا جائے گا یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں دُوسرے اسکولوں اور کالجوں سے ہمیں کوئی تعلق نہیں یہ سب کس واسطے ہو رہا ہے اسی واسطے کہ ہم یونیورسٹی سے الحاق رکھنا چاہتے ہیں اور سرکاری امداد لینا چاہتے ہیں اگر یہ خیال نہ ہو تو بالکل حالت بدل جائے طالب علم پکے مسلمان بن جائیں ان میں حمیت و غیرت مذہبی پیدا ہو جاتے ان کے اخلاق درست ہو جائیں نیچریت اور دہریت کا اثر ان کے دلوں سے دُور ہو جائے انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائیں اور لباس اور فیشن وغیرہ ہر بات میں تقلید نصاریٰ کر رہے ہیں اس سے چھُوٹ جائیں غرضکہ ہزاروں طرح کی برکات حاصل کریں میرا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے حضور پر سب حال روشن ہے میں حضور سے یہ فتویٰ مانگتا ہُوں برائے مہربانی جواب باصواب سے خاکسار کو مشکور و ممنون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ حالات حاضرہ پر نظر کرتے ہُوئے گورنمنٹ سے ترکِ موالات (عدمِ تعاون) کرنا اسلامی حکم ہے یا نہیں اور گورنمنٹ سے اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کو امداد لینی اور یونیورسٹی سے الحاق رکھنا اندریں حالات چاہیے یا نہیں جواب باصواب سے عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ فقط والسلام

Marfat.com

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم کرم فرما سلمہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ رب عزوجل فرماتا ہے:

فبشر عباد ہ الذین یستمعون القول	خوشخبری دو میرے اُن بندوں کو جو کان
فیتبعون احسنہ اولئک الذین	لگا کر بات سُنتے پھر سب میں بہتر کی پیروی
ھدٰھم اللہ واولئک ھم اولوا	کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے
الالباب ۝	ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں۔

من و تو کی کیا حقیقت انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ معاندین کے چند طریقے رہے ہیں
اوّل سرے سے بات نہ سُننا کہ:

لا تسمعوا لھذا القراٰن والغوا	یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں غلبل
فیہ لعلکم تغلبون ۝	کرو شاید تم غالب آؤ۔

دوم سن کر مکابرانہ تکذیب کا مُنہ کھول دینا کہ:

ان انتم الا تکذبون ۝	تم تو نہیں مگر جھوٹے۔

سوم ہدایت کو معلل بالغرض بتانا کہ:

ان ھذا لشیٔ یراد ۝	اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔

چہارم حق کا باطل سے معارضہ کرنا:

ویجادل الذین کفروا بالباطل	کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ
لیدحضوا بہ الحق واتخذوا اٰیتی	اُس سے حق کو زائل کردیں اور انھوں نے
وما انذروا ھزوا ۝	میری آیتوں اور ڈراووں کو ہنسی بنالیا ہے۔

مسلمان پر فرض کہ ان سب طرق باطلہ سے پرہیز کرے اور اُس پر عامل ہو جو راستہ پہلی آیت بشارت میں اُس کے رب نے بتایا ہر تعصب و طرفداری سے خالی الذہن ہو کر کان لگا کر بات سُنے اگر انصافاً حق پاتے اتباع کرے کہ بارگاہِ عزت سے ہدایت و دانشمندی کا خطاب ملے

Marfat.com

ورنہ پھینک دینا تو ہر وقت اختیار میں ہے واللہ الہادی و ولی الایادی۔

مدارس کے اقسام اور اُن میں امداد لینے کے احکام

(۱) ۱۰ محرم ۱۳۴۹ھ کو بنارس کچی باغ سے یہ سوال آیا "مدرسہ اسلامیہ عربیہ جس میں پچیس سال سے گورنمنٹ سے امداد ماہوار ایک سو روپیہ مقرر ہے جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن کی تعلیم ہوتی ہے ممبران خلافت کمیٹی نے تجویز کیا کہ امداد نہ لینا چاہیے پس استفسار ہے کہ یہ امداد لینا جائز ہے یا نہیں مدرسہ ہذا میں سوا تعلیم دینیات کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی تعلیم نہیں ہوتی۔ فقط" اس کا جواب مطلق جواز ہوتا مگر پھر بھی احتیاطاً شکل شرط میں دیا گیا کہ "جبکہ وہ مدرسہ صرف دینیات کا ہے اور امداد کی بنا پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں تعلیم دینیات کو جو مدد پہنچتی تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم" ۲۲ صفر ۱۳۴۹ھ کو کراچی سبز بازار سے یہ سوال آیا "ایک ایسے صوبے میں جس کی قریباً پچاسی فیصدی آبادی اسلامی کاشتکاروں پر مشتمل ہے جس کے سالانہ محاصل کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل وصول کر کے حصہ رسدی مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم کیا جاتا ہے اس سے استفادہ جائز ہے یا ناجائز خصوصاً ایسے مدارس کے لیے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں جن کی دینی تعلیم پر ارباب حکومت کسی نہج معترض نہیں ہوتے اور جن کی نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی خفیف سے خفیف شائبہ موانع شرعیہ سے جزاً و کلاً پاک ہے فقط" اس کا جواب یہ دیا گیا "جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں اور اُن میں وہابیت نیچریت وغیرہا کا دخل نہ ہو اُن کا جاری رکھنا موجب اجرِ عظیم ہے ایسے مدارس کے لیے گورنمنٹ اگر اپنے پاس سے امداد کرتی لینا جائز تھا نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہے واللہ تعالیٰ اعلم" ندوہ کو بھی گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایسے قیود نہ تھے جو آپ نے ذکر کیے اور ضرور کچھ مدارس وہ بھی ہیں جن پر امداد امور خلاف شرع سے مقید یا اُن کی طرف منجر ہو وہ بلاشبہ ناجائز ہے اگرچہ صرف اسی قدر کہ کھیل میں بے ستری یا خلاف حیاء و مخرب اخلاق باتوں کی شرط ہو خصوصاً وہ صورت جو آپ نے بیان کی کہ نصاب میں وہ کتابیں مقرر ہوں جن میں خلافِ اسلام باتیں ہیں حتیٰ کہ معاذاللہ توہینِ شانِ رسالت اس میں

Marfat.com

حرمت در کنار کفر نقد وقت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ مولوی حاکم علی صاحب کی تحریر میں کوئی تفصیل نہ تھی لہٰذا یہ جواب دینا ضرور ہُوا وُہ الحاق واخذ امداد اگر نہ کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا یہ جواب دونوں صورتوں کو حاوی اور ناقابل تبدیل ہے حالاتِ حاضرہ سے اس کی کسی شق میں تغیر نہ ہُوا نہ یہاں کوئی جواب مطلق بلاشرط ہو سکتا ہے۔

(۲) انگریزوں کی **لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور مخرب دین تعلیموں پر اب تک قائم ہیں** تقلید و فیشن وغیرہ سے آزادی اور دہریت و نیچریت سے نجات بہت دل خوش کن کلمات ہیں خدا ایسا ہی کرے مگر یہ صرف ترک امداد و الحاق سے حاصل نہیں ہو سکتے اُس آگ کے بُجھانے سے ملیں گے جو سید احمد خاں نے لگائی اور اب تک بہت سے لیڈروں میں اس کی لپٹیں مشتعل ہیں انگریزی اور وُہ بے سُود و تضییع اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین دنیا میں بھی نہیں پڑتا جو صرف اس لیے رکھی گئی ہیں کہ لڑکے ایں و آں و مہملات میں مشغول رہ کر دین سے غافل رہیں کہ اُن میں حمیت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو وہ یہ جانیں ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا جیسا کہ عام طور پر مشہور و معہود ہے جب تک یہ نہ چھوڑی جائیں اور تعلیم و تکمیل عقائد حقہ و علوم صادقہ کی طرف باگیں نہ موڑی جائیں دہریت و نیچریت کی بیخ کنی ناممکن ہے کیا لیڈر اس میں ساعی ہیں ہرگز نہیں صرف امداد و الحاق ترک کراتے ہیں جو ظاہری تعلق ہیں اور تعلیمات کے گہرے تعلقات نہ چھڑاتے ہیں نہ چھوٹیں گے کیا انھیں میں نہیں وُہ لوگ جن سے پُوچھا جاتا کہ صاحبزادوں کو قرآن نہ پڑھایا تو جواب دیتے کیا ان سے سوم کے چنے پڑھوانا ہیں کیا اب ان کے خیالات بدل گئے کیا اب انھوں نے انگریزی کے سوا اور رزاق سمجھ لیا کیا اب یہ جواب نہ دیں گے کہ پرانے علوم سیکھ کر کیا کھائیں کیا اب انھیں شبلی کے شعر بُھول گئے سہ

سیارے ہیں اب نئی چمک کے — وُہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے
اب صورتِ ملک و دیں نئی ہے — افلاک نئے زمیں نئی ہے
سب بُھول گئے ہیں ماسبق کو — گردوں نے اُلٹ دیا ورق کو

Marfat.com

قائم جو وُہ انجمن نہیں ہے — اُس نقد کا اب چلن نہیں ہے
القصہ یہ بات کی تھی تسلیم — یعنی کہ علومِ نو کی تعلیم
تدبیر شفا جو ہے تو یہ ہے — اس دکھ کی دوا جو ہے تو یہ ہے
تقویم کہن سے ہاتھ اُٹھائیں — تہذیب کے دائرے میں آئیں
سیکھیں وُہ مطالبِ نو آئیں — یورپ میں جو ہو رہے ہیں تلقیں
وُہ گنجِ گراں دانشِ فن — وُہ فلسفۂ جدید بیکن
کیلر کی وہ نکتہ آفرینی — نیوٹن کے مسائل یقینی

اور بفرضِ غلط ایسا ہو بھی تو اکثر لیڈر کر اُنھیں تعلیمات فارغہ کے بل پر لیڈر بنے کس مصرف کے رہیں گے جب وُہ مردود بہ خود مطرود کیا اس وقت یہ شعرِ حالی اُن کا ترجمانِ حال نہ ہوگا ؂

جو کوئی تُلی ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے

لیڈر نصارٰی کی ادھوری غلامی چھوڑتے اور مشرکین کی پوری غلامی مناتے ہیں

(۳) نصارٰی کی یہ غلامی کہ پیرِ نیچر نے تھامی لیڈر جس کے اب زبانی غنا کی ہیں اور دل سے پرانے حامی اُس کے نتائج تشبہ وضع وتحقیرِ شرع وشیوع دہریت وفروغ نیچریت مطابقی نہ تھے بلکہ التزامی اب اگر بعد خرابی بصرہ آنکھیں کھلیں اور اُسے چھوڑنا چاہتے ہیں مبارک ہو اور خدا سچ کرے اور راست لائے مگر فَلِلّٰہِ الانصاف وُہ غلامی ادھوری تھی سید احمد خاں نے کسی پادری یا نصرانی کو امورِ دین میں صراحۃً اپنا امام وپیشوا نہ لکھا تھا آیات واحادیث کی تمام عمر کو چرچ یا صلیب پر نثار کرنا نہ کہا تھا کسی پادری کو مساجد میں مسلمانوں کا واعظ وہادی نہ بنایا تھا نصرانیت کی رضا کو خدا کی رضا یا کسی پادری کو نبی بالقوہ نہ بتایا تھا اور اب مشرکین کی پوری غلامی ہو رہی ہے اُن کے ساتھ یہ سب کچھ اور اُن سے بہت زائد کیا جا رہا ہے۔ یہ کون سا دین ہے نصارٰی کی ادھوری سے اجتناب اور مشرکین کی پوری میں غرقاب فرمن المطر ووقف تحت المیزاب ؏
چلتے پرنالے کے نیچے ٹھہرے مینہ سے بھاگ کر

Marfat.com

(۴) موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ
موالات ہر کافر سے حرام ہے ذمی مطیع اسلام ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا
قریب ہو قال تعالیٰ:

لا تجد قوما یؤمنون باللہ	تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں
والیوم الاٰخر یوادون من حاد	اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ و
اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباء ھم	رسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ اُن کے
او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم	باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

حتّٰی کہ صوریہ کو بھی شرع مطہر نے حقیقیہ کے حکم میں
موالات صوریہ کے احکام رکھا قال تعالیٰ:

یٰایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو
عدوی وعدوکم اولیاء تلقون	دوست نہ بناؤ تم تو اُن کی طرف محبت کی نگاہ
الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما	ڈالتے ہو اور وہ اُس حق سے کفر کر رہے ہیں
جاءکم من الحق۔	جو تمہارے پاس آیا۔

یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ دربارہ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ احد اصحاب البدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ہے کما فی الصحیح البخاری و مسلم[1] تفسیر علامہ ابو السعود میں ہے:

فیہ زجر شدید للمؤمنین عن	اس آیہ کریمہ میں مسلمانوں کو سخت جھڑکی ہے
اظہار صورۃ الموالاۃ لھم وان	اس بات سے کہ کافروں سے وہ بات کریں
لم تکن موالاۃ فی الحقیقۃ۔	جو بظاہر محبت ہو اگرچہ حقیقت میں دوستی نہ ہو۔

مگر صوریہ ضروریہ خصوصاً باکراہ قال تعالیٰ:

الا ان تتقوا منھم تقٰۃ۔	مگر یہ کہ تمہیں اُن سے واقعی پورا ڈر ہو۔

وقال تعالیٰ:

---

[1] جیسا صحیح بخاری و مسلم ہے۔

Marfat.com

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن — مگر وہ جو پورا مجبور کیا جائے اور اُس کا
بالایمان — دل ایمان پر برقرار ہو۔

مجرد معاملت کا حکم

اور معاملت مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اُس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے چہ جائیکہ کافر۔ قال تعالیٰ:

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ — گناہ وظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

غیر قوموں کے ساتھ جواز معاملت کی مجمل تفصیل اُسی فتوے میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہر معاملت کے ساتھ وہ قید لگا دی ہے جس کے بعد نقصان دین کا احتمال نہیں ان احکام شرعیہ کو بھی حالات دائرہ نے کچھ نہ بدلا نہ یہ شریعت بدلنے والی ہے:

لایأتیہ الباطل من بین یدیہ — باطل نہیں آسکتا نہ اُس کے آگے نہ اُس کے
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم — پیچھے سے اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے
حمید ٥ — گئے کا ۱۲

احکام الٰہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کھینچ تان بلکہ کایا پلٹ

(۵) لِلّٰہ انصاف اس میں کون سی کھینچ تان ہے جتنی بات کہی گئی صاف صریح احکام شرعیہ و جزئیات منصوصہ ہیں کھینچ تان کر احکام شرعیہ میں تغیر کا وقت خادم شرع کے لیے نہ اب ہے نہ کبھی تھا نہ کبھی ہو ہاں خادمان گاندھی کے لیے

لہ خود محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں: اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابرھیم انہ قال فی التاجر یختلف الی الارض الحرب انہ لاباس بذلک مالم یحمل الیھم سلاحا او کراعا او سبیًا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ یعنی ہمیں امام اعظم امام حماد بن ابی سلیمان استاذ نے امام ابرہیم نخعی سے خبردی کہ تجارت کے لیے دار الحرب میں تاجر کی آمد ورفت جائز ہے جب تک اُن کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا قیدی نہ لے جائے یہی قول امام اعظم کا ہے نیز مؤطا شریف کی عبارت آتی ہے کہ مشرک مقاتل کو مہر بیچنے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یا زرہ نہ ہو اور یہی قول امام اعظم اور ہمارے عام فقہا کا ہے انتہی ۱۲ منہ

Marfat.com

نہ صرف کھینچ تان بلکہ کلامِ الٰہی و احکامِ الٰہی کو یکسر کایا پلٹ کرکے فرضیت موالات کفار بنا دینے کا وقت ہے۔ مسجد میں کسی دبے ہوتے ذمی کے ذلت و خواری کے ساتھ آنے کے جواز کا اختلافی مسئلہ نکالیں اور مشرک کو بروجہ استعلا مسجد میں لے جانا اور مسلمانوں کا واعظ و ہادی بنانا مسند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جمانا اُس پر ڈھالیں دبے ہوتے ملتجی بے قابو مشرک سے کوئی بالائی خدمت یا زرہ خود بکتر عاریت لینے کے جواز کا مسئلہ دکھائیں اور اُس سے خود سر خود غرض زبردست خونخوار مشرکوں کے دامن پکڑنا اُن کے سایہ میں پناہ لینا اُن صریح بدخواہوں کی رائے پر اپنے آپ کو سپرد کر دینا منائیں کفار معاہدین یا بعض کے نزدیک قتال سے بالذات عاجزین کے ساتھ کچھ مالی سلوک کی رخصت والی آیت سنائیں اور اُسے خونخوار مشرکین سخت اعدائے اسلام و مسلمین کے ساتھ اتحاد و وداد بلکہ غلامی و انقیاد کی نہ صرف رخصت بلکہ اعظم فرضیت کی دلیل بنائیں ان سب کا بیان بعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے آپ انصاف کرلیں گے کس نے کھینچ تان کی حاشا نہ صرف کھینچ تان بلکہ کمال جسارت سے احکامِ الٰہیہ کایا پلٹ کرکے قرآن و حدیث کی غربت پرستی پر قربان کی۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ — اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔

تعلیم کے لیے امداد لینا اور لیڈروں کی دینی حالت کہ اسلام اُن کو نہ جب مدِ نظر تھا نہ اب ہے

(۶) اور تعلیم دین کے لیے گورنمنٹ سے امداد قبول کرنا جو نہ مخالفت شرع سے مشروط نہ اُس کی طرف منجر ہو یہ تو نفع بے غائلہ ہے جس کی تحریم پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں دین پر قائم رہو مگر دین میں زیادت نہ کرو کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سلاطین کفار کے ہدایا قبول نہ فرمائے جو وجوہ شناعت آپ نے اُن مدارس میں لکھیں کہ امور مخالف اسلام حتیٰ کہ توہین حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام کی تعلیم داخل نصاب ہے بے شک جو اس قسم کے اسکول یا کالج ہوں اُن میں نہ فقط اخذ امداد بلکہ تعلیم و تعلم سب حرام قطعی بلکہ مستلزم کفر ہے آپ فرماتے ہیں یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں

Marfat.com

پھر غیر اسلامیہ کا کیا پوچھنا مگر افسوس اور سخت افسوس یہ کہ آج آپ کو جتنے بیڈر دکھائی دیں گے وُہ اَور اُن کے بازو اَور اُن کے ہم زبان عام طور پر انھیں سکولوں کالجوں کے کاسہ لیس ملیں گے انھیں سے بڑی بڑی ڈگریاں ایم۔اے، بی۔اے کی پائے ہُوتے ہوں گے کیا اس وقت تک ان میں یہ خباثتیں نہ تھیں ضرور تھیں مگر ان صاحبوں کو مقبول اور منظور تھیں اور اب بھی جو آنکھ کھلی تو صرف ایک گوشہ۔ انگریزوں کی طرف کی اور وُہ بھی شریعت پر زیادت کے ساتھ کہ اُن سے مجرد معاملت بھی حرام قطعی بلکہ کفر اور مشرکوں کی طرف کی پہلے سے بھی زیادہ پٹ ہوگئی کہ اُن سے وداد و اتحاد واجب بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد فرض اُنھیں راضی کرلیا تو خدا کو راضی کرلیا تو ثابت ہُوا کہ اسلام ان حضرات کو نہ جب مدِ نظر تھا اور نہ ایسی مخرب دین تعلیموں سے بھاگتے نہ اب مدِ نظر ہے ورنہ مشرکوں کے اتحاد و انقیاد کے فتنے نہ جاگتے ؏

نہ آغاز بہتر نہ انجام اچھا

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

موالات کی بحث

(۷) ترک معاملت کو ترکِ موالات بناکر قرآن عظیم کی آیتیں کہ ترکِ موالات میں ہیں سُوجھیں مگر فتوائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین کی پخ لگالی کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں۔ ہندو تو ہادیان اسلام ہیں آیتیں صرف نصارٰی کے بارے میں ہیں اور نہ کل نصارٰی فقط انگریز۔ اور انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے حالاتِ حاضرہ سے ہُوئے ایسی ترمیم شریعت و تغییر احکام و تبدیل اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے ترک موالات کفار میں قرآن عظیم نے ایک دو دس بیس جگہ تاکید شدید پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ بکثرت جابجا کان کھول کھول کر تعلیم حق سنائی اور اس پر بھی تنبیہہ فرمادی کہ؛

قد بینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون۔ ہم نے تمہارے لیے آیتیں صاف کھول دیں ہیں اگر تمہیں عقل ہو۔

مگر تو بہ کہاں عقل اور کہاں کان یہ سب تو وداد ہنود پر قربان لاجرم اُن سب سے ہندوؤں کا استثنا کرنے کے لیے بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے قرآن عظیم میں تحریفیں کیں آیات میں پیوند جوڑے

Marfat.com

پیشِ خویش واحد قہار کو اصلاحیں دیں اُن کی تفصیل گزارش ہو تو دفتر طویل نگارش ہو۔

آیہ ممتحنہ کا روشن بیان

ایک آیۂ کریمہ کے بیان پر اقتصار کروں کہ وہی ان سب چھوٹے بڑے لیڈروں کی نقلِ مجلس ہے یعنی کریمۂ ممتحنہ لاینھٰکم اللّٰہ الاٰیۃ اس میں اکثر اہلِ تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں اس سے مراد بنو خزاعہ ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔ رب عزوجل نے فرمایا: ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک کی تمھیں ممانعت نہیں۔ امام مجاہد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ہی سمجھی جاتی ہے، فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جنھوں نے مکہ کرمہ سے ابھی ہجرت نہ کی تھی۔ رب عزوجل فرماتا ہے: ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔ بعض مفسرین نے کہا مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت ہی نہیں۔ قول اکثر کی حجت حدیث بخاری و مسلم و احمد وکثیرین ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس اُن کی والدہ قتیلہ بحالت کفر آئی اور کچھ ہدایہ لائی۔ انھوں نے نہ اُس کے ہدیے قبول کیے نہ آنے دیا کہ تم کافرہ ہو جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آسکتیں۔ حضور میں عرض کی اُس پر آیۂ کریمہ اُتری کہ اُن سے ممانعت نہیں یہ واقعہ زمانۂ صلح و معاہدہ کا ہے خصوصًا یہ تو ماں کا معاملہ تھا ماں باپ کے لیے مطلقًا ارشاد ہے وصاحبھما فی الدنیا معروفا۔ دنیوی معاملوں میں اُن کے ساتھ اچھی طرح رہ ظاہر ہے کہ قول امام مجاہد پر تو آیۂ کریمہ کو کفار سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے اور نہ اب وُہ کسی طرح قابل نسخ اور قول سوم یعنی ارادۂ نساء و صبیان پر بھی اگر منسوخ نہ ہو ان دوستان ہنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے وداد و اتحاد منا رہے ہیں عورتیں اور بچے نہیں قول اول پر بھی کہ آیت اہل عہد و ذمہ کے لیے ہے، اور یہی قول اکثر جمہور ہے آیۂ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں لاجرم اکثر اہل تاویل اُسے محکم مانتے ہیں۔

آیہ ممتحنہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک

اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیہ لاینھٰکم دربارۂ اہل ذمہ اور آیۂ ینھٰکم اللّٰہ

Marfat.com

حربیوں کے بارے میں ہے۔ اسی بنا پر ہدایہ و درر وغیرہا کتب معتمدہ میں فرمایا کافر ذمی کے لیے وصیت جائز ہے اور حربی کے لیے باطل وحرام آیۂ لا ینہٰکم اللہ نے ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیۂ انما ینہٰکم اللہ نے حربی کے ساتھ احسان حرام عبارت ہدایہ یہ ہے:

یجوز ان یوصی المسلم للکافر و الکافر للمسلم فالاول لقولہ تعالیٰ لا ینہٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الآیۃ والثانی لانہم بعقد الذمۃ ساووا المسلمین فی المعاملات ولہٰذا جاز التبرع من الجانبین فی حالۃ الحیاۃ فکذا بعد الممات وفی الجامع الصغیر الوصیۃ لاہل الحرب باطلۃ لقولہ تعالیٰ انما ینہٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین الآیۃ۔

جائز ہے کہ مسلمان (ذمی) کافر کے لیے وصیت کرے اور کافر مسلمان کے لیے اول تو اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں اُن سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے آخر آیت تک اور دوم اس لیے کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے اسی لیے زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے تو یوہیں بعد موت بھی اور جامع صغیر میں ہے حربیوں کے لیے وصیت باطل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تو تمھیں اُن سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین میں لڑے آخر آیت تک۔

کافر[1] سے خاص ذمی مراد ہے بدلیل قولہ انہم بعقد الذمۃ ولہٰذا امام اکمل نے عنایہ میں اس کی شرح یوں فرمائی:

وصیۃ المسلم للکافر الذمی وعکسہا — مسلمان کا کافر ذمی کے لیے وصیت کرنا اور اسکا

---

[1] یہاں سے بعض مفتیان اجہل کی جہالت شدیدہ ظاہر ہوئی جنھوں نے عبارت ہدایہ کو مشرکین ہند پر جمایا طرفہ یہ کہ اپنی ہی نقل کردہ عبارت نہ سُوجھی لانہم بعقد الذمۃ سُوجھی کیوں نہیں قصداً عوام کو دھوکے دینے کی ٹھہرائی ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

Marfat.com

جائزۃ۔

عکس جائز ہے۔۱۲

امام اتقانی نے غایۃ البیان میں فرمایا:

اراد بالکافر الذمی لان الحربی لا تجوز لہ الوصیۃ علی ما نبین۔

عبارت ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس لیے کہ حربی کے لیے وصیت جائز نہیں جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے ۱۲

ایسا ہی جوہرہ نیرہ و مستصفی میں ہے کفایہ میں فرمایا:

ارادبہ الذمی بدلیل التعلیل وروایۃ الجامع الصغیر ان الوصیۃ لاھل الحرب باطلۃ۔

صاحب ہدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ایک تو ان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے دوسرے جامع صغیر کی روایت کہ حربیوں کے لیے وصیت باطل ہے۔

اسی کو وافی و کنز و تنویر وغیرہا متون میں یوں تعبیر فرمایا:

یجوز ان یوصی المسلم للذمی وبالعکس۔

جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لیے وصیت کرے اور اس کا عکس بھی۔۱۲

تفسیر احمدی میں ہے:

والحاصل ان الایۃ الاولی انکانت فی الذمی والثانیۃ فی الحربی کما ھو الظاھر وعلیہ الاکثرون کان دالا علی جواز الاحسان الی الذمی دون الحربی ولھذا تمسک صاحب الھدایۃ فی باب الوصیۃ ان الوصیۃ للذمی جائزۃ دون الحربی لانہ

حاصل یہ کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی رخصت ہے اگر دربارۂ ذمی ہو اور دوسری جس میں مقاتلین سے ممانعت ہے دربارۂ حربی جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں دلیل ہوں گی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے اور حربی کے ساتھ حرام ولہٰذا صاحب ہدایہ نے باب الوصیۃ میں انھیں آیتوں کی سند سے

Marfat.com

نوع احسان ولهذا المعنى قال في باب الزكوٰة ان الصدقة النافلة يجوز اعطاؤها للذمي دون الحربي۔

فرمایا کہ ذمی کے لیے وصیت جائز ہے اور حربی کے لیے حرام کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب باب الزکوٰۃ میں فرمایا کہ نفل صدقہ ذمی کو دینا حلال اور حربی کو دینا حرام۔ ۱۲

نہایہ امام سغناقی وغایۃ البیان امام اتقانی وبحر الرائق وغنیہ علامہ شرنبلالی میں ہے:

واللفظ للبحر صح دفع غير الزكوٰة الى الذمي لقوله تعالى لا ينهٰكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين الاٰية وقيد بالذمي لان جميع الصدقات فرضا كانت او واجبا او تطوعا لا تجوز للحربي اتفاقا كما في غاية البيان لقوله تعالى انما ينهٰكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين واطلقه فشمل المستامن وقد صرح به في النهاية۔

زکاۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے تمھیں اللہ ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑے ذمی کی قید اس لیے لگائی کہ حربی کے لیے جملہ صدقات حرام ہیں فرض ہوں یا واجب یا نفل جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اللہ تمھیں اُن سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑے حربی کو مطلق رکھا تو مستامن کو بھی شامل ہوا جو سلطان اسلام سے پناہ لے کر دارالاسلام میں آیا اُسے بھی کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں اور نہایہ میں اس کی صاف تصریح ہے۔

تبیین الحقائق امام زیلعی پھر فتح اللہ المعین سید ازہری میں ہے:

لا يجوز دفع الزكوٰة الى ذمي ويجوز لقوله تعالى لا ينهٰكم الله عن الذين لم يقاتلوكم

ذمی کو زکاۃ دینا تو جائز نہیں اور باقی صدقات دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے اللہ تمھیں اُن سے نہیں روکتا جو

Marfat.com

فی الدین صرف الصدقات	دین میں تم سے نہ لڑے بخلاف حربی اگرچہ
الیھم بخلاف الحربی المستامن	مستامن ہو کہ اُسے کسی قسم کا صدقہ دینا
حیث لا یجوز دفع الصدقة	حلال نہیں کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے اللہ تمھیں
الیہ لقوله تعالٰی انما ینھٰکم اللہ	اُن سے روکتا ہے جو تم سے دین میں لڑے
عن الذین قاتلوکم فی الدین واجمعوا	اور ائمۂ امت کا اجماع ہے کہ قرآن عظیم
علی ان فقراء اھل الحرب خرجوا	میں جو صدقات فقرا کے لیے بتائے حربی
من عموم الفقراء۔	فقیر اُن سے خارج ہیں۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

انما جازت الوصیة للذمی ولم	خاص ذمی کے لیے وصیت جائز اور
تجز للحربی لقوله تعالٰی لاینھٰکم	حربی کے لیے حرام اس وجہ سے ہے کہ
اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی	اللہ تعالٰی نے فرمایا اللہ تعالٰی تمھیں اُن سے
الدین ولم یخرجوکم من	نیک سلوک کو منع نہیں فرماتا جو تم سے دین
دیارکم ان تبروھم ثم قال	میں نہ لڑے اور تمھیں گھروں سے نہ نکالا پھر
انما ینھٰکم اللہ عن الذین	فرمایا اللہ تمھیں اُن سے منع کرتا ہے جو تم سے
قاتلوکم فی الدین الآیة۔	دین میں لڑے۔

کافی میں ہے:

یجوز ان یدفع غیرالزکاة	زکاۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے
الی ذمی وقال ابو یوسف والشافعی	سکتا ہے اور امام ابو یوسف و امام شافعی نے
لا یجوز کالزکٰوة ولنا قوله	فرمایا اور صدقات بھی ذمی کو نہیں دے سکتا
تعالٰی لاینھٰکم اللہ عن الذین	جیسے زکوٰۃ ہماری دلیل اللہ عزوجل کا ارشاد ہے
لم یقاتلوکم فی الدین ولم	کہ اللہ تمھیں اُن سے منع نہیں فرماتا جو دین
یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم۔	میں تم سے نہ لڑے۔

فتح القدیر میں ہے:

Marfat.com

الفقراء فی الکتاب عام خص منه	قرآن عظیم میں فقراء کا لفظ عام ہے باجماع
الحربی بالاجماع مستندین الٰی	امت حربی اُس سے خارج ہیں اجماع کی
قوله تعالٰی انما ینھٰکم اللّٰه عن	سند اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ تمھیں
الذین قاتلوکم فی الدین۔	اُن سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑے

عنایہ و معراج الدرایہ و محیط برہانی وجوہ زادہ و شرنبلالی و بدائع و سیر کبیر امام محمد کی عبارتیں عنقریب آتی ہیں۔ یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بننے والے لیڈریوں مسخ و نسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور اُس سے حربی مشرکوں کے ساتھ نرا احسان مالی نہیں بلکہ وداد و اتحاد بگھارتے ہیں۔

آیت میں نسخ کے اقوال

یحرفونه من بعد ما عقلوه وھم	دیدہ دانستہ بات سمجھ کر اُس کی جگہ سے
یعلمون ٥	پھیرتے ہیں۔

آیہ کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے اُن کے نزدیک وہ ضرور آیات قتال و غلظت سے منسوخ ہے اجلہ ائمہ تابعین مثل امام عطا بن ابی رباح اُستاذ امام اعظم ابو حنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے ما رأیت افضل من عطاء میں نے اُن سے افضل کسی کو نہ دیکھا و عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم مولی امیر المومنین عمر فاروق اعظم و قتادہ تلمیذ خاص حضرت انس خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اُس کے منسوخ ہونے کی تصریح فرمائی۔ جلالین شریف میں بتایا کہ یہی اصح ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے:

اختلفوا فی المراد من الذین لم	اس میں اختلاف ہوا کہ وہ جو تم سے دین میں
یقاتلوکم فالاکثر علی انھم اھل	نہ لڑے اُن سے کون لوگ مراد ہیں اکثر
العھد الذین عاھدوا رسول	اہل تاویل اس پر ہیں کہ اُن سے اہل عہد
اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم	مراد ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علی ترک القتال والمظاھرة	علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور سے لڑینگے

Marfat.com

فی العداوۃ وھم خزاعۃ کانوا عاھدوا الرسول علی ان لا یقاتلوہ ولا یخرجوہ فامر الرسول علیہ الصلاۃ والسلام بالبر والوفاء الی مدۃ اجلہم وھذا قول ابن عباس ومقاتل ابن حیان ومقاتل ابن سلیمان ومحمد ابن سائب الکلبی وقال مجاھد الذین اٰمنوا بمکۃ ولم یھاجروا وقیل ھم النساء والصبیان وعن عبداللہ بن الزبیر انھا نزلت فی اسماء بنت ابی بکر قدمت امہا قتیلہ علیہا وھی مشرکۃ بھدایا فلم تقبلہا ولم تأذن للدخول فامرھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تدخلہا وتقتبل منہا وتکرمہا وتحسن الیہا وقیل الاٰیۃ فی المشرکین و قال قتادہ نسختہا اٰیۃ القتال۔

نہ دشمن کی مدد کریں گے اور وہ بنی خزاعہ ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑیں گے نہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے نکالیں گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہُوا کہ اُن کے ساتھ نیک سلوک فرمائیں اور ان کا عہد مدت موعود تک پُورا کریں۔ حضرت عبداللہ بن عباس و مقاتل بن حیان و مقاتل بن سلیمٰن و محمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے اور امام مجاہد نے فرمایا وہ مسلمانانِ مکہ مراد ہیں جنھوں نے ابھی ہجرت نہ کی تھی اور بعض نے کہا عورتیں اور بچے مراد ہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ حضرات اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اُتری اُن کی ماں قتیلہ بحالتِ کفر اُن کے پاس کچھ ہدیے لے کر آئیں اُنھوں نے نہ ہدیے قبول کیے نہ اُنھیں آنے کی اجازت دی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں حکم فرمایا کہ اُسے آنے دیں اور اُس کے ہدیے قبول کریں اور اُس کی خاطر اور اُس کے ساتھ نیک سلوک کریں اور بعض نے کہا آیت دربارۂ مشرکین ہے قتادہ نے کہا وہ آیۂ جہاد سے منسوخ ہوگئی۔

Marfat.com

صحیح مسلم شریف میں اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قدمت علی امی وھی مشرکة فی عهد قریش اذ عاھدھم فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قدمت علی امی وھی راغبة افاصل امی قال نعم صلی امك۔

میری ماں کہ مشرکہ تھی اُس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لے کر میرے پاس آئی ہے کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں فرمایا ہاں اپنی ماں سے نیک سلوک کر۔

جمل میں قرطبی سے ہے:

ھی مخصوصة بالذین اٰمنوا ولم یھاجروا وقیل یعنی به النساء والصبیان لانھم ممن لا یقاتل فاذن اللہ فی برھم حکاہ بعض المفسرین وقال اکثر اھل التاویل ھی محکمة واحتجوا بان اسماء بنت ابی بکر سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل تصل امها حین قدمت علیها مشرکة قال نعم خرجه البخاری ومسلم اھ

یہ آیت خاص ہے ان کے بارے میں جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی اور بعض نے کہا اس سے عورتیں اور بچے مراد ہیں اس لیے کہ وہ لڑنے کے قابل نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ مالی نیک سلوک کی اجازت دی اسے بعض مفسرین نے نقل کیا اور اکثر اہل تاویل نے کہا آیت محکم ہے اور اس سے سند لاتے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کریں جب وہ اُن کے پاس بحالتِ شرک آئی تھیں فرمایا ہاں اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔

تفسیر درمنثور میں ہے:

اخرج حمید وابن المنذر عن

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے امام مجاہد

Marfat.com

مجاهد فی قوله لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم الآیۃ قال ان تستغفروا لھم وتبروھم وتقسطوا الیھم ھم الذین اٰمنوا بمکۃ ولم یھاجروا اھ

سے تفسیر کریمہ لا ینھٰکم میں روایت کی فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ اللہ تمھیں منع نہیں فرماتا کہ تم ان کی مغفرت کی دعا کرو اور اُن سے نیک سلوک و انصاف کا برتاؤ برتو اس سے مراد کون لوگ ہیں وہ جو مکہ میں ایمان لائے تھے اور ہجرت کی۔

تفسیر جامع البیان میں بسند صحیح ہے:

حدثنی یونس قال اخبرنا ابن وھب قال قال ابن زید و سألتہ عن قول اللہ عزوجل لا ینھٰکم اللہ الآیۃ فقال ھذا قد نسخ نسخہ القتال۔

مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی کہ مجھ کو ابن وہب نے خبر دی کہا جب میں نے امام ابن زید سے کریمہ لا ینھٰکم اللہ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ منسوخ ہے حکم جہاد نے اسے نسخ فرما دیا۔

تفسیر درمنثور میں ہے:

اخرج ابوداود فی تاریخہ و ابن المنذر عن قتادہ لا ینھٰکم اللہ الآیۃ نسختھا اقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم۔

ابوداود نے اپنی تاریخ اور ابن المنذر نے تفسیر میں قتادہ سے روایت کی کہ کریمہ لا ینھٰکم اللہ کو اس آیت نے منسوخ فرمادیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

اُسی میں ہے:

ابن ابی حاتم و ابوالشیخ عن مقاتل فی قولہ تعالیٰ وقاتلوا المشرکین کافۃ قال نسخت ھذہ الآیۃ کل اٰیۃ فیھا رخصۃ۔

ابن ابی حاتم و ابوالشیخ نے اپنی تفسیروں میں مقاتل سے روایت کی کہ اللہ عزوجل کے اس ارشاد نے کہ سب مشرکوں سے قتال کرو اس سے پہلے جتنی آیتوں میں کچھ رخصتیں تھیں سب منسوخ فرما دیں۔

Marfat.com

تفسیر ارشاد العقل السلیم میں زیر کریمہ یاایہا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم ہے

قال عطاء نسخت هذه الآية كل شيئ من العفو والصفح	امام عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کافروں کے ساتھ معافی و درگزر کی جتنی اجازتیں تھیں سب اس آیہ کریمہ نے منسوخ فرمادیں۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں زیر کریمہ لا ینھکم اللہ ہے۔

هذه الآية منسوخة بقوله تعالى اقتلوا المشركين الآية۔	یہ آیت اللہ عزوجل کے اس ارشاد سے منسوخ ہے کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ تلوار کے گھاٹ اتارو۔

تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات الالٰہیہ میں ہے:

كان هذا الحكم وهو جواز موالاة الكفار الذين لم يقاتلوا في اول الاسلام عند الموادعة وترك الامر بالقتال ثم نسخ بقوله تعالى فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم۔	یہ حکم کہ جو کفار مسلمانوں سے نہ لڑے ان کے ساتھ کچھ نیک سلوک کیا جائے ابتدا میں تھا کہ لڑائی موقوف تھی اور جہاد کا حکم نہ تھا پھر یہ حکم اس آیۂ کریمہ سے منسوخ ہوگیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ گردن مارو۔

جلالین شریف میں ہے:

هذا قبل الامر بجهادهم۔	یہ اجازت اس وقت تک تھی کہ جہاد کا حکم نہیں ہوا تھا۔

اسی کے خطبہ میں ہے:

هذا تكملة تفسير القرآن الكريم	یہ امام جلال الدین محلی کی تفسیر کا تکملہ اُسی کے

ؔ یہاں سے اُس جاہل مفتی کی جہالت ظاہر ہوگئی جس نے آیۂ لا ینھٰکم کو کہا کہ واغلظ علیہم سے اس کو کسی نے منسوخ نہیں بتایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

Marfat.com

الذی الفہ الامام جلال الدین المحلی علی نمطہ من ذکر ما یفھم بہ کلام اللہ تعالیٰ والاعتماد علی ارجح الاقوال۔

انداز پر ہے کہ اتنی بات بیان کی جائے جس سے کلام اللہ سمجھ میں آجائے اور جو قول سب سے راجح ہے اس پر اعتماد کیا جائے۔

جمل میں ہے:

ای الاقتصار علی ارجح الاقوال۔

یعنی صرف وہ قول بیان کریں گے جو سب سے راجح ہے۔

زرقانی علی المواہب میں ہے:

الجلال قد التزام الاقتصار علی الاصح۔

امام جلال نے التزام فرمایا ہے کہ صرف وہ قول لکھیں گے جو سب سے زیادہ صحیح ہے۔

یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی طرف بلاتے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں

تنبیہ ضروری: یہ آیۂ کریمہ کہ یہاں علماء و ائمہ نے بیان ناسخ کیلئے تلاوت کی کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور اس مضمون کی اور آیات نیز وہ عبارات ہدایہ وغیرہا قریب آنے والیاں کہ جہاد میں پہل واجب ہے ان کا تعلق سلاطین اسلام وعساکر اسلام اصحاب خزائن و اسلحہ و استطاعت سے ہے نہ ان کے غیر سے قال اللہ تعالیٰ:

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ○

اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کی طاقت بھر۔

وقال تعالیٰ:

لا یکلف اللہ نفسا الا ما اٰتیہا ○

اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُتنے کی جس قدر کی استطاعت اُسے دی ہے۔

Marfat.com

وقال تعالیٰ:

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ — اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

مجتبیٰ وجامع الرموز و ردالمحتار میں ہے:

یجب علی الامام ان یبعث سریۃ الی دار الحرب کل سنۃ مرۃ او مرتین وعلی الرعیۃ اعانتہ الا اذا اخذ الخراج فان لم یبعث کان کل الاثم علیہ وھذا اذا غلب علی ظنہ انہ یکافئھم والا فلا یباح قتالھم۔

سلطان اعظم اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال ایک یا دو بار دار الحرب پر لشکر بھیجے اور رعیت پر اس کی مدد فرض ہے اگر اس نے ان سے خراج نہ لیا ہو تو سلطان اگر لشکر نہ بھیجے تو سارا گناہ اسی کے سر ہے یہ سب اس صورت میں ہے کہ اسے غالب گمان ہو کہ طاقت میں کافروں سے کم نہ رہیگا نہ اسے ان سے لڑائی کی پہل جائز نہیں۔

خصوصاً ہندوستان میں جہاں اگر دس مسلمان ایک مشرک کو قتل کریں تو معاذ اللہ دسوں کو پھانسی ہو ایسی جگہ مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مفتری اور مسلمانوں کا بدخواہ ہے ہمارا مقصود اس قدر تھا کہ کریمہ ممتحنہ اگر جملہ مشرکین غیر محاربین کو عام ہے تو ضرور منسوخ ہے وہ بحمدہٖ تعالیٰ بروجہ احسن ثابت ہوگیا۔

خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت

اگر بر غیر محارب بالفعل کو عام مانی جائے

وانا اقول وباللہ التوفیق اگر وہ اکابر تابعین اس کے نسخ کی تصریح اور یہ امام جلیل اس کی ترجیح و تصحیح نہ فرماتے تو قرآن عظیم خود شاہد تھا کہ آیۂ لاینھٰکم اگر جملہ مشرکین غیر محاربین بالفعل کو عام ہے تو قطعاً منسوخ ہے ممتحنہ کا نزول سورۂ برأت سے یقیناً پہلے ہے تصریح ائمہ نہ ہوتی تو خود اس کی آیات کریمہ بتا رہی ہیں کہ اس کے نزول تک مکہ معظمہ قبضۂ کفار میں تھا اور سورۃ توبہ شریف کے ارشادات جگمگا رہے ہیں کہ اس کا نزول بعد فتح بلد الحرام و تسلط تام دین اسلام ہے وللہ الحمد

سورۃ برأت میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

یایها النبی جاھد الکفار و المنفقین واغلظ علیھم وماؤٰھم جھنم وبئس المصیر۔	اے نبی! کافروں اور منافقوں پر جہاد فرمائیے اور اُن کے ساتھ سختی سے پیش آئیے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وُہ کیا ہے بُری پھرنے کی جگہ۔

پھر اسی صورت میں ارشاد فرمایا:

یایھا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة۔	اے ایمان والو! اپنے پاس کے کافروں سے لڑو اور تم پر فرض ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں۔

یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط ہو جاتے تو اب جو اُس سے نزدیک ہیں وُہ پاس والے ہُوئے وہ زیر ہو جائیں تو اب جو اُن سے قریب ہیں یوہیں یہ سلسلہ شرقاً غرباً منتہاتے زمین تک پہنچے اور بحمداللہ تعالیٰ ایسا ہی ہُوا اور بعونہٖ تعالیٰ ایسا ہی بروجہ اتم وکمال زمانۂ امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہونیوالا ہے۔

سب کافروں سے قتال وغلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں محارب بالفعل کی تخصیص منسوخ ہو گئی

حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کلہ للہ۔	یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔

یہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہُوا کفار پر درشتی کر و مومنین کو حکم ہُوا کافروں پر سختی کر و اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تردید نہ تخصیص نہ تقلید اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی ودرشتی باہم تنافی ہیں پہلے نیک سلوک کی اجازت تھی اب درشتی وسختی کا حکم ہُوا تو وہ اجازت ضرور منسوخ ہو گئی۔ اجماع اُمت ہے کہ جہاد کفار محاربین بالفعل سے مخصوص نہیں مدافعانہ وجارحانہ قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے اجازت کا مدافعانہ میں حصر پہلے تھا پھر قطعاً منسوخ ہو گیا مبسوط شمس الائمہ سرخسی وکفایہ وعنایہ وتبیین وبحر الرائق ورد المحتار وغیرہا

Marfat.com

میں ہے :

واللفظ للبابرتی قوله تعالیٰ فان قاتلوکم فاقتلوهم منسوخ بیانه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی الابتداء مأمورا بالصفح والاعراض عن المشرکین بقوله فاصفح الصفح الجمیل واعرض عن المشرکین الآیة ثم امر بالدعاء الی الدین بالموعظة والمجادلة بالاحسن بقوله تعالیٰ ادع الی سبیل ربك بالحکمة الآیة ثم اذن بالقتال اذا کانت البداءة منهم بقوله تعالیٰ فان قاتلوکم فاقتلوهم ثم امر بالقتال ابتداء فی بعض الازمان بقوله تعالیٰ فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشرکین الآیة ثم امر بالبداءة بالقتال مطلقاً فی الازمان کلها وفی الاماکن باسرها فقال تعالیٰ وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة الآیة وقاتلوا الذین لا یؤمنون بالله و بالیوم الآخر الآیة ۔	یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو اُن کو قتل کرو منسوخ ہے بیان اُس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابتدا میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگزر اور روگردانی فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگزر کرو اور مشرکوں سے مُنہ پھیر لو۔ پھر حضور کو حکم ہُوا کہ سمجھانے اور خوبی کے ساتھ دلیل قائم فرمانے سے دین کی طرف بلاؤ کہ ارشاد تھا اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ۔ پھر اجازت فرمائی گئی کہ اُن کی طرف سے قتال کی ابتدا ہو تو لڑو۔ ارشاد تھا کہ جن سے قتال کیا جاتے انھیں روانگی ہے اور ارشاد تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انھیں قتل کرو پھر بعض اوقات ابتداء قتال کا حکم ہوا ارشاد فرمایا جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو پھر مطلقاً ابتداء بالقتال کا حکم ہُوا سب زمانوں اور سب مکانوں میں ارشاد ہُوا اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور فرمایا اُن سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔

کنز میں ہے :

الجهاد فرض کفایة ابتداءً ۔	جہاد کی پہل کرنا فرض کفایہ ہے۔

Marfat.com

بحر الرائق میں ہے:

مفید لافترضہ وان لم یبدؤنا للعمومات اما قولہ تعالیٰ فان قاتلوکم فاقتلوھم فمنسوخ۔

یہ عبارت فائدہ دیتی ہے کہ جہاد فرض ہے اگرچہ کافر پہل نہ کریں کہ آیتیں عام ہیں اور وُہ جو فرمایا تھا کہ اگر وُہ تم سے لڑیں تو اُنھیں قتل کرو وہ منسوخ ہے۔

ہدایہ میں ہے:

قتال الکفار واجب وان لم یبدؤ اللعمومات۔

کافروں سے لڑنا واجب ہے اگرچہ وہ پہل نہ کریں کہ احکام عام ہیں۔

فتح القدیر میں ہے:

صریح قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحیحین وغیرھما امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ یوجب ان نبدأھم بادنی تامل اھ اقول وکذا قولہ تعالیٰ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ ابدیتہ ثم فی الغایۃ رأیتہ کما تقدم[1]۔

صحیحین وغیرہما میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاف ارشاد مجھے حکم ہُوا کہ لوگوں سے قتال فرماؤں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں ادنیٰ غور سے واجب فرماتا ہے کہ ہم اُن سے قتال کی پہل کریں فتح القدیر کی عبارت تمام ہُوئی اور میں کہتا ہوں یونہی رب العزۃ کا ارشاد کہ اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لیے ہوجائے۔

---

[1] مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی میں ہے لا تخرج بنیتھم من ان تکون صالحۃ للمحاربۃ وان کانوا لا یشتغلون بالمحاربۃ کالمشتغلین بالتجارۃ والحراثۃ منھم بخلاف النساء والصبیان کافر اگرچہ بالفعل نہ لڑیں اُن کے بدن کی بناوٹ تو لڑنے قابل ہے جیسے اُن کے سوداگر اور کسان بخلاف زنان واطفال۔ ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

نیز اسی میں زیرِ حدیث مرا ی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرأۃ مقتولۃ فقال ھاہ ماکانت ھذہ تقاتل (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت مقتول دیکھی تو فرمایا ارے یہ تو لڑنے قابل نہ تھی) ہے:

الحدیث صحیح علی شرط الشیخین فقد علل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم القتل بالمقاتلۃ فثبت انہ معلول بالحرابۃ فلزم قتل ما کان مظنۃ لہ بخلاف مالیس ایاہ۔

یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ قتل کی علت قتال ہے تو ثابت ہُوا کہ قتل وہی کیا جائے گا جو لڑنے کا شخص ہے تو جسے لڑنے قابل سمجھا جائے شریعت میں اُس کا قتل لازم ہُوا بخلاف اُس کے جو اُس کے لائق ہی نہ ہو۔

مرادِ نبی خادمِ فقہ جاننا ہے کہ حربی مقابل ذمی ہے نہ کہ خاص محارب بالفعل ہدایہ وغیرہا کی عبارات ابھی گزریں تو آیت قطعاً تمام حربیوں کو شامل خواہ بالفعل مصدرِ قتال ہُوئے ہوں یا نہیں البتہ معاہدین کا استثنا ضروریاتِ دین سے ہے جس پر نصوص قاطعہ ناطق اور وہ اذہانِ مسلمین میں ایسا مرتکز کہ اصلاً محتاجِ ذکر نہیں یونہی حکمِ جہاد و قتال کے اعتبار سے اصحابِ قولِ سوم کو بھی یہاں گنجائش اجماع و اتفاق ہے کہ معاہدین و ذراری محلِ جہاد ہی نہیں تو کلمۂ جاھدوا قاتلوا سے اُن کی طرف ذہن نہ جاتے گا۔ فتح القدیر میں ہے:

وما الظن الا ان حرمۃ قتل النساء والصبیان اجماع۔

گمان اس کے سوا کسی طرف نہیں جاتا کہ عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ہونے پر اجماع ہے۔

غرض معاہد و ذمی و نساء و صبیان کو نصِ قتال ابتداءً ہی شامل نہ ہُوا کہ تخصیص کی حاجت ہو۔ بحر الرائق میں ہے:

نفس النص ابتداء لم یتعلق بہ لانہ مقید بمن بحیث

سرے سے خود نص اس سے متعلق نہ ہُوا کہ وُہ خاص ایسے کے بارے میں ہے

Marfat.com

یحارب کقولہ تعالیٰ وقاتلوا	جو لڑنے کے قابل ہو جیسے ارشادِ الٰہی
المشرکین کافۃ الآیۃ فلم	سب مشرکوں سے لڑو وہ عورت کو
تدخل المراۃ۔	شامل نہیں۔

باقی تحقیق عنقریب آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ آیۂ کریمہ میں دو قول ہیں: ایک قول اکثر اہل تاویل کہ سب کفار غیر محاربین بالفعل مراد نہیں بلکہ خاص اہل عہد و پیمان یا اطفال و زنان یا غیر مہاجر مسلمان۔ اس تقدیر پر آیۂ کریمہ مشرکین ہند کو جن سے اتحاد و وداد منایا جا رہا ہے کسی طرح شامل ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ نہ اہلِ ذمہ ہیں نہ عورتیں نہ بچے، نہ مسلمان، دوسرا قول بعض کہ سب مشرکین غیر محاربین بالفعل مراد تھے۔

لیڈروں کو پہلا جواب اس طور پر وہ اولاً یقیناً منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا ضلالت و گمراہی کیا کوئی روا رکھے گا کہ شراب پیئے اور کافروں کو بیٹیاں دے اور اپنی سگی بہن سے نکاح کرے ع

کہ بعہد قدیم ناں بود ست

لیڈر بننے والوں کا یہ ظلم عظیم ہے کہ ہندوؤں کو شامل کرنا لیا قول ثانی سے اور اس کا غیر منسوخ ہونا لیا قول اول سے جمع بین المتنافیین کر کے بیچارے جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں۔

لیڈروں کو دوسرا جواب ثانیاً اگر بفرضِ باطل ان کی یہ شتر گربگی مان بھی لی جائے تو عامۂ مشرکینِ ہند کو لم یقاتلوکم فی الدین کا مصداق

۱؎ یہاں سے اُس فتوائے جاہلانہ کا حال کھل گیا جس میں عبارت مذکورہ جمل قال اکثر اھل التاویل ھی محکمۃ الخ اور عبارت روح البیان فی فتح الرحمٰن نسختھا فاقتلوا المشرکین والاکثر علی انھا غیر منسوخۃ سے استناد کر کے آیۂ کریمہ کا قول اکثر میں غیر منسوخ ہونا بتا کر اُسے ہندوؤں پر جما دیا اب یہ کون سمجھے کہ قول اکثر پر کسی طرح ہندو اُس میں داخل نہیں اور قول دیگر پر بفرض غلط اگر داخل ہو سکتے تو یقیناً منسوخ ہے۔ حشمت علی عُفی عنہ

۲؎ اس تقریر کو خوب محفوظ رکھنا چاہیے کہ اس سے اُن مفتیانِ اجہل کی جہالت و بے باکی بلکہ عیاری و چالاکی خوب روشن ہوتی ہے جنھوں نے کہا کہ ہندوستان کے عام ہندو اہلِ اسلام سے (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

مانا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ لینا ہے کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑے کیا قربانی گاؤ پر اُن کے سخت ظالمانہ فساد پُرانے پڑ گئے کیا کٹار پور و آرہ اور کہاں اور کہاں کے ناپاک دہولناک مظالم جو ابھی تازے ہیں دلوں سے محو ہو گئے بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کیے گئے مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں قرآن کریم کے پاک اوراق پھاڑے جلاتے اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لیے کلیجہ مُنہ کو آتے ۔

الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین ٥ الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین ٥ الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین ٥ — سُن لو اللہ کی لعنت ظالموں پر ۔

اب کوئی درد رسیدہ مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اے اسٹیجوں پر مسلمان بننے والو ! ہمدردیِ اسلام کا ظاہری ناتا تننے والو ! کچھ حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا میں ڈوب مرو اسلام و مسلمین و مساجد و قرآن پر یہ ظلم توڑنے والے کیا یہی تمھارے بھائی تمھارے چہیتے تمھارے پیارے تمھارے سردار تمھارے پیشوا تمھارے مددگار تمھارے غمگسار مشرکین ہند نہیں جن کے ہاتھ آج تم بکے جاتے ہو جن کی غلامی کے گیت گاتے ہو ۔ اُف اُف اُف ۔ تف تف تف ۔

ان اللہ جامع المنٰفقین والکٰفرین فی جھنم جمیعا ۔ — بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا ۔

اور بے ایمان اور پکا بے ایمان ہوگا وہ جو واحد قہار کو یکسر پیٹھ دے کر کہے کہ یہ ملعون مظالم تو بعض بعض شہر کے بعض بعض کفار نے کیے ۔ اس سے سب تو قاتلوکم فی الدین نہیں ہو گئے ۔ بدعقلو بدغشو ! کوئی قوم ساری کی ساری نہیں لڑتی ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مقاتلہ فی الدین نہیں کرتے اور عامۂ نصاریٰ مقاتلہ فی الدین کے مرتکب و معاون ہیں" طرفہ ظرافت یہ کہ جانب نصاریٰ میں معاون کا لفظ بڑھا لیا کہ عامہ نصاریٰ پر جما سکیں اور جانب ہنود میں اُسے اُڑا دیا تاکہ عام ہنود اس میں نہ آسکیں ۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

Marfat.com

تمام مشرکینِ ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنیٰ کی تحقیق

کفارِ زمانۂ رسالت جن کی نسبت حکم ہوا فاقتلوھم حیث ثقفتموھم انھیں جہاں پاؤ قتل کرو اور حکم ہوا وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ سب مشرکوں سے لڑو جیسے وُہ سب تم سے لڑتے ہیں کیا ان کا ہر ہر فرد میدانِ جنگ میں آیا تھا۔ لڑائی دیکھی جاتی ہے اگر جو لڑے اُن کی خاص کوئی ذاتی غرض ہے جس میں ساری قوم شریک نہیں تو وُہ لڑائی خاص انھیں کی طرف منسوب ہوگی جو اُس کے مرتکب ہُوئے مثلاً کسی گاؤں کے دُھرے ہینڈھے پر بعض لوگوں سے جنگ ہو تو وہ انھیں کی ہے نہ تمام قوم کی اور اگر لڑائی مذہبی ہے تو اُن سب اہلِ مذہب کی ہے کہ باقی دامے درمے قلمے قدمے معین ہوں گے اور کچھ نہ ہو تو راضی ہوں گے اور اپنے مذہب کی فتح ہو تو خوش ہوں گے اور دُوسرے کی ہو تو رنجیدہ ہوں گے قال تعالیٰ :

ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم و — اگر تمھیں بھلائی پہنچے تو اُنھیں بُری لگے اور

ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا۔ — اگر تمھیں بُرائی پہنچے تو اُس پر شاد ہوں۔

تو وہ سب محاربین بالفعل ہیں خواہ ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے یہ قربانی گاؤ کا مسئلہ ایسا ہی ہے کون سا ہندو ہے جس کے دل میں اس کا نام سُن کر آگ نہیں لگتی کون سی ہندو زبان ہے جو گئو رکھشا کی مالا نہیں جپتی کون سا شہر ہے جہاں اُس کی سبھا یا اُس کے ارکان یا اُس میں چندہ دینے والے نہیں۔ کیا یہ مقدس بیگناہوں کے خون یہ پاک مساجد کی شہادتیں یہ قرآنِ عظیم کی اہانتیں اُنھیں ناپاک رکھشاؤں اُنھیں مجوعی سفاک سبھاؤں کے نتائج نہیں نہ سہی

ع ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو اپنی مذہبی قربانی کے لیے گائے پچھاڑ دو اُس وقت یہی تمھاری باتیں لیسلی کے نکلے یہی تمھارے سگے بھائی یہی تمھارے منہ بولے بزرگ یہی تمھارے آقا یہی تمھارے پیشوا تمھاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالیے وُہ جو آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان

Marfat.com

اگر قربانیِ گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہند دین میں ہم سے محارب ہیں پھر اُنھیں لم یقاتلوکم فی الدین میں داخل کرنا کیا نری بے حیاتی ہے یا صریح بے ایمانی بھی محاربۂ مذہبی ہر قوم کا اُس بات پر ہوتا ہے جسے وُہ اپنے دین کی رُو سے زشت و منکر جانے اُسی کے ازالہ کے لیے لڑائی ہوتی ہے اور ازالۂ منکر تین قسم ہے موقع ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

من رای منکم منکراً فلیغیرہ	تم میں جو کوئی کچھ خلافِ شرع بات دیکھے
بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ	اُس پر لازم ہے کہ اُسے اپنے ہاتھ
فان لم یستطع فبقلبہ۔	سے رد کرے پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے
	اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔

یہ تینوں صورتیں ازالہ و تغییر کی ہیں اور یہ سب اہل محاربہ سے محاربہ ہی ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اُوپر گزرا اور اگر یہی ٹھہری کہ اگرچہ لڑائی سرتاج قوم اور تمام افراد قوم کی رضا سے ہو مگر قاتلوکم فی الدین میں صرف وہی داخل ہوں گے جنھوں نے میدان میں ہتھیار اُٹھاتے تو ذرا انگریزوں کے ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجیے کیا ہر انگریز ترکوں کے ساتھ میدانِ جنگ میں گیا تھا ہر گز نہیں لاکھوں یا شاید کروروں ہوں جنھوں نے اُس میدان کی صورت تک نہ دیکھی خصوصاً ہندوستان میں سول کے انگریز تو یہ سب لم یقاتلوکم فی الدین ہُوئے اور تمھارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمھارے ہی مُنہ سخت جھوٹا اور شریعت پر افترا ٹھہرا کر مقاطعہ کرو تو اُنھیں محدود سے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے غرض ؎

نے فروعت محکم آمد نے اصول
شرم بادت از خدا و از رسول

قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا ردّ

تنبیہ جلیل اول کریمۂ وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ کہ ابھی ہم نے تلاوت کی قطعاً اپنی ہر وجہ ہر پہلو پر لیڈران عنود لیس رواں ہنود پر ردّ شدید ہے۔ ان کا

Marfat.com

مزعوم دو فقرے ہیں:

اول یہ کہ ہنود میں مقاتل فی الدین صرف وہی ہیں جنھوں نے وُہ مظالم کیے تو مقاتل نہیں مگر مقاتل بالفعل جس نے ہتھیار اٹھایا اور قتال کو آیا "تاکہ عامہ ہنود کو قاتلوکم فی الدین سے بچالیں۔

دوم یہ کہ جو مقاتل بالفعل نہیں اُس سے اظہار عداوت فرض نہیں تاکہ بزدرِ زباں اُن سے وداد و اتحاد کی راہ نکالیں اب آیہ کریمہ میں چار احتمال ہیں:

اول دونوں کافۃ مسلمانوں سے حال ہوں یعنی تم سب مسلمان مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔

دوم دونوں مشرکین سے حال ہوں یعنی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔

سوم پہلا کافۃ مشرکین سے حال ہو اور دوسرا مومنین سے یعنی تم بھی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وُہ تم سے لڑتے ہیں۔ یہ قول عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔

چہارم اس کا عکس یعنی سب مسلمان مشرکوں سے لڑیں جس طرح سب مشرک مسلمانوں سے لڑتے ہیں کبیر میں اسی کو ترجیح دی اور لباب میں اسی پر اقتصار کیا اور امام نسفی نے چاروں احتمالوں کا اشعار کیا۔ مفاتیح الغیب میں ہے:

فی قولہ تعالیٰ کافۃ قولان الاول	ارشاد الٰہی کافۃ میں دو قول ہیں اوّل
انیکون المراد قاتلوھم باجمعکم	مراد یہ ہے کہ تم سب اُن کے قتال پر
مجتمعین علی قتالھم کما انھم	اتفاق کر کے اُن سے لڑو جس طرح وہ تم سے
یقاتلونکم علی ھذہ الصفۃ	یونہی لڑتے ہیں فرماتا ہے قتال مشرکین میں
یرید تعاونوا وتناصروا	سب آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور
علی ذٰلک ولا تتخاذلوا ولا	ایک دوسرے کو بے یار نہ چھوڑو نہ باہم
تقاطعوا وکونوا عباد اللہ	علاقہ قطع کرو اور سب اللہ کے بندے ہو جاؤ

Marfat.com

مجتمعین متوافقین فی مقاتلة الاعداء والثانی قال ابن عباس قاتلوهم بکلیتهم ولا تحابوا بعضهم بترك القتال کما انهم یستحلون قتال جمیعکم والقول الاول اقرب حتی یصح قیاس احد الجانبین علی الاٰخر۔	دشمنوں کے قتال پر یک دل ویک رائے ہو کر دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہ سب مشرکوں سے لڑو اور اُن میں کسی سے ترک قتال میں محابہ نہ کرو جس طرح وہ تم سب سے قتال روا رکھتے ہیں اور پہلا قول زیادہ قریب ہے تاکہ ایک فریق کا دوسرے پر قیاس صحیح ہو۔

خازن میں ہے:

یعنی قاتلوا المشرکین باجمعکم مجتمعین علی قتالهم کما انهم یقاتلونکم علی هذه الصفة۔	یعنی سب مل کر قتال مشرکین پر متفق الرائے ہو کر اُن سے لڑو جس طرح وہ تم سے یوہیں لڑتے ہیں۔

مدارک میں ہے:

کافة حال من الفاعل او المفعول۔	کافة فاعل سے حال ہے خواہ مفعول سے۔

اس احتمال چہارم پر آیۂ کریمہ کے دونوں جملے لیڈروں کے پہلے فقرے کا رد ہیں ظاہر ہے کہ سب مشرک میدان میں نہ آئے سب نے ہتھیار نہ اُٹھائے بلکہ کچھ ساعی تھے کچھ معاون کچھ راضی اور آیت میں فرمایا کہ وُہ سب تم سے لڑتے ہیں تو معلوم ہُوا کہ جمیع اقسام مقاتل فی الدین میں یوہیں قطعاً تمام ہنود کہ منشا مظالم گئو رکھشا ہے اور اُس میں سب شریک پھر مسلمانوں کو فرمایا تم سب لڑو اگر قتال قتال بالید سے خالص ہو تو جہاد مطلقاً فرض عین ہو جاتے اور یہ بالاجماع باطل ہے نیز اس تقدیر پر یہ حکم صحابۂ کرام سے آج تک کبھی بجا نہ لایا گیا کون سے دن دنیا کے سب مسلمان ہتھیار لے کر میدان میں آئے تو معاذ اللہ صحابۂ کرام وجمیع امت کا اجماع ضلالت ومعصیت پر ہوا اور یہ اوّل سے بڑھ کر باطل وکفر ہائل ہے لاجرم قتال ومعاونت ورضا کو عام ہے اب بے شک اس کا حکم شامل جملہ اہل اسلام ہے۔

Marfat.com

اسی طرح احتمال اوّل پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے فقرۂ اولیٰ کے رد ہیں پہلے کا ابھی بیان ہُوا اور دُوسرا یُوں کہ جب مشرکین سب مسلمانوں سے مقاتل ہیں تو سب مسلمان مشرکوں کے مقاتل کہ مفاعلۃ جانبین سے ہے اور وُہ نہیں مگر اُسی طور پر کہ فاعل و معاون و راضی سب مقاتل ہوں بعینہٖ اسی تقریر سے احتمال دوم و سوم بھی جیسا کہ فہیم پر مخفی نہیں بالجملہ ہر پہلو پر آیہ کریمہ کا ہر جملہ اُن کے فقرۂ اُولیٰ کا ردّ ہے اور احتمال دوم سوم پر کریمہ کا پہلا جملہ لیڈروں کے فقرۂ دوم کا بھی رد ہے کہ عام فرمایا گیا سب مشرکوں سے قتال کرو اور قتل و قتال سے بڑھ کر اور اظہارِ عداوت کیا ہے تو ثابت ہُوا کہ مشرک مقاتل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک سے اظہارِ عداوت فرض اور وداد و اتحاد حرام۔

قل جاء الحق وزھق الباطل	کہو حق آیا باطل کا دم ٹوٹا بے شک باطل
ان الباطل کان زھوقا ○ بل	تو دم توڑنے ہی کو تھا بلکہ ہم حق کو باطل
نقذف بالحق علی الباطل	پر پھینکتے ہیں کہ وُہ باطل کا بھیجا نکال
فیدمغہ فاذا ھو زاھق ولکم	دیتا ہے جبھی وہ فنا ہو جاتا ہے اور تمہارے
الویل مما تصفون ○	لیے خرابی ہے اُن باتوں سے جو بناتے ہو۔

اصح قول اکثر ہے کہ کریمہ ممتحنہ صرف معاہدین کے بارے میں ہے

تنبیہ دوم اقول یہاں سے روشن ہُوا کہ آیۂ ممتحنہ میں قول اکثر ہی ارجح و اصح ہے لم یقاتلوکم فی الدین وہی ہو سکتے ہیں جو اہل عہد و ذمّہ ہیں کہ اُن کے عہد نے صراحۃً انھیں مقاتلین سے جُدا کر لیا۔

والصریح یفوق الدلالۃ۔	تصریح دلالت پر مرجح ہے۔

باقی تمام حربی کفار مقاتل فی الدین ہیں اگرچہ ہتھیار نہ اٹھاتے ہوں قولِ آخر کے اصح ہونے کی وجہ یہی ہوتی کہ لفظ عام ہے اور جب ثابت ہوا کہ وُہ اہل عہد و ذمہ ہی پر صادق ہے تو حربیوں کی تعمیم ناموجہ ہے یوں ہی نساء وصبیان سے تخصیص کی وجہ نہیں اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ورنہ صرف صلۂ مادر و پدر یا غایت درجہ صلۂ رحم کی اجازت نکلے نہ جملہ نساء وصبیان کو تعمیم مقبول کہ اگرچہ وُہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر حکمت غلظت سے مستثنیٰ

Marfat.com

نہیں اہل عہدو ذمہ کی عورتیں بچے اُن کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہد حربیوں کے زنان و اطفال اُن کے حکم میں قال تعالیٰ من ذکر او انثی بعضکم من بعض مرد و عورت ایک دوسرے سے

یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں صحاح ستہ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنان و صبیان کفار کے بارے میں فرمایا ھم منھم وُہ اُنہیں میں سے ہیں ولہذا ہمارے ائمہ کرام نے حربی کو صدقۂ نافلہ دینے کی ممانعت سے اُن کی عورتوں بچوں کسی کو مستثنیٰ نہ فرمایا حکم عام دیا۔

جامع صغیر امام محمد و ہدایہ و درر و غایہ و کفایہ و جوہرہ و مستصفی پھر نہایہ و غایۃ البیان و فتح القدیر و بحر الرائق و کافی و تبیین و تفسیر احمدی و فتح اللہ المعین و غنیۃ ذوی الاحکام کتب معتمدہ کی عبارتیں اوپر گزریں، معراج الدرایہ میں ہے:

صلتہ لا یکون برا شرعا و لذا لم یجز التطوع الیہ۔	حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں اس لیے اُسے نفل خیرات دینا بھی حرام ہے۔

غایہ امام اکمل میں ہے:

التصدق علیھم مرحمۃ بھم و مواساۃ وھی منافیۃ لمقتضی الآیۃ۔	اُنھیں خیرات دینا اُن پر ایک طرح کی مہربانی اور اُن کی غمخواری ہے اور یہ حکم قرآن مجید کے خلاف ہے۔

امام برہان الدین صاحب ذخیرہ نے محیط پھر علامہ جوی زادہ پھر علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا:

لا یجوز للمسلم بر الحربی۔	حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ائمہ کی نظر ایسی ہی غائر و دقیقہ رس ہے جب کبھی تنقیح تام کی جاتی ہے جو انھوں نے تحقیق فرمایا وہی گل کھلتا ہے ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

مستامن کے لیے مسئلہ ہبہ و وصیت کی تحقیق

تنبیہ سوم مستامن کے بارے میں عبارات مختلف آئیں کثیر روایات

Marfat.com

مذکورہ میں مطلقاً حربی سے نیک سلوک کی ممانعت ہے جس میں مستامن بھی داخل اور نہر سایہ و تبیین و بحرالرائق و ابوالسعود کی عبارات میں اُس سے ممانعت کی صاف تصریح گزری لیکن بعض روایات سے اُس کے لیے رخصت ثابت فتاوٰی عالمگیریہ میں ہے:

لا باس بان یصل الرجل المسلم المشرک قریبا کان او بعیدا محاربا کان او ذمیا واراد بالمحارب المستامن واما اذا کان غیر المستامن فلا ینبغی للمسلم ان یصلہ بشئ کذا فی المحیط۔	کوئی حرج نہیں کہ مسلمان مشرک سے کوئی مالی سلوک کرے خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، حربی ہو یا ذمی، حربی سے مستامن مراد لیا اور اگر حربی غیر مستامن ہو تو مسلمان کو سزاوار نہیں کہ اُس کے ساتھ کوئی نیک سلوک کرے ایسا ہی محیط میں ہے۔

امام ملک العلماء نے بدائع میں مستامن کے لیے وصیت کا جواز مبسوط سے نقل کیا پھر فرمایا: امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عدم جواز مروی ہوا اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے موافق تر ہے کہ وہ مستامن کے لیے صدقات حرام فرماتے ہیں یونہی وصیت بھی پھر فرمایا بعض نے کہا اُس کے لیے جواز و عدم جواز صدقات میں ہمارے اصحاب سے دو روایتیں ہیں تو وصیت بھی انھیں دونوں روایتوں پر ہوگی عبارت یہ ہے شرائط وصیت باعتبار موصی لہ میں فرمایا:

ومنہا ان لا یکون حربیا غیر مستامن فان کان لا تصح الوصیۃ لہ من مسلم او ذمی وان کان مستامنا ذکر فی الاصل انہ یجوز لانہ فی عہدنا فاشبہ الذمی وروی عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ لا یجوز وھذہ	ایک شرط جواز وصیت کی یہ ہے کہ حربی غیر مستامن نہ ہو ایسا ہو تو اس کے لیے وصیت باطل ہے مسلمان کرے خواہ ذمی اور اگر حربی مستامن ہو تو امام محمد نے مبسوط میں ذکر فرمایا کہ جائز ہے اس لیے کہ وہ بھی ہمارے معاہدہ میں ہے تو ذمی سا ہوا اور امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

Marfat.com

الرواية بقول اصحابنا	روایت ہے کہ حربی مستأمن کے لیے بھی
رحمهم الله تعالیٰ اشبه	وصیت جائز نہیں اور یہی روایت ہمارے
فانهم قالوا لا یجوز صرف	ائمہ کے قول سے زیادہ موافق ہے اس لئے
الکفارة والنذر وصدقة	کہ وہ فرماتے ہیں کہ حربی مستامن کو بھی
الفطر والاضحیة الی	نذر وکفارہ وصدقہ فطر و قربانی کا گوشت
المستأمن ویجوز صرفها	دینا جائز نہیں اور ذمی کو جائز ہے اس لیے
الی الذمی لانا ما نهینا عن	کہ ذمیوں کے ساتھ احسان کی ہمیں ممانعت
بر اهل الذمة لقوله تعالیٰ لا	نہ فرمائی گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمھیں
ینهٰکم الله عن الذین لم یقاتلوکم	اُن سے منع نہیں فرماتا جو تم سے دین
فی الدین وقیل ان فی التبرع	میں نہ لڑیں اور کہا گیا کہ زندگی میں حربی
علیه فی حال الحیاة بالصدقة	مستامن کو کچھ ہبہ یا خیرات دینے
والهبة روایتین عن اصحابنا	میں ہمارے ائمہ سے دو روایتیں ہیں تو
فالوصیة له علی تلك الروایتین	اس کے لیے وصیت بھی نہیں دو
ایضًا۔	روایتوں پر رہے گی۔

اس پر تمام کلام ونقض وابرام رد المحتار پر ہمارے حاشیہ جد المتار میں مذکور جس سے اطالت کی یہاں حاجت نہیں سیر کبیر سے حربی کے لیے اشعار جواز نقل کیا گیا مگر اُس میں حربی فی دارہ کے لیے تصریح ہے محیط پھر قاضی زادہ نے اس کی عبارت یہ نقل کی:

لو اوصی مسلم لحربی والحربی فی	اگر مسلمان نے کسی حربی کے لیے وصیت
دار الحرب لا یجوز فان خرج	کی اور حربی دار الحرب میں تھا جائز نہیں پھر
الحربی الموصی له الی دار	اگر جس حربی کے لیے وصیت تھی امان
الاسلام بامان واراد اخذ	لے کر دار الاسلام میں آئے اور اپنی وصیت
وصیة لم یکن له من ذلك شئ	لینا چاہے اُسے اُس میں سے کچھ نہ ملیگا
وان اجازت الورثة لان	اگرچہ وارث اجازت بھی دے دیں

Marfat.com

الوصیۃ وقعت بصفۃ البطلان	کہ وصیت سرے سے باطل واقع ہوئی
فلا تعمل اجازۃ الورثۃ فیہا۔	تو وارثوں کی اجازت اُس میں کام دیگی۔

اقول ہاں فی دارہ کی قید اور سیاق کلام سے مستامن کے لیے جواز نکلتا ہے کما لا یخفی وبہ اندفع ایراد المحیط ثم نتائج الافکار علیہم تو یہ اُسی توفیق کی طرف مشیر جو علامہ مولی خسرو نے درر میں کی اور تنویر نے اُسے متن میں لیا کہ مستامن کے لیے صحیح اور غیر مستامن کے لیے ناجائز درر میں اسے بحث ورد ٹھہرایا حالانکہ منصوص ہے وہی ہدایہ جس سے گزرا کہ حربی کے لیے وصیت باطل اُسی میں ہے کہ مستامن کے لیے صحیح باب وصیۃ الذمی میں فرمایا:

اذا دخل الحربی دارنا بامان	جب حربی اماں لے کر دار الاسلام میں آئے
فاوصی لہ مسلم بوصیۃ	اور اُس وقت مسلمان اُس کے لیے
جاز لانہ مادام فی دار الاسلام	کچھ وصیت کرے تو جائز ہے اس لیے
فھو فی المعاملات بمنزلۃ الذمی۔	کہ وہ جب تک دار الاسلام میں ہے
	معاملات میں بمنزلہ ذمی ہے۔

اقول اور یہی مفاد کریمتین ممتحنہ ہے کہ معاہد کے لیے رخصت اور غیر معاہد سے ممانعت اور مستامن بھی مثل ذمی معاہد ہے اگرچہ اُس کا عہد موقت ہے کما تقدم عن البدائع والہدایۃ اور وصیت[1] وصدقہ میں فرق کی کچھ وجہ نہیں کہ دونوں بر وصلہ ہیں خصوصاً کریمہ لا ینھٰکم اللہ کا نزول ہی دربارۂ مستامن ہُوا تو الیسی تخصیص کہ اصل سبب کی نفی کردے کیونکر روا ہو جس طرح شرح سیر کبیر کا اطلاق کہ ہرگونہ حربی کے لیے جواز کا موہم ہے کیونکر مقبول ہو سکتا ہے کہ کریمۂ انما ینھٰکم اللہ کا صاف منافی ہے اور[2] یہ کہنا کہ اس میں موالات سے ممانعت ہے نہ صلہ سے۔ اقول محض بے معنی ہے موالات ہر کافر سے قطعاً حرام ہے اگرچہ ذمی ہو اگر صلہ ہر حربی کے لیے بھی جائز ہو تو فریقین میں فرق کیا رہا حالانکہ صریح نزول

---

[1] تعریض بما فی رد المحتار ۱۲ منہ غفر لہ

[2] تعریض بما فی بعض التفاسیر ۱۲ منہ غفر لہ

Marfat.com

کہ بتین اثبات فرق کے لیے تو قطعاً[1] کریمۂ ثانیہ میں صلہ ہی کو موالات فرمایا اور اُسی سے منع کیا لاجرم اس کی صحیح تاویل وہی ہے جو ابھی محیط و ہندیہ سے گزری کہ حربی سے مستامن یعنی معاہد مراد ہے لاجرم اسی ہندیہ میں تاتارخانیہ سے ہے:

ذکر الامام رکن الاسلام علی السغدی اذا کان حربیا فی دار الحرب وکان الحال حال صلح ومسالمة فلا باس بان یصله۔	امام رکن الاسلام علی سغدی نے فرمایا جب حربی دار الحرب میں ہو اور وہ وقت صلح ومعاہدہ التوائے جنگ کا وقت ہو تو اُس سے مالی سلوک میں حرج نہیں۔

اس تحقیق سے بہت عبارات میں توفیق ہو گئی جن میں حربی کے لیے مطلقاً ممانعت ہے جیسے ارشاد جامع صغیر وکتب کثیرہ اُن میں حربی غیر معاہد مراد ہے لاجرم کافی پھر درر پھر نتائج الافکار نے کلام جامع صغیر یوں نقل کیا:

الوصیة للحربی وھو فی دارھم باطلة لانھا بر وصلة وقد نھینا عن بر من یقاتلنا لقولہ تعالٰی انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین۔	حربی کہ دار الحرب میں ہو اس کے لیے وصیت باطل ہے اس لیے کہ وہ احسان ونیک سلوک ہے اور حربی کے ساتھ نیک سلوک سے ہمیں منع فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اللہ تمہیں اُن سے منع کرتا ہے جو دین میں تم سے لڑے۔

جامع صغیر شریف کے متعدد نسخے حاضر اُس کی عبارت صرف اس قدر ہے:

الوصیة لاھل الحرب باطلة۔	حربیوں کے لیے وصیت باطل ہے۔

اور یہی اُس سے ہدایہ متن ہدایہ میں منقول نہ اُس میں تعلیل ہے نہ لفظ وھو فی دارھم ضرور یہ بعض شروح جامع کی عبارت ہے جسے کافی نے حسب عادت علما جامع کی طرف نسبت فرمایا تو

---

[1] اسیر معالم وخازن وکبیر وتفسیر ابن عباس کے نصوص ابھی آتے ہیں۔

Marfat.com

شارح نے اطلاق جامع کو غیر مستامن پر حمل کیا اور جن میں مطلق جواز ہے جیسے عبارت شرح سیر کبیر جس کو محیط نے اُسی عادت کی بناء پر سیر کبیر کی طرف نسبت کیا اُن میں مستامن و معاہد مقصود جس طرح خود محیط نے تصریح کی کہ:

اراد بالمحارب المستامن۔ — حربی سے مستامن مراد لیا۔

اسی طرح عبارت موطائے امام محمد:

لاباس بالھدیۃ الی المشرک بالمحارب مالم یھد الیہ سلاحا او درعا وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا۔ — حربی مشرک کو ہدیہ دینے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یا زرہ کا بھیجنا نہ ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ ٹھیک عین مجانا ہے اور امام محمد جامع صغیر میں صاف فرما چکے کہ اُن کے لیے وصیت باطل تو ہدیہ کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر اُسی فرق سے کہ معاہد کے لیے جائز اور غیر معاہد کے لیے ناجائز جس طرح خود امام نے سیر کبیر میں اشعار فرمایا اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل کشف حجاب فرما دیا کہ فرمایا حربی کے لیے باطل پھر فرمایا مستامن کے لیے جائز ردالمحتار میں ہے:

نص محمد فی الاصل علی عدم جواز الوصیۃ للحربی صریحاً۔ — امام محمد نے اصل میں روشن تصریح فرمائی کہ حربی کے لیے وصیت جائز نہیں۔

بدائع امام ملک العلماء سے گزرا:

وان کان مستامنا ذکر فی الاصل انہ یجوز۔ — امام محمد نے اصل میں فرمایا کہ کافر اگر مستامن ہو تو اس کے لیے وصیت جائز ہے۔

لہ فلاعلیک مما وقع فی زکاۃ ش من عزوہ لمحمد فی السیر الکبیر فقد ابان الصواب الوصایا ناقلا عن العلامہ نوح افادہ ان مرادھم ما ذکر فی شرح السیر الکبیر للسرخسی ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

خانیۂ امام فقیہ النفس میں ہے:

اوصی مسلم لحربی مستأمن بثلث ماله ذکر فی الاصل انه یجوز وقیل هذا قول محمد وعن ابی حنیفة فی روایة لا تجوز وان لم یکن مستامنا لا تجوز فی قولهم۔

کسی مسلمان نے حربی مستامن کے لیے اپنے تہائی مال کی وصیت کی مبسوط میں فرمایا یہ جائز ہے بعض نے کہا یہ قول امام محمد کا ہے اور امام اعظم سے ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور اگر حربی مستامن نہ ہو تو بالاتفاق ناجائز ہے۔

رہا شرح سرخسی میں یہ استدلال کہ قحط مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانسو اشرفیاں ابو سفیان و صفوان بن امیہ کو عطا فرمائیں کہ فقرائے مکہ پر تقسیم کریں اوّل واقعۂ عین کے لیے عموم نہیں ہوتا ممکن کہ وہ زمانۂ صلح و معاہدہ ہو معہذا ابو سفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مؤلفۃ القلوب سے تھے ممکن کہ اس مد سے عطا فرمائی ہوں پھر بھی وہ عبارات باقی رہیں جن میں مستامن کے لیے بھی عدم جواز کا صریح ارشاد ہے یونہی وہ کہ حربی غیر معاہد کے لیے بھی جواز اُن کا مفاد ہے ہندیہ میں محیط سے ہے:

لو ان عسکرا من المسلمین دخلوا دار الحرب فاهدی امیرهم الی ملك العدو هدیة فلا باس به۔

اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہوا اور سپہ سالار دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ ہدیہ بھیجے کچھ مضائقہ نہیں۔

ائمہ لیڈروں پر سخت اشد عبارات

ظاہر ہے کہ فے وہی مال ہے کہ کافر سے بے لڑے قہراً لیا جائے اور لڑکر لیں تو غنیمت اور ایام معاہدہ کے ہدایا قہراً نہیں شرح سیر کبیر میں ہے:

لو وادع الامام قوما من اهل الحرب سنة علی مال دفعوه الیه جاز لو خیرا للمسلمین

اگر سلطان اسلام نے حربیوں کے کسی گروہ سے سال بھر کے لیے صلح کر لی اور اس پر کچھ مال اُن سے لے لیا تو اگر یہ مسلمانوں کے

Marfat.com

ثم ھذا المال لیس بفیٔ ولا غنیمۃ
حتی لا یخمس ولکنہ کالخراج
یوضع فی بیت المال لان الغنیمۃ
اسم لمال یصاف بایجاف
الخیل والرکاب والفیٔ اسم
لما یرجع من اموالھم الی یدینا
بطریق القھر وھذا یرجع
الینا بطریق المراضاۃ۔

حق میں بہتر ہو تو جائز ہے پھر یہ مال نہ فیٔ ہے
نہ غنیمت یہاں تک کہ اُس سے خمس نہ لیا
جائے گا ہاں وُہ خراج کی طرح ہے خزانہ
مسلمین میں داخل کیا جائے گا۔ اس لیے
کہ غنیمت اُس مال کا نام ہے جو گھوڑے
اُونٹ دوڑا کر یعنی لڑ کر ملے اور فیٔ اس
مال کا نام ہے جو ہمیں اُن سے بطور غلبہ
ہاتھ آئے اور یہ تو ہم کو بطور رضامندی حاصل ہوا۔

خیالات لیڈران کا قلع قمع اُس توفیق انیق ہی سے ہو گیا یہ دونوں قسمیں ان پر باشد ہیں اُن کے دونوں مزعوم کا سخت رد ہیں قسم اول نے حربی معاہد کے ساتھ بھی ذرا سا سلوک مالی حرام فرمایا اُن کے فقیر گداگر کو بھیک دینا تک بتایا اور لیڈروں نے نامعاہد مشرکوں سے وداد و اتحاد منایا بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد کا کلنک لگایا۔ قسم دوم نے خود محارب و نامعاہد حربیوں کو ہدیہ دینا لینا جائز ٹھہرایا لیڈروں کے مطلقاً ترک تعاون کی فرضیت کا دربا جلایا خیر انھیں اسی طرح ہر طرف کی ضرب و جرح و رد و طرح میں چھوڑیے جانب توفیق باگ موڑیے۔

سلوک مالی کی اقسام

فاقول سلوک مالی تین طرح ہے مرحمت مکرمت مکیدت اوّل یہ کہ محض اُسے نفع دینا خیر پہنچانا مقصود ہو یہ مستامن و معاہد کے لیے بھی حرام ہے امان و معاہدہ کف ضرر کے لیے ہے نہ کہ اعداء اللہ کو بالقصد ایصال خیر کے واسطے سوم یہ کہ مصلحت اسلام و مسلمین کے لیے محاربانہ چال ہو یہ حربی محارب کے واسطے بھی جائز کہ حقیقت بر وصلہ ہے اسے علاقہ نہیں دوم یہ کہ اپنی ذاتی مصلحت مثل مکافات احسان ولحاظ رحم کے لیے کچھ مالی سلوک یہ معاہد سے جائز نامعاہد سے ممنوع۔

موالات کی تقسیم اور اُس کے احکام

تحقیق مقام یہ ہے کہ موالات دو قسم ہے اوّل حقیقیہ جس کا ادنیٰ رکون یعنی میلان قلب ہے۔ پھر وداد پھر اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف و طمع انقیاد پھر تبتل بہ جمیع وجوہ ہر کافر سے

Marfat.com

مطلقاً ہر حال میں حرام ہے۔

میل طبعی کا حکم قال اللہ تعالیٰ:

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا	ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں
فتمسکم النار۔	آگ چھوئے۔

مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زن حسینہ کی طرف کہ جس طرح بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی اس تصور سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے بقدر قدرت اُس کا دبانا یہاں تک کہ بن پڑے تو فنا کر دینا لازم ہے کہ تنے مستمر ہیں بقا کے لیے حکم ابتدا ہے کہ اعراض ہر آن متجدد ہیں آنا بے اختیار تھا اور جانا یعنی ازالہ قدرت میں ہے تو رکھنا اختیار موالات ہوا اور یہ حرام قطعی ہے ولہٰذا جس غیر اختیاری کے مبادی اُس نے باختیار پیدا کیے اُس میں معذور نہ ہوگا جیسے شراب کہ اُس سے زوال عقل اس کا اختیاری نہیں مگر جبکہ اختیار سے پی تو زوال عقل اور اُس پر جو کچھ مرتب ہو سب اسی کے اختیار سے ہوا قال تعالیٰ:

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا	اے ایمان والو اپنے باپ بھائیوں
اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا	کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر
الکفر علی الایمان ومن یتولھم	کفر پسند کریں اور تم میں جو اُن سے
منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون ○	دوستی رکھے گا وہی پکا ظالم ہوگا۔

تفسیر کبیر و نیشاپوری و خازن و جمل وغیرہا میں ہے:

انہ تعالیٰ لما امر المومنین بالتبری	جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں سے
عن المشرکین وبالغ فی ایجابہ	بیزاری کا حکم دیا اور بتاکید شدید اُسے
قالوا کیف تمکن ھذہ المقاطعۃ	واجب فرمایا بعض مسلمانوں نے کہا آدمی کا
التامۃ بین الرجل وبین ابیہ	اُس کے باپ اور ماں اور بھائی سے یہ

لہ جب مجرد میلان قلب کو حرام و موجب عذاب نار فرمایا تو وداد و اتحاد و انقیاد و تبتل کس قدر سخت کبیرہ و موجب عذاب اشد ہوں گے لیڈر وداد و اتحاد و انقیاد سب خود قبول رہے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

Marfat.com

وامه واخيه فقد ذكر الله تعالیٰ ان الانقطاع عن الآباء والاولاد والاخوان واجب بسبب الكفر.

پورا انقطاع کیونکر ممکن ہے اس پر رب عزوجل نے فرمایا کہ باپ اور اولاد اور بھائیوں سے اُن کے کفر کے سبب پورا انقطاع ہی لازم ہے۔

موالات صوریہ کے احکام دوم صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو یہ بحالت ضرورت ومجبوری صرف بقدر ضرورت ومجبوری مطلقاً جائز ہے قال تعالیٰ:

الا ان تتقوا منهم تقٰة۔

مگر یہ کہ تمہیں اُن سے پورا واقعی خوف ہو۔

بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدم اظہار عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر اکتفا کرے اور اظہار محبت کی ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلودار بات کہے صریح کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت۔ ابنائے جریر و منذر و ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی:

نهى الله المؤمنين ان يلاطفوا الكفار ويتخذوهم وليجة من دون المؤمنين الا ان يكون الكفار عليهم ظاهرين اولياء فيظهرون لهم اللطف ويخالفونهم في الدين وذلك قوله تعالیٰ الا ان تتقوا منهم تقٰة۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ کافروں سے نرمی کریں اور مسلمانوں کے سوا اُن میں سے کسی کو رازدار بنائیں مگر یہ کہ کافر اُن پر غالب والیان ملک ہوں تو اُس وقت اُن سے نرمی کا اظہار کریں اور دین میں مخالفت رکھیں اور یہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا ارشاد مگر یہ کہ تم کو اُن سے واقعی پورا خوف ہو۔

مدارک میں ہے:

ای ان یکون للکافر علیک سلطان فتخافه علی نفسك وما لك

یعنی مگر یہ کہ کافر کی تجھ پر سلطنت ہو تو تجھے اُس سے اپنے جان و مال کا خوف ہو

Marfat.com

فحينئذ يجوز لك اظهار الموالاة وابطان المعاداة۔

اس وقت تجھے جائز ہے کہ اُس سے دوستی ظاہر کرے اور دشمنی چھپائے۔

کبیر میں ہے:

وذلك بان لا يظهر العداوة باللسان بل يجوز ايضاً ان يظهر الكلام الموهم للمحبة والموالاة ولكن بشرط ان يضمر خلافه وان يعرض في كل ما يقول۔

یہ یوں ہے کہ زبان سے دشمنی ظاہر نہ کرے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ایسا کلام کہے جو محبت و دوستی کا وہم دلائے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں اُس کے خلاف ہو اور جو کچھ کہے پہلو دار بات کہے۔

صوریہ کی اعلیٰ قسم مداہنت ہے اس کی رخصت صرف بحالت مجبوری و اکراہ ہی ہے اور ادنیٰ قسم مدارات یہ مصلحت بھی جائز قال تعالیٰ:

وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مأمنه۔

اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اُسے پناہ دو تاکہ کلام الٰہی سُنے پھر اُسے اُس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔

ظاہر ہے کہ اس وقت غلظت وخشونت منافی مقصود ہوگی۔

مدارات کا بیان

مدارات صرف اس ترک غلظت کا نام ہے اظہار الفت ورغبت پھر کسی قسم اعلیٰ میں جائے گا اور اُسی کا حکم پائے گا۔ مدارات و مداہنت کے بیچ میں موالات صوریہ کی دو قسمیں اور ہیں بر و اقساط اور معاشرت۔ یہ نو صورتیں موالات کی ہوئیں اور دسویں کی مکمل مجرد معاملت ہے کہ نہ میلان پر مبنی نہ اُس سے مبنی بہ سوائے مرتد ہر کافر سے جائز ہے جب تک کسی محظور شرعی کی طرف منجر نہ ہو معاشرت کے نیچے افعال کثیرہ ہیں۔ سلام کلام مصافحہ مجالست مساکنت مؤاکلت تقریبوں میں شرکت عیادت تعزیت اعانت استعانت مشورت وغیرہا ان سب کے صور وشقوق کی تفصیل اور ہر صورت پر بیان حکم ودلیل ایک مستقل رسالہ چاہے گا یہاں بر وصلہ سے بحث ہے جس کی

Marfat.com

ہم نے تین قسمیں بیان کیں قسم اول کہ بے اپنی کسی غرض صحیح کے بالقصد ایصال نفع وخیر منظور ہو یہ بے رغبت ومیلان قلب متصور نہیں تو موالات حقیقیہ ہے اور مطلقاً قطعاً حرام قطعی باقی دو قسمیں کہ اپنی غرض ذاتی یا مصلحت دینی مقصود ہو موالات صوریہ کی ایک ہلکی قسم ہیں اگرچہ مجرد ترک غلظت پر ان میں شے زائد ہے ان دو میں فرق یہ ہے کہ قسم دوم بھی اگرچہ حقیقت موالات سے برکراں ہے اور صورۃً بھی کوئی قوی دلیل نہیں مگر معنیً کچھ اُس کی نفی وضد بھی نہیں اور سوم حقیقۃً معادات وقصد اضرار ہے لہذا حربی محارب سے بھی جائز ہوئی کہ اب وہ ظاہری صورت خدعہ اور چال رہ گئی والحرب خدعة کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنا کیسا اشد حرام وکبیرہ ہے لیکن اگر مثلاً اس لیے ہو کہ وہ تعاقب کرتے چلے آئیں اور آگے اسلامی کمین ہے جب اُس سے گزریں اُن کے پیچھے سے کمین کا لشکر نکلے اور آگے سے یہ لوٹ پڑیں اور کافر گھر جائیں تو ایسا فرار بہت پسندیدہ ہے کہ یہ صورۃً فرار معنیً کرار ہیں قال تعالیٰ:

ومن یولهم یومئذ دبرہ الا متحرفا — جہاد کے دن جو کوئی کافروں کو پیٹھ دکھائیگا
لقتال او متحیزا الی فئة فقد — سوا اُس کے جو لڑائی کے لیے کنارہ کرنے
باء بغضب من الله ومأوٰه — یا اپنے جتھے میں جگہ لینے کو جائے وہ بیشک
جهنم وبئس المصیر ۝ — اللہ کے غضب میں پڑا اور اُس کا ٹھکانا
جہنم ہے اور وہ کیا ہی بُری پھرنے کی جگہ۔

حربی غیر معاہد سے موالات کی حالی صورت بھی حرام ہے

اور دوم ان سے جائز نہیں کہ حقیقت معادات سے خالی اور صورت موالات حالی یہ صرف معاہدین کے لیے ہے۔

• تنزیلا للناس منازلهم۔ — ہر شخص کو اُس کے مرتبے پر رکھنے کے لیے۔

اور غیر معاہد کے لیے یہ بھی موالات ممنوعہ ہی ہے اوپر گزرا کہ مولیٰ عزوجل نے اُن سے صوریہ کو بھی مثل حقیقیہ منع فرمایا اور اُس کا نام بھی مودت ہی رکھا کہ تلقون الیهم بالمودة تسرون الیهم بالمودة یہ ہے تحقیق انیق متکفل توفیق وتطبیق والحمد لله علی حسن التوفیق۔

Marfat.com

آیات ممتحنہ میں بر و معاملات سے کیا مراد

اس تحقیق سے روشن ہُوا کہ کریمۂ لا ینھٰکم میں بر سے صرف صورت اوسط مراد ہے کہ اعلیٰ معاہد سے بھی حرام اور ادنیٰ غیر معاہد سے بھی جائز اور آیت فرق کے لیے اُتری ہے نیز ظاہر ہُوا کہ کریمۂ انما ینھٰکم میں تولوھم سے یہی بر و صلہ مراد ہے کہ مقابلہ و فرق فریقین ظاہر ہو لاجرم تفسیر معالم و تفسیر کبیر میں ہے :

ثم ذکر الذین ینھاھم عن صلتھم فقال انما ینھٰکم اللّٰہ الاٰیۃ۔	پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا بیان فرمایا جن سے نیک سلوک کی ممانعت ہے کہ فرمایا اللہ تمھیں اُن سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے۔

تنویر المقباس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

(انما ینھٰکم اللّٰہ عن الذین) ان صلۃ الذین (ان تولوھم) ان تصلوھم۔	اللہ تمھیں اُن سے منع فرماتا ہے یعنی اُن کے ساتھ نیک سلوک سے کہ اُن سے موالات یعنی کوئی نیک سلوک کرو۔

معنی اقساط کی تحقیق

تنبیہ چہارم معنی اقساط میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہُوئے :

اوّل کشاف و مدارک و بیضاوی و ابوالسعود و جلالین میں اُسے بمعنی عدل ہی لیا اوّلین میں اور واضح کر دیا کہ و لا تظلموھم امام ابوبکر ابن العربی نے اس پر ایراد کیا کہ عدل و منع ظلم کا حکم معاہد سے خاص نہیں حربی محارب کو بھی قطعاً عام ہے اور وُہ صرف رخصت نہیں بلکہ قطعاً واجب، قال تعالیٰ :

ولا یجرمنکم شناٰن قوم علٰی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی۔	کسی قوم کی عداوت تمھیں عدل نہ کرنے پر باعث نہ ہو عدل کرو وہ پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے۔

یہ تقریر ایراد ہے اور اسے قرطبی و خطیب شربینی پھر جمل نے مقرر رکھا۔

دوم عدل سے صرف وفائے عہد مراد ہے اسے کبیر میں مقاتل سے نقل کیا اور یہی

Marfat.com

تنویر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی؛

ان تقسطوا علیھم تعدلوا بینھم بوفاء العھد ان اللہ یحب المقسطین العادلین بوفاء العھد۔	اُن کے ساتھ اقساط کی اجازت فرماتا ہے یعنی جو معاہدہ اُن کے ساتھ ہُوا اُسے پُورا کرو یہ عدل ہے بے شک اللہ تعالیٰ اقساط والوں کو دوست رکھتا ہے جو وفائے عہد سے عدل کرتے ہیں۔

اگر کہیے معاہد سے وفائے عہد بھی واجب ہے نہ صرف رخصت اقول وفا واجب ہے اتمام مدت واجب نہیں مصلحت ہو تو نبذ جائز۔ قال تعالیٰ؛

فانبذ الیھم علی سواء۔	ان کی طرف یکساں حالت پر نبذ کر دو۔[1]

اب ایراد بھی نہ رہا اور بر وقسط دو جدا چیزیں ہوگئیں اور ان اللہ یحب یہاں بھی بلا تکلف ہے اور اسے ماثور ہونے کا بھی شرف حاصل اگرچہ سند ضعیف ہے تو یہی اسلم و اقوی ہے۔

سوم عدل سے مراد صرف عدل بالبر ہے ابن جریر و معالم و خازن میں ہے: تعدلوا فیھم بالاحسان والبر۔ ابن العربی و قرطبی و شربینی و نیشاپوری و جمل نے اس کی یُوں توجیہ کی کہ اقساط قسط بمعنی حصہ سے یعنی اپنے مال سے کچھ دینا۔

اقول یعنی اب تخصیص عدل کی حاجت نہ ہُوئی کہ معنی عدل ہی سے عدول ہو گیا مگر بہر حال اقساط بر سے جدا چیز نہ ہُوا اور ظاہر عطف مغایرت ہے۔

---

[1] جن کفار سے ایک مدت تک معاہدہ ہو اور مصلحت اسلام اس کا ترک چاہے فرض ہے کہ اُن کو اطلاع کر دی جائے ہوشیار ہو جاؤ اب ہم تم سے معاہدہ رکھنا نہیں چاہتے اس کا نام نبذ ہے اس میں فرض ہے کہ اگر اس وقت وہ امن کی جگہ نہ ہوں تو اتنی مہلت دی جائے کہ وہ اپنی امان کی جگہ پہنچ جائیں اور اگر باطمینان معاہدہ وہ اپنے قلعے خراب کر چکے ہوں تو فرض ہے کہ اتنی مدت دی جائے جس میں وہ اپنے قلعے بدستور درست کر لیں یہاں سے یکساں حالت کے معنی کھل گئے یعنی یہ نہ ہو کہ اپنا سامان ٹھیک کر کے اُن کی غفلت میں نبذ کر دو اور اُنھیں درستی سامان کی مہلت نہ دو یہ ہے اسلام کا انصاف۔ والحمد للہ ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

وانا اقول وباللہ التوفیق ممکن کہ عدل سے عدل فی البر مراد ہو نہ بالبر اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ماں عہد معاہدہ میں آتی ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس سے صلہ کا مسئلہ پوچھتی ہیں اُس پر یہ آیہ کریمہ اُترتی ہے وُہ اگر کچھ ہدیہ نہ لاتی یہ اپنی طرف سے صلہ کرتیں یا جتنا وُہ لائی اُس سے زائد دیتیں تو کل یا قدر زائد ان کی طرف سے احسان ہوتا یہ بِر ہے اُتنا ہی دیتیں تو دینے میں عدل یعنی مساوات ہوتی یہ اقساط ہے آیۂ کریمہ نے معاہد سے دونوں صورتوں کی اجازت فرمائی اب یہ آیت زیادت ومساوات دونوں کی اجازت اور اُن میں تقدیم ذکر زیادت میں آیت تحیت کی نظیر ہوگی اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا جب تمھیں سلام کیا جائے تو اُس سے زیادہ الفاظ جواب میں کہو یا اُتنے ہی واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ یہ ہے بتوفیق اللہ تعالیٰ تفسیر کریمۂ ممتحنہ میں تمام کلام کہ ان اوراق کے غیر میں نہ ملے گا والحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا والہٖ وذویہ امین والحمد للہ رب العٰلمین۔

بالجملہ عطر ارشادات ائمہ ونتیجہ تنقیحات مہمہ یہ ہوا کہ کریمۂ ممتحنہ میں اگر قتال سے قتال بالفعل مراد ہو تو یقینًا آیات کثیرہ سے منسوخ جس کے نسخ پر تصریحات جلیلہ مذکورہ کے علاوہ مبسوط وعنایہ وکفایہ وتبیین وبحر الرائق وردالمحتار کے نصوص کا اور اضافہ ہوا یہ جواب اول تھا اور اگر مطلق قتال مقصود کہ ہر حربی غیر معاہد میں موجود تو ضرور آیت محکم اور مشرکین ہند کو اُس میں داخل کرنا شدید ظلم وستم یہ جواب دوم ہوا اور یہی مذہب جمہور ومشرب منصور ومسلک ائمہ حنفیہ صدور ہے مسلم حنفی بننے والی ہندو پرستی نے نہ حنفیت قائم رکھی نہ حلیفیت نہ مذہب ہی برقرار رکھا نہ شریعت ذٰلک ھو الخسران المبین o ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم دو جواب تو یہ ہوئے۔

لیڈروں کو تیسرا جواب ثالثًا واے غربت اسلام وانصاف کیا کوئی ان سے اتنا کہنے والا نہیں کہ ہندوؤں کے بالفعل محاربین سے بھی تمھیں عداوت کا اقرار ہاتھی کے دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور کیا تمھیں نہیں ہو کہ جب وُہ محاربین قاتلین ظالمین کافرین گرفتار ہوتے اُن پر ثبوت اشد جرائم کے انبار ہوئے

Marfat.com

تمھاری چھاتی دھڑکی تمھاری ماتا پھڑکی گھبرائے تلملائے سٹپٹاتے جیسے اکلوتے کی پھانسی سُن کرماں کو درد آتے فوراً گرما گرم دُھواں دھار ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ہے ہے یہ ہمارے پیارے ہیں یہ ہماری آنکھ کے تارے ہیں اُنھوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا جلایا پھونکا مسجدیں ڈھائیں قرآن پھاڑے یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنجی تھی ہمیں اس کی مطلق پرواہ نہیں یہ ہمارے سگے ہیں کوئی سوتیا ڈاہ نہیں ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی برتن ایک دوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے ان کے درد سے ہمیں غش پر غش آتا ہے ان کا بال بیکا ہوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا[1] ان کو معافی دی جائے فوراً ان سے درگزر کی جائے یہ ہے آیۂ ممتحنہ پر تمھارا عمل یہ ہے الذین قاتلوکم فی الدین سے تمھاری جنگ وجدل یہ ہے واحد قہار کو تمھارا پیٹھ دینا یہ ہے کلام جبار سے تمھارا مچیٹا لینا اُن تمھارے سگوں نے قرآن مجید پھاڑے تم نے اُس کے احکام پاؤں تلے مل ڈالے اُنھوں نے مسجدیں ڈھائیں تم نے رب المسجد کے ارشاد دولتیوں سے کچل ڈالے۔ قرآن چھوڑا ایمان چھوڑا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُنہ موڑا اور اُن کے دشمنوں اُن کے اعدا سے رشتہ جوڑا یہ تمھیں اسلام کا بدلا ملا۔

بئس للظٰلمین بدلا ○	اف ہے تم پر ظالموں نے کیا ہی برا عوض پایا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ تمھیں آیۂ ممتحنہ پڑھنے کا کیا مُنہ ہے تمھارا پڑھنا یقیناً مصداق

رب تالی القراٰن والقراٰن یلعنہ۔	بہتیرے وہ ہیں کہ وہ تو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن اُنھیں لعنت فرما رہا ہے۔

ہے کیا اسی آیت کا تتمہ نہیں:

ومن یتولھم منکم فاولئٰک ھم الظٰلمون۔	تم میں جو ان سے دوستی رکھے تو وہی پکے ظالم ہیں۔

---

[1] بعض مفتیان بے انصاف اسے دیکھیں جنھوں نے لکھا تھا کہ "اگر کوئی ہندو اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے بر و قسط ناجائز"۔ ع

یہی اقرار یہی قول یہی وعدہ تھا الخ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

Marfat.com

جو اُن سے موالات کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بالفعل مقاتلین فی الدین سے موالات کی تو تم بحکم قرآن ظالمین ہُوئے یا نہیں اور یہی قرآن فرماتا ہے :

الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین ۔ سُن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ۔

تو بحکم قرآن ایسے لوگ لعین ہُوئے یا نہیں اب وُہ فتوے اب کر دو آیہ ممتحنہ کا دعویٰ ۔

واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین ہ	اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا کچھ
ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ	لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور قیامت پر ایمان
وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین ہ	لائے اور اُنھیں ایمان نہیں اللہ اور مسلمانوں
یخدعون اللہ والذین اٰمنوا	سے فریب کرتے ہیں اور حقیقت میں اپنی ہی
وما یخدعون الا انفسھم وما	جانوں کو فریب میں ڈالتے ہیں اور
یشعرون ہ فی قلوبھم مرض فزادھم	اُنھیں خبر نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے
اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما	تو اللہ نے اُن کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے
کانوا یکذبون ہ	دردناک عذاب ہے اُن کے جھوٹ کا بدلا ۔

لیڈروں کو چوتھا جواب

رابعاً ان صاحبوں سے یہ بھی پُوچھ دیکھیے کہ سب جانے دو کریمۂ لا ینھٰکم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر محکم ہی سہی اور مشرکینِ ہند میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی اب دیکھو تمھارے ہاتھ میں قرآن سے کیا بے خالی ہوا ۔

وافئدتھم ھواء ہ اور اُن کے دل اُڑے ہُوئے ہیں ۔

کریمۂ لا ینھٰکم نے کچھ نیک برتاؤ و مالی مواسات ہی کی تو رخصت دی یا یہ فرمایا کہ اُنھیں اپنا انصار بناؤ اُن کے گھرے یار غار ہوجاؤ اُن کے طاغوت کو اپنے دین کا امام ٹھہراؤ اُن کی جے پکارو اُن کی حمد کے نعرے مارو اُنھیں مساجد مسلمین میں باادب و تعظیم پہنچا کر مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لیجا کر مسلمانوں سے اونچا اُٹھا کر واعظ و ہادی مسلمین بناؤ اُن کا مردار جیفہ اُٹھاؤ ۔ کندھے پر تکلفی زبان پر جے یوں مرگھٹ میں پہنچاؤ ۔ مساجد کو اُن کا ماتم گاہ بناؤ اُن کے لیے دُعائے مغفرت و نمازِ جنازہ کے اعلان کراؤ اُن کی موت پر بازار

Marfat.com

بند کرو سوگ مناؤ۔ اُن[۱۵] سے اپنے ماتھے پر قشقے لگواؤ۔ اُن[۱۶] کی خوشی کو شعار اسلام بند کراؤ۔ گائے[۱۷] کا گوشت کھانا گناہ ٹھہراؤ۔ کھانے[۱۸] والوں کو کمینہ بتاؤ۔ اُسے[۱۹] مثل سوٗر کے گناؤ۔ خدا[۲۰] کی قسم کی جگہ رام دُہائی گاؤ۔ واحد[۲۱] قہار کے اسما میں الحاد رچاؤ۔ اُسے[۲۲] معاذ اللہ رام[۲۳] یعنی ہر چیز میں رما ہوا ہر شے میں حلول کیے ہوا ٹھہراؤ۔ قرآن[۲۴] مجید کو رامائن کے ساتھ ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لے جاؤ دونوں[۲۵] کی پوجا کراؤ۔ اُن[۲۶] کے سرغنہ کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس مذکر[۲۷] بنا کر بھیجا ہے۔ یوں معنی نبوت جماؤ۔ اللہ عزوجل نے سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[۲۰] یہاں سے صریح گمراہی ظاہر ہوئی اُن جاہل مفتیوں کی جنھوں نے کہا کہ "اس میں کیا حرج ہے رام خدا ہی کو تو کہتے ہیں اور جب تنبیہ کی گئی کہ رام لچھمن و سیتا رام میں رام کون ہے لکھا کہ "بظاہر رام ہنود کے یہاں خدا کو کہتے ہیں اور خدا کی دُہائی دینا جائز ہے۔" اتحاد منانے کا اثر ہے کہ وہ جو شدید گالی رب العزت کو دیتے ہیں مقبول و شیر مادر ہے خدا کو تو رام بنا لیا کیا اپنے آپ کو بھی مولوی کی جگہ پنڈت اور عبد مضاف باسمائے الٰہیہ کے بدلے رام داس اور اپنی مسجد کو شوالہ اور اپنے مدرسہ کو پاٹ شالا کہنا روا رکھیں گے کیا ان لفظوں کی جگہ کہ مولوی عبد..... صاحب نے اپنے مدرسہ کی مسجد میں وعظ فرمایا یوں کہنے کی اجازت دیں گے کہ پنڈت رام داس جی نے اپنے پاٹ شالا کے شوالے میں کتھا بکھانی یا کم از کم اتنا کہ اپنے لیے مولوی صاحب السلام علیکم کے بدلے پنڈت جی نمسکار کہنا روا رکھیں گے اور یہی نہیں اپنے جنازوں کے ساتھ کلمہ طیبہ کی جگہ رام رام ست پکاریں گے کہ آخر ہنود کے نزدیک رام خدا ہی تو ہے اور خدا ضرور حق ہے نہ اجازت دیں گے تو کیوں اللہ کو رام کہنا جائز اور تمہارے لیے ویسے ہی ترجمے کرنا حرام معلوم ہوا اللہ عزوجل کی عظمت سے اپنی عظمت دل میں زائد اور بہت زائد ہے یہ ترجمہ کا سلسلہ تو بہت اونچا چلتا ہے مگر بے ادبوں کی اسی قدر سزا ہے ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

[۲۷] یہاں سے صاف ضلالت ظاہر ہوئی ان جاہل مفتیوں کی جنھوں نے لکھا "مذکر یاد دلانیوالے کے معنی میں بولا جاتا ہے پس اگر کسی کو مذکر یعنی کوئی بات یاد دلانے والا کہا جائے تو جائز ہے"۔ مسلمانو! للہ انصاف کہاں تو کوئی بات یاد دلانیوالا اور کہاں یہ کہ "خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا نہیں

(باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

سے بھی تو فرمایا انما انت مذکّر ہ تم تو نہیں مگر مذکر اور خدا نے مذکر بنا کر بھیجا ہے اس نے معنی رسالت کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہاں لفظ بچایا اُسے یوں دکھایا نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے اور امام و پیشوا و بجائے مہدی موعود تو صاف کہہ دیا بلکہ اس کی حمد میں یہاں تک اُونچے اُڑے کہ "خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست" صاف کہہ دیا کہ "آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا" صاف کہہ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اُٹھا دے گا صاف کہہ دیا کہ "ایسا مذہب چاہتے ہیں جو سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا" صاف کہہ دیا کہ "ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عمر بُت پرستی پر نثار کر دی" کیا کریہ لا ینھلکم میں ان ملعونات و کفریات کی اجازت دی تھی۔

ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا	تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ
فیسحتکم بعذاب ہ ومن اظلم	وہ تمہیں عذاب میں بھون دے اور اُس
ممن افتری علی اللہ کذبا	سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے
اولئك الذین یعرضون علی ربہم	یہ ہیں وہ لوگ کہ اپنے رب کے حضور
ویقول الاشہاد ھٰؤلاء الذین	پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے
کذبوا علی ربھم الا لعنۃ	یہ ہیں وہ جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ
اللہ علی الظلمین ہ الذین یصدون	باندھا تھا سُن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت
عن سبیل اللہ وھم بالاخرۃ	وہ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور آخرت
ھم کفرون ہ	کے منکر ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مدبر بنا کر بھیجا ہے یہ گلفشانی جدید لیڈر بننے والے جناب عبدالماجد بدایونی کی ہے جو جلسہ جمعیت علمائے ہند دہلی میں ہوئی اور اخبار فتح دہلی ۲۴ نومبر میں چھپی اُنھیں کی حمایت میں مفتی مذکور کا وہ فتوٰی ہے مگر معلوم نہیں ان مفتی صاحب فقیہ کی کتاب علم یا ان کے طور پر پنڈت رام داس جی شاستری کی وِدیا پستک میں مولوی عبدالماجد کو پانڈے شری داس کہنے کا بھی جواز ہے یا اُن کے کھیلنے کے لیے صرف بارگاہ قہار بے نیاز ہے ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

Marfat.com

دیکھی تم نے آئینۂ ممتحنہ میں اپنی صورت :

و ذٰلک جزٰؤا الظلمین ٥ کذٰلک	یہ سزا ہے ظالموں کی عذاب ایسا ہوتا ہے
العذاب و لعذاب الاٰخرۃ اکبر	اور بے شک آخرت کا عذاب بہت
لوکانوا یعلمون ٥	بڑا ہے کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے۔

لیڈروں سے ضروری سوال سوال ضروری لیا ڈر و پارٹی کو اب تو کھلا کہ انھوں نے یقیناً دشمنانِ خدا اور رسول سے وداد و اتحاد منایا اور اُن کا کوئی عذر بار وا اُنھیں کام نہ آیا اب قرآن کریم سے اپنا حکم بتائیں اوپر آیہ کریمہ تلاوت ہوئی :

لا تجد قوما یومنون باللّٰہ و	تم نہ پاؤ گے جو اللّٰہ اور قیامت پر ایمان
الیوم الاٰخر یوادون من حاد اللّٰہ	رکھتے ہیں کہ مخالفانِ خدا اور رسول سے
و رسولہ۔	وداد کریں۔

دُوسری آیت میں فرماتا ہے :

تری کثیرا منھم یتولون الذین	تم اُن میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے
کفروا لبئس ما قدمت لھم	دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری چیز
انفسھم ان سخط اللّٰہ علیھم و	ہے جو خود انھوں نے اپنے لیے تیار
فی العذاب ھم خٰلدون ولو کانوا	کی یہ کہ اُن پر اللّٰہ کا غضب اُترا اور
یؤمنون باللّٰہ والنبی و ما	وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر اُنھیں
انزل الیہ ما اتخذوھم	اللّٰہ و نبی و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں
اولیاء ولٰکن کثیرا منھم	کو دوست نہ بناتے مگر یہ ہے کہ اُن میں
فٰسقون ٥	بہت سے فاسق ہیں۔

ترکِ موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط فرمائیے اللّٰہ واحد قہار سچا کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد منانے والے ہرگز مسلمان نہیں اُنھیں اللّٰہ و نبی و قرآن پر ایمان نہیں یا معاذ اللّٰہ یہ سچے کہ ہم تو ٹکسالی مسلمان ہیں

Marfat.com

ہم تو قوم کے بیڑا ن ور یفا رمران ہیں۔ مسلمان تو یہی کہے گا کہ اللہ سچا ومن اصدق من اللہ حدیثا غرض ترکِ موالات میں افراط کی تو وہ کہ مجرد معاملت حرام قطعی اور تفریط کی تو یہ کہ ہندؤوں سے وداد و اتحاد واجب بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد فرض بلکہ مدار ایمان:

فسبحٰن مقلب القلوب والابصار۔ پاکی ہے اُسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔

اول میں تحریم حلال کی دوم میں تحلیل حرام بلکہ افتراض حرام اور ان دونوں کے حکم ظاہر و طشت از بام۔

انگریزوں کو خوش کرنے کے بہتانی الزام کا رد

للہ انصاف کیا یہاں اہلِ حق نے انگریزوں کے خوش کرنے کو معاذ اللہ مسلمانوں کا تباہ کرنے والا مسئلہ نکالا یا اُن اہل باطل نے مشرکین کے خوش کرنے کو صراحۃً کلام اللہ و احکام اللہ کو پاؤں کے نیچے مل ڈالا۔ مسلمان کو خدا لگتی کہنی چاہیے ہندؤوں کی غلامی سے چھڑانے کو جو فتوی اہلسنت نے دیے کلام الٰہی و احکام الٰہی بیان کیے یہ تو اُن کے دھرم میں انگریزوں کے خوش کرنے کو ہوتے وہ جو پیر نیچر کے دور میں نصرانیت کی غلامی اُبچی تھی جسے اب آدھی صدی کے بعد لیڈر رونے بیٹھے ہیں۔ کیا اُس کا رد علمائے اہلسنت نے نہ کیا وہ کس کے خوش کرنے کو تھا۔ کیا بکثرت رسائل و مسائل اُس کے رد میں نہ لکھے گئے، حتیٰ کہ اُس کے نیچے ندوے کے رد میں پچاس سے زائد رسائل شائع کیے جن میں جابجا اُس نیم نصرانیت کا بھی رد بلیغ ہے یہ کس کے خوش کرنے کو تھا۔ کیا صمصام حسن میں نہ تھا ؎

نیچریاں راست خدا در کمند　　نیچر و قانون ورا پائے بند
سر نتواند کہ ز نیچر کشد　　خط بخدائیش سنیچر کشد
کیست سنیچر سی والیس آئی ست　　گول بگول آمدہ نیچر پرست
چوں شدہ استارہ ہند آں دغل　　نحس و بلند آمدہ ہمچوں زحل
عرش و فلک جن و ملک حشرِ تن　　نار و جناں جملہ غلط کرد ظن

Marfat.com

کمیت نبی پُر دل پُر جوش گو　　　وحی چه باشد سخن جوشِ او
بر زده بر ہم ہمہ از اصل و فرع　　　دین نو آورد و نو آورد شرع
ریش حرام ست و دُمِ فرقِ فرض　　　حج سوئے انگلنڈ بود قطع ارض
گفت بیا قوم شنو قومِ من　　　ہیں سوئے اعزاز بدو قومِ من
ذلّت تان دین مسلمانی ست　　　وائے بر آنکس کہ نہ نصرانی ست

یہ کس کی خوشی کو تھا۔ کیا مشرقستانِ اقدس میں نہ تھا ؎

ندویاں کیں جلوہ در اسپیچ و لکچر می کنند　　　چوں بہ سنت می رسند آں کار دیگر می کنند
گر روافض را بہ سر تاج لطف اللہ نہند　　　گہ پادری را بہ تختِ عالماں بر می کنند
بخت در خت تخت دیں بیں جلوہ با صد شان براں　　　پادری و سکاٹ با مسٹر براڈ می کنند
مفت مفتی یافت ایں عزت کہ او را ہمنشیں　　　با اماماں جج و جنٹ و کلکٹر می کنند
ساز و ناز عالماں بیں نظم بزم دیں بدیں　　　میز و اسٹیج و ٹکٹ ہال و کلب گھر می کنند
زیں بنگالشہا چہ نالشہا کہ خود ایں سرکشاں　　　داور داد ار را برٹش گورنر می کنند

یہ کس کی خوشی کو تھا مولوی عبدالباری صاحب خدام کعبہ کی بانگی کے لیے مسجد کان پور کو عام سڑک اور ہمیشہ کے لیے جنب و حائض و کافر و مشرک کی پامال کرائے اور بکمال جرأت اسے مسئلہ شرعیہ ٹھہرایا اس کے رد میں اباتہ "المتواری" لکھا گیا جس میں اُن سے کہا گیا ؎

دانم نہ رسی بکعبہ اے پشت براہ
کیں رہ کہ تو میروی بانگلستانست

نیز اُن کے شبہات واہیہ کے قلع قمع کو قامع الواہیات شائع ہوا یہ کس کی خوشی کو تھا بات یہ ہے کہ ؏

المرء یقیس علی نفسہ

؏ آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس

لیڈروں اور اُن کی پارٹی نے آج تک نصرانیت کی تقلید، غلامی خوشنودی نصارٰی کو کی اب کہ اُن سے بگڑی اُس سے بدرجہا بڑھ کر خوشنودی ہنود کو ان کی غلامی ہی سمجھتے ہیں کہ

Marfat.com

معاذ اللہ خادمانِ شرع بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں کہ اظہار مسائل سے خادمانِ شرع کا مقصود کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ عزوجل کی رضا اور اُس کے بندوں کو اس کے احکام پہنچانا وللہ الحمد سُنیئے ہم کہیں واحد قہار اور اس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں جس نے انگریزوں کے خوش کرنے کو تباہی مسلمین کا مسئلہ نکالا ہو نہیں نہیں بلکہ اُس پر بھی جس نے حق مسئلہ نہ رضائے خدا و رسول نہ تنبیہ و آگاہی مسلمین کے لیے بتایا بلکہ اُس سے خوشنودی نصاریٰ اُس کا مقصود و مدعا ہو اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ لیجیے کہ اللہ واحد قہار اور اُس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں اُن پر جنھوں نے خوشنودی مشرکین کے لیے تباہی اسلام کے مسائل دل سے نکالے اللہ عزوجل کے کلام و احکام تحریف و تغیر سے کایا پلٹ کر ڈالے شعائرِ اسلام بند کیے شعائر کفر پسند کیے مشرکوں کو امام و ہادی بنایا اُن سے وداد و اتحاد منایا اور اس پر سب لیڈر مل کر کہیں آمین۔ اُن کی یہ آمین ان شاء اللہ تعالیٰ خالی نہ جائے گی اگرچہ اُن میں بہت کی دُعا نہ ہوا لا فی ضلٰل۔

مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا ردِّ بلیغ

(۸) لیڈر کہ احکامِ اسلام کو یکسر بدلنے اور بیچارے عوام کو جھوٹے من گھڑت احکام سُنا کر چھلنے پر تُلے ہیں محض فریب دہی کے لیے اس طرف چلے ہیں کہ ہندوؤں سے اور ہم سے اب جبکہ عہدِ موافقت ہو گیا تو ہم کو اُس کا پورا کرنا لازمی ہے یہ شریعت پر محض افترا ہے اول کون سی شریعت میں ہے کہ مشرکوں سے عہدِ موافقت۔ کافروں سے معاہدہ شرعیہ ایک مدت تک بمصلحتِ شرعی التوائے قتال کا عہد ہے نہ کہ موافقت کا جو بنصوصِ قطعیہ حرام ہے۔

لیڈران پر دوسرا رد

دوم صرف موافقت ہی نہیں بلکہ لیڈران فرماتے ہیں اگر شرعی[۱] مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں۔

---

[۱] عبارت گزشتہ اور یہ سب عبارات کہ اس بحث میں آتی ہیں جن پر خط ہے خطبۂ صدارت مولوی عبدالباری صاحب جلسۂ انجمن علمائے صوبۂ متحدہ ۱۴ رجب ۳۸ھ بمقام کانپور کی ہیں ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

Marfat.com

اللہ اکبر مشرک اور اتحاد جب تک یہ مشرک یا وہ مسلم نہ ہو جائیں دو
مشرکوں سے اتحاد ضدوں کا اتحاد کیونکر ممکن ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے نہ یہ
اُن کو مسلمان مان کر اُن سے متحد ہُوئے تو ضرور صورت عکس ہے کہ انھیں نے شرک قبول کیا
لیڈر صاحبو! ممنوع ہے یا نہیں تمھاری خانگی پنچایتی بات نہیں ان الحکم الا للہ حکم نہیں
مگر اللہ کے لیے خود لیڈران فرماتے ہیں خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا روا نہیں لاحکم الا للہ
اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ اگر رسول کی اطاعت لازم ہے تو اس صورت میں جب کہ
مخالفت احکام الٰہیہ نہ ہو ورنہ انما الطاعۃ فی المعروف مشہور ہے۔

لیڈران کے نزدیک رسول اللہ بھی اللہ اکبر واحد قہار تو یہ فرماتا ہے کہ من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے
خلافِ خدا حکم فرما سکتے ہیں رسول کی اطاعت کی بے شک اُس نے
اللہ کی اطاعت کی۔ اور لیڈران فرمائیں رسول کی اطاعت اُسی وقت تک ہے جب تک
وہ احکام الٰہی کی مخالفت نہ کرے۔ جب رسول خلافِ خدا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں
خیر جب آپ کے یہاں رسول کا یہ مرتبہ ہے تو کیا قوم پر آپ کی اطاعت ہر طرح لازم ہے
اگرچہ خلافِ خدا و قرآن حکم دیجیے ابھی تو آپ نے کہا کہ حکم نہیں مگر خدا کے لیے اب اگر خدائی
دعویٰ تمھیں نہیں تو دکھاؤ خدا نے کہاں فرمایا ہے کہ مشرکوں سے اتحاد پیدا کرنا بمصلحت ممنوع نہیں۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ۵ لاؤ اپنی بُرہان اگر تم سچے ہو۔

قرآن عظیم کے صفحات مشرکین سے اتحاد و وداد حرام کرنے سے گونج رہے ہیں لیڈرو۔ ء انتم
اعلم ام اللہ مصلحت شرعی تم زیادہ جانو یا اللہ جو فرماتا ہے لا تتخذوا بطانۃ من دونکم
لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں
گئی نہ کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا اللہ اکبر ایسا جیتا افتراء اور
واحد قہار پر اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولا تقولوا لما تصف السنتکم — اپنی زبانوں کی جھوٹی بناوٹ سے نہ کہو کہ
الکذب ھٰذا حلال وھٰذا حرام — یہ حلال اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر

Marfat.com

لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون ۝ متاع قلیل و لھم عذاب الیم ۝

جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے تھوڑے دنوں دنیا میں برت لیں اور اُن کے لیئے دردناک عذاب ہے۔

لیڈران پر تیسرا ردّ لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

لیڈران کے نزدیک دشمنانِ خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے

اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اُس میں محبت خدا کا ادعا واقعی اُن کے نزدیک اللہ کی محبت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مل کر ایک ہو جائیں۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ فرماتے ہیں ؛

الاعداء ثلثة عدوك وعدو صديقك وصديق عدوك ۔

دشمن تین ہیں ایک خود تیرا دشمن دوسرا تیرے کا دشمن تیسرا تیرے دشمن کا دوست۔

اللہ عزّ وجل فرماتا ہے ؛

فان اللہ عدو للکفرین ۔

بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

تم کہ اس کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکہ اللہ کے دشمن نہ ہوتے ۝

تود عدوی ثم تزعم اننی
صدیقك لیس النوك عنك بعازب

(تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھک مارتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں حماقت تجھ سے دُور نہیں)

لیڈران پر چوتھا ردّ چہارم کافروں مشرکوں سے معاہدہ شرعیہ صرف اُس وقت روا ہے جب معاذاللہ مسلمانوں کو اُس کی احتیاج و ضرورت ہو

امام ملک العلماء بدائع میں فرماتے ہیں ؛

الموادعة رکنھا ھو لفظ الموادعة

عقد صلح کا رکن یہ الفاظ ہیں۔ موادعت،

Marfat.com

او المسالمة او المصالحة او المعاهدة او ما يؤدي معنى هذه العبارات وشرطها الضرورة فلا تجوز عند عدم الضرورة۔

مسالمت، مصالحت، معاہدہ اور جو لفظ ان معنی کو ادا کرے اور معاہدہ کی شرط ضرورت ہے بے ضرورت حرام ہے۔

لیکن لیڈران اپنا بھاری جُرم خود قبولتے ہیں کہ ہم کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا تمہارا معاہدہ اگر بفرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی بے ضرورت اُن کی طرف مائل ہونا حرام تھا بہرحال اُس نے تمہیں واحد قہار کا نافرمان اور صریح بدخواہ مسلمان و دین مسلمانان کر دیا۔

لیڈران پر پانچواں ردّ پنجم کفار سے معاہدہ شرعیہ ایک قسم امان ہے اور شرط اماں یہ ہے کہ کفار کو اماں دہندہ سے خوف قتل و قتال ہو اور یہ اُن پر قاہر ہو اگرچہ اپنی جماعت کے لحاظ سے اگرچہ نسبتہً پلّہ اُنھیں کا بھاری ہو جنگ دو سردار و حرب میں چرب کو بھی خوف ہوتا ہے جس سے اُنھیں اپنے قتل کا خوف نہ ہو اُس کا اماں دینا باطل اور معاہدہ کرنا مردود۔ بدائع ملک العلما میں ہے:

اما حكم الموادعة فما هو حكم الامان المعروف لانها عقد امان ايضا۔

معاہدہ کا حکم وہی ہے جو اماں کا مشہور حکم ہے اس لیے کہ معاہدہ بھی ایک عقد اماں ہے۔

ہدایہ میں ہے:

انه من اهل القتال فيخافونه اذ هو من اهل المنعة فيتحقق الامان منه لملاقاته محله۔

اس لیے کہ وُہ اماں دہندہ اہل قتال سے ہے تو کافر اُس سے ڈریں گے اس لیے کہ وُہ حمایتی گروہ رکھتا ہے تو اُس کا اماں دینا ٹھیک ہوگا کہ اپنے محل پر واقع ہوا۔

Marfat.com

اُسی میں ہے:

لا یجوز امان اسیر ولا تاجر یدخل علیہم لانہم لا یخافونہم والامان یختص بمحل الخوف۔

قیدی یا تاجر کہ دارالحرب میں تجارت کو گیا ہو اُن کی اماں صحیح نہیں اس لیے کہ کافران سے ڈریں گے اور اماں وہیں ہوسکتی ہے جہاں خوف ہو۔

اُسی میں ہے:

ومن اسلم فی دار الحرب ولم یہاجر الینا لا یصح امانہ لما بینا۔

جو دارالحرب میں مسلمان ہوا اور دارالاسلام میں ہجرت کرکے نہ آئے اُس کا اماں دینا بھی صحیح نہیں اُسی دلیل سے کہ ہم بیان کرچکے۔

فتح القدیر میں ہے:

لما بین من ان الامان یختص بمحل الخوف ولا خوف منہ حال کونہ مقیما فی دارہم لا منعۃ لہ ولا قوۃ دفاع۔

وہ بیان کی ہوئی دلیل یہ ہے کہ اماں دینا اُسی کا صحیح ہے جس سے خوف ہو اور اُس سے خوف نہیں کہ یہ اُنھیں کے ملک میں رہتا ہے، اس کے پاس نہ اپنی حمایت کرنے والا کوئی گروہ ہے نہ مدافعت کفار کی قوت۔

عنایہ امام اکمل میں ہے:

شرط جواز الامان ہو الایمان وعلتہ ہو الخوف لان الخوف انما یحصل ممن لہ قوۃ و امتناع۔

اماں جائز ہونے کی شرط ایمان ہے اور اُس کی علت خوف اس لیے کہ خوف اُسی سے ہوتا ہے جو زور رکھتا ہو اور اپنے آپکو بچا سکتا ہو۔

کافی امام نسفی میں ہے:

Marfat.com

صح امانه لانه من اهل القتال ومنعة الاسلام فيخافونه فينفذ منه الامان الذی هو ازالة الخوف ۔

اُس کی اماں صحیح ہے اس لیے کہ وہ قتال کے لائق ہے اور اپنی حمایت کے لیے اسلامی گروہ رکھتا ہے تو کافر اُس سے ڈریں گے تو اماں کہ خوف زائل کرنے کا نام ہے اُس سے نفاذ پائے گی۔

اُسی میں ہے:

لا یجوز امان اسیر وتاجر دخل علیهم ومسلم اسلم فی دار الحرب ولم یهاجر لان الامان یکون علی خوف ولا خوف لهم منه ۔

قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں داخل ہُوا یا حربی کہ وہاں اسلام لایا اور دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کی ان کا اماں دینا صحیح نہیں کہ اماں ڈر میں ہوتی ہے اور کافر ان سے نہ ڈریں گے۔

تبیین امام زیلعی میں ہے:

لو دخل مسلم فی عسکر اهل الحرب فی دار الاسلام فامنهم لا یصح الا اذا امنهم من یقاومهم بخلاف ما اذا امن عشرین اونحوهم فی دار الاسلام حیث یجوز امانه لان الواحد والاثنان مقهور اباعتبار نفسه حیث لا یقاومهم لکنه قاهر ممتنع بقوة المسلمین فکان قاهرا لهم حکما ۔

حربیوں کا لشکر دار الاسلام میں آیا ہوا ہے اور کوئی مسلمان ان کے لشکر میں جا کر اماں دے آئے یہ اماں صحیح نہیں ہاں جب اتنے مسلمان انھیں اماں دیں جو اس لشکر کی مقاومت کر سکتے ہوں بخلاف اس کے کہ مثلاً بیس پچیس حربی دار الاسلام میں آئے اور ایک مسلمان نے اُن میں جا کر اُنھیں اماں دے دی یہ اماں صحیح ہو گئی کہ ایک اگرچہ بیس سے مغلوب ہے اُن کی مقاومت نہیں کر سکتا مگر وہ مسلمانوں کے زور سے ان پر غالب ہے تو حکماً غلبہ اسی کو ہو گا۔

اُسی میں ہے:

Marfat.com

الامان ازالة الخوف و من لم	امان خوف زائل کرنے کا نام ہے اور وہ
یباشر القتال لا یخافونه فکیف	جو قتال نہ کرے کافر اُس سے نہ ڈریگے
یصح امانه۔	تو اُس کی اماں کیسے صحیح ہو۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہنود پر ظاہر تھے کیا تم اُن کے قتل پر قادر تھے کیا اُن کو تم سے خوفِ قتل تھا جسے تمھاری امان نے زائل کیا اور جب یہ کچھ نہ تھا اور بے شک نہ تھا تو تمھارا معاہدہ اگر بفرضِ باطل معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی قطعاً باطل و مردود تھا اور مردود کو پورا کرنا لازمی بتانا اُس سے بڑھ کر مردود۔

ششتم کفار سے معاہدہ شرعیہ میں شرط اعظم یہ ہے کہ جتنی مدت تک ہو اُس میں تہیۂ قتال رکھیں اور اُس کی آمادگی و درستی سامان سے غفلت نہ کریں کہ التواء و معاہدہ سے اصل مقصود یہی ہے ورنہ تارک فرض اہم ہوں گے اور مستحق نارجہنم والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

لیڈران پر چھارد

المعاهدة شرطها الضرورة وهی	معاہدہ جائز ہونے کی شرط ضرورت ہے
ضرورة استعداد القتال لان	اور وہ ضرورت یہ ہے کہ اس مدت میں
الموادعة ترك القتال المفروض	سامان قتال درست کریں اس لیے کہ
فلا یجوز الا فی حال یقع وسیلة	جہاد فرض ہے اور معاہدہ اس فرض کا
الی القتال۔	ترک ہے تو اُسی حال میں حلال ہو سکتا ہے
	کہ یہ جہاد کے لیے وسیلہ پڑے۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہندوؤں سے آمادگی قتال میں ہو اور اسی لیے ایک مدت تک اُن سے معاہدہ کیا ہے کہ اس فرصت میں اُن کے قتل کا سامان مہیا کرلو کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے بلکہ عالم الغیب والقلب کے ساتھ فریب کی راہ لیتے ہو۔

وما یخدعون الا انفسهم وما	اور فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو
یشعرون ○	اور انھیں شعور نہیں۔

طرح طرح ثابت ہوا کہ تمھارا یہ معاہدہ اگر بفرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں بھی ہوتا جب بھی

Marfat.com

حرام و مردود و خلاف شرع ہو اب کیوں نہ یاد کریں لیڈران اپنا ہی قول کہ "خدا کے یہاں معاہدہ کا حیلہ بھی کارگر ہوتا ہے یا دیکھیے کیا جواب ملتا ہے کوئی اگر معاہدہ کا دعویٰ بھی کرے تو خلاف شرع معاہدہ کیونکر مسلم ہوگا کیونکہ صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے اور الا ما احل بہ حراماً او حرم بہ حلالاً کا استثنا حکم مستقل ہے۔"

لیڈران پر ساتواں ردّ

ہفتم لیڈران کی بڑی کوشش اس میں ہے کہ مشرکین ہند کے شدید مظالم چھپائیں اور اُن کو جیسے بنے لم یقاتلوکم فی الدین میں داخل ٹھہرائیں تاکہ اُنھیں زیر حکم لا ینھٰکم اللہ لائیں یہ صاف کہہ رہا ہے کہ معاہدہ کا عذر محض جھوٹا ہے معاہدہ تو حسب ضرورت شرعیہ خاص مقاتلین سے خاص وقت قتال بھی جائز ہے پھر اگر معاہدہ ہوتا تو اس کھینچ تان کی کیا ضرورت پڑتی معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے ہیں اور قصداً بکتے ہیں اور دل میں خوب سمجھ رہے ہیں کہ نرا جھوٹ بکتے ہیں،

واللہ علیم بالظّٰلمین ۝

مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض

(۹) لیڈران حاشا نہ تمہارا معاہدہ ہنود سے التوائے قتال کے لیے ہوا نہ اس کا کچھ ذکر تھا نہ تم اُن پر قاہر تھے نہ اُن کے قتل پر قادر تھے نہ اُنھیں تم سے اپنے قتل کا خوف تھا بلکہ دونوں تیسرے کے ہاتھ میں مقہور ہو نہ ہرگز اس مدت معاہدہ میں تم قتل ہنود کا سامان کر رہے ہو نہ ہرگز تمہاری نیت نہ ہرگز تم ایسا کر سکتے ہو غرض معاہدہ شرعیہ سے ایسا ہی دور ہو جیسے مشرکین توحید سے یا تم شرع مجید سے بلکہ یہ ناپاک معاہدہ چار باتوں کے لیے ہوا:

مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے

یکم مشرکین سے عقد مواخات بھائی چارہ کر برادرانِ وطن ہندو بھائی اللہ عزوجل فرماتے انما المؤمنون اخوۃ مسلمان آپس میں بھائی ہیں تم کہو نحن والمشرکون اخوۃ ہم اور مشرکین آپس میں بھائی ہیں یعنی:

الم تر الی الذین نافقوا یقولون کیا تم نے نہ دیکھا منافقوں کو کہ اپنے

Marfat.com

لاخوانھم الذین کفروا۔ بھائی کافروں سے کہتے ہیں۔

وہاں من اھل الکتب تھا یہاں اُس سے بڑھ کر من المشرکین ہوا۔

کافروں سے اتحاد کرنے والے بحکم قرآن کافر ہیں

دوم اُن سے اتحاد حالانکہ قرآن عظیم بیس سے زیادہ آیات میں اسے مردود و ملعون فرما چکا اور جا بجا صاف صاف ارشاد فرما دیا کہ ایسا کرنے والے اُنھیں میں سے ہیں ومن یتولھم منکم فانہ منھم۔ ایسا کرنے والے مسلمان نہیں۔ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ ورسول و قرآن پر ایمان نہیں ولوکانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء۔

کافروں کا حلیف بننا حرام ہے

سوم مشرکین کے حلیف بننا اُنھیں اپنا حلیف بنانا حالانکہ حلیف بنانا منسوخ ہو چکا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تحدثوا فی الاسلام حلفا۔ اب اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔

رواہ الامام احمد فی المسند ومحمد بن عیسٰی فی الجامع عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

یہ حدیث امام احمد نے مسند اور امام محمد بن عیسٰی نے جامع میں عمرو بن العاص سے بسند حسن روایت کی۔

یہ منسوخات ہی کے عمل پر ہیں کل کو شراب بھی حلال کرلیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک بڑھیں گے رب عزوجل فرماتا ہے:

یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتب

اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور باقی سب کافر

Marfat.com

من قبلکم والکفار اولیاء — اُن میں کسی کو دوست نہ بناؤ اور اللہ

واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ٥ — سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیۂ کریمہ کے تحت میں ہے:

یقول لا تتخذوھم ایھا المؤمنون انصارا واخوانا وحلفاء فانھم لا یألونکم خبالا وان اظھروا لکم مودۃ وصداقۃ۔

رب عزوجل فرماتا ہے:

اے مسلمانو! کافروں کو مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہ کریں گے اگرچہ تم سے دوستی دیارانہ ظاہر کریں۔

فقہ و حدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکل الآثار میں یہ تحقیق فرما کر کہ مشرکوں سے استعانت حرام ہے کتابی سے ہوسکتی ہے اُس پر حدیث سوم کہ فائدہ ثانیہ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُبی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس کردیا اور اُنھیں مشرکین فرمایا اعتراضاً وارد کی کہ دیکھو حضور نے یہود کو بھی مشرکین سے گنا اور اُن سے استعانت کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا اس کے جواب میں فرمایا اس کی وجہ اُن کا اُس مشرک منافق سے حلف ہے کہ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اُس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہوکر وہ کتابی نہ رہے مرتد ہوگئے اور اُسی کی طرح مشرک عبارت یہ ہے:

جوابنا ان وجہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لھؤلاء الیھود مابینھم وبین ابن ابی المنافق من الحلف والمحالفۃ ھی الموافقۃ من الحالفین للمحالفین فکانوا بذلک خارجین من اھل الکتاب مرتدین عما کانوا علیہ وصاروا مشرکین کمشرکی العرب۔

امام ابو الولید باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی حنفی نے معتصر میں اسے مقرر رکھا فرماتے ہیں:

ان بنی قینقاع بمحالفتھم عبداللہ — بنی قینقاع کے یہودی ابن ابی کے

Marfat.com

صاروا المرتدين فخرجوا به	حلیف بن کر مرتدوں کے مثل ہو گئے
عن حکم اهل الکتاب فصاروا	تو کتابیوں کے حکم میں نہ رہے اور مشرکوں
کالمشرکین فکان لهم حکمهم	کی طرح ہو گئے تو اُن کا وہی حکم ہوا
فلذلك منعوا وسمّوا مشرکین۔	جو مشرکوں کا اسی واسطے حدیث نے
	اُنھیں منع فرمایا اور اُن کا نام مشرک رکھا۔

سبحٰن اللہ یہودی مشرک کے حلیف بن کر کتابی نہ رہے مرتد و مشرک ہو گئے حالانکہ الکفر ملة واحدة مگر کلمہ گو لیڈر مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کر نہ مرتد ہوئے نہ مشرک بنے سکے مسلمان ہی بنے رہے ؏

مشرک سے عہد باندھ کے مشرک ہوئے یہود
یہ مشرکوں کے عبد مسلمان ہی رہے

اقول حلف جب دو مساوی گروہوں میں ہو فریقین یکساں ہیں اور جب مغلوب و ضعیف گروہ دُوسرے کی پناہ لے کر اُس کا حلیف بنے تو پوری موافقت کا بار اسی پر ہے اُس کی طرف سے صرف قبول پناہ رہی ہے ابن ابی خبیث نے بڑی سطوت پیدا کر لی تھی یہاں تک کہ اُس کے لیے تاج تیار کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اُسے بادشاہ بنایا جائے تو یہود بنی قینقاع کا حلف اُس کی شوکت سے مستفید ہی ہونے کو تھا ولہذا امام نے فرمایا: هی الموافقة من المخالفین للمخالفین نہ اختصار کی طرح الموافقة بین المتخالفین۔ پھر دربارۂ ادیان حکم یہ ہے کہ نازل سے مجرد ارادۂ موافقت نازل کر دیتا ہے اور صند کے لیے صرف ارادہ کافی نہیں مسلمان اگر معاذ اللہ ارادۂ کفر کرے گا کافر ہو جائیگا، لیکن کافر محض ارادۂ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا جب تک اسلام قبول نہ کرے یوہیں کتابی صرف ارادۂ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نرے ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا لہذا وہ یہودی مشرک ہو گئے ابن ابی خبیث کتابی نہ ہوا یوہیں حلیفان مشرکین ہند پر امام کا یہ حکم نافذ ہو گا۔ مشرکین ہند مسلمان نہ ہو جائیں گے۔

Marfat.com

چہارم اصل مقصود سلطنت گورنمنٹ ہے جس

اصل مقصود سلطنت گورنمنٹ ہے کی صاف تصریح بڑے بڑے[1] لیڈران نے

اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹٹی ہے کردی اس میں اپنی کمزوری بلکہ عجز دیکھ کر

مشرکوں کا دامن پکڑا اُنھیں اپنا یارو انصار بنایا اوروں کو چھوڑیئے مولویوں میں گنے جانے

والے لیڈر فرماتے ہیں[2] ہم تو ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض اسلامی سمجھتے ہیں اس کے لیے

ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے حالانکہ مشرکوں سے ایسی

استعانت نص قرآنی کے خلاف اور قطعاً حرام بلکہ صراحۃً قرآن کریم کی تکذیب ہے۔ ہم اس

بحث کو بعونہٖ چند فوائد میں روشن کریں۔

فائدہ اولیٰ آیات کریمہ۔ قرآن کریم

مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ہے نے منع موالات کفار کو بکثرت

آیات میں ارشاد فرمایا وُہ سب اُن کو مددگار بنانے سے ممانعت ہیں یہ اعلیٰ درجہ موالات

میں ہے ولہٰذا اکابر مفسرین نے جابجا ولی کو ناصر اور ولایت کو نصرت ومعونت ومظاہرت

سے تفسیر کیا مگر ہم یہاں صرف اُن بعض آیات پر اقتصار کریں جو اپنے سوق نظم یا شان

نزول سے اس مقصود کو بالخصوص افادہ فرما رہی ہیں۔

استعانت بمشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ آیت نمبر ۱:

یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ	اے ایمان والو! اپنے غیروں کسی کو رازدار
من دونکم لا یالونکم خبالا	نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کرینگے
ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء	اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا
من افواھھم وما تخفی صدورھم	دشمنی اُن کے مونہوں سے ظاہر ہوچکی ہے

---

[1] مثل شوکت علی ومحمد علی وابوالکلام آزاد ۱۲ حشمت علی غفرلہ

[2] وہی خطبۂ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ۱۲ حشمت علی غفرلہ

Marfat.com

اکبرقد بینا لکم الآیٰت ان کنتم تعقلون ○ | اور وُہ جو اُن کے سینوں میں دبی ہے اور بڑی ہے بے شک ہم نے تمھارے سامنے نشانیاں صاف بیان فرمادیں اگر تمھیں عقل ہو۔

لیڈران نے اس آیہ کریمہ کو کیسا کیسا رد کیا کس کس طرح جھٹلایا، یہ آیہ کریمہ اپنے ایک ایک جملے سے اس طوفانِ بدتمیزی کو جو آج مشرکینِ ہند سے لیڈران برت رہے ہیں رد فرماتی ہے:

ا۔ حالت کمزوری وعجز میں مدد کے لیے جس کسی کی طرف التجا لائی جائے ضرور ہے کہ اُسے اپنا رازدار بنایا جائے اور رب عز وجل فرماتا ہے کسی کافر کو اپنا رازدار نہ بناؤ یہ واحد قہار کی نافرمانی ہُوئی۔

ب۔ ظاہر ہے کہ اُسے اپنا خیر خواہ سمجھا گیا کہ بدخواہ کے دامن میں کوئی نہ چھپے گا اور رب عز وجل فرماتا ہے وُہ تمھاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔ یہ اللہ عز وجل کی تکذیب ہُوئی۔

ج۔ مصیبت میں التجا واستمداد اُسی سے ہو گی جسے جانا جائے کہ ہمیں مشقت سے بچایا جائے گا اور رب عز وجل فرماتا ہے اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا۔ یہ دوسری تکذیب ہُوئی۔

د۔ چھپا دشمن جس سے اثرِ عداوت کبھی نہ ظاہر ہوا آدمی اُس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے مُنہ سے بغض کھل چکا اُس سے قطعی احتراز کرے گا۔ رب عز وجل نے فرما دیا تھا کہ دشمنی ان کے مُنہ سے ظاہر ہو چکی ہے پھر بھی اُن کی محبت نے وُہ اندھا بہرا کر دیا کہ نہ اللہ تعالیٰ کی سُنی نہ اُن کے مُنہ سے چھلکی یاد رہی۔

ہ۔ اگر ایک خفیف حد کی مخالفت ورنجش ظاہر ہوتی اور اطمینان ہوتا کہ دل میں اس سے زائد نہیں تو کچھ گنجائش ہوسکتی کہ یہ ہمارا اس حد کا بدخواہ نہیں جو ایسی بھاری مصیبت میں ساتھ نہ دے۔ اس خیال ارذل کو رب عز وجل نے ان تینوں جملوں سے رد فرما ہی دیا کہ وُہ کوئی ہلکے مخالف نہیں تمھاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے یہ گمان

Marfat.com

نہ کرنا کہ وہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں تم پر کچھ ترس کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو کوئی خفیف رنجش اُن کے منہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور پوری دشمنی بیر عداوت۔ اور اس پر چوتھا جملہ یہ ارشاد فرمایا کہ اُس پر بس نہ جانو اُن کے دلوں کی دبی اور سخت تر ہے مگر اُنھوں نے اس واحد قہار کریم مہربان پروردگار کی ایک نہ مانی اور جملے جملے کی تکذیب ہی ٹھانی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آیت نمبر ۲:

بشر المنفقین بان لھم عذابا	اے محبوب! خوشخبری دو منافقوں کو کہ
الیما ہ الذین یتخذون	اُن کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو
الکفرین اولیاء من دون	مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار
المؤمنین ایبتغون عندھم	بناتے ہیں کیا اُن کے پاس عزت
العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا ہ	ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے
	قبضے میں ہے۔

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اُس کے بل بازو سے ہمیں قوت ملے گی ہماری کمزوری و ذلت غلبہ وعزت سے بدلے گی اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ اُن کی بدعقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ وعزت کی تمنا ہوس باطل ہے اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے تفسیر ارشاد العقل السلیم میں اسی آیہ کریمہ کے تحت میں ہے:

بیان لخیبۃ رجائھم ایطلبون	اس آیت میں اُن کی نامرادی کا بیان ہے
بموالاۃ الکفرۃ العزۃ والغلبۃ	جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں
(فان العزۃ للہ جمیعا) تعلیل	فرماتا ہے کیا کافروں کی دوستی سے غلبہ و
لبطلان رأیھم فان انحصار	قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری اللہ
جمیع افراد العزۃ فی جنابہ	کے لیے ہے اس میں اُن کی رائے فاسد ہونے
عزوعلا بحیث لا ینالھا الا	پر دلیل قائم فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت

Marfat.com

اولیاؤہ قال تعالیٰ و للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین یقضی ببطلان التعزز بغیرہ واستحالۃ الانتفاع بہ۔

عزت کے لیے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت صرف اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور ان سے نفع پہنچنا محال۔

آیت نمبر ۳ :

لا یتخذ المومنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیٔ۔

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

تفسیر لباب التاویل میں ہے :

ان عبادۃ بن الصامت کان لہ حلفاء من یھود فقال یوم الاحزاب یارسول اللہ معی خمسمائۃ من الیھود وقد رأیت ان استظھر بھم علی العدو فنزلت ھذہ الاٰیۃ وقولہ (لا یتخذ المؤمنون) الاٰیۃ یعنی انصارا واعوانا (من دون المؤمنین) ای من غیرالمؤمنین والمعنی لا یجعل المؤمن ولایتہ لمن ھو غیر مؤمن نھی اللہ المؤمنین ان یوانوا الکفار اویلاطفوھم لقرابۃ بینھم او محبۃ او معاشرۃ والمحبۃ فی اللہ والبغض فی اللہ باب عظیم واصل من اصول الایمان۔

یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے غزوہ احزاب میں اُنھوں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ساتھ پانسو یہودی ہیں میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر ان سے مدد لوں اُس پر یہ آیہ کریمہ اُتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مددگار نہ بنائیں یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ رشتے خواہ یارانے خواہ نرے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برتیں یا اُن سے لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ

Marfat.com

کے لیے محبت اور اللہ کے لیے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔

مدارک شریف پارہ ۶ میں ہے:

ای لا تتخذوهم اولیاء تنصرونهم وتستنصرونهم وتؤاخونهم وتعاشرونهم معاشرة المؤمنین۔

یعنی رب عزوجل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم اُن کے معاون ہو اُن سے اپنے لیے مدد چاہو اُنھیں بھائی بناؤ دنیوی برتاؤ اُن کے ساتھ مسلمانوں کا سا رکھو اس سب سے منع فرماتا ہے۔

تفسیر کبیر پارہ ۶ میں ہے:

المراد ان اللہ تعالٰی امر المسلمان لا یتخذ الحبیب والناصر الا من المسلمین۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ہی کو اپنا دوست و مددگار بنائیں۔

اُسی میں ہے:

لا تتخذوهم اولیاء ای لا تعتمدوا علی الاستنصار بهم والتودد الیهم۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابو السعود و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں زیر آیہ مذکورہ ہے:

نهوا عن موالاتهم لقرابة او صداقة جاهلیة ونحوهما من اسباب المصادقة والمعاشرة وعن الاستعانة بهم فی الغزو وسائر الامور الدینیة۔

یعنی مسلمان منع کیے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہو یا اسلام سے پہلے کا یارانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب اور منع کیے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں۔

آیت نمبر ۴:

فان تولوا فخذوهم واقتلوهم — اگر کافر ایمان لانے سے منہ پھیریں تو

Marfat.com

حیث ثقفتموھم ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا ٥

اُنھیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور اُن میں کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔

اس آیہ کریمہ میں ولی کے ساتھ لفظ نصیر خود ہی صاف ارشاد ہے کہ اُنھیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام۔ تفسیر مدارک التنزیل میں ہے:

(فان تولوا) عن الایمان (فخذوھم واقتلوھم حیث وجدتموھم ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا) وان بذلوا لکم الولایۃ والنصرۃ فلا تقبلوا منھم (الا الذین یصلون الی قوم) ویتصلون بہم والاستثناء من قولہ فخذوھم واقتلوھم دون الموالاۃ۔

اگر وہ ایمان لانے سے مُنہ پھیریں تو اُنھیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور اُن میں کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمھاری دوستداری و مددگاری بگھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہد سے ملیں یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء ہے نہ دوستی سے کہ وُہ تو ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای جانبوھم رأسا ولا تقبلوا منھم ولایۃ ولا نصرۃ۔

یعنی اُن سے بالکل دُور رہو اور اُن کی دوستی و مدد کچھ نہ قبول کرو۔

تفسیر ابوالسعود میں ہے:

ای جانبوھم مجانبۃ کلیۃ ولا تقبلوا منھم ولایۃ ولا نصرۃ ابدا۔

یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش رہو اور کبھی اُن کی دوستی و مدد قبول نہ کرو۔

تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے:

ھذا مستثنی من الاخذ والقتل اما الموالاۃ فحرام مطلقا لا تجوز بحال۔

یہ استثناء گرفتاری و قتل سے ہے رہی کافر سے موالات وہ تو مطلقاً حرام ہے کسی حال جائز نہیں۔

Marfat.com

تفسیر خازن میں ہے:

هذا الاستثناء یرجع الی القتل لا الی الموالاة لان موالاة الکفار والمنافقین لا تجوز بحال۔

یہ استثنا قتل کی طرف پھرتا ہے نہ موالات کی جانب اس لیے کہ کافروں اور منافقوں سے موالات تو کسی حال حلال نہیں۔

تفسیر کرخی میں ہے:

استثناء من مفعول فاقتلوھم لا من قوله ولا تتخذوا منھم وان کان اقرب مذکور لان اتخاذ الولی منھم حرام بلا استثناء بخلاف قتلھم۔

معاہدوں سے ملنے والوں کا استثنا اُن سے ہے جن کے بابت حکم فرمایا تھا کہ اُنھیں قتل کرو اس ارشاد سے استثنا نہیں کہ اُن میں نہ کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اگرچہ ذکر میں یہی قریب تر ہے اس واسطے کہ کافروں سے کسی کو دوست بنانا بلا استثناء حرام ہے بخلاف اُن کے قتل کے کہ اس سے معاہدین مستثنیٰ ہیں۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

قال الطیبی لا من ولا تتخذوا وان کان اقرب لان اتخاذ الولی منھم حرام مطلقا۔

طیبی نے کہا دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت سے استثنا نہیں اگرچہ وہ قریب تر ہے اس لیے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً حرام ہے اگرچہ معاہد ہو۔

اقول اس پر خود سیاق کریمہ دال کہ قتل و قتال ہی کے منع و رخصت کا ذکر ہے یُوہیں عموم حکم نفس استثناء کا مفاد کہ مجاہرین متصلین بالمعاہدین و معاہدین غیر جانب دار طرفین مستثنیٰ فرماتے واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں فائدہ ثانیہ: صحاح احادیث ناطق۔

حدیث نمبر ۱: ——— صحیح مسلم و سنن اربعہ و مشکل الاثار امام طحاوی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنگستان وبرہ میں (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جس کی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا اصحاب کرام اُسے دیکھ کر خوش ہوئے اُس نے عرض کی میں اس لیے حاضر ہوا کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اُس میں سے میں بھی پاؤں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتؤمن باللہ و رسولہ۔ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے۔

کہا: نہ۔ فرمایا:

فارجع فلن نستعین بمشرک۔ تو پلٹ جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔

پھر حضور تشریف لے چلے جب ذوالحلیفہ پہنچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا صحابہ خوش ہوئے کہ واپس آیا وہی پہلی بات عرض کی اور حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا کہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا:

فارجع فلن نستعین بمشرک۔ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔

پھر حضور تشریف لے چلے جب وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور صحابہ خوش ہوتے اُس نے وہی عرض کی حضور نے فرمایا کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: فنعم اذن۔ ہاں اب چلو۔

حدیث نمبر ۲: ——— امام احمد و اسحٰق بن راہویہ مسانید اور امام بخاری تاریخ اور ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں خبیب بن اساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ایک غزوہ[1] کو تشریف لیے جاتے تھے میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟[2] کہا: نہ۔ فرمایا:

فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔	تو ہم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔

اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریکِ جہاد ہوئے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے یوہیں تنقیح میں اس کے رجال کی توثیق کی۔

حدیث نمبر ۳: ——— امام واقدی مغازی اور امام اسحٰق بن راہویہ مسند اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا ارشاد ہوا یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام حلفائے عبداللہ بن اُبی (یہ لفظ طحاوی ہیں اور لفظ ابن راہویہ یوہیں عرض کی گئی یہ عبداللہ بن اُبی ہے اپنے حلیفوں کے ساتھ کہ قوم عبداللہ بن سلام کے یہودی ہیں اور لفظ واقدی میں ہے یہ ابن اُبی کے حلیف یہودی ہیں اور لفظ طبرانی میں ہے یہ عبداللہ بن اُبی ہے چھ سو یہودیوں کے ساتھ کہ اُس کے حلیف ہیں) فرمایا: کیا اسلام لے آئے؟ عرض کی: نہ۔ وُہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا:

قل لھم فلیرجعوا فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔	اُن سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔

---

[1] یہ غزوہ غزوۂ بدر ہے کما فی اسد الغابۃ ۱۲ منہ غفر لہ

[2] اقول یہ لفظ مستدرک میں ہے اور مشکل الآثار و مسند احمد میں نہیں قبل اسلام اس کا کہنا باعتبار عرف مسلمین ہوگا یا یُوں کہ اُس وقت بھی ایقان تھا اگرچہ اذعان بعد کو ہوا۔ ۱۲ منہ غفر لہ

Marfat.com

اقول یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے مسند امام اسحٰق میں اس کی سند یوں ہے:

اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو بن علقمۃ عن سعد بن المنذر عن ابی حمید الساعدی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

فضل بن موسیٰ ومحمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں۔ ثقہ ثبت وصدوق اور یہ سعد بن منذر بن ابی حمید الساعدی ہیں کما فی مشکل الآثار ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا تقریب میں کہا مقبول ہیں تہذیب التہذیب میں ہے:

روی عن جدہ وحمزۃ بن ابی اسید وعنہ محمد بن عمرو بن علقمۃ وعبد الرحمٰن بن سلیمٰن بن الغسیل ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔	انھوں نے اپنے دادا حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور حمزہ بن اسید سے علم حاصل کیا اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور عبدالرحمٰن بن سلیمٰن ابن حضرت غسیل الملٰئکہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا۔

لاجرم زرقانی علی المواہب میں ہے:

قد روی الطبرانی فی الکبیر والاوسط برجال ثقات عن ابی حمید الساعدی الحدیث[1]

حدیث نمبر ۴: ــــــــ عبد بن حمید وابویعلٰی وابنائے جریر ومنذر وابی حاتم اور بیہقی شعب الایمان میں انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تستضیئوا بنار المشرکین۔	مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

امام حسن بصری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے۔ فرمایا:

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر ومعجم اوسط میں بہ سند صحیح ابوحمید ساعدی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

Marfat.com

لا تستشیروا المشرکین فی شئ من امورکم قال الحسن و تصدیق ذلك فی کتاب اللّٰہ یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا اس کی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے کہ فرمایا اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے طبری کے یہاں اس کی سند یہ ہے:

حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابرھیم قالا حدثنا ھشیم اخبرنا العوام بن حوشب عن الازھر بن راشد عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

ابو کریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلہ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی و تابعین سے ہیں ان پر کسی امام[1] معتمد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور یہ کہ اُن سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جس کی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا ہمارے نزدیک اصلا جرح نہیں خصوصاً تابعین میں۔ مسلم الثبوت میں ہے:

لاجرح بان لہ راویا واحدا و ھو مجھول العین۔ یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی اسے مجہول العین کہتے ہیں۔

---

[1] اما تضعیف ابن معین فلازھر بن راشد الکاھلی لا فی ھذا البصری الراوی عن انس وقد فرق بینھما ابن معین فضعف الکاھلی لا ھذا کما بینہ الحافظ المزی فی تھذیبہ والحافظ العسقلانی فی تقریبہ واما قول الازدی منکر الحدیث فالازدی نفسہ مجروح ضعیف بشدید التعنت فی الرجال معروف ثم قولہ منکر الحدیث جرح مبھم غیر مفسر کما نصوا علیہ ۱۲ منہ غفر لہ۔

Marfat.com

فواتح الرحموت میں ہے:

وقیل لایقبل عند المحدثین وھو تحکم۔ | اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے:

العدالۃ فیما بین رواۃ الحدیث ھی الاصل ببرکتہ وھو الغالب بینھم فی الواقع کما نشاھدہ فلذا قبلنا مجھول القرون الثلثۃ فی الروایۃ۔ | راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی اُن میں غالب ہے اسی لیے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں۔

بعض روایات کہ استعانت میں پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال

فائدہ ثالثہ: بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں اُن میں کوئی صحیح و مفید مدعائے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اُنھیں ذکر کرکے فرمایا:

ولا شك ان ھذہ لا تقاوم احادیث المنع فی القوۃ فکیف تعارضھا۔ | کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر اُن کے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث صحیح مسلم دربارۂ ممانعت روایت کرکے کہا:

ومایعارضہ لایوازیہ فی الصحۃ والثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔ | اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ صحت و ثبوت میں اُن کے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا ناممکن ہے۔

Marfat.com

یہ اجمالی جواب بس ہے اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کیے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں کہ وہ واقعہ بدر و احد میں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کہ ان کے کئی برس بعد ہے بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی پھر شہ ہجری غزوہ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد و قبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے ان کو منسوخ کر دیا یہ تمام و کمال کلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان سے فتح اور فتح سے رد المحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا یہ بعینہٖ کتاب الاعتبار حازمی شافعی میں امام شافعی سے مروی ہے :

حیث قال قرأت علی ربیع	میں نے ربیع بن بدر پر پڑھا کہ آپ کو
بن بدر اخبرك احمد	احمد بن محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں
بن محمد بن احمد فی کتابه	ابو سعید صیرفی سے خبر دی کہ انھوں نے
عن ابی سعید الصیرفی اخبرنا	کہا ہمیں ابو العباس نے خبر دی کہ
ابو العباس انا الربیع انا الشافعی	ہمیں ربیع نے خبر دی کہ ہمیں امام شافعی
قال الذی روی مالك كما	نے خبر دی کہ وہ جو امام مالک نے روایت
روی ، رد رسول الله صلی	فرمایا وہ ویسا ہی ہے جیسا انھوں نے
الله تعالیٰ علیه وسلم مشركا	روایت فرمایا - غزوہ بدر میں رسول اللہ
ومشركین فی غزاة بدر وابی	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مشرک اور
ان یستعین الا بمسلم ثم	دو مشرکوں کو واپس فرما دیا اور غیر مسلم
استعان رسول الله	سے استعانت کرنا قبول نہ فرمایا پھر نبی
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے
بعد بدر فی غزوة خیبر بیهود من	بعد غزوہ خیبر میں بنی قینقاع کے کچھ

Marfat.com

بنی قینقاع کانوا اشداء
واستعان رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ
حنین سنۃ ثمان بصفوان
بن امیۃ وھو مشرک فالرد
الاول ان کان بان لہ الخیار
بان یستعین بمشرک وان
یردہ کما لہ رد المسلم
من معنی مخافۃ او لشدۃ
بہ فلیس واحد من الحدیثین
مخالفا للآخر وان کان ردہ
لانہ لم یر ان یستعین بمشرک
فقد نسخہ ما بعدہ من استعانتہ
بالمشرکین اذا خرجوا طوعاً
ویرضخ لھم ولا یسھم
لھم ولا یثبت عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انہ اسھم
لھم انتھی۔

یہودیوں سے کام لیا کہ زور آور تھے اور
سنہ ۸ ہجری غزوۂ حنین میں نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن اُمیہ سے
جس وقت میں کہ وہ مشرک تھے کچھ امداد
لی تو پہلا رد فرمادینا اگر اس بنا پر تھا
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو اختیار تھا کہ کسی مشرک سے کام
لیں یا اُسے واپس فرمادیں جیسا اُنھیں
مسلمان کے واپس فرمادینے کا اختیار
ہے اُس پر کسی خوف یا مشقت کے
باعث جب تو حدیثوں میں باہم کچھ
اختلاف ہی نہیں اور اگر وہ واپس
فرمادینا اس بنا پر تھا کہ حضور نے
مشرک سے مدد لینا ناجائز جانا تو بعد کے
واقعہ نے مشرکوں سے کام لیا اُسے
منسوخ کردیا اور اس میں کوئی حرج
نہیں کہ مشرکوں سے لڑنے میں مشرکوں
سے مدد لے جبکہ وہ اپنی خوشی سے
لڑنے کو چلیں اور غنیمت میں سے اُنھیں
کچھ تھوڑا سا دیا جائے پورا حصہ نہ دیا جائے
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت
نہیں کہ حضور نے اُنھیں پورا حصہ دیا ہو
انتہی یہ تمام کلام امام شافعی کا ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد جو فقرہ فتح میں ہے وہ بھی زیر قال الشافعی داخل اور اُنہیں کا قول ہے جسے بیہقی شافعی نے اُن سے روایت کیا نصب الرایہ میں ہے:

قال الشافعی و لعله صلی الله تعالٰی علیه وسلم انما رد المشرك الذی رده فی غزوة بدر رجاء اسلامه وقال وذلك واسع للامام ان یرد المشرك او یاذن له انتهی وکلام الشافعی کله نقله البیهقی عنه۔	امام شافعی نے فرمایا کہ وُہ مشرک جسے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں واپس فرمایا تھا شاید بر اس امید کی بنا پر ہو کہ وہ اسلام لے آئے گا اور امام شافعی نے کہا سلطان اسلام کو گنجائش ہے چاہے مشرک کو واپس کردے یا اجازت دے انتہی اور امام شافعی کا یہ سارا کلام بیہقی نے اُن سے روایت کیا۔

یہود سے استعانت کے پانچ جواب

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وُہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے اُس کا مخرج الحسن بن عمارۃ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سُنیں جن میں یہ نہیں اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی و مراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل اقول اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیوہ بن شریح و زہری کے درمیان ہے، تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے:

لم یسمع حیوۃ من الزھری۔	حیوہ نے زہری سے کوئی حدیث نہ سُنی۔

دوسرے مرسل بھی زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح یوہیں بیہقی نے کہا:

Marfat.com

اسنادہ ضعیف و منقطع۔ اس کی سند ضعیف اور بیچ میں کٹی ہوئی ہے۔

نصب الرایہ میں ہے:

انہا ضعیفۃ۔ یہ سب روایتیں ضعیف ہیں۔

اقول اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہی تو ہے کہ:

اسھم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقوم من الیہود قاتلوا معہ۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان یہودیوں کو جنھوں نے ہمراہ رکاب اقدس قتال کیا تھا حصہ عطا فرمایا۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ممکن کہ اُنھوں نے بطور خود قتال کیا ہو اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن جواب

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کا قبل از اسلام غزوہ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ اُن سے قتال منقول نہ یہی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن سے قتال کو فرمایا ہو صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ خود بکتر اور ایک روایت میں چار سو اُن سے عاریت لیے اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہو لیے اُن کی مراد بھی پوری ہوئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا سرکار اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اُٹھے:

واللہ ماطابت بھذا الا نفس نبی۔ خدا کی قسم اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

امام ابن سعد طبقات پھر حافظ الشان عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ میں انھیں صفوان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت فرماتے ہیں:

لم یبلغنا انہ غزا مع النبی صلی اللہ ہمیں روایت نہ پہنچی کہ انھوں نے حضور اقدس

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کیا ہو۔

امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں:

صفوان کان معه لا باستعانة منه ففی هذا ما یدل علی انه انما امتنع من الاستعانة به و بامثاله ولم یمنعهم من القتال معه باختیارهم لذلك۔

یعنی صفوان خود ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیے تھے حضور نے اُن سے استعانت نہ فرمائی اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اُسی میں ہے:

حدثنا ابو امیه قال حدثنا بشر بن الزهرانی قال قلت لمالك الیس ابن شهاب كان یحدث ان صفوان ابن امیة سار مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فشهد حنینا والطائف وهو كافر قال بلی ولكن هو سار مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یأمره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی کیا زہری یہ حدیث نہ کرتے تھے کہ صفوان بن امیّہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین وطائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے فرمایا ہاں مگر وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب ہولیے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے نہ فرمایا تھا۔

Marfat.com

علّامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بین حدیث صفوان
وبین قوله صلی الله تعالٰی علیه
وسلم لا نستعین بمشرك لان
صفوان قتاله کان باختیارہ دون
ان یستعین به النبی صلی
الله تعالٰی علیه وسلم وان الاستعانة
بالمشرك غیر جائزة لکن
تخلیتهم للقتال جائزة
لقوله تعالٰی لا تتخذوا بطانة
من دونکم والاستعانة
اتخاذ بطانة وقتالهم دون استعانة
بخلاف ذلك۔

یعنی حدیث صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ
ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت
نہیں کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار
سے تھا نہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم نے اُن سے استعانت فرمائی
ہر مشرک سے استعانت حرام ہے
لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے
اس لیے کہ رب عزوجل نے فرمایا غیروں
کو اپنا رازدار نہ بناؤ مشرک سے استعانت
کرنا اُسے رازدار بنانا ہے اور بلا استعانت
خود اُس کے لڑنے میں یہ بات نہیں۔

فائدہ رابعہ: **اقول** یہ مسئلہ کہ ذمی اگر مسلمانوں کے ہمراہ قتال کرے یا راستہ بتائے تو سلطان اُسے غنیمت سے کچھ عطا فرمائے جو مسلمانوں کے حصے سے کم ہو اور راہ بتانے میں بقدر اجرت تمام متون مثل ہدایہ و وقایہ و تحفۃ الفقہاء و کنز و وافی ومختار و اصلاح وغرر وملتقی وتنویر اور ان کے سوا جن جن کتب میں اُس کا ذکر ہے جیسے خزانۃ المفتین والاشباہ والنظائر وغیرہا سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے حتی کہ علامہ محمد بن عبدالرحمٰن دمشقی نے رحمۃ الامہ اور امام عبدالوہاب شعرانی نے میزان الشریعہ میں اُسے ائمۂ اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اسی قید کے ساتھ ذکر کیا رحمۃ الامہ کی عبارت یہ ہے:

استعانت جائز ہے تو صرف ذمی سے ہے حربی سے مطلقاً حرام

اتفقوا علی ان من حضر الغنیمة
من مملوك او امرأة او صبی او

علماء کا اتفاق ہے کہ غلام یا عورت یا لڑکا
یا ذمی جو غنیمت میں حاضر ہوں تو انھیں

Marfat.com

ذمی فلهم الرضخ ۔ — کچھ دیا جائے گا پورا حصہ نہیں ۔

بعض شراح نے اسی سے مسئلہ استعانت استنباط کیا۔ فتوائے شائع کردہ لیڈری نے درمختار کی یہ عبارت تو نقل کی ،

مُفادہ جواز الاستعانۃ بالکافر عند الحاجۃ ۔	اس سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر سے مدد لینی جائز ہے ۔

اور متن کی عبارت چھوڑ دی جو ضمیر مفادہ کا مرجع بتاتی کہ یہ کا ہے کا مفاد ہے وہ عبارت یہ ہے :

لا لعبد وصبی وامرأۃ و ذمی	غلام اور لڑکے اور عورت اور ذمی کے لیے
ورضخ لهم اذا باشروا القتال	غنیمت کا حصہ نہیں ہاں کچھ دیا جائے گا اگر
اوکانت المرأۃ تقوم بمصالح	لڑیں یا عورت مریضوں کی تیمارداری کرے
المرضی اودل الذمی علی الطریق ۔	یا ذمی راستہ بتائے ۔

اس کے متصل بلا فصل درمختار کی وہ عبارت ہے تو کافر سے مطلقاً وہی مراد جو متن میں مذکور ہے یعنی ذمی کہ حربی ہرگز اس کے معنی میں نہیں جس کے سبب بدلیل اولویت یا مساوات تعمیم کر لی جائے اس کی نظیر ابھی عبارت قدوری وہدایہ سے گزری جن میں لفظ کافر تھا اور تمام اکابر نے تصریح فرما دی کہ کافر سے مراد ذمی ہے ۔

ذمی میں بھی خاص کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے

فائدہ خامسہ : امام اجل زینت حنفیت سیدنا احمد طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اور تخصیص فرمائی اور اسی کو حضرت سیدنا امام اعظم وجملہ ائمہ حنفیہ کا مذہب بتایا کہ مسئلہ استعانت کا کتابی سے خاص ہے ، جہاد میں وقت حاجت دبے ہوئے یہودی یا نصرانی سے مدد لے سکتے ہیں مشرک سے اصلاً جائز نہیں مشکل الآثار میں استعانت بمشرک سے ممانعت کی حدیثیں روایت فرمائیں پھر استعانت بیہود کی حدیث اعتراضاً وارد کی پھر اس سے جواب یوں فرمایا :

لیس فی ذلک ما یخالف شیئا	وہ حدیثیں کہ اس باب میں ہم نے ذکر

Marfat.com

ما رويناه في هذا الباب لان اليهود ليسوا من المشركين الذين قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الآثار الاول انه لا نستعين بهم اولئك عبدة الاوثان وهؤلاء اهل الكتب والغلبة لنا لانا الاعلون عليهم وهم اتباع لنا و هكذا حكمهم الان عند كثير من اهل العلم منهم ابو حنيفة واصحابه رضي الله تعالى عنهم يقولون لا باس بالاستعانة باهل الكتاب في قتال من سواهم اذا كان حكمنا هو الغالب ويكرهون ذلك اذا كان احكامنا بخلاف ذلك ونعوذ بالله من تلك الحال۔

لیکن یہ روایت اُن سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی اس لیے کہ یہود مشرک نہیں ہیں جن کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگلی حدیثوں میں فرمایا کہ ہم اُن سے استعانت نہیں کرتے وُہ بت پرست ہیں اور یہ کتابی ہیں اور غلبہ اُن پر ہمیں کو ہے کہ ہمیں اُن پر بالادست ہیں اور وُہ ہمارے تابع ہیں اور اب بھی اکثر علماء کے نزدیک اُن کا یہی حکم ہے ازاں جملہ امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم وُہ فرماتے ہیں غیر کتابی کافروں کے مقابلہ میں کتابیوں سے مدد لینے میں حرج نہیں جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو اور کتابیوں سے بھی مدد لینے کو ناجائز رکھتے ہیں جبکہ حالت اس کے خلاف ہو یعنی وہ ہمارے تابع و پیرو نہ ہوں اور اس حالت سے اللہ کی پناہ۔

مختصر علامہ یوسف حنفی میں ہے:

الممتنع الاستعانة بالمشرك واليهود ليسوا من المشركين هكذا حكمهم عند ابي حنيفة واصحابه اذا كان حكمنا هو الغالب بخلاف ما اذا لم يكن غالبا نعوذ بالله۔

مشرک سے استعانت ناجائز ہے اور یہودی مشرک نہیں امام اعظم اور اُن کے تلامذہ کے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو بخلاف اس کے کہ معاذ اللہ ہمارا حکم اُن پر غالب نہ ہو۔

Marfat.com

تحقیق مقام، استعانت کے اقسام اور ان کے احکام

فائدہ سادسہ: **اقول** تحقیق مقام بتوفیق منعام یہ ہے کہ یہاں استعانت کی تین حالتیں ہیں: التجا، اعتماد، استخدام۔

التجا یہ کہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف و کمزور یا عاجز پاکر کثیر و قوی و طاقتور جتھے کی پناہ لے اپنا کام بنانے کے لیے اُس کا دامن پکڑے یہ بداہۃً اپنے آپ کو اُن کے ہاتھ میں دے دینا ہوگا اور انھیں خواہی نخواہی اُن کے اشارے پر چلنا اُن کی پس روی کرنی پڑے گی۔

اعتماد[ا] یہ کہ گروہ مساوی سے یارانہ گانٹھیں اُنھیں اپنایاور و یار و معین و مددگار رہنا ہیں اُن کی مدد و موافقت سے اپنے لیے غلبہ و عزت و کامیابی چاہیں یہ اگرچہ اپنے آپ کو اُن کے رحم پر چھوڑ دینا نہیں مگر اُن کی ہمدردی و خیر خواہی پر اعتماد یقیناً ہے کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن بدخواہ کو معین و ناصر نہ بنائے گا۔ یہاں مساوات کے یہی معنی نہیں کہ ہر طرح قوت میں ہمارا ہم سنگ ہو بلکہ خودسر گروہ کہ ہمارے ہاتھ میں مجبور نہیں اور ہمارے ساتھ اظہار بدخواہی کرسکتا ہے اسی شق میں ہے کہ باوصف خودسری اُسے ناصر بنانا بے اعتماد نہ ہوگا۔ یہ دونوں صورتیں کفار کے ساتھ یقیناً قطعاً نصوص قطعیہ قرآنیہ سے حرام قطعی ہیں جن کی تحریم کو پہلی اور دوسری دو ہی آیتیں کافی وافی ہیں ہرگز کوئی مسلمان انھیں حلال نہیں کہہ سکتا۔

استخدام یہ کہ کافر ہم سے دبا ہو اُس کی چٹیا ہمارے ہاتھ میں ہو کسی طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو وہ اگرچہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا بدخواہ ہوگا مگر بے دست و پا ہے ہم سے خوف و طمع رکھتا ہے خوف شدید کے باعث اظہار بدخواہی نہ کرسکے گا بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نیک رائے ہوگا۔

الحمدللہ یہ تقریر فقیر غفرلہ القدیر نے تفقہاً لکھی تھی پھر امام شمس الائمہ سرخسی کی شرح سیر صغیر امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھی عظیم و جلیل تائید ملی فائدہ خامسہ میں امام طحاوی و

[ا] اعتماد ہر استعانت میں ہے اور یہاں یہ مراد کہ صرف اعتماد ہے استبلا نہ اُن کا نہ اپنا ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

علامہ یوسف حنفی کی عبارتیں سن چکے کہ جواز اُس وقت ہے جب ہمارا ہی حکم غالب ہو اور امام ابوجعفر کا ارشاد کہ ہمیں بلند و بالا ہوں اور وہ ہمارے تابع۔ بعینہٖ یہی شرط سیر صغیر میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے امام محمد نے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا:

سألته عن المسلمين يستعينون باهل الشرك على اهل الحرب قال لا باس بذلك اذا كان حكم الاسلام هو الظاهر الغالب۔	میں نے عرض کی کہ مسلمان اگر حربیوں پر مشرکوں سے مدد لیں تو کیسا ہے فرمایا مضائقہ نہیں بشرطیکہ اسلام ہی کا حکم روشن و زبردست ہو۔

مشرکوں سے ذمی مراد ہیں کہ اس سے دو ورق پہلے فرمایا ہے:

لا باس بان يستعين اهل العدل بقوم من اهل البغي واهل الذمة على الخوارج اذا كان حكم اهل العدل ظاهرا۔

یہاں تو استخدام بتایا تھا مگر اس کی تعلیل وہ فرمائی جس نے استخدام کی پوری تصویر بھی کھینچ دی اور اُس کی نوعیت بھی بتا دی کہ کس طرح کا استخدام ہو۔

کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو

ارشاد ہوا: لان قتالهم بهذه الصفة لاعزاز الدين والاستعانة عليهم باهل الشرك كالاستعانة بالكلاب۔ دو ورق پہلے فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب۔

یعنی اس لیے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو اُن کا لڑنا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہوگا اور حربیوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت ایسی ہوگی جیسے شکار میں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کتوں کی طرح مسخر ہوں کہ اُن کا فعل ہمارے ہی لیے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز کے واسطے ہو۔ کتے سے شکار میں

Marfat.com

استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وُہ وقت شکار سارا کام ہمارے ہی لیے کرے اُس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار مارا اور رماشہ بھر اُس کا گوشت کھا لیا شکار حرام ہے تو استخدام بتایا اور وہ بھی سب سے ذلیل ترینی جیسے کُتّے سے خدمت لیتے ہیں اور شرط فرمادی کہ وہ خودسری سے یکسر نکل کر محض ہمارے لیے آلہ بن گئے ہوں یہ نہ ہوگا مگر اُسی صورت میں کہ ہم نے منقح کی واللہ الحمد۔

ذلیل وقلیل کافروں سے استعانت کی اجازت ہوگی نہ کہ انبوہِ کثیر سے اقول اور اس کے لیے ضرور ہے کہ وہ معدودے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ ہُوا تو ممکن کہ میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر شرارت پہ آتے اور بھن دکھاتے ممکن کہ یہی حکمت ہو کہ روزِ اُحد چھ سو یہود کو واپس فرمادیا کہ یہ بڑا جتھا ہُوا خصوصًا اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور مغلطائی کی روایت میں چھ ہی سو تھے اور غزوۂ خیبر میں حسب روایت[1] واقدی صرف دس یہود کو ہمراہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار چار سو تھے اور غزوۂ حنین میں تو صفوان جیسے شذ انشی بھی مان لیجیے تو کچھ نہ تھے کہ الٰہی لشکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی وکافر بصیغۂ مُفرد لکھتے ہیں نہ بصیغۂ جمع۔

استخدام کی چار صورتیں اور اُن کے احکام اب چار صورتیں ہیں:

اوّل اُس سے ایسی استعانت جس میں **کافر کو رازدار بنانا مطلقًا حرام ہے** وُہ ہمارا رازدار و دخیل کار بنے یہ مطلقًا حرام ہے جس کے لیے پہلی آیۂ کریمہ بس ہے نیز فرماتا ہے جل وعلا:

---

[1] اخرج الواقدی فی مغازیہ عن حرام بن سعد بن محیصۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعشرۃ من یھود المدینۃ غزا بھم اھل خیبر ۱۲ منہ غفرلہ۔

Marfat.com

ام حسبتم ان تترکوا و لما یعلم الله الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنین ولیجۃ واللہ خبیر بما تعملون ○

کیا اس گھمنڈ میں ہو کر یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار نہ بنائیں اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

ولہٰذا حدیث چہارم میں اُن سے مشورہ لینا ناجائز فرمایا، **کافر کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت ہے** تفسیر کبیر میں کریمۂ اولیٰ کے تحت میں ہے:

ان المسلمین کانوا یشاورونہم فی امورھم ویؤانسونہم لما کان بینھم من الرضاع والحلف ظنا منہم انہم وان خالفوھم فی الدین فہم ینصحون لہم فی اسباب المعاش فنہاھم اللہ تعالیٰ بھٰذہ الاٰیۃ عنہ فمنع المؤمنین ان یتخذوا بطانۃ من غیر المومنین فیکون ذلک نہیا عن جمیع الکفار وقال تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ومما یؤکد ذلک ما روی انہ قیل لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھٰھنا رجل من اھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف اقوی حفظا ولا احسن خطا منہ فان رأیت ان تتخذہ کاتبا فامتنع عمر من ذلک وقال اذن اتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین۔

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دودھ کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں دنیوی باتوں میں تو ہماری خیر خواہی کریں گے اس آیہ کریمہ میں ربّ العزۃ جل وعلا نے اُنھیں منع فرما دیا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ تو یہ نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفّار سے ممانعت ہُوئی اور اللہ عزوجل نے فرمایا: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یار نہ بناؤ اور اس کی تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہُوئی کہ اُن سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں

Marfat.com

ایک نصرانی ہے اُس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اُسے محرر بنالیں۔ امیرالمؤمنین نے اُسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو رازدار بنانے والا ٹھہروں گا۔

تفسیر لباب التاویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے:

روی ان ابا موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ ان لی کاتبا نصرانیا فقال مالک ولہ قاتلک اللہ الا اتخذت حنیفا یعنی مسلما اما سمعت قول اللہ عزوجل یایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیہود والنصری اولیاء قلت لہ دینہ ولی کتابتہ فقال لا اکرمہم اذ اہانہم اللہ ولا اعزہم اذ اذلہم اللہ ولا ادنیہم اذ ابعدہم اللہ قلت لا یتم امر البصرۃ الا بہ فقال مات النصرانی والسلام یعنی ھب انہ مات فما تصنع بعد فما تعمل بعد موتہ فاعملہ الاٰن واستغن عنہ بغیرہ من المسلمین۔	یعنی ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہُوا کہ میں نے امیرالمومنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی میرا ایک محرر نصرانی ہے فرمایا تمھیں اُس سے کیا علاقہ خدا تم سے سمجھے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سُنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصارٰی کو یار نہ بناؤ میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لیے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے فرمایا میں کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ اُنھیں اللہ نے خوار کیا نہ اُنھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے اُنھیں ذلیل کیا نہ انکو قُرب دوں گا جبکہ اللہ نے اُنھیں دُور کیا میں نے عرض کی بصرہ کا کام بے اسکے پُورا نہ ہوگا فرمایا مرگیا نصرانی والسلام یعنی فرض کرو کہ وُہ مرگیا اُس کے بعد کیا کروگے جو جب کروگے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کرکے اُس سے بے پرواہ ہوجاؤ۔

Marfat.com

کافر کی تعظیم حرام ہے

دوم اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ و منصب دینا جس میں مسلم پر اُس کا استعلا ہو شلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا افسر بنانا یہ بھی حرام ہے ابھی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سُن چکے کہ اللہ نے اُنھیں خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے اُنھیں ذلت دی میں عزت نہ دوں گا کتب حدیث میں یوں ہے کہ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے محرری پر مقرر کیا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں فرمان میں لکھا:

لیس لنا ان نأتمنهم وقدخونهم الله ولا ان نرفعهم وقد وضعهم الله ولا ان نعزهم وقد امرنا بان یعطوا الجزیة عن ید وهم صاغرون ٥	ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اُنھیں خائن بتاتا ہے یا ہم اُنھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحٰنہ نے اُنھیں پستی دی یا اُنھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر ذلت وخواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔

درمختار میں ہے:

یمنع من استکتاب ومباشرة یکون بها معظما عند المسلمین وتمامه فی الفتح وفی الحاوی ینبغی ان یلازم الصغار بینه وبین المسلم فی کل شیئ وعلیه فیمنع من القعود حال قیام المسلم عنده بحر ویحرم تعظیمه۔

یعنی ذمی کافر کو محرر بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اُس کی بڑائی ہو جائز نہیں اس کا پورا بیان فتح القدیر میں ہے حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا ذلیل رہے تو جب تک اُس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اُسے بیٹھنے نہ دیں گے یہ بحر الرائق میں ہے اور اس کی تعظیم حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے:

فانوا الاحق ان لا یترکوا ان یرکبوا الا لضرورة واذا رکبوا

Marfat.com

ضرورة فلینزلوا فی مجامع المسلمین ۔

علماء نے فرمایا: سزاوار تر یہ ہے کہ اُنھیں سوار ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ) کی ناچاری سے پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے مجمع میں آ اتر لیں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے

سوم بے حاجت اُس سے استعانت کرنا یہ بھی ناجائز ہے خود فتوای شائع کردہ لیڈران میں درمختار سے ہے:

مفادہ جواز الاستعانة بالکافر عند الحاجة ۔

اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر (ذمی) سے استعانت جائز ہے ۔

...میں ردالمحتار سے ہے:

اما بدونها فلا لانه لا یؤمن غدره ۔

حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ وہ بدعہدی نہ کرے گا ۔

...فر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے

چہارم اب ایک صورت یہ رہی کہ دبے ہوئے ...ہو کافر سے بشرطِ حاجت ایسی استعانت جس میں نہ اُسے راز دار و دخیل کار بنانا ہو نہ کسی مسلمان پر اُس کا استعلا یہ ہے وہ جس کی ہمارے علماء اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رخصت دی پچھلی دو قیدیں تو منتظر ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں دین متین سے ضرورۃً معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا تو اُن کی نظیر نماز کے لیے شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتایئے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ باوضو پڑھی جائے ۔ رہیں پہلی دو وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد

Marfat.com

فارجع فلن استعين بمشرك
وقد جاء في الحديث الأخر
ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
استعان بصفوان بن امية قبل
اسلامه فاخذ طائفة من
العلماء بالحديث الاول على
اطلاقه وقال الشافعي واخرون
ان كان الكافر حسن الرأي في
المسلمين ودعت الحاجة الى
الاستعانة به استعين والا فيكره
حمل الحديثين على
هذين الحالين۔

کہ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے استعانت
نہ کریں گے اور دوسری حدیث میں آیا ہے
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان
بن امیہ سے اس حال میں امداد لی کہ وہ
ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے تو ایک جماعت
علماء نے پہلی حدیث کا مطلق حکم اختیار کیا
اور شافعی اور کچھ اوروں نے کہا کافر
اگر مسلمانوں کے حق میں نیک رائے رکھتا
ہو اور اُس سے استعانت کی حاجت پڑے
تو کی جائے ورنہ منع ہے امام شافعی نے
ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر
محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اول کا یوں اشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اُس سے استعانت جائز ہے اسی شرط کو حازمی شافعی نے یُوں ذکر کیا:

والثانی ان یکونوا ممن یوثق بهم فلا تخشی ثائرتهم فمتی فقد هذان الشرطان لم یجز للامام ان یستعین بهم۔

یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ اُن کافروں پر وثوق ہو کہ اُن کی شرارت کا اندیشہ نہ رہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو سلطان اسلام کو کافروں سے استعانت جائز نہ ہوگی۔

اقول اللہ عزوجل فرماتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے لا یألونکم خبالا ودوا ما عنتم کافر تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے تمہارا مشقت میں پڑنا اُن کی دلی تمنا ہے تو محال ہے کہ خود سر کافر مسلمانوں کے لیے کوئی اچھی رائے رکھیں اُن کی خیر خواہی پر

Marfat.com

وثوق ہوسکے اُن کا خود سر کافر ہونا ہی اُن پر بے اطمینانی کا پورا موجب ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الموادعۃ میں فرماتے ہیں:

لعل خوف الخیانۃ لازم للعلم بکفرھم وکونھم حربا علینا۔ — امید یہ ہے کہ خوفِ خیانت آپ ہی لازم ہے کہ اُن کا کافر اور ہم سے مقاتل ہونا معلوم ہے۔

تو مسلمانوں کے خیرخواہ وقابلِ وثوق نہیں ہوسکتے مگر معدود چند ذلیل قلیل مجبور مقہور کافر جن کو سرکشی کی مجال نہیں ولہذا تمام علما نے مسئلہ رضخ کو ذمی کے ساتھ مقید فرمایا اور اُسے بصیغہ مفرد ذکر کیا۔

ثم اقول ان شروط وقیود سے مشروط استعانت نہ اُن کو رازدار و دخیل کار بنانا ہے کہ آیت اولیٰ کے خلاف ہو نہ اُن سے عزت چاہنا کہ آیت دوم کے مخالف ہو ذلیل قلیل سے کون عزت چاہے گا نہ اُسے کوئی ولی و نصیر بنانا کہے گا کہ باقی آیات کے خلاف ہو یہ استعانت اگر ایسی نہیں جیسے کتبت بالقلم میں تو ایسی ضرور ہے جیسے لوگ چماروں کو پکڑ کر بیگار لیتے ہیں بلکہ جب اُنھیں کچھ مال دیا جاتا ہے تو ایسی جیسے چمار کو پیسہ دے کر جوتا گنٹھوا لینا کیا اسے کوئی کہے گا کہ چمار کو ولی و ناصر بنایا لاجرم کلمات علما مخالف آیات نہ ہوئے وللہ الحمد۔ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

لیڈروں نے احکامِ شریعت کو کیسا بدلا

فائدہ سابعہ: یہ تھا حکم شرعی جس کی تحقیق وتنقیح بحمدہ تعالیٰ اُس وجہ جلیل پر ہوئی کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملے گی اب لیڈران اپنی تحریفیں دیکھیں احکام دین کو کتنا کتنا بدلا شرعی مسئلہ کیسا کیسا مسلا۔

اوّلاً ذکر تھا ذمی کا لے دوڑے حربی۔

ثانیاً بروایت امام طحاوی حضرت امام اعظم و امام ابویوسف و امام محمد جملہ ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جواز کتابی سے خاص تھا یہ لے دوڑے مشرک۔

ثالثاً جواز باجماع قائلین حاجت سے مقید تھا اور یہ خود اپنا جرم قبولے

ملہ دربارہ استعانت احکامِ شریعت تو یہ تھے۔

Marfat.com

کر ہم[1] کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا۔

رابعاً اُنھیں رازدار و دخیل کار بنانا حرام قطعی تھا یہ اُس سے بھی بدرجہا بڑھ کر اُن کے ہاتھ بک گئے اُنھیں اپنا امام و پیشوا بنا لیا اُن[2] کو اپنا رہنما بنا لیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں میرا حال تو سرِ دست اِس شعر کے موافق ہے: ؎

عمرے کہ بآیات و احادیث گزشت
رفتی و نثار بت پرستی کردی

کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ○ اللہ یوہیں چھاپ لگا دیتا ہے ہر مغرور ستمگر کے دل پر۔

خامساً اُن کی تعظیم اُنھیں مسلمانوں پر استعلا دینا حرام قطعی تھا اُنھوں نے صرف ظاہری سجدہ کسی مصلحت سے بچا رکھا باقی کوئی دقیقہ مشرکوں کی تعظیم و اعلا میں نہ چھوڑا مسلمان کہلانے والوں نے اُن کی جئیں پکاریں بیل بن کر گئو پتروں کی گاڑیاں کھینچیں اُن کی مدح میں غلو و اغراق کیے حتّٰی کہ گاندھی کو کہہ بھاگے ع

خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست[3]

نبوت[4] ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے ایک متلذذ[5] ہزاروں کے مجمع میں اسٹیج پر چہکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو (گاندھی کی طرف اشارہ کرکے) تمھارے لیے مذکِر بنا کر بھیجا ہے

---

[1] خطبہ صدارت مولوی عبد الباری ص ۵ - ۱۲ حشمت علی غفرلہ

[2] خط مولوی عبد الباری صاحب جس کا فوٹو حسن نظامی نے چھاپا۔ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

[3] انجمن اسلامیہ بریلی کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامہ شعر ۱۰ - ۱۲ حشمت علی

[4] تقریر ظفر الملک در رفاہ عام لکھنؤ "اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے"۔ اخبار اتفاق دہلی ۲۷ اکتوبر و دبدبہ سکندری یکم نومبر و پیسہ اخبار ۱۰ نومبر۔ ۱۲ حشمت علی

[5] تقریر عبد الماجد بدایونی جلسہ جمعیتہ العلمائے ہند دہلی فتح اخبار دہلی۔ جلد ۲ نمبر ۲۲۲۔ ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

Marfat.com

خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا ردّ

دوسرا[1] جمعہ کا خطبہ اُردو میں پڑھتا ہے نہیں نہیں خطبہ کی جگہ لکچر دیتا ہے اور اُس میں خلفائے راشدین و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ستودہ[2] صفات وغیرہا لفاظیوں کے ساتھ گاتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے:

انما المشرکون نجس۔ مشرک تو نہیں مگر ناپاک۔

یہ کہیں مقدس ذات ـــــــ اللہ فرمائے:

اولئک هم شر البریه۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

یہ کہیں ستودہ صفات غرض خطبۂ جمعہ کیا تھا قرآن عظیم کا ردّ تھا۔ آج خطبہ میں یہ ہوا، کل نماز میں اهدنا الصراط المستقیم کی جگہ اهدنا الصراط ا لگاندھی پڑھیں گے اور کیوں نہ پڑھیں جسے جائیں کہ اس مقدس ذات ستودہ صفات کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اُس کی راہ آپ ہی طلب کیا چاہیں اور بالفرض یہ تبدیل نہ کریں تو صراط الذین انعمت علیهم میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے اللہ جسے مقدس ذات ستودہ صفات کرے اور خلق کے لیے مذکر بنا کر بھیجے اُس پر انعامِ الٰہی تام و کامل ہے۔

الذین انعم الله علیهم۔ وہ جن پر اللہ نے احسان کیا۔

کا بیان قرآن کریم نے

من النبیین والصدیقین و الشهداء والصلحین۔ وہ کون ہیں نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

فرمایا ہے یہ سب مقدس ذات ستودہ صفات ہیں مگر لاکھوں شہداء و صالحین کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث نہ فرمایا تو گاندھی جی اوّل نمبر کے انعمت علیهم ہوتے مگر قرآن تو کفار پر

---

[1] اخبار مشرق گورکھپور ۱۳ جنوری ۲۱ء وعلینی شہادت مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی رکن خلافت کمیٹی ۱۲ حشمت علی

[2] یہ مولوی صاحب شاہ علینی کا بیان ہے اور اخبار مشرق میں مُقدس ذات پاکیزہ خیالات ہے۔ ۱۲ حشمت علی

Marfat.com

اپنا غضب اور لعنت بنانا اور اُنھیں ہر مخلوق سے بدتر ہر ذلیل سے ذلیل تر فرماتا ہے اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی انعمت علیہم نہیں۔ قاتلهم الله انی یؤفکون ٥ مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے ہزارہا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جمایا جاتا ہے کیا مسئلہ استعانت کا یہ مطلب تھا کیا درمختار میں اس کا جواز لکھا تھا اجازت تھی تو استخدام کی وہ بھی ایسا جیسے کتے سے جو پورا مسخر ہو لیا ہو تم نے اُلٹی خدمت گاری بلکہ غلامی کی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥

سادساً مشرکوں پر اعتماد حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الٰہی تھا جس کا بیان زیر آیت اولیٰ گزرا انھوں نے اعتماد در کنار قطعاً التجا کی۔ التجا و اعتماد کے جو معنی گزرے اُن کے آئینہ میں اُن کی صورتیں منقوش دیکھ لیجیے ۲۲ کروڑ ہندوؤں کو اپنا یار و یاور بنانا کیا دلی خیر خواہی پر پُورے اعتماد کے بغیر ممکن ہے بداہت عقل کو ٹکرائیے تو لیڈران کے گیت سُن لیجیے جو مشرکین کو اپنا دلی خیر خواہ سمجھنے کے گائے ہیں[1] اُن کی ہمدردی ہماری مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کل کو بھی معاونت حق سے گریزاں تھے۔ اُن کا دستِ اتحاد ہماری طرف بڑھا جب یار اغیار ہو گئے ہیں برادرانِ وطن کو اُن کی ہمدردی کی اُجرت دے کر اُن کے مرتبہ کو گھٹانا نہیں چاہتا وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہم کو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہے نہ ہماری لفظی شکر گزاری کی محتاج ہے ہمارے دل میں اُن کے اخلاص نے[2] گھر کر لیا ہے۔ دیکھیے کیسی دل کھول کر قرآن کی تکذیبیں کیں اب اتنا مسلمان دیکھ لیں گے کہ یہ سچا اللہ واحد قہار سچا کہ لا یالونکم خبالا وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔ قل صدق اللہ وما للظلمین من انصار ٥

سابعاً سب جانے دو اتنا تو مفتی لیڈران کو بھی مسلم کہ اگر اُن کی طرف حاجت پڑے دربارۂ استعانت فتویٰ میں لیڈران کی موت[3]

---

[1] خطبۂ صدارت مولوی عبدالباری صاحب صفحہ ۲۵ ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

[2] رسالہ قربانی گاؤ مولوی عبدالباری ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

[3] دربارۂ استعانت جو فتویٰ شاہجہان پور لیڈران نے شایع کیا اُس میں خود اُن کی موت ہے مگر لیڈران کو نہیں سُوجھتی۔

Marfat.com

اور اُن سے غدر کا امن ہو تو استعانت درست یعنی حاجت نہ ہو تو حرام اور اُن کے غدر سے امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور اُن کے غدر سے امن پر کیا دلیل قائم کر لی کیا نرا وعدہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما یعدھم الشیطٰن الا غرورا ۔ شیطان تو اُنھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

یا اُنھوں نے تمھارے خیرخواہ بنے رہنے کی قسمیں کھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انھم لا ایمان لھم اُن کی قسمیں کچھ نہیں یا تمھیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن یہ دینی اعدا یہ خونخوار بدخواہ یہ کبھی دغا نہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی حالانکہ اُسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی۔

اُن کے غدر سے امن کی تو ایک وہی صورت تھی کہ وُہ ایسے ذلیل و قلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و مقہور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی نہ رکھیں کیا یہ ۲۲ کروڑ ہندو تمھارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں یہ جھوٹ جھوٹ جھوٹ اور پورے ۲۲ کروڑ جھوٹ۔ دیکھو تمھارے ہی شائع کردہ فتوے نے تمھیں گھر تک پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرارداد جرم لگا کر مرتکب حرام ٹھہرا دیا احمق اُسے شائع کرواتے اور اپنی سند ٹھہراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وُہ انھیں پر زد ہے اُنھیں کا رد ہے ہمارے دوست مفتی صاحب نے مروان کے خفیہ خط کی طرح متلمس کا سا صحیفہ اُن کے ہاتھ میں دے دیا جس میں اُن کی موت ہے اور یہ خوشی خوشی لیے پھرتے ہیں۔ نہیں نہیں نرے ناشخص نہیں سمجھتے ہیں مگر مقصود ہی دین کو بدلنا احکام کو کھلنا عوام کو چھلنا ہے جاہل بیچارے اتنا دیکھ لیں گے کہ دیکھو جائز لکھا ہے اب اپنی سمجھ کیسے کہ جسے جائز لکھا ہے لیڈران کی استعانت کو اُس سے مَس نہیں اور اُن کی جو استعانت ہے فتوے میں ہرگز اُسے جائز نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اشعار کیا۔

Marfat.com

مفتیوں کو ہدایت

ہاں جب مفتی کو واقعہ معلوم تو فتوی اگرچہ بجاتے خود صحت سے موسوم ایسا غلط انگیز لکھنا مذموم جسے اہل باطل اپنے باطل پر ڈھالیں اور اُس سے اپنی تقویت کی راہ نکالیں یہ سمجھ لینا کہ فتوے کا مفہوم مخالف یہ ہے اور اُن کے غدر سے امن کی صورت یہاں متصور نہیں عوام جاہلوں کو میسر نہیں عقود الدریہ میں ہے:

اذا علم المفتی حقیقۃ الامر ینبغی لہ ان لا یکتب للسائل لئلا یکون معینا لہ علی الباطل۔	مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اُسے سزاوار نہیں کہ سائل کو اُس کے سوال کے موافق فتوی لکھدے تاکہ باطل پر اُس کا مددگار نہ ہو۔

اُسی میں اپنے شیخ المشائخ شیخ عبد القادر صفوری سے ہے:

ان بعض المبطلین اذا صار بیدہ فتوی سال بہا علی خصمہ وقال المفتی افتی لی علیک بکذا والجاھل اوضعیف الحال لا یمکنہ منازعتہ فی کون نصہ مطابقا اولا۔	بعض اہل باطل کے ہاتھ میں جب فتوی آجاتا ہے اپنے فریق پر اُس سے حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے مفتی نے میرے لیے تجھ پر یہ فتوی دیا ہے اور بے علم یا کمزور اُس سے یہ بحث نہیں کرسکتا کہ اُس کی عبارت صورت واقعہ سے مطابق بھی ہے یا نہیں۔

مولی تعالی ہمیں اور ہمارے احباب کو باطل و اعانت باطل و اختلاط اہل باطل سے بچاتے اور حق پر استقامت تام عطا فرماتے آمین والحمد للہ رب العلمین۔

مساجد میں مشرک کے لے جانے کا رد

(۱۰) لیڈران نے شریعت مطہرہ پر ایسے ہی شدید ظلم مشرک دخول کافر بمسجد میں کیے ہیں۔

اوّلا یہ مسئلہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہاء و ہدایہ و وقایہ و کنز و وافی و مختار و اصلاح و غرر و ملتقی و تنویر اور ان کے سوا محیط سرخسی و اشباہ والنظائر و وجیز کردری و خزانۃ المفتین و فتاوی ہندیہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے فتواے شائع کردہ لیڈران نے

Marfat.com

بھی یہاں عبارت درمختار میں گنجائش نہ پائی یوہیں نقل کرنی پڑی کہ:

جاز دخول الذمی مسجدا۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل و اعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے:

محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ لا باس بان یدخل اھل الذمۃ المسجد الحرام۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ذمی بھی کافر ہی ہے اطلاق کی سندیں اوپر گزریں کہ:

اراد بالکافر الذمی۔ کافر سے ذمی مراد ہے۔

یوہیں مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے مستامن بھی حربی ہے اطلاق کی سند محیط و عالمگیریہ سے گزری کہ:

اراد بالحارب المستامن۔ حربی سے مستامن مراد ہے۔

مگر ذمی بولیں اور اُس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں لاجرم علامہ سید احمد طحطاوی و علامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کے لیے بھی جواز ہے یا نہیں پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے:

انظر ھل المستامن و رسول اھل الحرب مثلہ و مقتضی استدلالھم علی الجواز بانزال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفد ثقیف فی المسجد جوازہ ویحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا یہ مستامن کے لیے جواز چاہتا ہے بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

Marfat.com

اقول مستامن کے لیے خود قرآن عظیم سے اشارہ نکال سکتے ہیں کہ ان احد من المشرکین استجارك فاجره حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه مأمنه اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اُسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سُنے پھر اُسے اُس کی امن کی جگہ پہنچا دو حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے ولہٰذا وفود یہیں حاضر ہوتے اور اس میں متون کا خلاف نہیں ہدایہ سے گزرا کہ مستامن جب تک دار الاسلام میں ہے بمنزلہ ذمی ہے ذمہ مؤبدہ و موقتہ دونوں ہوتا ہے کافی امام نسفی فصل امان میں ہے:

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا او ذلك الامان وعقد الذمة ۔	ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کے لیے ۔ یہ امان و عقد ذمہ ہے ۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی و حربی برابر ہیں یعنی مستامن کہ اُس کے لیے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے بالجملہ جواز خاص ذمی کے لیے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

ثانیاً یہاں بھی امام بدر الدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت یہ ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لیے ہے یہ مشرک حربی لے دوڑے ۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:

قال ابو حنيفة يجوز للكتابي دون غيره واحتج بما رواه احمد في مسنده بسند[1] جيد عن جابر	امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام احمد اس پر اُس حدیث سے سند لاتے

---

[1] قول الامام العینی بسند جید **اقول** ای علی اصولنا وما لنا ان نترك اصولنا الی اصول المحدثین فضلا عن قول عالم متاخر شافعی فلا علیك مما فی التقریب و ذلك ان مخرجه اشعث بن سوار عن الحسن عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنه اشعث من شیوخ شعبة و الثوری و یزید بن هارون وغیرهم من الاجلاء وانتقاء شعبة فی من یأخذ عنه معلوم قال الذهبی وحدث عن اشعث بجلالته شیخه ابو اسحق السبیعی اھ (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم لایدخل مسجدنا ھذا
بعد عامنا ھذا مشرک الا اھل
العھد وخدمھم۔

جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد
کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس
مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا
ذمیوں اور اُن کے غلاموں کے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے:

لایمنع من دخول المسجد الذمی
الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ
الامام بما رواہ احمد عن جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا
جائیگا بخلاف اور کافر کے اور اس پر
امام اعظم اُس حدیث سے سند لائے جو امام احمد
نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

(باقی حاشیہ صفحہ گزشتہ) وقد قال سفین اشعث اثبت من مجالد وقال ابن مھدی ھو ارفع من مجالد ومجالد من رجال صحیح مسلم وقال ابن معین اشعث احب الی من اسمعیل بن مسلم وقال الامام احمد والعجلی ھو امثل فی الحدیث من محمد بن سالم وروی ابن الدورقی عن ابن معین انہ ثقۃ وقال عثمن بن ابی شیبۃ صدوق وذکرہ ابن شاھین فی الثقات وقال ابن عدی لم اجد لہ فیما یرویہ متنا منکرا وقال البزار نعلم احدا ترک حدیثہ الا من ھو قلیل المعرفۃ واختلاف قول ابن معین فی رجل یکون انہ دون الثقۃ وفوق الضعیف وھذا ھو شرط الحسن قال الذھبی فی محمد بن ابی حفصۃ فیہ شیئ ولھذا وثقہ ابن معین مرۃ وقال مرۃ صالح ومرۃ لیس بالقوی ومرۃ ضعیف اھ ومحمد ھذا من رجال الصحیحین وبالجملۃ قد وثق اشعث ولم یرم بقادح قط بل لیس فیہ جرح مفسر اصلا فحدیثہ حسن ولا شک لاجرم ان حکم العینی علی اسنادہ انہ جید واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲ منہ غفرلہ۔

Marfat.com

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے:

قال شمس الائمۃ السرخسی فی شرح ادب القاضی وقد ذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول اللہ تعالٰی انما المشرکون نجس۔	امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے گا اس ارشاد الٰہی پر عمل کے لیے کہ مشرک نرے ناپاک ہیں۔

اگر کہیے حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثنا فرمایا کتابی کی تخصیص کہاں ہے۔

اقول مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا اُن پر صرف دو حکم تھے ا سلام لائیں ورنہ تلوار تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی تو استثنا منقطع ہے بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا اواخر مسند جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں حدیث اس طرح ہے کہ مذکور ہوئی اور اُس سے ۲۷ ورق پہلے یُوں ہے:

لا یدخل مسجدنا ھذا مشرك بعد عامنا ھذا غیر اھل الکتاب وخدمھم۔	اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور اُن کے غلام۔

تو یہاں خود کتابی کی تصریح ہے۔

ثالثاً۔ اقول للہ الحمد اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمادیا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لیے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ھذا اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد میں نہ آنے پاتے سوا ذمیوں کے۔ مخالفین جتنی روایات پیش کریں اُن کے ذمہ لازم ہے کہ اُس واقعہ کے اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اس کا ثبوت نہیں دے سکتے خصوصاً بعد عامنا ھذا کا لفظ کریم ارشاد فرمارہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برأت ہے غالباً اُس کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی انما المشرکون نجس

Marfat.com

فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا سے ماخوذ ہے تو پہلے کے وقائع پیش کرنا محض نادانی لیکن لیڈران تو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر منسوخات ہی پر عمل کر رہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں وخسر ھنالك المبطلون ○

لیڈران کی بہی خواہی اسلام رابعاً نہ سہی اختلاف احوال زمانہ و عادات قوم کو ہمیشہ مسائل تعظیم و توہین میں دخل تام ہے پھر غیر اسلامی سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی اجازت اور اُس کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لیے وقف کرنا کس قدر بہی خواہی اسلام ہے ع

اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار

لیڈران کی اسلامی غیرت خامساً واقعی بندگی بے چارگی جب ہندوؤں کی غلامی ٹھہری پھر کہاں کی غیرت اور کہاں کی خودداری وہ تمھیں ملچھ جانیں بھنگی مانیں تمھارا پاک ہاتھ جس چیز کو لگ جائے گندی ہو جائے سودا بیچیں تو دُور سے ہاتھ میں ڈال دیں پیسے لیں تو دُور سے یا پنکھا وغیرہ پیش کرکے اُس پر رکھوالیں حالانکہ بحکم قرآن خود وہی نجس ہیں اور تم اُن نجسوں کو مقدس مطہر بیت اللہ میں لے جاؤ جو تمھارے ماتھا رکھنے کی جگہ ہے وہاں اُن کے گندے پاؤں رکھواؤ مگر تم کو اسلامی حس ہی نہ رہا محبت مشرکین نے اندھا بہرا کر دیا۔

لیڈران محض اغوا کے لیے مسئلہ دخول مساجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے سادساً ان باتوں کا اُن سے کیا کہنا جن پر حبك الشئ یعمی ویصم (تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے) کا رنگ پھر گیا سب جانے دو خدا کو بھی مُنہ دکھانا ہے یا ہمیشہ مشرکین ہی کی چھاؤں میں رہنا ہے جواز تھا تو یُوں کہ کوئی کافر بالجا ذلیل و خوار مثلاً اسلام لانے یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لیے مسجد میں آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشرکوں نجس بت پرستوں کو مسلمانوں کا واعظ بنا کر مسجد میں لے جاؤ اُسے مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بٹھاؤ مسلمانوں کو نیچا کھڑا کرکے اُسکا

Marfat.com

وعظ سناؤ کیا اس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمہیں مل سکتی ہے حاشا ثم حاشا للہ انصاف کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھنا شرع مطہر پر افترا اگڑھنا احکام الٰہی دانستہ بدلنا سوئر کو بکری بتا کر نگلنا نہ ہو گا ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او یرحب بھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انہیں کنیت سے ذکر کریں یا آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ ادنیٰ درجہ تکریم کا ہے کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہا اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے اور ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تذلیل فرما چکے جن کا نمونہ ابھی گزرا کہ اُسے محرر بنانا حرام کوئی کام ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو حرام اُس کی تعظیم حرام مسلمان کھڑا ہو تو اُسے بیٹھنے کی اجازت نہیں بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اُتر پڑے

بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام ائمہ کرام دیکھیں

حتیٰ کہ فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ و النظائر و تنویر الابصار و درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشباہ و درمختار وغیرہا میں ہے:

لو قال لمجوسی یا استاد تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو بطور تعظیم اے استاد کہا کافر ہو گیا۔

اور یہاں حربی مشرک کی یہ کچھ تعظیم یہ کچھ مسلمانوں پر اُس کی رفعت و تقدیم ہو رہی ہے

Marfat.com

اور پھر کفر بالائے طاق اُن کے جواز کو بھی ٹھیس نہیں لگتی اس حرام قطعی کو حلال کی کھال پہنا کر فتوے اور رسالے لکھے جا رہے ہیں۔ مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہہ دینے والا کافر ہو لیکن مشرک بت پرست کو اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا کہ خدا نے اُن کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا نہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مدبر بنا کر بھیجا ہے ٹھیٹ مسلمان بنا رہے ہیں سبق پڑھانے والا اور سبق بھی کسی دنیوی حرفت کا نہیں بلکہ صاف کہا کہ تمہارا فرض دینی یاد دلانے کو تو استاذ علم دین بتایا اور علم دین بھی کسی مستحب وغیرہ کا نہیں بلکہ خاص فرض دینی کا معلم استاذ بنایا اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل پہلو میں دل اور دل میں اسلام کی قدر ہو تو وہ ان لفظوں کو دیکھے کہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے خدا لگتی کہنا یہ رسالت سے کے سیڑھی نیچے رہا ان لیڈر بننے والوں کا اسلام کیا ہے؛ ع

چوں وضوے محکم بی بی تمیز

کہ کسی طرح ٹوٹنا کیا اس میں دراڑ تک نہ پڑتی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون○

دربارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہانپوری فتوٰی خود انھیں پر رد ہے

سابقاً ائمۂ دین نے صاف تصریحیں فرمائیں کہ کافر کا بطور استعلا مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے:

الأیۃ محمولۃ علی الحضور استیلاءً واستعلاءً۔

آیت اس پر محمول کی گئی ہے کہ وہ غلبہ و بلندی کے طور پر نہ آئیں۔

کافی امام نسفی میں ہے؛

الأیۃ محمولۃ علی منعھم ان یدخلوھا مستولین وعلی اھل سلام مستعلین۔

آیت کے یہ معنی قرار دیے گئے ہیں اُن کے ایسے آنے سے منع کیا جاتا ہے کہ بطور غلبہ آئیں اور مسلمانوں پر بلند ہوں۔

لہ دیکھو اخبار فتح دہلی جلد ۲ ۲۳؍۲ جلسہ جمعیۃ العلماء ہند میں عبدالماجد بدایونی کی تقریر ص۲ کالم اول ۱۱ حشمت مل

Marfat.com

مگر ہدایہ و کافی کا اُن لوگوں کے سامنے کیا ذکر جو قرآن عظیم کے نصوص قاہرہ نہیں سُنتے ہاں یہ کیسے کہ اگر حق مانیں تو لیڈران کی خوبی قسمت ورنہ سخت در سخت نصیبوں کی شامت کہ خود لیڈری شائع کردہ فتوے نے بحوالہ رد المحتار یہی عبارت ہدایہ نقل کر دی کہ قرآن عظیم نے مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا حرام فرمایا ہے ہمارے دوست مفتی صاحب نے یہ دوسرا متلمس کا صحیفہ مروانی خط کی طرح اُن کے ہاتھ میں دے دیا مروانی خط اور کے ہاتھ تھا اور متلمس کا صحیفہ بند۔ ان کے ہاتھ میں کُھلا ہوا فتویٰ دے دیا اور ان کو اپنی موت نہ سُوجھی اُسے شائع کراتے عوام کو بہلاتے بُھلاتے ہیں۔

مفتی کو ہدایت

ہاں اتنی شکایت دوستانہ مفتی صاحب سے بھی ہے کہ ذمی کا حکم حربیوں یا کتابی مشرکوں پر ڈھالنا درکنار صورت استعلا اگر معلوم تھی کہ تشت از بام ہے تو اسے جانتے ہوتے باطل پرستوں کے ہاتھ میں فتویٰ دینا نہ تھا جس سے وہ عوام کو بہکائیں اور اپنے حرام قطعی بلکہ اس سے بھی اشد کو حلال کر دکھائیں پھر عجب یہ کہ بیان حکم میں عدم استعلا کی قید رہ جانے نے مطلقاً جواز کی سُنائی اگرچہ عبارت کتاب سے اطلاق پر طلاق آئی کتاب کی عربی عبارت عوام کیا سمجھیں اُنھیں گمراہ کر لینے کی لیڈروں نے راہ پائی نسأل اللہ العفو والعافیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت

مسلمانو! تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے دین کی کیسا کیسا شریعت کو بدلتے مسلتے پاؤں کے نیچے کچلتے اور خیر خواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں موالات مشرکین ایک، معاہدہ مشرکین دو، استعانت بمشرکین تین، مسجد میں اعلائے مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دُنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے دین الٰہی کو دیدہ و دانستہ پامال کیا ہے اور پھر لیڈر رہیں ریفارمر ہیں مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں جو اُن کی ہاں میں ہاں نہ ملاتے مسلمان ہی نہیں جب تک اسلام کو کند چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں رب انی اعوذ بک من ھمزت الشیطٰن و اعوذ بک رب ان یحضرون ۝ آہ آہ آہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

Marfat.com

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

ضروری عرض واجب اللحاظ

میں جانتا ہوں کہ میرا کلام انھیں برا لگے گا اور حسبِ معمول تحقیق حق و اظہار احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھا جاتے گا ہمیشہ عاجزوں نے اپنا عجز یونہی چھپایا ہے احکام حق کو سختی بتا کر گالیاں ٹھہرا کر جواب سے گریز کا حیلہ بنایا ہے لہذا دست بستہ معروض کہ تھوڑی دیر بیجری تہذیب سے تنزل فرما کر وہ آئتیں کہ شروع فتوٰی میں تلاوت ہوئیں اُن پر ایمان لا کر ان مباحث علمیہ و احکام الٰہیہ کو بغور سُن لیجیے اگر بفرض باطل ہماری غلط فہمی ہے حق و انصاف سے بتا دیجیے ہمیں بحمد اللہ تعالیٰ ہرگز وہ نہ پایئے گا جو سمجھ لینے کے بعد باطل پر اصرار حق سے انکار نار پر عار اختیار کر رہے ہیں اور اگر سمجھ جاؤ سمجھ کیا جاؤ گے تمہارے سمجھ والے سمجھ ہی رہے ہیں کہ دیدہ و دانستہ حق سے اُلجھ رہے ہیں حرام کو حلال حلال کو حرام کا جامہ پہنایا اسلام کو کفر کفر کو اسلام بنا کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے اور جزاد حساب و کشف حجاب روز شمار۔

یوم تبلی السرائر فما له من قوة	جس دن سب چھپی باتیں جانچ لی جائیں گی
ولا ناصر o	تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

ترک معاملت پر ایک نظر

(۱۱) حضرات لیڈروں نے مسئلہ موالات میں سب سے بڑھ کر اودھم مچائی اور دل میں افراط یا تفریط ایک ہی پہلو پر گئے اس میں دونوں کی رنگت رچائی افراط وہ کہ نصاریٰ سے نری معاملت بھی حرام قطعی اور تفریط یہ کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ اُن کی غلامی فرض شرعی۔ پھر بھی ان کے اس افراط و تفریط میں اتنا فرق ہے کہ دوم نے بذاتہ دین کو برباد کر دیا اور اول پر عمل میں فی نفسہ ضرر اسلام نہ تھا مُباح کو کوئی حرام جان کر چھوڑے تو اُسے چھوڑنے میں حرج نہیں کہ مباح ہی تھا نہ کہ واجب ضلالت ہے تو اُس اعتقاد تحریم میں لیکن حرام قطعی کو فرض منانا ایمان وعمل دونوں کا تباہ کن ہوا اور اپنے ہر پہلو سے اسلام کا برباد کرنے والا لہذا اوّل سے بحث ضرور نہ تھی حکم بتا دیا

Marfat.com

معاندوں کا عناد اُن کے ساتھ ہے لیکن عملی حیثیت سے بھی اُس خصوص میں مسلمانوں کو بہت ضرر پہنچتے دکھائی دیتے ہیں سخت مشکلات کا سامنا ہے جن کا حل ان بزعم خود گہری نگاہ والے انجام شناس لیڈر ان الناس نے کچھ سوچ رکھا ہو گا نظر بعادات و حالات کسی طرح عقل باور نہیں کرتی کہ اُن کی چیخ پکار سے تمام ہند و سندھ و بنگال و برہما و افریقہ و جاوہ حتیٰ کہ عدن تک کے مسلمان سب نوکریاں ملازمتیں زمینداریاں تجارتیں یکلخت چھوڑ دیں۔ یہ شورشیں تو دو دن سے ہیں صدہا[1] حرام نوکریاں پہلے ہی سے کر رہے ہیں وُہ تو چھوڑیں نہیں مباح نوکریاں اور حلال تجارتیں زمینداریاں کس طرح چھوڑ دیں گے ان جلسوں ہنگاموں تبلیغوں کہراموں سے اگر سو دو سو نے نوکریاں یا دس بیس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمینداریاں چھوڑ بھی دیں تو اس سے ترکوں[2] کا کیا فائدہ یا انگریزوں کا کیا نقصان غریب نادار مسلمانوں کی کمائی کا ہزارہا روپیہ ان تبلیغوں میں برباد جا رہا ہے اور جائے گا اور محض بے کار و نامراد جا رہا ہے اور جائے گا۔ ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیر و سیاحت کے سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلاؤ

---

[1] مثلاً خطر کی نوکری کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے سوا کسی مسلمان بادشاہ کی بھی جائز نہیں یو ہیں خلاف ما انزل اللہ حکم کرنے کی یو ہیں جس میں سُود کا لینا دینا یا حساب کرنا ہو یا دستاویز سود کا کاتب یا شاہد بننا پڑے بالجملہ حرام کام یا خود اعانت حرام کی ملازمت کی کہ اسلامی سلطنت و ریاست کی بھی حرام ہے اور بلا ملازمت ایسے کاموں کا انجام دینا اور زیادہ شرع پر جرأت یہی حال کالجوں کی ملازمت اور اُن کے تعلیم و تعلم کا ہے جہاں تعلیم مخالف شرع و اسلام ہو اگرچہ اسلامی کہلاتے تعلم حرام اور اُس کی کسی طرح امداد حرام مگر جو علم دین رکھنے والا تعلیم دینیات پر یُوں رہے کہ طلبہ کے عقائد کی حفاظت کرے ضلالتوں کا بطلان اُنھیں بتایا کرے وہ بازار میں ذکر الٰہی کرنے والے سے بھی زائد ہو گا جسے حدیث نے فرمایا مُردوں میں زندہ کی طرح ہے۔

[2] تنبیہ۔ تنبیہ۔ تنبیہ۔ مسلمانو! ترکوں کی حمایت اماکن مقدسہ کی حفاظت سلطنت اسلامی کی اعانت یہ سب دکھانے کے دانت تھے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہو لاکھوں روپے کا چندہ ہاتھ آئے ورنہ بڑے ساعی لیڈروں علی برادروں سے صاف منقول ہوا کہ "مسئلہ خلافت (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

قوم سیدھے ہو گئے اور ہوں گے اگر یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد وقت ہے اور سیر یورپ کے حساب کا راز تو روزِ حساب ہی کھلے گا یوم تبلی السرائر ○ فما له من قوة ولا ناصر ○ کیا لیڈر صاحبان فہرست دکھائیں گے کہ ان برسوں کی مدت اور لاکھوں روپے کی اضاعت میں اتنا فائدہ مرتب ہوا انہوں نے نوکریاں چھوڑیں انہوں نے تجارتیں انہوں نے زمینداریاں۔

اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے

طرفہ یہ کہ اُنکے خون گرم حامی ہمدم و محرم[1] اخبارات اس ترکِ تعاون پر بڑے بڑے زور لگا رہے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اب طے کر رکھو ہندوستان کی آزادی کی فکر کرو ہم ہندو قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ اگر ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم اُن کے خلاف تلوار اُٹھائیں ہمارا نصب العین سلطنت خود اختیاری حاصل کرنا ہے ترک موالات اُس کا ذریعہ ہے"۔ ابوالکلام آزاد سے منقول ہوا "لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لیے ہے اگر خلافت کا خاطر خواہ فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی اس وقت تک کہ ہم گنگا و جمنا کی مقدس زمین کو آزاد نہ کرالیں"۔ مسلمانو! اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں اور خلافت و اماکن مقدسہ کے حیلہ پر فریب کھاتے رہو تو خدا حافظ۔ حشمت علی عفی عنہ

[1] خصوصاً روزنامہ ہمدم لکھنؤ جسکے ہر پرچہ کی پیشانی پر یہ ساقط الوزن رباعی لکھی ہوتی ہے: ؎

پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو
قانون سے فائدہ اُٹھانا ہے اگر لائل سبجکٹ تم برٹش کے رہو

اتباع ہوا کی اجازت دی جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہے قال تعالیٰ ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله اپنی خواہش کا پابند نہ ہو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے گی۔ خیر گمراہی تو ان صاحبوں کے یہاں بہت آسان بلکہ محبوب تر چیز ہے مگر پچھلے مصرع پر اپنے لیڈروں اور کمیٹی کا فتویٰ لیں جس میں کہا کہ انگریزوں کے وفادار اُن کے حکم کے نیچے چلنے والے رہو اور اتنی تاکید ہے کہ ہر پیشانی پر اسی کی تجدید ہے اس سے مقاطعہ کیوں نہ فرض ہوا اسے پارٹی بلکہ اسلام سے کیوں نہ خارج کیا ہاں شاید ساقط الوزن کرنے میں اُس نے اپنے لیے کچھ راہ لگا رکھی ہو یعنی انگریزوں کے دکھانے کو اس طرح ہو اور لیڈروں کے سنانے کو یہ کہ آپ دیکھتے نہیں اُس میں وزن ہی کہاں ہے یوں ہے ؎

لائل سبجکٹ تم نہ برٹش کے رہو حشمت علی عفی عنہ

Marfat.com

خود اپنے اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے ان صیغوں کو تو انگریزوں سے جو گہرے تعلقات ہیں دوسرے صیغوں کو کم ہوں گے۔ کیا اوروں کے لیے شور و فغاں اور اپنے لیے نوشجاں۔

لیڈران اوروں کو ترکِ تعاون کی طرف بلاتے ہیں اور خود اُن کا عمل اُسکے خلاف ہے

اور ایک اخباری و مطابعی کیا کریں گے بڑے بڑے لیڈر بننے والے اسی مرض میں گرفتار ہیں دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

ہجرت کا غل مچایا اور اپنے آپ ایک نہ سرکا جو اُبھارنے میں آگئے اُن مصیبت زدوں پر جو گزری گزری یہ سب اپنے جورو بچوں میں چین سے رہے۔ ہرّا لگا نہ پھٹکری۔ اور ترک تعاون میں بھی کیا کسی لیڈر یا مبلغ کے پاس زمینداری یا کسی قسم کی تجارت نہیں۔ نہ اُن کا کوئی انگریزی یا ریاست میں ملازم ہے پھر انھیں کیوں نہیں چھوڑتے کیا واحد قہار نے نہ فرمایا:

لم تقولون ما لا تفعلون ○ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ○

کیا خدا کا سخت دشمن بننا آسان سمجھا ہے کیا تمہارے یہاں سے نہ چھپا کہ "اگر کسی مسلمان رئیس نے دباؤ یا خوشامد سے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ثابت ہو کر وہ دشمنانِ اسلام کا ساتھ دیتے ہیں تو فوراً اُن کا شمار مرتدین میں ہوگا اور مرتد کی سزا اسلام کے آئین میں کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے" کیا کوئی ریاست آپ کے نزدیک اس سے بری ہے کیا اس میں سب سے

؎ دیکھو تقریر صدارت شیخ مشیر حسن قدوائی بیرسٹرایٹ لاو تعلقدار گدیا مطبوعہ لکھنؤ ص۱۹ یہ بھی مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے ان مسائل میں امام و متبوع ہیں دیکھو خطبۂ صدارت مولوی عبدالباری مطبوعہ لکھنؤ ص۱ "میں ان مسائل میں کبھی مشیر حسن صاحب کے خلاف مشورہ کچھ نہیں کرتا" آپ بیرسٹر بھی ہیں اور تعلقدار بھی بھلا انگریزوں سے آپ کو کیا تعلق لہٰذا صرف اسلامی ریاستوں کو مرتد فرمایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

Marfat.com

پیش قدم سلطنت علیہ دکن نہیں کیا اُس کے احکام اور چھپے ہوئے فرمان ملاحظہ نہ ہوئے کیا آپ کے لیڈروں میں اُس کے وظیفہ خوار نہیں کیا مدخیرات سے گیارہ روپے یومیہ پانے والوں نے اپنا یومیہ بند کرالیا کیا جسے اوروں کے لیے حرام بتاتے ہو آپ خوشی سے کھاتے ہو۔ بلاپس ہوان کے منہ لگا حرام اُن سے

لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے

نہ چھوٹا اور لیڈروں کا منہ کس نے بند کیا ان پر اُن لیڈروں سے مقاطعہ واجب تھا یا قرآن مجید بدل کر جو احکام دل سے گڑھے ہیں وہ کسی طرح لیڈروں کے لگ بھگ نہیں اوروں کے سر پڑے ہیں یہ قانون کے مستثنیات عام ہیں اور جب لیڈر خود ہی اپنے کہے پر عامل نہیں تو اُن کی چیخ پکار اوروں سے کیا عمل کراسکے گی ع

او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

مانا کہ تم میں وہ بھی ہوں جو ان تینوں علتوں سے بری ہیں نہ زمینداری نہ تجارت نہ اجارت کہ مالگزاری یا ابواب یا ٹیکس یا چنگی دینی پڑے اور انگریزوں سے تعلق تعاون پیدا ہو کر حرمت قطعیہ کا حکم جڑے فرض کر دم کہ خود اس سے پاک ہیں نرے مفلس محتاج بینوا ہیں پھر یہاں تو عام ذرائع رزق یہی ہیں کیمیا تو نہ بناتے ہوں گے اوروں کے سر کھاتے ہونگے اُن کا مال انھیں وجوہ سے ہوگا جو تمھارے نزدیک علی الاطلاق حرام ہے تو حرام ہی کھایا حرام ہی کمایا ہر طرح گرفتار حرام ہی رہے نجات کی صورت بتائیے پھر ترک معاملت کی فرضیت کا تیے۔ اور یہ روپیہ کہ ان جلسوں میں صرف کر رہے ہو۔ یہ بھی تو اُس حرام کا ہے سچ کہنا کیا دل میں سمجھ لیے ہو اگرچہ زبان سے نہ کہو کہ ع

مال حرام بود بجائے حرام رفت

اور ریل تار ڈاک کیا انگریزوں سے معاملت نہیں اس میں تو سب چھوٹے بڑے مبتلا ہو اگر کہو انھیں سہولت کے لیے رکھ چھوڑا ہے تو اعلان کر دو کہ ہمارے یہاں سہولت کے لیے حرام روا ہے۔ اگر کہو کہ زمینداری و تجارت چھوڑیں تو کھائیں کیا۔ تو ملازم اگر ملازمتیں چھوڑیں تو کھائیں کیا۔ جو جواب تمھارا ہے وہ سب کا ہے غرض یہ نہ چلی نہ چل سکتی ہے نہ تم نے خود اس پر

Marfat.com

عمل کیا نہ کر سکتے ہو۔ اس کی پوری تصویر یہی ہے کہ ع

وہ کرتے ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے

پھر بے معنی چیخ پکار سے کیا حاصل سوا اس کے کہ ع

مغز ما خورد و حلق خود بدرید

ہندوؤں کی دیگ موافقت سے بانگی کا چاول اور بفرض غلط و بفرض باطل اگر سب مسلمان زمینداریاں تجارتیں نوکریاں تمام تعلقات یکسر چھوڑ دیں تو کیا تمہارے جگری خیر خواہ جملہ ہنود بھی ایسا ہی کریں گے اور تمہاری طرح نرے ننگے بھوکے رہ جائیں گے۔ حاشا ہرگز نہیں زنہار نہیں۔ اور جو دعویٰ کرے اُس سے بڑھ کر کاذب نہیں مکار نہیں اتحاد و وداد کے جھوٹے بھروں پر بھولے ہو منافقانہ میل پر پھولے ہو سچے ہو تو موازنہ دکھاؤ کہ اگر ایک مسلمان نے ترک کی ہو تو اُدھر پچاس ہندوؤں نے نوکری تجارت زمینداری چھوڑ دی ہو کہ یہاں مالی نسبت یہی یا اس سے بھی کم ہے۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو کھل گیا کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

لاجرم نتیجہ کیا ہوگا یہ کہ تمام اموال کل دولتیں دنیاوی جمیع اعزاز جملہ وجاہتیں صرف ہندوؤں کے ہاتھ میں رہ جائیں اور مسلمان دانے دانے کو محتاج بھیک مانگیں اور نہ پائیں ہندو کہ اب اُنھیں پکائے ڈالتے ہیں جب بے خوف و خطر کچا ہی چبائیں۔ یہ ہے لیڈر صاحبوں کی خیر خواہی یہ ہے حمایت اسلام میں جانکاہی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہندو کیوں ملے ہیں اس کا راز میں نے اپنی ایک تقریر میں اس ہندو الفت و گاندھوی رغبت کا راز بیان کیا تھا جسے بعض اصحاب نے تحریر میں لیا اُس کا اعادہ موجب افادہ مسلمانوں کا رب جل و علا فرماتا ہے: یایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ۝ اے ایمان والو کسی کافر کو اپنا ہم راز نہ بناؤ وہ تمہاری نقصان رسانی میں

Marfat.com

گئی نہ کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا دشمنی اُن کے مونھوں سے کھل چکی ہے اور وُہ جو اُن کے سینوں میں دبی ہے بہت بڑی ہے بے شک ہم نے تمھیں صاف نشانیاں بتا دیں اگر عقل رکھتے ہو قرآن عظیم گواہ ہے اور اُس سے بہتر کون گواہ ومن اصدق من اللہ قیلا کہ مشرکین ہرگز ہماری خیر خواہی نہ کریں گے خیر خواہی درکنار کبھی بدخواہی میں گئی نہ کریں گے پھر اُنھیں یار و انصار بنانا اُن سے وداد و اتحاد منانا اُن کے میل سے نفع کی اُمید رکھنا صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب ہے یا نہیں ہے اور ضرور ہے ولکن لا تبصرون۔ آؤ اب ہم تمھیں قرآن عظیم کی تصدیق دکھائیں اور اُن کی طرف سے اس میل اور میل کا راز بتائیں دشمن اپنے دشمن کے لیے تین باتیں چاہتا ہے:

اوّل اُس کی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو۔

دوم یہ نہ ہو تو اُس کی جلاوطنی کہ اپنے پاس نہ رہے۔

سوم یہ بھی نہ ہو سکے تو آخیر درجہ اُس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے۔

مخالف نے یہ تینوں درجے اُن پر طے کر دیے اور اُن کی آنکھیں نہیں کھلتیں خیر خواہی سمجھے جاتے ہیں:

اولاً جہاد کے اشارے ہُوئے اُس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا۔

ثانیاً جب یہ نہ بنی ہجرت کا ابھار دیا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں ملک ہماری کبڈیاں کھیلنے کو رہ جائے یہ اپنی جائدادیں کوڑیوں کے مول بیچیں یا یوں ہی چھوڑ جائیں بہر حال ہمارے ہاتھ آئیں ان کی مساجد و مزارات اولیاء ہماری پامالی کو رہ جائیں۔

ثالثاً جب یہ بھی نہ بنی تو ترک موالات کا جھوٹا حیلہ کر کے ترک معاملت پر اُبھارا ہے کہ نوکریاں چھوڑ دو کسی کونسل کمیٹی میں داخل نہ ہو مالگزاری ٹیکس کچھ نہ دو خطابات واپس کر دو امر اخیر تو صرف اس لیے ہے کہ ظاہری نام کا دنیوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لیے نہ رہے اور پہلے تین اس لیے کہ ہر صیغہ و ہر محکمہ میں صرف ہنود رہ جائیں جہاں ہنود کا غلبہ ہوتا ہے حقوق اسلام پر جو گزرتی ہے ظاہر ہے جب تنہا وہی رہ جائیں گے تو اس وقت کا

Marfat.com

اندازہ کیا ہو سکتا ہے مالگزاری وغیرہ نہ دینے پر کیا انگریز چپ بیٹھے رہیں گے ہرگز نہیں قرقیاں ہوں گی تعلیقے ہوں گے جائدادیں نیلام ہوں گی اور ہندو خریدیں گے نتیجہ یہ کہ مسلمان صرف قلی بن کر رہ جائیں یہ تیسرا درجہ ہے۔ دیکھا تم نے قرآن عظیم کا ارشاد کہ وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

منکر پر رد وانکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اُس کا حکم نہیں

(۱۲) منکر کا ازالہ ضرور فرض ہے اپنے مراتب ثلاثہ پر جن میں تیسرا مرتبہ کہ تغییر بالقلب ہے یعنی دل سے اُسے بُرا جاننا مطلقاً ہر حال میں فرض عین ہے اور پہلے دونوں بشرط قدرت علی الترتیب فرض کفایہ مگر دوسرا یعنی تغییر باللسان اُس حالت میں ہرگز فرض نہیں کہ مرتکب اُس کی شناعت سے خود آگاہ ہو جان بوجھ کر اُس کا مرتکب ہو اور امید واثق نہ ہو کہ منع کیے سے باز رہے گا ایسی حالت میں اُس پر زبان یا قلم سے کہ وہ بھی ایک زبان ہے رد و انکار اصلا واجب نہیں رہتا خصوصاً جبکہ مظنۂ فتنہ وشورش ہو فتاویٰ امام قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

انما یجب الامر بالمعروف اذا علم انهم یستمعون۔	امر بالمعروف اُسی وقت واجب ہے جب یہ جانے کہ وہ کان لگا کر سنیں گے۔

نصاب الاحتساب میں ہے:

المقصود منه الائتمار فاذا فات ذلك لا یجب۔	امر بالمعروف سے مقصود تو یہ ہے کہ لوگ مانیں جب اس کی امید نہ ہو تو وہ واجب نہیں۔

بستان امام فقیہ ابو اللیث و محیط و ہندیہ وغیرہا میں ہے:

ان کان یعلم باکبر رأیه انه لو امر بالمعروف یقبلون ذلك منه و یمتنعون عن المنکر	اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے اور بُری بات سے باز آئیں گے تو

Marfat.com

فالامر واجب لا یسعه ترکه ولو علم باکبر رأیه انه لو امرهم بذلك قذفوه و شتموه فترکه افضل ولو علم انهم لا یقبلون و لا یخاف منه ضربا ولا شتما فهو بالخیار والامر افضل۔	امر بالمعروف واجب ہے اُسے چھوڑنے کی گنجائش نہیں اور اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ پتھر پھینکیں گے گالی دیں گے تو اُس وقت امر بالمعروف نہ کرنا ہی افضل ہے اور اگر جانے مانیں گے تو نہیں مگر ان سے گالی کا بھی اندیشہ نہیں تو اختیار ہے چاہے امر بالمعروف کرے یا نہ کرے اور نہ کرنا بہتر ہے۔

وجیز امام کردری وعلمگیریہ میں ہے:

اللحن حرام بلا خلاف فاذا قرأ بالالحان وسمعه انسان ان علم انه ان لقنه الصواب لا یدخله الوحشة یلقنه وان دخله الوحشة فهو فی سعة ان لا یلقنه فان کل امر معروف یتضمن منکرا یسقط وجوبه۔	قرآن عظیم کا غلط پڑھنا بالاتفاق حرام ہے تو اگر کوئی شخص غلط پڑھ رہا ہو اور دُوسرا سُنے اگر یہ سُننے والا جانے کہ اُسے صحیح بتاؤں گا تو اُسے وحشت پیدا نہ ہوگی تو بتائے اور اگر بتانے سے اُسے وحشت پیدا ہو تو اُسے گنجائش ہے کہ نہ بتائے کہ جو امر بالمعروف کسی منکر کو متضمن ہو اُس کا وجوب ساقط ہوجاتا ہے۔

مثلاً کون مسلمان نہیں جانتا کہ ناحق قتل یا غارت مسلم حرام وموجب عذاب نار ہے کون نہیں جانتا کہ اُس میں کسی طرح کی اعانت مطلقاً حرام ومستوجب غضب جبار ہے کون نہیں جانتا کہ زنا حرام ہے کون نہیں جانتا کہ شراب پینا سخت خبیث کام ہے اور ہزاروں لاکھوں اُس کے مرتکب ہیں پھر کبھی نہ شنا ہوگا کہ علما یا اُن کی تحریریں ہر چکلے ہر بھٹی کا گشت کریں اصلاً ہرگز تمام جہان میں کوئی عالم بلکہ کوئی عاقل اُس کا قائل نہیں اور خود ان لیڈروں

Marfat.com

ہیں جو جامۂ مولویت میں ہیں وہ بھی اس کے عامل نہیں آخر یہ اس لیے کہ وہ لوگ دانستہ مرتکب ہیں اور مظنون نہیں کہ منع سے مانیں بلکہ شورش و شر کا احتمال بیشتر ایسی جگہ جب تغییر بالید مقدور نہیں تغییر باللسان کچھ ضرور نہیں غیر ضروری اور اس پر طرہ یہ کہ نامفید ایسا شور مچانا اور بلا وجہ شرعی شورشوں کے لیے سینہ سپر ہو جانا کون سی شریعت نے واجب مانا ایسے ہی موانع کے لیے ارشادِ الٰہی ہے :

یاایھا الذین اٰمنوا علیکم	اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو
انفسکم لا یضرکم من	سنبھالے رہو دوسروں کا گمراہ ہونا
ضل اذا اھتدیتم۔	تمھیں نقصان نہ دے گا جب تم راہ پر ہو۔

ہاں اگر کسی منکر شرعی پر گمراہان گمراہ گر فرقہ بندی کریں اور اُسے بزور زبان و زور و بہتان معروف شرعی کا جامہ پہنائیں اور اُس کے لیے آیات واحادیث و اقوال ائمہ کی تحریف و تصحیف منائیں احکامِ الٰہیہ کو کایا پلٹ کر کے حرام کو حلال حلال کو حرام دکھائیں جیسا اب گاندھوی ہت اور گاندھوی امت مسائل موالات مشرکین و معاہدہ مشرکین و استعانت مشرکین و دخول مشرکین فی المساجد وغیرہا میں کر رہی ہے تو اُس وقت ان منکرات کبری و واہیات عظمی کا ازالہ فرض اعظم ہو گا۔ خطیب بغدادی جامع میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا ظھرت الفتن او قال البدع	جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں
فلیظھر العالم علمہ ومن لم	تو فرض ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے
یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ و	اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور
الملئکۃ والناس اجمعین لایقبل	فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت
اللہ منہ صرفا ولا عدلا۔	اللہ نہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

یہ سعی اُن معاندوں کے لیے نہیں جو دانستہ تغییر کلام اللہ و تبدیل احکام اللہ کر رہے ہیں بلکہ اُن شبہات کے کشف کو ہے جن سے وہ احکام الٰہیہ کو بدلتے اور عوام مسلمین کو چھلتے ہیں اس امید پر کہ مولیٰ عزوجل چاہے تو جو اُن کے دھوکے میں آگئے حق کی

Marfat.com

طرف واپس آئیں اور جن پر ہنوز اُن کا فریب نہ چلا بعونہٖ تعالیٰ حفظ و پناہ پائیں۔ وذلك علی اللہ یسیر۔ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔ حضور پُرنور سیّد یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

واللہ لان یھدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم رواہ البخاری ومسلم عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعل اللہ لنا السھل والسعد فی القبل والبعد وصلی اللہ تعالیٰ علی سیّدنا وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارك وسلم واللہ تعالیٰ اعلم۔	خدا کی قسم بے شک یہ بات کہ اللہ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرما دے تیرے لیے سُرخ اُونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے یہ حدیث بخاری نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

جہاد کے احکام و اقسام کا ذکر

تنبیہہ۔ جہاد کہ اعظم وجوہ ازالۂ منکر ہے اُسی کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ جنانی ۲۔ لسانی ۳۔ سنانی

جہاد جنانی یعنی کفر و بدعت و فسق کو دل سے بُرا جاننا جو ہر کافر بدمذہب و فاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قایم ہو کرتا ہے مگر جنھوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپ کو مشرکین و کفار کا غلام کیا اُن کی راہ جُدا ہے اُن کا دین غیر دین خدا ہے۔

لسانی کہ زبان و قلم سے رد وُہ ابھی سُن چکے کہ الیسوں ہی پر سب سے اہم و آکد ہے بحمد اللہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد شامل ہو تو دم آخر تک کریں گے۔ وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض، غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیرہم سے کیا اور اب ان گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں

حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے اور مسلمانوں کو گمراہ گروں کے شر سے بچاتے ہیں وللہ الحمد آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بہ نصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں اور اُس کا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین۔

یہاں کے مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں اور واقعۂ کربلا سے لیڈران کا استناد اغوائے مسلمین

بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ اُن کا محض اغوا ہے

اولاً اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا اور جب سے شروع جنگ تک اُسے بار بار احباب واعدا سب پر اظہار فرمایا۔

(ا) ——— جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے امام نے خطبہ فرمایا اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں، تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے ہم بے امام ہیں، میں آیا اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں وان لم تفعلوا وکنتم بمقدمی کارھین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ اور اگر تم عہد پر نہ رہو یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں، وہ خاموش رہے۔

(ب) پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور اس کے آخر میں بھی وہی ارشاد کیا کہ ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔ حر نے کہا ہمیں تو یہ حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہنچا دیں۔

(ج) امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا وہ بقصد واپسی سوار ہوئے حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

(د) جب نینوی پہنچے حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو چٹیل میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہے گا کہ تم میرا حکم بجا لاتے ہو یا نہیں

Marfat.com

حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اُترنے پر مجبور کیا فدائیانِ امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی اے ابن رسول اللہ! آگے جو لشکر آنے والے ہیں وہ ان سے بہت زائد ہیں ہمیں اذن دیجیے کہ ان سے لڑیں فرمایا:

ماکنت لابدأھم بالقتال ۔ میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں ۔

(ہ) جب خبیث ابن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لے کر پہنچا حضرت امام سے دریافت کیا کیسے آئے؟ فرمایا تمھارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

فاما اذ کرھونی فانی انصرف عنھم۔ اب کہ میں انھیں ناگوار ہوں واپس جاتا ہوں ۔

ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا۔ اُس خبیث نے نہ مانا قاتلہ اللہ۔

(و) شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی اُس میں بھی حضرت امام نے فرمایا:

دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منہ مجھے چھوڑ دو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں ۔

ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

(ز) عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا:

ایھا الناس اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض۔ اے لوگو! جبکہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ دو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں ۔

اشقیا نے نہ مانا غرض جب سے برابر قصد عود رہا مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یوں ہی تھا جنت آراستہ ہو چکی تھی اپنے دُولھا کا انتظار کر رہی تھی وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آ گئی تھی تو ہرگز لڑائی میں امام کی طرف سے پہل نہ تھی اُن خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں یا بخوف جان اُس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا اگرچہ خلاف قرآن وسنت ہو یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا قال تعالیٰ:

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ مگر جو مجبور کیا جائے اور اُس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دے دی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی یہ عزیمت تھی اور اُس پر ثواب عظیم

Marfat.com

اور یہی اُن کی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیاً بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے جس سے یہ جاہل غافل فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ یہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اُسے بھی کافروں سے پہل حرام جبکہ اُن[1] کے مقابلہ کے قابل نہ ہو مجتبیٰ و شرح نقایہ و ردالمحتار کی عبارت گزشتہ:

ھذا اذا غلب علی ظنہ انہ یکافئھم والا فلا یباح قتالھم۔	یہ اس وقت ہے جب گمان غالب ہو کر اُن کے مقابلہ کے قابل ہے ورنہ اُن سے لڑنا حلال نہیں۔

کے بعد ہے بخلاف الامر بالمعروف ۔ شرح سیر میں اس کی وجہ فرمائی:

ان المسلمین یعتقدون ما یأمر بہ فلا بد ان یکون فعلہ مؤثرا فی باطنھم بخلاف الکفار۔	امر بالمعروف میں مسلمانوں کو جو حکم دے گا وہ دل سے اُسے حق جانتے ہیں تو ضرور اپنے دل میں اُس کے فعل سے متاثر ہوں گے بخلاف کفار۔

ثالثاً حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک لیتے ہوتے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام اُن کے غلام اُن کے در کے کسی کتے نے معاذاللہ مشرکوں سے مدد مانگی، کیا کسی مشرک کا دامن تھاما، کیا کسی مشرک کے پس رو بنے، کیا مشرکوں کی جے پکاری، کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا، کیا مشرکوں کے حلیف بنے، کیا اُن کی خوشامد کے لیے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوتے، کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی وغیرہ وغیرہ تنا لیس کیرہ بہتر تن سے بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا۔ امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں جب ۲۲ کروڑ مشرکین تمھارے ساتھ

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو

کیوں اسلام و کفر ملاتے ہو

---

[1] اور شرط قدرت تو دفاع بلکہ کسی فرض اسلامی سے کبھی منفک نہیں بنصوص قطعیہ و اجماع امت مرحومہ۔

Marfat.com

ہوں گے اُس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو، اسلام سے اُلٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہو، دہلی میں فتویٰ چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے بے سروسامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گو پتروں کی چھاؤں ڈھونڈھ رہے ہیں، کیا تم اپنے ہی فتوے سے نہ صرف تارک فرض و مرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبہ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا اور تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر۔ یقین جانو کہ اللہ سچا اللہ کا کلام سچا لا یالونکم خبالا مشرکین تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے وہ جھوٹا فتویٰ اور یہ پوچ بھروسا اور خادمان شرع پر اُلٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے کیوں سینہ سپر نہ ہوئے یہ ہے تمہاری خیرخواہی اسلام یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ تبدیل احکام الرحمٰن و اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اُٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے نہ ملے دین تو اُن کے صدقے میں ملے۔

یایها الذین اٰمنوا ادخلوا فی	اے ایمان والو! اسلام میں پورے
السلم کافة و لا تتبعوا	داخل ہو شیطان کے پیں رو نہ بنو بیشک
خطوٰت الشیطٰن انه لکم	وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر اگر روشن
عدو مبین ○ فان زللتم	دلیلیں آنے پر بھی تمہارا قدم لغزش کرے
من بعد ما جاءتکم البینٰت	تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے
فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ○	کاہے کے انتظار میں ہیں سوا اس کے
هل ینظرون الا ان یاتیهم اللہ	کہ گھٹاٹوپ بادلوں میں اللہ کا عذاب اور
فی ظلل من الغمام والملئکة وقضی	فرشتے آئیں اور کام تمام ہو اور اللہ
الامر والی اللہ ترجع الامور ○	ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ○ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا واغفرلنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ○ ربنا افتح بیننا و

Marfat.com

بینا قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۵ اٰمین یا ارحم الراحمین ۵
وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا وملجانا وماوٰنا محمد واٰلہ وصحبہ
اجمعین دائما ابد الاٰبدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ فی کل
اٰن وحین والحمد للّٰہ رب العٰلمین واللّٰہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ
جل مجدہ اتم واحکم۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

Marfat.com

۳

گاؤکشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کا دفع شبہات

مسمّٰی بنام تاریخی

انفس الفکر فی قربان البقر

۱۲ ھ ۹۸

تصنیف

مجدد مائۃ حاضرہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب

قادری برکاتی بریلوی دام فیضہم القوی

مکتبہ حامدیہ ــــ گنج بخش روڈ ــــ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ عجیبہ از مراد آباد شوال ۱۲۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذہب حنفیہ اس مسئلہ میں کہ گاؤ کشی کوئی ایسا امر ہے جس کے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا اگر کوئی شخص معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گائے اُس نے ذبح نہ کی ہو یا گائے کا گوشت نہ کھایا ہو ہر چند کہ اکل اُس کا جائز جانتا ہے تو اُس کے اسلام میں کوئی فرق نہ آئے گا اور وُہ کامل مسلمان رہے گا۔ گاؤ کشی کوئی واجب فعل ہے کہ جس کا تارک گنہگار ہوتا ہے یا اگر کوئی شخص گاؤ کشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وُہ گنہگار نہ ہوگا جہاں بلا وجہ اِس فعل کے ارتکاب سے ثوران فتنہ و فساد اور مفضی بہ ضرر اہل اسلام ہو اور کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب ہو اور عملداری اہل اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بدین وجہ اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہے یا یہ کہ بلا سبب ایسی حالت میں بقصد اثارت فتنہ و فساد ارتکاب اِس کا واجب ہے اور قربانی اُونٹ کی بہتر ہے یا گائے کی، بینوا توجروا۔

واللہ سبحٰنہ موفق الصدق والصواب

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اللھم بلک نستعین اصل مسئلہ کے جواب سے پہلے دُو امر ذہن نشین کرنا لازم :

Marfat.com

اوّل یہ کہ ہماری شریعت مطہرہ اعلیٰ درجۂ حکمت و متانت و مراعات دقائق مصلحت میں ہے اور جو حکم عرف و مصالح پر مبنی ہوتا ہے انھیں چیزوں کے ساتھ دائر رہتا ہے اور اعصار و امصار میں اُن کے تبدل سے متبدل ہو جاتا ہے اور وہ سب حکام احکامِ شرع ہی قرار پاتے ہیں مثلاً زمان برکت نشان حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ کثرت خیر و نایابی فتنہ و شدت تقویٰ و قوت خوفِ خدا عورتوں پر ستر واجب تھا نہ حجاب اور زنان مسلمین پنجگانہ مساجد میں جماعتوں کے لیے حاضر ہوتیں۔ بعد حضور کے جب زمانہ کا رنگ قدرے متغیر ہوا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

لو ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم رأی من النساء	ہمارے زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے
ما رأینا لمنعهن من المسجد	تو اُنھیں مساجد جانے سے ممانعت
کما منعت بنو اسرائیل	کرتے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں
نساءها۔	کو منع کر دیا تھا۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم۔ جب زمانۂ رسالت سے اور بُعد ہوا ائمۂ دین نے جوان عورتوں کو مُمانعت فرما دی۔ جب اور فساد پھیلا علما نے جوان و غیر جوان کسی کے لیے اجازت نہ رکھی۔ درمختار میں ہے:

یکرہ حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا على المذهب المفتی به لفساد الزمان۔

فتح القدیر میں فرمایا:

عم المتأخرون المنع للعجائز والشواب فی الصلوات کلها لغلبة الفساد فی سائر الاوقات۔

حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

اذا استأذنت احدکم امرأته	جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی
الی المسجد فلا یمنعها۔	اجازت مانگے تو اُسے منع نہ کرے۔

Marfat.com

رواہ احمد والشیخان والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔ اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔

رواہ احمد ومسلم عن ابن عمر واحمد وابوداود عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر ان ائمہ وعلما کے یہ احکام ہرگز حکم اقدس کے خلاف نہ ٹھہرے بلکہ عین مطابق مقصود شرع قرار پاتے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت وحکمائے امت نے حکم حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول میں واجب نہ تھا واجب کر دیا۔ نہایہ میں ہے:

سدل الشئ علی وجہہا واجب علیہا۔

شرح لباب میں ہے:

دلت المسئلۃ علی ان المرأۃ منہیۃ عن اظہار وجہہا للاجانب بلا ضرورۃ۔

تنویر میں ہے:

تمنع من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ۔

اس قسم کے صدہا احکام ہماری شریعت میں ہیں۔ ومن القواعد المقررۃ فی شریعتنا المطہرۃ ان الحکم یدور مع علتہ۔

دوم واجبات ومحرمات ہماری شریعت میں دو قسم ہیں: ایک لعینہ یعنی جس کی نفس ذات میں مقتضی ایجاب وتحریم موجود ہے جیسے عبادت خدا کی فرضیت اور بت پرستی کی حرمت۔ دوسری لغیرہ یعنی وہ کہ امور خارجہ کا لحاظ اُن کی ایجاب وتحریم کا اقتضا کرتا ہے اگرچہ نفس ذات میں کوئی معنے اُس کو مقتضی نہیں جیسے تعلم صرف ونحو کا وجوب کہ ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام زبان عربی میں ہے اور اُس کا فہم بے اس علم کے متعذر لہذا واجب کیا گیا اور افیون وبنگ وغیرہما مسکرات کی حرمت کہ اُن کا پینا ایک ایسی نعمت یعنی عقل کو زائل کرتا ہے جو ہر خیر کی جالب اور ہر فتنہ وشر سے بچانے والی ہے اسی قبیل سے ہے شعار کہ مثلاً انگرکھے کا سیدھا پردہ ہماری اصل شریعت میں واجب نہیں بلکہ ہمارے شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی انگرکھا

Marfat.com

نہ پہنانہ حضور کے ملک میں اس کا رواج تھا مگر اب کہ ملک ہندوستان میں شعار مسلین قرار پایا اور اُلٹا پردہ کفار کا شعار ہوا تو اب سیدھا پردہ چھوڑ کر اُلٹا اختیار کرنا بلاشبہ حرام اسی طرح بوجہ عرف و قرار داد امصار و بلاد جس مباح کا فعل عزت و شوکت اسلام پر دلالت کرے اور اُسے چھوڑ دینے میں اسلام کی توہین اور کفر کا غلبہ سمجھا جائے تو اعد شرعیہ بالیقین اُس سے باز رہنے کی تحریم کرتے ہیں اور مبنے اس کا وہی نظر مصالح و اعتبار عرف و مراعات اقتضائے امور خارجہ ہے جسے ہم دونوں مقدمۂ سابقہ میں بیان کر آئے۔ جب یہ امور منقح ہو لیے تو اب اصل مسئلہ کا جواب لیجیے۔ گاؤکشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں نہ اس کا تارک باوجود اعتقاد اباحت بنظر نفس ذات فعل گنہگار نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شے کا کھانا بالتعیین فرض مگر ان وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤکشی جاری رکھنا واجب لعینہ اور اس کا ترک حرام لعینہ نہیں یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اسی قسم کے واجبات و محرمات میں منحصر نہیں بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری وحتمی ہے۔ یونہی واجبات و محرمات لغیرہا میں بھی امتثال و اجتناب اشد ضروری ہے جس سے ہم مسلمانوں کو کسی طرح مفر نہیں اور اُن سے بالجبر باز رکھنے میں بے شک ہماری مذہبی توہین ہے جسے حکام وقت بھی روا نہیں رکھ سکتے۔ ہم ہر مذہب و ملت کے عقلا سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں بزور مخالفین گاؤکشی قطعاً بند کر دی جاتے اور بلحاظ ناراضی ہنود اس فعل کو کہ ہماری شرع ہرگز اُس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی یک قلم موقوف کیا جائے تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی کیا اس میں خواری و مغلوبی مسلمین نہ سمجھی جائیگی کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گردنیں دراز کرنے اور اپنی چیرہ دستی پر اعلیٰ درجہ کی خوشی ظاہر کر کے ہمارے مذہب و اہل مذہب کے ساتھ شماتت کا موقع ہاتھ نہ آئے گا، کیا بلاوجہ وجیہ اپنے لیے ایسی دنائت و ذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اُوپر ہنسوانا ہماری شرع مطہر جائز فرماتی ہے حاشا و کلا حاشا و کلا ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہماری شرع ہرگز ہماری ذلت نہیں چاہتی نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی

Marfat.com

پاسداری کریں اور دُوسری طرف کی توہین وتذلیل روا رکھیں۔ سائل لفظ ترک لکھتا ہے یہ صرف مغالطہ اور دھوکا ہے اُس نے ترک اور کف میں فرق نہ کیا کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اُس سے بالقصد باز رہنا اور بات۔ ہم پُوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صدہا منافع ہیں یک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مبنی ہوگا اور وجہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسباب معیشت میں کمی یا تنگی کر دینا ہم اہلِ اسلام کی ابتدائے عہد سے بڑی غذا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل خلقت میں راغب اور اس میں ہمارے لیے ہزاروں منافع اور اُس سے ہمارے خالق تبارک و تعالیٰ نے قرآن عزیز میں جا بجا ہم پر منت رکھی گوشت ہے قال ربنا تبارک وتعالیٰ:

ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین قل ءالذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین۔	اُس نے تمہارے لیے بنائے اونٹ میں سے دُو (نر و مادہ) اور گائے میں سے دُو تم (ان کافروں سے) فرما دو کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہیں۔

وقال تعالیٰ:

اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مٰلکون ○ وذللنٰھا لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یأکلون ○ ولھم فیھا منافع ومشارب افلا یشکرون ○	کیا اُنھیں نہیں سوجھا کہ ہم نے اپنی قدرتی بنائی ہُوئی چیزوں میں سے اُن کے لیے چوپائے پیدا فرمائے تو وہ اُن کے مالک ہیں اور ہم نے اُن چوپاؤں کو اُن کا مسخر کر دیا تو اُن میں کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں اور اُن کے لیے اُن میں نفع ہیں اور پینے کی چیز تو کیا شکر کریں گے۔

Marfat.com

الی غیر ذلک من الآیات اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیا و آخرت کے سب کھانوں کا سردار اور سب سے افضل و بہتر فرمایا والحدیث مخرج بطرق علیدۃ عن عدۃ من الصحابۃ الکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بیشک بکری کا گوشت دواماً ہمارے ہر امیر و فقیر کو دستیاب نہیں ہو سکتا خصوصاً مسلمانانِ ہندوستان کہ اُن میں ثروت بہت کم اور افلاس غالب ہے غریبوں کی گزر بے گوشت گاؤ کے نہیں اور کتب حکمت بھی شاہد کہ اصل غذا انسان کی گوشت ہے عناصر غذائے نباتات نباتات غذائے حیوانات حیوانات غذائے انسان اور بے شک اُس کے کھانے میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور ہمارے قویٰ کی افزائشیں ہیں اُس کے غیر سے حاصل نہیں اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے جان سکتا ہے کہ کیسا ہی نفیس و لذیذ کھانا جو چند روز متواتر کھانے سے طبیعت اُس سے سیر ہو جاتی ہے اور زیادہ دن گزریں تو نفرت کرنے لگتی ہے بخلاف نان گندم و گوشت کہ عمر بھر کھائیے تو اِس سے تنفر نہیں ہوتا۔ معہذا گائے کی کھال وغیرہ سے جو ہزار ہا قسم کے منافع ملتے اور اُن منفعتوں میں ہنود بھی ہمارے شریک ہوتے ہیں اور چند اقوام کی تجارتیں اور اُن کے رزق کے ظاہری سامان اِسی گاؤ کشی کا نتیجہ ہیں تو سائل کا یہ قول کہ کوئی فائدہ اِس فعل پر مرتب نہ ہو محض تصور غلط ہے اور اُس کی قربانی خاص ہمارے شعائر دین سے ہے ہمارا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ صریح ارشاد فرماتا ہے:

والبدن جعلنها لکم من شعائر اللہ۔	اور اونٹ اور گائے کو کیا ہم نے تمہارے لیے خدا کے شعاروں میں سے۔

اور یقیناً معلوم کہ ہمارے ملک میں اُونٹ ہماری غذا و اداۓ واجب قربانی کے لیے کفایت نہیں کر سکتے اول تو سخت گراں دُوسرے بہ نسبت گاؤ نہایت قلیل الوجود اور اگر گاؤ کشی موقوف کر کے اُونٹ پر اکتفا کی جاتے تو چند روز میں اونٹ کی قیمت دہ چند ہو جائے گی اور یہ نفع عام جو ہمارے غربا کو پہنچتا ہے ہرگز متصور نہ رہے گا اور عجیب نہیں کہ رفتہ رفتہ بوجہ قلت اونٹ حکم عنقا کا پیدا کرے تو رفع حاجت دائمہ اُس سے متوقع نہیں اور بکری کا

Marfat.com

گوشت کھانے کے لیے بھی تھوڑے لوگوں کو ملتا ہے اور قربانی کے واسطے بھی ہر شخص ایک بکری جداگانہ کرے کہ سال بھر سے کم کی نہ ہو اور اُس کے اعضا بھی عیب و نقصان سے پاک ہوں بخلاف اس غریب پرور جانور یعنی گائے کے کہ ہمارے مسئلہ شرعیہ سے اس میں سات شخص شریک ہو سکتے ہیں اور بیشک سات بکریاں ایک گائے سے ہمیشہ گراں رہتی ہیں معہذا ہمارے مذہب میں اس کا جواز اور ہنود کے یہاں ممانعت ایک پلہ میں نہیں ہماری اصل شریعت میں اس کا جواز موجود قرآن مجید میں ہے:

ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ۔ — اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

وشرائع من قبلنا اذا قصہا اللہ تعالیٰ علینا من دون انکار شرائع لنا کما نص علیہ فی کتب الاصول اور ہنود کے اصل مذہب میں کہیں اس کی ممانعت نہیں متاخرین نے خواہ مخواہ اس کی تحریم اپنے سر باندھ لی بلکہ کتب ہنود گواہی دیتی ہیں کہ پیشوایان ہنود بھی گائے کا مزہ چکھنے سے محروم نہ گئے جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو سوط اللہ الجبار وغیرہ کتب رد ہنود مطالعہ کرے۔

علاوہ بریں ہم دریافت کرتے ہیں اس کی تحریم ہنود کے یہاں دو ہی وجہ سے معقول۔ ایک یہ کہ جانور کی ناحق ایذا اور ہتھیا ہے ہم کہتے ہیں اکثر اقوام ہنود بکری مرغی مچھلی کھاتے ہیں۔ کیا وہ جانور نہیں کیا اُن کی جان جان نہیں کیا اُن کی ایذا حرام نہیں کیا اُن کا قتل ہتھیا نہیں اور خود کتب ہنود سے جورام و لچھمن و کرشن کا شکاری ہونا ثابت اُس ہتھیا کا کیا علاج ہے اور ایسا ہی ناراضی ہنود کا خیال کیجیے تو اگر وہ اس ہتھیا کے حکم کو عام کر دیں تو کیا شرع مطہر ہمیں ہر جانور کے ذبح و قتل سے باز رکھے گی اور سانپ کہ انسان کی جان کا دشمن اور ہندوؤں کا دیوتا ہے ہرگز نہ مارا جائے گا اور مسلمانوں کے اسباب معیشت مفقود اور انسانوں کے ابواب عافیت مسدود کر دیے جائیں گے حاشا وکلا ہماری شرع ہرگز ایسا حکم نہیں فرماتی نہ حکام وقت ان خرافات کو روا رکھیں، کیا مزے کی بات ہے ہندوؤں میں بھی تو بعض تو میں ایسی ہیں کہ مطلقاً ہر جانور کا قتل

Marfat.com

حرام۔ اور منضیا جاتی ہیں بلکہ بعض کو تو اس قدر غلو و تشدد ہے کہ ہر وقت مُنہ پر کپڑا باندھے
رہتے ہیں کہ مکھی یا بُھنگا حلق میں جا کر مر نہ جائے اور باقی طوائف ہنود ان لوگوں کا خیال
اور ان کے مذہب کا لحاظ نہیں کرتے مزے سے بکری مرغی مچھلی وغیرہ وغیرہ نوش جان
اور مسلمانوں کی دیکھا دیکھی دیگچیوں کے بگھار کا لطف اُڑاتے ہیں۔ جب اُن کے آپس میں
یہ کیفیت ہے تو ہم پر کیوں ہنود کا لحاظ اور اُن کے مذہب کا ایسا خیال واجب کر کے
گاؤکشی بند کرنے کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے ان ھذا الا ظلم صریح او جہل قبیح
دُوسری وجہ یہ کہ گائے اُن کے یہاں معظم ہے اور اپنے معظم کا ہلاک نہیں چاہتے ہم کہتے ہیں
اوّلاً گئو ماتا کی آنکھیں بند ہوتے ہی اِن سعادت مندوں کی تعظیم کا حال کھل جاتا ہے
اپنے ہاتھوں چماروں کے حوالے کرتے ہیں کہ چیریں پھاڑیں اور چرسا اپنے لیے ٹھہرا لیتے
ہیں کہ کھال کی جوتیاں بنا کر پہنیں جو جوتوں سے بچی وہ ڈھول پر کھنچی کہ شادی بیاہ میں
کام آئے رات رات بھر تپانچے کھائے۔ ثانیاً بفرض غلط اگر تعظیم ہے تو صرف گائے پر
مقتصر ہے ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ ہنود آپ بیل کی ہرگز تعظیم نہیں کرتے بلکہ اُس پر سخت
تشدد کرتے ہیں ہل میں جوتیں گاڑی میں چلائیں سواریاں لیں بوجھ لدوائیں وجہ بے وجہ
سخت ماریں کہ جا بجا اُن کے جسم زخمی ہو جاتے ہیں ہم نے خود دیکھا ہے کہ بعض ہنود نے
باربرداری کی گاڑیوں میں اس قدر بوجھ بھرا کہ بیلوں کا جگر پھٹ گیا اور خون ڈال کر مر گئے
تو معلوم ہُوا کہ بیل اُن کے یہاں معظم نہیں اگر یہ ممانعت بر بنائے تعظیم ہے تو چاہیے کہ
بخوشی بیلوں کے ذبح کی اجازت دیں ورنہ اُن کا صریح مکابرہ اور ہٹ دھرمی ہے۔
باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ اس فعل کے ارتکاب سے توران فتنہ و فساد ہو ہم
کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار و شارع عام وغیرہا گاؤکشی کی قانوناً ممانعت ہے
وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثارت فتنہ و فساد اُس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے
اور وُہ قانوناً مجرم قرار پائے گا اور اس امر کو ہماری شرع مطہر بھی روا نہیں رکھتی کہ
ایسی وجہ سے مسلمانوں پر مواخذے یا اُنھیں سزا ہونے کا باعث ہونا بیشک توہین مسلم
ہے جس کا مرتکب یہ شخص ہُوا نظیر اس کی سب وشتم الٰہیۂ باطلۂ مشرکین ہے کہ شرع نے

Marfat.com

اُس سے ممانعت فرمائی اگرچہ اکثر جگہ فی نفسہ حرج متحقق نہ تھا قال تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم اور جہاں قانوناً ممانعت نہیں وہاں اگر توران فتنہ و فساد ہو گا تو لاجرم ہنود کی جانب سے ہوگا اور جرم انھیں کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے اُن کے جرم کے سبب ہم اپنی رسوم مذہبی ترک کرسکتے ہیں یہ حکم بعینہٖ ایسا ہوا کہ کوئی شخص اغنیا سے کہے تمھارا مال جمع کرنا باعث توران فتنہ و فساد و ایذائے خلق اللہ ہے کہ نہ تم مال جمع کرو نہ چور چرانے آئیں نہ وہ بید و قید کی سخت سخت سزائیں پائیں اُس احمق کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ چوری چور کا جرم ہے اُس کے سبب ہمیں جمع مال سے کیوں ممانعت ہونے لگی اور اگر ایسا ہی خیال ہنود کے فتنہ و فساد کا شرع ہم پر واجب کرے گی تو ہر جگہ کے ہنود کو قطعاً اس رسم کے اُٹھا دینے کی سہل تدبیر ہاتھ آئے گی جہاں چاہیں گے فتنہ و فساد برپا کریں گے اور بزعم جہال شرع ہم پر ترک واجب کر دے گی اور اس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ و فساد کی بنا پر بند کرا دیں گے اور یہی واقعہ اُن کے لیے نظیر ہو جائے گا کہ ایسی صورت میں تم پر اپنی رسم کا ترک شرعاً واجب ہوتا ہے۔

بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے براہ جہالت ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بے شک مسلمانوں کو توہین و ذلت کے لیے پیش کرنا ہے کہ شرعاً حرام اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بے جا ہٹ بجا رکھنے کے لیے یک قلم اس رسم کو اُٹھا دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ انھیں مضرات و مذلات کا باعث ہے جن کا ذکر ہم اول کر آئے جنھیں شرع مطہر ہرگز گوارا نہیں فرماتی نہ کوئی ذی انصاف حاکم پسند کرسکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نقی علی خاں ۱۲۸۶
احمد رضا خاں ولد مولو

Marfat.com

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء کانمونہ مصداق

۱۲۹۸ ہجریہ کا ربع اخیر ہے شوال مکرم کا ماہ منیر ہے اعلیٰحضرت خاتمۃ المحققین امام المدققین والد ماجد حضرت مصنف علام مدظلہ وقدس سرہ الشریف کے وصال کو دس مہینے ہوئے ہیں بضرورت انتظام معاش جانب جائداد چند روز ابتداءً میں توجہ کرنی ہوئی ہے حضرت مصنف مدظلہ اپنے دیہات میں تشریف رکھتے ہیں کہ وہیں یہ سوال پہنچا اُس وقت کھیتوں کا معاینہ تھا آدمی نے وہیں یہ سوال پیش کیا بنگاہ اولین اُس کے اندرونی مقصد کو پہچان لیا کہ اگرچہ یہاں بعض مسلمانوں نے بھیجا مگر اصل سائل ہنود ہیں اور فوراً معلوم کیا کہ وہ اس سے کیا چاہتے ہیں اور اہل اسلام کو کیسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں عصر کا وقت تھا فرمایا صبح جواب دیا جائے گا دیہات میں کتابیں بھی نہ تھیں دوسرے دن یہ جواب تحریر فرما دیا جو ناظرین نے ملاحظہ فرمایا جس نے بحمد اللہ تعالیٰ فریب دینے والوں کے مکر کو خاک میں ملایا والاحضرت حامی سنت حضرت مولنا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمائے رامپور نے اُس پر تصدیقیں لکھیں اور حضرت مولنا موصوف مرحوم نے مقاصد کو پہچان کر تصدیق میں تحریر فرمایا کہ الناقد بصیر یہ پرکھنے والا آنکھیں رکھتا ہے یعنی اس کا دیدۂ بصیرت نورِ الٰہی سے منور ہے کہ مکاروں کے خفی مکر کی تہ تک فوراً پہنچ گیا اور اُس کا قلع قمع کیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ جب جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کا فتاویٰ ۱۳۰۵ھ میں چھپا اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال اُسی ماہ وسال میں اُن کے پاس بھی گیا تھا۔ یہاں مرادآباد سے آیا وہاں مرزاپور سے گیا تھا اور عجب نہیں کہ مختلف مقامات سے اور علماء کے پاس بھی بھیجا ہو اوروں کا جواب تو کیا معلوم مگر جناب لکھنوی صاحب کا جواب چھپا جس سے ظاہر ہوا کہ عیاروں کا دھوکا اُن پر چل گیا انھوں نے غور نہ فرمایا کہ سوال کے تیور کیا ہیں اس کا سائل کون ہونا چاہیے اس سے اس کی غرض کیا ہے سیدھا سادہ پاؤں تلے کا جواب لکھ دیا کہ گاؤکشی واجب نہیں تارک گنہگار نہ ہوگا بقصد اثارت فتنہ گاؤکشی نہ چاہیے بلکہ جہاں فتنہ کا ظن غالب ہو احتراز اولیٰ ہے قربانی اونٹ کی

Marfat.com

بہتر ہے۔ محمد عبدالحی وہیں کے اور دو صاحبوں نے مہر کی اِس پر مسلمانوں کی ضرورت ہُوئی کہ اہل افتا کو ہوشیار کریں اُنھیں دنیا کی حالت ملک کی رنگت دکھائیں خود اپنے جواب کو صحیح معنے کی طرف پھیرنے کی راہ بتائیں لہٰذا اِس پر دو سوال ہُوئے۔

سوال اوّل حضرات علمائے سے جن کی مواہیر اِس پرچہ پر ثبت ہیں استفسار ہے کہ جواب میں آپ کی مراد اس جملہ سے آیا یہ ہے کہ ابتدائے فتنہ اہل اسلام کی طرف سے نہ ہو یعنی جہاں عملداری ہنود کی ہو وہاں بقصد فتنہ انگیزی گاؤکشی نہ کریں یا یہ کہ بلاد ہندوغیرہ ہیں جہاں ہمیشہ سے اہل اسلام گائے ذبح کرتے آئے اور کبھی اُن کو مقصود فتنہ انگیزی نہ ہُوئی بلکہ اجرائے حکم شریعت اب اگر مسلمان ان بلاد میں گائے ذبح کرے اور ہنود بنظرِ تعصب منع کریں تو مسلمان اُس سے باز رہے۔ طبیعت میں حق کی طرف رجوع کا مادہ تھا اس سوال سے تنبّہ ہُوا اور حضرات علمائے نے یہ **جواب** تحریر فرمایا:

گائے ذبح کرنا اگرچہ مباح ہے واجب نہیں مگر ایسا مباح نہیں کہ کسی زمانہ یا بلاد خاص میں اس کا رواج ہو بلکہ یہ طریقہ قدیمہ ہے زمان آنحضرت صلعم[1] وصحابہ وتابعین وجملہ سلف صالحین سے تمام بلاد وامصار میں اور اُس کی اباحت پر اجماع ہے تمام اہلِ اسلام کا۔ ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود روکیں تو مسلمان کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہر گاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں اہل اسلام پر واجب ہے کہ اُس کے ابقا واجرا میں سعی کریں اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے اور مقصود اُس جملہ میں جو جواب سابق میں ہے یہ ہے کہ بقصد برانگیختہ کرنے فتنہ وفساد کے گاؤکشی نہ چاہیے مثلاً جہاں عملداری ہنود کی ہو وہاں مسلمان بقصد ابتدائے مردم آزاری خواہ مخواہ ذبح کریں یا عیدالضحیٰ میں کسی ہندو کے مکان کے قریب جاکے بایں خیال ذبح کریں کہ فتنہ قائم ہو ایسی صورتوں کا ارتکاب نہ چاہیے بلکہ ایسی حالت میں ترک اولیٰ ہے اور بلاد ہندوستان وغیرہ میں ترک اولیٰ نہیں بلکہ اُس کے ابقا میں سعی واجب ہے۔

محمد عبدالحی
ابوالحسنات

سوال تو پہلے بھی بلاد ہندوستان ہی سے آیا تھا مگر اُس وقت غور نہ فرمایا گیا۔

---

[1] استغفراللہ بلکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ کاتب

Marfat.com

فی الواقع اُن بلاد میں مسلمانوں کو گاؤکشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے اور مراد اُس فقرہ سے یہ ہے کہ جہاں عملداری خاص ہنود کی ہے اور گاؤکشی وہاں زنہار نہیں ہوتی اُس جگہ باعلان گاؤکشی کرنا بنظر فتنہ اولے نہیں۔ محمد عبد الوہاب

فی الواقع مقصود جملہ سابق سے یہ ہے کہ بارادہ برانگیختہ کرنے فساد کے عملداری خاص ہنود میں جہاں گائے ذبح نہ ہوتی ہو گاؤکشی باعلان نہ چاہیے یا ہندو کے ہمسایہ میں علانیہ ذبح کرنا بارادہ فساد نہ چاہیے جن بلاد و مواضعات ہند میں رواج گاؤکشی چلا آیا ہے اب کوئی ہندو بپاس تعصب مانع ہے مسلمانوں کو بپاس حمیت اسلامی ابقائے گاؤکشی میں کوشش بلیغ لازم ہے زنہار ترک نہ کریں گاؤکشی شعار مسلمانی ہے احتمال فساد ہو تو بذریعہ حکام رفع کرنا اُس کا بابقائے رواج قدیم واجب ہے بخوف فساد ہنود ذبح گائے سے زنہار باز نہ رہیں۔

ذبح گاؤ شعائر اسلام سے ہے اہمال اس کا بلا وجہ وجیہہ جائز نہیں ابو الحیا محمد عبد الحلیم

ہاں ابتداءً اثارت فتنہ نہ چاہیے اور یہی معنے ہیں فقرۂ جواب سابق کے پس جن بلاد میں ذبح گاؤ مروج ہے منع کرنا ہنود کا ان کی جانب سے اثارت فتنہ و فساد ہوگا اس کو دفع کرنا مسلمانوں کو ضرور ہے۔ ابو الغنا محمد عبد المجید ۱۰۹۳

سوال دوم از بجاگل پور شوال ۱۲۹۸۔ اگر مسلمان گائے کی قربانی یا واسطے کھانے کے گائے ذبح کرنا چاہے و ہنود بوجہ تعصب یا بنظر توہین اسلام روکیں تو مسلمانوں کو گائے کی قربانی یا گائے کے ذبح سے رُکنا چاہیے یا کیا کرے اگر از جانب ہنود فساد کا احتمال ہے مگر اُس کا دفع بذریعہ حکام ممکن تو صرف بلحاظ فتنۂ مذکور باز آنا چاہیے یا کیا کرے یہ امر ظاہر ہے کہ اونٹ ان ملکوں میں کم ہیں اگر دستیاب بھی ہوتے تو بہت قیمت سے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سات بکری کی قیمت ایک گائے سے زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہنود کہیں تم گائے مت کرو اونٹ بکری قربانی کرو تو اُس کو مان لینا واجب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

جواب گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانہ آنحضرت صلعم میں اور بعد آنحضرت صلعم کے اس کو ذبح کیا ہے

لے اقول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ الکاتبہ

لے اقول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ الکاتبہ

Marfat.com

اس کے گوشت حلال اور ذبح جائز ہونے پر خواہ بروز عید ہو یا اور روز اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی ممانعت تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے تسلیم کرنا موجب اُن کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں اونٹ اگرچہ گائے سے اولے ہے مگر کوئی شخص اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا علی الخصوص جب ہنود بغرض تعصب کہیں کہ خواہ مخواہ اُونٹ یا بکری کرو مسلمانوں کو ضرور ہے کہ قول ہنود تسلیم نہ کریں اور گاؤ کشی کو کہ اسلام کا طریقہ قدیمہ ہے ترک نہ کریں احتمال فساد ہنود گائے ذبح کرنے سے رُکنا نہ چاہیے۔

محمد عبد الحی ابو الحسنات

ابو الحیا محمد عبد الحلیم

قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اُس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود معصیت ہے

عبد الوہاب | ابو الغنا محمد عبد المجید | ابو الاحیا محمد نعیم | ابو الکرم محمد اکرم

یہ مجموعہ فتاوی جلد دوم طبع اول صفحہ ۱۴۸ تا صفحہ ۱۵۵ کا اقتباس ہے الحمد للہ کہ آخر میں وہی سمجھنا پڑا جو حضرت مصنف مدظلہ نے بنگاہِ اولین خیال فرما لیا ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ان فتاوے کی نقل سے یہ بھی مقصود ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ کے حکم وجوب کی بعض تائیدات واضح ہوں کہ بعض عوام کو زیادت اطمینان ملے وباللہ التوفیق۔

کتبہ ابو العلا امجد علی الاعظمی
عفی عنہ بمحمدن النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ از مجلس داد خواہی مسلمانان بریلی ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ

دعوی قربانی کے جواب میں ہنود نے اپنا یہ بیان پیش کیا ہے کہ قرآن شریف میں اس فعل کی اجازت نہیں بنیاد مذہب مدعی کی اوپر قرآن شریف کے ہے کتاب مذکور میں قربانی گاؤ کی ہدایت نہیں ہے مدعی خلاف اُس کے بحیلہ مذہب بغرض دل دکھانے مذہب ہنود کے کہ جس میں دھرم شاستر میں سخت ممانعت ہے یہ فعل خلاف استحقاق کرنا چاہتا ہے فقط۔

چونکہ یہ بیان اُن کا متعلق قرآن شریف و مسائل مذہب کے ہے لہذا علما کی خدمت میں استفتا ہے کہ یہ بیان ہنود صحیح ہے یا غلط۔

Marfat.com

الجواب

بیان ہنود سراسر غلط ہے مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید اور ہمارے سچے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے قربانی گاؤ کی اجازت بخوبی ثابت ہے۔

ا ——— اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے سترھویں پارے بائیسویں سورت سورۂ حج کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے:

والبدن جعلنها لکم من شعائر اللہ لکم فیها خیر فاذکروا اسم اللہ علیها صواف فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر کذلك سخرنها لکم لعلکم تشکرون ٥

اور قربانی کے ڈیل دار جانوروں کو کیا ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے تمہارے لیے اُن میں بھلائی ہے تو اللہ کا نام لو اُن پر کھڑے ہوئے پھر جب اُن کی کروٹیں گر جائیں تو خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور مانگنے والے کو کھلاؤ یوں ہی ہم نے اُن جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ تم احسان مانو۔

قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہیں۔ تفسیر قادری جو ہنود کے ایک معزز رئیس منشی نولکشور۔ سی آئی اے نے اپنی فرمائش سے بجانب مطبع تصنیف کرائی اور داخل رجسٹری کرا کر اپنے مطبع میں چھ بار چھاپی ہی اُس کی جلد دوم طبع ششم سطر اخیر صفحہ ۹، وسطر اول صفحہ ۸۰ میں آیت کے ان لفظوں کا ترجمہ یوں لکھا والبدن اور اونٹ اور گائے جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہیں جعلنها لکم کر دیا ہم نے انھیں یعنی اُن کے ذبح کو تمہارے واسطے من شعائر اللہ دین الٰہی کے نشانوں میں سے اور بے شک ہم حنفی مذہب والوں کے تینوں امام یعنی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ان کے سب پیروؤں کا یہی مذہب ہے کہ (بدنہ) یعنی قربانی کے ڈیل دار جانور میں اونٹ اور گائے دونوں داخل ہیں انھیں اماموں کا مذہب ہندوستان کے تمام شہروں میں جاری ہے

Marfat.com

اور یہاں انھیں کے مذہب پر فتوے وعمل ہوتا ہے ہدایہ در مختار قاضی خاں عالمگیری وغیرہا مشہور کتابیں اسی مذہب کی ہیں در مختار مطبع ہاشمی صفحہ ۴۸۵ سطر ۱ میں ہے:

بدنۃ ھی الابل والبقرۃ سمیت بھا لضخامتھا۔	بدنہ اونٹ اور گائے ہے ان کے ڈیل دار ہونے کے سبب ان کا یہ نام ہوا۔

ہدایہ مطبع علوی جلد اول صفحہ ۱۵۲ میں ہے:

البدنۃ ھی الابل والبقر وقال الشافعی من الابل لنا ان البدنۃ تنبئ عن البدانۃ وھی الضخامۃ وقد اشترکا فی ھذا المعنی ولھذا یجزئ کل واحد منھما عن سبعۃ اھ ملخصاً۔	اونٹ اور گائے دونوں بدنہ ہیں اور شافعی نے کہا اونٹ ہماری دلیل یہ ہے کہ بدنہ ڈیل دار ہونے سے خبر دیتا ہے اور اس بات میں اونٹ اور گائے برابر ہیں اسی لیے وہ دونوں سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری مطبع احمدی جلد اول صـ۹۴ میں ہے:

البدن من الابل والبقر۔	بدنہ اُونٹ اور گائے دونوں سے ہے۔

اور یہ مضمون حدیث سے بھی ثابت ہے کہ عنقریب مذکور ہوگی۔

۲ ——— اللہ تعالیٰ اسی رکوع کے شروع میں فرماتا ہے:

ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام۔	اور ہر گروہ کے لیے ہم نے مقرر کر دی قربانی کہ اللہ کا نام لیں چوپاؤں کے ذبح پر جو اللہ نے انھیں دیے۔

یہاں فرمایا کہ چوپاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کے لیے بنایا ہے اور آٹھویں پارہ چھٹی سورت سورۃ انعام کے سترھویں رکوع میں چوپاؤں کی تفصیل یہ بیان فرمائی:

ثمٰنیۃ ازواج من الضان اثنین ومن المعز اثنین (الی	چوپائے آٹھ نر و مادہ ہیں بھیڑ سے دو اور بکری سے دو اور اونٹ سے دو

Marfat.com

قولہ تعالیٰ) ومن الابل اثنین	اور گائے سے دو تو کہہ کیا اللہ نے دونوں
ومن البقر اثنین قل ءالذکرین	نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا وُہ
حرم ام الانثیین اما اشتملت	جسے اپنے پیٹ میں رکھا۔ دونوں مادہ
علیہ ارحام الانثیین۔	نے۔

ان آیتوں سے صاف معلوم ہوا کہ اُونٹ گائے بکری بھیڑ سب کی قربانی اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے اسی لیے تفسیر مذکور فرمائشی منشی نولکشور کی جلد مسطور صفحہ ۸۰ سطر ۱۱ و ۱۲ میں چوپاؤں پر اللہ کا نام لینے کی تفسیر میں لکھا بے زبان چار پاؤں میں سے یعنی اونٹ گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں اور پچھلی آیت سے یہ بھی کھل گیا کہ گائے بیل بچھیا بچھڑا سب کا کھانا حلال ہے جس کی حلت خود قرآن شریف میں صراحۃً مذکور ہے۔

۳ـــــــــ اللہ تعالیٰ پہلے پارہ دوسری سورت سورۂ بقرہ کے آٹھویں رکوع میں فرماتا ہے :

واذ قال موسٰی لقومہٖ ان اللہ	اور جب کہا موسٰی نے اپنی قوم سے بیشک
یامرکم ان تذبحوا بقرۃ۔	اللہ تمھیں حکم فرماتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

اور ساتویں پارہ چھٹی سورت سورۂ انعام کے دسویں رکوع میں موسٰی و ہارون وغیرہما انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے :

اولٰئك الذین ھدی اللہ	یہ وُہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ٹھیک راستے
فبھدٰھم اقتدہ۔	چلایا تو تُو انھیں کی راہ چل۔

اِس آیت سے معلوم ہُوا کہ اگلے انبیاء کی شریعت میں جو کچھ تھا وہی ہمارے لیے بھی ہے جب تک ہماری شریعت اُسے منسوخ نہ فرما دے تو گائے قربانی کرنے کی ہمیں اجازت یوں بھی ثابت ہُوئی اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گائے کا ذبح کیا جانا آج کا نہیں بلکہ اگلی شریعتوں سے چلا آتا ہے تفسیر مذکور فرمائشی نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۷ سطر اخیر و صفحہ ۱۸ سطر اول میں اس حکم الٰہی ذبح گائے کی حکمت یُوں لکھی اُس کے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستوں کی سرزنش ہو۔ اُنھیں دکھا دیا کہ جسے تم نے پُوجا وُہ ذبح

Marfat.com

کرنے کے قابل ہے عبادت اور مدح کے لائق نہیں۔

۴ ـــــــ ان سب کے علاوہ اگر فرض کیجیے کہ قرآن مجید میں گائے اور قربانی کا نام تک نہ آیا ہوتا جب بھی گائے کی قربانی قرآن مجید سے بخوبی ثابت تھی قرآن مجید نے مذہب اسلام کی بنیاد صرف انھیں احکام پر نہیں رکھی جن کا خاص خاص بیان قرآن مجید میں آ چکا بلکہ خود قرآن مجید نے اپنے احکام اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات دونوں پر بنائے اسلام رکھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا۔	جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے روکے اس سے بچو۔

اور فرماتا ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور فرماتا ہے:

وما ینطق عن الھوی ٥ ان ھو الا وحی یوحی۔	یہ نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا وہ تو صرف خدا کا حکم ہے جو اسے بھیجا جاتا ہے۔

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گائے قربانی کی اور مسلمانوں کو ایک ایک گائے کی قربانی میں سات سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم فرمایا مذہب اسلام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی چھ کتابیں سب سے زیادہ مشہور ہیں جنھیں صحاح ستہ کہتے ہیں ان سب کتابوں میں یہ مضمون صراحۃً موجود ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

ضحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

Marfat.com

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشترك فی الابل والبقر كل سبعة منا فی بدنة۔	ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

صحیح مسلم شریف میں اُنھیں سے روایت ہے:

اشتركنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحج والعمرة كل سبعة منا فی بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر ما یشترك فی الجزور فقال ما ھی الا من البدن۔	حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اُتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں فرمایا گائے بھی بدنہ ہی میں داخل ہے۔

ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قال كنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔	ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

سبحٰن اللہ جو کام خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور ہمیں اُس کا حکم دیا اُسے مذہب اسلام کے خلاف جاننا یا مذہب اسلام میں اُس کی اجازت و ہدایت نہ ماننا کیسی کھلی ہٹ دھرمی ہے۔

۵ ـــــ اس بیان میں ایک بڑی ناانصافی یہ ہے کہ ہماری تو صرف کتاب

Marfat.com

آسمانی سے ثبوت چاہا جو ہم روشن طور پر ادا کر چکے اور اپنے لیے شاستر کا دامن پکڑا وید کا نام کیوں نہ لیا جسے اپنے نزدیک کتاب آسمانی بتاتے ہیں اگر سچے ہیں تو اب اپنے وید سے قربانی گاؤ کی ممانعت ثابت کریں اور شاستر پر بنائے مذہب رکھتے ہیں تو ہماری بھی کتب فقہ کو بنائے مذہب جانیں ہدایہ درمختار قاضی خاں عالمگیری وغیرہا ہزار دس ہزار کتابیں جو چاہیں دیکھ لیں جس میں قربانی کا باب مذکور ہے اُن سب میں قربانی گاؤ نہایت صریح طور پر مسطور ہے تو اُسے خلافِ مذہب بتانا صریح دھوکا دینا ہے۔

۶ ——— یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس بیان ہنود نے خوب ثابت کر دیا کہ مورتی پوجن اور بتوں کے آگے گھنٹا بجانا سنکھ پھونکنا مہادیو پر پانی ٹپکانا ہولی دوالی وغیرہ وغیرہ صدہا باتیں کہ ہنود نے اپنی مذہبی ٹھہرا رکھی ہیں جن کا ذکر اُن کے وید میں نہیں سب اُن کے خلاف مذہب ہیں کہ جس کتاب پر بنیاد مذہب ہنود ہے اُن کا پتا نہیں دیتی پچھلے ہنود نے محض براہ حیلہ اُنھیں مذہبی بنا رکھا ہے۔

۷ ——— سب سے زائد یہ ہے کہ وید جس پر مذہب ہنود کی بنیاد ہے خود صاف صاف قربانی گاؤ کی اجازت دے رہا ہے اخبار پانیر صفحہ ۶ کالم ۴ مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۸۹۴ء میں ایک مضمون چھپا ہے کہ ہندوستان قدیم میں گائے کی قربانی اُس میں وید سے نقل کیا اے اگنی یہ پاک نذر صدقِ دل سے راگ کی صورت میں تیرے حضور پیش کرتے ہیں اور تمنا ہے کہ یہ سانڈ اور گھنیاں تجھے پسند آویں رگ وید ۶ : ۱۶ - ۴۷ ہیں تہہ دل سے سوما کا عرق پینے والی اگنی خالق کی جیسے گھوڑے اور سانڈ اور بیل اور گھنیاں اور منت کے مینڈھے چڑھائے جاتے ہیں ستائش کروں گا رگ ۱۰ : ۹۱ - ۱۴۔ اسی اخبار میں ہر ہمتہ پران اور اورستنیار تھ پرکاش اور ترہتا جلد ۲ باب ۸ اور منو کی سام تھی ۵ : ۱۴ وغیرہا کتب مذہب ہنود سے ہندوؤں کا گائیں ذبح کرنا بخوبی ثابت کیا ہے۔ اسی طرح یہ امر مہابھارت وغیرہ سے بھی ثابت فیصلۂ ہائی کورٹ مقدمۂ قربانی نمبری ۶۸، میں تاریخ ہنود زمانہ پیشین سے حکامِ ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگلے ہندو اپنی دینی رسوم میں گو میدہ یعنی گائے کی قربانی کیا کرتے تھے اور متقدمین حکمائے ہنود نے اس کی تاکید کی تھی تو ثابت ہوا کہ ہنود

ٮ بقول آریہ

Marfat.com

اپنے وید اور مذہبی کتابوں اور اگلے پیشواؤں سب کے خلاف بحیلہ مذہب صرف بغرض دکھانے مسلمانوں کے جن کے مذہب میں قربانی گاؤ کی صاف صریح اجازت ہے امر مذہبی میں مزاحمت بیجا خلاف استحقاق کرنا چاہتے ہیں جس کا عقلاً عرفاً قانوناً کسی طرح انھیں اختیار نہیں واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفٰے احمد رضا خان

مسئلہ از مسلم لیگ ضلع بریلی مرسلہ سید عبدالودود جائنٹ سکرٹری لیگ مذکور جمادی الاولی ۱۳۲۹ھ

نحمدہ ونصلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ہنود کی طرف سے نہایت سخت کوشش اس امر کی ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے گاؤکشی کی رسم موقوف کرادی جائے اور اس غرض سے اُنھوں نے ایک بہت بڑی عرضداشت گورنمنٹ میں پیش کرنے کے لیے تیار کی ہے جس پر کروروں باشندگان ہندوستان کے دستخط کرائے جارہے ہیں بعض ناعاقبت اندیش مسلمان بھی اس عرضداشت پر ہندوؤں کے کہنے سننے سے دستخط کر رہے ہیں ایسے مسلمانوں کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے اور اس مذہبی رسم کے جو شعائر اسلام میں سے ہے بند کرانے میں مدد دینے والے گنہگار اور عنداللہ مواخذہ دار ہیں یا نہیں۔ بینوا الجواب بالتفصیل واللہ یہدی من یشاء الی سواء السبیل۔

الجواب

گائے کی قربانی شعائر اسلام سے ہے قال تعالیٰ:

والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ۔	اور اونٹ گائے بیل ہم نے اُن کو کیا تمھارے لیے اللہ کی نشانیوں سے

مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ اس معاملہ کے انسداد میں شرکت ناجائز و

Marfat.com

حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عبیدالنبی نواب مرزا
عفی عنہ بجاہ المصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سنی حنفی
قادری
نواب مرزا
عبید النبی

فی الواقع گاؤکشی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے جس کا حکم ہماری پاک مبارک کتاب کلام مجید رب الارباب میں متعدد جگہ موجود ہے اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی مضرت میں کوشش اور قانونی آزادی کی بندش نہ کرے گا مگر وہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

محمدی سنی حنفی قادری
من و دست و دامان
آل رسول ۱۲۹۴ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ ۔ بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

شرائع من قبلنا اذا قصھا اللہ تعالیٰ لنا ولم ینکر علیھا شرائع لنا کما نص فی کتب الاصول زراعت کے بہانے سے ہنود ہماری مذہبی رسم میں نہ صرف دست اندازی بلکہ اُس کا پورا انسداد چاہتے ہیں اور طرفہ یہ کہ اُس پر مذہبی آزادی سے استناد کرتے ہیں کیا مذہبی آزادی کے یہ معنے ہیں کہ ایک فریق کے خیالات کو کامیاب کرنے کے لیے دوسرے فریق کی دینی مذہبی رسوم بند کر دی جائیں ہندوستان میں روزانہ ہزاروں گائے ذبح ہوتی ہیں آج تک زراعت کو کون سا نقصان پہنچا جو آئندہ پہنچنے کی امید ہے قدرت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کی مانگ زیادہ ہوتی ہے اُسے زیادہ پیدا فرماتی ہے گاؤکشی بند ہونے سے زراعت کو

Marfat.com

تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا سواس کے کہ کھیت میں پڑکر ملیا ر کھیت کو کھا جانے والے اب وشل ہیں تو جب تنگ ہوں گے بال گوشت کو نقصان عظیم پہنچے گا مسلمان اور عیسائی بلکہ ہنود کی بعض اقوام بھی طبعی طور پر غذائے گوشت کے عادی ہیں اُسے بند کرکے صرف دال ساگ پر اُنھیں قانع کرنا ضرور اُن کی عافیت میں خلل انداز ہوگا اور ہرگز ان کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں رہ سکتی اور اُس کے سوا عام حاجتوں کو سخت نقصان پہنچے گا مثلاً جوتا ہے کیا ہنود اس کے محتاج نہیں کم لوگ ہیں کہ نری استر کا پہنتے ہوں اور جب ادھوڑی استر کا بند ہو جائے گا تو غرباء تو پہن ہی نہ سکیں گے اور امراء کے لیے چہار چند قیمت ہو جاتے گی اور اس کے علاوہ ہزاروں کام جن پر چمڑے کے کارخانوں کی بنا ہے اور لاکھوں روپے کی تجارت ہے اور ہزاروں آدمیوں کا رزق اور گورنمنٹی خزانے کے لیے لاکھوں کا محصول یہ سب امور یکسر بند ہو جائیں گے اور ملک کی رفاہ و آسائش میں عام انقلاب واقع ہوگا جس کا ضرر نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام اقوام کو پہنچے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ذلک کذلک

مصطفےٰ رضا خان قادری ۱۳۲۸
آل الرحمٰن محمد عرف
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

کتبہ ابو العلا امجد علی الاعظمی
عفی عنہ بمحمد النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ

تصنیف

مجدد المأۃ حاضرہ مؤید الملت الطاہرہ حضرت الشیخ مولینا المولوی الحاج

محمد احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مترجم و محشی

استاذ الاساتذہ علامہ حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی مدظلہ العالی۔ لائلپور

مکتبہ حامدیہ ـــــ گنج بخش روڈ ـــــ لاہور

سنہ ۱۹۶۹ء کے عربی کے سالانہ امتحان کے ساتویں پرچے کے لیے اورینٹل کالج یونیورسٹی پنجاب میں ایڈٹ کیا۔
پروفیسر محمد صدیق اکبر گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ۔

Marfat.com

فہرس

تمہید	۲۴۳
مکتوب مولانا عبد القادر کردی علیہ الرحمۃ	۲۵۷
مکتوب ۱ مولانا اسمٰعیل بن خلیل علیہ الرحمۃ	۲۵۹
مکتوب ۲ 〃 〃 〃 〃 〃	۲۶۱
مکتوب سید مامون مدنی علیہ الرحمۃ	۲۶۵
سند اجازت کا پہلا نسخہ برائے مولانا عبد الحی کتانی علیہ الرحمۃ	۲۶۹
شجرہ قادریہ رضویہ	۲۷۵
سند اجازت کا دوسرا نسخہ برائے مولانا صالح کمال و مولانا اسمٰعیل بن خلیل وغیرہما علیہ الرحمۃ	۲۸۰
سند اجازت کا تیسرا نسخہ برائے شیخ احمد خضراوی مکی علیہ الرحمۃ	۳۲۷
سند اجازت کا چوتھا نسخہ برائے عام علماء اہل مکہ علیہ الرحمۃ	۳۲۷
سند اجازت کا پانچواں نسخہ برائے مولانا عبد القادر کردی و فرزند او عبد اللہ فرید علیہما الرحمۃ	۳۳۹
سند اجازت کا چھٹا نسخہ برائے سید محمد عمر المطوف علیہ الرحمۃ	۳۴۱
سند اجازت کا ساتواں نسخہ برائے شیخ الدلائل سید محمد سعید مدنی علیہ الرحمۃ	۳۴۳
حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند بر طریق الشاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	۳۴۷
〃 〃 〃 〃 〃 الشاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ	۳۵۱

Marfat.com

حدیث مسلسل بالاولیۃ کی تیسری سند جو بہت عالی ہے ۳۵۳

مصافحہ جنیہ کی سند ۳۵۵

مصافحہ خضریہ کی سند ۳۵۷

مصافحہ معمریہ کی سند ۳۵۷

مصافحہ منامیہ کی سند ۳۵۹

حواشی ۳۶۰

Marfat.com

الرسالة الثانيه من الرسائل الاربع التى صنفها وهو حل بالبلد الحرام الرحلة القرم الكرام الذى شهد له علماء الحرمين الكرام بانه السيد الفرد الامام مجدد المائة الحاضرة مويد الملة الطاهرة حضرة الشيخ مولانا المولوى الحاج محمد احمد رضا خان متع الله المسلمين ببقائه۔

واسمها التاريخى

الاجازات المتينة لعلماء بكة والمدينة

سنه ۱۳۲۴ھ

وهى الاجازات التى كتبها فى الحرمين زادهما الله شرفا وتكريما حين سأله علماؤهما الاعاظم وعظماؤهما الاكارم اجازة الحديث و سائر مروياته من قديم وحديث طبعت على نفقة ذى الفضل والجاه مولانا الحاج محمد انوار الاسلام الرضوى مالك مكتبه حامديه فى المطبع

۔ فى مبدة لاهور

Marfat.com

یہ دوسرا رسالہ ہے ان چار رسالوں میں سے جنہیں مکہ مکرمہ میں اس عالم دین نے تصنیف فرمایا جن کی بارگاہ میں دور دور سے لوگ چل کر حاضر ہوتے ہیں جو اہل علم کے سردار اور فیض رساں ہیں، جن کے حق میں حرمین طیبین کے علمائے کرام نے شہادت دی کہ آپ سید العلماء ہیں، یگانہ اور پیشوا ہیں، مائۃ حاضرہ (چودھویں صدی) کے مجدد اور ملت طاہرہ کے مؤید ہیں، یعنی حضرت الشیخ مولانا المولوی الحاج محمد احمد رضا خاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

اس کا تاریخی نام

الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ

ہے۔ اس میں وہ اجازتیں درج ہیں جنھیں آپ نے حرمین محترمین (زادہما اللہ شرفا وتکریماً) میں اس وقت لکھا جبکہ وہاں کے عظیم المرتبت اعاظم واکارم علماء نے آپ سے حدیث کی اور دیگر مرویات قدیمہ وجدیدہ کی اجازتیں طلب کیں۔

مولانا الحاج محمد انوار الاسلام الرضوی مالک مکتبہ حامدیہ نے مطبع میں چھپوایا۔

Marfat.com

تمہید رسالۃ

الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ

لنجل المصنف العلام الفاضل الجلی الشان مولینا محمد القادری المعروف بالمولوی الحاج حامد رضاخان سلمہ المنان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ لاسیما ھٰذا الحبیب المرتجی والشفیع المصطفیٰ واٰلہ وصحبہ اولی الصدق والوفا والنور والصفا وعلینا معھم یا من وعدفوفیٰ واوعدفعفا امابعد فان المولٰے سبحانہ وتعالیٰ یختص برحمتہ من یشاء ویمن علیہ بجلیل الالاء ویختار لہ من النعم العظام مایحتار فیہ العقول والافہام بل لایقدر قدرہ الاوہام وذلک بمن یمن جمال کمال نعم افضال حبیبہ الکریم الغنی المغنی الجواد المعطی ابی القاسم قاسم اقسام النعیم علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ افضل صلاۃ واکمل تسلیم فانہ ھو الوسیلۃ العظمی والخلیفۃ الاعلیٰ واعطی المفاتیح دنیا واخری جعل المولٰے خزائن رحمتہ طوع یدیہ فلا ینقل خیر الامنہ ولا یسند عطاء الا الیہ ورحم اللہ القائل واجزل

Marfat.com

رسالہ

"الاجازات المتینہ لعلماء بکہ والمدینہ" کی تمہید

چسے مصنفِ رسالہ (علیہ الرحمہ) کے فرزند حجۃ الاسلام العلامۃ الحاج الفاضل صاحب الشان المولوی محمد حامد رضا خاں القادری نے لکھا۔ (سلامتی والا رب انہیں سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرمائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو ہیں اور وہ کافی ہے۔ سلام اللہ کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چنا، خاص کر اس محبوب پر جو امید گاہ شفاعت کنندہ اور انتخاب فرمودہ ہیں، نیز آپ کی آل و اصحاب پر جو صدق ووفا اور نور وصفا والے ہیں اور ان کے ساتھ ہم پر بھی (سلامتی اتار) اے وہ ذات جس نے وعدہ کیا تو پورا کیا اور دھمکی دی تو معاف فرمایا۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد! حقیقت یہ ہے کہ مولا سبحانہ وتعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرماتا ہے اور اپنی جلیل الشان نوازشوں کے ساتھ اس پر احسان کرتا ہے اور اس کے لیے ایسی بڑی بڑی نعمتیں پسند فرماتا ہے جن سے عقلوں اور فہموں کو حیرت ہوتی ہے بلکہ ان کی قدر ومنزلت کا اندازہ وہم وگمان بھی نہیں کرسکتے۔ اور ان سب الطاف کا اصل سبب حبیب کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وہ با برکت احسان ہے جو آپ کی فضیلت والی نعمتوں کے کمال حسن کا کرشمہ ہے۔ وہ حبیب جو غنی ہیں دوسروں کو غنی کرتے ہیں سخی ہیں دوسروں کو دیتے ہیں، ابو القاسم ہیں دوسروں میں نعمتوں کی تمام قسمیں بانٹتے ہیں (آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر افضل درود اور اکمل سلام اترے) کیونکہ آپ ہی بندوں کے لیے سب سے بڑے وسیلہ اور اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ ونائب ہیں۔ دنیا میں اور آخرت میں سب خزانوں کی کنجیاں آپ ہی کو عطا ہوئی ہیں۔ مولا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے آپ کے دست کرامت میں رکھ دیئے ہیں۔ تو کوئی بھلائی کسی کی طرف نہیں جاتی مگر آپ کے پاس سے ہوکر۔ اور کوئی عطیہ کسی کو نہیں پہنچتا مگر آپ سے نسبت پاکر۔ ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

له الاجر الكامل ؎

الا بابی من كان ملكا و سيدا
و ادم بين الماء و الطين واقف
اذا رام امراً لا يكون خلافه
و ليس لذلك الامر فی الكون صارف

ورضی الله عن سيدی العارف بالله الامام ابی الحسن محمد البكری الصديقی حيث يقول ؎

ما ارسل الرحمن او يرسل
من رحمة تصعد او تنزل
فی ملكوت الله او ملكه
من كل ما يختص او يشمل
الا وطه المصطفی عبده
نبيه مختاره المرسل
واسطة فيها و اصل لها
يعلم هذا كل من يعقل

لا سيما نعم الدين من اول يوم الی الدين فالامر فيها واضح مبين و ذلك قول رب العلمين و اخرين منهم لما يلحقوا بهم و هو العزيز الحكيم ه ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ه والحمد لله رب العلمين ه وان من اجل اولئك الاخرين الاولين سبقا فی الآخرين والاسبقين فضلا فی اللاحقين الذی انعم عليه نبيه الاول الآخر الباطن الظاهر الفاتح الخاتم اول الكائنين وخاتم النبيين صلوات الله وسلامه عليه وعلی اله و صحبه اجمعين

Marfat.com

رحمتیں اتارے اور اجر کامل بخشے۔

(ترجمہ اشعار) "سنتے ہو! باپ قربان ہو ان پر جو اس وقت بھی بادشاہ اور سردار تھے جبکہ حضرت آدم پانی اور مٹی میں تھے۔ وہ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا سارے جہان میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو آپ کے ارادے کو بدل سکے"۔

عارف ربانی سیدی ابوالحسن محمد البکری الصدیقی الامام سے خدا راضی ہو وہ کیا خوب فرماتے ہیں:

(ترجمہ اشعار) "جتنی رحمتیں اللہ رحمان نے بھیجی ہیں یا بھیجے گا وہ چڑھتی ہوں یا اترتی۔ ملکوت میں ہوں یا ملک میں۔ خاص ہوں یا عام، سب میں واسطہ اور اصل آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو طٰہٰ بھی ہیں اور مصطفیٰ بھی، اللہ کے بندے بھی ہیں اور نبی بھی، مختار بھی ہیں اور مرسل بھی، یہ ایسی حقیقت ہے جسے ہر عقلمند جانتا اور مانتا ہے"۔

بالخصوص دین کی نعمتیں! وہ روز اوّل سے روز آخر تک جتنی بھی ہیں سب حضور (علیہ السلام) کے واسطہ سے ہیں۔ اس امر کی دلیل واضح ہے اور وہ رب العالمین کا یہ ارشاد ہے:

(ترجمہ الآیتیں مع التفسیر بین الہلالین)

(میرے رسول اپنی امت کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتے ہیں) اور ان میں سے اوروں کو بھی (جو قیامت تک آئیں گے) پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (بعد میں پیدا ہوئے) اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ الجمعہ، رکوع نمبر ۱) اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین ہی کو ہیں۔

اس آیت میں قیامت تک آنے والے جن اوروں کا ذکر ہوا ہے ان میں فضل وکمال کے اندر سبقت لے جانے والوں میں ایک ایسا عظیم الشان جلیل المرتبت شخص بھی ہے جس کو اس کے مقدس پیغمبر نے بے اندازہ نعمتیں بخشی ہیں۔ وہ پیغمبر جو اوّل بھی ہیں آخر بھی، باطن بھی ہیں ظاہر بھی، فاتح بھی ہیں خاتم بھی، کائنات میں (من حیث الخلقت) پہلے بھی ہیں اور نبیوں میں (من حیث البعثت) پچھلے بھی (صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین) اور ان کی

Marfat.com

بنعم لایقدر قدرها ولا ینزف غمرها ولا یحصی والله العظیم عددها و لا ینفذ الی ثناء الکریم امدها ولا ینقطع بحون المصطفی مددها فان الکریم اذا بدأ اعاد واذا عود ادام ولا ینقطع عوائد موائد الفضل والانعام ومن مثل هذا الحبیب المرتجی العمیم الجود العظیم المرجا صلی الله تعالیٰ علیه وعلی اٰله دائما ابدا فی الفضل والکرم والجود والندی ؎

حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه

او یرجع الجار منه غیر محترم

صلی الله تعالی علیه وعلی اله وسائر المتعلقین باذیاله قدر جوده ونواله ونعمه وافضاله وجاهه وجلاله وحسنه وجماله وفضله وکماله سیدنا الوالد الامجد الاماجد امام

اهل السنة السنیه والجماعة السنّیه مجدد المائة الحاضره مؤید الملة الطاهرة الاسلام نور الایمان حضرة المولی الحاج الشیخ احمد رضا خان افاض الله علینا من شآبیب فیض المدارة ماترنم الهزار فوق الازهار

فانه انم الله نوره وادام جوده لما من علیه الحبیب المقربیب المجاب المجیب صلی الله تعالی علیه وسلم وعلی اله وصحبه وشرف وکرم بالحج مرة اخری احسن من الاولی امطر علیه امطار الکرم و ادام علیه دیم النعم فقربه تقریبا

وجعله الی الکرام حبیبا و

احله من القلوب المحل

الجلیل

Marfat.com

بخشی ہوئی نعمتیں سمندر کی طرح بے اندازہ ہیں جس طرح اس کا پانی تمام نکالا نہیں جا سکتا، یونہی وہ نعمتیں ختم نہیں ہوسکتیں اللہ عظیم کی قسم وہ گنی نہیں جا سکتیں۔ رب کریم نے چاہا تو کسی حد پہ نہ رکیں گی، مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد سے ان میں اضافہ نہیں رکے گا کیونکہ کریم جب دینے لگتا ہے تو دیتا ہی جاتا ہے اور جب کسی کو اپنے آستانۂ کرم سے لینے کا عادی بناتا ہے تو لینے دینے کی یہ رسم برقرار رکھتا ہے اس کے فضل و انعام کے دسترخوانوں کی مہربانیاں منقطع نہیں ہوا کرتیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حبیب جیسا فضل وکرم میں جود وسخا میں دوسرا کون ہے؟ آپ امیدگاہ ہیں، آپ کی سخاوت عام ہے، آپ کی ذات سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ دائماً ابداً)۔

(ترجمہ شعر) آپ اس عیب سے پاک ہیں کہ امیدوارِ کرم آپ کی کرم نوازیوں سے محروم کر دیا جائے یا آپ کی پناہ میں آنے والا ناکام واپس جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے دامنِ رحمت سے لپٹنے والوں پر درود و رحمت نازل فرمائے بقدر آپ کی بخشش اور نوال کے، نعمت اور افضال کے، مرتبہ اور جلال کے، حسن اور جمال کے، فضل اور کمال کے۔

اس جلیل المرتبت شخص سے مراد میرے والد محترم ہیں جو بزرگی والوں کے بزرگ، روشن سنت اور سنّی جماعت کے امام، اس چودھویں صدی کے مجدد، پاکیزہ ملت کے مددگار اور نور ایمان کے بلند نشان ہیں یعنی حضرت مولانا الحاج الشیخ احمد رضا خاں۔ (اللہ تعالیٰ ہم پہ ان کے ابر فیض بار کی بارشیں نازل فرماتے جب تک کہ کلیوں پر بلبلیں چہکیں)

ہوا یوں کہ حضرت والد الماجد (اللہ تعالیٰ آپ کے نور فیض کو کامل اور پیشوائی کو دائم فرمائے) پر جب بموقع حج ثانی جو پہلے حج سے احسن ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب نے احسان فرمایا (وہ حبیب جنھیں حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہے، جن کی سب دعائیں قبول ہوئی ہیں، جو دوسروں کی التجائیں منظور فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وشرف وکرم) اور آپ پر بارانِ کرم کو اتارا، نعمتوں کی وہ بارشیں لگاتار نازل فرمائیں کہ مقرب بارگاہ کر دیا اور اہلِ کرم کا محبوب بنا دیا اور اہل حرم کے دلوں میں باعزت و باعظمت جگہ مرحمت فرما دی کہ وہاں

Marfat.com

فاجلّه الاجلّة باجل تبجيل ولا وحق الحق لم يطلب والدى شهرة فى الخلق ولم يبغ طريقا الى تلك المسالك ولم يلق بالا الى تسبب فى ذلك ولكن اراد المصطفى ومراد المصطفى لا يرى تخلفا فان مراده مراد الله وترى ربه يسارع فى هواه فمع حب والدى العزلة والخمول وضع الله له فى ارضه القبول فكانما نودى فى مكة يا اهل الصفا اهرعوا فقد جاء عبد المصطفى فراينا العلماء اليه مهرعين واكابر العظماء الى اعظامه مسرعين فمنهم من يقتبس من انوار علمه وضياه ومن يلتمس البركة فى لقاء محياه وهذا جاء فسأل واستفتى وهذا جليل يعرض عليه ما كان افتى حتى ان الجلة الجليلة الممتازة طلبوا منه بركة الاجازة ودخل كبار فى بيعة الطريقة وقام مخدوموا الكرام بخدمته الانيقة حتى ان شيخا جليلا اماما مطاعا مهابا كبير الشان عظيم المكان من اجلة علماء البلد الحرام المشار اليه بالاصابع بين الكرام سمعناه يقول له فى محاورته لما اهوى إلى لمس ركبته بل انا اقبل ارجلكم و نعالكم كثر الله فى الامة امثالكم فراينا بحمد الله رأى العين ما اخبر عن نبيه

رب
المشرقين اذ يقول و
اخرين
منهم لما يلحقوا بهم و
هو العزيز الحكيم ٥

Marfat.com

کی بہت بڑی جلیل القدر شخصیتوں نے آپ کی بہت بڑی تعظیم و توقیر کی۔ حق تعالیٰ کی قسم کہ حضرت والد ماجد کو مطلوب شہرت نہ تھی۔ انہوں نے اس کے حصول کا کوئی طریقہ اختیار نہ کیا اپنے دل کو اس کے سبب کی جانب مائل نہ ہونے دیا لیکن بایں ہمہ حضرت جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آپ کو مشہور کرنے کا ارادہ فرما لیا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد متخلف نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور کی مراد اللہ کی مراد ہے اور حضور کا چاہا اللہ کا چاہا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ حضور کا رب حضور کی مراد پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) فہٰذا علیہ والد ماجد نے اگرچہ گوشہ نشینی اور گمنامی کو پسند کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین میں آپ کی مقبولیت رکھ دی گویا مکہ مکرمہ میں کارکنانِ قضا و قدر سے منادی کروا دی گئی کہ اے اہلِ صفا! جلدی چلو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام آیا ہوا ہے' تو ہم نے وہاں کے علمائے کرام کو آپ کی جانب تیز تیز آتے اور اکابر علماء کو آپ کی تعظیم و توقیر میں جلدی کرتے دیکھا، بعض آپ کے علمی انوار حاصل کرنے کے لیے آئے۔ بعض صرف برکت ملاقات کی غرض سے پہنچے۔ کسی نے آ کر مسئلہ پوچھا اور فتویٰ طلب کیا۔ کسی بزرگ نے اپنا لکھا ہوا فتوے دکھایا (اور تصدیق و تقریظ چاہی) یہاں تک کہ باعزت لوگوں، ممتاز شخصیتوں نے آپ سے برکتِ اجازت چاہی اور بڑی شان والے اکابر بیعت طریقت میں داخل ہوئے اور اہل کرم مخدوم عمدہ خدمات بجالانے لگے تا آنکہ ہم نے خود سنا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ بلند مرتبہ، پیشوا، فرمانروا، باہیبت کبیر الشان، عظیم المکان، معزز علماء حرم، اہل کرم میں اتنے معظم کہ ان کی جانب انگلیوں سے اشارے ہوتے ہیں نے گفتگو کرتے وقت جبکہ حضرت والد ماجد نے ادباً ان کے گھٹنے کو چھونا چاہا تو وہ بولے "انا اقبل ارجلکم ونعالکم کثراللہ فی الامۃ امثالکم" "میں آپ کے قدموں اور جوتوں کو بوسہ دوں۔ اللہ تعالیٰ اس امت میں آپ جیسے علماء بکثرت پیدا کرے" لہ

تو ہم نے بحمدہ تعالیٰ اپنی آنکھوں سے (والد صاحب کی وسعت علمی کا) وہ منظر دیکھا جس کی خبر "رب المشرقین" نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت قرآن مجید میں دی۔

(ترجمہ آیت) (میرے رسول اپنی امت کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں) اور ان میں سے اوروں کو بھی (جو قیامت تک آئیں گے، پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (بعد میں پیدا ہوئے) اور وہی عزت و حکمت

Marfat.com

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ه وان اول من اتاه للاستجازة طالبا منه نعمة الاجازة محدث المغرب جليل المنصب السيد الفاضل العالم الكامل مولنا السيد عبد الحي ابن السيد الكبير الشريف عبد الكبير الكتانى الفاسى ذو فضل مبين له ستون مصنفا فى علم الحديث وغيره من علوم الدين عان الى مكة حاجا فارسل الى سيدنا الوالد الانقى من دون سبقة تعارف اصلا فضلا عن لقاء لاربع بقين من ذى الحجة سنة الف وثلثمائة وثلث وعشرين انى اريد الاتيان اليكم لاقتبس من نوركم المبين وقد كان ابى مشتغلا فى هذا النهار ردا على الوهابية بكتابة كتابه الدولة المكية بالمادة الغيبية وكان واعد العلماء الكرام ان يتمه تصنيفا وتبييضا فى ثلثة ايام فخاف ان يتاخر فتنصل واعتذر ورد اليه الجواب سيتم غدا الكتاب ان شاء الملك الوهاب فانا بنفسى اتى اليكم بعد غد فارسل السيد المغربى حفظه الاحد انى غدا ذاهب الى المدينة المنيرة وقد اكترينا الابل وتعين الرواح بعد الظهيرة فاذن ابى وتوكل فى اتمام شأنه على الفتاح ففرح السيد واتاه من الغد بعد الاصباح فاستجاز فى الحديث اولا وسمع ما جاء بالاولية مسلسلا ثم طلب اجازة سلاسل الاولياء الكبار فكتب ابى كل ما اقترح وطال المجلس الى نصف النهار ثم توجه السيد من فوره بعد الصلاة الاولى الى مدينة المصطفى وكان معه شاب صالح من طلبة العلم الكريم يدعى حسين جمال بن عبد الرحيم فتخلف ساعة عن السيد واتى مستجيزا الى حضرة الوالد وقد اذن رحيلهم الى الطيب مكان فاجازه والدى اجازة باللسان واذن له ان يكتب نسخة باسمه من عند السيد على نحوه ورسمه فكانت هذه نسخة اولى ومع تلك الطفرة وعود الحمى اتم الله الكتاب

Marfat.com

والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ الجمعہ، رکوع ۱)
والد صاحب کی خدمت میں نعمت اجازت حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے جو مستجیز حاضر ہوئے ان کا نام مولانا السید عبدالحی بن السید الکبیر الشریف عبدالکبیر الکتانی الفاسی ہے۔ موصوف محدث المغرب جلیل المنصب سردار فاضل عالم کامل صاحب فضل مبین ہیں، علم حدیث میں اور اس کے علاوہ دیگر علوم دینیہ میں ساٹھ کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ میں حج کے لیے آئے ہوئے تھے انہوں نے بغیر کسی سابق تعارف و سابق ملاقات کے والد ماجد کی خدمت میں ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کے نور علم سے مقتبس ہونے کے لیے آنا چاہتا ہوں اس دن والد محترم "وہابیوں" کے رد میں "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" نامی کتاب لکھنے میں مصروف تھے اور تین دن میں کتاب کی تصنیف و تبییض کے مکمل کرنے کا علماء کرام سے وعدہ فرما چکے تھے۔ بوجہ ملاقات کتاب کی تکمیل میں تاخیر کا خوف تھا اس لیے آپ نے سید صاحب (حفظہ الاحد) کی خدمت میں معذرت پیش کی اور جواب ارسال کیا کہ کل تک (ان شاء الملک الوہاب) کتاب مکمل ہو جائے گی تو میں پرسوں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ سید صاحب نے دوبارہ کہلا بھیجا کہ کل مدینہ منورہ جا رہا ہوں، کرایہ کے اونٹ لے لیے ہیں کل دوپہر کے بعد روانگی کا پروگرام بن چکا ہے تو حضرت والد ماجد نے کتاب کی تکمیل خدائے فتاح کے سپرد کی اور سید صاحب موصوف کے تشریف لانے کی اجازت دے دی۔ سنتے ہی سید محترم خوش ہوتے اور صبح کے وقت تشریف لے آئے۔ انہوں نے آتے ہی والد ماجد سے اجازتِ حدیث حاصل کی اور حدیث مسلسل بالاولیت کا سماع کیا، پھر اولیاء کبار کے سلاسل طریقت کی اجازتیں لیں والد ماجد نے تمام اجازتیں ان کی منشاء کے مطابق لکھ کر مرحمت فرمائیں۔ یہ مجلس دوپہر تک رہی، پھر سید صاحب نماز ظہر کے فوراً بعد مدینۃ المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب روانہ ہوگئے، موصوف کے ساتھ ایک جوان صالح علم دین کا طالب "حسین جمال بن عبدالرحیم" بھی تھا اس نے سید صاحب سے کچھ پیچھے رہ کر اپنے لیے اجازتِ حدیث طلب کی چونکہ مدینہ طیبہ کی جانب ان حضرات کی روانگی کا وقت قریب تھا اس لیے والد ماجد نے اسے زبانی اجازت دے کر فرمایا کہ سید صاحب کے نسخے کی نقل لے کر اپنا نام لکھ لینا یہ اجازات کا پہلا نسخہ ہے۔ اس تاخیر کے ساتھ ساتھ والد صاحب کو بخار بھی دوبارہ ہوگیا مگر اللہ تعالیٰ نے وقت

Marfat.com

قبل الميعاد وارسل مبيضا الى العلماء الامجاد ثم من غدا عنى لليلتين بقينا من ذى الحجة الحرام اتاه زرافات اجل العلماء الا ماثل الكرام حضرة مولنا الشيخ صالح كمال مع بعض اخرين اهل العلم والافضال من بيت دحلان بيت الفضل والكمال فاستجازوا فاجازلهم باللسان ولم يزل متوقفا فى كتابة الاجازة لذلك العلامة الجليل الشان اجلالا لشانه وتعظيما لمكانه والشيخ كلمه يلقى يطلب و يتقاضى حتى انشاله نسخة اخرى حافلة كبرى وسماها الاجازة الرضوية لمبجل مكة البهية "جمع فاوعى وذكر الشيخ باحسن الذكرى فكانت نسخة ثانية اسماء غانية ثم ان المولى سبحنه وتعالى قد كان القى بين حضرة الوالد والسيد الماجد العلامة النبيل الفهامة الجميل مولنا السيد اسمعيل خليل حافظ كتب الحرم الجليل باول اللقياء تراضى المحبا حبا فى الله فوق العادة لان الارواح جنود مجندة وكان السيد سأله الاجازة فبهذه النسخة الجامعة اجازه مع اخيه السيد مصطفى خليل ادامهم الله بالعز والتبجيل وكتب لهما عند ذكر الاسماء ما يليق بهما من ثناء وسناء ثم كتب نسخة ثالثة للعالم العامل الحاوى الشيخ احمد الحضراوى ثم تتابع الناس فكتب نسخة رابعة مختصرة جامعة وجيزة نافعة واستنسخ منها عدة نقول بترك البياض

مكان اسم المجاز

فكلما اتى عالم يستجيز

كتب اسمه واعطاه نسخة

Marfat.com

سے پہلے کتاب مکمل فرمادی اور والد صاحب نے مسودہ صاف فرما کر (حسبِ وعدہ) علماءِ امجاد کے پاس بھیج دی۔

پھر اگلے دن یعنی بتاریخ ۲۰ ذی الحجہ والد صاحب کی زیارت کے لیے حضرت مولانا الشیخ صالح کمال تشریف لاتے جو برگزیدہ علماء کرام کے سردار ہیں۔ ان کے ساتھ فضل و کمال کے گھرانے "دحلان" کے دیگر اہل علم اور اصحاب فضیلت بھی تھے۔ انہوں نے بھی اجازتیں مانگیں آپ نے سب کو زبانی اجازتیں بخشیں اور جلیل القدر علامہ (صالح کمال) کی جلالت شان اور عظمت مکان کے پیش نظر ان کے لیے سند اجازت لکھنے میں کافی توقف فرمایا۔ وہ جب ملتے سند کا مطالعہ فرماتے اور تقاضے پر تقاضا کرتے۔ یہاں تک کہ ان کی خاطر سند کا الگ بڑا نسخہ ارشاد فرمایا جس کا تاریخی نام "الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیۃ" تجویز کیا اس نسخے کو اجازات کا جامع اور پوری طرح کامل بنایا۔ اس میں "شیخ" کا ذکر بڑے حسین الفاظ میں کیا۔ تو نسخہ ثانیہ ایسا حسین ہوگیا کہ ہر زیبائش سے مستغنی نظر آنے لگا پھر مولیٰ سبحانہٗ و تعالیٰ نے والد ماجد کے درمیان اور سید، بزرگ، علامہ، دانشمند، کثیر الفہم، باجمال، مولانا السید اسماعیل خلیل محافظ کتب حرم شریف کے درمیان پہلی ملاقات میں چہرے پر نگاہ پڑتے ہی فوق العادۃ "محبت فی اللہ" پیدا فرمادی کیونکہ (بمطابق حدیث مشکوٰۃ ص ۴۲۶) روحیں متعلق بالاجسام ہونے سے پہلے جمع کیے ہوئے لشکر کی صورت ہوا کرتی ہیں (تو جو عالم ارواح میں متعارف ہوں وہ عالم اجسام میں بھی متعارف و مانوس ہو جاتی ہیں) بعد از ملاقات سید صاحب نے بھی سند مانگی تو والد ماجد نے ان کو بھی اور ان کے بھائی سید مصطفیٰ خلیل کو بھی وہی نسخہ ثانیہ جامعہ مرحمت فرمایا (اللہ تعالیٰ ان سب کو عزت و عظمت بخشے) البتہ ان کے ناموں کے ساتھ ان کی شان کے لائق کلمات مدح و ثنا لکھے۔ پھر آپ نے تیسرا نسخہ باعمل عالم حاوی فروع و اصول شیخ احمد خضراوی کے لیے لکھا۔ ازاں بعد مستجیزین کا تانتا بندھ گیا۔ سندیں طلب کرنے والے علماء و مشایخ پے در پے بکثرت آنے لگے تو حضرت والد ماجد نے ان کے لیے سند کا چوتھا نسخہ تالیف فرمایا، جو مختصر بھی ہے اور جامع بھی۔ اور تھوڑے الفاظ پر مشتمل ہونے کے باوجود نافع بھی۔ اور آپ نے مجاز کے نام کی جگہ خالی چھوڑ کر اس نسخے کی متعدد نقلیں کروا لیں۔ جب کوئی عالم دین سند لینے آتے تو والد ماجد خالی جگہ ان کا نام لکھ کر یہ نسخہ ان کے حوالے کر دیتے

Marfat.com

فاوجزوا جاز لكن عدة لرماء طلبوا مع ذلك النسخة الكبرى وكانوا بذلك احق واحرى فنهم من احاله على حضرة الشيخ صالح كمال كى يستنسخوها من عنده لتخف الاثقال ومنهم من وعده الارسال اليه من عنده بعد الوصول الى وطنه وبلده فهاتان النسختان اعنى الثانية الكبرى والرابعة الجامعة الصغرى كان كل منهما على عدة اعلام لعلماء واعلام فنذكر فى محل الاسم ما اختلفت العبارات وتم كل ما ذكر فى اخرها من تاريخ الاثبات ثم كتب **نسخة خامسة** للشيخ عبد القادر الكردى تلميذ الشيخ العلامة صالح كمال وولده السعيد عبد الله فريد لما كتب اليه يطلب منه الاجازة له ولشيخه العلامة ذى الافضال ثم كتب **نسخة سادسة** للسيد محمد عمر المطوف ابن السيد الجليل ابى بكر الرشيدى المرحوم بكرم المتعال ثم سار الى حضرة المدينة المنورة فتلقاه علماؤها الكرام كعلماء مكة بالاكرام والاجلال حتى قال له الشيخ الصالح السيد المولوى محمد كريم الله الفنجابى مجاور الحرم المدنى تلميذ حضرة الشيخ العلامة الاجل مولينا الشيخ محمد عبد الحق الاله ابادى مجاور الحرم المكى انى مقيم بالمدينة الامينة منذ سنين ويأتيها من الهند الوف من العلميين فيهم علماء وصلحاء اتقياء رأيتهم يدورون فى سكك البلد لا يلتفت اليهم من اهله احد ورأى العلماء والكبار العظماء اليك مهرعين وبالاجلال مسرعين ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم وقد طلب هنالك عدة من العلماء الاجازة فاجاز باللسان اكثر من اجازة لان عبد المصطفى فى حضرة المصطفى عليه افضل صلوات الله فى شغل شاغل عمن سواه ولبعضهم وعدان يرسل من البلد كالفاضل الكامل مولانا الشيخ عمر بن حمدان المحرسى المدرس بالحرم النبوى السوى والسيد الشريف اللطيف النظيف

Marfat.com

اس طرح اختصار کے ساتھ اجازت بخشتے۔ لیکن بایں ہمہ متعدد اہل کرم نے بڑا نسخہ مانگا اور وہ اس "نسخہ کبری" کے لائق وحقدار تھے، والد ماجد نے بوجہ ہلکا کرنے کے لیے ان حضرات میں سے بعض کو جناب شیخ صالح کمال کے سپرد کیا کہ ان کے پاس سے لکھوالیں اور بعض سے وعدہ فرمایا کہ وطن پہنچ کر بھیجیں گے تو دُوسرا نسخہ جو بڑا ہے اور چوتھا نسخہ جو چھوٹا ہے مگر جامع ! یہ دونوں علماء اعلام کے ناموں کی گنتی کے مطابق مرتب کیے گئے۔ تو ہم مختلف ناموں کے محل میں مختلف عبارات ذکر کریں گے اور ان کے ساتھ تاریخ اثبات بھی لکھیں گے جو آخر میں ذکر کی گئی۔ پھر آپ نے حضرت علاّ صالح کمال کے شاگرد شیخ عبد القادر الکردی کے لیے اور ان کے سعادت مند لڑکے عبد اللہ فرید کے لیے پانچواں نسخہ مرتب کیا جبکہ انہوں نے عریضہ بھیج کر اپنے لیے اور اپنے استاد علاّمہ صاحب افضال (صالح کمال) کے لیے اجازت نامہ طلب کیا۔ پھر چھٹا نسخہ سیّد محمد عمر المطوف بن سید جلیل ابوبکر الرشید (المرحوم بکرم المتعال) کے لیے لکھا۔ ازاں بعد آپ عالی بارگاہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ وہاں کے علماء کرام نے بھی مکہ مکرمہ کے علماء کی طرح آپ کا استقبال پورے اکرام و اجلال کے ساتھ کیا، یہاں تک کہ علامہ اجل حضرت مولانا الشیخ محمد عبد الحق الہ آبادی مجاور حرم مکہ معظمہ کے صالح اور سعادت مند تلمیذ حضرت مولانا محمد کریم اللہ الفنجابی مجاور حرم مدینہ منورہ نے ایک دن حضرت والد ماجد سے کہا میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوں ہندوستان سے ہزاروں انسان آتے ہیں ان میں اہل علم، اہل اصلاح، اہل تقوٰی سب ہوتے ہیں انہیں دیکھا کہ وہ بلدہ مبارکہ کی گلیوں میں گھومتے ہیں کوئی ان کی طرف دھیان نہیں کرتا لیکن آپ کی مقبولیت کی عجیب شان دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء عظماء آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے۔ اور مدینہ منورہ میں بھی متعدد علماء کرام نے اجازتیں مانگیں آپ نے اکثر کو صرف زبانی اجازتیں دیں۔ کیونکہ "غلام مصطفٰی" بارگاہ مصطفٰی (علیہ افضل صلوات اللہ) میں ایسا مشغول ہوگیا کہ ماسوائے مصطفٰی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا تھا۔ اسی بناء پر بعض علماء سے وعدہ فرمایا کہ وطن جاکر سند اجازت بھیجیں گے۔ یہ وعدہ فاضل کامل حضرت مولانا عمر بن حمدان محرسی مدرس حرم نبوی کے لیے اور صاحب سیادت وشرافت لائق لطافت ونظافت

Marfat.com

مولٰنا السید مامون البری الا السید الجلیل السخید الحمید مولٰنا
الشیخ محمد سعید شیخ الدلائل ذا الشرف والفضائل فکتب لہ
نسخۃ سابعۃ عین وقت الرحیل من البلد الجمیل و وعدان
یرسل من الوطن التفصیل ۔ ولما رجع الی الوطن ۔ اشتغل بتصنیف
کتب ودفع فتن ۔ وقع التاخیر ۔ فاتت الکتب من الحرمین با
لتاخیر ولنذکر ملخص تلک الصحائف مع کتاب اٰخر من سید
جلیل مشحون باللطائف لیعلم الانام وصلاً بحمد اللہ الوداد وحسن
الاتحاد بین سیدنا الوالد ۔ وذلک السید

کتاب الشیخ عبد القادر الکردی المکی

حضرۃ مولنا الفاضل ۔ قدوۃ الرجال الاماثل سیدی
عبد المصطفی احمد رضا دامت حیاتہ و فضائلہ
اٰمین اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ
فقد بلغنی من السید عمر الرشیدی عزمکم علی السفر
فی غد یوم الخمیس فارجوکم سیدی انجاز ما
وعدتم بہ من الاجازات العمومیۃ لی ولولدی
عبد اللہ فرید کذلک حضرۃ الاستاذ الشیخ صالح کمال
یروم منکم الاجازۃ التی عہدتم الیہ بہا ونسختی
الجوابات عن علم الغیب والنوط ۔ وان تم عزمکم
علی السفر فی غد افیدونا حتی نتودع منکم وشرفونا
یاسیدی بما یلزم لکم من الاغراض والخدم حفظکم اللہ و
الفاکم واسبغ علیکم جزیل النعم ۔ ودمتم فوق ما رمتم

فی سنہ ۱۳۲۴ محبکم الداعی عبد القادر کردی

Marfat.com

مولانا سید مامون البری کے لیے تھا۔ ہاں سید جلیل الشان سعادت مند، صاحبِ ستائش موصوف بالشرف والفضائل مولانا الشیخ محمد سعید شیخ الدلائل کے لیے ساتواں نسخہ اس وقت قلمبند فرمایا جبکہ بلدۂ جمیلہ سے کوچ کرنے کا وقت آگیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وطن پہنچ کر تفصیل بھیجوں گا، پھر جب وطن پہنچے تو کتابیں لکھنے فتنے مٹانے میں ایسے مصروف ہوگئے کہ سندیں بھیجنے میں دیر لگ گئی اس پر کئی خطوط بطور یادد ہانی حرمین طیبین سے بریلی تشریف لائے۔ اب ہم وہ خطوط مختصراً ذکر کرتے ہیں اور ایک دوسرا خط بھی ذکر کریں گے جو خوبیوں سے بھرے ہوئے جلیل الشان سید صاحب کی طرف سے آیا تھا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حضرت والد ماجد کے درمیان اور سید صاحب موصوف کے درمیان (بحمد اللہ الودود) کتنا مضبوط رابطہ اور کیسا حسین اتحاد تھا۔

شیخ عبدالقادر کردی کا مکتوب

حضرت مولانا، فاضل، فضیلت والوں کے پیشوا سیدی عبدالمصطفیٰ احمد رضا (آپ کی حیات اور فضائل کو دوام نصیب ہو آمین) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد گزارش ہے کہ سید عمر رشیدی سے پتہ چلا کہ آپ کل بروز جمعرات جا رہے ہیں تو اے میرے آقا! میں امید رکھتا ہوں کہ مجھ سے اور میرے لڑکے عبداللہ فرید سے اجازات عمومیہ کی سندوں کا جو آپ نے وعدہ فرمایا تھا اسے روانگی سے پہلے پورا فرمائیں گے۔ یونہی استاذ محترم شیخ صالح کمال بھی وہ سند مانگتے ہیں جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے نیز استاد محترم آپ کی تصنیف کردہ دو کتابیں بھی مانگتے ہیں ایک وہ جس میں علم غیب سے متعلق اور دوسری وہ جس میں نوٹ (کاغذی سکہ) سے متعلق کیے گئے سوالوں کے جوابات ہیں اور اگر آپ نے کل جانے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو افادہ فرمائیے تاکہ ہم رخصت کرنے حاضر ہوں اور اے میرے آقا! آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو اور جو خدمت درکار ہو اس کے لیے ہم حاضر ہیں عزت بخشیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، بقا بخشے اور بڑی بڑی نعمتیں مرحمت فرمائے (اور آپ تا عمر اپنی پسند سے بہتر حالت پر رہو۔

۹۔ ص ۱۳۲۴ھ

آپ کا محب و دعاگو عبدالقادر کردی

Marfat.com

كتاب العلامة الجليل السيد اسمعيل حافظ كتب الحرم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده شيخ الاسلام بلا مدافع ووحيد العصر بلا منازع شيخنا و استاذنا وملاذنا وقدوتنا وعمدتنا ليومنا وغدنا المولوى الشيخ احمد رضا خان سلمه الله الحنان المنان السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اولاً سؤالنا عن الذات الزكية وما حوته تلك الطلعة الرضوية المرضية نرجو البارى ان تكونوا ومن لديكم بخير وعافية ونعم من المولى علينا و عليكم وافية كافية ثانيا تفضل علينا سيدنا بعدة اوراق من فتاويه انموذجة نرجو الله عز شانه ان يسهل ويقارب لكم الاوقات لانمامها فى اقرب حين فانها حرية بان يعتنى بها جعلها الله تعالى لكم ذخر اليوم المعاد والله اقول والحق اقول انه لو راها ابو حنيفة النعمن لاقرت عينه ويجعل مؤلفها من جملة الاصحاب بيدانى متاسف على ما فاتنا من تعريب الالفاظ الغير العربية فيا سيدى انسم عليك بالله العظيم وانشفع بجيبه الكريم ان تفوا فضلكم واحسانكم علينا وعلى كل نعمانى المذهب بتعريبها فما كان منها يسيرا يوضع على الهامش وما لم يتحمله الهامش يوضع فى ورقة ثم تجعل بين الصحيفتين جعل الله سعيكم مشكورا وعملكم مبرورا هذا وعدتم الحقير واخاه بارسال الاجازة بمروياتكم فلم تاتنا فكان اقرب الناس اليكم ابعدهم اذ كنا نسيا منسيا

Marfat.com

علامہ جلیل سید اسماعیل محافظ کتب حرم کا مکتوب

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اکیلا ہے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ شیخ الاسلام جن کا کوئی مزاحم نہیں۔ یگانۂ روزگار جس میں اختلاف نہیں۔ ہمارے شیخ، استاد، جائے پناہ، قائد، دنیا و آخرت میں سہارا دینے والے الشیخ احمد رضا خاں (خدائے مہربان واحسان کنندہ آں موصوف کو باسلامت رکھے) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ:۔
اولاً ہم آپ کی ستھری ذات کی اور بر اس کی خیریت پوچھتے ہیں جو پیاری طلعت رضویہ کے گھیرے میں ہے۔ باری تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ بھی اور آپ کے حلقے کے تمام افراد بھی بخیر و عافیت ہوں گے ہم کو اور آپ کو مولا تعالیٰ وافی کافی نعمتیں بخشے۔

ثانیاً اے ہمارے سردار! آپ نے بطور نمونہ اپنے فتاویٰ کے چند اوراق عطا کیے تھے ہم اللہ عزشانہ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ کو فتویٰ نویسی میں مزید سہولتیں بخشے گا اور فتاوے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اوقات میں برکت فرمائے گا کیونکہ یہ فتاویٰ اعتناد و اہتمام کے لائق ہے (اللہ تعالیٰ اسے آپ کے لیے توشۂ آخرت بنائے) قسم بخدا میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اگر امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مولف کو (آپ کو) اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے۔ مگر اس پر افسوس ہے کہ فتاویٰ کے وہ الفاظ ہم نہیں سمجھ سکے جو غیر عربی ہیں اور ان کا عربی میں ترجمہ نہیں ہوا۔ اے میرے سردار! میں آپ کی خدمت میں اللہ عظیم کی قسم دے کر بوسیلہ حبیب کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنا فضل و احسان ہمیں اور ہر نعمانی المذہب (حنفی) پر مکمل فرمائیں اور غیر عربی الفاظ کا عربی میں ترجمہ کر دیں۔ پھر اگر ترجمہ تھوڑا ہو تو صرف حاشیہ پر لکھا جائے اور اگر حاشیہ کی برداشت سے باہر تو الگ کاغذ پر لکھ کر اسے دو صفحوں کے درمیان رکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش مشکور اور عمل مقبول فرمائے آپ نے مجھ حقیر سے اور میرے بھائی سے وعدہ فرمایا تھا کہ اپنی مرویات کی سند بھیجوں کا وہ سند ابھی تک نہیں پہنچی۔ تو کیا جو آپ سے زیادہ قریب تھے وہ زیادہ دور ہو گئے! ہمیں بالکل تو

وتحریراتکم التی علی حاشیة ابن عابدین لا یخفی جنابکم انی من المحتاجین الیها جعلکم الله من المحسنین ویسلم علیکم سیدی الوالد والاخ مصطفی وبلغوا سلامنا علی نجلیکم الشیخ حامد والشیخ مصطفی ؔ ومن عندنا یسلم علیکم الشیخ اسعد ؔ واخوہ الدھانان ؔ والشیخ بکر رفیح ؔ ارجوا الباری المعبود ان یدیم لنا بقاءکم بجاہ النبی الحامد المحمود ؔ وان یحفظکم ومن لدیکم من کل خائن وحسود وصلی الله علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم حرر فی ۱۶ ذی الحجة سنة ۱۳۲۵ الداعی ولدکم

حافظ کتب الحرم المکی — السید اسماعیل بن خلیل

کتاب اخر منہ ادام الله تعالی معالیہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

وبہ نعتنی الحمد لله وحدہ والصلاة والسلام علی من لا نبی بعدہ عمدة العلماء الافاضل قدوة الفقهاء الاماثل شیخ المحدثین علی الاطلاق ؔ سید المحققین فی السبع الطباق سیدی وسندی ؔ وعمدتی واعتمادی ؔ وشیخی وملاذی وذخری ، لیومی ومعادی سیدی المولوی الشیخ احمد رضا خان سلمه الرب المنان السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته اولا السوال عنکم ومن عزیز خاطرکم نرجوا الله تعالی انکم ومن لدیکم بخیر وعافیة ونعم من المولی علینا وعلیکم وافیة کافیة ثانیا وصلنا عزیز مشرفکم علی طراز تقاریظ علماء المدینة المنورة علی صاحبها افضل الصلاة والسلام فقراءناہ والسرور والحبور متزایدات وتلوناہ ولد موع

بھلا دیا گیا ہے۔ نیز حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپ نے "حاشیۂ ابن عابدین" پر افادہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو محسنین میں شامل فرماتے، سیدی والد ماجد اور بھائی مصطفیٰ سلام پیش کرتے ہیں۔ ہماری جانب آپ کے صاحبزادگان شیخ حامد رضا اور شیخ مصطفیٰ رضا کی خدمات میں سلام۔ یہاں سے شیخ اسعد دھان اور ان کے بھائی نیز شیخ بکر رفیع سلام عرض کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ معبود برحق سے امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے آپکی عمر دراز فرمائے اپنے اس نبی کے طفیل جو حامد بھی ہیں اور محمود بھی۔ اور یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے گرد و پیش کے تمام احباب کو ہر خائن اور ہر حاسد کے شر سے بچائے۔ آمین اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے سلام اتارے ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ

دعا گو آپ کا فرزند محافظ کتب حرم السید اسماعیل بن خلیل

موصوف کا دوسرا مکتوب

(اللہ تعالیٰ ان کی بزرگیاں برقرار رکھے)

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربانی رحمت والا ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جو اکیلا ہے۔ درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ افاضل علماء کے بھروسہ، اماثل فقہاء کے پیشوا، بالتخصیص جملہ محدثین کے استاذ، ساتوں طبقوں میں محققین کے سردار، میرے آقا، سید، بھروسہ با اعتماد، استاذ، جائے پناہ، آج دنیا میں کل حشر میں میرے ذخیرہ، سیدی المولوی الشیخ احمد رضا خاں (رب منان آپ کو باسلامت رکھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ اولاً آپ کی طبیعت مبارکہ کی خیریت مطلوب ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ اور آپ کے پاس کے تمام احباب بخیر و عافیت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی کافی وافی نعمتیں ہم پر اور آپ پر اترتی رہیں۔

ثانیاً: مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام) کے علماء کی خوشنما تقاریظ پر آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ پڑھا تو خوشیاں اور مسرتیں بڑھتی گئیں، تلاوت کی تو آنسوؤں

Marfat.com

والزفرات متتابعات فما علمنا هل ذلك لشدة الاشتياق ام لعدم حصول الوصال والتلاقى فراجعنا النفس وليناها بأن قد حصل لها بعض مناها ببلوغ المطلوب والمقصود لسيدى وسندى من الرب المعبود دات الالتجاء به حاصل فما هذا القلق الحاصل فحينئذ اطمأنت وطابت وقرت فالله سبحانه عز شانه لا يحرمنا من تلك الطلعة السنيه بجاه سيد البريه الحمد لله قبل امس وصلنا عثمان عبد الستار الميمنى التاجر بجده واخبرنا بان الوابور الذى ذهبتم فيه قد وصل الى بمبئ بموجب تلغراف وصل اليه وبذلك حصل لنا المأمول والامانى فناديت النفس بشراك قد حصل التهانى واسأله سبحانه طول بقائكم مع العافيه بالنبى والسبع المثانى هذا واخبركم سيدى من يوم موادعتنا لجنابكم مصحوبين السلامة وتصحبكم ان شاء الله تعالى ذهبت الى الشيخ احمد ابى الخير برسالة الانواط وابقيتها عنده وبعد ثلاث ذهبت اليه فوجدته طربا بها الى الغاية ويقول الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فانى لم ار مثله فى العلم والفصاحة وسعة الباع مع حسن سبك العبارة ثم قال يا ولدى ان الشيخ قد نحى فى رسالته نحو الصواب بلا شك فيه ولا ارتياب ومن طالعها لم يبق له فيها شبهة والامرية وسيدى الشيخ صالح كمال ما من مجلس الا ويذكر كمالاتكم وبحمد الله قد بنيتم بارض الحرم عمودين واى عمودين عظيمين وان شاء الله شاع

اور لمبے لمبے سانسوں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ سب کچھ شدتِ اشتیاق کی وجہ سے ہے یا اس لیے کہ بوقت مطالعہ آپ کے وصال وملاقات سے محرومی تھی۔ ہم نے بے قرار جانوں کو سمجھایا اور تسلّی دی کہ تمہاری آرزو پوری ہو چکی ہے کہ باعتماد آقا (مولانا احمد رضا) اپنے رب معبود سے جو مطلوب ومقصود (حاشہ ن مواجہ عالیہ) چاہتے تھے وہ پورا ہو چکا ہے (کہ این نیز مراد ماست) اور اس وقت ان کی توجہ بھی حاصل ہے (کہ ان کا رسلہ مکتوب زیر مطالعہ ہے) تو پھر اس قدر بیقراری کیوں؟ اس پر بے قرار جانیں مطمئن ہوئیں انہیں خوشی اور قرار نصیب ہوا۔ اللہ عزّ سبحانہ سے دعا ہے کہ سید البریہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل ہمیں آپ کے پُر نور چہرے کی زیارت سے زیادہ دیر محروم نہ رکھے۔ الحمد للہ کہ پرسوں جدہ کے تاجر عثمان عبدالستار میمنی نے آکر بتایا کہ جس جہاز سے آپ روانہ ہوئے تھے وہ بخیریت بمبئی پہنچ گیا ہے انہیں یہ خبر بذریعہ ٹیلی گراف معلوم ہوئی تھی۔ بخیریت پہنچنے کی خبر سے جب ہماری مراد وآرزو پوری ہوئی تو ہم نے اپنی ذات کو ندا کرکے خوشخبری سنائی اور مبارک باد دی۔ حق سبحانہ سے سوال ہے کہ نبی کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) اور سورۃ الفاتحہ کے طفیل آپ کو تادیر باعافیت رکھے۔ یہ لو۔ اس کے بعد۔ اے آقا! ہماری خبر یہ ہے کہ آپ کو رخصت کرنے کے دن سے سب سلامتی کے ساتھ ہیں امید کہ آپ بھی بمشیۃ تعالیٰ باسلامت ہوں گے۔ مسئلہ "نوٹ" کے متعلق آپ کا رسالہ (کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم) شیخ احمد ابو الخیر کی خدمت میں لے گیا اور وہیں چھوڑ آیا، پھر تین دن بعد ان کے پاس گیا تو انہیں رسالہ کی بابت ازحد خوش پایا۔ وہ حمدِ الٰہی بجالاتے ہیں کہ اس زمانہ میں آپ جیسا عالم دین موجود ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے آج تک "مولانا احمد رضا" جیسا عالم فصیح معلومات میں وسیع الباع، ستھری اور عمدہ تحریر والا شخص نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: بیٹا! بے شک شیخ (احمد رضا) نے رسالہ میں بالکل صحیح و درست طریقہ اختیار کیا ہے اگر کوئی مبتلائے شبہات ان کے رسالہ کا مطالعہ کرے گا تو اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا اور سیدی شیخ صالح کمال تو ہر مجلس میں آپ کے کمالات بیان کرتے رہتے ہیں الحمد للہ کہ آپ نے سرزمینِ حرم میں دو (علمی) ستون قائم فرما دیے، وہ ستون کیسے عظیم الشان ہیں (۱۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ۲۔ کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم) خدا تعالیٰ نے چاہا تو آپ کا چرچا

Marfat.com

ذكركم فى سهل الارض وعاليها واقصى البلاد ودانيها
فان بلدتنا ام البلاد ۔ ليست الام كالاولاد ويسلم
عليكم والدنا السيد خليل افندى واخونا مصطفى
والشيخ مولنا عبد الحق ۔ مولنا الشيخ صالح كمال والشيخ
اسعد الدهان واخوه الشيخ عبد الرحمن والسيد محمد
المرزوقى ۔ الشيخ بكر رفيع والكل يطلبوا منكم الدعاء
۔ سلموا لنا على اخويكم الاكرمين واخينا المكرم الشيخ
حامد واخيه المحترم الشيخ مصطفى وابن اخيكم الاجل
فتح الله علينا وعليهم ورزقنا التقوى واياهم ويرحم الله
عبداً قال امينا وارجوكم سيدى العزيز لا تنسونا من
دعواتكم الصالحة فانى ابنكم الثالث كما هو لكم منا بل
واجب علينا عند بيت الله الحرام ۔ المشاعر العظام والسلام ۔ دمتم
فوق ما رمتم وطول عمركم ؎

وما الفضل الا انتم انت فضته
وعفوك نقش الفص فاختم به عذرى

ودمتم والسلام حرر ١٢ رجب سنہ ١٣٢٤ھ ولدكم حافظ كتب زاده

كتاب لسيد الجليل مولنا السيد مامون البرى المدنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة على رسول الله الى الاستاذ العلامة
البارع والملاذ الفهامة اللامع صاحب القلم
الاسحار والكلم الفائق لطفها نسيم الاسحار
ذا الكمالات العالية السنى

Marfat.com

عام ہوگا۔ ہموار و ناہموار زمین کے باشندے اور دور و نزدیک والے سب آپ کے فضل و کمال سے آگاہی پائیں گے کیونکہ ہمارا شہر (مکہ مکرمہ) تمام شہروں کے لیے ماں (اصل) ہے اور ماں اولاد کی طرح (ناقدرشناس) نہیں۔ والد محترم سید خلیل آفندی، بھائی مصطفیٰ، حضرت مولانا عبدالحق، مولانا شیخ صالح کمال، شیخ اسعد دھان، ان کے بھائی، شیخ عبدالرحمن، سید محمد المرزوقی، شیخ بکر رفیع سب سلام عرض کرتے ہیں اور آپ کی دعا کے طلبگار ہیں، ہماری طرف سے آپ کے دونوں کرم فرما بھائیوں کو ہمارے مکرم برادر شیخ حامد رضا کو ان کے محترم برادر شیخ مصطفیٰ رضا کو آپ کے جلیل القدر بھتیجے کو سلام (اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ہم کو فتوحات بخشے، تقویٰ مرحمت فرمائے اور ہماری اس دعا پر "آمین" کہنے والے پر رحمتیں اتارے) اور اے عزت والے آقا! میں آپ سے پُرامید ہوں کہ نیک دُعاؤں کے وقت مجھے نہ بھولیں گے کیونکہ میں آپ کا تیسرا فرزند ہوں۔ جس طرح کہ ہم بوقتِ دُعا آپ کو نہیں بھولتے بلکہ کعبہ معظمہ میں اور مشاعر عظام میں آپ کے لیے دعا کرنا ہم پر لازم ہے والسلام (اپنی پسند سے بہتر حالت پر رہو اور لمبی عمر پاؤ)

(ترجمہ شعر) فضیلت انگشتری ہے۔ آپ اس کے نگینہ ہیں۔ آپ کا معافی دینا نگینے کا نقش ہے تو اس انگشتری کے ساتھ میرا عذر قبول کرنے کی مہر لگا دیجئے۔

و دمتم والسلام۔

۱۲ رجب ۱۳۲۴ھ میں لکھا گیا۔

آپ کا فرزند، محافظ کتب حرم سید اسمٰعیل بن سید خلیل

جلیل القدر سردار مولانا سید مامون البری المدنی کا مکتوب

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں اور درود اس کے رسول پر۔ یہ خط ان کی طرف لکھا جاتا ہے جو استاذ ہیں۔ یکتا علامہ ہیں، جائے پناہ بہت سمجھدار اور تیز فہم ہیں، جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے۔ وہ ایسے کمالات عالیہ کے مالک ہیں کہ ہم ان کی

Marfat.com

لا نتصور كنهما برسم او حد فهو الحقيق بان يقال انه في عصره اوحد كيف وفضله اشهر من نار على علم والمنبه على عالي همه عند الامم المنشد لسان حاله

الخيل والليل والبيداء تعرفني

والسيف والرمح والقرطاس والقلم

اعني به حضرة الجناب المكرم المحترم وحيد الاوان الشيخ سيدي احمد رضا خان ابقى الله عزه وجلاله عن الزوال ما مؤنا وعن آفات الدهر مصونا آمين بجاه سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم سلاما بعد سلام ازهى من زهر الربى والطف من نسيم الصبا وثناء يضاهي الافق زهره ويباهي الرياض زهره لما تشوقنا بزيارة اخيكم الفاضل النبيل والمحترم الجليل سالناه عن حضرتكم فاخبرنا صحتكم وعافيتكم فسررنا سرورا يجل عن الحد وطلبنا دوام ذلك من الواحد الاحد هذا وقد وقع منكم الوعد عند وصولكم الى المدينة الطيبة بان تمنحوا من فضلكم الاجازة في علوم الحديث والتفسير وغيرهما للفقير والفقير منتظر انجاز ذلك الوعد وكتابته وارساله انجز حر ما وعد وسمح حنان اذ وعد ونرجو ايضا من حضرتكم ان ترسلوا الينا بعضا من تاليفكم العربية ومصرفه من الفقير هذا ونسلم على نجلكم الفاضل وعلى كل من انتسب اليكم وجلس لديكم ونرجوكم ان لا تخرجوني من خاطركم العاطر ونظركم الخالي ونحن باسطون اكفنا للدعاء لحضرتكم والسلام محبكم الفقير الجاني السيد محمد مامون الازرنجاني ثم المدني محرم سنة ١٣٢٦ﻫ

Marfat.com

کنہ کا تصور نہ بذریعہ رسم کر سکتے ہیں نہ بذریعہ حد۔ وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا فی زمانہ کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل وکمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر جلائی جاتی ہے (تاکہ دور سے نظر آکر مسافروں کی رہنمائی کرے) یہ شعر ان کی مسلہ بلند ہمتی پر تنبیہ کرتا ہے جسے ان کی زبان حال پڑھتی رہتی ہے۔

(ترجمہ شعر) مجھے (یہ سب چیزیں) پہچانتی ہیں، گھوڑے بھی (کہ میں شہسوار ہوں)، راتیں بھی (کہ ان میں جاگ کر یادِ خدا کرتا ہوں)، بیابان بھی (کہ انہیں تلاشِ محبوب میں قطع کرتا ہوں)، تلوار اور نیزہ بھی (کہ ان سے جہاد کرتا ہوں)، کاغذ وقلم بھی (کہ عقاید اسلامیہ اور مسائل شرعیہ لکھتا ہوں)۔

ان سے میری مراد حضرت جناب مکرم محترم یگانۂ اقران سیدی احمد رضا خاں ہیں (اللہ تعالیٰ آپ کی عزت وجلال کو زوال سے اور دہری آفات سے محفوظ رکھے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں جو بلند ٹیلوں کی شگفتہ کلیوں سے زیادہ خوشنما اور نسیم صبا سے زیادہ پُر لطف ہے اور ایسی تعریف کرتے ہیں جو ستارہ زہرہ کی طرح چمکتی اور چمنستان کی نازک کلیوں پر فخر کرتی ہے۔ جب ہم آپ کے فضیلت والے، عقل والے، عزت والے، قدر والے بھائی کی زیارت سے مشرف ہوئے تو ان سے حضرت کے حالات دریافت کیے انہوں نے صحت وعافیت کی خبر دی تو ہم از حد خوش ہوئے۔ رب تعالیٰ کی واحد ویگانہ ذات سے آپ کی عافیت کے دوام کی طلب ہے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے عالی دربار میں حاضر ہوئے تھے تو مجھ فقیر پر بنا بر فضل وکرم وعدہ فرمایا تھا کہ حدیث تفسیر وغیرہ علوم دینیہ کی سند دوں گا۔ فقیر اس کا منتظر ہے آپ حسب وعدہ سند اجازت لکھ کر ارسال فرمائیں کیونکہ کریم جب وعدہ کرتا تو اسے پورا کرتا ہے اور سحاب رحمت جب گرجتا ہے تو برستا ہے۔ نیز آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض عربی تالیفات ارسال فرمائیں گے اور بس۔ آپ کے فاضل فرزند کو اور آپ سے نسبت رکھنے والے اور مجلس میں حاضری دینے والے ہر شخص کو سلام۔ آپ سے اس کرم کی بھی امید ہے کہ خاطر عالی سے اور بلند قیمت نگاہ سے ہمیں دور نہ ہٹائیں گے۔ ہم ہاتھ پھیلا کر آپ کی خیریت کی دعا کرتے ہیں۔ والسلام آپ کا محب فقیر عاصی سید محمد مامون الازنجانی ثم المدنی۔ محرم ۱۳۲۶ھ

Marfat.com

وهاانا اذكر نسخ الاجازات

حامد الربنا واهب العطيات وانزلت فى النسخة الثانية بيانا بعد ذكر الاسماء لمن عسى ان يطلبها من المستحقين والعلماء وصلى الله تعالى على سيدنا واله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين

النسخة الاولى

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله احد من لا احد له وسند من لا سند له وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد الكرام وسند الانام منتهى سلاسل الانبياء العظام وعلى اله وصحبه رواة علمه ودعاة ادبه وبعد فقد تفضل على المحدث الفاضل العالم الكامل السيد النسيب الحبيب الاريب مجمع الفضائل منبع الفواضل مولنا السيد الشيخ محمد عبد الحى ابن الشيخ الكبير السيد عبد الكبير الكتانى الحسنى الادريسى الفاسى محدث الغرب بل محدث العجم والعرب ان شاء الوهب وانا حل بالبلد الحرام لثلث بقين من ذى الحجة سنة ثلث وعشرين بعد الالف وثلثمائة فاتانى وسمع منى الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعه من هذا العبد الضعيف كما سمعته من مولاى ومرشدى وسيدى وسندى وكنزى وذخرى ليومى وغدى سيدنا الشاه ال رسول الاحمدى رضى الله عنه بالرضى السرمدى وهو اول حديث سمعته منه عن محدث الهند المشهور فى العرب والسند مولنا الشاه عبد العزيز الدهلوى وهو اول حديث سمعه منه عن شيخه وابيه الشاه ولى الله الدهلوى وهو اول حديث سمعه منه وسلسلته مشهورة وفى كتابه المسلسلات مسطورة وسالنى اجازته واجازة جميع ما ارويه عن مشائخى الكرام سيدنا ومرشدنا السابق ذكره الكريم وسيدى ووالدى وولى نعمتى ختام المحققين وامام المدققين حامى السنة ماحى الفتنة ذى التصانيف الباهرة والحجة القاهرة والمحجة الزاهرة حضرة المولوى محمد نقى على خان

Marfat.com

اپنے رب بخشش کنندہ عطیات کی حمد و ثنا بجالاتے ہُوئے اب اجازات کے مختلف نسخے ذکر کرتا ہُوں اور نسخۂ ثانیہ میں ذکر اسماء کے بعد بیاض چھوڑ دوں گا کہ حقدار علماء میں سے کوئی اور صاحب طلب کریں وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمدللہ رب العلمین۔

پہلا نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہُوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں۔ وہ اس کا ہے جس کا کوئی نہیں۔ اس کو سہارا دیتا ہے جس کا کوئی سہارا نہیں۔ افضل درود اور اکمل سلام ان پر جو نبیوں کے سردار اور ساری مخلوق کے سہارا ہیں جو عظمت والے پیغمبروں کے سلسلوں کی نہایت ہیں۔ آپ کی آل واصحاب پر بھی جو آپ کے علم کے راوی اور اچھی روش و پاکیزہ دانش کے محافظ ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ محدث ، فاضل ، عالم ، کامل ، سید ، نسب وحسب والے ، ماہر ، فضیلتوں کے مجمع ، عزتوں کے منبع ، حضرت مولانا سید محمد عبدالحی بن شیخ کبیر سید عبدالکبیر الکتانی الحسنی الادریسی الفاسی ، مغرب کے محدث بلکہ بمشیتہ تعالیٰ عجم وعرب کے محدث ، میرے پاس بتاریخ ، ۲ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ تشریف لاتے ، میں اس وقت مکہ مکرمہ میں تھا۔ انہوں نے آکر مجھ سے حدیث مسلسل بالاولیت کا سماع کیا اور یہ پہلی حدیث ہے جو انہوں نے اس عبد ضعیف سے سُنی۔ جس طرح میں نے یہ حدیث اپنے مولیٰ ، اپنے مرشد ، اپنے سردار ، اپنے بھروسہ ، اپنے خزانہ ، دنیا و آخرت میں اپنے ذخیرہ سیدنا الشاہ آل رسول الاحمدی رضی اللہ عنہ بالرضی السرمدی سے سب حدیثوں سے پہلے سُنی —— اور اُنہوں نے یہ حدیث اپنے شیخ اپنے باپ الشاہ ولی اللہ دہلوی سے سب حدیثوں سے پہلے سُنی اور انہوں نے یہ حدیث محدث ہند ، مشہور در عرب و سند مولانا الشاہ عبدالعزیز الدہلوی سے سب حدیثوں سے پہلے سُنی۔ ان کا سلسلۂ سند مشہور اور ان کی کتاب مسلسلات میں مذکور ہے۔ سید عبدالحی موصوف نے مجھ سے اس حدیث کی اور اس کے علاوہ ان تمام مرویات کی اجازت مانگی جن کی روایت کا میں درج ذیل (۶) مشایخ کرام کی طرف سے مجاز ہوں :

۱۔ ہمارے آقا و مرشد جن کا ابھی ذکر شریف ہوا۔

۲۔ سیدی والد ماجد میری نعمت کے والی ، اہل تحقیق کے خاتم ، اہلِ تدقیق کے امام ، حامیِ سنت ، ماحیِ فتنۂ بدعت ، عمدہ تصانیف ، غالب حجۃ ، روشن طریق والے حضرت مولانا محمد نقی علیخاں

Marfat.com

القادری البرکاتی البریلوی قدس سرہ القوی المتوفی سنہ ۱۲۹۷ھ من ابیہ الکریم العارف باللہ سیدنا المولوی رضا علی خان قدس سرہ و شیخ العلماء بالبلد الامین الامام المحدث الفقیہ الامین سیدنا المولیٰ السید احمد بن زین دحلان المکی قدس سرہ المکی عن الشیخ عثمان الدمیاطی و مولنا الامام الهمام سراج اللہ فی البلد الحرام عبدالرحمن ابن المولی عبداللہ السراج مفتی الحنفیۃ بمکۃ المحمیہ رحمہما اللہ تعالی عن المولی جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی الاحناف و شیخ مولنا السید الصالح حسین صالح جمل اللیل شیخ الخطباء و امام الشافعیۃ بالبلدۃ الحرمیۃ رحمہ اللہ تعالی عن المولی عابد السندی و ثم مولنا حفیید مرشدی و صاحب سجادتہ الکریمۃ ذی السیادۃ الجلیلۃ و السعادۃ الجمیلۃ و المقامات العظیمۃ سیدنا الشاہ ابی الحسین احمد النوری ادام اللہ تعالی تنویرہ بالنوری المعنوی و الصوری من الشاہ علی حسین المراد آبادی ذا العبد الحقیر ما کان ھنالک و لا اھلا لذلک

وکان علیّ ان انیہ لکن
تقدم و التقدم للکرام

بید ان المامور معذور لا سیما امر مثل ھذا السید المشھور مع رجاء ان تشملنا جمیعا برکۃ صاحب الحوض المورود و المقام المحمود بالاتصال الی حضرتہ بالطریق المعھود علیہ من الصلوات افضلھا و من التسلیمات اکملھا و من التحیات اجملھا و من البرکات اجزلھا و ذالک ان السید من اھل بیت الرسالۃ و اھل البیت مکرمون

Marfat.com

صاحب القادری البرکاتی البریلوی قدس سرہ القوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ)۔ وہ اپنے والد گرامی عارف ربانی سیدنا المولوی رضا علی خاں (قدس سرہٗ) کی طرف مجاز ہیں۔

۳۔ امن والے شہر مکہ مکرمہ کے شیخ العلماء، امام، محدث، فقیہہ، امانت دار، سیدنا المولوی سید احمد بن زین دحلان المکی (قدس سرہ الملکی)۔ وہ حضرت عثمان دمیاطی کی طرف سے مجاز ہیں۔

۴۔ بلند ہمت امام، حرمت والے شہر میں اللہ کے روشن چراغ مولانا عبدالرحمٰن بن المولوی عبداللہ السراج مکہ محمیۃ میں حنفیوں کے مفتی (رحمہما اللہ تعالیٰ)۔ وہ مولوی جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی الاحناف کی طرف سے مجاز ہیں۔

۵۔ نیک سردار شیخ الخطباء مکہ محترمہ میں امام الشافعیہ مولانا حسینؒ صالح جمل اللیل (رحمہ اللہ تعالیٰ)۔ وہ مولیٰ عابد السندی کی طرف سے مجاز ہیں۔

۶۔ میرے مرشد کے پوتے، ان کے سجادہ نشین، سیادت جلیلہ، سعادت جمیلہ کے صاحب اور مقامات عظیمہ کے مالک، سیدنا مولانا الشاہ ابوالحسین احمد النوری (اللہ تعالیٰ ان کے نور معنوی اور نور صوری کی تنویر برقرار رکھے)۔ وہ شاہ علی حسین مراد آبادی کی طرف سے مجاز ہیں۔ عبد حقیر خود کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ سید صاحب جیسے مقتدا مجھ سے سند حدیث حاصل کرتے اور میرے پاس چل کر تشریف لاتے۔

(ترجمہ شعر، ضروری تھا کہ میں جاتا مگر وہ آ گئے پہلے
کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

مگر درحقیقت مامور معذور ہوجاتا ہے خاص کر وہ مامور جسے اتنے بڑے شہرت یافتہ سردار نے امر فرمایا ہو۔ یہاں تو یہ امید بھی ہے کہ حوض مورود کے ساقی اور مقام محمود کے مالک حضرت جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکتیں ہم سب کو شامل ہوں گی کیونکہ طریق معہود پر دی گئی سند اجازت کے سبب ایک جدید اتصال بارگاہ رسالت (علیہ السلام) سے پیدا ہوجائے گا (درودوں میں افضل درود، سلاموں میں اکمل سلام، تحیات میں حسین تحیہ اور برکات میں بڑی برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو)۔ اس لیے کہ سید محترم اہل بیت رسالت سے ہیں اور اہل بیت کو

Marfat.com

دنیاو اخری بنظر عنایة ذی الجلالہ فمن خصلت بینہ وبینهم وصلة یرجی لہ بفضل اللہ ونعمة رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کل برکة ونحلة فلاجل ھذا الرجاء الجیل وامتثال امر السید الجلیل اجزتہ بہ وبکل ما تصح لی روایتہ عن المشایخ الکرام الممدوحین و التمست منہ ان لا ینسی من دعائہ الصالح ھذا العبد الحقیر المھین واخوانہ وذریتہ والمحبین و اعظم الرجاء بحول ملك الارض والسماء یوم یلقی جدہ الکریم سید الانبیاء علیہ وعلیھم افضل الصلاة والتسلیم اللھم یا مرسل ھذا الحبیب رحمة و نعمة صل وسلم وبارك علیہ عدة ما لك من علم وکلمة وبجاھہ عندك اصلح اعمالنا وحقق امالنا وخفف اثقالنا وحسن احوالنا و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ الفقیر احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی غفر اللہ لہ ما مضی من ذنوبہ وما یاتی امین و کذلك اجزتہ بجمیع مؤلفاتی التی بلغت الی الان مائتین وما عسی ان یفتح لی بتوفیق ربی ومنھا الفتاوی المسماة بالعطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة وھی الی الان فی سبع مجلدات بحذف المکررات ونرجوا المزید من فضل ربنا المجید وکذلك اجزتہ بجملة سلاسل الطریقة التی انا مجاز بھا من الطریقة العلیة العالیة القادریة البرکاتیة الجدیدة والقدیمة والقادریة الاھدلیة والقادریة المنوریة والچشتیة القدیمة والچشتیة الجدیدة

Marfat.com

رب ذو الجلال کی نظرِ عنایت سے دنیا میں بھی عزتیں دی گئی ہیں اور آخرت میں بھی۔ تو جسے ان کے ساتھ تعلق ہوگا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کرم سے ہر برکت اور ہر نعمت کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

اس حسین آرزو کی خاطر اور اس جلیل الشان سید محترم کے امتثالِ امر کے لیے میں نے انہیں حدیث مسلسل بالاولیت کی اور ان تمام مرویات کی اجازت دی جن کی مجھے اپنے قابلِ ستائش مشائخ کرام سے اجازت ہے۔ سید صاحب سے التماس ہے کہ اپنی نیک دعا کے وقت اس حقیر و کمزور بندے کو نیز اس کے بھائیوں، بیٹوں اور دوستوں کو نہ بھولیں اور بڑی امید اس دن ہے جب کہ بحولہ تعالیٰ (میدانِ حشر میں) اپنے جدِ کریم سید الانبیاء (علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیم) سے ملاقات کریں گے۔ اے اللہ! اس حبیب (علیہ الصلوٰۃ و السلام) کو رحمت و نعمت بنا کر بھیجنے والے! آپ پر درود و سلام اور برکتیں اس قدر نازل فرما جس قدر تیرا علم اور تیرے کلمات ہیں، اور تیری بارگاہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مرتبہ ہے اس کے طفیل ہمارے اعمال سنوار، آرزؤں کو پورا، بوجھوں کو ہلکا اور حالات کو درست فرما۔ ہماری آخری دُعا یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں اور درود و سلام رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و تمام اصحاب پر۔

یہ الفاظ اپنے منہ سے کہے اور قلم سے لکھے فقیر احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی نے اللہ تعالیٰ گزشتہ اور آیندہ تمام گناہوں کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

اور میں نے سید محترم کو اپنی تمام تصانیف کی بھی اجازت دی جو اس وقت دو سو تک پہنچ چکی ہیں اور رب تعالیٰ کی توفیق سے اور بھی لکھی جائیں گی۔ ان میں ایک فتاویٰ بنام "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" بھی ہے جس کی مکررات کے علاوہ سات جلدیں مرتب ہو چکی ہیں اور رب مجید کے فضل و کرم سے مزید جلدوں کی امید ہے۔ میں نے انہیں طریقت کے ان تمام سلسلوں کی بھی اجازت دی جن کی مجھے اجازت ہے،

۱۔ طریقہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ
۲۔ قادریہ قدیمہ
۳۔ قادریہ اہدلیہ
۴۔ قادریہ منوریہ
۵۔ چشتیہ قدیمہ
۶۔ چشتیہ جدیدہ

Marfat.com

والسهروردية القديمة والسهروردية الجديدة والنقشبندية العلائية نسبة الى المولى السيد الكريم ابى العلا الاكبرابادى والسلسلة البديعية والعلوية المنامية ومصافحته بالمصافحات الاربع الخضرية والجنية والمعمرية والمنامية وكذلك اجزت بجميع مروياتى ومصنفاتى اولاد هذا السيد الجليل واحفاده وعقبه من يولد منهم الى اخر الدهر بشرطه المعروف عند اهل هذا الامر والله الحمد فى كل ورد وصدر وصلى الله تعالى على شفيع الحشر المخصوص بطيب النشر واله وصحبه وامته وحزبه امين وهذه سلسلتى فى الطريقة العلية القادرية البركاتيه الفقير احمد رضا عن المولى السيد الشاه ال الرسول الاحمدى المارهرى عن[۳] ابى الفضل شمس الملة والدين السيد ال احمد اچهى ميان عن[۴] ابيه السيد الشاه حمزة عن[۵] ابيه السيد الشاه ال محمد عن[۶] ابيه صاحب البركات والدرجات السيد الشاه بركة الله عن[۷] السيد الجليل فضل الله الكالفوى عن[۸] ابيه السيد احمد عن[۹] ابيه السيد محمد عن[۱۰] الشيخ جمال الاولياء الجهان آبادى عن[۱۱] القاضى ضياء الدين النيوتنوى عن[۱۲] الشيخ محمد بهكارى نظام الدين القارى عن[۱۳] السيد ابراهيم الايرجى عن[۱۴] الشيخ

بهاء الملة والدين

Marfat.com

۷۔ سہروردیہ قدیمہ　　　۸۔ سہروردیہ جدیدہ

۹۔ نقشبندیہ علائیہ (جو حضرت سید کریم ابوالعلاء اکبرآبادی کی طرف منسوب ہے)

۱۰۔ سلسلہ بدیعیہ　　　۱۱۔ علویہ منامیہ

اور میں نے ان سے چار مصافحے بھی کیے:

۱۔ مصافحہ خضریہ

۲۔ مصافحہ جنیہ

۳۔ مصافحہ معمریہ

۴۔ مصافحہ منامیہ

ان جلیل الشان سید صاحب موصوف کی طرح اپنی تمام مرویات و مصنفات کی ان کے بچوں اور پوتوں کو بھی اجازت ہے اور آخر زمانہ تک پیدا ہونے والی ان کی اولاد در اولاد کو بھی (جو علم دین حاصل کریں) ہر ایک کے لیے وہی شرط ہے جو اہل علم کے ہاں معروف ہے۔ اور اللہ کو حمد ہے ہر علمی گھاٹ میں اترتے وقت بھی اور سیراب ہوکر واپس ہوتے وقت بھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود نازل ہو ان پر جو بروزِ محشر شفاعت فرمائیں گے اس دن اپنے کرم کی پاکیزہ خوشبوئیں آپ ہی بکھیریں گے۔ آپ کی آل واصحاب پر بھی اور آپ کی امت و گروہ پر بھی۔ آمین۔

سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں میرا شجرۂ طریقت یہ ہے:

الفقیر احمد رضا نے شرفِ بیعت حاصل کیا اپنے مرشد السید الشاہ آل رسول الاحمدی برکاتی سے ـــــ انہوں نے شمس الملۃ والدین ابوالفضل سید آل احمد اچھے میاں سے ـــــ انہوں نے اپنے والد السید الشاہ حمزہ سے ـــــ انہوں نے اپنے والد سید الشاہ آل محمد سے ـــــ انہوں نے اپنے والد صاحب البرکات والدرجات سید الشاہ برکت اللہ سے ـــــ انہوں نے سید جلیل الشان فضل کالپوی سے ـــــ انہوں نے اپنے والد سید احمد سے ـــــ انہوں نے اپنے والد سید محمد سے ـــــ انہوں نے حضرت جمال الاولیاء جہاں آبادی سے ـــــ انہوں نے قاضی ضیاء الدین نیوتنوی سے ـــــ انہوں نے محمد بھکاری نظام الدین القاری سے ـــــ انہوں نے سید ابراہیم الایرجی سے ـــــ انہوں نے حضرت بہاء الدین ... سے ـــــ انہوں نے

Marfat.com

عن[١٥] السید احمد الجیلانی عن[١٦] السید حسن عن[١٧] السید موسی عن[١٨]
السید علی عن[١٩] السید محی الدین ابی نصر عن[٢٠] السید القاضی الامام
ابی صالح هبة الله عن[٢١] ابیه السید الامام الاجل ابی بکر
تاج الملة والدین عبد الرزاق عن[٢٢] ابیه قطب الارشاد و
مرجع الافراد و امام الاوتاد و برکة البلاد والرحمة
علی العباد و واهب المراد باذن الجواد غوث الثقلین
و غیث الکونین و غیاث الدارین و مغیث الملوین
سیدنا الامام ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی
الجیلانی القطب الصمدانی و النور الربانی عن[٢٣] الامام ابی
سعید المخزومی عن[٢٤] شیخ الاسلام والمسلمین ابی
الحسن علی القرشی الاموی الهکاری عن[٢٥] الامام ابی الفرج
الطرطوسی عن[٢٦] الامام ابی الفضل عبد الواحد عن[٢٧] الامام
ابی بکر الشبلی عن[٢٨] سید الطائفة العلیة ابی القاسم جنید
البغدادی عن[٢٩] خاله المولی الامام السری السقطی عن[٣٠] الامام
المعروف الکرخی عن[٣١] السید الاجل ابن رسول الله صلی الله
تعالی علیه وسلم الامام علی الرضا ابن الامام موسی الکاظم
ابن الامام جعفر الصادق ابن الامام عالم اهل البیت محمد
الباقر ابن الامام السجاد زین العابدین ابن الامام السعید
الشهید ریحانة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ابی عبد الله
الحسین ابن الامام زوج البتول واخی الرسول علی المرتضی کرم
الله تعالی وجوههم ورضی عنا بهم احسن الرضی عن ابیه[٣٢] عن جده[٣٣]
عن جد[٣٤] ابیه عن جد[٣٥] جده عن ابی[٣٦] جد جده عن جد[٣٧] جد جده عن[٣٨]
خاتم النبیین و سید المرسلین قائد الغر المحجلین و سیلتنا

Marfat.com

سیدنا احمد[15] الجیلانی سے ــــ انہوں نے سیدنا حسن[16] سے ــــ انہوں نے سید موسیٰ[17] سے ــــ انہوں نے سیدنا علی[18] سے ــــ انہوں نے سید محی الدین[19] ابوالنصر سے ــــ انہوں نے السید القاضی الامام ابوصالح ہبۃ اللہ[20] سے ــــ انہوں نے اپنے والد جلیل القدر الامام تاج الملۃ والدین سید ابوبکر عبدالرزاق[21] سے ــــ انہوں نے اپنے والد ماجد، قطب الارشاد، افراد کے مرجع، اوتاد کے امام آبادیوں کی برکت۔ بندوں پر رحمت، باذنہ تعالیٰ مراد پوری کرنے والے، جن وانس کی فریاد کو پہنچنے والے، دونوں جہان میں بارانِ رحمت، دنیا و آخرت میں مددگار، دن رات میں فریادرس۔ امام محمد سیدنا عبدالقادر[22] الحسنی الحسینی الجیلانی، قطب صمدانی، نور ربانی سے ــــ انہوں نے الامام ابوسعید[23] مخزومی سے ــــ انہوں نے شیخ الاسلام والمسلمین ابوالحسن[24] علی القرشی الاموی الہکاری سے ــــ انہوں نے الامام ابوالفرح[25] الطرطوسی سے ــــ انہوں نے الامام ابوالفضل عبدالواحد[26] سے ــــ انہوں نے الامام ابوبکر الشبلی[27] سے ــــ انہوں نے سید الطائفۃ العلیۃ ابوالقاسم جنید[28] البغدادی سے ــــ انہوں نے اپنے ماموں حضرت الامام السری[29] السقطی سے ــــ انہوں نے الامام المعروف[30] الکرخی سے ــــ انہوں نے سیدنا اجل[31] ابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم، الامام علی الرضا سے جو فرزند ہیں الامام موسیٰ الکاظم کے جو فرزند ہیں امام جعفر الصادق کے جو فرزند ہیں عالم اہلبیت الامام محمد الباقر کے جو فرزند ہیں الامام السجاد زین العابدین کے جو فرزند ہیں صاحب سعادت۔ صاحبِ شہادت، ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوعبداللہ الامام الحسین کے جو فرزند ہیں سیدہ بتول زہرا کے شوہر پاک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر الامام علی المرتضیٰ کے (اللہ تعالیٰ ان سب کے وجوہ مبارکہ کو عزتیں بخشے اور ان سب کے طفیل ہم سب سے اچھی طرح راضی ہو) ــــ انہوں نے اپنے والد ماجد[32] موسیٰ الکاظم سے ــــ انہوں نے الامام علی الرضا کے دادا[33] (جعفر الصادق) سے ــــ انہوں نے الامام علی الرضا کے باپ کے دادا[34] (الامام الباقر) سے ــــ انہوں نے الامام علی الرضا کے دادا کے دادا[35] (الامام زین العابدین) سے ــــ انہوں نے الامام علی الرضا کے دادا کے دادا کے باپ[36] (الامام الحسین) سے ــــ انہوں نے الامام علی الرضا کے دادا کے دادا کے دادا[37] (المولیٰ علی شیرِ خدا) سے ــــ انہوں نے نبیوں[38] کے خاتم، رسولوں کے سردار، چمکتی پیشانی، چمکتے ہاتھ پاؤں والوں کے قائد سے جو دین و دنیا میں ہمارے وسیلہ ہیں۔

Marfat.com

فی الدنیا والدین المبعوث رحمة للعلمین سیدنا و مولنا و شفیعنا و
حبیبنا وعوننا و معیننا وغوثنا و مغیثنا ابی القاسم قاسم خزائن الآلاء
والمکارم محمد رسول رب العالمین صلی الله تعالی علیه وعلی اله وصحبه وعلیهم جمیعا
وعلینا بهم ولهم وفیهم ومعهم آمین اله الحق آمین والحمد لله رب العالمین
٢٧ ذی الحجة سنة ١٣٢٣ھ وقد تقدم ذکر الاجازة بهایا القول لصاحبه الشیخ حسین
جمال بن عبد الرحیم عم الله الجمیع بحسن الختام وجمال الایمان والرحم المقیم امین

النسخة الثانیة

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله المسلسل احسانه المتصل انعامه غیر
منقطع ولا مقطوع فضله واکرامه ذکره سندمن
لا سند له واسمه احد من لا احد له والفضل الصلوات
العوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول علی اجل
مرسل کشاف کل معضل العزیز الاعز المعز
الحبیب الخرد فی وصل کل غریب فضله الحسن
مشهور مستفیض بالاستناد الیه بجود
صحیحا کل مریض قد جاء جوده
المزید فی متصل الاسانید بل کل
فضل الیه مسند عنه یروی والیه یرد
فسموط فضائله العلیة
مسلسلات
بالاولیة
د
کل درجة
د

Marfat.com

جنہیں سارے جہانوں پر رحمت فرمانے کے لیے بھیجا گیا ہے جو ہمارے سردار، ہمارے مولیٰ، ہماری شفاعت فرمانے والے، ہمارے محبوب، ہمارے مددگار، ہمارے معین، ہمارے غوث، ہمارے فریادرس ہیں جو نعمتوں اور بزرگیوں کے خزانوں کے قاسم ہیں یعنی سیدنا ابوالقاسم محمد رسول رب العالمین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور سلسلہ عالیہ کے تمام مشائخ پر اور ان کے سبب سے ان کی خاطر ان کے زمرے میں شامل کرکے ان کی معیت میں لے کر ہم پر۔ آمین، اے سچے معبود آمین۔ اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں ——

۲۷ ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ —— اس سے پہلے یہ بات مذکور ہو چکی ہے کہ سید صاحب کے ساتھی جناب حسین جمال بن عبدالرحیم نے زبانی اجازت لی تھی۔

اللہ تعالیٰ سب کا خاتمہ اچھا کرے اور سب کو جمال ایمان اور دائمی رحمت سے نوازے آمین۔

دُوسرا نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں جس کا احسان قایم رہتا ہے اور انعام ختم نہیں ہوتا اس کا فضل وکرم نہ رُکتا ہے نہ روکا جاتا ہے اس کا ذکر بے سہاروں کا سہارا اور اس کا نام بے لبسوں کا لبس ہے۔ اونچی شان والے نیچے اترنے والے درودوں میں سے افضل درود اور لگاتار پہنچنے والے سلاموں میں سے اکمل سلام ان پر جو رسول معظم ہیں، آپ ہر قسم کی دشواریاں دور فرماتے ہیں، نادرالوجود ہیں۔ عزتوں کے مالک بھی ہیں اور عزتوں کے بخشنے والے محبوب بھی۔ ہر مسافر کو منزل مقصود تک پہنچانے میں یگانہ ہیں۔ آپ کا حسین فضل شہرت و وسعت والا ہے آپ سے سہارا لے کر ہر بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔ آپ کی سخاوت کی زیادہ بارشیں انہی پر اترتی ہیں جنہوں نے آپ سے روابط و تعلقات قائم رکھے ہیں بلکہ ہر فضیلت آپ ہی کی طرف منسوب ہے آپ ہی سے دوسروں کی طرف جاتی ہے پھر آپ ہی کے حضور لوٹ کر آتی ہے۔ آپ کے عالی فضائل (کے موتیوں) کی لڑیاں روز اول سے پروئی ہوئی ہیں اور ہر ستھرا موتی آپ کے

Marfat.com

من بحره مستخرج وكل مُنْدرج وجود في سلسلته مدرج فهو المخرج من كل حرج وهو الجامع دلّه الجوامع علمه مرفوع وحديثه مسموع ومتابعه مشفوع والامر عنه موضوع وغيره من الشفاعة قبله ممنوع عاليه الاسناد في محشر الصفوف وامر الموقف على رايته موقوف حوضه المورود لكل وارد مسجود فيا فوز من هو منه منهل ومعلول فبه كل علة من محل نزول حزبه المعتبر والشذوذ منه منكر وطريق الشاذ الى شواظ سقر حافظ الامة من الامور المدلهمة الذاب عنا كل تلبيس وتدليس وآ الجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس الحاكم الحجة الشاهد البشير محتجم في مدحه كل بيان وتقرير عسكره لا يدرك وما عليه مستدرك مقبوله يقبل ومتروكه يترك تعدد طرق الضعيف اليه فمن سننه الصحاح التعطف عليه فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ويرتقي من ضعفه الى درجة الصحيح مدار اسانيد الجود والاكرام منتهى سلاسل الانبياء الكرام صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم ملأ آفاق السماء واطراف العالم وعلى آله وصحبه وكل صالح من رجاله وحزبه رواة علمه ودعاة شرعه ودعاة ادبه وعلى كل من له وجادة ومناولة من افضاله الواصلة الدائرة المتواصلة بحسن ضبط محفوظا لنظام من دون وهم ولا ايهام

Marfat.com

ہی بحرِ فیض سے نکلا ہے ۔ جود و سخا کی بارشیں برسانے والے آپ کے بھکاریوں میں داخل ہیں ۔ تمام تنگیوں سے آپ ہی نکالتے ہیں ۔ آپ ہی میں سب خوبیاں پائی جاتی ہیں، جو کلمات بولنے میں مختصر اور مفہوم میں وسیع ہوں وہ آپ ہی کو نصیب ہوئے ہیں ۔ آپ کا جھنڈا بلند ہے ۔ آپ کی بات[12] مقبول اور آپ کے متبع کے حق میں شفاعت منظور ہے ۔ آپ سے ہر قسم کا بوجھ ہٹایا گیا ہے اور دوسروں کو آپ سے پہلے شفاعت کرنے سے روکا گیا ہے[13] ۔ بروزِ محشر لوگوں کی تمام صفیں آپ ہی پر بھروسہ[14] کریں گی ۔ اس دن آپ ہی کی مرضی[15] کے مطابق کام ہوگا ۔ آپ کا حوض ہر نیک بخت پیاسے کے لیے گھاٹ ہے جہاں سے تشنگی بجھے گی تو وہ شخص کسی درجہ فائز المرام ہوگا ۔ جو اس گھاٹ سے بار بار پیئے گا تو ہر دُکھ سے نجات پائے گا ۔ آپ کے فرمانبرداروں کا گروہ ہی قابلِ اعتبار ہے ۔ ان سے الگ رہنا بہت بُرا ہے ۔ جو الگ ہوا اس کا راستہ جہنم کی بھڑکتی آگ کی خالص لپٹ کی طرف جاتا ہے ۔ آپ ہی امت کو کالے گھُپ اندھیروں سے بچاتے ہیں ۔ آپ ہی ہم سے ہر مکر و فریب کو زائل کرتے ہیں ۔ بُرے عذاب سے غمگین ہونے والے پریشان دل کی پریشانیاں آپ ہی دور فرماتے ہیں ۔ حاکم، حجت، شاہد، بشیر جیسی صفات سے آپ ہی موصوف ہیں ۔ آپ کی کما حقہ مدح و ثنا کرنے میں ہر بیان عاجز اور ہر تقریر گونگی ہے ۔ آپ کی رفعتِ شان ادراک سے بالاتر ہے ۔ اس پر اضافہ ناممکن ہے ۔ آپ جسے قبول فرمالیں وہ مقبول بارگاہ اور جسے چھوڑ دیں وہ راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے ۔ کمزور شخص ادھر ادھر سے پھر پھرا کر آپ کی طرف آتا ہے تو آپ اپنی عادت مبارکہ کی بدولت اس کے حال پر رحم فرماتے ہیں تو اس کا زخمی دل آپ سے قوت پا کر بھر جاتا ہے اور کمزوری و ناتوانی سے رتبہ صحت و توانائی تک ترقی کر جاتا ہے ۔ آپ جود و اکرام کے تمام سہاروں کے مرکز اور انبیاء کرام کے جملہ سلاسل کے منتہی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اور ان سب انبیاء پر اس قدر درود و سلام نازل فرمائے جس سے آسمان کے کنارے اور جہاں کے اطراف بھر جائیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کے گروہ کے ہر لائق شخص پر جو آپ کے علم کا راوی، شریعت کا داعی اور ادب کا محافظ ہے اور اس پر بھی جو آپ کے احسانات کے ملنے سے تونگر ہوا ۔ وہ احسانات جو تعلقات کو جوڑتے ہیں تعداد میں زیادہ ہیں اور ایک محفوظ نظام و حسین ضابطے کے تحت مربوط ہیں جن میں نہ وہم کو دخل ہے نہ ابہام کو

Marfat.com

ولا اختلاط بالاعداء اللئام مثار دی خبرد خردی
اجازة دغلب حقيقة الكلام مجازة آمين
امابعد فاسمع یاسعد جعلنی الله وایاك واحبابنا
ممن رزق السعدة وسبق له من ربه حسن الوعد قبل
خلق السماء وصوت الرعد ونصر فی الدين اوفر من عدة
كل ذی وفرة وذات جعدة وخذل عدای وعداك من
عدا منهم ومن لم یجده وهو یرید الحدوان من بعد
رباحسنة الزمان وبرکة الآوان یا طیب الوجود وطيب
الجود من وجهه انضر من روض مجود وفیضه اجود من
جود یجود امجید المجید الجید الجائد مسردی
الامارده مجدی الاماجد یاصالح الافعال وصديق الاقوال
یاابا الافضال وابن الکمال الایاسامعین هل عرفتم
الاسم وان لم تعرفوا فهذا نظم خذوا منه رؤس الشطور
تنبئ باسم مبین النوره

صلحت قلوب العارفين فاصلحت
اعضاءهم فی طاعة الفضال
لاغروان بحسن احوال الملك
حسنا لملك الملك فی الاحوال !
كم عالم فی عالم الدنيا بدا
ماعلمه الا شقا شق قال
العلم قل وبعد فيه تكثر
سكن عليك بما لح كمال

یا اهل مکة والبلدة المبارکة أنتم تعلموا من هذا الذی سمیت وهذا

Marfat.com

نہ بُرے دشمنوں کی آمیزش کو۔ یہ درود و سلام اس وقت تک نازل ہوں جب تک
خبر مروی اجازت حاصل اور مجاز پر حقیقت غالب ہوتی رہے۔ آمین

حمد و صلوٰۃ کے بعد، اے سعادت مند! سن۔ اللہ تعالیٰ مجھے تجھے اور تیرے میرے احباب کو ان میں سے کرے جنھیں سعادت ملی اور ان کے لیے رب تعالیٰ کی طرف سے آسماں کے پیدا ہونے اور بادل کے گرجنے سے پہلے اچھا وعدہ ہوا اور انہیں دین میں اتنی امدادیں ملیں جو تعداد میں ان سے زیادہ ہیں جن کے بال لمبے یا گھونگریالے ہیں نیز اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے سب دشمنوں کو بے مدد کرے جنہوں نے سرکشی کی یا سرکشی کے ارادے پر تاہنوز قائم ہیں۔

(اے زمانے کی نکوئی، اے وقت کی برکت، اے وجود کے ستھرے، اے سخاوت کے اچھے، اے وُہ جن کا چہرہ عمدہ باغ سے زیادہ تر و تازہ اور جن کا فیض تیز بارش سے زیادہ فیاض ہے اے بزرگ گرامی قدر، ستھرے کردار والے، موسلا دھار باران کرم، اے خبیثوں اور سرکشوں پر تباہیاں ڈالنے والے، اے شریفوں اور معززوں کو عطائیں دینے والے، اے صالح افعال اور سچے اقوال والے۔ اے صاحبِ فضل اور صاحب کمال۔ سننے والو! کیا تمہیں ان کا نام معلوم ہے جن سے میں مخاطب ہُوں۔ معلوم نہ ہو تو درج ذیل نظم کے ہر مصرعے کا پہلا حرف لے کر جوڑ لو تو یہ حروف نور بیان کرنے والے کا نام ظاہر کر دیں گے (ص ال ح ک م ا ل: صالح کمال)۔

ترجمۂ نظم: ۱۔ پہلے اہلِ عرفان کے دل سنورتے ہیں پھر وہ دل ان کے تمام اعضاء کو سنوار کر اس ذات کی عبادت پر لگا دیتے ہیں جو کثیر الفضل ہے۔

۲۔ اس پر تعجب نہیں کیونکہ بادشاہ کے اپنے احوال جب ستھرے ہو جائیں تو اس کے پورے ملک کے احوال ستھرے ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اس دنیا میں کئی علماء ایسے بھی اُبھرے ہیں جو اُونٹ کے بلبلانے کی سی آوازوں کے سوا کچھ نہیں جانتے (ان کے پاس زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں ہوتا)

۴۔ علم کم ہو گیا ہے اور دعویٰ علم دور تک پہنچ گیا ہے تو تجھ پر (اندریں حالات) ان کا دامن تھامنا لازم ہے جو کمال کے صالح ہیں (صالح کمال کہ)

مکہ والو! اے مبارک شہر کے باشندو! کیا تم نہیں جانتے میں نے کس کا نام لیا اور یہ

Marfat.com

الخطاب لمن نميت اليس اماكم والقائد اماكم
علم العلماء الاعلام المشتهر كالركن بالبلد الحرام
اليس هذا الابيض افذم واسود ومستلم اليد كالركن
الاسود سيد مسود جيد مجود الا فاعرفوا الحق من
الاباطيل وميزوا الصادق من المحتز عبيل فرب
احمق سفيه يقال له فقيه فقيه ما فيه درب
شحب او شحيب من شعاب الضلال يدعى جبل الفضائل
والافضال هذا وحب حبي قد حبي قلبي قبل ان القاه
واحبي محياه لفضل طار الى الهند رياه فلما ..
تواجهنا توافقنا وتمساد وتنابل تعاشقنا فان الارواح
جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف بل صار كنفس
واحدة وهو الذي نصرني ووقاني قبل ان يلقاني
وبغيب رعاني وبعد ما رآني وذلك انه محب السنن و
ناصر بابها وذاب الفتن وكاسر اصحابها فجزاه
الله عني وعن الدين كل خير وحمى حماه
عن كل ضر وضير ولقاه سرورا ووقاه
شرورا آمين يا من كان عزيزا غفورا ،
ولقد طال بنا المجالس وحصل بها
انس آنس فتذاكرنا العلوم
وتحادرنا الفهوم قرأت الاعيان
ووعت الاذان فوق ما كان في تصور
الاذهان فما زاد احدامنا طول الجلوس
الا لوعة في القلوب وشوقا في

Marfat.com

گفتگو کس کے لیے بڑھائی کیا وہ تمہارے امام، قائد، پیشرو نہیں۔ کیا وہ تمہارے بڑے بڑے علماء کے سردار نہیں۔ کیا وہ سرزمین حرم میں رکن اسود کی طرح مشہور نہیں۔ کیا وہ وہ نہیں جن کا رنگ گورا ہے، جو سب سے آگے ہو کر چلتے ہیں اور سب سے بزرگ وگرامی قدر جانے جاتے ہیں، جن کے ہاتھوں کو حجرِ اسود کی طرح چُوما جاتا ہے جن کی بزرگی و شرافت سب کو مسلم ہے، جن کی عمدگی وخوب صورتی انتخاب فرمودہ ہے۔ سنتے ہو! حق کی شناخت کرو۔ لغویات سے بچے رہو، سچ کو جھوٹ سے اور حق کو باطل سے ممتاز رکھو، کیونکہ کچھ احمق و پاگل ایسے بھی ہیں جنہیں خواہ مخواہ فقیہہ کہا جاتا ہے اور گمراہی و بے دینی کی کچھ وادیاں ایسی بھی ہیں جنہیں "فضیلتوں و شرافتوں کے پہاڑ" کہنے کی جسارت کی جاتی ہے (العیاذ باللہ) یہ لو۔

چونکہ پیارے ممدوح کے فضل و کمال کی فراوانی ہندوستان تک پرواز کر چکی تھی اس لیے ملاقات کرنے اور چہرے پر نگاہ پڑنے سے پہلے ہی ان کی محبت دل نشین ہو گئی تھی، پھر جب روبرو ہُوئے تو عقاید میں موافق محبت میں صادق بلکہ ایک دوسرے کے جاں نثار ثابت ہُوئے۔ کیونکہ (بمطابق حدیث مشکوٰۃ ص ۴۲۶) تمام روحیں عالمِ ارواح میں جمع کیے ہُوئے لشکر کی طرح ہوتی ہیں جو عالم ارواح میں ایک دوسرے سے شناسا ہُوئے، وُہ یہاں آکر بھی آپس میں الفت کرتے ہیں بلکہ ایک جان کی مانند ہو جاتے ہیں (بنا بریں) حضرت صالح کمال نے ملاقات سے پہلے بھی میری مدد فرمائی اور دشمنوں کے شر سے بچایا، غیب ہونے کی صورت میں بھی میرے حال کی رعایت کی اور یہ سلسلہ ملاقات کے بعد بھی جاری رکھا۔ کیونکہ وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) سنتوں کے محب ہیں اور اہل سنت کے مددگار ہیں، فتنوں سے بدعات کو دفع کرتے ہیں اور اور ان کے بانیوں وحامیوں کی کمریں توڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں میری طرف سے اور دین اسلام کی طرف سے ہر خیر کی جزا دے اور ان کی حمایت میں آنے والے تمام افراد کو ہر نقصان اور ہر تکلیف سے بچائے اور انہیں بوقت ملاقات سرور بخشے اور شر وفساد سے محفوظ رکھے۔ اے عزت والے بخشنے والے رب! یہ دعا قبول فرما۔ میری ان کی بعد طویل مجلسیں منعقد ہوئیں جن سے طرفین مانوس ہُوئے، ہم نے علمی مذاکرے کیے سوال کیے اور جواب دیے تو میری اور ان کی آنکھوں نے نیز میرے اور ان کے کانوں نے اس سے زیادہ دیکھا اور سنا جس کا ذہنوں میں تصور تھا تو ان مجلسوں نے ہمارے دلوں میں محبت کی سوزش اور جانوں میں

Marfat.com

النفوس و انشد فی لسانی ما انشاه جنانی

فیا لیتها طالت وبحن مضی تقصرا

بان مدی وصل الحبیب تصیر

وکیف وذا نجل الکمال وانتی

اخوا النقص حظی فی الکمال یسیر

وارجو لقا دار الهنا وکان قد

قد اسعد بختی هاتفا سیصیر

فیا من من من منه علینا بهذا اللقیا کلما رویناظمینا فزد نا السقیا واجمع بیننا یا تریب المجیب علی حوض الحبیب و فی دار التقریب صلی الله تعالی علیه وسلم و علی اله وصحبه وبارك وکرم سبحن الله مالی غبت غبت ان خاطبت و لذة الخطاب بغیة الاحباب نعم فیا عالم العلام یا علامة یا من علمه علم غنی عن علامة فعلام تطلب علام علامه رفعك الله کم تتواضع و هذا مسکك فانحا یتضوع امثلی یوازیك مثل هل یدانیك فتسال منه اجازة الحدیث و سائر مرویاتی ومحویاتی من قدیم وحدیث نعم فهمت الامران اسمی رضا و صرت عینی فانت عین الرضا ؏

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة

فتحسب مثلی صالحا لکمال

وما بی صلاح للکمال کمالها

کمالا فذی فی صالح بن کمال

ولطالما سوقت ؛ وفی نعم وبلی

Marfat.com

شوق کی لذت کے سوا کچھ نہ بڑھایا اور میری زبان نے وہ اشعار کہے جنہیں میرے دل نے انشاء کیا۔

(ترجمہ اشعار) کاش کہ یہ علمی مجلسیں اور طویل ہوتیں لیکن کیا کریں۔ تقدیر کا فیصلہ ہے کہ محبوب کا وصل بہت جلد انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

یہ تمنا کس طرح پوری ہو میرا ممدوح تو کمال کی نسل سے (ہونے کی وجہ سے کمال مجسم) ہے اور میں ناقص ہوں تو مجھے کمال سے تھوڑا حصہ ہی مل سکتا ہے۔

مگر دارالہنا (جنت) میں ملنے کی امید اس قدر قوی ہے گویا اس کا وقوع ہو گیا تو یہ میری خوش بختی ہے جو عنقریب مجھے اس جانب بلائے گی۔ اے وہ ذات جس نے بسبب اپنے کرم کے ہم پر اس ملاقات کے ذریعے ایسا احسان فرمایا کہ ہم نے جب جب دیدار کا شربت پیا، پیاس بڑھی، تو اے قریب رہنے والے، اے دعاؤں کے سننے والے! ہماری اس سیرابی میں اضافہ فرما، اپنے محبوب (علیہ السلام) کے حوض پر بھی اور دار التقریب (جنت) میں بھی یہیں جمع فرما (اللہ تعالیٰ آپ پر بھی اور آپ کی آل و اصحاب پر بھی درود و سلام، برکت اور کرم نازل فرمائے۔

سبحان اللہ! مجھے کیا ہو گیا کہ (حضرت صالح کمال سے) خطاب کرتے کرتے مخاطبت ترک کر دی اور غیبوبت اختیار کر لی، حالانکہ خطاب کی لذت دوستوں کو مرغوب ہوا کرتی ہے — تو ہاں اے عالموں کے عالم، اے علامہ، اے وہ جن کا علم اونچے پہاڑ کی طرح علامت سے مستغنی ہے آپ اپنے علامہ ہونے کی نشانی (سند) کیوں طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید رفعتیں بخشے۔ آپ کتنی تواضع کر رہے ہیں۔ یہ دیکھو آپ کے علم و فضل کی کستوری مہکتی اور پھیلتی جا رہی ہے۔ کیا مجھ جیسا آپ کے برابر ہو سکتا ہے یا آپ کے قریب پہنچ سکتا ہے؛ کہ آپ مجھ سے حدیث شریف کی اور میری پرانی و نئی تمام مرویات و محویات کی اجازت طلب کریں۔ ہاں اصل بات معلوم ہو گئی کہ میرا نام "رضا" ہے اور آپ میری عین (آنکھ) کی مانند ہو جانے کی وجہ سے عین الرضا ہوئے۔

(ترجمہ اشعار) اور عین الرضا عیب نہیں دیکھ سکتی بنا بریں آپ نے مجھے (عیب سے دور) کمال کا صالح سمجھ لیا۔ حالانکہ عین الرضا کی طرح مجھ میں کمال کی صلاحیت نہیں عین الرضا (عیب بینی سے)، اس طرح پاک ہے جس طرح صالح بن کمال (عیبوں کے) خس و خاشاک سے ہیں عرصے تک ٹال مٹول کرتا اور نعم و بلی (ہوں

Marfat.com

ایا ما عرفت لعلمی بقصر ذراعی و قصور باعی و لحیائی من فضلك ان اعد مجیزا؟ لفاضل مثلك و لکن کلما تلعثمت طال تقاضاك و مالی بد من طلب رضاك فالحقیر ما مور و المامور معذور و العذر مقبول عند الصدور فهاك علی برکة الله و برکة رسوله)

وکتب لحضرة مولنا السید اسمعیل واخیه الجمیل مکان العبارة الواقعة بین الهلالین من ص ۴۲ الی هنا هکذا!

یا سلالة نسل اسمعیل یا خلیل الجلیل یا ابن الخلیل علیهما الصلاة والسلام بالتبجیل یا محمود نحال تجل عن شکری وطلعة آسمالها اسمی اِسمٰاعیل بها صبری یا منشیٔ خطب منابر الهمم بل حافظ کتب حرم الکرم الا یا معین هل عرفتم الاسم و ان لم تعرفوا فهذا نظم خذوا منه رؤس الشطور تنبیٔ باسم مبین النور

الله ارسل للخلال خلیلا
سدا لخلال ولم یخل خلیلا
منحت بنوه خلال خیر طبقة
عن طبقة وتعم جیلاً جیلا

Marfat.com

ہاں) میں دن گزارتا رہا کیونکہ میں اپنے بازوؤں کو چھوٹا اور ہاتھوں کے پھیلاؤ کو کوتاہ سمجھتا تھا اور آپ کی فضیلت کے پیشِ نظر شرم آتی تھی کہ ایسے فاضل کو سندِ حدیث دینے والوں میں شمار کیا جاؤں؛ لیکن میں نے جس قدر پس و پیش کی آپ کا تقاضا بڑھتا گیا۔ آخر مجھے آپ کی خوشنودی بھی مطلوب ہے اور چونکہ حقیر مامور ہے اور مامور معذور ہوتا ہے اور برگزیدہ لوگ عذر قبول کیا کرتے ہیں۔ اس لیے میں آپ کو اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت پر اجازت دیتا ہوں، لیجئے۔)

صلا سے یہاں تک دو ہلالوں کے درمیان والی عبارت کی بجائے حضرت مولانا سید اسمٰعیل اور ان کے برادرِ جمیل کے لیے یہ عبارت لکھی

اے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کے خلاصہ، اے ربِ جلیل کے دوست، اے حضرت خلیل کے فرزند (علیہما الصلاۃ والسلام بالتبجیل)، اے ستھرے کردار والے جو اس سے برتر ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرسکوں، اے چمکتے چہرے والے جس کا استعمال شدہ بوسیدہ لباس بابرکت و بلند رتبہ ہے اس کی دید سے قرار پاتا ہوں ورنہ بے صبری بڑھتی ہے؛ اے ان خطبوں کے انشاد کنندہ جو حوصلوں کے منبروں پر پڑھے جاتے ہیں بلکہ اے حرم محترم کے کتب خانہ کے نگران۔ سُننے والو! ان کا نام جانتے ہو جن کا میں نے ذکر کیا؛ اگر معلوم نہیں تو درج ذیل نظم کے ہر مصرعے کا پہلا حرف لے کر جوڑ لو۔ وُہ حروف نورِ ہدایت کے پھیلانے والے کا نام بتا دیں گے۔

ترجمۂ نظم:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت برآری کے لیے اپنا خلیل (علیہ السلام) بھیجا۔ انہوں نے رخنے بند کیے اور کسی محتاج کو اپنے کرم سے محروم نہ رکھا۔

۲۔ ان کی اولاد کو بھی بہترین خصلتیں عطا ہُوئیں اور وہ خصلتیں ہر قبیلہ تک پہنچیں۔

Marfat.com

یا عزّ بیت جاء فیہ المصطفی
المصطفی الحقّ الجلیل آنیلا
خلت القرون وما خلاذا البیت من
لطف الالہ ولن یری تحویلا
یمن الخلیل مع الحبیب توافقا
لیدیمہ الرب الجلیل جلیلا

الا ہو الذی شد عضدی وّ مد مددی وّ نصر وّ ما
نصر وّ رد الفساد وّ سد فساد وّ بدّ العدی وکل من
عدا وّرد علیھم فارتدوا بردی آذنابذوا الھدی
ونبذوا التقی ونھضوا بالھوی فھوی من غوی فی
ھوۃ الھوان بما تدحوی ؛ وّ اتی ما اتی علی من
عتا وّ عثا وعصے وّ اراد تنقیص شان المصطفی صلی
اللہ تعالی علی مصطفاہ وّ الہ وصحبہ ومن والاہ والحمد
للہ قدر رضاہ وّ لئن احببتہ فالانسان عبد الاحسان
وّ قدفاذ فحاز حسن الخُلق والخَلق وھما ماھما
فی جلب قلب الخلق ولکن لا ادری لم احبنی وّ من
عندہ ذ بّنی ماذبّنی مافیّ شئیٌ یوجب
ودّا آو یجلب نظرا اویسلب ردا وقد اعتللت من غرۃ
السنۃ الی شھر تام فاھتم لی حل الاھتمام
تامریوم الاثنان مع بعد منزلہ من مکانی
ولما خف المرض وّ تاھب للرحیل ماقد عرف
مرنھارات متا اتفق الاتیان فاشتقت
الیہ اشتیاق

Marfat.com

۳۔ کس قدر بزرگی والا ہے وُہ گھرانہ جس میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہوا۔ بڑی عزت تو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے مخصوص ہے۔

۴۔ صدیاں گزر گئیں اس گھرانے پر ہمیشہ اللہ کا لطف و کرم رہا اور آئندہ بھی اس کی مہربانیاں ان سے نہ پھریں گی۔

۵۔ خلیل کی برکت حبیب کے ساتھ موافقت کیے ہُوئے ہے تاکہ رب جلیل اسے ہمیشہ کے لیے بڑے مرتبے پر رکھے۔

سنتے ہو! یہ وہی ہیں جنہوں نے میرا بازو مضبوط کیا، قوت بڑھائی اور کمی نہ کی۔ فساد کو رد کیا اور دوبارہ سر اٹھانے سے روکا تو سیادت میں سب پر غالب آئے۔ دشمنوں کو ہٹایا، سرکشوں کو متفرق کیا اور مخالفین کو ایسے جواب دیے کہ وُہ تباہی کے خوف سے بھاگ نکلے۔ کیونکہ انہوں نے ہدایت کی مخالفت کی خوفِ خدا کو پس پشت ڈالا اور نفسانی خواہش سے مقابلہ کے لیے کھڑے ہُوئے تھے، پھر کیا ہُوا؟ تمام گمراہ اپنی جمع کی ہوئی سکیموں سمیت رسوائی کے گہرے کھڈ میں جا گرے اور ان پر ذلت کا وہ زبردست عذاب آیا جو آیا۔ یہ عذاب ہر اس شخص پر مسلط تھا جس نے سرکشی کی، فساد پھیلایا، نافرمانی کی اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان گھٹانے کا ارادہ کیا (اللہ تعالیٰ اپنے مصطفیٰ پر اور ان کی آل و اصحاب پر اور جملہ محبین پر رحمتیں نازل فرمائے اللہ تعالیٰ کے لیے اسی قدر تعریف ہے جسے وُہ پسند فرمائے) اگر میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو اس کا سبب ظاہر ہے کیونکہ انسان نیکی (کرنے والے) کا غلام ہوتا ہے اور میرا ممدوح نیکی کرنے میں کامیاب ہوا بلکہ اس نے حسن خلق بھی اور حسن خلق بھی دونوں خوبیاں حاصل کیں، اور یہ دو خوبیاں مخلوق کی دلکشی میں عجب کمال رکھتی ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وُہ مجھ سے کیوں محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے از خود میری اس قدر کیوں حمایت فرمائی مجھ میں وہ کونسی خوبی ہے جو دوستی کی موجب نظر کی جالب اور ازالۂ اعتراضات (بدگو ہراں) کی باعث ہے۔ میں ابتداء سال پورا مہینہ بیمار رہا انہوں نے میری خاطر بڑا اہتمام فرمایا ہر روز تشریف لاتے باوجودیکہ ان کا دولت خانہ میری قیام گاہ سے دور تھا، اور جب مرض ہلکا ہوا اور بیماری کا عارضہ کوچ کرنے لگا تو دو دن نہ آئے اس پر میرے دل میں ان کی زیارت کا

Marfat.com

الظمآن لماء بارد في يوم صائف

فكتبت اليه لكيما يساعف

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم

ولو قدرنا جعلنا رأسنا قدما

قالوا اللقاء خليل للعليل شفا

الا تحبون ان تبروا الناس سقما

عودتمونا طلوع الشمس كل ضحى

وهل سمعتم كريما يقطع الكرما

نعادو عاد وجاد واجاد حفظه الجواد في كل خلوة

وناد ولعمري ما دريت من امرى ما يوجب هذا الاكرام

والاحسان التام منه ومن ابيه النبيه الشريف

الوجيه السيد الجليل سيدنا ومولينا افندى

خليل ادامه الله تعالى بالتبجيل فمع عدم تعارف

سابق ولا فضل في بلايم وليوافق قيام لي قيام

اب رحيم وكيف لا واسمه خليل وهو من آل الخليل

ابرهيم وما محى ابرهيم الا الاب الرحيم ثم من

آل من هو بالمؤمنين رؤف رحيم عليه وعلى الخليل

والهما افضل الصلاة واكمل التسليم فلا اقسم برب

اكرم هذا البيت الكريم وانه لقسم لو تعلمون

عظيم انى آنست فيهما بوارق تبرق وشوارق تشرق

من لمعات اشعة شمس تجلت بعبق من

افق شفق انك تحمل الكل وتكسب

المعدوم وتعين على نوائب الحق

Marfat.com

شوق اس قدر غالب ہوا جیسے گرمیوں میں پیاسے کو ٹھنڈے پانی کی طلب ہوتی ہے تو میں نے انہیں متوجہ کرنے کے لیے تین اشعار لکھ بھیجے :

(ترجمہ اشعار) :

۱۔ ان دو دنوں میں آپ کے چمکتے چہرے کی زیارت نہ ہو سکی ۔ اگر ہم قادر ہوتے تو سر کے بل چل کر خود پہنچتے ۔

۲۔ کہتے ہیں مخلص دوست کی ملاقات سے بیمار تندرست ہو جاتا ہے ۔ کیا آپ کو پسند نہیں کہ ہماری بیماری آپ کے ہاتھوں دور ہو ۔

۳۔ ہر روز بوقتِ چاشت آفتابِ علم و عرفان کی زیارت کا آپ ہی نے عادی بنایا تھا ۔ تو کیا آپ نے کسی کریم کی بابت سُنا ہے کہ اس نے سلسلۂ کرم منقطع کر دیا ہو ۔

پھر کیا تھا ، خط پڑھتے ہی تشریف لائے ، عیادت فرمائی ، کرم کیا اور خوب کیا (رب کریم تنہائیوں میں اور مجلسوں میں ان کی حفاظت فرمائے) ۔ زندگی دہندہ کی قسم ! میں نہیں جانتا کہ اس اکرام و احسان کا اصل سبب کیا ہے ۔ یہ حسنِ سلوک نہ صرف انہوں نے کیا بلکہ ان کے ابا جان سیدنا و مولانا آفندی خلیل نے بھی ــــ جو شہرت ، شرافت ، وجاہت ، سیادت ، جلالت کے مالک ہیں (اللہ تعالیٰ موصوف کو عظمت و بزرگی کے ساتھ دوام بخشے) ــــ میرا ان سے کوئی سابق تعارف نہ تھا اور نہ ہی مجھ میں ان کے ذوق کے مطابق کوئی نمایاں خوبی تھی ۔ بایں ہمہ وہ میرے لیے مہربان باپ کی طرح کھڑے ہو گئے ۔ اسی طرح کیوں نہ کرتے ان کا نام خلیل ہے وہ حضرت خلیل ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں اور ابراہیم کے معنے "مہربان باپ" کے ہیں ، پھر وہ ان کی آل سے ہیں جو مومنوں پر رؤف بھی ہیں اور رحیم بھی ۔ (ان پر اور جناب خلیل پر اور دونوں کی آل پر افضل درود اور اکمل سلام اترے) ــــــ قسم ہے اس رب کی جس نے کعبہ معظمہ کو عزت بخشی اگر تم جانو تو بے شک یہ قسم بڑی ہے ، میں نے دونوں باپ بیٹا کی پیشانیوں میں (سعادت ابدی کی) ایسی روشنیاں چمکتی دیکھی ہیں جو اِنَّكَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ کے افق کی خوشبوؤں میں طلوع ہونیوالے

Marfat.com

جزاهما الله عنى وعن السنة كل خير وفضل ونعمة ومنة وقاهما ما يكرهان فى كل حين وكل آن اسمع واستجب يا رحمن آمين آمين يا حنان لوجهك الحمد وعليك التكلان - فمالى غبت غب ما خاطبت ولذة الخطاب بغية الاحباب نعم فيا حبى وحبيبى وطبى وطبيبى ولبى ولبيبى يا قرة عينى ودرة زينى وتاج رأسى وبهجة نفسى شالتنى انت واخوك النجيب الحبيب النسيب اللبيب الاريب اخو الوفا والصدق والصفا السيد مصطفى اعطاه الله من الحلم والمنى والغنا والهنا فوق ما نتمنى اجازة الحديث وسائر مروياتى من قديم وحديث وما انا الا اذل الخليقة بل لاشئ فى الحقيقة ولكن الكرام حسان الظنون وبحسن الظن يعرف الصالحون وامركما على الرأس والعين فلا اجد وجها للخلاف ولا يدين فهاكما على بركة الله وبركة رسوله الخ وارسله على يد بعض الاصدقاء لما توجه الى الحجه ١٧ شوال سنة ١٣٢٦ الف وثلثمائة وست وعشرين رجاء الوصول على حسب المامول والحمد لله رب العالمين

وكتب لحضرة السيد مامون البرى المدنى هكذا

يا مامون السريرة مصون السيرة غرس دوح الشرف والسيادة عرف روح الظرف والسعادة العالم الاجل الكامل الابجل موردا لفضل السنى والفيض الهنى والقلب الغنى حضرة سيدى السيد مامون البرى المدنى

Marfat.com

آفتاب کی کرنوں سے پیدا ہوئی ہیں ۔ واللہ تعالیٰ دونوں کو میری طرف سے اور تمام اہلسنت کی طرف سے جزائے خیر دے اور فضل و نعمت و نکوئی بخشے اور دونوں کو ہر آن مکروہات سے بچائے اے رحمٰن! اس اور قبول فرما ۔ آمین آمین ۔ اے حنان! تیری ذات کو حمد ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے) مجھے کیا ہو گیا ، میں نے ممدوح سے مخاطب ہونے کے بعد ان کا ذکر الفاظ غیب سے کیوں شروع کر دیا ۔ حالانکہ خطاب کی لذت تو اہلِ محبت کو مرغوب ہوا کرتی ہے ۔ ہاں تو اے میرے پیارے ، میرے حبیب ، میری مراد ، میرے طبیب ، میری عقل ، میرے ہوشمند ، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ، میری زیبائش کے موتی ، میرے سر کے تاج ، میری جان کی رونق ، آپ نے اور آپ کے بھائی سید مصطفیٰ نے جو نجابت و شرافت کے حسب و نسب کے عقل اور دانائی کے مالک اور وفاداری ، صدق شعاری ، صفا پسندی سے موصوف ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں دولتِ علم سے آرزوؤں کے پورا ہونے سے خوشگوار دولتمندی سے ہماری تمنا سے زیادہ مرحمت فرمائے) ۔ (آپ دونوں) نے مجھ سے حدیث کی اور نیز دیگر اپنی جملہ مرویات کی اجازت طلب کی ہے حالانکہ میں خود کو مخلوق میں ادنیٰ سمجھتا ہوں بلکہ محض لاشیٔ جانتا ہوں مگر آپ جیسے اہلِ کرم اچھے گمان کر لیتے ہیں اور اچھے گمانوں سے ہی نیک لوگ پہچانے جاتے ہیں اور چونکہ آپ کا حکم میرے سر اور آنکھوں پر ہے ، نہ اس سے منہ پھیر سکتا ہوں نہ ہاتھ روک سکتا ہوں لہٰذا آپ دونوں کو اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت پر اجازت دیتا ہوں ، لیجئے ـــــ یہ سند اجازت بتاریخ ۱۰ شوال ۱۳۲۶ھ بعض مخلصوں کے ہاتھ روانہ فرمائی جبکہ وہ حج کے لیے روانہ ہوئے اور اس کی وصولی کی اطلاع بھی حسبِ منشا آگئی ۔ الحمد للہ رب العٰلمین ۔

اور حضرت سید مامون البری المدنی کے لیے سندِ اجازت اس طرح لکھی

اے پاک باطن ، پاک سیرت ، شرافت و سیادت کے شجرِ عظیم ، دانائی و سعادت کی خوشبوئے دلنشیں ، جلیل القدر ، عظیم المرتبت ، باکمال عالمِ دین ، بلند فضیلت والے ، مبارک فیض والے ، غنی دل والے حضرت سیدی السید مامون البری المدنی (اللہ تعالٰے

Marfat.com

جعلك الله ما من الدين مأمون اليقين أمان الطالبين سألتني بحسن ظنك بل لطيف منك اجازة الحديث وسائر مروياتي من قديم وحديث وما انا في عير العلم ولا نفير الفنون لكن الكرام حسان الظنون فهاك على بركة الله تعالى وبركة رسوله وارسله على يد بعض العلماء من اهل فنجاب حين توجه الى لثم تلك الاعتاب الليال الخلون من شوال السنة المذكورة فان وصل والاسير سل المطبوعة المنظورة

وكتب لعلماء عشرة كرام بررة من مكة المطهرة

مولنا السيد ابي حسين المرزوقي امين الفتوى ومكين التقوى وحسنة الزمان مولنا الشيخ اسعد الدهان واخيه النبيه الشيخ عبد الرحمن والفاضل العلامة حضرة الشيخ عابد بن حسين مفتي المالكية واخيه مولينا الشيخ علي بن حسين ذي القريحة الزكية وابن اخيهما الشيخ جمال بن محمد الامير ومولنا الشيخ عبد الله ابن الجهبذ الكبير والعلم الشهير ابي الخير الكثير والسيد الجليل المزدان مولنا الشيخ عبد الله دحلان والشيخ المنيح مولنا بكر رفيع ومولنا الشيخ حسن العجمي حفظهم الله جميعا بلطفه السمي

Marfat.com

آپ کو دین کے لیے جائے پناہ یقین کے لیے حفاظت گاہ دین کے طالبوں کے لیے امن گاہ بنائے،
آپ نے اچھا گمان رکھنے بلکہ بھلائی کا ارادہ فرمانے کی بنا پر مجھ سے حدیث شریف کی اور میری نئی و
پرانی تمام مرویات کی اجازت طلب کی ہے حالانکہ میں قافلۂ علم اور گرد ... میں ... کو شمار ... نہیں ... تا
لیکن چونکہ اہلِ کرم اچھے گمان رکھا کرتے ہیں اس لیے آپ ... اللہ ... رسول ... صلی اللہ
علیہ وسلم) کی برکت پر اجازت دیتا ہوں، لیجئے:

یہ سندِ اجازت بعض علماء پنجاب کے ہاتھ شوال ۱۳۲۶ ... میں ...
میں روانہ فرمائی جبکہ وہ ان مقدس چوکھٹوں کو چومنے کی خاطر ... ہوئے ... گر ... ملی
تو بہتر ورنہ دوبارہ مطبوعہ نظرثانی شدہ بھیجی جائے گی

مکہ پاک کے درج ذیل دس نیک علماء کرام

۱۔ مولانا سید ابوحسین المرزوقی جو فتویٰ دیتے ہیں امین اور تقویٰ اختیار کرنے میں پختہ ہیں۔
۲۔ اور حضرت مولانا اسعد الدہان جنہیں زمانے کی نکوئی حاصل ہے۔
۳۔ اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن جو نہایت سمجھدار ہیں اور اسعد الدہان کے بھائی ہیں۔
۴۔ اور حضرت الشیخ عابد بن حسین جو فاضل علامہ ہیں اور مالکی فقہ کے مفتی۔
۵۔ اور حضرت مولانا علی بن حسین جو شیخ عابد کے بھائی ہیں اور طبعاً ... ہیں۔
۶۔ اور شیخ جمال بن محمد الامیر جو ان دونوں کے برادر زادہ ہیں۔
۷۔ اور بہت بڑے نقادِ علم میں مشہور اور مضبوط مولانا ابوالخیر صاحب خیر کثیر کے فرزند مولانا
الشیخ عبداللہ۔
۸۔ اور حضرت مولانا عبداللہ دحلان جو سید ہیں اور جلیل الشان۔
۹۔ اور مولانا بکر رفیع جو علم و عمل میں مضبوط ہیں
۱۰۔ اور حضرت مولانا حسن العجمی

(اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا لطف عظیم محیط فرمائے)

(ان دسوں) کے لیے وہ عمدہ اوصاف مع ان کے سنہرے اعلیٰ اور اصل ناموں کے

Marfat.com

ماسیاتی فی النسخة الرابعة من الاوصاف الرائقة مع اسمائهم الجمیلة الجلیلة النصاب بیدان الکلام ههنا محول من الغیبة الی الخطاب

وکتب لفلذة کبد المدینة المنورة

مولنا السید محمد سعید شیخ الدلائل من العترة الطاهرة ایضا مثل مایجی مع اسمه المضی

وکتب لذی الفضل السنی مولنا الشیخ عمر المحرسی المدنی

ایها الفاضل الکامل حسن الشمائل غصن دوح الفضائل الطیب الزکی الفطن الذکی مولنا الشیخ عمر بن حمدان المحرسی المالکی حرسه مالکه بالفیض الملکی ویرسل ان شاء العلی الاکبر لهؤلاء العلماء الاثنی عشر بعد الطبع لعموم النفع

والکتابة الجدیدة فی تاریخ ۱۳ه‍

واخرکل

سالتنی اجازة الحدیث و سائر مرویاتی من القدیم والحدیث وما انا اهلا لذلک ولا من فرسان تلک المعارک ولکن حسن ظن منک وحسن الظن احسن المسالک وبه یدرک اعلی المدارک فهاک

ثم انفقت العبارات

علی برکة الله وبرکة رسوله واحمد رضاه وکمال قبوله اولاً اجازة جمیع ماقرأته اوجئته علی اساتذتی وبهذا الوجه الاعلی صحت لی عنهم روایتی من القرآن العظیم واحادیث النبی الکریم علیه وعلی اله افضل الصلاة والتسلیم وکتب الحدیث من صحاح و سنن و مسانید و جوامع و معاجیم و اجزاء وکتب اصوله علی مسلک محدثین وطریقة ائمتنا محققین

Marfat.com

تحریر فرمائے جو نسخۂ رابعہ میں آ رہے ہیں۔ مگر یہاں غیب سے خطاب کی طرف کلام کا رُخ پھیرا گیا ہے۔

اور مدینہ منورہ کے جگر گوشہ مولانا السید محمد سعید (جو شیخ الدلائل ہیں اور اہل بیت اطہار سے ہیں) کے لیے بھی وہ اوصاف لکھے جو ان کے روشن نام کے ساتھ مذکور ہوں گے۔

اور حضرت مولانا عمر المحرسی المدنی (جو فضیلت والے ہیں) کے لیے اس طرح تحریر فرمایا:

اے فاضل کامل، اچھی خصلتوں والے، شجرۂ فضیلت کی شاخ، پاک، صاف، دانا، تیز فہم مولانا عمر بن حمدان المحرسی (مالک الملک ملکی فیض کے ساتھ ان کی حفاظت فرمائے)——— وبلندی والے رب نے چاہا تو عموم نفع کی غرض سے ان بارہ علماء کے پاس بعد از طبع سندِ اجازت بھیجی جائے گی اور کتابت جدیدہ کی تاریخ یہ ہے (۱۲ھ)

سب کے آخر میں یہ الفاظ لکھے ہیں

آپ نے مجھ سے حدیث کی اور میری نئی و پُرانی مرویات کی اجازت طلب کی ہے حالانکہ میں (بخیال خود) اس کی اہلیت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان معرکوں کا شہسوار ہُوں لیکن آپ نے میری بابت اچھا گمان کیا ہے اور (مومن کے متعلق) اچھا گمان بہترین طریقہ ہے اس کے ذریعہ اعلیٰ مدارک حاصل ہوتے ہیں۔

ازاں بعد سب کی عبارتیں متفق ہیں

تو اللہ و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت پر اجازت لیجئے۔ میں آپ کو اللہ کی رضا کی اور اس کے کمال قبول کی حمد کرتے ہوئے:

اوّلاً، ان تمام علوم کی اجازت دیتا ہُوں جنہیں میں نے اساتذہ کرام پر پڑھا——— اور اس اعلیٰ وجہ کی بنا پر میرے لیے اساتذہ سے قرآن عظیم کی روایت اور نبی کریم (علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم) کی احادیث کی روایت صحیح اور ثابت ہے اور کتب حدیث کی ان تمام قسموں کی بھی جنہیں صحاح، سنن، مسانید، جوامع معاجیم، اجزاء کہا جاتا ہے ——— نیز مسلک محدثین کے مطابق اور ہمارے جلیل القدر اماموں کے روشن طریقہ کے

Marfat.com

الاجلاء الغراء البيضاء والفقه الحنفى الحنفى الموفى الصافى الصفى المنتهى سنده الى امام الائمة كاشف الغمة سراج الامة مالك الازمة شافعى وشافع مقلديه بنص احمد من عرفاء الله وواجديه من اصله ثابت وفرعه نابت وفضله ثابت سيدنا الامام الاعظم ابى حنيفة النعمن بن ثابت عن الامام حماد بن سليمن عن الامام ابرهيم النخعى اوحد الزمان عن بحرى العلوم والمكرمة سيدينا اسود وعلقمة عن كنيف ملئ علما وعد من اهل بيت الرسالة المحظى من رضى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لامته مارضى وكره لامته ما كره لها هذا الرضى وهو سيدنا عبد الله بن مسعود رضى عنه وعنهم الكريم الودود عن سيد المرسلين شارع الشرع المبين مفيض الاحكام على ائمة الدين بما نابهم ومن لهم من المقلدين صلى الله تعالى عليه وعليهم اجمعين عن امين الوحى جبريل عليه الصلاة بالتبجيل عن الملك الجليل العزيز الجميل جل جلاله وعم نواله وكتب الفقه من كل مذهب واصول الفقه والجدل المهذب والتفسير والعقائد والكلام المحدث للرد والتقريب والنحو والصرف والمعانى والبيان والبديع والمنطق والمناظرة والفلسفة المدلسة والتكسير والهيأة والحساب والهندسه فهذه احد وعشرون علما اخذت جلها بل كلها عن امام العلماء خاتمة المحققين سيدنا الوالد قدس سره الماجد وسائر المشايخ شرفوا بنعمة الاجازة فلنعم مجيزون ولنعمت الاجازة

Marfat.com

موافق جتنی اصولِ حدیث کی کتابیں ہیں ان کی روایت بھی میرے لیے صحیح اور ثابت ہے۔ —— اور فقہ حنفی کی روایت بھی —— یہ فقہ پیاری بھی ہے اور پوری بھی، صاف ستھری بھی ہے اور فقہوں میں چنی ہوئی بھی۔ اس کی سند اماموں اماموں کے کاشف اُمت کے چراغ ازمنہ تحقیق کے مالک سیدنا احمد کی تصریح کے مطابق میری اور اپنے جملہ مقلدین کی شفاعت فرمانے والے، اللہ کے عارف اور اس کی بارگاہ کے مقرب، جن کے علم و عمل کی اور فضل و کمال کی جڑ قائم ہے اور اس کی شاخیں اُگتی اور پھیلتی رہتی ہیں یعنی سیدنا الامام الاعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک پہنچتی ہے —— پھر آپ امام حماد بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں —— وہ یکتائے زمان امام ابراہیم النخعی سے —— وہ علم و سخا کے دو دریاؤں یعنی سیدنا اسود اور سیدنا علقمہ سے —— وہ ان سے جو علم سے بھری ہوئی گٹھڑی ہیں اور رسالت عظمیٰ کے اہل بیت میں شمار کیے گئے ہیں جن کی پسند و ناپسند کو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی امت کے لیے پسند و ناپسند قرار دیا یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ وعنہم الکریم الودود) —— وہ ان سے جو رسولوں کے سردار اور شرع مبین کے بانی ہیں اور امر دین پر ان کی شان کے لائق اور ان کے مقلدین پر احکام شرعیہ کا افاضہ فرماتے رہتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین) —— آپ وحی کے امین حضرت جبریل سے (علیہ الصلوٰۃ بالتبجیل) —— آپ اللہ تعالیٰ سے جو جلال، عزت اور جمال کا بادشاہ ہے (جل جلالہ وعم نوالہ) علم[1] قرآن، علم[2] حدیث، اصول[3] حدیث، فقہ[4] حنفی کی طرح درج ذیل علوم کی روایت بھی میرے لیے صحیح اور ثابت ہے: کتب[5] فقہ جملہ مذاہب اصول[6] فقہ، جدل[7] مہذب، علم[8] تفسیر، علم[9] العقاید والکلام (جو مذاہب باطلہ کے رد و ابطال کے لیے ایجاد ہوا)، علم[10] نحو، علم[11] صرف، علم[12] معانی، علم[13] بیان، علم[14] بدیع، علم[15] منطق، علم[16] مناظرہ، علم[17] فلسفہ مدلسہ، علم[18] تکسیر، علم[19] ہیئت، علم[20] حساب، علم[21] ہندسہ۔ یہ اکیس علوم ہیں جنہیں میں نے اپنے والد قدس سرہ الماجد سے حاصل کیا (جو علماء کے امام اور محققین کے خاتم ہیں) اور باقی مشایخ نے بھی نعمت اجازت بخشی۔ تو کتنے اچھے ہیں اجازت دینے والے اور کتنی عمدہ ہے ان کی دی ہوئی اجازت۔

Marfat.com

وثانیا اجازة مالی اجازته من الجهابذه مما دم قرأة
اصلا علی الاساتذه نکن تریحتی فیه لا تشذه
نکون ما تعلمت مغنیا عن تعلمه او تجری العادة
مغنیا فی تفهمه حتی التصوف اعنی قدر ما الیه
سبیل التعرف بالتعلم الظاهر وامعان النظر
وحسن التدبر وانعام الفکر والا فمحناه طور وراء
الحفول لا طریق الیه قبل الوصول رزقنا المولی
حظا وافرا منه بجاه الرسول علیه وعلی اله
الصلاة والسلام المقبول آمین وتلك العلوم عشرة
کاملة القراءة والتجوید والتصوف والسلوك والاخلاق
واسماء الرجال والسیر والتواریخ واللغة والادب بفنونه
علی الاطلاق فاجزتکم بقسمی هذه العلوم
الجلائل بما فیها من المتون والشروح والحواشی
والرسائل للعلماء المتقدمین والمتاخرین
من کل ما ارویه من مشایخی الاکرمین لحضرة
مولائی ومرشدی وسیدی وسندی
وکنزی وذخری لیومی
وغدی مجمع الطریقین
ومرجع الفریقین من العلماء والعرفاء
الاطهر ماحق
الاصا اغر
بالاکابر سیدنا الشاه
ال الرسول الاحمدی

Marfat.com

ثانیاً: (آپ کو) ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذہ سے بالکل نہیں پڑھا پر نقاد علماء کرام سے مجھے ان کی اجازت حاصل ہے۔ (بفضلہ تعالیٰ) میری طبیعت پڑھے ہوئے علموں کی پناہ میں آنے کی وجہ سے غلطیوں کے حملوں سے محفوظ ہے میں نے جتنا پڑھا ہے اس نے مجھے ان علموں کے پڑھنے سے مستغنی کر دیا ہے یا حسب عادت ان کی صحیح سمجھ حاصل کرنے میں پوری پوری کفائت کی ہے۔ یہاں تک کہ علم تصوف، کہ اس کی انتہائی حد اگرچہ احاطۂ عقل میں آنے سے وراء ہے اور واصل الی اللہ ہونے کے بغیر وہاں تک نہیں پہنچا جا سکتا لیکن تعلّم ظاہری کی بدولت یا نظر و فکر میں کوشش کرنے کے سبب یا حسن تدبر اور صحیح سوچ بچار کے ذریعہ جتنا تصوّف حاصل ہو سکتا ہے اتنا حاصل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے رسول مقبول (علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام) کے طفیل اس کا وافر حصہ ہم کو مرحمت فرمائے، آمین ——— اور وہ پورے دس علم ہیں:

۱۔ قرأت	۲۔ تجوید
۳۔ تصوف	۴۔ سلوک
۵۔ اخلاق	۶۔ اسماء الرجال
۷۔ سیر	۸۔ تواریخ
۹۔ لغت	۱۰۔ ادب مع جملہ فنون

تو میں آپ سب کو ان علوم جلیلہ کی دونوں قسموں کی اجازت دیتا ہوں ——— ان علوم میں جتنے "متن"، جتنی "شرحیں"، جتنے "حواشی" اور جتنے رسائل علماء متقدمین اور متاخرین نے تصنیف کیے ہیں ان سب کی اجازت ہے ——— میں ان سب کی اپنے ان مشائخ کرام سے روایت کرتا ہوں:

۱۔ مثلاً میں اپنے مولیٰ، اپنے مرشد، اپنے سردار، اپنے سہارا، اپنے خزانہ، دنیا و آخرت میں اپنے ذخیرہ سے راوی ہوں جو شریعت و طریقت کے جامع اور پاک لوگوں کی دونوں جماعتوں یعنی عالموں و عارفوں کے مرجع ہیں جن کی توجہ اصاغر کو اکابر بنا دیتی ہے یعنی سیدنا الشاہ آل الرسول الاحمدی (اللہ تعالیٰ انہیں

Marfat.com

رضی اللہ تعالی عنہ بالرضی السرمدی عن شیوخ اجلاء
منھم الشاہ عبدالعزیز الدھلوی عن ابیہ الشاہ
ولی اللہ المحدث المکثر القوی وکحضرۃ ابی و
رحمۃ ربی و ولی نعمتی و مالک رقی ورقبتی ختام المحققین
و امام المدققین حامی السنن ماحی الفتن ذی التصانیف
الباہرۃ والحجۃ القاہرۃ والمحجۃ الظاہرہ سیدنا
المولوی محمد نقی علی خان القادری البرکاتی
البریلوی قدس سرہ القوی عن ابیہ الکریم العارف
باللہ ذی الفضائل والجاہ سیدنا المولوی محمد
رضا علی خان قدس اللہ سرہ ومثواہ عن المولی
خلیل الرحمن المحمد آبادی عن الفاضل محمد اعلم
السندیلی عن ملک العلما بحر العلوم ابی العیاش
محمد عبد العلی اللکنوی وکشیخ العلماء بالبلد
الامین الامام المحدث الفقیہ الرزین المولی السید
احمد بن زین بن دحلان المکی قدس سرہ
الملکی عن الشیخ عثمن الدمیاطی وغیرہ من
الفائقین المعاطی وکالمولی الاجل الفقیہ الابجل
درۃ التاج وبدر الدراج مفتی الحنفیہ بمکۃ المحمیہ
سیدنا الشیخ عبد الرحمن السراج ابن المفتی الاجل
عبد اللہ السراج الوھاج عن جمیل الاتصاف بجمال
الاوصاف مولنا جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی
مفتی الاحناف وکالشیخ المبارک الصالح السید
حسین بن صالح جمل اللیل المکی کلاھما عن الشیخ المحدث الرحلۃ عابد السندی المدنی

Marfat.com

دائمی رضا بخشے) ـــــ وہ اپنے جلیل القدر مشایخ سے روایت کرتے ہیں جن میں شاہ عبدالعزیز صاحب الدہلوی بھی ہیں۔ وہ اپنے والد الشاہ ولی اللہ سے جو کثیر العلم، قوی الفہم محدث ہیں۔

۲۔ اور مثلاً میں اپنے والد ماجد سے راوی ہوں جو میرے لیے رب تعالیٰ کی رحمت ہیں، اور میری نعمت کے والی، میری ذات اور گردن کے مالک، محققین کے خاتم اور مدققین کے پیشوا، سنتوں کے حامی اور فتنوں کے ماحی، عمدہ تصانیف، غالب حجہ اور روشن طریق والے ہیں یعنی سیدنا مولانا محمد نقی علی خاں القادری البرکاتی البریلوی (قدس سرہ القوی) ـــــ وہ اپنے کریم باپ، عارف ربانی، صاحب فضیلت و وجاہت سیدنا المولوی محمد رضا علی خاں (قدس اللہ سرہٗ و مثواہ) سے ـــــ وہ مولانا خلیل الرحمٰن محمد آبادی سے ـــــ وہ الفاضل محمد السندیلی سے ـــــ وہ عالموں کے بادشاہ، علموں کے سمندر ابوالعیاش محمد عبد العلی لکھنوی سے۔

۳۔ اور مثلاً میں امن والے شہر مکہ مکرمہ کے شیخ العلماء، محدث، پختہ رائے والے، فقیہہ، مولا سید احمد بن زین بن دحلان المکی (قدس سرہ الملکی) سے راوی ہوں ـــــ وہ شیخ عثمان الدمیاطی وغیرہ سے جو عطائے کثیر والوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

۴۔ اور مثلاً میں جلیل القدر مولا، عظیم الشان فقیہہ، "تاج علم کے گوہر کبیر، شب دیجور میں بدر منیر، مکہ معظمہ میں احناف کے مفتی سیدنا الشیخ عبدالرحمٰن السراج سے راوی ہوں جو مفتی اجل عبداللہ السراج الوہاج کے صاحبزادے ہیں ـــــ وہ اوصاف جمیلہ سے اچھی طرح موصوف ہونے والے مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر المکی مفتی الاحناف سے۔

۵۔ اور مثلاً میں صاحب برکت صاحب صلاح حضرت سید حسین بن صالح جمل اللیل المکی سے راوی ہوں ـــــ یہ دونوں الشیخ عابد السندی المدنی سے جو ایسے محدث ہوتے ہیں کہ مستفیدین دُور دُور سے چل کر ان کے پاس آتے تھے۔

Marfat.com

وَكَ حفيد مرشدي وصاحب سجادته ووارث علمه وسيادته
وسعادته السيد الشاه ابي الحسين احمد النوري نورنا
الله بنوره المعنوي والصوري وغيرهم رحمهم
الله الجميع كل مساء وصبيح آمين وثالثاً اجازة
جميع علوم ما اخذتها من احد اسنادا لا قراءة
ولا اسماعاً ولا مذاكرة بها نستفاد ولا كان فيها
قراءة غني عنها اولها اعداد ولا جرت العادة
باصلاق الاقران والانداد ان يحملوا هذه العلوم من
دون تعليم ولا ارشاد وانما تفضل القدير على
هذا العاجز الفقير اني حللتها بمحض نظري
في كتبها واعمال فكري من دون استناد ما الى
احد غيري فكاني ابو عذرتها واول داخل
في حجرتها وهذه اربعة عشر علما الارثماطيقي
و الجبر والمقابلة و الحساب الستيني واللوغار
تمات و علم التاقيت والمناظر والمرايا وعلم
الاكر والزيجات والمثلث الكروي و المثلث
المسطح و الهيئة الجديدة و المربعات
ونبذ من علمي الجفر والزائرجة مما
للذهن اليه سبيل ولو بالمعالجة
فان ما ابرز من الصدور الى السطور
ولربما وجزا يجيء ما زاد اغمض الغاز
يمكن كشفه ولو بالتدبر
وامعان التفكر

Marfat.com

۲۔ اور مثلاً میں اپنے مرشد پاک کے پوتے، ان کے سجادہ نشین، ان کے علم کے نیز انکی سیادت اور سعادت کے وارث الشاہ سید ابوالحسین احمد النوری سے راوی ہوں۔

(اللہ تعالیٰ ان کے نور معنوی اور صوری سے ہمیں منور فرماتے)

ان کے علاوہ دیگر مشایخ کرام سے بھی راوی ہوں۔ (اللہ تعالیٰ ان سب پر صبح و شام رحمتیں نازل فرمائے۔

ثالثاً: ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے کسی افادہ بخش استاذ سے حاصل نہیں کیا نہ پڑھ کر نہ سُن کر نہ باہمی گفت گو سے اور حاصل کردہ علوم ان علموں کی تحصیل سے نہ مستغنی کر سکتے ہیں نہ ان کی استعداد دے سکتے ہیں اور مجھ جیسے ہمزمان ایسے علموں کو تعلیم و تعلّم کے بغیر حاصل کرنے کے عادی بھی نہیں مگر اس عاجز فقیر پر رب قدیر نے ایسا فضل فرمایا کہ میں نے انہیں محض کتب بینی سے اور نظر و فکر کے استعمال سے حل کر لیا کسی پر اعتماد کر کے اس کے حضور زانوئے تلمذ تہ کرنے کی ضرورت نہ پڑی گویا اپنے اقران میں ان علوم کا موجد ہوں اور ان کی گود میں مجھ ہی کو بیٹھنا نصیب ہوا ہے۔ یہ علوم تعداد میں چودہ[۱۴] ہیں:

۱۔ ارثماطیقی	۲۔ جبر و مقابلہ
۳۔ حساب سینی	۴۔ لوغارثمات
۵۔ علم التوقیت	۶۔ مناظر و مرایا
۷۔ علم الاکر	۸۔ زیجات
۹۔ مثلث کروی	۱۰۔ مثلث مسطح
۱۱۔ ہیئاۃ جدیدہ	۱۲۔ مربعات
۱۳۔ حصّہ جفر	۱۴۔ حصّہ زائرچہ

یہ چودہ علوم ایسے ہیں کہ ان تک بذریعہ کوشش ذہن کی رسائی ہو سکتی ہے کیونکہ جو علم سینوں سے تحریر کی جانب منتقل کیا جاتے اگرچہ اس کی تحریر میں انتہائی اختصار اور حد درجہ کی پیچیدگی اختیار کی گئی ہو تو وہ تدبر اور گہرے تفکر کے ذریعہ معلوم و مکشوف ہو سکتا ہے

Marfat.com

اما ما لم يذكر اصلا والبغى فى الصدر ولم يوم
اليه فى ورد ولا صدر فكيف ينبش ما فى القبور
وهل من سبيل الى ذات الصدور ولقد صدقوا
ان صدور الاحرار قبور الاسرار جعلنا الله منهم
بالحبيب المختار عليه الصلاة والسلام الدائم
المدرار فالى ههنا جاءت العلوم خمسة
واربعين سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك
انت العليم الحكيم المبين المعين ولى فى كلها
اوجلها تحريرات وتعليقات من زمن طلبى الى هذا
الحين فان قلما قرءت كتابا او طالعت وكان
فى مدى حين اطلعت آلاولى عليه بعض الحواشى
اما بالاعتراض او برفع الغواشى واكثر ذلك على
مسلم الثبوت فى اصول الحنفى والنصف الاول من صحيح البخارى
وعلى صحيح مسلم وجامع الترمذى وشرح الرسالة القطبية للسيد
الزاهد الهروى وحاشية على الامور العامة من شرح المواقف للجرجانى
والشمس البازغة للجونفورى وكل ذلك زمن طلبى حين مطالعتها لاجل
سبقى وعلى التيسير شرح الجامع الصغير للمناوى وشرح ملخص
الهيأة للچغمينى والتصريح شرح تشريح الافلاك للاملى وثلث مقالات
من تحرير اقليدس للطوسى والزيج الاجد ورد المختار للعلامة الشامى
واخر الكل اكثرا كل ارجوان لو جردت تعليقاتى من هوامشه بلغت مجلدين
اواكثر مع ان فيها ما هى ابداع ان وحوالات على اسفارى او على فتاوى وتحريراتى الاكثر
بيدانى منذ فرغت من الدرس وعدادى فى المحصلين وذلك لمنتصف شعبان سنة ١٢٨٦ الف
مائتين وست وثمانين وانا اذ ذاك ابن ثلثة عشر عاما وعشرة اشهر وخمسة ايام وفى هذا
التاريخ فرضت على الصلاة وتوجهت الى الاحكام وفوضت الفال بمحمد ذى الجلال

Marfat.com

ہاں وہ علم جسے نہ زبان سے بیان کیا جائے نہ قلم سے ——— اور جُوں کا توں سینے میں محفوظ رکھا جاتے اور اس کی طرف کسی کلام میں خفیف سا اشارہ بھی نہ ہو، اس کا معلوم کرنا بڑا دشوار ہے کیونکہ ما فی القبور کو کریدا نہیں جا سکتا اور ما فی الصدور کی جانب رسائی نہیں ہوسکتی۔ بزرگوں نے سچ فرمایا کہ احرار کے سینے اسرار کی قبریں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو اصحاب اسرار کے زمرے میں داخل فرماتے بطفیل حبیب مختار (آپ پر مسلسل اور لگاتار درود و سلام نازل ہو)۔ تو یہاں تک پینتالیس[۴۵] علوم ہُوئے۔ اے اللہ! پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے سکھایا، بیشک تُو ہی علم و حکمت والا ظاہر کرنے اور مدد فرمانے والا ہے، اور میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانۂ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دیے اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دُور کر دی ——— حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر صحیح بخاری کے نصف اول پر صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح رسالہ قطبیہ پر حاشیہ امور عامہ پر اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جبکہ طلب علم کے زمانہ میں اپنے سبق کے لیے مطالعہ کرتا تھا۔ علاوہ ازیں تیسیر شرح جامع صغیر پر شرح چغمینی اور تصریح پر اقلیدس کے تین مقالوں اور الزیج الاجد پر اور علامہ شامی کی ردّ المحتار پر بھی حواشی لکھے۔ ان سب میں پچھلی یعنی رد المحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جاتے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دُوسری کتابوں اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کیے گئے ہیں ——— مگر میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغ التحصیل علماء میں شمار ہونے لگا۔

اور یہ واقعہ نصف شعبان ۱۲۸۶ھ کا ہے اس وقت میں تیرہ[۱۳] سال دس[۱۰] ماہ پانچ دن کا تھا اسی روز مجھ پر نماز فرض ہُوئی تھی اور میری طرف شرعی احکام متوجہ ہُوئے تھے ——— اور یہ نیک فال ہے کہ بحمدہ تعالیٰ میری

Marfat.com

ان کلمة التاریخ غفور ۱۲۸۶ وبالزبر والبینات تعویذ ۱۲۸۶ فارجوا الغفوران یغفرلی ویقینی کل مکروه ویعیذ کما ان تاریخ ولادتی المختار ۱۲۴۲ فلعل الکریم یتقبل ویختار وذلک ان ولادتی یوم السبت وقت الظهر عاشر شوال سنة اثنتین وسبعین بعد الالف والمائتین من هجرة سید الثقلین ووسیلتنا فی الدارین علیه وعلی اله الصلاة والسلام الی تعاقب الملوین وکان الطالع بحساب صور الکواکب الزهر فیما حاسبت منزل عفر فلعل الغفور عفا وغفر والفال الحسن فی الشرع معتبر) فمذ ذاک ترکت الفلسفة لانی لم ار فیها الازخرفة ورایت ظلمتها تاتی بالرین وتجلب الشین وتسلب الزین فخفت منها علی الدین خوف الدین المثقل من ثقل الدین واشتغالی بالهیأة والهندسة والزیج واللوغارثمات وفنون الریاضی لیس لیکون فیه ارتیاضی بل انما التوجه ترویحا للقلب علی جهة التفکة نعم ربما اقصد بها العلم التاقیت وتحدید الاوقات نفعا للمسلمین فی الصوم والصلوات اما فنونی التی اتابها ولها ورزقت بحبها شغفا وولها فاحمد ثلثة وانعمت المثلثة اول الکل واولی الکل واعلی الکل واغلی الکل حمایة جانب سید المرسلین صلوات الله تعالی وسلامه علیه وعلیهم اجمعین

Marfat.com

تاریخ فراغت کلمہ "غفور" ۱۲۸۶ھ (بخشنے والا) اور "تعویذ" ۱۲۸۶ھ (پناہ میں لینا) ہے۔ بخشنے والے رب سے اُمید کی جاتی ہے کہ وُہ مجھے بخشے گا اور ہر مکروہ سے بچا کر اپنی پناہ میں لے گا ——— یونہی میری ولادت کی تاریخ المختار ۱۲۷۲ھ (پسندیدہ) ہے۔ امید ہے کہ رب کریم مجھے مقبول اور پسندیدہ فرمائے گا کیونکہ میری ولادت بروز ہفتہ بوقت ظہر ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ میں ہُوئی تھی سن ہجری ان کی طرف منسوب ہے جو ثقلین کے سردار ہیں اور دارین میں ہمارے وسیلہ ہیں (آپ پر اور آپ کی آل پر درود وسلام اس وقت تک نازل ہو جب تک دن رات کے آنے جانے کا سلسلہ قائم ہے) اور میں نے چمکدار تاروں کی صورتوں کے حساب سے معلوم کیا ہے کہ میری ولادت منزل "غفر" میں ہُوئی تھی۔ امید ہے کہ بخشنے والا پروردگار معافی دے گا اور بخشے گا کیونکہ اچھی فال شرعاً معتبر ہوتی ہے۔

تو اس وقت میں نے فلسفہ ترک کر دیا کیونکہ اس میں دھوکے اور ملمع سازی کے سوا کچھ نظر نہیں آیا، میں نے دیکھا کہ اس کے ظلمانی اصول دل کو زنگ آلود کرنے اور بُرائی کو ہانک کر لانے اور آراستگی کو دُور کرنے کا اثر رکھتے ہیں۔ اس سے دین کی بابت مجھے ایسا خوف پیدا ہُوا جیسا کہ تنگدست دیندار کو قرض کے بوجھ کا ہوتا ہے ——— علم ہیئات، ہندسہ، زیج، لوغارثمات اور فنون ریاضی میں میری مشغولیت حصول مہارت کے لیے نہیں ہوتی بلکہ محض تفریح طبع کے طور پر ہُوا کرتی ہے ہاں بعض دفعہ صوم وصلوٰۃ کے اوقات کی تحدید کے لیے اور مسلمانوں کے فائدہ کی خاطر نظام الاوقات مرتب کرنے کے لیے فنون مذکورہ کی جانب بالقصد متوجہ ہو جاتا ہوں ——— میرے وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے جن کی محبت عشق وشیفتگی کی حد تک نصیب ہُوئی ہے وہ تین ہیں اور تینوں بہت اچھے ہیں:

۱۔ سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جناب پاک کی

Marfat.com

مَن اطالة لسان كل وهابي
مَهِين بكلام مُهِين وهذا هو
حسبي انّ تقبل ربي هذا هو ظني
برحمة ربي وقد قال انا عند
ظن عبدي بي ثم نكاية بقية
المبتدعين ممن يدعي الدين
وما هو الا من المفسدين ثم
الافتاء بقدر الطاقة على المذهب
الحنفي المتين المبين فهذه
موئلي وعليها معولي وما ابرد على
صدري ان اكون لها وتكون لي و
حسبنا الله ونعم الوكيل نعم
المولى ونعم الولي ويدخل في
عداد هذه العلوم الاربعة عشر التي
حصلت للفقير بمجرد الفكر خمسة
علوم أخر وهي[1] علم الفرائض والحساب[2]
والهيئة[3] والهندسة[4] والتكسير[5] فاني
ما تعلمت منها على الاستاذ الكريم الا
ما هو شيء يسير فعلمني في صباي
حصص الفرائض وطريق التقسيم لا في
الكتاب بل في ساعة واحدة بلسانه
الكريم ومن الحساب اربع قواعد
فحسب الجمع والتفريق والضرب والتقسيم

Marfat.com

حمایت کے لیے اس وقت کربستہ ہو جاتا ہُوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے میرے پروردگار نے اسے قبول فرما لیا تو وُہ میرے لیے کافی ہے مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وُہ قبول فرمائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بابت جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرماتا ہُوں۔

۲۔ پھر دُوسرے نمبر پہ وہابیوں کے علاوہ ان تمام بدعتیوں کے عقاید باطلہ کا رد کر کے انہیں گزند پہنچاتا رہتا ہوں جو دین کے مدعی ہونے کے باوجود دین میں فساد ڈالتے رہتے ہیں۔

۳۔ پھر تیسرے نمبر پہ بقدر طاقت مذہب حنفی کے مطابق فتوے تحریر کرتا ہوں وُہ مذہب جو مضبوط بھی ہے اور واضح بھی۔ تو یہ تینوں میری پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں انھی پہ میرا بھروسہ ہے۔ میرا ان کے لیے مستعد رہنا اور ان کا میرے ساتھ مخصوص ہونا میرے سینے کو خوب ٹھنڈا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے وہ بہترین کارساز، بہترین مولیٰ، بہترین والی ہے۔

وُہ چودہ علوم جو فقیر کو محض نظر و فکر سے حاصل ہوئے ہیں ان کے ساتھ یہ پانچ بھی شامل ہیں:

۱۔ فرائض	۲۔ حساب
۳۔ ہیئت	۴۔ ہندسہ
۵۔ تکسیر	

کیونکہ میں نے ان کی معمولی سی ابتدائی باتوں کے علاوہ کسی کرم فرما استاذ سے کچھ نہیں پڑھا، بچپن میں استاذ محترم نے "علم فرائض" میں وارثوں کے حصے اور ان کی تقسیم کا طریقہ بتایا تھا وہ بھی زبان مبارک سے، کتاب کے بغیر، صرف ایک گھڑی کے اندر، اور حساب کے صرف چار قاعدے سکھائے تھے؛

۱۔ جمع	۲۔ تفریق
۳۔ ضرب	۴۔ تقسیم

Marfat.com

وذلك ايضاً للحاجة اليها فى الفرائض التى هى نصف علوم الدين العظيم ؛ ومن الهيأة عدة اوراق الى دائرة الارتفاع من شرح ملخص الهيأة للچغميني ؛ ومن الهندسة الشكل الاول من تحرير اقليدس للنصير الطوسى ؛ ولا ادرى ما رأى منى سيدى الوالد قدس الواجد سره الماجد حتى قال لى حين قرأت عليه الشكل الاول لاحاجة لك الى اطالة العمل تحل حله بفكرك وذهنك فاشغل بالك بعلوم دينك ؛ وقد شاهدت بركة مقاله الكريم راى العين ؛ والحمدلله تبارك شانه فى الملوين رفع الله فى الجنان درجاته ؛ ولا اخلانا من بركاته ؛ ومن التكسير بعض طرق المثلث والمربع ثم الفقير بفتح القدير غاص فيما اجمع وعلم الاصحاب وتانقها وحقائقها على قدر التيسير ؛ واتاهم كتبها بالتنقيح والتنظير فكانها تسعة عشر علما ؛ اما علمنيها الاديب السماء وكذلك انشاء النظم والنثر فى العربية والفارسية والهندية ؛ وكذا الخطين النسخ والنستعليق ما علمنى الاستاذ الا الصور الحرفية ؛ وكذلك تلاوة الكتاب المجيد بما اثر المولى سبحنه وتعالى من التجويد ؛ ثم اتعلم النسخة من معلم فكانت ثمانية وعشرين فنا من محض فيض الملهم ؛ ما شاءالله ماقلته فخرا ونمدحا بل تحدثا بنعمة الكريم المتعم ؛ ولا اقول انى ماهو جيد فيها او فى غيرها فما اجويها ؛ وانما القصارى ادنى مشاركة نسأل الله ان يجعلها مباركة ؛ و انا اعلم ان لا اقل الطلبة فى كل شئ على غلبة ولكن المولى سبحنه وتعالى يرفع من يشاء ؛ ويضع من يشاء

Marfat.com

ان قاعدوں کی تعلیم اس لیے دی تھی کہ علم فرائض میں جو علوم دینیہ کا نصف ہے ان کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اور علم ہیئت سے شرح چغمینی کے چند اوراق دائرۃ الارتفاع تک پڑھائے تھے ـــــ اور علم ہندسہ سے نصیر طوسی کی تحریر اقلیدس کی صرف شکل اوّل کی تعلیم دی تھی ـــــ میں نے جب سیدی والد (قدس الواحد سرہ الماجد) سے شکل اوّل تک پڑھا تو خدا معلوم انہوں نے مجھ میں کیا دیکھا کہ زیادہ پڑھنے سے روک دیا اور فرمایا اس میں اپنا وقت ضائع نہ کر تو اپنی فکر اور ذہن کے ذریعہ خود ہی اس سب کو حل کرلے گا۔ اپنے آپ کو صرف علوم دینیہ کی تحصیل و تکمیل میں مشغول رکھ میں نے ان کے اس ارشاد گرامی کی برکت اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہے۔ سب تعریفیں دن رات کے اندر صرف اللہ تبارک شانہ کو ہیں۔ (اللہ تعالیٰ جنتوں میں حضرت والد ماجد کے درجات بلند فرماتے اور ہمیں ان کی برکتوں سے خالی نہ کرے) اور علم تکسیر سے مثلث و مربع کے بعض طرق سکھاتے۔ ازاں بعد فقیر نے قدرت والے رب کی مدد سے ان تمام علوم و فنون میں غواصی کی اور ان کے دقایق و حقایق آسان کر کے ان کے اصحاب کو سکھاتے اور ان کی کتابیں پوری چھان بین اور تنقید کے ساتھ پڑھائیں ـــــ تو گویا یہ انیس[۱۹] علوم ایسے ہیں جن کی تعلیم صرف آسمانی فیض سے مجھے حاصل ہوئی۔ یونہی نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، نثر عربی، نثر فارسی، نثر ہندی کا انشا، خط نسخ، خط نستعلیق، اور مولیٰ تعالیٰ کے آسان فرمانے سے قرآن مجید کی تلاوت مع التجوید کی تعلیم بھی کسی استاذ سے حاصل نہیں کی ـــــ مجھے استاذ نے دونوں خطوں کی صرف حرفی صورتیں سکھائی تھیں اور بس ـــــ پہلے ۱۹ اور یہ ۹ کل ۲۸ فنون بنتے ہیں جنھیں میں نے محض رب تعالیٰ کے الہامی فیض سے حاصل کیا ہے ـــــ اللہ کی پناہ میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خودستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے۔ میرا یہ دعویٰ بھی نہیں کہ ان میں اور ان کے علاوہ دیگر حاصل کردہ فنوں میں بہت بڑا ماہر ہوں۔ میں تو اپنی انتہائی کوشش یہ سمجھتا ہوں کہ ان علموں سے کچھ حصہ نصیب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ مزید برکت فرمائے ـــــ میں سمجھتا ہوں کہ ہر فن کے معمولی طالب علم کو مجھ پر غلبہ ہے لیکن مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسے چاہتا ہے گراتا ہے۔ یونہی

Marfat.com

ويمنح من يشاء ويمنع من يشاء لا معقب لحكمه ولا راد لفضله ونعمه ان الله يفعل ما يريد والحمد لله العلى المجيد ورابعا اجازة جميع مؤلفاتى التى نافت المائتين وعسى ان يقع لى بتوفيق ربى الى حين منها فتاوى الملقبة بالعطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية وهى الآن مع حذف المكررات فى سبع مجلدات وارجو المزيد من فضل ربنا المجيد وكذلك اجزت بهذه الاربع اولادكم واخوانكم واحفادكم ومن احببتم له بشرط المعلوم عند ائمة هذه العلوم وخامسا اجزتكم بجميع سلاسل الطريقة الانيقة التى انا مجاز بها ماذون فيها بالاستخلاف لارشاد الخليفة للخليفة وهى الطريقة العلية العالية القادرية البركاتية الجديدة والقادرية الآبائية القديمة والقادرية الاهدلية والقادرية الرزاقية والقادرية النورية والجشتية النظامية العتيقة والجشتية المحبوبية الجديدة والسهروردية الواحدية والسهروردية الفضلية والنقشبندية العلائية الصديقية -

Marfat.com

جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے نہ اس کے حکم کو کوئی پھیر سکتا ہے نہ اس کے فضل اور نعمتوں کو کوئی روک سکتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جو بلندی اور بزرگی والا ہے۔

رابعاً: اپنی تمام مولفات کی بھی اجازت دیتا ہوں جو دو سو ۲۰۰ سے بڑھ چکی ہیں اور رب تعالیٰ کی توفیق سے آخری دم تک اور بھی لکھی جائیں گی۔ ان مولفات میں ایک فتاویٰ بھی ہے جو "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویۃ" کے نام سے موسوم ہے جس کی اس وقت مکررات کے علاوہ سات جلدیں مرتب ہو چکی ہیں اور رب مجید کے فضل سے اور جلدوں کے مرتب ہونے کی امید ہے ———

اور یونہی ان چاروں کی اجازت آپ کے بیٹوں، بھائیوں، پوتوں اور نواسوں کو بھی دیتا ہوں اور ان کو بھی جنھیں آپ حضرات چاہیں ہر ایک کے لیے وہی شرط ہے جو علوم مذکورہ کے ائمہ کے ہاں معلوم و مسلم ہے۔

۰ : طریقت کے ان تمام دلپسند سلسلوں کی بھی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے اجازت حاصل ہے جن میں کسی کو اپنا قائم مقام و جانشین کرنے کا صاحب خلافت کے ارشاد کے مطابق میں ماذون ہوں۔ وہ سلاسل طریقت یہ ہیں:

۱۔ طریقہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ

۲۔ قادریہ آبائیہ قدیمہ

۳۔ قادریہ اہدلیہ

۴۔ قادریہ رزاقیہ

۵۔ قادریہ منوریہ

۶۔ چشتیہ نظامیہ عقیقہ

۷۔ چشتیہ محبوبیہ جدیدہ

۸۔ سہروردیہ واحدیہ

۹۔ سہروردیہ فضلیہ

۱۰۔ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ

Marfat.com

والنقشبندية العلائية العلوية نسبة الى السيد الكريم الهادى المولى ابى العلا الاكبر آبادى والسلسلة البديعية و العلوية المنامية و هذه اقرب سلاسلى فى البيعة الى النبى الاكرم صلى الله تعالى عليه وعلى آله و صحبه وسلم فانى بايعت على يد شيخى ومرشدى السيد ال الرسول الاحمدى بايع على يد الشاه عبد العزيز الدهلوى فى هذه السلسلة وحدها للزنتوى نحن من منهل قربها الروى بايع فى رؤياه الصالحة على يد امير المؤمنين و مولى المسلمين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الاسنى بايع على يد من يده يد الله وبيعة بيعة الله سيدنا و مولانا محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه و على اله وصحبه و اهله وحزبه و بارك وسلم و شرف وكرم فهذا والحمد لله سند ثلاثى من العبد الذليل الى المولى الجليل عليه افضل الصلاة والسلام بالتجبيل كما على سند فى صحيح البخارى و يفتح لكم يا حبيبنا الشيخ رباعيا كما على سند فى صحيح مسلم عليهما رحمة البارى و للشيخ عبد العزيز فى شرح رؤياه هذه رسالة لطيفة وكراسة منيفة والحمد لله على آلائه الشريفة و نعمائه اللطيفة وسادسا اجازة جميع ما اجازنى به مشايخى الكرام ببركاتهم السنية من خواص القرآن العظيم و الاسماء الالهية و دلائل الخيرات و الحصن الحصين والقصر المتين والاسماء الاربعينية و حزب البحر و حزب النصر

Marfat.com

۱۱۔ نقشبندیہ علائیہ علویہ (جو حضرت سید کریم ہادی مرلی ابو العلاء اکبرآبادی کی جانب منسوب ہے)،

۱۲۔ سلسلہ بدلعیہ

۱۳۔ علویہ منامیہ ——— یہ آخری سلسلہ بیعت میرے تمام سلسلوں میں نبی کریم سے زیادہ قریب ہے۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے)

کیونکہ میں نے اپنے شیخ اپنے مرشد سید آل الرسول الاحمدی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے صرف اس سلسلہ میں الشاہ عبدالعزیز الدہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی تاکہ ہم قریب والے چشمے سے سیراب ہو کر پئیں جو بہت سیراب کرتا ہے ——— انہوں نے اپنے سچے خواب میں اہل ایمان کے امیر اہل اسلام کے مولی سیدنا علی المرتضیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی (اللہ تعالیٰ ان کے پرنور چہرے کو عزتیں بخشے) ——— انہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی جن کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ اور جن کی بیعت اللہ کی بیعت ہے یعنی ہم سب کے آقا ہم سب کے مولی حضرت جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دست حق پرست پر۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کے سب گھر والوں اور سارے لشکر پر درود وبرکت سلام اتارے اور شرافت وکرامت بخشے) توبحمدہ تعالیٰ صحیح بخاری کی اعلیٰ سند کی طرح یہ سند بھی ثلاثی ہے جو اس عاجز بندے سے جلیل الشان آقا تک صرف تین واسطوں سے پہنچتی ہے (علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بالتبجیل) ——— تو اے میرے پیارے مستجیز آپ حضرات کے لیے یہ سند بواسطہ فقیر رباعی ہوگی جس طرح صحیح مسلم کی اعلیٰ سند رباعی (چار واسطوں والی) ہے حضرت شاہ عبدالعزیز (علیہ الرحمۃ) نے چھوٹا مگر شاندار پمفلٹ بھی اس خواب کی شرح میں لکھا ہے (سب تعریفیں اللہ کو ہیں اس کی شریف ولطیف نعمتوں پر)۔

سادساً: درج ذیل ادعیہ وغیرہا کی بھی اجازت دیتا ہوں مجھے ان سب کی میرے مشایخ کرام نے مع اپنی برکات سنیہ کے اجازت بخشی ہے:

۱۔ قرآن عظیم کے خواص
۲۔ اسماء الٰہیہ
۳۔ دلائل الخیرات
۴۔ حصن حصین
۵۔ قصر متین
۶۔ اسماء اربعینہ
۷۔ حزب البحر
۸۔ حزب البر

Marfat.com

وحزب النصر وسائر احزاب الحضرة الشاذلية وحرز مائة الف واربعة من الاولياء وحرز الاميرين والحرز اليمانى والدعاء المغنى والدعاء الحيدرى والدعاء العزرائيلى والدعاء السريانى والقصيدة الخمرية الملقبة بالغوثية والصلوٰة الغوثية المدعوة بصلوٰة الاسرار المجربة لنجاح الحاجات باذن الغفار وقصيدة البردة ودعاء بشمخ وتكبير عاشقان ونيم تكبير وارسال الهواتف واشياء كثيرة من هذا الجنس عسى ان لا تدخل تحت وصف واصف بشرط ان لا يدعى بها لقطيعة رحم ولا لما ثم ولا على سنى صحيح العقيدة وان ظلم كما هو بحمد الله تعالى داب هذا الحقير وداب مشايخى بجميل الهمم فانا اذا ظلمنا واذانا احد من اخواننا اهل السنة لا ناخذ السيف قط بايدينا وانما نجتزى بالجنة ثم نشاهد بحمد الله تعالى ان المولى قد كفانا كل شئ بجميل المنة ومعلوم ان هذه السيوف اشد واحد من صوارم الحديد فمن قتل بهذه كمن قتل بتلك وان لم يقتص منه فى الشرع المجيد لحكمه بالظاهر وثمه يوم تبلى فيه السرائر فجميل الصبر على كل حال جميل وحسبنا الله ونعم الوكيل وما ينتظر الصابرون فى الدنيا الا فرجا له اقتراب ولا فى الاخرة الا اجرا بغير حساب وسالها اجازة جميع الاذكار والاشغال والاوفاق والاعمال ما وصلنى من مشايخى

Marfat.com

۹۔ حزب النصر — ۱۰۔ سلسلہ شاذلیہ کے تمام احزاب

۱۱۔ ایک لاکھ چار ولیوں کا حرز — ۱۲۔ حرز الامیرین

۱۳۔ حرز یمانی — ۱۴۔ دعاء مغنی

۱۵۔ دعاء حیدری — ۱۶۔ دعاء عزرائیلی

۱۷۔ دعاء سریانی — ۱۸۔ قصیدہ خمریہ جس کا مشہور نام قصیدہ غوثیہ ہے۔

۱۹۔ صلوٰۃ غوثیہ جسے صلواۃ الاسرار کہا جاتا ہے جو بخشنے والے رب کے اذن سے حاجت برآری کیلئے مجرب المجرب ہے،

۲۰۔ قصیدہ بردہ

۲۱۔ دعاء بشخ — ۲۲۔ تکبیر عاشقاں

۲۳۔ نیم تکبیر — ۲۴۔ ارسال الہواتف

ان کے علاوہ اسی قسم کی اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو احاطۂ وصف میں شاید نہ آسکیں۔ اجازت کی شرط یہ ہے کہ مندرجہ دعائیں قطع رحمی اور ناجائز کام کے لیے نہ پڑھی جائیں اور ان سے کسی صحیح العقیدہ سنی کو نقصان نہ پہنچایا جائے اگرچہ اس نے ظلم کیا ہو — بحمدہ تعالیٰ اس عبد حقیر کی اور میرے عالی ہمت مشایخ کی یہی عادت ہے کہ اگر سنی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ انھیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں پھر ہم بحمداللہ تعالیٰ مشاہدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کفایت فرمادی اور اپنی قدرت جمیلہ کے سبب ہر شر سے بچا لیا — ویسے یہ امر یقینی ہے کہ ان دعاؤں کی تلواریں لوہے کی تلواروں سے زیادہ سخت اور زیادہ تیز ہیں تو جس نے ان سے قتل کیا وہ اتنا ہی مجرم و گنا ہگار ہوگا جتنا مجرم ان سے قتل کرنے والا ہوتا ہے۔ اگرچہ شریعت مطہرہ میں ایسے شخص سے قصاص نہیں لیا جاتا کیونکہ شرعی حکم کا تعلق ظاہر سے ہوتا ہے۔ لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے جس میں نیتوں پر بھی گرفت ہوگی بلکہ ہر حال میں صبر کرنا بہتر ہے دا گرچہ غیر سنی نے ایذا پہنچائی ہو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے۔ صبر والے دنیا میں اس کشادگی کے منتظر ہوتے ہیں جو قریب ہے اور آخرت میں اس اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہیں جو بے حساب ہے۔

بعدً: ان تمام اذکار، اشغال، اوفاق اور اعمال کی بھی اجازت دیتا ہوں جو مجھ تک میرے استاذوں

Marfat.com

و اسانيدي و ما استخرجت منها بفكري واجتهادي
فوجدتها بحمد الله حسب مرادي وفوق مرادي
هذا وقد سمعتم مني الحديث المسلسل بالاولية
و ها انا اصافحكم بالمصافحات الاربع الخضرية
والجنية والمعمرية والمناميه المتصلات
مني الى حضرة الرسالة و الخليفة الاعظم لذي
الجلالة جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم
وعلى اله وصحبه وبارك وكرم امين يا ارحم
الراحمين هذا ورجائي منكم ان لا تنسوا هذا
العاجز الفقير المحتاج الحقير ذا القلب الكسير
و الذنب الكثير وذريته واخوانه ومحبيه
وخلانه من دعواتكم الصالحة المتوافرة
بالعفو والعافية في الدين والدنيا والاخرة
وتمام العافية ودوام العافية والشكر على العافية
و ان تكون رحمته لنا كافية ولاسقامنا الظاهرة والباطنة
شافية و لاعدائنا عادا فحة نافية بجاه من لم يخف عنه خافية
عليه وعلى اله الصلوات الصافية و التسليمات الكثيرة الوافية و
ان ينصرنا ويعيننا ويكرمنا ولايهيننا وينصرنا بالدين بان
يمن علينا بمن جملته بما من على عبد صالح صديق رزق من
ربه كمال التوفيق وكان عند الله مرتضى ووجيها عبد المصطفى احمد
رضا صلى الله على نبي نقي صلى ارضى وبارك وسلم الى يوم القضا بعدد
ما يأتي وما مضى ولاحاجة الى ابلاغكم بصرف الاوقات في نكاية الفتن واهانة
اصحابها وحماية السنن واعانة اربابها لانه بحمد الله دينكم المبين لكن ذكري

آقاؤں کی جانب سے پہنچے ہیں یا جنہیں میں نے اپنی فکر اور کوشش سے استخراج کیا ہے اور بحمدہ تعالیٰ اپنی مراد کے موافق بلکہ اس سے بڑھ کر پایا ہے ـــــ یہ لو ـــــ آپ حضرات نے مجھ سے حدیث مسلسل بالاولیت کا سماع کر لیا اب آپ کو چاروں مصافحوں کے شرف سے بھی نوازتا ہوں۔

۱۔ مصافحہ خضریہ ۲۔ مصافحہ جنیہ

۳۔ مصافحہ معمریہ ۴۔ مصافحہ منامیہ

مجھے ان چار مصافحوں کے سبب رب ذوالجلال کے خلیفہ اعظم کی بارگاہِ رسالت سے متصل ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وکرم آمین یا ارحم الراحمین) یہ لو ـــــ آپ سب سے اُمید ہے کہ اس عاجز، فقیر، محتاج حقیر، ٹوٹے دل والے، کثیر لغزش والے کو اور اس کی اولاد، بھائیوں، محبوں اور دوستوں کو اپنی نیک دعاؤں کے وقت فراموش نہ کریں گے اور دین و دنیا و آخرت کے عفو و عافیت کی اور عافیت کے تمام و دوام کی اور عافیت پر شکر بجا لانے کی اور ہمارے لیے اللہ کی رحمت کے کافی ہونے کی اور ہماری ظاہری باطنی بیماریوں کے شفا پانے کی اور دشمنوں کے ہم سے دُور ہونے کی دعائیں بکثرت کرتے رہیں گے ان کے وسیلہ سے جن سے کوئی شئے مخفی نہیں۔

(آپ پر اور آپ کی آل پر صاف ستھرے درود اور حق ادا کرنے والے بہت سلام نازل ہوں) اور یہ بھی دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری نصرت و امداد فرمائے اور ہمیں عزت بخشے، ذلت سے بچائے، دین کے ساتھ ہماری اور ہمارے ساتھ دین کی مدد فرمائے ـــــ اور ہم پر اپنی حسنِ تدبیر سے ایسا احسان کرے جیسا احسان کہ اس نے اپنے اس بندے پر کیا جو صالح دوست ہیں (صالح بن کمال) جنھیں ان کے رب نے توفیق میں کمال بخشا ہے جو اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بسیار حمد کنندہ اور رضا جوئندہ تسلیم کیے گئے ہیں (وہ نبی جو ستھرے ہیں اُونچا مقام رکھتے ہیں، بے شمار عطاؤں کے ملنے پر بہت راضی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اس قدر درود برکت اور سلام قیامت تک اتارے جس قدر ساعتیں آئیں گی اور جس قدر آ کر گزر گئیں) اس کی حاجت نہیں کہ میں آپ کو وصیت کروں کہ ہمہ وقت فتنوں کے مٹانے اور اہل فتنہ کی سرکوبی کرنے، سنتوں کے بچانے اور اہل سنت کی مدد کرنے میں مصروف رہو کیونکہ یہ کام تو بحمدہ تعالیٰ آپ کی واضح عادت میں داخل ہے۔ ہاں یاد دلاتا ہوں

Marfat.com

والذكرى تنفع المؤمنين فان ذلك اعظم القرب وارضى مرضاة
للنبي والرب جل جلاله تعالى وتكرم وصلى الله تعالى عليه
وسلم اللهم يا مرسل هذا الحبيب رحمة ونعمة ،
صل وسلم وبارك عليه عدد ما لك من علم وكلمة و
بجاهه عندك استر عوراتنا وآمن روعاتنا وكفر عنا
سيأتنا وتقبل منا حسناتنا وافض لنا بالخير جميع حاجاتنا واصلح اعمالنا
وحقق آمالنا وخفف اثقالنا وحسن احوالنا واجعلنا يا مولنا مع حبيبك
صلى الله تعالى عليه وسلم كالكلب مع مولاه يا كل من فضلته ويحمى بنعمته
ويفديه بمحبته ويحمى حماه واجعل آخر مقالنا لساننا
وجناننا وتصديقا وايمانا واقرارا واعلانا نشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا و
مولانا محمدا عبده ورسوله بالهدى ودين الحق
ارسله صلى الله تعالى وسلم عليه الى يوم الدين وعلى اله
وصحبه واوليائه وعلمائه وامته اجمعين وآخر
دعونا ان الحمد لله رب العلمين وكانت الاجازة
للبلتين بقيتا من ذى الحجة بمكة المحمية سنة
الف وثلثمائة وثلث وعشرين من الهجرة النبوية
عليه وعلى آله افضل الصلاة واكمل التحية لاجل هذا سميتها الاجازة
الرضوية لمبجل مكة البهية وانفقت الكتابة لتسويف
الاجابة كما تقدم لستة مضين من صفر وتم التبييض لتسع
خلون ونرجو من الله البركة والعون والصلاة والسلام
بعد كل شخص ولوث على امام الانام وسيد الكون الذى بدل
لامته الصر والهون بالعز والهون وعلى آله واصحابه فهم المصطفون

Marfat.com

اور یا د دلانا مسلمانوں کو نفع دیتا ہے کہ فتنوں کو مٹانا اور سنتوں کو بچانا بہت بڑی عبادت ہے اور قربِ الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی اور نبی کریم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے (جل جلالہٗ تعالیٰ و تکرم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ اے اللہ! اے وہ ذات جس نے اس محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رحمت و نعمت بنا کر بھیجا ہے آپ پر درود و سلام اور برکتیں اس قدر نازل فرما جس قدر تیرا علم اور تیرے کلمات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیری بارگاہ میں جو بلند مرتبہ ہے اس کے طفیل ہمارے عیب چھپا، خوف سے بچا، لغزشیں مٹا، نیکیاں قبول فرما اور جملہ حاجات بخیریت پوری فرما ہمارے اعمال کی اصلاح کر، آرزوؤں کو پورا اور بوجھوں کو ہلکا کر اور ہمارے اعمال کو حسن بخش۔ اور اے ہمارے ولی ہمیں اپنے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ ایسی معیت مرحمت فرما جیسی معیت کہ کتے کو اپنے آقا سے جدا کرتی ہے۔ کتا اپنے آقا کا پس خوردہ کھاتا ہے اس کے انعامات سے نوازا جاتا ہے اسکی راہ میں جان نثاری کرتا ہے اور اس کے گردو پیش کا محافظ و پہریدار بنا رہتا ہے۔ اور ہمیں تادم واپسیں ایسا کر دے کہ ہم بوقت موت دل سے ساتھ تصدیق کریں اور زبان کے ساتھ اقرار و اعلان کریں اور گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، وہ اکیلا اور لاشریک ہے اور یہ بھی گواہی دیں کہ ہمارے آقا حضرت جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی امت کے اولیاء و علماء پر اور سب امت پر درود و سلام نازل فرمائے۔ ہماری آخری دعا یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں۔ (انھیں زبانی اجازت تو بتاریخ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں دی گئی تھی (جس نبی برحق کی طرف سن ہجری منسوب ہے ان پر اور ان کی آل پر افضل درود اور اکمل تحیہ) اسی بنا پر میں نے اس سند کا تاریخی نام "الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البھیۃ"[۱۳۲۳] رکھا ہے۔ لیکن بسبب اس تاخیر کے جس کا ذکر ہو چکا ہے سند اجازت کی کتابت ۹ صفر کو اور اس کی تبلیغ ۱۰ صفر کو مکمل ہوئی)۔ ہم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد کی آرزو رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جتنے شخص اور جتنے رنگ پیدا ہوئے ہیں اتنے درود اور اتنے سلام ان پر نازل ہوں جو مخلوق کے امام اور جہان کے سردار ہیں جنہوں نے اپنی امت کی حسرت اور ذلت کو عزت اور وقار سے بدل دیا اور آپ کی آل واصحاب پر جو چنے ہوئے ہیں۔ درود و سلام اس شان کے

Marfat.com

بحيث يدفعان عنا كل مين ومون ويبدلان لنا بعزيه كل بين وبون ويوجبان لنا فى الدنيا والآخرة الحفظ والصون آمين آمين يا ارحم الراحمين قاله بفمه ونمقه بقلمه عبد المصطفى احمد رضا المحمدى السنى الحنفى القادرى البركاتى غفر الله له ما مضى من ذنوبه وما يأتى آمين والحمد لله رب العلمين

النسخة الثالثة

الشيخ الجليل البرئ عن المساوى مولينا الشيخ احمد الخضراوى المكى اتى زائرا واحضر كتاب تذكرة له واستكتب على بعض صحائفه الاجازة فلم يبق عندنا نسخة وكانت بالغة فى الوجازة

النسخة الرابعة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله احد من لا احد له وسند من لا سند له وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد الانام منتهى سلاسل الانبياء العظام وعلى اله وصحبه رواة علمه ودعاة ادبه وبعد فقد سألنى

تنوع العبارات بحسب الاجازات

(١) الفضل الجليل السيد الجميل جامع الفضائل الانسية قامع الرذائل الدنسية الفقيه الوجيه النبيل النبيه مولنا الشيخ السيد ابو الحسين محمد المرزوقى سلمه الله تعالى ابن السيد العالم الكبير عبد الرحمن المكى رحمه الله تعالى

Marfat.com

اتریں کروہ دونوں ہم سے ہر جھوٹ اور ہر بوجھ کو دُور کر دیں اور ہر جدائی و دُوری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب سے بدل دیں اور دنیا و آخرت میں ہماری حفاظت و صیانت کو ثابت کریں آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین ۔

عبدالمصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی نے یہ باتیں اپنے منہ سے کہی ہیں اور قلم سے لکھی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ گزشتہ اور آئندہ تمام کوتاہیوں کی مغفرت فرمائے آمین والحمد للہ رب العالمین ۔

تیسرا نسخہ

جلیل القدر بزرگ . برائیوں سے محفوظ مولانا الشیخ احمد الخضراوی المکی زیارت کو آئے اور اپنی یادداشت کی کتاب حاضر کی کہ اس کے کسی صفحے پر اجازت لکھ دیجیے ۔ اس وقت چونکہ سندوں کی نقلیں ختم ہوگئی تھیں اس لیے انھیں مختصر سند لکھ کر دی گئی ۔

چوتھا نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے ۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو یکتا ہے ۔ جس کا کوئی نہیں اس کا وہ ہے ۔ جس کا کوئی سہارا نہیں اس کا وہ سہارا ہے افضل درود اور اکمل سلام ان پر جو مخلوق کے سردار ہیں ۔ جن پر عظمت والے پیغمبروں کے سلسلے ختم ہوتے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر جو آپ کے علوم کے راوی اور آپ کی اچھی روش و پاکیزہ دانش کے محافظ ہیں ــــ حمد و صلوٰۃ کے بعد ــــ مجھ سے سند مانگی ۔

مختلف اجازات کے سبب قسم قسم کی عبارتیں

ا ۔ فاضل جلیل سید جمیل ۔ انسانی فضیلتوں کے جامع ، گندی برائیوں کے قامع (نابود کنندہ) باوجاہت فقیہہ ، نامور دانا حضرت مولانا سید ابوالحسین محمد المرزوقی نے (اللہ تعالیٰ انھیں سلامتی بخشے) جو عالم کبیر السید عبدالرحمٰن المکی (رحمۃ اللہ علیہ) کے صاحبزادے ہیں ۔

Marfat.com

(اوائل صفر سنہ ۱۳۲۴ بمکۃ المکرمۃ) (۲) ذو القدر المنیع و الفخر البدیع مولینا الفاضل بکر رفیع المکی حفظہ اللہ تعالی (و کان ذلک لثلاث خلون من صفر سنہ ۱۳۲۴ فی مکہ المکرمہ) (۳) الشیخ الاسعد الامجد الاوحد الارشد المتضلع من الفنون الحائز بین الاصول و الغصون مولنا الشیخ اسعد الدھان ابن العالم العامل الفاضل الکامل الولی العارف باللہ الرحمن حضرۃ الشیخ المرحوم بکرم اللہ تعالی احمد الدھان (۴) مولنا الفاضل اخو الفضائل و ابن الافاضل و ابو الفواضل المتفنن فی العلوم و المتمکن فی الفھوم مولنا الشیخ عبد الرحمن الدھان ابن العالم العلامۃ و الفاضل الفھامۃ الولی العارف باللہ الرحمن حضرۃ الشیخ المرحوم بکرم الحنان احمد الدھان (۹ صفر سنہ ۱۳۲۴ فی مکۃ المحمیۃ) (۵ و ۶ و ۷) الفاضل الاجل الکامل الابجل الاوحد الامجد بحر العلوم الاصلیۃ و الفرعیۃ مفتی المالکیۃ سابقا و ابن مفتی المالکیۃ بالاحکام الشرعیۃ مولنا الشیخ محمد عابد ابن العلامۃ المرحوم بکرم اللہ تعالی الشیخ حسین المکی و اخوہ الفاضل الفقیہ الجلیل الکامل النبیہ النبیل ذو التصانیف البھیۃ فی العلوم النقلیہ و العقلیۃ مولنا الشیخ علی بن حسین المرحوم و ابن اخیہ الفاضل مولنا الشیخ محمد جمال ابن الشیخ محمد امیر ابن الشیخ حسین سلمھم اللہ تعالی و ابقاھم و عن الشر و الضیر وقاھم امین (۹ صفر سنہ ۱۳۲۴ یوم الاربعاء بمکۃ المحمیۃ) ثم سألونی الاجازۃ الکبیرۃ التی کتبتھا للفاضل العلامۃ الکامل الفھامۃ مفتی الحنفیۃ سابقا حضرۃ الشیخ صالح کمال حفظہ ذو الجلال فاجزتھم بھا بارک اللہ تعالی لھم جمیعا فیھا فلینتسخوا نسختھا من عندہ و اللہ ینعم علینا جمیعا برفدہ امین (۸) الفاضل الکامل العالم العامل الصفی الوفی امام المقام الحنفی مولنا الشیخ عبد اللہ میرداد ابن العلامۃ الاجل الامجد الابجل الزاھد العابد المورع التقی النقی من کل شین و ضیر حضرۃ مولنا الشیخ احمد

Marfat.com

(اوائل صفر ۱۳۲۴ھ در مکہ مکرمہ)

۲۔ مضبوط طاقت والے، نادر فضیلت والے مولانا الفاضل بکر رفیع المکی نے (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے)۔ (۲ صفر ۱۳۲۴ھ در مکہ مکرمہ)

۳۔ حضرت صاحب سعادت یکتا بزرگ ہدایت یافتہ فنون علیہ میں مضبوط، اصول و فروع کے جامع مولانا الشیخ اسعد الدہان نے جو باعمل عالم باکمال فاضل اللہ رحمٰن کے ولی و عارف حضرت الشیخ احمد الدہان (المرحوم بکرمہ تعالیٰ) کے صاحبزادے ہیں۔

۴۔ مولانا الفاضل، خوبیوں والے، فضل و کمال والوں کے فرزند، اصحاب فضیلت کے باپ، علموں میں ماہر، فہموں میں مضبوط مولانا عبدالرحمٰن الدھان نے جو عالم، علامہ، فاضل، فہامہ، اللہ رحمٰن کے ولی و عارف حضرت الشیخ احمد الدہان (المرحوم بکرم الحنان) کے صاحبزادے ہیں۔

۵۔ فاضل جلیل القدر کامل عظیم المرتبت یکتا بزرگ علوم اصلیہ و فرعیہ کے سمندر مالکی فقہ کے سابق مفتی حضرت مولانا محمد عابد نے ——— جو مفتی المالکیہ در احکام شرعیہ الشیخ العلامہ حسین المکی (المرحوم بکرم اللہ تعالیٰ) کے فرزند ہیں۔

۶۔ اور ان کے بھائی فقیہہ جلیل کامل نامور دانا علوم عقلیہ و نقلیہ میں خوبصورت تصانیف والے حضرت مولانا علی بن حسین (المرحوم) نے۔

۷۔ اور ان کے برادر زادہ فاضل مولانا الشیخ محمد جمال بن الشیخ محمد امین بن الشیخ حسین نے۔ اللہ تعالیٰ تینوں کو سلامتی و بقا بخشے اور ضرر و نقصان سے بچائے۔ (۹ صفر بروز بدھ ۱۳۲۴ھ در مکہ مکرمہ)

ازاں بعد ان تینوں نے بڑی سند بھی طلب کی جو فاضل علامہ کامل فہامہ احناف کے سابق مفتی حضرت الشیخ صالح کمال کو لکھ کر دی تھی۔ (رب ذوالجلال ان کی حفاظت فرمائے) تو میں نے انھیں اجازت دی اور کہا کہ حضرت صالح کمال کی سند اجازت کی نقلیں لے لو۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس سند اجازت کی برکتیں بخشے۔ اور ہم سب پر اپنی بخشش کے سبب انعام فرمائے۔ آمین

۸۔ فاضل کامل عالم عامل باصفا باوفا مصلی حنفی کے امام مولانا الشیخ عبداللہ میرداد نے، جو اجل علامہ یکتا بزرگ زاہد عابد متقی پرہیزگار پاک از عیب و نقص مولانا الشیخ احمد

Marfat.com

ابی الخیر میرداد حفظهما الملك الجواد فی کل خلوة وناد (وکان ذلك لاول عقد خلا من صفر لاخلا من خیر ولا صفر من ظفر آمین بحرمة سید البشر صلی الله تعالی وسلم علیه وعلی اله وصحبه الغرر) (۹) الفاضل الجلیل النبیه النبیل مولنا الشیخ حسن العجیمی المکی ابن القاضی الفاضل الشیخ عبد الرحمن المرحوم من اولاد العلم الشهیر والعلامة الکبیر صاحب التصانیف الغرر والتالیف الزهر الابهی من الدرر حضرة الشیخ الاجل مولنا حسن بن علی العجیمی المکی قدس سره الملکی (وکان ذلك لاول عقد خلا من صفر لاخلا من ظفر سنه ١٣٢٣ بمکة المحمیة (۱۰) العالم السالم البار مولنا السید سالم بن عیدروس البار العلوی الحضرمی الله تعالی یسلمه عن کل ضر ویحمی (۱۱ صفر سنه ٢٣) (۱۱) الوالد الصالح الشاب المفلح بکرم الله تعالی ملتزم العلم فی الحرم الکریم السید علوی بن حسن الکاف الحضرمی رزقه الله العلم النافع الجلیل السمی (۱۲) السید ابوبکر بن سالم البار العلوی الحضرمی (لا اتذکر هل کتب له او احیل علی ما کتب لابیه) (۱۳) الفاضل الجلیل الکامل النبیل غرس دوح الفضل والتبجیل ذو العلم والعرفان مولنا السید عبد الله دحلان ابن اخی العلامة الکبیر الامام الشهیر سیدنا وشیخنا السید احمد بن زین دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان (۲۴ صفر سنه ١٣٢٣) (۱۴) السید محمد بن عثمن دحلان (وکانت هذه الاجازة یوم الرواح من مکة الامینة الی المدینة السکینة واکبر ظنی ان هذا السید احیل علی الاجازة قبلها او بالارسال وعد) (۱۵) الفاضل الکامل ذو المفاخر والفضائل الشاب الصالح المستقیم علی الدین القدیم والصراط القویم جامع اسباب الفضل والشرف مولنا الشیخ محمد یوسف حفظه الله عن موجبات التلهف مدرس مدرسة مولینا رحمة الله

ابوالخیر میرداد کے صاحبزادے ہیں (اللہ تعالیٰ کریم بادشاہ ان دونوں کی خلوۃ وجلوہ میں حفاظت فرمائے، ۱۰ صفر ۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے کو خیر و ظفر سے خالی نہ کرے آمین بطفیل سید البشر (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر اور چمکنے والے صحابہ پر درود وسلام بھیجے)

۹۔ فاضل جلیل، نامور عقلمند حضرت مولانا حسن العجیمی المکی بن القاضی حضرت مولانا عبدالرحمن (المرحوم) نے ــــ جو علم شہیر، علامہ کبیر، چمکتی مصنفات والے، خوبصورت مولفات والے جو کر موتیوں سے زیادہ خوشنما لگتی ہیں حضرت الشیخ الاجل مولانا حسن بن علی العجیمی المکی کی اولاد سے ہیں (در مکہ مکرمہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ اللہ تعالیٰ اسے خالی از ظفر نہ کرے)

۱۰۔ علم والے، سلامتی والے، نیکی والے مولانا السید سالم بن عیدروس نیک العلوی الحضرمی نے (اللہ تعالیٰ انھیں ہر نقصان سے بچائے اور حمایت فرمائے۔ ۱۱ صفر ۱۳۲۴ھ

۱۱۔ فرزند صلاح والے، جوان فلاح والے، حرم شریف میں بکرہ تعالیٰ تحصیل علم کا التزام کرنیوالے الکریم السید العلوی بن حسن الکاف الحضرمی نے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں نفع بخش جلیل الشان بلند پایہ علم بخشے۔

۱۲۔ سید ابوبکر بن سالم البار العلوی الحضرمی نے (یاد نہیں کہ ان کے لیے الگ کتابت ہوئی تھی یا انھیں ان کے والد صاحب کے حوالے کر دیا گیا تھا۔

۱۳۔ فاضل جلیل کامل عقلمند، شجرۂ فضیلت وعظمت کی شاخ صاحبِ علم و عرفاں مولانا السید عبداللہ دحلان نے جو علامہ کبیر امام شہیر ہمارے آقا ہمارے شیخ السید احمد بن زین دحلان کے برادر زادہ ہیں (اللہ تعالیٰ انھیں رحمت ورضا میں چھپائے، ۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ)

۱۴۔ السید محمد بن عثمان دحلان نے (یہ اجازت اس وقت دی جبکہ ہم امن والے شہر مکہ مکرمہ سے رخصت ہو کر سکون والے شہر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہونے والے تھے غالباً سید صاحب موصوف کو پہلے اجازت نامہ میں شریک کر لیا تھا یا ان سے وعدہ ہوا تھا کہ پھر لکھ کر بھیجیں گے)

۱۵۔ فاضل کامل فضیلتوں اور بزرگیوں والے نیک جوان سیدھے راستے اور پرانے دین پر قایم رہنے والے فضل وشرافت کے اسباب کے جامع مولانا رحمت اللہ (علیہ رحمۃ تعالیٰ)

Marfat.com

علیه رحمة الله (۲۴ صفر الخیر سنہ ۱۳۲۴ھ)

ثم اتفقت العبارة

واناحل بالبلد الحرام اجازة مرویاتی عن مشایخی الکرام وما کنت اھلا لذلك ولا من فرسان تلك المحارك ولکن الصالحون حسان الظنون وحسن الظن نفع مزید فالله سبحنه وتعالی عند ظن العبید فاجزته علی برکة الله تعالی بجمیع ما تصح لی روایته من القران العظیم واحادیث النبی الکریم علیه افضل الصلاة والتسلیم وکتب الحدیث من صحاح وسنن ومسانید وجوامع ومعاجیم واجزاء وشروح وکتب اصوله واسماء رجاله والفقه والتفسیر والقراءات والتجوید والکلام واصول الفقه والسیر والتواریخ والادب والنحو والصرف واللغة والمعانی والبیان والبدیع والمنطق والحکمة والھندسة والھیئة والزیجات وسائر کتب المقاصد والالات من کل ما ارویه عن مشایخی الاکرمین لحضرة مولای ومرشدی وسیدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی مجمع الطریقین ومرجع الفریقین من العلماء والعرفاء الاطاھر ملحق الاصاغر بالاکابر سیدنا الشاہ ال الرسول الاحمدی رضی الله تعالی عنه ورضی السرمدی عن شیوخ اجلاء منھم الشاہ عبدالعزیز الدھلوی عن ابیه الشاہ ولی الله المحدث الدھلوی ولحضرة ابی ورحمة ربی وولی نعمتی ومالك رقی ورقبتی ختام المحققین وامام المدققین حامی السنن ماحی الفتن ذی التصانیف

الباھرة

والحجة القاھرة

والمحجة الزاھرة

Marfat.com

کے مدرسہ کے مدرس مولانا الشیخ محمد یوسف نے (اللہ تعالیٰ انھیں اسباب غم سے بچائے۔

۲۴ صفر ۱۳۲۲ھ)

ایک عبارت برائے جملہ مستجیزین

جبکہ میں بمکہ محترمہ میں حاضر تھا کہ میں انھیں ان تمام مرویات کی روایت کی اجازت دوں جن کی روایت کی مجھے میرے مشایخ کرام سے اجازت ہے حالانکہ میں بخیال خود اس کی اہلیت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان معرکوں کا شہسوار ہوں۔ لیکن نیک لوگوں کے گمان نیک ہوتے ہیں۔ اور نیک گمان بہت مفید ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بندوں کے ساتھ ان کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔ اس بنا پر میں انھیں علیٰ برکتہ تعالیٰ درج ذیل کتب وعلوم وفنون کی اجازت دیتا ہوں جن کا میں مجاز ہوں۔ قرآن مجید[۱] نبی کریم (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم) کی احادیث مبارکہ کی کتب، صحاح[۲]، سنن[۳]، مسانید[۴]، جوامع[۵]، معاجم[۶]، اجزاء[۷]، شروح[۸]، کتب اصول حدیث[۹]، کتب اسماء الرجال[۱۰]، فقہ[۱۱]، تفسیر[۱۲]، قرأت[۱۳]، تجوید[۱۴]، کلام[۱۵]، اصول فقہ[۱۶]، سیر[۱۷]، تواریخ[۱۸]، ادب[۱۹]، نحو[۲۰]، صرف[۲۱]، لغت[۲۲]، معانی[۲۳]، بیان[۲۴]، بدیع[۲۵]، منطق[۲۶]، حکمت[۲۷]، ہندسہ[۲۸]، ہیأت[۲۹]، زیجات[۳۰] اور مقاصد وآلات کی باقی کتابیں جن سب کی مجھے ان کرم فرما مشایخ سے اجازت ہے اور ان سے روایت کرتا ہوں۔ مثلاً:

۱۔ میں اپنے مولیٰ، اپنے مرشد، اپنے سردار سے راوی ہوں جو میرے لیے سہارا بھی ہیں اور خزانہ بھی اور دنیا وآخرت میں ذخیرہ بھی، جو شریعت وطریقت کے جامع بھی ہیں اور پاک لوگوں کی دونوں جماعتوں عالموں عارفوں کے مرجع بھی۔ جن کی توجہ اصاغر کو اکابر بنا دیتی ہے۔ یعنی سیدنا الشاہ آل الرسول الاحمدی (اللہ تعالیٰ انھیں دائمی رضا مرحمت فرمائے)۔ وہ اپنے جلیل القدر مشائخ سے جن میں الشاہ عبدالعزیز دہلوی بھی ہیں۔ وہ اپنے والد الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی سے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۲۔ میں اپنے والد صاحب سے راوی ہوں جو میرے لیے رب تعالیٰ کی رحمت ہیں اور میری نعمت کے والی ہیں۔ میری ذات اور گردن کے مالک ہیں۔ محققین کے خاتم اور مدققین کے پیشوا ہیں۔ سنتوں کے حامی اور فتنوں کے ماحی ہیں۔ عمدہ تصانیف غالب حجۃ اور روشن طریق والے ہیں۔

Marfat.com

سیدنا المولوی محمد نقی علی خان القادری البرکاتی البریلوی قدس سرہ القوی عن ابیہ الکریم العارف باللہ ذی الفضائل والجاہ سیدنا المولوی محمد رضا علی خان قدس اللہ سرہ ومثواہ عن المولی خلیل الرحمن المحمد آبادی عن الفاضل محمد اعلم السندیلی عن ملک العلماء بحر العلوم ابی العیاش محمد عبد العلی اللکنوی وکشیخ اجلہا ثالثا بالبلد الامین الامام المحدث الفقیہ الرزین المولی السید احمد بن زین دحلان المکی قدس سرہ الملکی عن الشیخ عثمان الدمیاطی وغیرہ وکمولانا الہمام العلام سراج اللہ فی البلد الحرام المولی عبد الرحمن ابن الشیخ عبد اللہ سراج مفتی الحنفیہ بمکۃ المحمیہ عن المولی جمال بن عبد اللہ بن عمر مفتی الاحناف عن المولی عابد السندی المدنی وکالسید الصالح حسین بن صالح جمل اللیل المکی عن الشیخ عابد السندی وکحفید مرشدی وصاحب سجادتہ ووارث علمہ وسیادتہ وسعادتہ السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری دام تنویرہ بالنور المعنوی والصوری وغیرہم رحم اللہ الجمیع علی مساء وسطیح وکذلک اجزتہ بجمیع مؤلفاتی التی نافت المائتین وما عسی ان یفتح لی بتوفیق ربی الی حین الحین منہا فتاوای الملقبۃ بالعطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ وھی الان مع حذف المکررات فی سبع مجلدات ونرجو المزید من فضل ربنا المجید وکذلک اجزت بہا اولادہ و احفادہ واخوانہ ومن احب ھو لہ بشرطہ المعلوم عند ائمۃ ھذہ العلوم

Marfat.com

یعنی سیدنا مولانا محمد نقی علی خاں القادری البرکاتی البریلوی (قدس سرہ القوی) ــــ وہ اپنے کریم باپ عارف ربانی صاحبِ فضیلت و وجاہت سیدنا المولوی محمد رضا علی خاں (قدس اللہ سرہٗ و مثواہ) سے، وہ المولی خلیل الرحمٰن محمد آبادی سے، وہ الفاضل محمد اعلم السندیلی سے، وہ عالموں کے بادشاہ، علموں کے سمندر ابو العیاش محمد عبد العلی الکھنوی سے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۳۔ میں امن والے شہر مکہ مکرمہ کے شیخ العلماء الامام المحدث پختہ رائے والے فقیہ المولیٰ سید احمد بن زین دحلان المکی (قدس سرہ المکی) سے راوی ہوں۔ وہ الشیخ عثمان الدمیاطی وغیرہ سے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۴۔ میں مولانا بلند ہمت علامہ مکہ محترمہ میں اللہ تعالیٰ کے روشن چراغ المولوی عبد الرحمٰن سے راوی ہوں، جو مکہ مکرمہ میں احناف کے مفتی الشیخ عبد اللہ سراج کے صاحبزادے ہیں، وہ مولا جمال بن عبد اللہ بن عمر مفتی الاحناف سے، وہ المولا عابد السندی المدنی سے۔

۵۔ میں نیک سید حسین بن صالح جمل اللیل المکی سے راوی ہوں، وہ الشیخ عابد السندی سے۔

۶۔ میں اپنے مرشد پاک کے پوتے، ان کے سجادہ نشین، ان کے علم سیادت، سعادت کے وارث السید الشاہ ابو الحسین احمد النوری سے راوی ہوں (اللہ تعالیٰ ان کے معنوی اور صوری نور کو برقرار رکھے۔

علاوہ ازیں دیگر مشایخ کرام سے بھی راوی ہوں (اللہ تعالیٰ ان سب پر صبح و شام رحمتیں نازل فرمائے)

اور میں انہیں اپنی تمام مولفات کی بھی اجازت دیتا ہوں جو دو سو سے بڑھ چکی ہیں[۲۵] اور بتوفیقہ تعالیٰ آخری دم تک مزید لکھی جائیں گی۔ ان میں ایک فتاویٰ بھی ہے جو "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" کے نام سے موسوم ہے جس کی علاوہ مکررات کے سات جلدیں مرتب ہو چکی ہیں اور رب مجید کے فضل سے مزید جلدوں[۲۶] کے مرتب ہونے کی امید ہے۔ اور موصوف کی طرح ان کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور بھائیوں کو بھی اجازت دیتا ہوں اور اُن کو بھی جنھیں وہ پسند کریں، ہر ایک کے لیے وہی شرط ہے جو علوم مذکورہ کے ائمہ کے ہاں معلوم و مسلم ہے۔

Marfat.com

وکذلک اجزته بجمیع سلاسل الطریقة التی انا مجازبها وماذون فیها کالطریقة العلیة العالیة القادریة البرکاتیة الجدیدة و القادریة الابائیہ القدیمة و القادریة الاهدلیة و القادریة الرزاقیة و القادریة المنوریة و الچشتیة النظامیة القدیمة و الچشتیة الجدیدة و السهروردیة الواحدیة و السهروردیة الفضیلة و النقشبندیة العلائیة نسبة الی المولی السید الکریم ابی العلاء الاکبرآبادی و السلسلة البدیعیة و العلویة المنامیة وهذه اقرب سلاسلی فی البیعة الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فانی بایعت علی ید شیخی ومرشدی السید ال الرسول الاحمدی بایع علی ید الشاہ عبد العزیز الدهلوی بایع فی رویاہ الصالحة علی ید امیر المومنین و مولی المسلمین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الاسنی بایع علی ید من یدہ ید الله وبیعته بیعة الله سیدنا ومولانا محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه وعلی اله وصحبه واهله وحزبه و بارک وسلم و شرف وکرم و له رحمه الله فی شرح رویاہ هذہ رسالة لطیفة وکراسة منیفة و ایضا صافحته بالمصافحات الاربع الخضریة و الجنیة و المعمریة و المنامیة المتصلات منی بحمد ربی الی حضرة الرسالة و الخلیفة الاعظم

Marfat.com

میں انھیں طریقت کے ان تمام سلسلوں کی بھی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے اجازت ہے اور خلیفہ بنانے کا اذن ہے۔ وہ سلاسل طریقت یہ ہیں :

۱۔ طریقۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ
۲۔ قادریہ آبائیہ قدیمہ
۳۔ قادریہ اھدلیہ
۴۔ قادریہ رزاقیہ
۵۔ قادریہ منوریہ
۶۔ چشتیہ نظامیہ قدیمہ
۷۔ چشتیہ جدیدہ
۸۔ سہروردیہ واحدیہ
۹۔ سہروردیہ فضلیہ
۱۰۔ نقشبندیہ علائیہ (جو حضرت سید کریم ابوالعلاء اکبر آبادی کی طرف منسوب ہے)
۱۱۔ سلسلہ بدیعیہ
۱۲۔ علویہ منامیہ

یہ آخری سلسلہ بیعت میرے تمام سلسلوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہے، کیونکہ میں نے اپنے شیخ اپنے مرشد السید آل الرسول الاحمدی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انھوں نے الشاہ عبدالعزیز الدہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انھوں نے اپنے سچے خواب میں اہل ایمان کے امیر اہل اسلام کے مولیٰ سیدنا علی المرتضیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی (اللہ تعالیٰ ان کے پُر نور چہرے کو برتیں بخشے)۔ انھوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی جن کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ اور جن کی بیعت اللہ کی بیعت ہے یعنی ہم سب کے آقا، ہم سب کے مولیٰ حضرت جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دستِ حق پرست پر (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کے سب گھروالوں اور سارے لشکر پر درود و برکت سلام اتارے اور شرافت وکرامت بخشے) الشاہ عبدالعزیز علیہ الرحمت نے چھوٹا مگر شاندار پمفلٹ بھی اس خواب کی شرح میں لکھا ہے۔ میں انھیں مصافحات اربعہ سے بھی نوازتا ہوں :

۱۔ مصافحۂ خضریہ
۲۔ مصافحہ جنیہ
۳۔ مصافحہ معمریہ
۴۔ مصافحہ منامیہ

مجھے بحمدہ تعالیٰ ان چار مصافحوں کے ذریعہ رب ذوالجلال کے خلیفۂ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ رسالت تک متصل ہونے کا شرف حاصل ہے (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل کریم پر درود وسلام

Marfat.com

لذى الجلالة صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله
الكرام و اوصيته ان لا ينسى هذا العاجز الفقير المحتاج
الحقير ذا القلب الكسير و الذنب الكثير وذريته واخوانه
و محبيه وخلانه من دعوته الصالحة المتوافرة
بالعفو والعافية فى الدين والدنيا والاخرة
وان يصرف اوقاته فى نكاية الفتن واهانة اصحابها وحماية
السنن واعانة اربابها فان ذلك اعظم القرب و ارضى
مرضاة للنبى والرب اللهم يا مرسل هذا الحبيب
رحمة ونعمة صل وسلم وبارك عليه عدد
مالك من علم و كلمة وبجاهه عندك استر
عوراتنا و امن روعاتنا وكفر سيأتنا وافتح لنا
بالخير جميع حاجاتنا و اصلح اعمالنا وحقق امالنا
وخفف اثقالنا و حسن احوالنا و اخر دعوانا ان
الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام على سيد المرسلين
محمد واله واصحابه اجمعين امين قاله بفمه وامر برقمه
الفقير عبد المصطفى احمد رضا المحمدى السنى الحنفى القادرى
البركاتى غفر الله له ما مضى من ذنوبه وما ياتى امين والحمد لله رب العلمين

النسخة الخامسة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما انعم وعلم وصلى الله تعالى على
الحبيب وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وكرم اما بعد فانى الفاضل
ذو الهمم وحسن الشيم النافع المجدى مولنا الشيخ
عبد القادر الكردى حفظه الله

Marfat.com

بھیجے) — انہیں ان اجازتوں کے ساتھ دو وصیتیں بھی کرتا ہوں:

پہلی وصیت: اس عاجز فقیر محتاج حقیر ٹوٹے دل والے کثیر لغزش والے کو اور اس کی اولاد، بھائیوں، محبوں اور دوستوں کو اپنی نیک دعاؤں کے وقت نہ بھولیں بلکہ دین و دنیا اور آخرت کی عافیت اور عفو کی دعائیں بکثرت کرتے رہیں۔

دوسری وصیت: فتنوں کے مٹانے اور سنتوں کے بچانے میں اہل فتنہ کی اہانت اور اہل سنت کی اعانت میں ہمہ وقت مصروف رہیں کیونکہ یہ بڑی عبادت ہے اس سے اللہ و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) بہت راضی ہوتے ہیں۔

اے اللہ! اے وہ ذات جس نے اس محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رحمت اور نعمت بنا کر بھیجا ہے آپ پر درود و سلام اور برکتیں اس قدر نازل فرما جس قدر تیرا علم اور تیرے کلمات ہیں اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تیری بارگاہ میں جو بلند مرتبہ ہے اس کے طفیل ہمارے عیب چھپا، خوف سے بچا، لغزشیں مٹا اور جملہ حاجات بخیریت پوری فرما، ہمارے اعمال کی اصلاح فرما، آرزوؤں کو پورا کر۔ بوجھوں کو ہلکا فرما، حالات کو حسن بخش — اور ہماری آخری دعا یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں اور درود و سلام رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اور آپ کی آل واصحاب سب پر۔ آمین۔

الفقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی نے یہ باتیں اپنے منہ سے کہیں اور ان کے لکھنے کا حکم دیا (اللہ تعالیٰ گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت فرمائے) آمین والحمد للہ رب العالمین۔

پانچواں نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں اس کے انعام فرمانے اور تعلیم دینے پر۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اور برکت و کرم اتارے اپنے محبوب پر اور آپ کی آل واصحاب پر — حمد و صلوٰۃ کے بعد — باہمت، نیک سیرت، نفع دینے والے، بخشش فرمانے والے فاضل مولانا الشیخ عبد القادر الکردی (اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی

Marfat.com

ومحفوظه مما يروى وانا حل بالبلد الحرام اجازة ما تصح لى روايته
عن مشايخى الكرام فانعمت لهما بقول وزدت على المسئول لانى تفرست
فى ولده الصغير عمرا الكبير انشاء الله قدرا عبد الله فريد حفظه
كالدر الفريد آثار السعادة والحسنى وزيادة فانه كما اخبرنى
ابوه فى عمره هذا احفظ عشرة متون واجازة الصغار امر
معروف قد مضى عليه العلماء العاملون لانهم اذا كبروا و
رزقوا علما يحصل لهم القرب والعلو ومن الحبيب صلى الله تعالى
عليه وسلم الدنو فاجزتهما معا بما تصح لى روايته من حديث
وفقه وتفسير وغيرها وتصانيفى التى فاقت على المائتين
والله رزقنا جميعا النور والبها آمين وكان ذلك لعشر خلت
من صفر الخير سنة ١٣٢٥ فى البلد الامين والحمد لله رب العالمين ٥

النسخة السادسة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده والصلوة والسلام
على من لا نبى بعده وعلى اله وصحبه المكرمين عنده
اما بعد فلما سالنى السيد الاجل الابجل المعظم المفخم
المكرم ذو المجد والكرم ومعالى الهمم مولينا السيد
محمد عمر ابن السيد الجليل القدر الجميل الفخر المرحوم
بكرم الله تعالى السيد ابى بكر الرشيدى جعل الله كل يوم
من ايام عمره محفوفا بالسرور العيدى اجازة الحديث وغيره
مما تصح لى روايته من العلوم والمدارك رجاء ان يرزقه الله سبحنه وتعالى
سلوك تلك والمرء يوجر على نيته ونية المومن خير من عمله و
من اراد حسنة

Marfat.com

پناہ میں آنے والوں کو اپنی حفاظت میں لے) نے مجھ سے بایام قیام مکہ مکرمہ ان حدیثوں کی روایت کی اجازت مانگی جن کی روایت کی اجازت مجھے میرے کرم فرما شائخ سے حاصل ہے۔ تو میں نے ان کی مراد پوری کی بلکہ اس پر اضافہ کیا کہ ان کا بچہ "عبداللہ فرید" (اللہ تعالیٰ اسے یکتا موتی کی طرح محفوظ رکھے) جو عمر میں چھوٹا اور قدر و منزلت میں ان شاء اللہ بڑا ہے۔ اس میں مجھے آثار سعادت نظر آئے اور زیادہ کوئی معلوم ہوئی بچے کے والد صاحب سے پتہ چلا کہ بچے نے اس عمر میں دس کتابوں کے متن حفظ کر لیے ہیں چونکہ بچوں کو اجازت دینا بھی مشہور و معروف ہے اور با عمل علماء کے معمول میں داخل ہے کیونکہ بڑے ہو کر دولت علم سے نوازے جانے کے بعد پیشتر اجازت حاصل ہونے کی صورت میں ان کو حبیب اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قرب اور ان کی سند کو علو حاصل ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر میں نے باپ بیٹا دونوں کو حدیث، فقہ، تفسیر اور ان تمام علوم کی اجازت دی جن کی روایت کا میں مجاز ہوں۔ اور دونوں کو اپنی تمام تصانیف کی بھی اجازت دی جن کی تعداد اس وقت دو سو سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نور علم اور اس کی رونق و زیبائی عطا فرمائے ——— یہ سند اجازت ۔ اصفر الخیر ۱۳۷۴ھ مکہ مکرمہ میں مرتب ہوئی اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں)

چھٹا نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو اکیلا ہے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آپ کی آل و اصحاب پر جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں ——— حمد و صلوٰۃ کے بعد ——— جب مجھ سے سوال کیا جلیل القدر سردار صاحب شرافت لائق عظمت رفیع المرتبت صاحب عزت عالی ہمت مولانا السید محمد عمر نے۔

جو بلند شان والے سردار، صاحب جمال و افتخار، مورد رحمت پروردگار سید ابو بکر الرشیدی کے فرزند ہیں (اللہ تعالیٰ ان کی زندگی کے ہر دن کو عید جیسے سرور سے بھرپور فرمائے) ——— (سوال یہ تھا) کہ میں انھیں حدیث شریف کی اور ان تمام علوم مدارک کی سند اجازت دوں جن کی روایت کا میں مجاز ہوں۔ بایں امید کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ انہیں ان علمی راستوں پر چلنا نصیب فرمائے۔ آدمی کو اس کی اچھی نیت پر بھی ثواب ملتا ہے اور مومن کی اچھی نیت خالی عمل سے بہتر ہوتی ہے جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے

Marfat.com

وسعی لها سعیها فان الله سبحنه مبلغه لامله وقد جرت سنة العلماء بالاجازة لمن سیؤله فضلا عمن یوجد فاجبت مسئوله وحققت ماموله و اجزته بالقران والحدیث والفقه و الاصول وسائر ما یتوجه الیه من فنون المعقول و المنقول بشرطه المقرر عند الائمة الغرر ودعوت الله تعالی ان یرزقه ولدا صالحا عالما کاملا مفلحا معززا فی الدنیا والدین فاذا ولد وتوجه الی العلم المبین فقد اجزته ایضا لیکون فی السند من العالین والحمد لله رب العلمین وقد کان نوی السید رجاء البرکة بحسن ظنه الجید ان المولی تعالی ان رزقه ولدا مرتضی یسمیه باسم هذا الفقیر احمد رضا فقلت بل سموه عثمن ان شاء الرحمن یکون السید عثمن ابن السید عمر ابن السید ابی بکر وکان اذ ذاک العلامة الجلیل مولنا الشیخ صالح کمال حاضرا فی مجلسی فاناداان سموا الاول عثمن واذا رزقتم ولدا ثانیا فسموه کما نویتم احمد رضا وعلی ذلک تم الامر نرجو المولی سبحنه وتعالی ان یحقق الآمال و یاتی فی الشاهد بما تصوره الخیال آمین۔ وکان ذلک لاحدی عشرة خلت من صفر الخیر لیلة الجمعة المبارکة فی البلد الحرام مکة سنة ۱۳۲۴ و اتفقت الکتابة للیلتین بقیتا من صفر فی جدة وانا علی جناح سفر الی حضرة المدینة الامینة ذات الرحمة والسکینة صلی الله تعالی علی من طیبها وبارک و سلم وعلی آله وصحبه وشرف وکرم آمین۔

النسخة السابعة

بسم الله الرحمٰن الرحیم نحمده

Marfat.com

اور اس کے لیے کوشش کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کی آرزو پوری فرماتا ہے۔ اور علماء کے معمولات میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ بعض دفعہ استقبال قریب میں پیدا ہونے والے بچے کو بھی اجازت دے دیتے ہیں تو جو موجود ہے اور اس نے ابھی تحصیل علم سے فراغت نہیں پائی اسے اجازت دینا بطریق اولیٰ درست ہے اس بنا پر میں نے سید محترم کی بات مانی ان کی مراد پوری کی ہے۔ میں انہیں قرآن مجید کی حدیث شریف کی فقہ و اصول کی معقول و منقول کے ان تمام فنون کی اجازت دیتا ہوں جن کی جانب وہ توجہ فرمائیں۔ یہ اجازت اسی شرط کے ساتھ ہے جو ائمہ کرام کے ہاں مقرر و مسلم ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سید محترم کو نیک لڑکا عطا فرماتے جو عالم بھی ہو اور کامل بھی۔ دین و دنیا میں کامیاب بھی ہو اور معزز بھی ہو تو جب ان کے ہاں بچہ متولد ہو اور وہ (بڑا ہو کر) علم مبین کی تحصیل کی طرف توجہ کرے تو اسے بھی میری طرف سے اجازت ہے۔ پیدا ہونے سے پہلے بچے کو اجازت اس لیے دی جاتی ہے تاکہ وہ بھی عالی سند والوں میں شمار کیا جائے۔ سید محترم نے بنا بر حسن ظن بغرض حصول برکت یہ نیت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں فرزند دلپسند مرحمت فرمائے تو وہ اس کا نام اس فقیر کے نام پر "احمد رضا" رکھیں گے۔ میں نے انھیں مشورہ دیا کہ بچے کا نام عثمان رکھنا تاکہ باپ دادا کے ناموں کے ساتھ مل کر اس کا نام اس طرح ہو جائے "سید عثمان بن سید عمر بن سید ابوبکر"۔ اس مجلس میں جلیل الشان علامہ مولانا صالح کمال بھی تھے انہوں نے افادہ فرمایا کہ جب پہلا بچہ پیدا ہو تو اس کا نام عثمان رکھنا پھر جب دوسرا بچہ عطا ہو تو اس کا نام حسب نیت "احمد رضا" رکھنا۔ یہ مجلس اس گفتگو پر ختم ہوئی۔ ہمیں امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ آرزوؤں کو پورا فرمائے گا اور متصور فی الخیال کا مشاہدہ کرائیگا۔

یہ گفتگو جمعہ کی شب بتاریخ ۱۱ صفر الخیر ۱۳۲۴ھ مکہ محترمہ میں ہوئی اور سند اجازت بتاریخ ۲۸ صفر جدہ میں لکھی گئی جبکہ میں اس امن والے رحمت والے چین و سکون والے شہر مدینہ منورہ کی حاضری کو تیار تھا۔ (جنھوں نے مدینہ منورہ کو اپنی خوشبوؤں سے مہکایا ان پر اور ان کی آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے برکت فرمائے سلام اتارے شرافت و کرامت بخشے۔ آمین)

ساتواں نسخہ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں

Marfat.com

ونصلي على رسوله الكريم الحمد لله احمد من لا احد له وسند من لاسند له وافضل الصلاة واكمل السلام على سيد الكرام وسند الانام منتهى سلاسل الانبياء العظام وعلى آله و صحبه رواة علمه ودعاة ادبه وبعد فلما من علي ربي بجاه نبيي وحبيبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه بتقبيل هذه العتبة العلية النبوية على صاحبها وآله افضل الصلاة و التحية سنة ١٣٢٤ تفضل المولى الفاضل الكامل العامل المتورع البارع الفرع الفارع من اصل النبوة ودوح الكرام والفتوة قرة عين الشريعة الامينة وفلذة كبد المدينة السكينة شيخ الدلائل ومرجع الجلائل وجامع الفواضل ومنبع الفضائل مولنا السيد الشيخ محمد سعيد ابن السيد الاجل العلامة الاكمل الشهير في مشارق الارض ومغاربها والحائز لمقاصد الشريعة ومآربها مولنا السيد محمد المغربي تغمده الله بالفضل الموهبي

وكان على ان آتيه بكن

تقدم والتقدم للكرام

ولما تشرفت بحضور بركته سمع مني الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعه مني وسألني اجازة جميع ما اجازني به مشايخي الكاملون وما كنت اهلاً لذلك ولكن الكرام يحسنون الظنون فما كان لي بدّ لامتثال امره الشريف والائتمار بحكمه المنيف فاجزته بجميع ما تصح لي روايته ويتمّ منيفي التي نافت المائتين وبجميع سلاسل الطريقة الواصلة الي وهي ثلثة عشر من القادرية والجشتية والسهروردية والنقشبندية وغيرها والآن ان الرحيل وساُرسل الى السيد بعض التفصيل

بعد الوصول الى بلدي

Marfat.com

اور اس کے رسول کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو یکتا ہے جس کا کوئی نہیں اس کا وُہ ہے، جس کا کوئی سہارا نہیں اس کا وُہ سہارا ہے۔ افضل درود اور اکمل سلام ان پر جو سخیوں کے سردار ہیں۔ ساری مخلوق کو جن پر بھروسہ ہے جن پر عظمت والے پیغمبروں کے سلسلے ختم ہوتے ہیں اور آپ کی آل واصحاب پر جو آپ کے علوم کے راوی اور آپ کی اچھی روش و پاکیزہ دانش کے محافظ ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ جب میرے رب نے میری کفایت فرمانے والے میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم) کے طفیل مجھ پر احسان کیا کہ ۱۲۶۴ھ میں آستانہ عالیہ نبویہ (علیٰ صاحبہا وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ) کے چومنے کی سعادت بخشی، تو اس وقت مولانا السید الشیخ محمد سعید صاحب جو فضیلت والے آقا، با عمل عالم، یکتا متقی، شجرۂ نبوت کی حسین شاخ، کرم و سخا کے شجر عظیم، امن والی شریعت کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ سکون دینے والے شہر مدینہ کے جگر گوشہ ہیں جو دلائل الخیرات کی اجازتیں بخشتے ہیں جن کی جانب اصحاب مراتب لوٹ لوٹ کر آتے ہیں جو عزتوں کے جامع، فضیلتوں کے منبع ہیں —— اور سید اجل علامۂ اکمل زمین کے مشارق و مغارب میں شہرت پانے والے، شریعت کے مطالب و مقاصد کے جمع کرنے والے مولانا السید محمد المغربی (اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وہبی فضل میں چھپائے) کے فرزند ہیں میرے پاس تشریف لائے۔

(ترجمہ شعر) ضروری تھا کہ میں جاتا مگر وہ آ گئے پہلے
کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

میں جب ان کی آمد کی برکت سے مشرف ہُوا تو انہوں نے مجھ سے حدیث مسلسل بالاولیت کا سماع کیا اور وُہ پہلی حدیث ہے جو انہوں نے مجھ سے سُنی۔ انہوں نے وہ تمام اجازتیں بھی طلب کیں جو مجھے اپنے باکمال مشائخ سے ملی تھیں۔ اگرچہ میں بخیالِ خود اس قابل نہیں مگر اہلِ کرم حسنِ ظن کے عادی ہوتے ہیں چونکہ تعمیل ارشاد کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا اس لیے ان کے امر شریف و حکم منیف کو بجالاتے ہوئے انہیں تمام علوم و فنون کی روایت کی اجازت دیتا ہوں جن کی روایت کا میں مجاز ہُوں اور اپنی تمام تصانیف کی بھی —— جن کی تعداد (اس وقت) دو سو سے اوپر ہے —— اور طریقت کے تمام سلسلوں کی بھی جو مجھ تک پہنچتے ہیں اور تعداد میں تیرہ ۱۳ ہیں بالخصوص سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ —— اور اب چونکہ کوچ کا وقت آچکا ہے اس لیے وطن جانے کے بعد سید محترم کے لیے بعونہٖ تعالیٰ

Marfat.com

بعون الملك الجميل و آخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين و افضل الصلوة والسلام على هذا الحبيب الكريم و آله وصحبه وذريه اجمعين آمين تاسع شهر ربيع الآخر يوم السبت سنة ۱۳۲۲ لمه عبده المذنب احمد رضا البريلوی عفی عنه کتبه بمحمد ن المصطفى النبى الامى صلى الله تعالى عليه وسلم

سند الحديث المسلسل بالاولية

له عند شيخنا السيد الاجل رضى الله تعالى عنه طريقان احدهما من جهة الشيخ المحقق مولانا الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى والاخرى من جهة الشاه عبد العزيز الدهلوى غفرلهما المولى الهدى

طريق الشيخ المحقق عبد الحق المحدث قدس سره

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين امابعد فقد حدثنى السيد الامام الهمام قطب الزمان حضرة الشيخ رضى الله تعالى عنه وارضاه وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنى السيد السند رحلة زمانه امام اوانه عمى وشيخى ومولاى ومرشدى السيد آل احمد الملقب باچھے میاں صاحب المارهروى قدس الله سره العزيز وهو اول حديث سمعته منه عن السيد النقى الامام المتقى الورع الكامل البارع الفاضل العارف بالله الاحد السيد الشاه حمزة ابن السيد آل محمد البلگرامى الحسينى الواسطى وهو

قدرے تفصیل لکھ بھیجوں گا۔

ہماری دعا کا خاتمہ اس پہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو ہیں اور افضل درود و سلام کرم فرمانے والے حبیب پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کے تمام خویش و اقارب پر۔ آمین

۹ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ بروز ہفتہ

اسے لکھا اللہ کے گنہگار بندے احمد رضا البریلوی نے

اللہ تعالیٰ نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے طفیل معاف فرمائے۔

حدیث "مسلسل بالاولیت" کی سند

یہ حدیث ہمارے پیر و مرشد سید اجل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دو سندوں کے ساتھ حاصل ہوئی ہے۔ ایک سند الشیخ المحقق مولانا عبدالحق المحدث الدہلوی کی طرف سے ہے اور دوسری الشاہ عبدالعزیز الدہلوی کی طرف سے۔ (قوت والا مولیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے)

الشیخ المحقق عبدالحق المحدث قدس سرہٗ کی سند

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور صلوٰۃ و سلام اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ـــــ حمد و صلوٰۃ کے بعد ـــــ مجھ سے حدیث بیان کی سید، پیشوا، بلند ہمت، قطب زمان، حضرت الشیخ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ) نے اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ـــــ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی با اعتماد سردار، مرجع اہل زمان، وقت کے امام میرے چچا، میرے شیخ، میرے آقا، میرے مرشد، سید آل احمد ملقب بہ اچھے میاں المارہروی (قدس اللہ سرہ العزیز) نے ـــــ اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ـــــ انہوں نے روایت کی سردار پاکیزہ پیشوا، پرہیزگار، کامل پارسا، فاضل یکتا، عارف باللہ السید الشاہ حمزہ بن السید آل محمد بلگرامی الحسینی الواسطی سے۔ اور وہ

Marfat.com

اول حدیث سمعه منه قال حدثنی السید طفیل محمد الاترولوی وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنی السید السند البارع الاکمل الافضل وحید زمانه السید مبارک فخر الدین البلجرامی رحمة الله تعالی علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنی الشیخ العالم العامل حاج الحرمین الشریفین استاذی الشیخ ابو الرضا بن الشیخ اسمعیل الدهلوی احد احفاد الشیخ عبد الحق الدهلوی سلمه ربه ورحمة الله تعالی علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا جدی واستاذی وشیخی افضل المحدثین الشیخ عبد الحق الدهلوی رحمه الله علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا الشیخ الصالح الموفق عبد الوهاب بن فتح الله البروجی احد فقراء سیدی الشیخ عبد الوهاب المتقی رحمة الله تعالی علیه وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا الشیخ الکبیر محمد بن افلح الیمنی وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنا شیخنا الامام وجیه الدین عبد الرحمن بن ابراهیم العلوی وهو اول حدیث سمعته منه ثنی شیخنا الامام شمس الدین السخاوی القاهری وهو اول حدیث سمعته منه ثنی جماعة کثیرون اجلهم علماً وعملاً شیخ الاستاذ الحجة الناقد شیخ مشایخ الاسلام حافظ العصر الشهاب ابو الفضل احمد بن علی بن العسقلانی عرف بابن حجر رحمه الله تعالی سماعاً من لفظه وحفظه وهو اول حدیث سمعته منه قال حدثنی به جماعة کثیرون منهم حافظ الوقت الزین ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی وهو اول حدیث سمعته منه ح واخبرنی به عالیاً الشیخ شمس الدین ابو عبد الله محمد بن احمد النشوی اجازة وهو اول حدیث رویته عنه قال هو والعراقی حدثنا به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم المیدومی اجازة

Marfat.com

پہلی حدیث ہے جو انہوں نے ان سے سنی - انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی سید طفیل محمد الاترولوی نے اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی با اعتماد سردار، کمالات و فضائل میں یکتا، زمانے کے بے ہمتا سید شاہ مبارک فخرالدین بلگرامی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے - اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی —— انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شیخ عالم عامل حرمین شریفین کے حاجی میرے استاذ شیخ ابوالرضا بن الشیخ اسماعیل الدہلوی نے جو الشیخ عبدالحق الدہلوی کے نواسے ہیں اور وُہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی میرے نانا میرے استاذ میرے شیخ افضل المحدثین الشیخ عبدالحق الدہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے، اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی الشیخ الصالح صاحب توفیق عبدالوہاب بن فتح اللہ البروجی یکے از فقرائے سیدی عبدالوہاب المتقی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اور وُہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی —— انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی الشیخ الکبیر محمد بن افلح الیمینی نے اور وُہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی ہمارے شیخ، پیشوا وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم العلوی نے اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی۔ انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی ہمارے شیخ، پیشوا، شمس الدین السخاوی القاہری نے اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی —— انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی محدثین کی بڑی جماعت نے جن میں وُہ بھی ہیں جو علم و عمل میں ان سب سے اعلیٰ ہیں یعنی میرے شیخ استاذ حجۃ ناقد مشایخ اسلام کے سردار حافظ العصر الشہاب ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی معروف بہ ابن حجر (رحمہ اللہ تعالیٰ) میں نے ان کے لفظ و حفظ سے حدیث کا سماع کیا اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی محدثین کی بڑی جماعت نے جن میں حافظ الوقت صاحب زینت ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی بھی ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی۔ سند دیگر۔ اور مجھے خبر دی الشیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد التدمری نے بھی اور اجازت دی اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے روایت کی —— انہوں نے اور العراقی دونوں نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی صدر ابوالفتح محمد بن محمد بن ابراہیم المیدومی نے اور اجازت دی

Marfat.com

وهو اول حديث قال العراقی سمعته منه وقال الندمری حضرته عنده ثنا به النجیب ابوالفرج عبداللطیف بن عبد المنعم الحرانی وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به الحافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به ابو سعید اسمعیل بن ابی صالح احمد بن عبد الملك النیسابوری وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به والدی ابوصالح احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول حدیث سمعته منه ثنا ابوطاهر محمد بن محمد بن محمش الزیادی وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به ابوحامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم وهو اول حدیث سمعته منه ثنا به سفین بن عیینه وهو اول حدیث سمعته من سفین عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال الراحمون یرحمهم الرحمن تبارك وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ؛

طریق الشاه عبدالعزیز الدهلوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العلمین و الصلاة والسلام علی رسوله محمد و اله و اصحبه اجمعین اما بعد فقد حدثنی السید الامام الهمام قطب الزمان حضرة الشیخ رضی الله تعالی عنه و ارضاه و هو اول حدیث سمعته منه قال

حدثنی استاذی

علم المحدثین

Marfat.com

العراقی نے کہا کہ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی اور التدمری نے کہا کہ یہ پہلی حدیث ہے جس کے درس کے وقت میں ان کے پاس حاضر تھا —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی النجیب ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔ انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح احمد بن عبدالملک النیشاپوری نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی میرے والد ابوصالح احمد بن عبدالملک المؤذن نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال لبزار نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا حدیث بیان کی سفیان بن عیینہ نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے سفیان نے عمرو بن دینار سے روایت کی —— انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص کے مولیٰ ابوقابوس سے —— انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رب رحمان تبارک و تعالیٰ رحم فرماتا ہے تم ان پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے۔

الشاہ عبدالعزیز الدہلوی کی سند

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور درود و سلام اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر —— حمد و صلوٰۃ کے بعد —— مجھ سے حدیث بیان کی سید، پیشوا، بلند ہمت، قطب زماں حضرت الشیخ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ) نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی —— انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے استاذ علم المحدثین

Marfat.com

مولنا عبد العزیز الدھلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وھو
اول حدیث سمعتہ منہ عن ابیہ ذی الفضل والجاہ
مولنا ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ وھو اول حدیث
سمعتہ منہ قال حدثنی السید عمر من لفظہ تجاہ
قبر النبی صلی اللہ تعالی وسلم وھو اول حدیث سمعتہ منہ
قال حدثنی جدی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری وھو
اول الخ قال حدثنا الشیخ یحیی بن محمد الشھیر
بالشاوی وھو اول حدیث سمعناہ منہ قال اخبرنا بہ الشیخ
سعید بن ابرھیم الجزائری المفتی الشھیر بقدورۃ
قال وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ الشیخ
المحقق سعید بن محمد المقری قال وھو اول الخ عن
الولی الکامل احمد حجی الوھرانی قال وھو الخ عن شیخ
الاسلام العارف باللہ تعالی سیدی ابرھیم التازی قال
وھو اول الخ قال قراءۃ علی المحدث الربانی ابی الفتح
محمد بن ابی بکر بن الحسین المراغی قال وھو
اول حدیث قرأتہ علیہ قال سمعت من لفظ شیخنا
زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی قال و
ھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا ابو الفتح
محمد بن محمد بن ابرھیم البکری المیدومی قال
وھو الخ ربمثل الحدیث سندا ومتنا) قلت ولی فی
الحدیث طریق ثالث عال جدا حدثنی مولانا الاجل
السید الشاہ ابو الحسین احمد النوری نورنا اللہ
بنورہ المعنوی والصوری قال حدثنا

Marfat.com

مولانا الشاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۔ اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ـــــــ انہوں نے یہ حدیث اپنے باپ صاحب فضل وجاہ مولانا ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کی۔ اور یہ پہلی حدیث ہے جو انہوں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی سید عمرؒ نے اپنے لفظوں سے نبی اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے روضہ منورہ کے سامنے۔ اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے جد امجد الشیخ عبداللہؒ بن سالم البصری نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی یحییٰؒ بن محمد نے جو شاوی کے نام سے مشہور ہیں اور یہ پہلی حدیث ہے جو ہم نے ان سے سنی۔ انہوں نے فرمایا خبر دی ہم کو الشیخ شعید بن ابراہیم الجزائری المفتی نے جو قدورہ کے نام سے مشہور ہیں اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے فرمایا ہم کو خبر دی الشیخ المحقق سعیدؒ بن محمد المقری نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے یہ حدیث ولی کامل احمدؒ حجی الوھرانی سے روایت کی اور فرمایا کہ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے یہ حدیث شیخ الاسلام العارف باللہ سیدی ابراہیمؒ التازی سے روایت کی اور فرمایا کہ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــــ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث المحدث الربانی ابو الفتح محمدؒ بن ابوبکر بن الحسین المراغی کے حضور پڑھی اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان پر پڑھی ــ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حدیث اپنے شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی سے سنی اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ــ انہوں نے فرمایا حدیث بیان کی ہم سے ابو الفتح محمدؒ بن محمد بن ابراہیم البکری المیدومی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔ (از اں بعد سند اور متن وہی ہے جس کا طریق اول میں ذکر ہوا)۔

تیسری سند جو بہت عالی ہے

میںؒ نے کہا کہ حدیث مسلسل بالاولیت کی یہ تیسری سند بھی مجھے حاصل ہے جو بہت عالی ہے مجھ سے حدیث بیان کی ہمارے جلیل القدر آقا السید الشاہ ابو الحسین احمدؒ النوری نے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے معنوی اور صوری نور سے منور فرمائے) ــــ انہوں نے فرمایا ہم سے

Marfat.com

افضل العلماء وا ورع الاتقياء مولنا احمد مولنا احمد حسن الصوفى المرادآبادى رحمة الله تعالى عليه وهو اول حديث سمعته منه قال حدثنا حديث الرحمة المسلسل بالاولية الشيخ الناسك احمد بن محمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى وهو اول حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم قال ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز وهو اول حديث سمعته واجازه بجميع مروياته قال حدثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى وهو اول حديث سمعته منه واجازه بجميع مروياته فى ربيع الاول سنته اثنين بعد الألف قال حدثنا به شيخ الاسلام الشرف زكريا بن محمد الانصارى وهو اول حديث سمعته منه قال ثنا به خاتمة الحفاظ الشهاب ابو الفضل احمد بن على بن حجر العسقلانى وهو اول حديث سمعته منه قال اخبرنا به الحافظ زين الدين ابو الفضل عبد الرحيم بن حسين العراقى وهو اول حديث سمعته منه (الى آخر الحديث سندا ومتنا).

المصافحات الاربعة

سند المصافحة الجنية

صافحت حضرة الشيخ رضى الله عنه قال صافحت الشيخ عبد العزيز صافح اباه قال صافحت السيد عبيد الله بن عيدروس بن الشيخ على العيدروسى قال صافحت السيد جعفر الصادق بن السيد المصطفى العيدروسى قال صافحنى جنى اسمه غانم سنة ثمان وتسعين بعد الالف بعد ان صلى العصر مع والدى قدس سره فى المسجد ذات يوم وامره والدى ان يصافحنى حين اخبره انه صافحه جنى كان من النفر الذين ذكرهم الله تعالى فى سورة الجن وقد

Marfat.com

حدیث بیان کی افضل العلماء اورع الاتقیاء مولانا احمد حسین الصوفی المراد آبادی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی ——— انہوں نے فرمایا رحمت والی حدیث جو مسلسل بالاولیت ہے ہم سے بیان کی شیخ عبادت گزار احمد بن محمد الدمیاطی نے جو ابن عبد الغنی کے نام سے مشہور ہیں اور یہ پہلی حدیث ہے جو ایک جماعت اہل علم کی موجودگی میں میں نے ان سے سُنی ——— انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی لمبی عمر والے محمد بن عبد العزیز نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی اور انہوں نے تمام مرویات کی اجازت دیتے ہُوئے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی لمبی عمر والے الشیخ ابوالخیر بن عموس الرشیدی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی ——— اور انہوں نے اپنی تمام مرویات کی ربیع الاوّل ۱۰۰۲ھ میں اجازت دی ——— اور فرمایا ہم سے حدیث بیان کی شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی۔ انہوں نے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی خاتمۃ الحفاظ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی نے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی ——— انہوں نے فرمایا خبر دی ہم کو حافظ زین الدین ابوالفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی نے۔ اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سُنی۔

(ازاں بعد سند اور متن وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہُوا)

چار مصافحے

مصافحہ جنیہ کی سند میں نے حضرت الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ کیا ——— انہوں نے فرمایا میں نے الشیخ عبد العزیز سے مصافحہ کیا ——— انہوں نے اپنے والد سے مصافحہ کیا ——— انہوں نے فرمایا میں نے السید عبد اللہ بن حیدروس بن الشیخ علی العید روسی سے مصافحہ کیا ——— انہوں نے فرمایا میں نے سید مصطفیٰ العیدروسی کے صاحبزادے سید جعفر الصادق سے مصافحہ کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے ۱۰۹۸ھ میں "غانم" نامی ایک جن سے مصافحہ کیا۔ اس جن نے ایک دن مسجد میں نماز عصر میرے والد (قدس سرہٗ) کے ساتھ پڑھی نماز کے بعد والد صاحب نے حکم دیا کہ وُہ مجھ سے مصافحہ کرے کیونکہ اس جن نے والد صاحب کو بتایا تھا کہ "سورۃ الجن" میں اللہ تعالیٰ نے جنوں کی جس جماعت کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک ایسے جن

Marfat.com

تحمر اکثر من سبعمائة سنة و هو صافحه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم والحمدلله

سند المصافحة الخضرية

وبه الى الشاه ولى الله قال صافحنى السيد عمر ابن بنت الشيخ عبد الله بن سالم البصرى المكى و شد على يدى و قال المراد بهذا الشد الاشتداد فى تاكيد الصحبة قال صافحنى جدى الشيخ عبد الله كذلك كما صافحه شيخه الشيخ محمد بن محمد بن سليمن كما صافحه شيخه ابو عثمن سعيد بن ابراهيم الجزائرى المعروف بقدورة كما صافحه شيخه ابو سعيد بن احمد المقرى القريشى كما صافحه شيخه سيدى احمد حجى الوهرانى كما صافحه شيخه سيدى سالم التازى كما صافحه شيخه الشيخ صالح الزوادى كما صافحه الفقيه الصالح حافظ عصره سيدى عبد الله بن محمد بن موسى الحيدروسى وحدثه بها عن شيخه الاستاذ ابى عبد الله محمد بن جابر الغسانى عن الامام الربانى ابى عبد الله محمد بن على ن المراكشى شهرته بابن عليوات عن ابى عبد الله الصدفى عن الامام العالم ابى العباس احمد بن البنا عن ولى الله تعالى ابى عبد الله الهزميرى عن ابى العباس الخضر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم دا

سند المصافحة المعمريه

وبه اليه قال صافحنى ابو طاهر صافحه الشيخ احمد النخلى قال صافحنى العارف الكبير الشيخ تاج الدين الهندى النقشبندى قال صافحنى الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجى رمزى قال صافحنى الشيخ حافظ على الاوبهى قال صافحنى الشيخان

Marfat.com

نے اس سے مصافحہ کیا ہے جس نے سات سو سال سے زیادہ عمر پائی اور رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ (اور سب تعریفیں اللہ کو ہیں)

مصافحہ خضریہ کی سند مصافحہ خضریہ کی سند الشاہ ولی اللہ تک وہی ہے جس کا ذکر مصافحہ جنیدیہ میں ہوا ــــ الشاہ ولی اللہ نے فرمایا شیخ عبداللہ بن سالم البصری المکی کے نواسے السید عمر نے مجھ سے مصافحہ کیا اور میرا ہاتھ اچھی طرح دبایا اور فرمایا یہ دبانا تاکید محبت کے لیے ہے ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے نانا الشیخ عبداللہ نے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان کے استاذ الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان نے ان سے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان کے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم الجزائری معروف بقدورۃ نے ان سے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان سے ابوسعید بن احمد المقری القریشی نے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان سے ان کے شیخ سیدی احمد حجی الدھرانی نے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان سے ان کے شیخ سیدی سالم التازی نے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان سے ان کے استاذ شیخ صالح الزواوی نے یونہی مصافحہ کیا ــــ ان سے فقیہ، صالح، حافظ العصر سیدی عبداللہ بن محمد بن موسیٰ العبدروسی نے یونہی مصافحہ کیا ــــ اور انہوں نے مصافحہ کرنے کی روایت اپنے شیخ استاذ ابوعبداللہ بن محمد بن جابر الغسانی سے بیان کی ــــ انہوں نے الامام الربانی ابوعبداللہ محمد بن علی المراکشی مشہور بابن علیوات سے ــــ انہوں نے ابوعبداللہ الصوفی سے ــــ انہوں نے الامام العالم ابوالعباس احمد بن البناء سے ــــ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ولی ابوعبداللہ الھزمیری سے ــــ انہوں نے سیدنا ابوالعباس الخضر سے ــــ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مصافحہ معمریہ کی سند مصافحہ معمریہ کی سند الشاہ ولی اللہ (علیہ الرحمۃ) تک وہی ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا ابوطاہر نے ــــ ان سے مصافحہ کیا شیخ احمد النخلی نے ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا عارف کبیر الشیخ تاج الدین الھندی النقشبندی نے ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا شیخ عبدالرحمٰن نے جو حاجی رمزی کے نام سے مشہور ہیں ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا الشیخ حافظ علی الاوبھی نے ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا دو بزرگوں نے

Marfat.com

الشیخ محمودؒ الاسفرائنی والسید امیر علی الہمدانی قال قما فحنا ابو سعیدؒ الحبشی الصحابی المعمر قال صافحنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

سند المصافحۃ المنامیۃ

وبالمارفی الحضریۃ الی صالح الزوادی عن عزالدین بن جماعۃ عن الشیخ محمد شبیری عن الشیخ سعد الدین زعفرانی عن والدہ محمودؒ الزعفرانی عن ابی بکرؒ السواسی وتام الدین علی بن ابی بکر ذی النون الملیطی وھما عن محمد بن اسحق القولوی عن الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی عن الشیخ احمد بن مسعود شدادن المقری الموصلی عن الشیخ علی بن محمد بن الحاشکی الباھری عن الشیخ ابی الحسن الباغوزانی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی المنام فشبک اصابعہ باصابعی وقال یا علی شابکنی فمن شابکنی دخل الجنۃ و مازال یعد حتی وصل الی سبعۃ ثم استیقظت واصابعی فی اصابع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال الشیخ التازی کذا ینبغی من شابک احدًا ان یقول شابکنی فمن شابکنی دخل الجنۃ ؛

اللھم ارزقنا وجمیع اھل السنۃ آمین

Marfat.com

شیخ محمود الاسفرائنی اور سید امیر علی الہمدانی نے ــــ ان دونوں نے فرمایا ہم سے مصافحہ کیا معمر صحابی ابو سعید الحبشی نے ــــ انہوں نے فرمایا مجھ سے مصافحہ کیا نبی اکرم سید عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے۔

مصافحہ منامیہ کی سند جو تفصیل مصافحہ خضریہ میں صالح الزوادی تک گزری وہی یہاں ہے ــــ انہوں نے مصافحہ منامیہ کی روایت کی عز الدین بن جماعۃ سے ــــ انہوں نے شیخ محمد شیرین سے ــــ انہوں نے شیخ سعد الدین الزعفرانی سے ــــ انہوں نے اپنے والد محمود الزعفرانی سے ــــ انہوں نے ابوبکر السواسی اور ناصر الدین علی بن ابوبکر ذو النون الملیطی سے ــــ اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق القونوی سے ــــ انہوں نے شیخ اکبر محی الدین ابن العربی سے ــــ انہوں نے الشیخ احمد بن مسعود بن شداد المقری الموصلی سے ــــ انہوں نے شیخ علی محمد الحائکی الباہری سے ــــ انہوں نے شیخ ابو الحسن علی الباغوزائی سے ــــ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے اپنے دستِ اقدس کی انگشتانِ مبارکہ میرے ہاتھوں کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا "اے علی! میری انگلیوں میں انگلیاں ڈال، جو میری انگلیوں میں انگلیاں ڈالے گا جنت میں جائے گا" اور آپ گنتے گئے یہاں تک کہ سات تک پہنچے پھر مجھے جاگ آ گئی اس وقت میری انگلیاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس انگلیوں میں تھیں ــــ الشیخ التازی نے فرمایا جو (شیخ) کسی (مرید) کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مصافحہ کرے اسے یہ کہنا چاہیے میری انگلیوں میں انگلیاں ڈال، جو میری انگلیوں میں انگلیاں ڈالے گا جنت میں جائے گا۔

الٰہی! ہم کو اور سب اہل سنت کو جنت نصیب فرما۔ آمین

Marfat.com

حواشی

لے ملفوظات میں اس واقعہ کو اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے بدیں الفاظ بیان فرمایا جوتوں کو بوسہ۔ آج ہی کہ میں (الدولۃ المکیۃ) لکھ رہا ہوں حضرت شیخ الخطبا کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد کا پیام آیا کہ میں پاؤں سے معذور ہوں اور تیرا (آپ کا) رسالہ (الدولۃ المکیہ) سننا چاہتا ہوں۔ میں اسی حالت میں جتنے اوراق لکھے گئے تھے لے کر حاضر ہوا۔ رسالہ کی قسم اول ختم ہو چکی تھی جس میں اپنے مسلک کا ثبوت ہے قسم دوم لکھی جا رہی تھی جس میں وہابیہ کا رد اور ان کے سوالوں کا جواب ہے۔ حضرت شیخ الخطباء نے اول تا آخر سن کر فرمایا اس میں علم خمس کی بحث نہ آئی میں نے عرض کی کہ سوال میں نہ تھی۔ فرمایا۔ میری خواہش ہے کہ ضرور زیادہ ہو۔ میں نے قبول کیا کہ رخصت ہونے وقت ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا حضرت موصوف نے باں فضل و کمال و باں کبر سالی کہ عمر شریف ستر برس سے متجاوز تھی یہ لفظ فرمائے کہ انا اقبل ارجلکم انا اقبل نعالکم میں تمہارے قدموں کو بوسہ دوں میں تمہارے جوتوں کو بوسہ دوں ———— یہ میرے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کہ ایسے اکابر کے قلوب میں اس بے وقعت کی یہ وقعت۔ میں واپس آیا اور شب ہی میں بحث خمس کو بڑھایا (ملفوظات صفحہ ۱۰ ج ۲) قال المترجم حضرت موصوف کا ذکر الاجازات المتینہ صفحہ ۲۵ میں بھی ہے۔ آپ کے فرزند مولانا عبداللہ میرداد مسجد حرام کے امام تھے اور اسی زمانے میں اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت فرما چکے تھے (ملفوظات صفحہ ۱۲ ج ۲)

۲ے قال المترجم۔ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ (جل مجدہ وصلی اللہ علیہ وسلم) ۱۳۹۰ھ میں جب اس فقیر بارگاہِ عالیہ قادریہ و دریوزہ گیر آستانۂ قدسیہ رضویہ کو زیارتِ حرمین طیبین (زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً) کی سعادت نصیب ہوئی ؎

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش ‌ ‌ ‌ خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

Marfat.com

تو وہاں کے بعض اکابر علماء کرام و مشائخ عظام (زید مجدھم) سے "الدولۃ المکیۃ" کی تصنیف کی کچھ وجوہ اس طرح سننے میں آئیں کہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کو مکہ مکرمہ میں دیکھ کر آپ کے ہندوستانی مخالفین (وہابیہ دیوبندیہ) نے دہلی کے ان تاجروں کے ذریعہ جو ایک عرصہ سے حرم محترم میں مقیم تھے کعبہ معظمہ کے کلید بردار شیبی صاحب تک رسائی پائی اور شیبی کے واسطہ سے شریف مکہ تک پہنچے اور ان کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا کہ ہندوستان کے شہر بریلی سے ایک عالم دین آئے ہوئے ہیں جن کا نام احمد رضا ہے وہ اگرچہ عاشق رسول ہیں لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح حد سے زیادہ کرتے ہیں۔ اس لیے ہماراان سے اکثر اختلاف رہتا ہے۔ ہندوستان میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں۔ اس لیے ہم ان پر وہاں کامیاب نہیں ہو سکتے اور یہاں مکہ مکرمہ میں اسلامی حکومت ہے۔ اس بنا پر ہم آپ سے ملتجی ہیں کہ انہیں اپنے دربار میں بلا کر ہماری ان سے گفتگو کروا دیجئے عالم دین اور عاشق رسول شریف مکہ ذی علم تھے اور علماء کا احترام کرتے تھے انہوں نے عریضہ پڑھ کر فرمایا کہ دو باتوں کا تم خود اعتراف کرتے ہو۔ ایک یہ کہ مولانا احمد رضا عالم دین ہیں دوسری یہ کہ وہ عاشق رسول ہیں، تو جو شخص عالم دین بھی ہو اور عاشق رسول بھی، اسے میں اپنے دربار میں حکماً نہیں بلا سکتا۔ مولانا کے علم اور ان کے عشق کا احترام کرتے ہوئے میں تمہیں ایک تجویز بتاتا ہوں کہ جس مسئلہ میں ان سے اختلاف رکھتے ہو اسے بصورت سوال لکھو۔ میں مفتی مکہ مکرمہ سے کہوں گا کہ وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے جواب لکھوا لائیں۔ پھر دیکھا جائے گا کہ وہ کیا تحریر فرماتے ہیں اور اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہاں تک مبالغہ کرتے ہیں۔

علم غیب جس مسئلہ نے مخالفین کو زیادہ پریشان کیا ہوا تھا وہ مسئلہ رسول اکرم سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "علم غیب" کا تھا۔ انہوں نے ایک استفتاء مرتب کیا شریف صاحب نے وہ استفتاء مفتی مکہ مکرمہ جناب مولانا العلامہ صالح بن کمال (علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں پیش کیا تاکہ وہ اس کا جواب اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز سے لکھوا لائیں۔ مفتی صاحب موصوف بھی ان دنوں اس قسم کے ایک استفتاء کا جواب لکھ رہے تھے لیکن بعض وجوہ کی بنا پر قدرے متردد تھے جب اعلیٰ حضرت کی خدمت میں استفتاء پیش ہوا اور آپ نے زبانی گفتگو

Marfat.com

میں دلائل کے انبار لگا دیئے تو ان کا زور دیکبر ختم ہوگیا۔ انہوں نے عرض کی کہ اس استفتاء کا جواب میں لکھ رہا تھا لیکن آپ کی گفتگو سن کر میں نے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ آپ نے تو ان کتابوں کے بھی حوالے دیئے جنہیں بیسیوں دفعہ ہم پڑھ چکے ہیں لیکن ان کتابوں میں علم رسول (علیہ السلام) کی عظمت جس آب وتاب کے ساتھ موجود ہے اس کے سمجھنے سے ہم آج تک قاصر رہے۔ اب آپ سے گذارش ہے کہ اس سوال کا ایسا مسکت جواب تحریر فرمائیں کہ مخالفین کو زبان کھولنے کی طاقت نہ رہے۔

عذر اور اصرار اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ایسا مفصل جواب لکھنے کے لیے وقت کی ضرورت ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں کیونکہ میں مدینہ منورہ جانے کے لیے تیار بیٹھا ہوا ہوں اور نہ ہی میرے پاس اس وقت کتب خانہ ہے کہ کتابیں دیکھ کر جواب لکھ سکوں۔ علاوہ ازیں بخار کی وجہ سے طبیعت بھی ناساز ہے۔ مفتی صاحب نے عرض کی کہ ابھی تین دن تک آپ مکہ مکرمہ ہی میں ہیں یہ ایک مسئلہ کیا! اگر سو مسئلے ہوں تو آپ سب کے جواب لکھ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑا علم بخشا ہوا ہے اور زود نویسی کی عظیم قوت وکرامت سے نوازا ہوا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت نے ناسازئ طبع کے باوجود مطالعہ کتب کے بغیر صرف آٹھ گھنٹے کے وقفہ میں جواب تحریر فرما دیا اور اس کا تاریخی نام "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" رکھا۔ یعنی یہ کتاب مکہ مکرمہ کی دولت ہے جسے کتب خانہ سے دور رہ کر محض غیبی مدد کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے جب کتاب "شریف مکہ" کے دربار میں پہنچی اور انہوں نے کتاب کا نام پڑھا تو ان کے دل میں یک دم اعلیٰ حضرت کی محبت وعظمت پیدا ہوگئی اور بولے کہ اس کا مصنف کوئی بے نظیر شخص معلوم ہوتا ہے۔

دستی مکتوب اعلیٰ حضرت نے شریف مکہ کی طرف کتاب کے ساتھ ایک دستی خط بھی ارسال فرمایا جس میں تحریر تھا کہ سوال کا جواب مختصراً لکھ کر حاضر کیا جاتا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کا میدان اتنا وسیع ہے کہ مخلوق سے اس کی وسعت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ صرف خالق ہی جانتا ہے کہ اس کے محبوب کے علم کا میدان کتنا وسیع ہے۔ میری یہ کتاب مذہب اہل سنت وجماعت کے موافق ہے۔ اس وقت مکہ مکرمہ علماء حق سے بھرا ہوا ہے ہر ملک سے علماء کرام آئے ہوئے ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ جمع کر کے میری کتاب سنائی جائے اگر علماء حق اس کتاب کو مذہب اہل سنت کے موافق قرار دیں تو چشم ما روشن، دلِ ما شاد۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ

Marfat.com

فلاں مسئلہ غلط ہے تو میں اس کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے تیار ہوں۔ شریف صاحب نے مکتوب گرامی پڑھ کر فرمایا کہ مولانا احمد رضا بڑے منصف معلوم ہوتے ہیں اور ان کے مخالفین جو میرے پاس ہزاروں روپے کی ڈالیاں لے کر آئے تھے۔ بڑے مکار نظر آتے ہیں۔

مجلس علماء پھر شریف مکہ نے اعلیٰ حضرت کی حسب منشا مکہ مکرمہ کے تمام مطلوبوں دملموں کو حکم بھیجا کہ آپ لوگوں کے پاس جتنے علماء ٹھہرے ہوئے ہیں ان سب کی آج نماز عشا کے بعد میرے ہاں دعوت ہے چنانچہ نماز عشا کے بعد ہندوستان کے پنجاب کے انڈونیشیا کے عرب کے، سوڈان کے مصر کے ترکیہ شوریہ کے دنیا بھر کے ساڑھے تین سو سے زائد علماء کرام جمع ہو گئے ان سب کے سامنے بموجودگی شریف مکہ مفتی صالح بن کمال (علیہ الرحمۃ) نے کتاب " الدولۃ المکیۃ " پڑھنا شروع کر دی۔ نماز تہجد تک کتاب کے دو حصے سنائے گئے ابھی ایک حصہ باقی تھا کہ دسترخوان منگوایا گیا اور علماء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ شریف صاحب نے فرمایا کہ کل نماز عشا کے بعد باقی حصہ بھی سنایا جائے گا۔ آپ حضرات کل پھر تشریف لائیں اور کتاب سن کر اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

شیخ حمدان چنانچہ دوسری رات پھر اجتماع ہوا۔ سب نے پوری کتاب سماعت فرمائی۔ مغرب کی طرف کے ایک مشہور عالم دین شیخ حمدان بھی آئے ہوئے تھے جو متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور فاضل ترین علماء میں شمار ہوتے تھے۔ شریف کی نگاہِ انتخاب ان پر پڑی۔ ان سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ آپ نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک سنی اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اس نعمت پر سجدہ شکر کروں گا کہ اس زمانہ میں رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت میں مولانا احمد رضا جیسا عالم دین موجود ہے۔

۳ؔ شیخ الدلائل حضرت مولانا الشاہ عبدالحق مہاجر مکیؒ دنیائے عرب و ہند میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ ہندوستانی ہیں لیکن آپ کے علم کے انوار، مکہ میں چمک رہے تھے۔ تفسیر مدارک التنزیل پر آپ نے سات ضخیم جلدوں میں حاشیہ لکھا ہے جو اِکلیل کے نام سے مشہور ہے (سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۶۳)

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں قیام گاہِ فقیر حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی

Marfat.com

کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے کبھی شریف کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے۔ قیام گاہ فقیر پر دو بار تشریف لائے۔ مولانا سید اسماعیل ان کے تلامذہ فرماتے تھے کہ یہ محض خرق عادت ہے۔ مولانا کا دم بساغنیمت تھا ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے التزاماً ہر سال حج کرتے کرامت مولانا سید اسماعیل فرماتے تھے کہ ایک سال زمانہ حج میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب بہت علیل اور صاحب فراش تھے نویں تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا مجھے حرم شریف میں لے چلو کئی آدمی اٹھا کر لائے کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا زمزم شریف منگا کر پیا اور دعا کی کہ الٰہی حج سے محروم نہ رکھ۔ اس وقت مولا تعالیٰ نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۱۷ نظامی پریس)

استفسار از مولانا عبدالحق

ہندوستان میں اترنے سے ایک مہینہ بعد مکان پر پہنچا۔۔۔۔ وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ کو بفضلہٖ تعالیٰ جب (مکہ مکرمہ میں) شدید ذلتیں اور رنا کامیاں ہوئیں المرجفون فی المدینۃ کی وراثت سے۔ یہاں یہ اڑا رکھی تھی کہ معاذ اللہ فلاں (احمد رضا مکہ معظمہ میں) قید ہو گیا۔ بمبئی آکر یہ خبر سنی احباب نے مجلس بیان منعقد کی اور چاہا کہ اس کی نسبت کچھ کہہ دیا جائے۔ واحد قہار نے ان کا کذب خود ہی سب پر روشن فرما دیا تھا۔ مجھے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں اتنا ہوا کہ آیۃ کریمہ "انا فتحنالك فتحًا مبينًا" کا بیان کیا اور اس میں فتح مکہ مکرمہ اور اس سے پہلے صلح حدیبیہ کی حدیث ذکر کی۔ اس میں کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرما کر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظمہ بھیجا یہاں انہیں دیر لگی کافروں نے اڑا دیا کہ وہ مکہ میں نبد کر لیے گئے۔ میرے آنے سے پہلے ہی اطراف سے لوگوں نے مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو استفسار واقعات کے خطوط لکھے اس کے جواب انہوں نے وہ دیے کہ سنیوں کا دل باغ باغ ہو گیا اور وہابیوں کا کلیجہ داغ داغ۔ والحمد للہ رب العالمین۔ ان میں سے بعض جواب میرے دیکھنے میں آئے۔ جن میں فرمایا۔ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اس کو (مولانا احمد رضا خاں کو) تو مکہ معظمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا (ملفوظات صفحہ ۳۷ ج ۲)

ہے ملفوظات میں اس واقعہ کا ذکر کرکے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا۔ میں نے عرض

Marfat.com

کی میرے سرکار کا کرم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

کریماں کہ در کرم بالا ترانند

سگاں پرورند وچناں پرورند

ے اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں۔ ہموں کو پالتے ہیں اور ایسا پالتے ہیں (صفحہ ۳۵ ج ۲ نظامی پریس بدایوں)

ملفوظات میں یہ بھی ہے کہ یہاں مدینہ طیبہ کے حضرات کرام کو حضرات مکہ معظمہ سے زیادہ اپنے اوپر مہربان پایا۔ بحمدہ تعالیٰ اکتیس روز حاضری نصیب ہوئی۔ بارھویں شریف کی مجلس مبارک یہیں ہوئی۔ صبح سے عشا تک اسی طرح علماء عظام کا ہجوم رہتا۔ بیرون باب مجیدی مولانا کریم اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی رہتے تھے۔ ان کے خلوص کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ حسام الحرمین و دولۃ المکیہ کو تقریظات میں انہوں نے بڑی سعی جمیل فرمائی۔ جزاہ اللہ خیرا کثیرا۔ یہاں بھی اہل علم نے دولۃ المکیہ کی نقلیں لیں۔ ایک نقل بالخصوص مولانا کریم اللہ نے مزید تقریظات کے لیے اپنے پاس رکھی میرے چلے آنے کے بعد بھی مصر و شام و بغداد و مقدس وغیرہا کے علماء جو موسم میں خاک بوس آستانہ اقدس ہوتے جن کا ذرا بھی زیادہ قیام دیکھتے اور موقع پاتے ان کے سامنے کتاب پیش کرتے اور تقریظیں لیتے اور بصیغۂ رجسٹری مجھے بھیجتے رہتے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ (صفحہ ۳۴ ج ۲)

۵ ان کے مکتوب کے ساتھ ان کے ہاں کی ایک دعوت کا واقعہ بھی سن لیجئے جسے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے بیان فرمایا رضا الوالدین زمانہ قیام میں علماء عظام مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں۔ ہر دعوت میں علماء کا مجمع ہوتا۔ مذاکرات علمیہ رہتے۔ شیخ عبدالقادر کردی مولانا شیخ صالح کمال کے شاگرد تھے۔ مسجد الحرام شریف کے احاطے ہی میں ان کا مکان تھا۔ انہوں نے تقرر دعوت سے پہلے باصرار تام پوچھا کہ تجھے (آپ کو) کیا چیز مرغوب ہے۔ ہر چند عذر کیا نہ مانا۔ آخر گذارش کی کہ "الحلو البارد" شیریں سرد۔ ان کے یہاں دعوت میں انواع اطعمہ جیسے اور جگہ ہوتے تھے ان کے علاوہ ایک عجیب نفیس چیز پائی کہ اس "الحلو البارد" کی پوری مصداق تھی۔ نہایت شیریں و سرد و خوش ذائقہ۔ ان سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے، کہا بعد رضا الوالدین" اد۔

Marfat.com

وجہ تسمیہ یہ بتائی کہ جس کے ماں باپ ناراض ہوں یہ پکا کر کھلائے راضی ہو جائیں گے (ملفوظات صفحہ ۱۶ ج ۲)

۶ء اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے جب پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ھ میں والدین کریمین کے ساتھ زیارت حرمین طیبین (زادھما اللہ شرفا و تعظیما) سے شرف افتخار و امتیاز حاصل فرمایا تو اکابر علماء دیار مثل حضرت سید احمد دحلان مفتی شافعیہ و حضرت عبدالرحمن سراج مفتی حنفیہ سے سند حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دیگر علوم حاصل فرمائی۔

اللہ کا نور اس پیشانی میں

ایک دن آپ نے نماز مغرب مقام ابراہیم میں ادا کی کہ بعد نماز امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح جمل اللیل نے بلا تعارف سابق آپ کا ہاتھ پکڑا اور لیتے ہوئے اپنے دولت کدہ تشریف لے گئے اور دیر تک آپ کی پیشانی کو پکڑ کر فرمایا اِنِّی لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ "بے شک میں اللہ کا نور اس پیشانی میں پاتا ہوں" —— اور صحاح ستہ اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست مبارک سے لکھ کر عنایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ تمہارا نام "ضیاء الدین احمد" ہے۔ اس سند کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں امام بخاری تک فقط گیارہ واسطے ہیں (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۲)

اپنے رسالہ مبارکہ "النیرۃ الوضیئۃ" کے خطبے میں خود فرماتے ہیں کہ :۔

حد سے زیادہ تلطف

حسن اتفاق سے ایک روز جناب مولانا سیدی حسین بن صالح جمل اللیل علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب شافعیہ سے مقام ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے قریب کہ فقیر رکعات طواف اور وہ جناب امامت نماز مغرب سے فارغ ہوئے تھے ملازمت حاصل ہوئی۔ سبحان اللہ! عجیب بزرگ خوش اوقات و بابرکات ہیں۔ اکثر عرب و جاوہ و داغستان وغیرہا بلاد نزدیک و دور کے ہزاروں آدمی ان کے یا ان کے مریدوں کے مرید اور شرف بیعت و سلسلہ تلمذ سے مستفید ہیں اول نیاز میں حد سے زیادہ تلطف فرمایا۔ فقیر کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیے دولت خانہ تک کہ نزدیک باب صفا واقع ہے لے گئے اور تا قیام مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا۔ ارجوزہ فقیر حسب وعدہ حاضر ہوا۔ مسائل حج میں ایک ارجوزہ اپنا مسمیٰ "بالجوہرۃ المضیئۃ" فقیر کو سنایا۔ پھر فرمایا کہ اکثر اہل ہند اس سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ ایک تو زبان عربی، دوسرے مذہب شافعی اور ہندی اکثر حنفی۔ میں چاہتا ہوں۔ تو

Marfat.com

اس کی بزبان اُردو تشریح اور اس میں مذاہب حنفیہ کی توضیح کر دے۔ فقیر نے باعثِ اجر جزیل اور ثواب جلیل سمجھ کر قبول کیا۔ اگرچہ وہاں فرصت نہ تھی نہ کتابیں پاس۔ روزِ اول دو بیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے جب بطور انموذج حاضر کیے۔ جناب مولانا نے فرمایا۔ میرا مقصود تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں۔ صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب، اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیان مذہب ہو جائے۔ فقیر نے امتثال امر لازم اور یہی امر فرصت حاصل کے ملائم دیکھ کر تا دبخ ہفتم ذوالحجہ ۱۲۹۵ھ روز جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دیے اور "النیرۃ الوضیئۃ فی شرح الجوہرۃ المضیئۃ" سے ملقب کیے۔

۵ ہم نے صفر ۱۳۲۷ھ تک لکھی گئی کتابیں جمع کیں تو وہ تین سو سے زیادہ تھیں (ملک العلماء مولانا ظفر الدین البہاری علیہ الرحمۃ) بلکہ صفر ۱۳۴۱ھ میں اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے وصال شریف سے ایک سال بعد آپ کی تمام تصانیف میں نے جمع کیں تو وہ ہزار سے بھی بڑھ چکی تھیں (مولانا اعجاز الرضوی علیہ الرحمۃ)

۶ اس وقت صرف سات جلدیں تھیں بعد میں فتاوی رضویہ کی بارہ ضخیم جلدیں مرتب ہو گئیں (مولانا اعجاز الرضوی علیہ الرحمۃ)

قال المترجم غفرلہ۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے فتاوی مبارکہ جو ہزاروں صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کا سینہ علوم وہبیہ اور معارف لدنیہ کے انوار سے ایسا منور تھا کہ آپ اپنے تمام اقران پر بدرجہا فائق تھے۔ صرف ایک فتوی بطور نمونہ ہدیۂ ناظرین ہے

لاجواب الہامی فتوی و کرامت

سوال: علماءِ کرام کا اس میں کیا ارشاد ہے کہ ایک رافضی نے کہا کہ آیۂ کریمہ "اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ" کے اعداد ۱۲۰۲ ہیں اور یہی عدد ابوبکر، عمر، عثمٰن کے ہیں۔ یہ کیا بات ہے بینوا توجروا۔ المستفتی قاضی فضل احمد لودھیانوی ۲۱ صفر ۱۳۳۹ھ

الجواب: روافض (لعنہم اللہ تعالیٰ) کی بائے مذہب ایسے ہی اوہام بے سر و پا دبا د رہوا پر ہے (اولا) ہر آیت عذاب کے عدد اسماء اخیار سے مطابق کر سکتے ہیں اور ہر آیت ثواب کے

Marfat.com

اسماء کفار سے ۔ کہ اسماء میں وسعت وسیعہ ہے ۔

ثانیا : امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تین صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان ہیں (الریاض النضرہ صفحہ ۳۳۳ ج ۲ مترجم) رافضی نے آیت کو ادھر پھیرا ۔ کوئی ناصبی ادھر پھیرے گا اور (رافضی ناصبی) دونوں ملعون ہیں ۔ حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا " اَرُوْنِیْ اِبْنِیْ مَاذَا سَمَّیْتُمُوْہُ " مجھے میرا بیٹا دکھاؤ ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے ۔ مولیٰ علی نے عرض کی " حرب " فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے ۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا ۔ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ؟ مولیٰ علی نے عرض کی " حرب " فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے ۔ پھر حضرت محسن کی ولادت پر وہی فرمایا ۔ حضرت علی نے وہی عرض کی ۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے ۔ پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں پر رکھے ۔ شبر شبیر، مشبر، حسن، حسین، محسن ۔ ان سے ہم وزن وہم معنی ۔ اس سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں ۔ لہذا ان کے بعد صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمن، عباس وغیرہم رکھے ۔

ثالثا : رافضی نے اعداد غلط بتلائے ۔ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک میں الف نہیں لکھا جاتا تو عدد بارہ سو ایک ہیں نہ کہ دو (۱) ہاں اور رافضی بارہ سو دو عدد کا ہے کہ ہیں " ابن سبا رافضہ " کے (۲) ہاں اور رافضی بارہ سو دو عدد ان کے ہیں ۔ ابلیس ۔ یزید ۔ ابن زیاد ۔ شیطان الطاق کلینی ۔ ابن بابویہ قمی طوسی حلی (۳) ہاں اور رافضی ! اللہ عزوجل فرماتا ہے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ بے شک جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے اے نبی تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں (سورۃ الانعام رکوع ۲۰) اس آیۃ کریمہ کے عدد ۲۸۲۸ ہیں اور یہی عدد ہیں ۔

" روافض اثنا عشریۃ شیطنیہ اسمٰعیلیہ " کے اور اگر اپنی طرح سے " اسمٰعیلیہ " میں الف چاہیے تو یہی عدد ہیں ۔ روافض اثنا عشریۃ ونصیریہ واسماعیلیہ کے (۴) ہاں اور رافضی ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ان کے لیے ہے لعنت

Marfat.com

اور ان کے لیے ہے بُرا گھر (سورۃ الرعد رکوع ۳) اس کے عدد ۲۴۴۴ ہیں اور یہی عدد ہیں "شیطان الطاق طوسی حلی" کے (۵) نہیں او رافضی! بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وہی اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا ثواب ہے (سورۃ الحدید رکوع ۲) اس کے اعداد ۱۴۴۵ ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمان علی سعید کے (۶) نہیں او رافضی! بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وہی اپنے رب کے حضور صدیق و شہید ہیں ان کے لیے ہے ان کا ثواب اور ان کا نور (سورہ الحدید رکوع ۳) اس کے اعداد ۱۷۹۲ ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر سعید کے (۷) نہیں او رافضی! بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق و شہید ہیں ان کے لیے ان کا ثواب اور ان کا نور (سورۃ الحدید رکوع ۳) آیۂ کریمہ کے عدد ہیں تین ہزار سولہ (۳۰۱۶) اور یہی عدد ہیں۔ "صدیق، فاروق، ذوالنورین، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید، ابوعبیدہ، عبدالرحمٰن بن عوف" کے ——— الحمد للہ آیۂ کریمہ کا تمام کمال جملہ مدح بھی پورا ہو گیا اور حضرات عشرہ مبشرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے اسماء طیبہ بھی سب آگئے جس میں اصلاً تکلف و تصنع کو دخل نہیں۔ چند روز وں سے آنکھ دکھتی ہے۔ یہ تمام آیات عذاب واسماء اشرار۔ وآیات مدح واسماء اخیار کے عدد محض خیال میں مطابق کیے جن میں صرف چند منٹ صرف ہوئے اگر لکھ کر اعداد جوڑے جاتے تو مطابقتوں کی بہار نظر آتی مگر بعونہ تعالیٰ اس قدر بھی کافی ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(فقیر احمد رضا القادری غفرلہ)

استفتیٰ کو ۔۔۔ کے مستفتی نے لکھا ہے۔ شیعہ یعنی رافضی کا ماشاء اللہ "دلیہ" نہیں بلکہ قیمہ ہو گیا۔ اب مجال دم زدن نہیں۔ مفتی نے یہ کرامت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ امام اہل سنت وجماعت بچشم خود ملاحظہ کی کہ چند لمحوں میں ان تمام آیات واعداد کی مطابقت زبان فیض وا لہام ترجمان سے فرمائی۔ یہ رات کا وقت تھا قریب نصف گزر چکی تھی۔ واللہ، باللہ!

Marfat.com

عدداخیار و اشرار کے اسماء بلا سوچے اور بے تامل کیسے فرما دیے کہ فقیر سوا اس کے اور اندازہ نہیں کرسکتا کہ یہ اعلیٰ حضرت کی کرامت کا اظہار بذریعہ القائے ربانی و الہام سبحانی تھا۔ (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۴۹ - ۱۵۰)

ف ۹ چونکہ علم حدیث رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ افعال شریفہ اور اخلاق حسنہ و عادات مبارکہ کا نام ہے بنا ءً علیہ یہ علم بہت بڑی شرافت اور بہت بڑی عظمت رکھتا ہے اس کے طالب و مستجیز پر لازم ہے کہ اس کی تحصیل و تکمیل میں دنیوی اغراض کو دخیل نہ ہونے دے۔ بلکہ صرف اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے پڑھے اور اس علم کو ذریعہ جلبِ زر کی بجائے توشۂ آخرت بنائے اور خود کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب شریفہ سے موصوف کرے نیز اس کے حفظ و ضبط میں نشر و اشاعت میں حتی الامکان کوشش کرے (خلاصۃ مافی شرح نخبۃ الفکر صفحہ ۱۱۸ و تدریب الراوی صفحہ ۳۴۴)

ف ۱۰ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ میں شرف بیعت سے مشرف ہوا۔ تعلیم طریقت حضور پُرنور مرشد برحق سے حاصل کیا ۱۲۹۶ھ میں حضرت کا وصال ہوا تو قبل وصال مجھے حضرت سیدنا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری اپنے ابن الابن ولی عہد و سجادہ نشین کے سپرد فرمایا۔ حضرت نوری میاں صاحب سے بعض تعلیم طریقت و علم تکسیر علم جفر وغیرہ علوم میں نے حاصل کیے (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۴)

ف ۱۱ اس خطبے میں مصطلحات حدیث ہیں سے انتی الفاظ بطور " براعۃ استہلال " اصطلاحی معانی کے علاوہ لغوی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

ف ۱۲ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں بروز محشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ فرمانے کا ذکر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد! سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات مقبول ہوگی سوال کیجیے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت فرمایئے قبول کی جائے گی۔

ف ۱۳ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا۔ میری شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی نیز فرمایا۔ فخر نہیں (تحدیث نعمت ہے) کہ میں تمام لوگوں کی شفاعت کا مالک ہوں۔

Marfat.com

ٹ۱ کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہوں گے۔

ٹ۵ رسول اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن بزرگیاں اور کنجیاں میرے قبضے میں ہوں گی (رواہ الترمذی)

نوٹ : یہ پانچ حواشی اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے افادات عالیہ سے ہیں۔ پہلے حاشیہ میں جن مصطلحات کا ذکر ہے ان کی مختصر فہرست مترجم غفرلہ کی طرف سے پیش خدمت ہے۔

حدیث۔خبر۔تقریر۔مسموع رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر میں سے ہر ایک کو حدیث کہتے ہیں۔ اور ایک اصطلاح میں حدیث کا دوسرا نام خبر ہے۔

قول کی مثال من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلٰوة لم یمنعه من دخول الجنة الا ان یموت

فعل کی مثال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر

تقریر کی تعریف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی مسلمان کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے یا کسی عقیدے کا اظہار کرے اور آپ اس مسلمان کو اس سے منع نہ فرمائیں تو منع نہ فرمانے سے یہ سمجھا جائیگا کہ یہ بات بھی یہ کام بھی یہ عقیدہ بھی درست ہے۔ اگر درست نہ ہوتا تو آپ ضرور روکتے۔ کیونکہ قرآن مجید کے ارشاد "وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (سورۃ لقمان رکوع ۲) کے پیش نظر برائی سے روکنا فرض ہے۔

قول کو سنا اور فعل کو دیکھا جاتا ہے اس لیے قولی حدیث کو مسموع کہتے ہیں۔

تقریر کی مثال ایک صحابی نے پوچھا مَتٰی السَّاعَةُ یَا رَسُوْلَ اللہِ قیامت کب آئے گی۔ ظاہر ہے کہ صحابی کا عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم ہے۔ آپ نے انہیں اس عقیدے سے نہیں روکا بلکہ فرمایا مَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا

Marfat.com

تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے (بخاری شریف صفحہ ۹۱۱ ج ۲) پہلی مثالیں (کوثر النبی صفحہ ۲) سے لی گئی ہیں اور آخری مثال فدائے شہنشاہِ رسالت نائب اعلیٰ حضرت استاذی المحترم حضرت شیخ الحدیث لائل پوری قدس سرہ العزیز بیان فرمایا کرتے تھے۔

سند۔ اسناد۔ طریق متن حدیث کے راویوں کی حکایت کو سند اور اسناد کہتے ہیں۔ بعض دفعہ اسناد کی تعریف یوں کی جاتی ہے "حدیث کو مع اس کی سند کے بیان کرنا" (مثال) امام بخاری کا قول۔ حدثنا قتیبة قال حدثنا مغیرة بن عبدالرحمٰن القرشی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قضی الله الخلق کتب فی کتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی (بخاری صفحہ ۴۵۳ ج ۱) وسلم تک سند حدیث ہے آگے متن حدیث۔ سند حدیث کو طریق حدیث بھی کہتے ہیں۔

متواتر۔ مشہور۔ مستفیض حدیث کی سندیں اگر اس قدر زیادہ ہوں کہ ان کی تعداد معین نہیں کی جا سکتی تو وہ حدیث متواتر ہے اگر تعداد معین ہو سکتی ہے اور دو سے زیادہ ہیں تو حدیث مشہور ہے۔ اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں

عزیز۔ غریب۔ فرد۔ احد اگر سندیں صرف دو ہیں تو حدیث عزیز ہے۔ اگر سند ایک ہی ہے تو حدیث غریب ہے اور غریب کو فرد بھی کہتے ہیں۔ پھر اگر غرابت بسبب اس تابعی کے ہے جو صحابی سے روایت کرتا ہے تو اس کا نام فرد مطلق ہے اگر تابعی میں غرابت نہ تھی اس کے بعد کسی جگہ غرابت واقع ہوئی تو وہ فرد نسبی ہے۔

من حیث اللغة ایک شخص کی روایت کردہ خبروں کو اخبار آحاد کہا جاتا ہے لیکن من حیث الاصطلاح وہ حدیثیں اخبار آحاد ہیں جن میں حدیث متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں لہٰذا مشہور، مستفیض، عزیز، غریب، فرد، سب کی سب اخبار آحاد ہیں۔

مقبول۔ یرد (مردود) اگر راوی کا صدق ظاہر و راجح ہو اور فی نفسہٖ اس کی حدیث پر عمل ثابت ہو تو وہ حدیث مقبول ہے ورنہ یرد (مردود ہے)

Marfat.com

صحیح۔ متصل۔ موصول۔ وصل متصل الاسانید۔ معلل۔ علت شاذ۔ شذوذ۔ ضبط۔ حسن ضعیف۔ اعتضاد

اخبار آحاد میں سے جس حدیث کے تمام راوی عادل اور تام الضبط ہوں اور وہ حدیث متصل السند ہو نہ معلل ہو نہ شاذ تو ایسی حدیث صحیح لذاتہ ہے۔ عادل وہ شخص ہے جس کو ایسی قوت راسخہ نصیب ہوئی جس نے اس کو تقوی اور مروت پر قائم کر دیا۔ تام الضبط وہ شخص ہے جس نے ضبط حدیث میں کمال حاصل کیا۔ - ضبط کے معنے "حفظ" ہیں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ضبط صدر (۲) ضبط کتاب۔ سنی ہوئی یا پڑھی ہوئی حدیث کو اس طرح ذہن نشین کر لینا کہ بوقت ضرورت بیان کی جا سکے۔ اسے ضبط صدر کہتے ہیں اور اسے کاپی پر لکھ لینا اور کاپی کو اپنی حفاظت میں رکھنا کہ کوئی شخص اس میں رد و بدل نہ کر سکے یہاں تک کہ وہ حدیث دوسرے کو پڑھا دی جائے اسے ضبط کتاب کہتے ہیں۔ متصل السند وہ حدیث ہے جس کے کل راوی از اول تا آخر ذکر کیے گئے ہوں اور ہر راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی یا پڑھی ہو اسے موصول بھی کہتے ہیں اور حدیث کو ایسی سند کے ساتھ ذکر کرنے کا نام وصل ہے۔ ایسی حدیثیں اگر زیادہ ہوں تو انہیں متصل الاسانید کہا جاتا ہے۔ معلل وہ حدیث ہے جس کی سند میں بظاہر کوئی عیب نہیں لیکن دراصل اس میں ایک مخفی عیب پایا جاتا ہے جس پر متبحر علماء کے سوا کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا۔ اس عیب کو علت کہتے ہیں۔ شاذ وہ حدیث ہے جس کا ثقہ راوی کسی لفظ میں اس شخص کی مخالفت کرتا ہے جو ثقہ ہونے میں اس سے اعلیٰ ہے۔ اس مخالفت کا نام شذوذ ہے۔ اگر کسی حدیث کے راوی میں صحیح لذاتہ کی دوسری سب شرطیں پائی جائیں مگر اس کا ضبط تام نہیں تو اس کی حدیث کو حسن لذاتہ کہا جائے گا اور وہ تعدد طرق کی وجہ سے حسن لذاتہ سے ترقی کر کے صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے۔ لذاتہ کا یہ مطلب ہے کہ حسن لذاتہ میں جو خوبی ہے یہ خوبی اسے باہر سے نہیں ملی بلکہ اس کی اپنی ذات اس وصف سے متصف ہے۔ اگر خوبی باہر سے حاصل ہوئی ہو جیسے مستور الحال راوی کی حدیث کہ وہ بذات خود حسن نہیں لیکن اس کی سندیں متعدد مل جائیں تو وہ تعدد اسناد کی وجہ سے حسن ہو جاتی ہے مگر حسن لذاتہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے۔ اگر حدیث صحیح اور حدیث حسن کی تمام شرطیں نہ پائی جائیں تو وہ حدیث ضعیف ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہو۔

Marfat.com

تعدد طرق وغیرہ کی وجہ سے جو کمزور حدیث میں قوت آجاتی ہے اسے اعتضاد کہتے ہیں۔

محفوظ۔منکر اگر حدیث صحیح یا حدیث حسن کے ثقہ راوی کی مخالفت ایسا شخص کرے جو اس راوی سے اوثق وارجح ہے تو ثقہ کی حدیث کو شاذ اور اوثق کی حدیث کو محفوظ کہا جاتا ہے۔ پھر یہ مخالفت عام ہے متن میں ہو یا سند میں یونہی ارجحیت واوثقیت بھی عام ہے۔ عدالت وضبط میں ہو یا رواۃ کی کثرت یا فقاہت میں یا علو اسناد میں یا کتاب کے مقبول فی الامت ہونے میں۔ اور اگر ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی حدیث کو معروف اور ضعیف کی روائت کو منکر کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ منکر اور شاذ دونوں اوثق کی مخالفت کرنے میں اگرچہ شریک ہیں لیکن ان میں ایک لحاظ سے فرق ہے۔ شاذ میں اوثق کی مخالفت ثقہ راوی کرتا ہے اور منکر میں اوثق کی مخالفت ثقہ نہیں بلکہ ضعیف کرتا ہے۔

متابع۔شاہد۔معتبر بعض دفعہ کسی حدیث کو فرد یا غریب قرار دینے میں غلطی ہو جاتی ہے یعنی اس کا وہ راوی جس کے متعلق تفرد کا گمان تھا تتبع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ منفرد بالحدیث نہیں بلکہ روائت حدیث میں اس کی موافقت فلاں شخص نے کی ہے۔ اس دوسرے کو پہلے کا متابع بالکسر کہتے ہیں اور حدیث کو متابع بالفتح۔ پھر متابعت کی دو قسمیں ہیں (۱) تامہ (۲) قاصرہ۔ اگر منفرد راوی کی متابعت اس کی اپنی ذات کے لیے ہو تو وہ متابعت تامہ ہے اور اگر اس کے شیخ یا شیخ الشیخ یا اس سے بھی اوپر والے کسی شیخ کے لیے ہو تو وہ متابعت قاصرہ ہے ——— اگر کوئی ایسی حدیث مل جائے جس کا متن حدیث فرد کے صحابی کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے مروی ہے اور وہ متن لفظاً و معنے میں یا صرف معنے میں حدیث فرد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے تو اسے حدیث فرد کا شاہد کہا جاتا ہے۔

حدیث فرد کا متابع و شاہد معلوم کرنے کے لیے کتب حدیث میں مختلف سندوں کی تلاش وتتبع کرنے کا نام اعتبار ہے اور متابع کو معتبر کہتے ہیں۔

مرسل۔معضل منقطع۔تدلیس اگر سند حدیث متصل نہ ہو یعنی اس کے کل راوی مذکور نہ ہوں بلکہ بعض ساقط کیے گئے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ راوی کا سقوط ابتداء سند سے بتصرف مصنف ہوا ہے یا سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی

Marfat.com

ساقط کیا گیا ہے یا ان دونوں صورتوں کے علاوہ سقوط راوی کی کوئی تیسری صورت ہے پہلی صورت کی حدیث کا نام معلق ہے اور دوسری صورت کی حدیث کا نام مرسل ہے اور تیسری صورت کی دو قسمیں بنتی ہیں (۱) دو یا زیادہ راوی ایک ہی جگہ سے اکٹھے ساقط ہوئے ہیں (۲) مختلف جگہ سے دو یا زیادہ راوی ساقط ہوئے ہیں یا صرف ایک ہی۔ پہلی قسم کی حدیث کا نام معضل ہے۔ اور دوسری قسم کی حدیث کا نام منقطع ——— پھر سقوط راوی کی دو قسمیں ہیں (۱) سقوط واضح (۲) سقوط خفی۔ سقوط واضح وہ ہوتا ہے جسے فن حدیث میں مہارت رکھنے والا بھی اور مہارت نہ رکھنے والا بھی بآسانی سمجھ سکے۔ اور سقوط خفی وہ ہوتا ہے جسے ماہر کے سوا دوسرا نہ سمجھ سکے مندرجہ بالا قسمیں سقوط واضح کی تھیں۔ سقوط خفی والی حدیث کو "مدلس" کہا جاتا ہے اور راوی کو اس طرح ساقط کرنا کہ ماہر کے سوا دوسرا نہ سمجھ سکے (بلکہ راوی مدلس کے شیخ الشیخ کو راوی کا شیخ سمجھنے لگے) کا نام تدلیس ہے۔

موضوع۔ متروک۔ معلول۔ مدرج۔ مزید فی متصل الاسانید۔ مضطرب۔ اختلاط وہم۔

حدیث صحیح کی تعریف سے معلوم ہو گیا تھا کہ راوی کا عادل اور تام الضبط ہونا ضروری ہے اگر یہ دونوں وصف موجود نہ ہوں تو وہ راوی مطعون ہوگا۔ اس کے مطعون ہونے کی چند وجہیں ہو سکتی ہیں (۱) راوی کاذب ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات عمداً روایت کرتا ہے جسے آپ نے بیان نہیں فرمایا۔ اس کی روایت کا نام موضوع ہے (۲) راوی متہم بالکذب ہے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ **پہلی صورت**۔ جس حدیث کو اس نے بیان کیا اسے کسی دوسرے نے بیان نہیں کیا اور وہ قواعد معلومہ کے مخالف ہے تو اس شخص پر اس روایت کی وجہ سے کاذب ہونے کی تہمت لگائی جائے گی اسے صراحت کاذب نہ کہا جائے گا **دوسری صورت** جو شخص اپنی روزمرہ کی گفتگو میں بکثرت جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ مشہور ہو چکا ہے اگر یہ حدیث بیان کرے تو اسے اس روایت میں متہم بالکذب کہیں گے اگرچہ صراحت کاذب نہ کہیں گے۔ اس متہم بالکذب کی روایت متروک ہے (۳) راوی فحش غلطیوں اور کثیر خطاؤں کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ (۴) راوی فحش غفلت کا شکار ہوتا رہتا ہے (۵) راوی فاسق ہے۔ فسق فعلی (زنا، شراب وغیرہ)

Marfat.com

اور فسق قولی (غیبت وغیرہ) کا مرتکب ہوتا رہتا ہے ان تینوں کی روایت منکر ہے (علی رأی من لا یشترط فی المنکر قید المخالفۃ شرح نخبۃ الفکر ص۵۹) (۶) راوی کو وہم ہو جاتا ہے کبھی سند حدیث میں کبھی متن حدیث میں یعنی وہ ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ بیان کر دیتا ہے اور ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث کے متن میں داخل کر دیتا ہے وغیرہ۔ تو اگر اس کے وہم پر بذریعہ قرائن و بذریعہ تتبع اسانید اطلاع ہو جائے تو اس کی ایسی حدیث کو معلل کہتے ہیں۔ اس کا نام معلول بھی ہے (۷) راوی اپنے سے بہتر ثقہ حضرات کی مخالفت کرتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں پہلی صورت اسناد میں تبدیلی کر دیتا ہے۔ ایسے اسناد والی حدیث کا نام "مدرج الاسناد" ہے۔ دوسری صورت موقوف کو مرفوع میں درج کر دیتا ہے اس کی ایسی حدیث کا نام "مدرج المتن" ہے تیسری صورت۔ رواۃ کے ناموں میں یا متن حدیث کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر کر دیتا ہے اس کی اس حدیث کا نام مقلوب ہے چوتھی صورت۔ سند میں کسی زائد کو ذکر کر دیتا ہے اس حدیث کا نام مزید فی متصل الاسانید ہے۔ پانچویں صورت۔ دو راویوں نے ایک حدیث کو ایک ہی سند کے ساتھ روایت کیا مگر سند میں ایک جگہ جو نام ایک راوی نے ذکر کیا ہے دوسرے نے اس کی بجائے کوئی دوسرا نام ذکر کر دیا ہے اور ان دونوں میں کسی کو ترجیح بھی نہیں دی جا سکتی ان کی اس حدیث کا نام مضطرب ہے (۸) راوی مجہول ہے پہچاننے میں نہیں آتا نہ اس پر جرح کی جا سکتی ہے نہ تعدیل (۹) راوی بدعتی ہے۔ بدعت اعتقادیہ میں مبتلا ہے اسے شریعت مطہرہ سے عناد نہیں لیکن شبہات کی بنا پر طریقۂ اہل سنت وجماعت سے الگ ہو گیا ہے (۱۰) راوی سیئ الحفظ ہے۔ اس کا حافظہ کمزور ہے اسے حدیثیں بھول جاتی ہیں۔ احادیث مبارکہ کو متن و من محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اس کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت۔ راوی کو حافظے کی کمزوری تمام حالات میں لازم ہے تو اس کی حدیث کا نام عند البعض (شرح نخبۃ ص۳۴) شاذ ہے دوسری صورت پہلے ٹھیک تھا بعد میں سیئ الحفظ ہو گیا تو اس حالت کا نام اختلاط ہے اور وہ خود مختلط ہے پھر اگر سیئ الحفظ کا یا مستور الحال کا یا اسناد مرسل و مدلس کے راوی کا اعتبار طرق و تتبع اسانید کے ذریعہ کوئی معتبر متابع مل جائے تو ان سب کی حدیث "حسن" ہو جائے گی اس جگہ "معتبر" سے مراد وہ راوی ہے جس کا پتہ اعتبار و تتبع کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اگرچہ فی نفسہ سیئ الحفظ وغیرہ پر فوقیت نہ رکھتا ہو۔

Marfat.com

مرفوع ۔ موقوف مقطوع ۔ منتہی
پھر حدیث کی باعتبار منتہائے اسناد کے تین قسمیں ہیں (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح یا حکمی قول صریح یا حکمی فعل صریح یا حکمی تقریر تک اگر سند پہنچے تو اس حدیث کا نام مرفوع ہے (۲) اگر صحابی کے قول فعل تقریر تک سند پہنچے تو اس کا نام موقوف ہے (۳) اگر تابعی کے قول فعل تقریر تک سند پہنچے تو اس کا نام مقطوع ہے ۔ حدیث کے سب سے پہلے راوی کو اس کی سند کا منتہی کہتے ہیں ۔

عوالی ۔ النزول ۔ علیۃ ۔ علو
بعض دفعہ ایک حدیث کی دو سندیں ہوتی ہیں ایک سند کے "رجال" تھوڑے اور دوسری کے زیادہ ہوتے ہیں جس کے کم ہوں اس کا نام عالی اور جس کے زیادہ ہوں اس کا نام نازل ہوتا ہے جس وصف کی بدولت سند عالی یا نازل ہوئی اسے علو یا نزول کہتے ہیں ۔ عالی کی جمع عوالی ہے ۔ پھر اگر یہ سندیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہیں تو علو مطلق اور نزول مطلق کے ساتھ اور اگر ائمۃ الحدیث میں سے کسی ایسے امام تک پہنچتی ہیں جو صفت علیۃ کے مالک ہیں تو علو نسبی اور نزول نسبی کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں ۔ صفت علیۃ سے مراد حافظہ کی پختگی اور فقاہت وغیرہ ہے ۔

مسلسل بالاولیۃ
بعض دفعہ صیغ ادا میں سے ایک صیغے (سمعت یا اخبرنی وغیرہ) پر یا حالات قولیہ میں سے ایک (سمعت فلانا یقول اشھد باللہ وغیرہ) پر یا حالات فعلیہ میں سے ایک (حدثنی فلان وھو اٰخذ بلحیتہ وغیرہ) پر ہر راوی متفق ہوتا ہے تو اس سند کو مسلسل کہا جاتا ہے اور اگر ہر راوی "ھو اول حدیث سمعتہ منہ" پر متفق ہو تو اس کو مسلسل بالاولیۃ کہتے ہیں ۔

رجال ، رواۃ ، وعاۃ ، صحب ، روی یروی اجازۃ ، مناولۃ وجادۃ ، مجاز ۔
جو حضرات حدیث کو بطریق معروف نقل کرتے ہیں انہیں رجال سند اور رواۃ حدیث کہا جاتا ہے ۔ حدیثوں کو اچھی طرح حفظ کر لینے کی وجہ سے انہیں وعاۃ کہا جاتا ہے اور اگر انہوں نے رسول کریم علیہ السلام کی زیارت بھی کی ہو اور آخر دم تک ایمان پر قائم رہے ہوں تو انہیں صحب کہا جاتا

Marfat.com

ہے اور ان کی نقل کردہ حدیث کا ذکر نقل بنقل کی بجائے ردی یردی سے کیا جاتا ہے اس کے لیے یہ شرط ہے کہ طالب کو شیخ سے اذن حاصل ہو۔ اذن دینے کا نام اجازۃ ہے اس کی چند صورتوں میں مناولہ اور وجادہ بھی ہیں۔ مناولہ یہ ہے کہ شیخ اپنی حدیثوں کی کتاب طالب کو دے کر کہے کہ اس میں میری مرویات درج ہیں انہیں میری طرف سے روایت کرنے کی تمہیں اجازت ہے۔ اور وجادہ یہ ہے کہ حدیث کے شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب حدیث کسی شخص کو مل جائے اور وہ پہچان لے کہ یہ کتاب انہیں کی لکھی ہوئی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک صاحب کتاب سے باقاعدہ اجازت روایت حاصل نہ کی ہو صرف کتاب کے ملنے اور خط کے پہچاننے کی بنا پر "اخبرنی یا حدثنی" کہنا جائز نہیں بلکہ "وجدت بخط فلاں" کہے یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا جملہ استعمال کرے۔ اجازت دینے والے شیخ کو مجیز اور اجازت پانے والے تلمیذ کو مجازلہ اور جس کی اجازت دے اسے مجاز بہ کہتے ہیں اور بار اختصار "لہ" اور "بہ" کو حذف بھی کر دیتے ہیں (تدریب الراوی صفحہ ۲۶۷ و ۲۶۸)

صالح۔ جید حدیث کے مقبول ہونے کے لیے راویوں کا مقبول ہونا ضروری ہے اس لیے ماہر علماء جس راوی کو صالح الحدیث یا جید الحدیث یا لاباس بہ کہہ دیں اس کی حدیث مقبول ہوگی۔ صالح اور جید کے الفاظ حدیث صحیح و حسن پر بھی بولے جاتے ہیں (تدریب صفحہ ۱۰۴)

الحافظ۔ الحاکم۔ الحجۃ باصطلاح محدثین اگر کسی شخص کے احاطۂ علم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی لاکھ حدیثیں ہیں تو وہ شخص الحافظ ہے اور تین لاکھ حدیثیں حفظ ہیں تو وہ شخص الحجۃ ہے اور اگر روایت کردہ کل حدیثیں حفظ ہیں ان کے متن بھی سندیں بھی رواۃ کی جرح و تعدیل بھی اور ان کی تاریخ بھی تو وہ شخص الحاکم ہے (حاشیہ خطبہ شرح نخبۃ الفکر)

جامع۔ جوامع۔ سنن۔ مسند۔ معجم۔ مستخرج۔ مستدرک۔ صحاح حدیث کی کتابوں کی مختلف قسمیں ہیں۔
(۱) جامع وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کی حدیثیں پائی جائیں۔ جیسے صحیح بخاری اور جامع ترمذی کہ سیر آداب

Marfat.com

تفسیر و عقائد۔ فتن احکام و شرائط و مناقب۔ جو آمع اس کی جمع ہے۔

۲۔ سنن وہ کتاب ہے جس میں بترتیب ابواب فقہ احکام کی حدیثیں درج ہوں جیسے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ مسند وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام کی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ہر ہر صحابی کی مرویات الگ الگ بیان کی جائیں جیسے مسند امام احمد۔

۴۔ معجم وہ کتاب ہے جس میں اپنے شیوخ کی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ان کی مرویات الگ الگ ذکر کی جائیں جیسے معاجم ثلاثہ للطبرانی۔

۵۔ مستخرج وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسرے شخص کی کتاب حدیث میں درج شدہ حدیثوں کی ایسی زائد سندیں بیان کی جائیں جن میں اس کے مصنف کا ذکر نہ آئے۔ جیسے مستخرج ابوعوانہ۔ یہ صحیح مسلم پر مستخرج ہے۔

۶۔ مستدرک وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی شرط کے موافق حدیثیں بیان کی جائیں جنہیں اس کے مصنف نے بیان نہیں کیا جیسے مستدرک علی الصحیحین للحاکم

۷۔ صحاح وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین نے صرف صحیح حدیثوں کے درج کرنے کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

مخرج تخریج سے ماخوذ ہے جس کے معنے اخذ و استنباط کے ہیں (طحطاوی علی المراقی صفحہ ۲۰۱) مخرج سے مراد وہ شخص ہے جس نے اپنے شیوخ سے اخذ کردہ احادیث مع السندات جمع کی ہوں جیسے امام بخاری و امام مسلم (علیہما الرحمۃ والرضوان)

۱۶؎ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یہ الفاظ کہے تھے۔ ترجمہ یہ ہے "آپ بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ ضرورت مندوں کی ضرورت کما کر پوری کرتے ہیں۔ راہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد دیتے ہیں" (بخاری شریف صفحہ ۳ ج ۱) اور بعینہٖ یہی الفاظ ابن الدغنہ نے سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں عرض کیے تھے (بخاری شریف صفحہ ۵۵۲) مترجم غفرلہ

۱۷؎ محافظ کتب حرم حضرت مولانا سید اسماعیل کو اور سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ حضرت مولانا

Marfat.com

الشیخ صالح کمال (علیہما الرحمۃ والرضوان) کو اعلیٰ حضرت سے اور اعلیٰ حضرت کو ان دونوں سے جو محبت وعقیدت تھی اس کا اندازہ درج ذیل واقعات سے بھی لگایا جاسکتا ہے جنہیں خود اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان نے بیان کیا۔

پہلی ملاقات بعد فراغ مناسک حج، کتب خانۂ حرم محترم کی حاضری کا شغل رہا۔ پہلے روز جو حاضر ہوا۔ حامد رضا خاں ساتھ تھے۔ محافظ کتب حرم ایک وجیہہ جمیل عالم نبیل مولانا سید اسماعیل تھے۔ یہ پہلا دن ان کی زیارت کا تھا۔ یہ حضرت مثل دیگر اکابر مکہ مکرمہ اس فقیر سے غائبانہ خلوص تام رکھتے تھے جس کا سبب میرا فتوی مسمی بہ "فتاوی الحرمین لرجف ندوۃ المین" تھا۔ کہ سات برس پہلے ۱۳۱۶ھ میں روندوہ کے سلسلے اٹھائیس سوال وجواب پر مشتمل جسے میں نے بیس ۲۰ گھنٹے سے کم میں لکھا تھا اور بذریعہ بعض حجاج خادمان دین ان حضرات کے حضور پیش ہوا۔ اور انہوں نے اپنی گراں بہا تقریظات سے اسے مزین فرمایا اور فقیر کو بے شمار اعلیٰ اعلیٰ درجے کے کلمات دعا وثنا کا شرف دیا۔ اور وہ مع ترجمہ ایک مبسوط کتاب ہو کر بمبئی ۱۳۱۷ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکا تھا۔ اس وقت سے مولیٰ عزوجل نے اس ذرۂ بے مقدار کی کمال محبت ووقعت ان جلیل قلوب میں ڈال دی تھی۔ مگر ملاقات ظاہری نہ ہوئی تھی۔ حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کے لیے نکلوائیں حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی؟ مولانا نے فرمایا۔ یہاں کے علماء نے جواز پر فتویٰ دیا ہے۔ حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ مجھ سے استفسار ہوا۔ میں نے کہا۔ خلاف مذہب ہے۔ مولانا سید صاحب نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو "علیہ الفتوی" لکھا ہے۔ میں نے کہا ممکن کہ روایت جواز ہو مگر "علیہ الفتوی" ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کتاب لے آئے۔ مسئلہ نکلا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گذارش کی تھی یعنی اس میں "علیہ الفتوی" کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے حامد رضا خاں سے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اور حامد رضا خاں کو بھی نہ جانتے تھے مگر اس وقت گفتگو انہیں سے ہو رہی تھی۔ لہٰذا ان سے پوچھا انہوں نے میرا نام لیا۔ نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بے تابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے پھر تو بحمد اللہ تعالیٰ وداد نے کمال ترقی کی (الملفوظات صفحہ ۸ ج ۲)

Marfat.com

آپ کا آنا اللہ کی رحمت تھا

سُننے میں آیا وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں۔ جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزرا ریاست دیگر اہل ثروت بھی ہیں۔ حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔ میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹے تک اسے آیات و احادیث و اقوال آئمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔ اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی چپکے اٹھے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور کاغذ نکال لائے جس پر مولوی سلامت اللہ صاحب رام پوری کے رسالہ "اعلام الاذکیاء" کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيئ عليم" لکھا، چند سوال تھے اور جواب کی چار سطریں ناتمام اٹھالائے۔ مجھے دکھایا اور فرمایا۔ تیرا (آپ کا) آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جاچکا۔ میں حمد الٰہی بجالایا (ملفوظات صفحہ ۹ ج ۲)

علم غیب کے متعلق پانچ سوال

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے بعد نماز عصر میں کتب خانے کے زینے پر چڑھ رہا ہوں پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولانا شیخ صالح کمال ہیں۔ بعد سلام و مصافحہ دفتر کتب خانہ میں جا کر بیٹھے۔ وہاں حضرت مولانا سید اسماعیل اور ان کے نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفےٰ اور ان کے والد ماجد مولانا سید خلیل اور بعض حضرات بھی کہ اس وقت یاد نہیں تشریف فرما ہیں حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے۔ (یہ وہی سوال ہیں جن کا جواب مولانا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرما دیا) مجھ سے فرمایا۔ یہ سوال وہابیہ نے حضرت سیدنا کے ذریعہ پیش کیے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے (سیدنا وہاں شریف مکہ کو کہتے ہیں کہ اس وقت شریف علی پاشا تھے) میں نے مولانا سید مصطفےٰ سے گذارش کی کہ قلم دوات دیجیے حضرت مولانا شیخ کمال و مولانا سید اسماعیل و مولانا سید خلیل

Marfat.com

سب اکابر نے کہ تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب ہو کہ خبیثوں کے دانت کھٹے ہوں۔ میں نے عرض کی اس کے لیے قدرے مہلت چاہیئے۔ دو گھڑی دن باقی ہے۔ اس میں کیا ہو سکتا ہے۔ حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا۔ کل سہ شنبہ، پرسوں چہارشنبہ ہے۔ ان دو روز میں ہو کہ پنج شنبہ کو مجھے مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کر دوں میں نے اپنے رب عزوجل کی عنایت اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا۔ بفضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے کتاب کی تکمیل تبییض سب پوری کرادی "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" اس کا تاریخی نام ہوا اور پنج شنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہنچا دی گئی (ملفوظات صفحہ ۹ تا ۱۱ ج ۲)

وہ علم ظاہر کیا جو ہمارے خواب میں بھی نہ تھا

شام سے نصف شب تک کہ عربی گھڑیوں میں چھ بجتے ہیں شریف علی پاشا کا دربار ہوتا تھا۔ حضرت مولانا صالح کمال نے دربار میں کتاب (الدولۃ المکیۃ) پیش کی اور علی الاعلان فرمایا: "اس شخص نے وہ علم ظاہر کیا جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہماری خواب میں بھی نہ تھا" حضرت شریف نے کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔ دربار میں دو وہابی بھی بیٹھے تھے۔ ایک احمد فقیہ کہلاتا، دوسرا عبدالرحمن اسکوبی۔ انہوں نے مقدمہ کتاب کی آمد ہی سن کر سمجھ لیا کہ یہ کتاب رنگ بدل دے گی۔ شریف ذی علم ہیں۔ مسئلہ ان پر منکشف ہو جائے گا۔ لہٰذا چاہا کہ سننے نہ دیں بحث میں الجھا کر وقت گزار دیں۔ کتاب پر کچھ اعتراض کیا حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جواب دیا۔ آگے بڑھے انہوں نے پھر ایک مہمل اعتراض کیا۔ حضرت مولانا نے جواب دیا اور فرمایا۔ کتاب سن لیجئے۔ پوری کتاب سننے سے پہلے اعتراض بے قاعدہ ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آتے اور نہ ہو تو میں جواب کا ذمہ دار ہوں۔ اور مجھ سے نہ ہو سکا تو مصنف موجود ہے۔ یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کیا۔ کچھ دور پہنچے تھے انہیں الجھانا مقصود تھا پھر معترض ہوئے۔ اب حضرت مولانا نے حضرت شریف سے کہا کہ سیدنا حضرت کا حکم ہے کہ میں کتاب پڑھ کر سناؤں اور یہ (وہابی) جابجا بیچ میں الجھتے ہیں۔ حکم ہو تو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا حکم ہو تو کتاب سناؤں۔ شریف نے فرمایا "اِقْرَأْ" آپ پڑھیے۔ اب ان کی "ہاں" "کون" "نا" کر سکتا تھا۔ معترضوں کا منہ مارا گیا

Marfat.com

اور مولانا کتاب سناتے رہے۔ اس کے دلائل قاہرہ سن کر مولانا شریف نے بآواز بلند فرمایا "اَللّٰہُ یُعْطِیْ وَ ھٰؤُلَاءِ یَمْنَعُوْنَ" یعنی اللہ تو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور یہ وہابیہ منع کرتے ہیں (ملفوظات صفحہ ۱۱ تا ۱۲ ج ۲)

سید جلیل کا جلال سیادت

اصل کتاب (الدولۃ المکیۃ) سے متند تقریظیں مکہ معظمہ کے علماء کرام نے لیں اور تمام مکہ معظمہ میں کتاب کا شہرہ ہوا۔ وہابیہ پر اوس پڑگئی۔ بفضلہ تعالیٰ سب کے سب ٹھنڈے ہوگئے۔ گلی کوچہ میں مکہ معظمہ کے لڑکے ان سے تمسخر کرتے کہ اب کچھ نہیں کہتے۔ اب وہ جوش کیا ہوئے۔ اب وہ مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا۔ تمہارا کفر و شرک تمہیں پر پلٹا۔ وہابیہ کہتے۔ اس شخص نے کتاب میں منطق تقریریں بھر کر شریف پر جادو کر دیا۔ مولیٰ عزوجل کا فضل، حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم کہ علماء کرام نے کتاب پر دھوم دھامی تقریظیں لکھنی شروع کیں۔ وہابیہ کا دل جلتا اور بس نہ چلتا۔ آخر اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح فریب کر کے تقریظات تلف کر دی جائیں۔ ایک جگہ جمع ہوئے اور حضرت مولانا شیخ ابوالخیر میرداد سے عرض کی کہ ہم بھی کتاب پر تقریظیں لکھنا چاہتے ہیں۔ کتاب ہمیں منگوا دیجئے۔ وہ سیدھے مقدس بزرگ ان کے فریبوں کو کیا جانیں۔ اپنے صاحبزادے مولانا عبداللہ میرداد کو میرے پاس بھیجا۔ یہ صاحب مسجد حرام کے امام ہیں اور اسی زمانے میں فقیر کے ہاتھ پر بیعت فرما چکے تھے۔۔۔۔ میں اس وقت کتب خانہ حرم شریف میں تھا۔ حضرت مولانا اسماعیل کو اللہ عزوجل جنات عالیہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت عطا فرمائے۔ قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں نہایت ترشی اور جلال سیادت سے فرمایا کہ کتاب ہرگز نہ دی جائے گی جو تقریظیں لکھنی ہوں لکھ کر بھیج دو۔ میں نے گذارش بھی کی کہ حضرت مولانا ابوالخیر منگاتے ہیں اور ان کے صاحب زادے لینے آئے ہیں اور ان کا جو تعلق فقیر سے ہے آپ کو معلوم ہے۔ فرمایا جو لوگ وہاں جمع ہیں ان کو میں جانتا ہوں وہ منافقین (وہابیہ) ہیں مولانا ابوالخیر کو انہوں نے دھوکہ دیا ہے۔ یوں اس عالم نبیل سید جلیل کی برکت سے کتاب بحمد اللہ تعالیٰ محفوظ رہی۔ وللہ الحمد (ملفوظات صفحہ ۱۲ ج ۲)

نائب الحرم۔ احمق سفیہ مخصوم

جب وہابیہ کا یہ مکر بھی نہ چلا اور مولانا شریف کے

Marfat.com

یہاں سے بحمدہ تعالیٰ ان کا منہ کالا ہوا - ایک ناخواندہ جاہل کہ نائب الحرم کہلاتا دا سے کسی طرح اپنے موافق کیا - احمد راتب پاشا اس زمانہ میں گورنر مکہ معظمہ تھے - آدمی ناخواندہ مگر دیندار - ہر روز بعد عصر طواف کرتے - خیال کیا کہ شریف ذی علم ہے کتابیں سن کر معتقد ہو گئے یہ بے پڑھا فوجی آدمی ہمارے بھڑکائے سے بھڑک جائے گا - ایک روز بعد طواف سے فارغ ہوئے ہیں کہ نائب الحرم نے ان سے گذارش کی "ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت لوگوں کے عقیدے بگاڑ دیے ہیں اور اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے . . . . اور اکابر علماء مکہ مثل شیخ العلماء سید محمد سعید بابصیل و مولانا شیخ صالح کمال و مولانا ابو الخیر میرداد اس کے ساتھ ہو گئے ہیں - مولیٰ تعالیٰ کی شان کہ یہ واقعی بات جو اس نے مجبورانہ کہی اس پر الٹی پڑی - پاشا نے بکمال غضب ایک چپت اس کی گردن پر جمائی اور کہا - یَا خَبِیْثُ ابْنَ الْخَبِیْثِ یَا کَلْبُ ابْنَ الْکَلْبِ اِذَا کَانَ هٰؤُلَاءِ مَعَهٗ فَهُوَ یُفْسِدُ اَمْ یُصْلِحُ (اے خبیث ابن خبیث اے کلب ابن کلب جب یہ اکابر اس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالے گا یا اصلاح کرے گا) اس روز سے مولانا سید اسماعیل وغیرہ اسے نائب الحرم (حرم کا لٹیرا) کہتے اور احمد فکیہ کو احمق سفیہ (بے وقوف نادان) اور ایک اور مخالف معصوم کو مخصوم (دشمن) مولانا شریف کا دربار مہذب دربار تھا وہاں وہابیہ کو مہذب ذلت پہنچی - یہ ایک جنگی فوجی ترک کا سامنا تھا - اس طریقے کی ذلت پائی (ملفوظات صفحہ ۱۳ ج ۲)

تمام علماء ملنے آئے ہیں وہ کیوں نہیں آتے

مکہ معظمہ میں بنام علم کوئی صاحب ایسے نہ تھے جو فقیر سے ملنے نہ آئے ہوں سوا شیخ عبداللہ بن صدیق بن عباس کے کہ اس وقت مفتی حنفیہ تھے اور وہاں مفتی حنفیہ کا منصب شریف سے دوسرے درجے میں سمجھا جاتا ہے - اپنے منصب کی جلالت قدر نے انہیں فقیر غریب الوطن کے پاس آنے سے روکا - اپنے ایک شاگرد خاص کو فقیر کے پاس بھیجا کہ حضرت مفتی حنفیہ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں - مولانا سید اسماعیل اس وقت میرے پاس بیٹھے تھے - میں نے چاہا کہ حاضری کا وعدہ کر دوں مگر اللہ اعلم حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم نے ان اکابر کے دل میں اس ذرۂ بے مقدار کی کیسی وقعت ڈال دی تھی فوراً روکا اور فرمایا - واللہ یہ نہ ہو گا - تمام علماء ملنے آئے ہیں وہ کیوں نہیں آتے - ہیں

Marfat.com

ان کی قسم کے سبب مجبور رہا (ملفوظات صفحہ ۱۸ ج ۲)

پلنگ پر میں فرش پردہ

محترم شریف مجھے تقریباً بخار ہی میں گزرا۔ اسی حالت میں علماء کرام کو اجازات لکھی جاتیں اور اسی حالت میں "کفل الفقیہہ" تصنیف ہوا۔ وہاں پلنگ کا بھی رواج نہیں۔ بالاخانوں میں زمین پر فرش ہیں۔ اس پر سوتے ہیں مگر حضرت سید اسماعیل وحضرت مولانا شیخ صالح کمال (رحمہما اللہ تعالیٰ) نے میرے لیے ایک عمدہ پلنگ منگوا دیا تھا۔ ایام مرض میں میں اس پر ہوتا اور علماء عظماء عیادت کو آتے اور فرش پر تشریف رکھتے۔ میں اس سے نادم ہوتا۔ ہر چند چاہتا کہ نیچے اتروں مگر قسموں سے مجبور فرماتے (ملفوظات صفحہ ۲۰ ج ۲)

فیصلوں کے مسئلے

حضرت مولانا شیخ صالح کمال کو اللہ تعالیٰ جنات عالیہ عطا فرمائے باآں فضل وکمال کہ میرے نزدیک مکہ معظمہ میں ان کے پائے کا دوسرا عالم نہ تھا۔ اس فقیر حقیر کے ساتھ غایت اعزاز بلکہ ادب کا برتاؤ رکھتے۔ بار بار کے اصرار کے ساتھ مجھ سے اجازت نامہ لکھوایا جسے میں نے ادباً کئی روز ٹالا۔ جب مجبور فرمایا لکھ دیا۔ تین تین پہر میری ان کی مجالست ہوتی اور اس میں سوا مذاکرات علمیہ کے کچھ نہ ہوتا۔ جس زمانہ میں قاضی مکہ معظمہ رہے تھے اس وقت کے اپنے فیصلوں کے مسئلے دریافت فرماتے۔ حقیر جو بیان کرتا اگر ان کے فیصلہ کے موافق ہوتا بشاشت وخوشی کا اثر چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا اور مخالف ہوتا تو ملال و کبیدگی ــــ اور یہ سمجھتے کہ مجھ سے حکم میں لغزش ہوئی (ملفوظات صفحہ ۲۱ ج ۲)

مکبرین کے نغمات مفسد نماز ہیں

مجھے بھی ان دونوں صاحبوں (مولانا صالح کمال مولانا اسمٰعیل علیہما الرحمہ) کے کرم کے سبب ان سے کمال بے تکلفی۔ ہر قسم کی بات گزارش کر دیتا۔ ایک بار میں نے کہا مؤذنوں نے یہ جو اذان واقامت وتکبیرات انتقال میں نغمات ایجاد کیے ہیں آپ حضرات ان سے منع نہیں فرماتے؟ فتح القدیر میں مبلغ (یعنی مکبر) کے نغموں کو مفسد نماز لکھا ہے اور یہ کہ اس کی تکبیرات پر جو مقتدی رکوع وسجود وغیرہ افعال نماز کرے گا۔ اس کی نماز نہ ہوگی۔ فرمایا۔ حکم یہی ہے۔ مگر ان پر علماء کا بس نہیں یہ جانب سلطنت سے ہیں (ملفوظات صفحہ ۲۱ ج ۲)

Marfat.com

فتح القدیر کی یہ عبارت "باب الامامت" میں زیر مسئلہ یصلی القائم خلف القاعد لکھی ہے خلاصہ
یہ ہے کہ فی زمانہ مکبرین بلاضرورت چلاتے ہیں جس وجہ سے اللہ اکبر کے دونوں ہمزوں پر اور با
پر "مد" پیدا ہوجاتی ہے اور معنے بگڑ جاتے ہیں۔ اگر مد پیدا نہ ہو تو ان کا بلا ضرورت زیادہ چلانا
صرف نغمات کو خوب صورت بنانے کے لیے ہوتا ہے۔ تاکہ لوگ ان کے محسنِ صوت وحسنِ نغمات کی
داد دیں اور یہ دونوں وجہیں عبادت سے غیر متعلق ہونے کی وجہ سے مفسد نماز ہیں -
(فتح القدیر نولکشور صفحہ ۱۵۱ ج ۱)

مترجم عفرلہ کہتا ہے کہ مکبرین (جو شریک نماز ہیں) کی چیخ و پکار سے جب ان لوگوں کی نمازیں
فاسد ہوجاتی ہیں جن تک اماموں کی اصل آواز نہیں پہنچ سکتی تو وہ علماء جو نمازوں کے بڑے
بڑے اجتماعوں پر صالح مکبرین پر اکتفا کر کے سنت صدیقیہ کو زندہ رکھتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر کی بے جا
چیخ و پکار سے بچتے اور بچاتے ہیں۔ ان کی اس احتیاط کی داد دینی چاہیے۔ نماز چونکہ اہم ترین
عبادت ہے اس لیے یہاں احتیاط ہی انسب و الیق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو (بمطابق حدیث
"البرکۃ مع اکابرکم" (الجامع الصغیر صفحہ ۱۲۷۔ الترغیب والترھیب صفحہ ۵۹ ج ۱)
اپنے اکابر کی محبت بخشے۔

ایک جمعہ میں خطیب کے قریب تھا۔ اس نے خطبہ میں پڑھا
اَللّٰھم ھذا منکر وَارْضَ عَنْ اَعْمَامِ نَبِیِّکَ الْاَطَایِبِ حَمْزَۃَ وَ
اَلْعَبَّاسِ وَاَبِیْ طَالِبٍ یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی۔ پہلی بار کی حاضری میں نہ تھی۔ اور بہ
مداھنۃ جانب حکومت سے تھی۔ اسے سنتے ہی فوراً میری زبان سے بآواز بلند نکلا اَللّٰھم
ھذا منکر" کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ
بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف
الایمان۔ فقیر بتوفیق رب کریم یہ حکم احکم بروجہ اوسط بجا لایا۔ اور مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ کسی
کو تعرض کی جرأت نہ ہوئی۔ فرضوں کے بعد ایک اعرابی نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا رَأَیْتَ تم نے
دیکھا۔ میں نے کہا رَأَیْتُ ہاں دیکھا۔ کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور
تشریف لے گئے۔ ان دونوں اکابر علماء نے ہماری مجلس خلوت میں اس کی مبارک باد دی کہ اس ردِ منکر

Marfat.com

پر کوئی معترض نہ ہوا اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایسے امور ہیں کہ جانب حکومت سے ہیں، سکوت شایاں ہے (ملفوظات صفحہ ۲۱ ج ۲)

التزاماً تشریف لاتے فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا۔ مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسماعیل کے پاس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ یہ حضرات اور باقی تمام حضرات فرودگاہ فقیر پر تشریف لایا کرتے صبح سے نصف شب کے قریب تک ملاقاتوں ہی میں وقت صرف ہوتا۔ مولانا شیخ صالح کمال کی تشریف آوری کی تو گنتی نہیں اور مولانا سید اسماعیل التزاماً روزانہ تشریف لاتے۔ خصوصاً ایام علالت میں کہ یکم محرم ۱۳۲۴ھ سے سلخ محرم تک مسلسل رہی۔ دن میں دو بار بھی تشریف لاتے اور ایک بار کا آنا تو ناغہ ہی نہ ہوتا (ملفوظات صفحہ ۱۷ ج ۲) مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ:۔

حضرت مولانا صالح بن کمال علیہ الرحمہ ان دنوں مسجد حرام شریف میں خطیب و اعلیٰ مدرس تھے اور اس سے پہلے مفتی الاحناف (کما ھو مصرح فی تقریظہ علی الدولۃ المکیۃ المطبوع فی کراتشی صفحہ ۲۸)

نَعُوْدُ ثُمَّ نَعُوْدُ ثُمَّ نَعُوْدُ ثُمَّ یَکُوْنُ میں نے جناب سید مصطفےٰ خلیل برادر حضرت مولانا سید اسماعیل سے کہا هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ مِنْ هَزْمَةِ جِبْرِیْلَ آپ کے پاس سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ٹھوکر کا کچھ بقیہ ہے؟ سید زادے نے فرمایا نَعَمْ اور کٹورے میں زمزم شریف لائے میں اسے ضعف کے سبب بیٹھا ہی ہوا پی رہا تھا۔ آنکھیں نیچی تھیں جب نظر اٹھائی دیکھا تو وہ سید جلیل مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ یہاں تک کہ کٹورا میں نے انہیں دیا۔ یہ حال ان معظم و معزز بندگان خدا کے ادب و اجلال کا تھا۔ بایں ہمہ شدت مرض و شوق مدینہ طیبہ میں جب وہ جملہ میں نے کہا کہ روضۂ انور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دم نکل جائے۔ دونوں (صالح کمال اور سید اسماعیل علیہما الرحمۃ) علماء کرام کا غصہ سے رنگ متغیر ہوگیا اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا۔ ہرگز نہیں بلکہ نَعُوْدُ ثُمَّ نَعُوْدُ ثُمَّ یَکُوْنُ تو روضۂ انور پر اب حاضر

Marfat.com

ہو پھر حاضر ہو پھر حاضر ہو پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے (ملفوظات صفحہ ۲۲ ج ۲)

قیام کا سامان

وہ حضرات علماء بہت اس کے متمنی رہتے کہ کسی طرح میرا وہاں (مکہ معظمہ میں) قیام زیادہ ہو۔ حضرت مولانا سید اسماعیل نے فرمایا۔ یہ یہاں کی شدت گرمی تمہارے (آپ کے) لیے باعث تپ ہے۔ طائف شریف میں موسم نہایت معتدل اور وہاں میرا مکان بہت پرُفضا ہے چلیے گرمی کا موسم وہاں گذاریں۔ میں نے گذارش کی کہ اس حالت مرض میں قابلیت سفر ہو تو سرکار اعظم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہی کی حاضری ہو۔ ہنس کر فرمایا کہ میرا مقصود یہ تھا کہ چند مہینے وہاں تنہائی میں رہ کر تم (آپ) سے کچھ پڑھتے کہ یہاں تو آمدرشد کے ہجوم سے تمہیں (آپ کو) فرصت نہیں۔ مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا۔ "اجازت ہو تو ہم یہاں تمہاری (آپ کی) شادی کی تجویز کریں۔ میں نے کہا وہ کنیز بارگاہِ الٰہی جسے میں اس کے دربار میں لایا اور اس نے مناسک حج ادا کیے۔ کیا اس کا بدلہ یہ ہی ہے کہ میں اسے یوں محروم کردوں۔ فرمایا۔ ہمارا خیال یہ تھا کہ یوں یہاں تمہارے (آپ کے) قیام کا سامان ہو جاتا (ملفوظات صفحہ ۲۳ ج ۲)

فرض عصر اپنی جماعت سے

نماز صبح کے سوا.... باقی چاروں نمازیں سب سے پہلے مصلائے حنفی پر ہوتی ہیں۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وقت عصر دومثل سایہ گزر کر ہے۔ اس کے بعد نماز حنفی ہوتی۔ اس کے بعد باقی تینوں مصلوں پر۔ وہ لوگ اپنے لیے اسے بہت تاخیر سمجھتے۔ آخر کوشش کرکے حنفیہ سے یہ کرایا کہ تمام عصر مطابق قول صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مثل اول کے شروع میں پڑھ لیں۔ اس بار کی حاضری میں یہ جدید بات دیکھی۔ اگرچہ کتب حنفیہ میں یہاں قول صاحبین پر بھی بعض نے فتویٰ دیا مگر اَصَحّ وَ اَحْوَط وَ اَقْدَم قول سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا جس کی تفصیل جلیل میرے رسالہ "اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی قول الامام" میں ہے۔

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ فَصَدِّقُوهُ ۔ فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَ الْإِمَامُ

ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی ۔ میں اس بار جماعت عصر میں بنیت نفل شریک ہو جاتا اور فرض عصر مثل دوم کے بعد میں اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال اور حضرت مولانا سید اسماعیل و دیگر بعض محتاطین حنفیہ اپنی جماعت سے پڑھتے ۔ جس میں وہ حضرات امامت پر اس فقیر کو مجبور فرماتے (ملفوظات صفحہ ۲۴ ج ۲)

وحشی کبوتر بھی لحاظ کرتے ہیں پہلے شیخ عمر حسبی کا مکان کرایہ پر لیا تھا پھر سید عمر رشیدی ابن سید ابوبکر رشیدی اپنے مکان پر لے گئے ۔ بالاخانے کے دروازہ وسطانی پر میری نشست تھی دروازوں پر جو طاق تھے، بائیں جانب کے طاق میں وحشی کبوتروں کا ایک جوڑا رہتا ۔ وہ تنکے لاتے اور گرایا کرتے ۔ اس طرف کے بیٹھنے والوں پر گرتے ۔ جب علالت میں میرے لیے پلنگ لایا گیا ۔ وہ اس در کے سامنے بچھایا گیا کہ تشریف لانے والوں کے لیے جگہ وسیع رہے ۔ اس وقت سے کبوتروں نے وہ طاق چھوڑ کر دروازہ وسطانی کے طاق میں بیٹھنا شروع کیا کہ اب جو وہاں بیٹھتے ان پر تنکے گرتے ۔ مولانا سید اسماعیل نے فرمایا ۔ وحشی کبوتر بھی حضرت آپ کا لحاظ کرتے ہیں ۔ میں نے عرض کی صَالَحْنَاهُمْ فَصَالَحُونَا ہم نے ان سے صلح کی تو انہوں نے بھی ہم سے صلح کی (ملفوظات صفحہ ۲۴ ج ۱)

بریلی میں زمزم کے پیسے پورے تین مہینے کے قیام مکہ معظمہ میں میں نے حساب کیا تو تقریباً چار من زمزم شریف میرے پینے میں آیا ہوگا ۔ حضرت مولانا سید اسماعیل کو اللہ تعالیٰ جنات عالیہ نصیب فرمائے ۔ میری واپسی حج کے چند سال بعد جب ۱۳۲۵ھ میں مجھ سے ملنے (بریلی) آئے ہیں اور میرے شوق زمزم کا ذکر ہوا فرمایا کہ ہر مہینے اتنے ٹنک پیسے بھیج دیا کروں گا کہ تمہارے ایک مہینے کے صرف کو کافی ہوں مگر میاں سے جاتے ہی انہیں سفر باب عالی کی ضرورت ہوئی اور مشیت الٰہی کہ وہیں انتقال فرمایا (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ)

(ملفوظات صفحہ ۲۰ ج ۲

Marfat.com

۱۸ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ فضائل مع دیگر فضائل کثیرہ کے بخاری شریف صفحہ ۵۳۱ ج ۱ - مسلم شریف صفحہ ۲۹۲ ج ۲ - ترمذی شریف صفحہ ۲۲۲ ج ۲ - المستدرک للحاکم صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹ ج ۳ - مشکوٰۃ باب جامع المناقب الاستیعاب صفحہ ۳۱۶ ج ۲ - علی ھامش الاصابۃ والاصابۃ صفحہ ۳۶۸ ج ۲ وغیرہا کتب معتبرہ میں مذکور ہیں - شیخ قاموس (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کنیف لقب ابن مسعود لقبہ عمر تشبیھا بوعاء الراعی (قاموس صفحہ ۶۱۲) غیر مقلدین کے پیشوا میاں نذیر حسین دہلوی کے رسالہ "معیار الحق" کا رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے فرمایا - ابن عمر و انس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبداللہ بن مسعود تک رسائی نہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ وہی ابن مسعود ہیں جن کی نسبت حدیث میں ہے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فتمسکوا بعھد ابن ام عبد ان کے عہد کو لازم پکڑو - رواہ الترمذی عنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مرقاۃ میں ہے اسی لیے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی روایت و قول کو خلفاء اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں - یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ان اشبہ الناس دلاً وسمتا وھدیا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابن ام عبد .... بے شک چال ڈھال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رواہ البخاری والترمذی والنسائی) یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف ملئ علما ایک گٹھڑی ہیں علم سے بھری ہوئی، نہایت یہ کہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی ما رضی لھا ابن ام عبد (میں نے اپنی امت کے لیے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اس کیلئے پسند کرے) رواہ الحاکم بسند صحیح لاجرم ہمارے ائمہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے نزدیک خلفاء اربعہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام (علیہم الرضوان) سے علم و فقاہت میں زائد ہیں - مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے ھو عند ائمتنا افقہ الصحابۃ بعد الخلفاء الاربعۃ (فتاوی رضویہ صفحہ ۳۰۳ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

Marfat.com

ف ۱۹ مجیز محترم سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے اپنی تاریخ ولادت اور تاریخ وصال رب ذوالجلال کی آیات مبارکہ سے بھی استخراج فرمائیں ۔ فرماتے ہیں میری تاریخ ولادت اس آیت سے نکلتی ہے اُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ سنہ ۱۲۷۲ھ (سورۃ المجادلۃ رکوع ۳)

ترجمہ : ۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ۔

اور وفات سے چار ماہ بائیس دن پہلے اس دوسری آیت سے تاریخ وصال نکالی ۔
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ (سورۃ الدھر رکوع ۱) سنہ ۱۳۴۰ھ

ترجمہ : ۔ اور ان پر (جنت میں) چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا ۔

ف ۲۰ قال المترجم ۔ اس ارشاد گرامی کی کچھ برکتیں درج ذیل واقعات سے مشاہدہ کی جاسکتی ہیں : ———

ڈاکٹر ضیاء الدین کا استفادہ

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ..... ایک خط جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج کا حضور (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں بایں مضمون آتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو ریاضی میں تقریباً ہر ولائت کی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کئے ہوئے ہیں عرصے سے حضور کی ملاقات کے مشتاق ہیں چونکہ ایک جنٹلمین انگریزی وضع قطع کے آدمی ہیں اس لیے آتے ہوئے جھجکتے ہیں مگر اب میرے کہنے اور اپنے اشتیاق ملاقات سے آمادگی ظاہر کی ہے ۔ قیام نواب ضمیر احمد صاحب کے بنگلہ پر ہوگا ۔ لہٰذا اگر وہ پہنچیں تو انہیں باریابی کا موقع دیا جائے ۔ حضور (اعلیٰ حضرت) نے مولانا صاحب کو جواب بھیج دیا کہ وہ بلاتکلف تشریف لے آئیں ۔ فقیر منتظر رہے گا ..... دو چار روز کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نواب صاحب کے بنگلہ سے اطلاع کی کہ میں پانچ بجے حاضر خدمت ہوں گا ۔ چنانچہ وقت مقررہ پر موٹر آگیا ۔

موزوں پر مسح

(میں اور برادرم قناعت علی) ہم دونوں اس وقت موجود تھے ڈاکٹر صاحب کو اندر بلایا گیا ۔ شاید نماز عصر ہونے والی تھی ۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی

Marfat.com

وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا مگر نماز پڑھنے کے وقت موزے اتار ڈالے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے ان سے پھر پیروں کو دُھلوایا۔

طفل مکتب

بعد نماز کچھ باہمی گفتگو رہی۔ حضور (اعلیٰ حضرت) نے اپنا ایک قلمی رسالہ جس میں اکثر اشکال مثلث اور دوائر کے بنے تھے ڈاکٹر صاحب کو دکھایا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب نہایت حیرت اور استعجاب سے اسے دیکھ رہے تھے اور بالآخر فرمایا۔ میں نے اس علم کو حاصل کرنے میں غیر ممالک کے اکثر سفر کیے مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں۔ میں تو اپنے آپ کو بالکل طفل مکتب سمجھ رہا ہوں۔

سرکار رسالت (علیہ السلام) کا کرم

مولانا یہ تو فرمایئے آپ کا اس فن میں استاد کون ہے حضور (اعلیٰ حضرت) نے ارشاد فرمایا۔ میرا کوئی استاد نہیں ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے صرف چار قاعدے جمع، تفریق، ضرب تقسیم محض اس لیے سیکھے تھے کہ ترکہ کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ شرح چغمینی شروع کی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا۔ کیوں اپنا وقت اس میں صرف کرتے ہو۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیے جائیں گے چنانچہ یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مکان کی چار دیواری کے اندر بیٹھا خود ہی کرتا رہتا ہوں۔ یہ سب سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کرم ہے۔

کسور اعشاریہ

اس کے بعد کسور اعشاریہ متوالیہ کی قوت کا تذکرہ آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے.... فرمایا کہ تیسری قوت تک ہے۔ اس پر حضور (اعلیٰ حضرت) نے میرے اور قناعت علی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے یہ دو بچے بیٹھے ہیں انہیں جس قوت کا آپ سوال دے دیں یہ حل کر دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب متحیر ہو کر ہم دونوں کو دیکھنے لگے (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۵۱)

سوال اور جواب

قال المترجم۔ ڈاکٹر صاحب کے دل میں اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی ملاقات کا شوق جن وجوہ کی بنا پر پیدا ہوا تھا ان میں سے ایک وجہ حضرت ملک العلماء بہاری علیہ الرحمت نے بایں الفاظ بیان فرمائی "ایک مرتبہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے علم المربعات کا ایک سوال اخبار دبدبۂ سکندری رام پور میں شائع کیا کہ کوئی

Marfat.com

ریاضی داں صاحب اس کا جواب دیں .... اعلیٰ حضرت نے جب اس سوال کو ملاحظہ فرمایا تو اسی وقت اس کا جواب تحریر فرمایا اور ساتھ ساتھ اسی فن کا ایک سوال بھی جواب کے لیے تحریر فرمایا اور مجھے حکم ہوا کہ اس کی ایک نقل رکھ لی جائے۔ میں اس زمانہ میں اعلیٰ حضرت کا رسالہ "الموھبات فی المربعات" نقل کر رہا تھا۔ اس لیے کچھ دلچسپی تھی۔ جب وہ جواب اور پھر سوال اخبار میں چھپا تو ڈاکٹر صاحب موصوف کی نظر سے گزرا۔ ان کو حیرت ہوئی کہ ایک عالم دین بھی اس علم کو جانتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس (سوال) کا جواب "دبدبۂ سکندری" میں چھپوایا۔ اتفاق وقت کہ وہ جواب غلط تھا۔ اعلیٰ حضرت نے اس کی تغلیط کی۔ متحیر تو ڈاکٹر صاحب پہلے ہی سے تھے۔ اب ان کو سخت تعجب ہوا کہ ایک عالم دین صرف جانتا ہی نہیں بلکہ اس میں کمال رکھتا ہے۔ یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کو اعلیٰ حضرت سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا (حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ ۱۵۶)

وائس چانسلر کی پریشانی

دوسری وجہ مولوی محمد حسین صاحب موجد طلسمی پریس نے اس طرح بیان کی۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر (ڈاکٹر ضیاء الدین) جنہوں نے ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک میں تعلیم پائی تھی، اور ریاضی میں کمال حاصل کیا تھا اور ہندوستان میں کافی شہرت رکھتے تھے۔ اتفاق سے ان کو ریاضی کے کسی مسئلے میں اشتباہ ہوا۔ ہر چند کوشش کی مگر مسئلہ حل نہ ہوا۔ چونکہ صاحب حیثیت تھے اور علم کے شائق اس لیے قصد کیا کہ جرمن جا کر اس کو حل کریں۔ حسن اتفاق سے جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات مسلم یونیورسٹی سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ بریلی جا کر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب سے دریافت کیجئے وہ ضرور حل کر دیں گے۔ ان صاحب نے کہا کہ مولانا یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کہاں کہاں تعلیم پا کر میں آیا ہوں اور حل نہیں کر سکا اور آپ ان صاحب کا نام لیتے ہیں جو غیر ممالک تو کجا اپنے شہر کے کالج میں بھی تعلیم حاصل نہ کی۔ بھلا ان سے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ دو چار دن کے بعد مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے ان کو پریشان دیکھ کر پھر یہی مشورہ دیا۔ پھر ان صاحب نے وہی جواب دیا اور سفر یورپ کا سامان شروع کر دیا۔ مولانا صاحب موصوف نے پھر ان سے فرمایا تو غصے بھرے لہجے میں کہا کہ مولانا عقل بھی کوئی چیز ہے۔ آپ مجھ کو کیا رائے دیتے ہیں۔ اس پر مولانا نے فرمایا۔ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اتنے بڑے سفر کے مقابلہ میں بریلی جانا

Marfat.com

تو کوئی چیز نہیں۔ سیدھی گاڑی جاتی ہے۔ کئی گھنٹے کا سفر ہے۔ آپ ہو تو آیئے۔ آخر ان کی سمجھ میں بھی بات آگئی (اور وہ بریلی شریف حاضر ہو گئے)....

علم لدنی

(اعلیٰ حضرت نے مزاج پرسی کے بعد تشریف آوری کی غرض دریافت کی۔ وائس چانسلر صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں ریاضی کا ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں ارشاد ہوا، فرمایئے۔ انہوں نے کہا وہ ایسی بات نہیں ہے جسے میں اتنی جلدی عرض کر دوں — فرمایا۔ آخر کچھ تو فرمایئے۔ غرض وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کر دیا۔ اعلیٰ حضرت نے سنتے ہی فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے۔ یہ سن کر ان کو حیرت ہو گئی اور گویا آنکھ سے پردہ اٹھ گیا — بے اختیار بول اٹھے۔ میں سنا کرتا تھا کہ "علم لدنی" بھی کوئی شے ہے۔ آج آنکھ سے دیکھ لیا۔ میں تو اس مسئلے کے حل کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا کہ ہمارے دینیات کے پروفیسر جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری رہبری فرمائی۔ مجھے جواب سن کر تو ایسا معلوم ہو رہا ہے گویا جناب اسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ سنتے ہی فی البدیہہ تشفی بخش نہایت اطمینان کا جواب دیا اور بہت شاداں و فرحاں علی گڑھ واپس ہو گئے۔

صحبت کا اثر

مجھے یہ واقعات سن کر بہت تعجب ہوا اور میں مشکوک رہا۔ اتفاق سے ۱۹۲۹ء میں میں شملہ گیا۔ اس زمانہ میں وائس چانسلر صاحب بھی حسن اتفاق سے شملہ آئے ہوئے تھے اور سپیشل ہوٹل میں مقیم تھے۔ میں وہاں گیا اور ان سے ملا اور کہا کہ میں ایک امر کی تحقیق و تفتیش آپ سے چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کل صبح بعد نماز فجر۔ دوسرے دن سویرے ہی گیا اور ان سے دریافت کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ ریاضی کا کوئی مسئلہ معلوم کرنے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بریلی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کو کیسا پایا۔ فرمایا۔ بہت ہی خلیق منکسر المزاج اور ریاضی بہت اچھی خاصی جانتے تھے۔ باوجودیکہ کسی سے پڑھا نہیں۔ ان کو علم لدنی تھا۔ میرے سوال کا جواب بہت مشکل اور لاحل تھا۔ ایسا فی البدیہہ جواب دیا۔ گویا اسی مسئلہ پر عرصہ سے ریسرچ کیا ہے۔ اب ہندوستان میں کوئی جاننے والا نہیں ہے .... بریلی سے واپس ہونے پر وائس چانسلر صاحب نے داڑھی رکھ لی اور نماز کے بھی پابند ہو گئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

Marfat.com

لاہور فتح دہلی پر دھمک

ایک مرتبہ مولوی غلام حسین صاحب یعنی مولوی محمد حسین صاحب بریلوی موجد طلسمی پریس کے والد ماجد تشریف لائے جو علم نجوم میں کامل اور اس فن کے ماہر تھے اور اعلیٰ حضرت سے فرمایا۔ مولوی (صاحب) سنئے ہو "لاہور فتح دہلی پر دھمک" اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ کیسے؟ انہوں نے ایک زائچہ پیش کیا جو تیار کر کے لائے تھے۔ اس کو اعلیٰ حضرت کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا۔ یہ نہ ہوگا بلکہ اس کا حاصل فقط تبدیل سلطنت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں یہی ہوگا جو میں نے حکم لگایا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ اس کا اثر میرے خیال میں یہ نہیں۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد مکان پر تشریف لے گئے پھر کئی مہینہ کے بعد وہ تشریف لائے تو اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا کہئے حضرت، کہاں لاہور فتح اور دہلی پر دھمک ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا حکم لگانا بھی تو غلط ہوا۔ کہاں تبدیل سلطنت ہوئی۔ ارشاد فرمایا۔ سلطنت تو بدل گئی۔ پہلے ملکہ وکٹوریہ کی سلطنت تھی یعنی ولیم کے خاندان میں اور آج کل ایڈورڈ ہفتم بادشاہ ہیں۔ ان کا خاندان دوسرا ہے .... مولوی غلام حسین صاحب خاموش ہو گئے ——— !

گھنگھور گھٹا

ایک اور واقعہ انہیں کا ہے۔ ایک دن تشریف لائے تو اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا۔ فرمائیے بارش کا کیا انداز ہے کب تک ہوگی۔ انہوں نے ستاروں کی وضع سے زائچہ بنایا اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پانی نہیں ہے آئندہ ماہ میں ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ زائچہ اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھا دیا۔ اعلیٰ حضرت نے دیکھ کر فرمایا۔ اللہ کو سب قدرت ہے، چاہے تو آج بارش ہو۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ ستاروں کی وضع کو نہیں دیکھتے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں سب دیکھ رہا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ستاروں کے واضع اور اس کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں .... رب العزت جل جلالہ قادر مطلق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت جہاں چاہے پہنچا دے۔ وہ چاہے تو ایک مہینہ ایک ہفتہ ایک دن کیا ابھی بارش ہونے لگے .... اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا آ گئی اور پانی برسنے لگا (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۵۰)

Marfat.com

سے ۲۱ بعد کو ۱۰۰۰ ہزار سے بڑھ گئی تھیں (کمامر فی حاشیہ ش)

سے ۲۲ بعد میں بارہ ضخیم جلدیں مرتب ہو گئی تھیں (کمامر فی حاشیہ ش)

سے ۲۳ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے بعض ملفوظات ملاحظہ ہوں۔ میرے پاس عملیات کے ذخائر بھرے ہیں لیکن بحمد اللہ تعالیٰ آج تک کبھی اس طرف خیال بھی نہیں کیا۔ ہمیشہ ان دعاؤں پر جو احادیث میں ارشاد ہوئیں عمل کیا۔ میری تمام مشکلات انہیں سے حل ہوتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم جہاز نہ ڈوبے گا

پہلی بار کی حاضری (حرمین طیبین ۱۲۹۵ھ میں) حضرات والدین ماجدین کے ہمراہ رکاب تھی۔ اس وقت مجھے تئیسواں سال تھا۔ واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا۔ اس کی تفصیل میں بہت طول ہے لوگوں نے کفن پہن لیے تھے۔ حضرت والدہ ماجدہ کا اضطراب دیکھ کر ان کی تسکین کے لیے بیساختہ میری زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں۔ خدا کی قسم یہ جہاز نہ ڈوبے گا۔ یہ قسم میں نے حدیث ہی کے اطمینان پر کھائی تھی جس میں کشتی پر سوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دعا ارشاد ہوئی ہے میں نے وہ دعا پڑھ لی تھی لہٰذا حدیث کے وعدہ صادقہ پر مطمئن تھا پھر بھی قسم کے نکل جانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا اور معاً حدیث یاد آئی "مَنْ یَّتَألَّ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ" حضرت عزت کی طرف رجوع کی اور سرکار رسالت سے مدد مانگی۔ الحمد للہ کہ وہ مخالف ہوا کہ تین دن سے بشدت چل رہی تھی دو گھڑی میں موقوف ہو گئی اور جہاز نے نجات پائی (ملفوظات صفحہ ۲ ج ۲)

میں اپنے حکیم سے کہہ لوں

(بموقع حج دوم ۱۳۲۳ھ میں جب ہمارا جہاز کامران پہنچا تو میں اور میرے سب ساتھی) قرنطینہ میں داخل ہوئے۔ وہاں دس روز ٹھہرنا ہوا... اب یہاں کامران میں نو دن ہو چکے کل جہاز پر جانا ہے۔ دفعۃً رات کو میرے سب ساتھیوں کو درد شکم و اسہال عارض ہوا۔ میرے درد تو نہ تھا مگر پانچ بار اجابت کو مجھے جانا ہوا، دن چڑھ گیا اور ڈاکٹر کے آنے کا وقت ہوا... میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔ مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استمداد کی.... مجھے مکان سے باہر آئے شاید دس منٹ ہوئے ہوں گے۔ جو مکان میں جا کر دیکھا بحمد للہ سب کو ایسا تندرست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا۔ درد وغیرہ کیا اس

Marfat.com

کا ضعف بھی نہ تھا۔ سب ڈھائی تین میل پیادہ چل کر سمندر کے کنارے پہنچے (ملفوظات صفحہ ۶ ج ۲)

ایک عربی صاحب

جدہ شریف میں جب جہاز پہنچا۔ حجاج کی بے حد کثرت اور جانے کا صرف ایک راستہ .... بھلا ایسی حالت میں کس طرح گذر ہو۔ زنانی سواریاں ساتھ۔ پانچ گھنٹے اسی انتظار میں گزر گئے کہ ذرا ہجوم کم ہو تو سواریاں لے چلیں لیکن اس وقت سلسلہ منقطع نہ ہونا تھا نہ ہوا یہاں تک دوپہر قریب ہو گیا۔ دھوپ، بھوک اور پیاس، سب باتیں جمع تھیں کہ ننھے میاں اور سب لوگ نہایت پریشان۔ جب بہت دیر ہو گئی تو ننھے میاں اور حامد رضا خان نے مجھے آکر کہا "میاں آخر کب تک بھوکے پیاسے دھوپ میں کھڑے رہیں گے"۔ میں نے کہا کہ تمہیں جلدی ہے تو جاؤ، میں تا وقتیکہ بھیڑ کم نہ ہو، زنانی سواریوں کو نہیں لے جاؤں گا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کہتا مجبوراً خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب جن کو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا میرے پاس تشریف لائے اور بعد سلام علیک پہلا لفظ یہ فرمایا "یَا شَیْخُ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا" کیا سبب ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ پریشانی ظاہر ہے ہمارے ساتھ مستورات ہیں اور مردوں کا یہ کثیر ہجوم! ہمیں پانچ گھنٹے یہیں کھڑے ہو گئے۔ فرمایا۔ اپنے مردوں کا حلقہ بنا کر عورتوں کو درمیان میں لے لو اور میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ غرض حلقہ میں عورتوں کو لے کر ان عربی صاحب کے پیچھے ہو لیے۔ ہم نے دیکھا کہ راستہ بھر ہمارے شانے سے بھی کسی غیر شخص کا شانہ نہیں لگا۔ جب راستہ طے ہوا فوراً وہ عربی صاحب نظروں سے غائب ہو گئے (ملفوظات صفحہ ۷ ج ۲)

بخار جاتا رہا

جدہ پہنچتے ہی مجھے بخار آ گیا اور میری عادت ہے کہ بخار میں سردی بہت معلوم ہوتی ہے۔ محاذات یلملم سے بحمد اللہ تعالیٰ احرام باندھ چکا تھا۔ اس سردی میں رضائی گردن تک اوپر سے ڈال لیتا کہ احرام میں چہرہ چھپانا منع ہے سو جاتا، آنکھ کھلی تو بحمد اللہ تعالیٰ رضائی گردن سے اصلاً نہ بڑھی ہوتی۔ تین روز جدہ میں رہنا ہوا، اور بخار ترقی پر ہے آج چل کر جدہ کے کھلے میدان میں رات بسر کرنی ہوگی۔ بخار میں کیا حالت ہوگی۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔ بحمد اللہ تعالیٰ معاً بخار جاتا رہا اور تیرھویں تک عود نہ کیا۔ جب بفضلہ تعالیٰ تمام مناسک حج سے فارغ ہو لیے تیرھویں تاریخ بخار

Marfat.com

نے عرض کیا۔ میں نے کہا۔ اب آیا کیجئے۔ ہمارا کلام رب العزت نے پورا کر دیا (ملفوظات صفحہ ۷ ج ۲)

ہر طرح امان

(جب واپس ہوئے تو راستہ میں طوفان آیا اور ایسا سخت کہ جہاز کا لنگر ٹوٹ گیا سخت ہولناک آواز پیدا ہوئی مگر دعاؤں کی برکت کہ مولیٰ تعالیٰ نے ہر طرح امان رکھی (ملفوظات صفحہ ۳۶ ج ۲)

بارہ آنے محصول

جب کراچی پہنچے ہمارے پاس صرف دو روپیہ تھے اور اس زمانے تک وہاں کسی سے تعارف نہ تھا۔ جہاز کنارے کے قریب ہی لگا اور عین ساحل پر چونگی کی چوکی جس میں انگریز یا کوئی گورا نوکر۔ اسباب کثیر، میاں محصول تک دینے کو نہیں۔ ہر چیز کی تعلیم وارشاد فرمانے والے پر بے شمار درود و سلام۔ ان کی ارشاد فرمائی ہوئی دعا پڑھی۔ وہ گورا آیا اور اسباب دیکھ کر بارہ آنے محصول کیا۔ ہم نے شکر الٰہی کیا اور بارہ آنے دے دیے۔ چند منٹ بعد وہ پھر واپس آیا اور کہا نہیں نہیں۔ اسباب دکھاؤ۔ سب صندوق وغیرہ دیکھے اور پھر بارہ آنے کہہ کر چلا گیا پھر واپس آیا اور سب صندوق کھلوا کر اندر سے دیکھے اور پھر بارہ ہی آنے کہے اور رسید دے کر چلا گیا۔ اب سوا روپیہ باقی رہا اس میں سے منجھلے بھائی مرحوم مولوی حسن رضا خاں کو تار دیا کہ دو سو روپیہ بھیجو۔۔۔۔ روپے پہنچ گئے (ملفوظات صفحہ ۳۷ ج ۲)

رب سے دعا حضور سے مدد

ایک بار اپنے دیہات کو گیا تھا کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا۔ میں تنہا رہا۔ اس زمانے میں معاذ اللہ قولنج کے دورے ہوا کرتے تھے۔ اس دن ظہر کے وقت سے درد شروع ہوا۔ اسی حالت میں جس طرح بنا وضو کیا۔ اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا۔ رب عزوجل سے دعا کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگی۔ مولیٰ عزوجل مضطر کی پکار سنتا ہے۔ میں نے سنتوں کی نیت باندھی۔ درد بالکل نہ تھا۔ جب سلام پھیرا اسی شدت سے تھا۔ فوراً اٹھ کر فرضوں کی نیت باندھی درد جاتا رہا۔ جب سلام پھیرا وہی حالت تھی۔ بعد کی سنتیں پڑھیں درد موقوف۔ اور سلام کے بعد پھر بدستور۔ میں نے کہا۔ اب عصر تک ہوتا رہ (ملفوظات صفحہ ۴۹ ج ۲)

محبوب الٰہی کی درگاہ

میری عمر کا بیسواں سال تھا حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوا۔ احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا۔ طبیعت منتشر

Marfat.com

ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے۔ جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا سب ایک دم چپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے۔ قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی۔ معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے (ملفوظات صفحہ ۵۱ ج ۲)

نہ مجھے طاعون ہے نہ ہوگا

ایک صاحب نے میری دعوت کی۔ باصرار لے گئے۔ ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب دمشقی فقیر کے یہاں مقیم تھے ان کی بھی دعوت تھی۔ میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گلٹے کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں۔ یہی کھانا تھا۔ سید صاحب نے مجھ سے فرمایا تو آپ گلٹے کے گوشت کا دکھے، عادی نہیں۔ اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں۔ بہتر کہ صاحب خانہ سے کہہ دیا جائے۔ میں نے کہا یہ میری عادت نہیں۔ وہی پوریاں کباب کھائے۔ اسی دن مسوڑوں میں ورم ہو گیا۔ اور اتنا بڑھا کہ حلق اور منہ بالکل بند ہو گیا۔ مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اتارتا اور اسی پر اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کر سکتا تھا۔ یہاں تک کہ قرأت سریہ بھی میسر نہ تھی سنتوں میں بھی کسی کی اقتداء کرتا۔ اس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا یہ نفیس فائدہ مشاہدہ ہوا۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھ دیتا۔ بخار بہت شدید تھا اور کان کے پیچھے گلٹیں۔ میرے منجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے۔ ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا۔ ان صاحب نے بغور دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا۔ یہ وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے یعنی طاعون۔ میں بالکل کلام نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے انہیں جواب نہ دے سکا۔ حالانکہ میں خوب جانتا تھا یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ نہ مجھے طاعون ہے نہ انشاء اللہ العزیز کبھی ہوگا۔ اس لیے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بارہا وہ دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جن جن امراض کے مریضوں جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اسے پڑھا بحمدہ تعالیٰ آج تک ان سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالیٰ ہمیشہ

Marfat.com

محفوظ رہوں گا ...... مجھے ارشاد حدیث پر اطمینان تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا۔ آخر شب میں کرب بڑھا۔ میرے دل نے درگاہ الٰہی میں عرض کی اَللّٰھُمَّ صَدِّقِ الْحَبِیْبَ وَکَذِّبِ الطَّبِیْبَ (اے اللہ اپنے حبیب کے سچ کو اور طبیب کے جھوٹ کو ظاہر فرما)

کسی نے میرے داہنے کان میں منہ رکھ کر کہا کہ "مسواک اور سیاہ مرچیں" لوگ باری باری سے میرے لیے جاگتے۔ اس وقت جو شخص جاگ رہا تھا۔ میں نے اشارے سے اسے بلایا۔ اور اسے مسواک اور سیاہ مرچ کا اشارہ کیا۔ وہ مسواک تو سمجھ گئے۔ گول مرچ کس طرح سمجھیں بغرض مشکل سمجھے۔ جب یہ دونوں چیزیں آئیں۔ بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر تھوڑا تھوڑا منہ کھولا، اور دانتوں میں مسواک رکھ کر چھوڑ دی کہ دانتوں نے بند ہو کر دبالی۔ پسی ہوئی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف و اذیت محسوس نہ ہوئی۔ اس کے بعد ایک کلی خون کی اور آئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیاں جاتی رہیں۔ منہ کھل گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ طاعون بفضلہٖ تعالیٰ دفع ہو گیا اور تین روز میں بعونہٖ تعالیٰ بخار بھی جاتا رہا (ملفوظات صفحہ ۱۴ تا ۱۷ ج ۱)

آشوبِ چشم پھر نہ ہوا

مجھے نو عمری میں آشوبِ چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدّت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا۔ ۱۹ سال کی عمر ہوگی۔ رام پور جاتے ہوئے ایک شخص کو درد چشم میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھی جب سے اب تک آشوبِ چشم پھر نہ ہوا۔ اسی زمانہ میں صرف دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک آنکھ کچھ دبی معلوم ہوئی۔ دو چار دن بعد وہ صاف ہو گئی۔ دوسری دبی پھر وہ بھی صاف ہو گئی مگر درد کھٹک سرخی، کوئی تکلیف اصلاً کسی قسم کی نہیں ...... اس دعا کی برکت سے یہ (آشوبِ چشم) تو جاتا رہا (ملفوظات صفحہ ۱۵ تا ۱۶ ج ۱)

مقدمہ نزولِ آب

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۰۰ھ میں بعض اہم تصانیف کے سبب ایک مہینہ کامل باریک خط کی کتابیں شبانہ روز علی الاتصال دیکھنا ہوا۔ گرمی کا موسم تھا۔ دن کو اندر کے دالان میں کتابیں دیکھتا اور لکھتا۔ اٹھائیسواں سال تھا۔ آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا۔ ایک روز شدت گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا۔ سر پہ پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کوئی چیز دماغ سے داہنی آنکھ میں اتر آئی۔ بائیں آنکھ بند کر کے داہنی آنکھ سے دیکھا، تو

Marfat.com

وسطِ شی مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا۔ اس کے نیچے شے کا جتنا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا ..... حکیم سید مرزا اشفاق حسین صاحب مرحوم سمواتی ڈپٹی کلکٹر طبابت بھی کرتے تھے اور فقیر کے مہربان تھے۔ فرمایا۔ مقدمہ نزولِ آب ہے۔ بیس برس بعد (خدا نہ کردہ) پانی اتر آئے گا۔ میں نے التفات نہ کیا اور نزولِ آب والے کو دیکھ کر دی دعا پڑھ لی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر مطمئن ہو گیا ۱۳۱۶ھ میں ایک اور حاذق طبیب کے سامنے ذکر ہوا۔ بغور دیکھ کر کہا۔ چار برس بعد (خدانخواستہ) پانی اتر آئے گا۔ ان کا حساب ڈپٹی صاحب کے حساب کے بالکل موافق آیا۔ انہوں نے بیس برس کہے تھے انہوں نے سولہ برس بعد چار کہے۔ مجھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے معاذ اللہ متزلزل ہوتا۔ بیس درکنار، تیس برس سے زائد گزر چکے ہیں اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا نہ بعونہٖ تعالیٰ بڑھے۔ نہ میں نے کتاب بینی میں کبھی کمی کی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ کروں۔ یہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں دیکھے جا رہے اور قیامت تک اہلِ ایمان مشاہدہ کریں گے۔ میں اگر انہیں واقعات کو بیان کروں جو ارشادات کے منافع میں نے خود اپنی ذات میں مشاہدہ کیے، تو ایک دفتر ہو۔

(ملفوظات صفحہ ۱۶ تا ۱۷ ج ۱)

مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے!

طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی، برص، جذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض مجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے (کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو دیکھ کر ارشاد فرمودہ دعا پڑھی ہوئی ہے (ملفوظات صفحہ ۴۲ ج ۴)

نورانی صورت [illegible] کی آمد

میری اتنی عمر گزری لوگ میری مخالفت ہی کرتے رہے۔ ایک طرف کفار کا نرغہ۔ دوسری طرف حاسدین کا مجمع۔ مجھ سے بعض لوگوں نے کہا۔ مجموعہ اعمال بھرا ہوا ہے۔ سینیاں بھری پڑی ہیں۔ کوئی عمل کر لیجیے۔ میں نے کہا۔ جنہوں نے یہ تلواریں مجھے دی ہیں انہیں کا یہ حکم ہے کہ تلوار ہاتھ میں کبھی

Marfat.com

لینا۔ ہمیشہ ذُعا ہی سے کام لینا۔ چنانچہ کبھی کسی پر حربہ نہ کیا ...... وہ خود ایسی مدد کرتا ہے کہ اپنے آپ انتظام کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری عمر ۹ اسال کی تھی۔ اس وقت رام پور کو ریل نہ تھی ــــــ بیل گاڑی پر سوار ہو کر گیا۔ ساتھ میں عورتیں بھی تھیں۔ راستہ میں دریا پڑا۔ گاڑی والے نے غلطی سے بیلوں کو اس میں ہانک دیا۔ اس میں دَلدَل تھی۔ بیل پہنچتے ہی گھٹنوں تک دھنس گئے اور نصف پہیہ گاڑی کا۔ جتنا بیل زور کرتے اندر دھنستے چلے جاتے تھے۔ اب میں نہایت حیران کہ ساتھ میں عورتیں ہیں اتر سکتا نہیں کہ دَلدَل میں خود دھنس جانے کا اندیشہ ــــــ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک بوڑھے آدمی جن کی صورت نورانی اور سفید داڑھی تھی نہ اس سے پہلے انہیں دیکھا تھا نہ جب سے اب تک دیکھا تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا ہے؟ میں نے تمام واقعہ عرض کیا۔ فرمایا۔ یہ تو کوئی بات نہیں۔ گاڑی والے سے فرمایا۔ ہانک! اس نے کہا۔ کدھر ہانکوں۔ آپ دیکھتے ہیں دَلدَل میں گاڑی پھنسی ہے۔ فرمایا۔ ارے تجھے ہانکنا نہیں آتا۔ ادھر کو ہانک۔ یہ کہہ کر پہیہ کو ہاتھ لگایا فوراً گاڑی دَلدَل سے نکل گئی (ملفوظات صفحہ ۹۴ ج ۴)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَخِیْ ھٰذَا

پہلی بار کی حاضری میں مکہ شریف کی مسجد میں مغرب کے وقت حاضر تھا۔ اس وقت میں وظیفہ بہت پڑھا کرتا تھا ..... جب سب لوگ مسجد سے چلے گئے تو مسجد کے اندرونی حصہ میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبلہ رُو وظیفہ میں مصروف ہیں۔ میں صحن مسجد میں دروازہ کے پاس تھا اور کوئی تیسرا مسجد میں نہ تھا۔ یکایک ایک آواز گنگناہٹ سی اندر مسجد کے معلوم ہوئی جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے۔ فوراً میرے قلب میں یہ حدیث آئی " اہل اللہ کے قلب سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے شہد کی مکھی بولتی ہے " میں وظیفہ چھوڑ کر ان کی طرف چلا کہ ان سے دعائے مغفرت کراؤں۔ کبھی میں کسی بزرگ کے پاس بحمد اللہ تعالیٰ دنیاوی حاجت لے کر نہ گیا۔ جب گیا تو اسی خیال سے کہ دعائے مغفرت کراؤں گا۔ غرض دو ہی قدم ان کی طرف چلا تھا کہ ان بزرگ نے میری طرف منہ کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا اللھم اغفر لاخی ھٰذا، اللھم اغفر لاخی ھٰذا، اللھم اغفر لاخی ھٰذا (الٰہی میرے اس بھائی کو بخش) میں سمجھ گیا کہ فرماتے ہیں ہم نے تیرا کام کر دیا۔ اب تو ہمارے کام میں مخل نہ ہو۔ میں ویسے ہی لوٹ آیا (ملفوظات ج ۴ صفحہ ۵)

Marfat.com

مجذوب بشیر الدین

بریلی میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے۔ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا . . . . ایک روز رات کے گیارہ بجے ان کے پاس پہنچا اور فرش پر جاکر بیٹھ گیا۔ وہ حجرے میں چارپائی پر بیٹھے تھے مجھ کو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے۔ آخر مجھ سے پوچھا صاحب زادے تم مولوی رضا علی خاں صاحب کے کون ہو؟ میں نے کہا۔ میں ان کا پوتا ہوں۔ فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھ کو اٹھا کر لے گئے اور چارپائی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ یہاں تشریف رکھیے۔ پوچھا۔ کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو۔ میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اس لیے نہیں آیا ہوں۔ میں تو صرف دعائے مغفرت کے واسطے حاضر ہوا ہوں۔ قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے "اللہ کرم کرے۔ اللہ رحم کرے۔ اللہ کرم کرے۔ اللہ رحم کرے" اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خاں صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے۔ ان سے خود ہی پوچھا۔ کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا مولوی صاحب سے کہنا۔ قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ۔ بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہوگیا (ملفوظات صفحہ ۱۰ ج ۴)

۲۴ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے ملفوظات میں ہے چوبیس صفر ۱۳۲۴ھ کو کعبۂ تن سے کعبۂ جان کی طرف روانہ ہوا . . . حضرت مولانا سید اسماعیل اور بعض دیگر حضرات شہر مبارک (مکہ مکرمہ) سے باہر دور تک برسم مشایعت تشریف لائے . . . پہلی رات کہ جنگل میں آئی۔ صبح کی شکل روشن معلوم ہوتی تھی جس کا اشارہ میں نے اپنے قصیدہ حضور جان نور میں کیا جو حاضری دربار علی میں لکھا گیا تھا ؎

وہ دیکھ جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی — پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

(ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۳۱ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں)

۲۵ بعد میں ہزار سے بڑھ گئی تھیں (کما مرفی حاشیۃ) مگر اب تک صرف تین سو کے قریب طبع ہوئی ہیں (اعجاز الرضوی علیہ الرحمۃ)

۲۶ بعد میں بارہ ضخیم جلدیں مرتب ہوگئی تھیں (کما مرفی حاشیہ ۵)

Marfat.com

ش ۲۷ یہ سات نسخے ان اجازت ناموں کے ہیں جو حرمین طیبتین میں لکھے گئے اور جو اجازت نامے بریلی شریف سے بھیجے گئے یہ ان سے الگ ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز اس کی تصریح فرماتے ہیں۔ رخصت کے وقت قافلے کے اونٹ آ لیے ہیں پا بر رکاب ہوں۔ اس وقت تک علماء کو اجازت نامے لکھ کر دیے وہ سب تو "الاجازات المتینہ" میں طبع ہو گئے اور یہاں (بریلی) آنے کے بعد دونوں حرم محترم سے درخواستیں آیا کیں اور اجازت نامے لکھ کر گئے۔ یہ درج رسالہ نہیں (ملفوظات صفحہ ۳۶ ج ۲)

ش ۲۸ موصوف کا ذکر ملفوظات صفحہ ۳۴ ج ۲ میں اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے اس طرح فرمایا یاسیدی علماء کرام نے یہاں (مدینہ طیبہ میں)، بھی فقیر سے سندیں اور اجازتیں لیں۔ خصوصاً شیخ الدلائل حضرت مولانا سید محمد سعید مغربی کے الطاف کی تو حد ہی نہ تھی۔ اس فقیر سے خطاب میں یاسیدی فرماتے میں شرمندہ ہوتا۔ ایک بار میں نے عرض کی، حضرت سید تو آپ ہیں۔ فرمایا۔ وَاللہ اَسیدتم ہو۔ میں نے عرض کی۔ میں سیدوں کا غلام ہوں۔ فرمایا۔ تو یوں بھی سید ہوئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْهُمْ قوم کا غلام آزاد شدہ انہیں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سادات کرام کی سچی غلامی اور ان کے صدقے میں آفاتِ دنیا و عذاب قبر و عذاب حشر سے کامل آزادی عطا فرمائے۔ آمین :

ش ۲۹ "الاجازات المتینہ" کے ایک قلمی نسخہ میں قلت (میں نے کہا) سے پہلے مولانا اعجاز الرضوی علیہ الرحمت کی ایک عربی عبارت دیکھنے میں آئی جسے مع ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَحْمَدُ رِضَاكَ وَاصلی واسلم علی مصطفاك وعلی کل حامد رضاك وعلی کل من والاہ ووالاك قال شیخنا واستاذنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضاہ عنا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔ تعریف کرتا ہوں یا اللہ تیری رضا کی اور درود و سلام بھیجتا ہوں تیرے مصطفےٰ پر اور ہر اس شخص پر جو تیری رضا کا مداح ہے اور اس پر بھی جو اس سے اور تجھ سے محبت رکھتا ہے ہمارے شیخ ہمارے استاد، (چودھویں صدی کے) مجدد اعظم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں ہم سے راضی فرمائے۔ :

Marfat.com

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ۔

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

شرح المطالب فی مبحث ابی طالب

تصنیف

مجدد المائۃ الحاضرہ حامی سنن ماحی فتن حضرت مولانا محمد احمد رضا خاں صاحب
قادری برکاتی بریلوی دام فیضہم القوی

مکتبہ حامدیہ ـــ گنج بخش روڈ ـــ لاہور

Marfat.com

فہرست

فصل اول ——— آیات قرآنیہ جن سے ابُوطالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت ۴۱۱

فصل دوم ——— احادیث صریحہ جن سے ابُوطالب کا عدمِ اسلام ثابت ۴۱۷

فصل سوم ——— اقوال ائمہ کرام و علمائے اعلام جن سے کفر ابی طالب ثابت ۴۲۷

فصل چہارم ——— علماء کی تصریحیں کہ دربارہ ابوطالب قول تکفیر ہی حق و صحیح ہے۔ ۴۳۸

فصل پنجم ——— علماء کی تصریحیں کہ کفر ابی طالب پر اجماع اہلسنت ہے۔ ۴۴۰

فصل ششم ——— علماء کی تصریحیں کہ اسلام ابوطالب ماننا روافض کا مذہب ہے ۴۴۱

فصل ہفتم ——— شبہاتِ مخالفین کا ردّ ۴۴۳

شُبہہ اُولیٰ ——— کفالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۴۳

شُبہہ دوم ——— نصرت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس کے پانچ جواب۔ ۴۴۳

شُبہہ سوم ——— محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدم اسلام ابی طالب کی حکمتیں۔ ۴۴۶

شُبہہ چہارم ——— نعت شریف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۴۸

شُبہہ پنجم ——— نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استغفار فرمانا ۴۴۹

شُبہہ ششم ——— حکایت جامع الاصول اور جواب میں اُن اہلبیت کرام کا ذکر جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریحیں کیں۔ ۴۴۹

شُبہہ ہفتم ——— عبارت شرح سفر السعادۃ ۴۵۰

شُبہہ ہشتم ——— وصیت نامہ اور اُس کے تین جواب ۴۵۱

Marfat.com

شُبہہ نہم ـــــ روایت مغازی ابن اسحاق اور اُس کے سات جواب۔ ۴۵۴

فصل ہشتم ـــــ کفر ابو طالب و ابو لہب کا فرق اور کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حرام ہونا۔ ۴۶۶

فصل نہم ـــــ اُن اسّی صحابہ و تابعین و ائمہ و علماء کے نام جن سے کفر ابی طالب کی تصریح اس رسالہ میں منقول ہوئی۔ ۴۶۸

فصل دہم ـــــ اُن ایک سو تیس کتب تفسیر و عقائد وغیرہا کے نام جن کی سندیں اس رسالہ میں منقول ہوئیں۔ ۴۷۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ازبدایوں ۱۲۹۴ھ بعبارت سوال وثانیا بالاجمال از احمد آباد گجرات، محلہ جمال پور قریب مسجد کانچ مرسلہ جماعت اہل سنّت ساکنانان احمد آباد - ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ ہجری

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ابوطالب کو کافر اور ابُولہب و ابلیس کا مماثل کہتا ہے اور عمرو بدین دلائل اس سے انکار کرتا ہے کہ اُنھوں نے جناب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کفالت ونصرت وحمایت ومحبت بدرجۂ غایت کی اور نعت شریف میں قصائد لکھے حضور نے ان کے لیے استغفار فرمائی اور جامع الاصول میں ہے کہ اہل بیت کے نزدیک وُہ مسلمان مرے شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے شرح سفر السعادۃ میں فرمایا "کم ازاں نہ باشد کہ دریں مسئلہ توقف کنند وصرفہ نگہدارند"۔ اور مواہب لدنیہ میں ایک وصیت نامہ اُن کا بنام قریش منقول جو حرفاً حرفاً اُن کے اسلام پر شاہد ان دونوں میں کون حق پر ہے اور ابوطالب کو مثل ابولہب وابلیس سمجھنا کیسا اور اُن کے کفر میں کوئی حدیث صحیح وارد ہوئی یا نہیں برتقدیر ثانی اُنھیں ضامن وکفیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سمجھ کر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں یا مثل کفار سمجھیں بینوا بسند الکتاب توجروا من الملک الوھاب بیوم القیٰمۃ والحساب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم ربنا و لوجھک الحمد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد لک الحمد علٰی ما ھدیت وعفوت وعافیت و منحت و اولیت تبارکت و

Marfat.com

خالیت سبحٰنک رب البیت مستجیرین بجمال وجہک الکریم من عذابک الالیم
وشاھدین بان لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انت العزیز الغالب لا یعجزک
ھارب ولا یدرک مامنعت طالب ما علیک من واجب قد رت الاقدار ودورت الادوار و
ثبت فی الاسفار ما انت کاتب یعمل عامل بعمل الجنان فیظن الظان من الانس و
الجان ان سید خلہا وکان قد کان فیغلبہ الکتاب فاذا ھو خائب ویفعل فاعل
فعال النیران فیحسب الحیران ومن طلع علیہ النیران ان سیوردھا وکان
ندحان فیدرکہ القدر فاذا ھو تائب ارسلت خیرخلقک وسراج افقک محمدا
لمبعوث بیسرک ورفقک لبشیرا ونذیرا وسراجا منیرا املاٗ ضوؤہ المشارق و
لمغارب وعم نورہ الاباعد والاقارب وحرم بقرب حضرتہ من حضرۃ قربہ
بوطالب فلک الحجۃ السامیۃ صل علی محمد صلاۃ نامیۃ وعلی الہ وصحبہ
واھلہ وحزبہ صلاۃ ترضیک وترضیہ وتحفظ المصلی عما یردیہ وبارک وسلم
ابدا ابدا والحمد للہ دائما سرمدا اٰمین اٰمین یا ارحم الراحمین۔

الجواب اس میں شک نہیں کہ ابوطالب تمام عمر حضور سید المرسلین سید الاولین والآخرین سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم الی یوم القرار کی حفظ وحمایت و کفالت ونصرت میں مصروف رہے اپنی اولاد سے زیادہ حضور کو عزیز رکھا اور اس وقت میں ساتھ دیا کہ ایک عالم حضور کا دشمن جان ہو گیا تھا اور حضور کی محبت میں اپنے تمام عزیزوں قریبوں سے مخالفت گوارا کی سب کو چھوڑ دینا قبول کیا کوئی دقیقہ غمگساری وجان نثاری کا نامرعی نہ رکھا اور یقیناً جانتے تھے کہ حضور افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اُن پر ایمان لانے میں جنت ابدی اور تکذیب میں جہنم دائمی ہے بنی ہاشم کو مرتے وقت وصیت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو فلاح پاؤ گے نعت شریف میں قصائد ان سے منقول اور اُن میں براہِ فراست وہ امور ذکر کیے کہ اس وقت تک واقع نہ ہوئے تھے بعد بعثت شریف اُن کا ظہور ہوا یہ سب احوال مطالعہ احادیث ومراجعت کتب سیر سے ظاہر ایک شعر اُن کے قصیدے کا صحیح بخاری شریف میں بھی مروی ہے

Marfat.com

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن کے توسل سے مینہ برستا ہے یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم محمد بن اسحٰق تابعی صاحب سیر و مغازی نے یہ قصیدہ بتمامہا نقل کیا جس میں ایک سو دس بیتیں مدح جلیل و نعت منیع پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ شرح صراط مستقیم میں اِس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں، دلالت دارد بر کمال محبت و نہایت معرفت نبوت او انتہٰی مگر مجرد ان امور سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ کاش یہ افعال و اقوال اُن سے حالتِ اسلام میں صادر ہوتے تو سیدنا عباس بلکہ ظاہراً سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی افضل قرار پاتے اور افضل الاعمام حضور افضل الانام علیہ وعلٰی آلہٖ افضل الصلاۃ والسلام کہلائے جاتے تقدیر الٰہی نے بربناء اس حکمت کے جسے وہ جانے یا اُس کا رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انھیں گروہِ مسلمین و غلامان شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں شمار کیا جانا منظور نہ فرمایا فاعتبروا یا اولی الابصار صرف معرفت گو کیسی ہی کمال کے ساتھ ہو ایمان نہیں دانستن و شناختن اور چیز ہے اور اذعان و گرویدن اور کم کافر تھے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے کا یقین نہ تھا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم اور علمائے اہل کتاب تو عموماً جزم کلی رکھتے تھے حتی کہ یہ امر اُن کے نزدیک کالعیان سے بھی زاید تھا معاینہ میں بصر غلطی بھی کرتی ہے اور یہاں کسی طرح کا شبہہ واحتمال نہ تھا قال جل وعلا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم وقال عز من قائل فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین و قال جل ذکرہ یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل بعض کورچشم بدباطن وہابیہ عصر کہ اس میں کلام کرتے اور رکتے ہیں اگر اہل کتاب کے یہاں حضور کا ذکر رسالت ہوتا تو ایمان کیوں نہ لاتے نصوص قاطعہ سے انکار اور خدا و رسول کی تکذیب اور یہود و نصارٰی کی حمایت و تصدیق کرنے والے ہیں اعوذ باللہ من وسواس الشیطٰن شرح عقاید نسفی میں ہے لیست حقیقۃ التصدیق ان تقع فی القلب نسبۃ الصدق الی الخبر والمخبر من غیر

Marfat.com

اذعان وقبول بل ھو اذعان وقبول لذالك بحيث يقع عليه اسم التسليم على ما صرح به الامام الغزالی اسی میں ہے بعض القدرية ذهب الى ان الايمان هو المعرفة واطبق علماؤنا على فساده لان اهل الكتاب كانوا يعرفون نبوة محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم كما كانوا يعرفون ابناءهم مع القطع بكفرهم بعدم التصديق ولان من الكفار من كان يعرف الحق يقينا وانما كان ينكر عنادًا اواستكبارا قال اللہ تعالی وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم محقق دوانی شرح عقاید عضدی میں فرماتے ہیں التلفظ بكلمتی الشهادتين مع القدرة عليه شرط فمن اخل به فهو كافر مخلد فی النار ولا تنفعه المعرفة القلبية من غير اذعان وقبول فان من الكفار من كان يعرف الحق يقينا وكان انكاره عنادا واستكبارا كما قال اللہ تعالی وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا۔ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ متوافرہ متظافرہ سے ابُوطالب کا کفر پر مرنا اور دمِ واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس میں کسی سُنّی کو مجالِ دم زدن نہیں ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں۔

فصل اوّل

آیات قرآنیہ آیت اولیٰ قال اللہ تبارک وتعالیٰ:

انك لا تهدی من احببت ولكن اللہ يهدی من يشاء وهو اعلم بالمهتدين ٥	اے نبی! تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے وُہ خوب جانتا ہے جو راہ پانے والے ہیں

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیہ کریمہ ابُوطالب کے حق میں نازل ہُوئی۔

معالم التنزیل میں ہے: نزلت فی ابی طالب۔

جلالین میں ہے: نزل فی حرصه صلی اللہ علیه وسلم علی ایمان عمه ابیطالب۔

مدارک التنزیل میں ہے: قال الزجاج اجمع المفسرون انها نزلت فی ابيطالب۔

Marfat.com

کشاف زمخشری وتفسیر کبیر میں ہے: قال الزجاج اجمع المسلمون انہا نزلت فی ابی طالب۔

امام نووی شرح صحیح مسلم شریف کتاب الایمان میں فرماتے ہیں: اجمع المفسرون علی انما نزلت فی ابی طالب وکذا نقل اجماعھم علی ھذا الزجاج وغیرہ۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے: لقولہ تعالٰی فی حقہ باتفاق المفسرین انک لا تھدی من احببت۔

حدیث اول صحیح حدیث میں اس آیہ کریمہ کا سبب نزول یوں مذکور کہ جب حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا اس پر رب العزۃ تبارک وتعالٰی نے یہ آیہ کریمہ اتاری یعنی اے حبیب! تم اس کا غم نہ کرو تم اپنا منصب تبلیغ ادا کر چکے ہدایت دینا اور دل میں نور ایمان پیدا کرنا یہ تمہارا فعل نہیں اللہ عزوجل کے اختیار ہے اور اُسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دے گا کسے محروم رکھے گا۔

صحیح مسلم شریف کتاب الایمان وجامع ترمذی کتاب التفسیر میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعمہ (زاد مسلم فی اخری عند الموت) قل لا الہ الا اللہ اشھد لک بھا یوم القیمۃ قال لولا ان تعیرنی قریش یقولون انما حملہ علی ذلک الجزع لاقررت عینک فانزل اللہ عزوجل انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء۔

معالم ومدارک وبیضاوی وارشاد العقل السلیم وخازن وفتوحات الٰہیہ وغیرہا تفاسیر میں اسی حدیث کا حاصل اس آیت کے نیچے ذکر کیا۔

آیت ثانیہ قال جل جلالہٗ:

ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا	روا نہیں نبی اور ایمان والوں کو کہ استغفار کریں مشرکوں کے لیے اگرچہ وہ

Marfat.com

اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم۔ — اپنے قرابت والے ہوں بعد اس کے کہ اُن پر ظاہر ہو چکا کہ وہ بھڑکتی آگ میں جانے والے ہیں۔

یہ آیت کریمہ بھی ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر امام نسفی میں ہے: ھم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یستغفر لابی طالب فنزل ماکان للنبی۔

جلالین میں ہے: نزل فی استغفارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ ابی طالب۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: قال الواحدی سمعت اباعثمان الحیری سمعت اباالحسن بن مقسم سمعت ابا اسحٰق الزجاج یقول فی ھذہ الآیۃ اجمع المفسرون انھا نزلت فی ابی طالب یعنی واحدی نے اپنی تفسیر میں بسند خود ابواسحاق زجاج سے روایت کی کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں اُتری۔

اقول ھکذا اثرہ ھھنا والمعروف من الزجاج قولہ ھذا فی الآیۃ الاولیٰ کما سمعت والمذکور ھھنا فی المعالم وغیرھا ان الآیۃ مختلف فی سبب نزولھا فلیراجع تفسیر الواحدی فلعلہ اراد اتفاق الاکثرین ولم یلق للخلاف بالا لکونہ خلاف ما ثبت فی الصحیح۔

بیضاوی میں پہلا قول اس آیت کا نزول دربارہ ابی طالب لکھا۔

علامہ شہاب خفاجی اس کی شرح عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں فرماتے ہیں، ھو الصحیح فی سبب النزول یعنی یہی صحیح ہے اسی طرح اس کی تصحیح **فتوح الغیب** و **ارشاد الساری** میں کی ہے اور فرمایا یہی حق ہے۔ کما سیاتی وھذہ التصحیحات ایضا اٰیۃ الخلاف کما لیس بخاف۔

حدیث دوم صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن نسائی میں ہے: واللفظ لمحمد قال حدثنا محمود فذکر بسندہ عن سعید بن المسیب عن ابیہ رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما ان اباطالب لما حضرتہ الوفاۃ دخل علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعندہ ابوجہل فقال ای عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ فقال ابوجہل وعبد اللہ بن امیۃ یا اباطالب ترغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزالا یکلمانہ حتی قال اٰخر شیئ کلمہم بہ علی ملۃ عبد المطلب (زاد البخاری فی الجنائز وتفسیر سورۃ القصص کمثل مسلم فی الایمان وابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ) فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاستغفرن لک مالم انہ عنہ فنزلت ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولوکانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لہم انہم اصحب الجحیم ○ ونزلت انک لا تہدی من احببت۔ اس حدیث جلیل سے واضح کہ ابوطالب نے وقتِ مرگ کلمہ طیبہ سے صاف انکار کردیا اور ابوجہل لعین کے اغواء سے حضورِ اقدس سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد قبول نہ کیا۔ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر بھی وعدہ فرمایا کہ جب تک اللہ عزوجل مجھے منع نہ فرمائے گا میں تیرے لیے استغفار کروں گا مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ نے یہ دونوں آیتیں اُتاریں اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوطالب کے لیے استغفار سے منع کیا اور صاف ارشاد فرمایا کہ مشرکوں دوزخیوں کے لیے استغفار جائز نہیں۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ اما تزییف الزمخشری نزول الاٰیۃ فیہ بان موت ابیطالب کان قبل الھجرۃ وھٰذا اٰخر ما نزل بالمدینۃ اھ فمردود بمافی ارشاد الساری عن الطیبی عن التقریب[۲۴] انہ یجوز ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یستغفر لابی طالب الی حین نزولہا والتشدید مع الکفار انما ظہر فی ھٰذہ السورۃ اھ قال اعنی القسطلانی قال فی فتوح الغیب ھٰذا ھو الحق وروایۃ نزولہا فی ابی طالب ھی الصحیحۃ اھ وکذا ردہ الامام الرازی[۲۵] فی الکبیر وقال العلامۃ الخفاجی فی عنایۃ القاضی بعد نقل کلام التقریب اعتمدہ من بعدہ من الشراح ولا ننیا فیہ قولہ فی الحدیث فنزلت لامتداد استغفارہ لہ الی نزولہا اولان الفاء للسببیۃ بدون تعقیب اھ۔

Marfat.com

اقول والدلیل علی الاستمرار واستدامۃ الاستغفار قول سید الابرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاستغفرن لک مالم انہ عنہ فھذا مقام الجزم دون التجویز والاستظھار علا ان الامام الجلیل الجلال السیوطی فی کتاب الاتقان عقد فصلا لبیان مانزل من ایات السور المکیۃ بالمدینۃ وبالعکس وذکر فیہ عن بعضھم ان ایۃ ماکان للنبی الایۃ مکیۃ نزلت فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لابی طالب لاستغفرن لک مالم انہ عنک واقرہ علیہ فعلی ھذا یزھق الاشکال من راسہ ثم ان لفظ البخاری فی کتاب التفسیر فانزل اللہ بعد ذلک قال الحافظ فی فتح الباری الظاھر نزولھا بعدہ بمدۃ لروایۃ التفسیر اھ وھذا ایضا یطیح الشبھۃ من راسھا افادھذین العلامۃ الزرقانی[۲۶] فی شرح المواھب وبعد اللتیا والتی اذقد افصح الحدیث الصحیح بنزولھا فیہ فکیف ترد الصحاح بالھوسات۔

آیت ثالثہ:

قال عزمجدہ وھم ینھون عنہ وینأون عنہ وان یھلکون الا انفسھم وما یشعرون ۵	وہ اس نبی سے اوروں کو روکتے اور باز رکھتے ہیں اور خود اس پر ایمان لانے سے بچتے اور دور رہتے ہیں اور اس کے باعث خود اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور انھیں شعور نہیں۔

یعنی جان بُوجھ کر بے شعوروں کے سے کام کرے اُس سے بڑھ کر بے شعور کون، سلطان[۲۷] المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ان[۲۸] کے تلمیذ رشید سیدنا امام اعظم کے استاد مجید امام عطاء بن ابی رباح ومقاتل[۲۹] وغیرہم مفسرین فرماتے ہیں: یہ آیت ابو طالب کے باب میں اُتری۔

تفسیر امام بغوی محی السنہ میں ہے: قال ابن عباس ومقاتل نزلت فی ابی طالب کان ینھی الناس عن اذی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ویمنعھم وینای عن الایمان بہ ای یبعد۔

Marfat.com

انوار التنزیل میں ہے: ینھون عن التعرض لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وینأون عنہ فلا یومنون بہ کابی طالب۔

حدیث سوم فریابی اور عبدالرزاق اپنے مصنف اور سعید بن منصور سنن میں اور عبید بن حمید و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ و حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی قال نزلت فی ابی طالب کان ینھی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ینأی عما جاء بہ۔ یعنی یہ آیت ابوطالب کے بارے میں اُتری اور کافروں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ایذا سے منع کرتے باز رکھتے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے دُور رہتے قال فی مفاتیح الغیب فیہ قولان منھم من قال المراد انھم ینھون عن التصدیق بنبوتہ والاقرار برسالتہ وقال عطاء ومقاتل نزلت فی ابی طالب کان ینھی قریشا عن ایذاء النبی علیہ الصلاۃ والسلام ثم یتباعد عنہ ولا یتبعہ علی دینہ والقول الاول اشبہ لوجھین الاول ان جمیع الآیات المتقدمۃ علی ھذہ الآیۃ تقتضی ذم طریقتھم فکذلک قولہ وھم ینھون عنہ ینبغی ان یکون محمولا علی امر مذموم فلو حملناہ علی ان ابا طالب کان ینھی عن ایذائہ لما حصل ھذا النظم والثانی انہ تعالٰی قال بعد ذلک وان یھلکون الا انفسھم یعنی بہ ما تقدم ذکرہ ولا یلیق ذلک ان یکون المراد من قولہ وھم ینھون عنہ النھی عن اذیتہ کان ذلک حسن لا یوجب الھلاک اھ۔

اقول اصل الذم للنأی وقد تشدد بالنھی فان الذنب بعد العلم اشد منہ حین الجھل فذکر النھی لابانہ شدۃ ما یلحقہ من الذم فی ذلک وعظمۃ ما یعتریہ من الوزر فما ھنالک فان العلم حجۃ اللہ مالک وعلیک الا تری الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی طالب ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار کما سیأتی مع ما علم من حمایتہ وکفالتہ ونصرتہ ومحبتہ للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

Marfat.com

طول عمرہ فانما کاد یکون فی الدرک الاسفل لولا شفاعۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما ابی الایمان مع کمال العرفان فالآیۃ علیٰ وزان قولہ تعالیٰ اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون ۵ فذکر فی سیاق الذم امرھم بالبر وتلاوتھم الکتاب وانما القصد الیٰ نسیانھم نفسھم وذکر ھذین للتسجیل بل قال جل ذکرہ یاایھا الذین لم تقولون مالا تفعلون ۵ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون ۵ فشدد النکیر علی القول من دون عمل وان کان القول خیرا فی نفسہ قال فی معالم التنزیل قال المفسرون ان المؤمنین قالوا لو علمنا احب الاعمال الی اللہ عزوجل لعملناہ ولبذ لنا فیہ اموالنا وانفسنا فانزل عزوجل ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا فابتلوا بذلک یوم احد فولوا مدبرین فانزل اللہ تعالیٰ لم تقولون مالا تفعلون اھ وبہ ینحل الوجہان لمن انصف لاجرم ان قال الخفاجی فی العنایۃ بعد نقلہ کلام الامام فیہ نظر اھ وبالجملۃ فعطاء اعلم منا ومنکم باسالیب القرآن ونظمہ فضلا عن ھذا الحبر العظیم الذی قدفاق اکثر الامۃ فی علم القرآن وفھمہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل دوم احادیث

حدیث چہارم صحیحین ومسند امام احمد میں حضرت سیّدنا عباس عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: انہ قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اغنیت عن عمک فواللہ کان یحوطک ویغضب لک قال ھو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار وفی روایۃ وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح یعنی انھوں نے خدمت اقدس حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا۔ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کے لیے لوگوں سے لڑتا

Marfat.com

جھگڑتا تھا۔ فرمایا میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اُسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔ اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔

امام ابن حجر[۳۲] فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں، یؤید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت سے ہوا کہ ابوطالب نے باآنکہ ایمان لانے سے انکار کیا، پھر بھی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نے اتنا کام دیا کہ بہ نسبت باقی کافروں کے عذاب ہلکا ہوگیا۔

حدیث پنجم صحیحین و مسند میں ابوسعید[۳۳] خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر عندہ عمہ ابوطالب فقال لعلہ تنفعہ شفاعتی یوم القیٰمۃ فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبیہ یغلی منہ دماغہ۔ یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ روزِ قیامت میری شفاعت اُسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اُس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اُس کا دماغ جوش مارے گا۔ یونس بن بکیر نے حدیث محمد بن اسحٰق سے یُوں روایت کیا: یغلی منہ دماغہ حتی یسیل علی قدمیہ اُس کا بھیجا اُبل کر پاؤں پر گرے گا۔

عمدۃ[۳۴] القاری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری ومواہب[۳۵] لدنیہ وغیرہا میں امام سہیلی[۳۶] سے منقول الحکمۃ فیہ ان اباطالب کان تابعا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لجملتہ الا انہ استمر ثابت القدم علی دین قومہ فسلط العذاب علی قدمیہ خاصۃ لتثبیتہ ایاھما علی دین قومہ یعنی ابوطالب کے پاؤں تک آگ رہنے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ عزوجل جزاء مشکل عمل دیتا ہے ابوطالب کا سارا بدن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں صرف رہا ملتِ کفر پر ثابت قدمی نے پاؤں پر عذاب مسلط کیا۔ اسی طرح تیسیر[۳۷] شرح جامع صغیر وغیرہ میں ہے۔

حدیث ششم بزار و ابویعلیٰ و ابن عدی و تمام حضرت جابر[۳۸] بن عبد اللہ انصاری

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل نفعت اباطالب قال اخرجتہ من غمرۃ جہنم الی ضحضاح منھا یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا، میں نے اُسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔

امام[۲۹] علینی عمدہ میں فرماتے ہیں: فان قلت اعمال الکفرۃ ھباء منثورلا فائدۃ فیہا قلت ھذا النفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ اِس کا بھی وہی مطلب ہے کہ ابوطالب کو یہ نفع ملنا صرف حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے ورنہ کافروں کے اعمال تو غبار ہیں ہوا پر اُڑاتے ہُوتے۔

حدیث ہفتم طبرانی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان الحارث بن ھشام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجۃ الوداع فقال یارسول اللہ انک تحث علی صلۃ الرحم والاحسان الی الجار وایواء الیتیم واطعام الضیف واطعام المسکین وکل ذٰلک کان یفعلہ ھشام بن المغیرہ فما ظنک بہ یارسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل قبر لا یشھد صاحبہ ان لا الٰہ الا اللہ فھو جذوۃ من النار وقد وجدت عمی اباطالب فی طمطام من النار فاخرجہ اللہ لمکانہ منی واحسانہ الیّ فجعلہ فی ضحضاح من النار۔ یعنی حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزِ حجۃ الوداع حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، یارسول اللہ! حضور اِن باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کو مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تھا تو حضور کا اُس کی نسبت کیا گمان ہے فرمایا جو قبر جس کا مردہ لا الٰہ الا اللہ نہ مانتا ہو وُہ دوزخ کا انگارا ہے میں نے خود اپنے چچا ابُوطالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اُسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

مجمع[۳۰] بحار الانوار میں بعلامت کاف امام کرمانی شارح بخاری سے منقول نفع

Marfat.com

اباطالب اعماله ببرکته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان کان اعمال الکفرۃ هباء منثورا یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ابوطالب کے اعمال نفع دے گئے ورنہ کافروں کے کام تو نِرے برباد ہوتے ہیں۔

حدیث ہشتم امام احمد مسند اور بخاری ومسلم اپنی صحاح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اھون اھل النار عذابا ابوطالب وھو منتعل بنعلین من نار یغلی منھما دماغہ بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے وُہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اُس کا دماغ کھولتا ہے نیز صحیحین میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل مایری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونھم عذابا دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وُہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا وُہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اُسی پر ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

اِسی حدیث میں امام احمد کی روایت یوں ہے،

یوضع فی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منھما دماغہ۔	اُس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا اُبلے گا۔

اور صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقول اللہ لاھون اھل النار عذابا یوم القیمۃ لو ان لک ما فی الارض من شیئ اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقول اردت	دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اُسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات

Marfat.com

منك اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لاتشرك بی شیئا فابیت الا ان تشرك بی۔

مانگنے پر راضی ہوتا وہ عرض کرے گا ہاں، فرمائے گا میں نے تو تجھ سے روزِ میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہُوئے۔

اِس حدیث سے بھی ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔

کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ہے، قیل ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسح اباطالب بعد موتہ وانسی تحت قدمیہ ولذا ینتعل بنعلین من النار۔

یعنی کہا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بعد مرگ ابوطالب کے بدن پر دستِ اقدس پھیر دیا تھا مگر تلوؤں پر ہاتھ پھیرنا یاد نہ رہا اس لیے ابوطالب کو روزِ قیامت آگ کے دو جُوتے پہنائے جائیں گے باقی جسم بہ برکت دستِ اقدس محفوظ رہے گا۔

حدیث نہم امام شافعی و امام احمد و امام اسحٰق بن راہویہ و ابو داؤد طیالسی اپنی مسانید اور ابن سعد طبقات اور ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد و نسائی سنن اور ابن خزیمہ اپنی صحیح اور ابن الجارود منتقی اور مروزی کتاب الجنائز اور بزار و ابو یعلی مسانید اور بیہقی سنن میں بطرقِ عدیدہ حضرت سیدنا امیرالمومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی قال قلت للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قدمات قال اذھب فوار اباك یعنی میں نے حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا۔ فرمایا جا اُسے دبا آ۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، مولٰی علی نے عرض کی ان عمك الشیخ الکافر قدمات فماتری فیہ حضور کا چچا وُہ بڈھا کافر مرگیا اُس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے یعنی غسل وغیرہ دیا جائے یا نہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اری ان تغسلہ تجنہ۔ نہلا کر دبادو۔

Marfat.com

امام شافعی کی روایت میں ہے: فقلت یارسول اللہ انہ مات مشرکا قال اذھب فواراہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوہ تو مشرک مرا۔ فرمایا: جاؤ، دبا آؤ۔ امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام حافظ الشان اصابہ فی تمییز الصحابہ میں فرماتے ہیں: صححہ ابن خزیمۃ اس حدیث جلیل کو دیکھیے ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا حضور اس پر انکار نہیں فرماتے نہ خود جنازے میں تشریف لے جاتے ہیں ابوطالب کی بی بی امیر المومنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب انتقال کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انھیں کفن دیا اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی، اپنے دستِ مبارک سے مٹی نکالی پھر اُن کے دفن سے پہلے خود اُن کی قبر مبارک میں لیٹے اور دُعا کی:

اللہ الذی یحیی ویمیت و	اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور خود زندہ
ھو حی لا یموت اغفر لامی	ہے کہ کبھی نہ مرے گا میری ماں فاطمہ بنت
فاطمۃ بنت اسد ووسع علیھا	اسد کو بخش دے اور اُن کی قبر وسیع کر
مدخلھا بحق نبیک والانبیآء	صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا
الذین من قبلی فانک	تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

ارحم الراحمین۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصححہ وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس ولخوہ بن ابی شیبۃ عن جابر والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی بسند حسن عن ابن عباس وابن عساکر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے جنازہ میں تشریف نہ لے جاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اُسے دبا آؤ۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوتِ ایمان دیکھیے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے

Marfat.com

اورخود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ وہ تو مشرک مرا۔ ایمان اِن بندگانِ خدا کے تھے کہ اللہ و رسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا اللہ و رسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو دوستانِ خدا و رسول کے دوست تھے اگرچہ اُن سے دنیوی ضرر ہو۔

اولٰئك كتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منه و یدخلھم جنتٍ تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنه اولٰئك حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۵ جعلنا اللہ منھم بھم ولھم بفضل رحمته بھم انه ھو الغفور الرحیم والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و اٰله و اصحابه اجمعین اٰمین۔

حدیث دہم بخاری و مسلم اپنی صحاح اور ابن ماجہ اپنی سنن اور طحاوی شرح معانی الآثار اور اسماعیلی مستخرج علی صحیح البخاری میں بطریق امام علی بن حسین زین العابدین عن عمرو بن عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

انه قال یارسول اللہ این تنزل فی دارك بمكة فقال ھل ترك عقیل من رباع او دور وكان عقیل ورث اباطالب ھو وطالب ولم یرثه جعفر ولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما شیئا لانھما كانا مسلمین وكان عقیل وطالب كافرین فكان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول لا یرث المؤمن الكافر ولفظ ابن ماجة والطحاوی فكان عمر من اجل ذٰلك یقول الخ ولفظ الاسماعیلی فمن اجل ذٰلك كان عمر یقول۔

یعنی انھوں نے خدمتِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی کہ یارسول اللہ حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلے کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ فرمایا: کیا ہمارے لیے عقیل نے کوئی محلہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ امام زین العابدین نے فرمایا: ہوا یہ تھا کہ ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا، اور جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا یہ دونوں حضرات وقتِ موت ابی طالب مسلمان تھے اور طالب کافر تھا اور عقیل رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ بھی اُس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہنچتا۔

تنبیہہ لا شک ان قولہ وکان عقیل ورث ابا طالب مدرج فی الحدیث و لم یبین قائلہ فی الکتب الذی ذکرنا واخترت انا انہ الامام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال الامام العینی فی العمدۃ قولہ وکان عقیل ادراج من بعض الرواۃ ولعلہ من اسامۃ کذا قال الکرمانی اھ والصواب ما ذکرتہ وقد کتبت علی ھامش العمدۃ مانصہ۔

اقول بل ھو من علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بینہ مالک فی مؤطاہ فانہ اسند اولا عن ابن شہاب بالسند المذکور فی الکتاب اعنی صحیح البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر اھ ثم قال مالک عن ابن شہاب عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انہ اخبرہ انما ورث ابا طالب عقیل وطالب ولم یرثہ علی قال فلذلک ترکنا نصیبنا من الشعب اھ وھکذا رواہ محمد فی مؤطاہ عن مالک مفرقا مصرحا فقد بین واحسن احسن اللہ الیہ والینا بہ اٰمین۔

حدیث یازدہم عمر بن شبہ کتاب مکہ میں اور ابو یعلی و ابو بشر اور سمویہ اپنے فوائد اور حاکم مستدرک میں بطریق محمد بن سلمہ عن ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین قصہ اسلام ابی قحافہ والد امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال فلما مد یدہ یبایعہ بکی ابوبکر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یبکیک قال لان تکون ید عمک مکان یدہ ویسلم ویقر اللہ عینک احب الی من ان یکون۔

یعنی جب حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ انور ابو قحافہ سے بیعت اسلام لینے کے لیے بڑھایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے

Marfat.com

چچا کا ہاتھ ہوتا اور اُن کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔ حاکم نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا: سندہ صحیح۔

حدیث دوازدہم ابو قرہ موسیٰ بن طارق موسیٰ بن عبیدہ وُہ عبداللہ بن دینار وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال جاء ابوبکر بابی قحافۃ یقودہ یوم فتح مکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ترکت الشیخ حتی نأتیہ قال ابوبکر اردت ان یاجرہ اللہ والذی بعثک بالحق لانا کنت اشد فرحا باسلام ابی طالب لوکان اسلم منی بابی۔

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑے ہُوئے خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لاتے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اُس کے پاس تشریف فرما ہوتے، صدیق نے عرض کی کہ میں نے چاہا کہ اللہ اُن کو اجر دے قسم اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وُہ اسلام لے آتے اللہ اللہ یہ محبوب میں فنائے مطلق کا مرتبہ ہے صدق اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔ اسی طرح امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انا باسلامك اذا اسلمت افرح منی باسلام الخطاب مجھے آپ کے اسلام کی جتنی خوشی ہُوئی اپنے باپ خطاب کے اسلام کی اتنی نہ ہوتی ذکرہ ابن اسحٰق فی سیرتہ۔

حدیث سیزدہم[۱۳] یونس بن بکیر فی زیادات مغازی ابن اسحٰق عن یونس بن عمرو عن ابی السفر[۱۵] قال بعث ابوطالب الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اطعمنی من عنب جنتك فقال ابوبکر ان اللہ حرمہا علی الکافرین۔

یعنی ابو طالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر بھیجی کہ مجھے اپنی

Marfat.com

جنت کے انگور کھلایئے۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ نے انھیں کافروں پر حرام کیا ہے۔

حدیث چہاردہم الواحدی من حدیث موسٰی بن عبیدہ قال اخبرنا محمد بن کعب القرظی قال بلغنی انہ لما اشتکی ابو طالب شکواہ التی قبض فیہا قالت لہ قریش ارسل الی ابن اخیک یرسل الیک من ھٰذہ الجنۃ التی ذکرھا یکون لک شفاء فارسل الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اللہ حرمہا علی الکافرین طعامہا وشرابہا ثم اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال لولا ان تعیر بہا فیقال جزع عمک من الموت لاقررت بہا عینک واستغفر لہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان نستغفر لاٰبائنا ولذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لابیہ ومحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعمہ فاستغفروا للمشرکین حتی نزلت ماکان للنبی والذین اٰمنوا الاٰیۃ۔

یعنی ابو طالب کے مرض الموت میں کافرانِ قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمھارے لیے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے۔ پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا اس کا خیال نہ ہوتا تو میں حضور کی خوشی کر دیتا جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعائے مغفرت کی مسلمانوں نے کہا ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لیے دعائے بخشش سے کون مانع ہے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے باپ کے لیے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لیے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لیے یہ دُعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جب کہ روشن

Marfat.com

ہو لیا کہ وہ جہنمی ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث پانزدہم ۱۵ ابو نعیم حلیہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کانت مشیئۃ اللہ عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشیتی فی اسلام عمی ابی طالب فغلبت مشیئۃ اللہ مشیتی۔	اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابو طالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا

اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہوتے۔ فللہ الحجۃ البالغۃ۔

فصل سوم

چونکہ اقوال ائمہ کرام و علمائے اعلام اوپر گزرے اور بعد کلام خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا حالت منتظرہ باقی ہے خاتمہ کا حال خدا و رسول سے زیادہ کون جانے عز مجدہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر تکثیر فوائد و تسکین زاید کے لیے بعض اور بھی کہ سردست پیش نظر ہیں اضافہ کیجیے کہ زیادت خیر زیادت خیر ہے وباللہ التوفیق۔

امام ۳۴ الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: ابو طالب عمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات کافرا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کی موت کفر پر ہوئی۔ والعیاذ باللہ۔

امام ۳۵ برہان الدین علی بن ابی بکر فرغانی ہدایہ میں فرماتے ہیں: اذا مات الکافر وله ولی مسلم فانه یغسله ویکفنه ویدفنه بذلك امر علی رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حق ابیه ابی طالب لکن یغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقة ویحفر حفیرة من غیر مراعاة سنة التکفین واللحد ولا یوضع فیه بل یلقی۔

امام ۳۶ ابوالبرکات عبداللہ نسفی کافی شرح وافی میں فرماتے ہیں: مات کافر یغسله

Marfat.com

ولیہ المسلم ویکفنہ ویدفنہ والاصل فیہ انہ لما مات ابوطالب اتی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقال ان عمک الشیخ الضال قد مات فقال اغسلہ واکفنہ وادفنہ ولا تحدث حدثا حتی تلقانی ای لا تصل علیہ الخ

علامہ[۸۵] ابراہیم حلبی غنیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں: مات للمسلم قریب کافر لیس لہ ولی من الکفار یغسلہ غسل الثوب النجس ویلقہ فی خرقۃ ویحفرلہ حفرۃ ویلقیہ فیہا من غیر مراعاۃ السنۃ فی ذٰلک لما روی ان اباطالب لما ھلک جاء علی فقال یارسول اللہ ان عمک الضال قد مات الخ

علامہ[۸۹] ابراہیم طرابلسی برہان شرح مواہب الرحمٰن پھر علامہ[۹۰] سید احمد طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں زیر قول نور الایضاح ان کان للکافر قریب مسلم غسلہ فرماتے ہیں: الاصل فیہ ما رواہ ابوداؤد وغیرہ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما مات ابوطالب الحدیث۔

علامہ[۹۱] زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں فرماتے ہیں: یغسل ولی مسلم الکافر ویکفنہ ویدفنہ بذٰلک امر علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان یفعل بابیہ حین مات۔

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان اپنے قرابت دار کافر مردہ کو نہلا سکتا ہے کہ مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہٗ نے اپنے باپ ابوطالب کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اجازت سے نہلایا۔

فتح القدیر[۹۲] وکفایہ[۹۳] وبنایہ[۹۴] وغیرہا تمام شروح ہدایہ میں اس مضمون کو مقبول و مقرر رکھا۔ کتب فقہ میں اس کی عبارات بکثرت ملیں گی سب کی نقل سے اطالت کی حاجت نہیں۔ واضح ہوا کہ یہ سب علمائے کرام ابوطالب کو کافر جانتے ہیں یونہی امام[۹۵] ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک وضع فرمایا یعنی باب اُس شخص کا جس کا کوئی قرابت دار مشرک مرے اور امام[۹۶] نسائی نے باب مواراۃ المشرک یعنی دفن مشرک کا باب اور دونوں نے اُس میں یہی حدیث موتِ ابی طالب ذکر کی انہیں[۹۷]

Marfat.com

نسائی کے اسی مجتبیٰ میں ایک باب النہی عن الاستغفار للمشرکین ہے اس میں حدیث دوم روایت کی ابن ماجہ[۹۵] نے سنن میں باب میراث اھل الاسلام من اھل الشرک لکھا یعنی مشرک کا ترکہ مسلم کو ملے گا یا نہیں اس میں حدیث دوم وارد کی۔

امام[۹۶] اجل صاحب المذہب سیدنا امام مالک نے مؤطا شریف میں باب التوارث بین اھل الملل منعقد فرمایا یعنی مختلف دین والوں میں ایک کو دوسرے کا ترکہ ملنے کا حکم اور اس میں حدیثیں مسلم و کافر کے عدم توارث کی روایت فرمائیں جن میں یہ حدیث امام زین العابدین دربارۂ ترکہ ابوطالب مذکور حدیث دہم بھی ارشاد کی۔

یونہی امام[۹۷] محرر المذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا شریف میں باب لا یرث المسلم الکافر منعقد فرما کر حدیث مذکور ایراد کی۔

امام[۹۸] اجل محمد بن اسمٰعیل بخاری نے جامع صحیح کتاب الجنائز میں ایک باب وضع فرمایا باب اذا قال المشرك عند الموت لا الٰہ الا اللہ یعنی باب اس کے بیان کا کہ مشرک مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے تو کیا حکم ہے اور اس میں حدیث دوم روایت فرمائی۔ اُسی کی کتاب الادب میں لکھا باب کنیۃ المشرك اس میں حدیث چہارم روایت اور حدیث مذکور سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول وھو علی المنبران بنی ھاشم بن المغیرہ استاذنونی ان ینکحوا ابنتھم علی بن ابی طالب ذکر کی۔

امام[۹۹] قسطلانی نے تعلیق حدیث و ترجمہ میں لکھا فذکوا با طالب المشرك بکنیۃ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابوطالب مشرک کو کنیت سے یاد فرمایا۔ پھر لکھا[۱۰۰] فلا جوزوا ذکرا لکافر بکنیتہ اذا کان لا یعرف الا بہا کما فی ابی طالب او کان علی سبیل التالف رجاء اسلامھم او تحصیل منفعۃ منھم لا علی سبیل التکریم لانا مامورون بالاغلاظ علیھم علماء نے کافر کو کنیت سے ذکر کرنا جائز رکھا جب کہ وہ اور نام سے نہ پہچانا جائے جیسے ابوطالب یا بامید اسلام تالیف مقصود یا کام نکالنا ہو مگر بطور تکریم جائز نہیں کہ ہمیں اُن پر سختی کرنے کا حکم ہے۔ عمدۃ[۱۰۱] القاری میں ہے قال ابن بطال فیہ جواز تکنیۃ المشرك۔ امام[۱۰۲] ابن بطال نے فرمایا، اس حدیث سے مشرک کو بلفظ کنیت یاد کرنے کا جواز معلوم ہوا۔

Marfat.com

اُسی میں ہے، فیہ دلالۃ ان اللہ تعالیٰ قد یعطی الکافر عوضاً من اعمالہ التی مثلہا یکون قربۃ لاھل الایمان باللہ تعالیٰ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر ان عمہ نفعتہ تربیتہ ایاہ وحیاطتہ لہ التخفیف الخ

اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ عزوجل کافر کو بھی اُس کے اعمال کا کچھ عوض دیتا ہے جو اہلِ ایمان کریں تو قربِ الٰہی پائیں۔ دیکھو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور کے چچا کو حضور کی خدمت و حمایت نے تخفیفِ عذاب کا فائدہ دیا۔

امام عارف باللہ سیّدی علی متقی کی قدس سرہٗ الملکی نے اپنی کتب جلیلہ منہج العال وکنز العمال ومنتخب کنز العمال میں ایک باب منعقد فرمایا الباب الخامس فی اشخاص لیسوا من الصحابۃ اُن شخصوں کے ذکر میں جو صحابی نہیں اور اسی باب میں ابوطالب و ابوجہل وغیرہما کو ذکر کیا۔

اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن بن علی شیبانے تیسیر الوصول الی جامع الاصول میں احادیث ذکر ابی طالب کو فصل غیر صحابہ میں وارد کیا اور اُس میں صرف حدیث دوم وچہارم وپنجم کو جلوہ دیا۔ اگر ابوطالب کو اسلام نصیب ہوتا تو کیا وُہ شخص صحابہ سے خارج ہو سکتا جس نے بچپن سے حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود میں پالا اور مرتے دم تک حضر و سفر کی ہمرکابی سے بہرہ یاب ہوا، یا بی کا غلغلہ ڈالا۔

یونہی امام حافظ الحدیث ابوالفضل شہاب الدین ابن حجر عسقلانی نے کتاب اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ابوطالب کو باب الکنی حرف الطاء المہملہ کی قسم رابع میں ذکر کیا۔ یعنی وُہ لوگ جنھیں صحابی کہنا مردود و غلط و باطل ہے۔

اُسی میں فرماتے ہیں: ورد من عدۃ طرق فی حق من مات فی الفترۃ ومن ولد مجنونا ونحو ذٰلک ان کلا منھم یدلی بحجتہ ویقول لو عقلت اوذکرت لاٰمنت فترفع لھم نار ویقال لھم ادخلوھا فمن دخلھا کانت علیھم برداً وسلاما ومن امتنع اُدخلہا کرھا ونحن نرجو ان یدخل عبدالمطلب واٰل بیتہ فی جملۃ من یدخلہا طائعا فینجو لکن ورد فی ابی طالب ما یدفع ذٰلک وھو ماتقدم من

Marfat.com

اٰیۃ براءۃ وما فی الصحیح انہ فی ضحضاح من النار فھذا شان من مات علی الکفر فلو کان مات علی التوحید نجا من النار اصلا والاحادیث الصحیحۃ والاخبار المتکاثرۃ طافحۃ بذلک اھ مختصرا۔ یعنی بہت اسانید سے حدیث آئی کہ جو زمانہ فترت میں اسلام آنے سے پہلے مرگیا یا مجنون پیدا ہوا اور جنون ہی میں گزر گیا اور اسی قسم کے لوگ جنھیں دعوتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء نہ پہنچی اُن میں ہر ایک روز قیامت ایک عذر پیش کرے گا کہ الٰہی میں عقل رکھتا یا مجھے دعوت پہنچتی تو میں ایمان لاتا ان کے امتحان کو ایک آگ بلند کی جائے گی اور ارشاد ہوگا اس میں جاؤ جو حکم مانے گا اور اس میں داخل ہوگا وہ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی ہوجائے گی اور جو نہ مانے گا جبراً آگ میں ڈالا جائے گا اور ہمیں امید ہے کہ عبدالمطلب اور اُن کے گھر والے کہ قبل ظہور نور اسلام انتقال کرگئے وہ سب اُنھیں لوگوں میں ہوں گے جو اپنی خوشی سے اُس امتحانی آگ میں جاکر ناجی ہوجائیں گے مگر ابوطالب کے حق میں وہ وارد ہولیا جو اسے دفع کرتا ہے سورۂ توبہ شریف کی آیت اور حدیث صحیح کا ارشاد کہ وہ پاؤں تک کی آگ میں ہے یہ حال اُس کا ہے جو کافر مرے اگر اخیر وقت اسلام لاکر مرتا ہوتا تو دوزخ سے نجات کلی چاہیے تھی صحیح وکثیر حدیثیں کفر ابی طالب ثابت کررہی ہیں۔ پھر فرمایا: وقد فخر المنصور علی محمد بن عبد اللہ بن الحسن لما خرج بالمدینۃ وکاتبہ المکاتبات المشھورۃ ومنھا فی کتاب المنصور وقد بعث النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولہ اربعۃ اعمام فاٰمن بہ اثنان احدھما ابی وکفر بہ اثنان احدھما ابوک۔

یعنی جب امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے خلیفہ عباسی عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما مشہور بہ منصور دوانیقی پر خروج فرمایا اور مدینہ طیبہ پر تسلط کرکے خلیفہ و امیرالمومنین لقب پایا اُن میں اور خلیفہ مذکور منصور میں مکاتبات مشہورہ ہوئے از انجملہ منصور نے ایک نامہ میں لکھا جب حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہوئی حضور کے چار چچا زندہ تھے حمزہ و عباس و ابوطالب و ابولہب دو حضور پر ایمان لائے ایک اُن میں میرے باپ ہیں

Marfat.com

یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو کافر رہے ایک اُن میں آپ کے باپ ہیں، یعنی ابو طالب یہ منصور علاوہ خلیفہ و اہلبیت ہونے کے خود بھی علمائے تبع تابعین و فقہاء و محدثین سے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں انھیں فقیہہ النفس وجید المشارکۃ فی العلم لکھا اور فرمایا: ولد سنۃ خمس وتسعین وادرك جدہ ولم یروعنہ وروی عن ابیہ وعن عطاء بن یسار وعنہ ولدہ المھدی اور امام اجل نفس زکیہ کو یُوں بے تامل لکھ بھیجنا اور امام کا اس پر رد نہ فرمانا بھی بتا رہا ہے کہ کفرِ ابی طالب واضح و مشہور بات تھی اصابہ میں اس کے بعد فرمایا ومن شعر عبد اللہ بن المعتز یخاطب الفاطمیین ؎

وانتم بنو بنتہ دوننا

ونحن بنو عمہ المسلم

یعنی عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن ہارون بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا یُوں کہیے کہ چھ خلفاء کے بیٹے عبد اللہ ابن المعتز باللہ ابن المتوکل ابن المعتصم ابن الرشید ابن المھدی ابن المنصور کا ایک شعر بعض سادات کرام کے خطاب میں ہے کہ تم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہو ہم نہیں اور ہم حضور کے مسلمان چچا کے بیٹے ہیں۔ اِس میں بھی کفر ابی طالب پر صاف تعریض موجود ہے عبد اللہ اہلِ علم و فضل سے ہیں حدیث میں علی بن حرب معاصر امام بخاری و مسلم کے شاگرد نیز امام ممدوح کتاب الاحکام پھر امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں: نحن نرجو ان یدخل عبد المطلب وآل بیتہ الجنۃ الا اباطالب فانہ ادرك البعثۃ ولم یؤمن لہ باختصار۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عبد المطلب اور اُن کے اہلبیت سب جنّت میں جائیں گے سوا ابو طالب کے کہ زمانہ اسلام پایا اور ایمان نہ لائے نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: من عجائب الاتفاق ان الذین ادرکھم الاسلام من اعمام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربعۃ لم یسلم منھم اثنان واسلم اثنان وکان اسم من لم یسلم ینافی اسامی المسلمین وھما ابوطالب اسمہ

Marfat.com

عبد مناف وابو لہب واسمہ عبد العزی بخلاف من اسلم وھما حمزۃ والعباس۔ عجائب اتفاق سے ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چار چچا زمانۂ اسلام میں زندہ تھے دو اسلام نہ لائے اور دو مشرف باسلام ہوئے وہ دو کہ اسلام نہ لائے اُن کے نام بھی پہلے ہی سے مسلمانوں کے نام کے خلاف تھے ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور ابولہب کا عبد العزیٰ اور دو کہ مسلمان ہوئے اُن کے نام پاک وصاف تھے حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکذا اثرہ الزرقانی فی شرح المواہب۔

امامؒ احمد بن محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں، کان العباس اصغر اعمامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یسلم منھم الا ھو وحمزۃ۔ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب میں چھوٹے چچا تھے۔ حضور کے اعمام میں صرف یہ اور حضرت حمزہ مسلمان ہوئے ولبس امامؒ محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلیہ شرح منیہ اواخر صلاۃ اس مسئلہ کے بیان میں کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت ناجائز ہے۔ آیت دوم تلاوت کرکے فرماتے ہیں: ثبت فی الصحیحین ان سبب نزول الآیۃ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب لاستغفرن لک ما لم انہ عنک صحیحین میں ثابت ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کے لیے دعائے مغفرت کی تھی اُس پر یہ آیت اُتری۔

امام محی السنۃ بغوی معالم شریف اول رکوع سورۂ بقرہ میں زیر قولہ تعالیٰ ان الذین کفروا سواء علیھم، پھر قاضیؒ حسین بن محمد دیار بکری مالکی کتاب الخمیس میں فرماتے ہیں، کفر چار قسم ہے کفر انکار و کفر جحود و کفر عناد و کفر نفاق کفر انکار یہ کہ اللہ عزوجل کو نہ دل سے جانے اور زبان سے مانے جیسے ابلیس و یہود اور کفر نفاق یہ کہ زبان سے نہ مانے مگر دل ہی نہ جانے وکفر العناد ھو ان یعرف اللہ بقلبہ ویعترف بلسانہ ولا یدین بہ ککفر ابی طالب حیث یقول ؎

لقد علمت بان دین محمد
من خیر ادیان البریۃ دینا

Marfat.com

لو لا الملامة او حذار مسبة

لوجدتنی سمحا بذاك مبینا

یعنی کفر عنادیہ کہ اللہ تعالیٰ کو دل سے بھی جانے اور زبان سے بھی کہے مگر تسلیم و گرویدگی سے باز رہے جیسے ابو طالب کا کفر کہ یہ شعر کہے واللہ میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جہان کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت یا طعنے سے بچنا نہ ہوتا تو تو مجھے دیکھتا کہ میں کیسی اہل دلی کے ساتھ صاف صاف اس دین کو قبول کر لیتا۔ امام ممدوح یہ چاروں قسمیں بیان کر کے فرماتے ہیں: جمیع ھذہ الاصناف سواء فی ان من لقی اللہ تعالیٰ بواحد منہا لا یغفر لہ۔ یہ سب قسمیں اس حکم میں یکساں ہیں کہ جو ان میں سے کسی قسم کا کفر کر کے اللہ عزّ و جل سے ملے گا وہ کبھی اُسے نہ بخشے گا۔

امام شہاب[۹۱] الدین ابو العباس احمد بن ادریس قرافی نے شرح التنقیح پھر امام[۹۲] قسطلانی نے مواہب میں کفار کی چار قسمیں کر کے ایک قسم یوں بیان فرمائی، من امن بظاہرہ و باطنہ وکفر بعدم الاذعان للفروع کما حکی عن ابی طالب انہ کان یقول انی لا علم ان ما یقولہ ابن اخی لحق ولو لا اخاف ان تعیرنی نساء قریش لاتبعتہ وفی شعرہ یقول ؎

لقد علموا ان ابننا لا مکذب

یقینا و لا یعزی لقول الا باطل

فہذا تصریح باللسان واعتقاد بالجنان غیر انہ لم یذعن۔ یعنی ایک کافر وہ ہے جو قلب سے عارف زبان سے معترف ہو مگر اذعان نہ لائے جیسے ابو طالب سے مروی کہ بے شک میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو کچھ میرے بھتیجے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں ضرور حق ہے اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ قریش کی عورتیں مجھے عیب لگائیں گی تو ضرور میں اُن کا تابع ہو جاتا اور اپنے ایک شعر میں کہا خدا کی قسم کافرانِ قریش خوب جانتے ہیں کہ ہمارے بیٹے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یقیناً سچے ہیں اور معاذ اللہ کوئی کلمہ خلافِ حق کہنا اُن کی طرف نسبت نہیں کیا جاتا تو یہ زبان سے تصریح اور دل سے اعتقاد سب کچھ ہے مگر اذعان

Marfat.com

نہ ہوا۔

امام[۹۳] ابن اثیر جزری نہایہ، پھر علامہ[۹۴] زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

کفر عناد ھو ان یعرفہ بقلبہ ولیعترف بلسانہ ولا یدین بہ کابی طالب۔ کفر عناد یہ ہے کہ دل سے پہچانے اور زبان سے اقرار کرے مگر تسلیم و انقیاد سے باز رہے جیسے ابو طالب۔

علامہ مجد[۹۵] الدین فیروز آبادی سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں:

چوں عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو طالب بیمار شد با وجود آنکہ مشرک بود اورا عیادت فرمود و دعوت اسلام کرد ابو طالب قبول نہ کرد آہ ملخصاً۔

شیخ[۹۶] محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

حدیث صحیح اثبات کردہ است برائے ابو طالب کفر را۔

پھر بعد ذکر احادیث فرمایا: و در روضۃ[۹۷] الاحباب نیز اخبار موت ابو طالب بر کفر آوردہ الخ

بحر[۹۸] العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:

احادیث کفرہ شہیرۃ وقد نزل فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شان عمہ ابی طالب انک لا تھدی من احببت کما فی صحیح مسلم و سنن الترمذی وقد ثبت فی الخبر الصحیح عن الامام محمد ابا باقر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وجوہ ابائہ الکرام ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث طالبا وعقیلا اباھما ولم یورث علیا وجعفرا ولذا ترکنا نصیبنا فی الشعب کذا فی مؤطا الامام مالک۔

یعنی کفر ابو طالب کی حدیثیں مشہور ہیں پھر اس کے ثبوت میں آیت اولیٰ کا اترنا اور حدیث دہم کفر ابی طالب کی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علی و جعفر کو ترکہ نہ دلانا بیان فرمائی۔

Marfat.com

اقول وذکر الامام اباقررضی اللہ تعالیٰ عنہ وقع زلۃ من القلم وانما ھو الامام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما اسمعناک من المؤطا والصحیحین وغیرھما۔

نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض فصل الوجہ الخامس من وجوہ السبب میں امام ابن حجر مکی سے نقل فرمایا:

حدیث مسلم ان ابی واباک فی النار اراد بابیہ عمہ اباطالب لان العرب تسمی العم ابا۔

یعنی عرب کی عادت ہے کہ باپ کو چچا کہتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی عادت پر اس حدیث میں اپنے چچا ابوطالب کو باپ کہہ کر فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسی حدیث کے نسبت فرماتے ہیں:

ما المانع ان یکون المراد بہ عمہ ابوطالب وکانت تسمیۃ ابی طالب ابا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شائعا عندھم لکونہ عمہ وکونہ رباہ و کفلہ من صغرہ اھ ملخصا۔

کون مانع ہے کہ اس حدیث میں ابوطالب مراد ہو کہ وہ دوزخ میں ہے اُس زمانہ میں شائع تھا کہ ابوطالب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باپ کہا جاتا چچا ہونے اور بچپن سے حضور اقدس کی خدمت وکفالت کرنے کے باعث **اقول** جس طرح بھی ابوطالب کے شعر سے گزرا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا بیٹا کہا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کی بی بی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی ماں فرمایا۔ اُسی میں فرماتے ہیں:

اخرج تمام الرازی فی فوائدہ بسند ضعیف عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ شفعت لابی وامی وابی طالب واخ لی کان فی الجاھلیۃ اورد ہ

Marfat.com

المحب الطبری وھو من الحفاظ والفقہاء فی کتابہ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ وقال ان ثبت فھو مؤول فی ابی طالب علی ما ورد فی الصحیح من تخفیف العذاب عنہ بشفاعتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتھی وانما احتاج الی تاویلہ فی ابی طالب دون الثلثہ ابیہ وامہ واخیہ یعنی من الرضاعۃ لان اباطالب ادرک البعثۃ ولم یسلم والثلثۃ ماتوا فی الفترۃ ۔

یعنی ایک حدیث ضعیف میں آیا کہ میں روزِ قیامت اپنے والدین اور ابُوطالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا، شفاعت فرماؤں گا۔

امام محب طبری نے کہ حافظانِ حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے اِس کی تاویل وُہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں، خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہُوئی کہ ابوطالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین و برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول یہاں تاویل بمعنی بیان مراد و معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں۔ کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہی شفاعت کبریٰ کہ فتح باب حساب کے لیے سب تمام جہان کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں حدیث چہارم و پنجم کا باب یُوں لکھا باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب و التخفیف عنہ بسببہ امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں امام ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابُولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے لسرورہ بولادۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقہ ثویبۃ حین بشرتہ بہ وانما ھی کرامۃ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لیے کہ اُس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اُس کا مژدہ سُن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اُس نے تخفیف پائی

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقلہ فی المسالک ایضاً نیز مسالک الحنفا پھر شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے:

قد ثبت فی الصحیح واخبر الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اباطالب اھون اھل النار عذابا اھ ملتقطا۔ بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔ اللھم اجرنا من عذابک الالیم بجاہ نبیک الرؤف الرحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم آمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

فصل چہارم

علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں زیر حدیث ہشتم فرماتے ہیں:

ھذا یؤذن بموتہ علی کفرہ وھو الحق ووھم البعض۔

یعنی یہ حدیث بتاتی ہے کہ ابوطالب کی موت کفر پر ہوئی اور یہی حق ہے اور اس کا خلاف وہم ہے۔

امام عینی زیر حدیث دوم و چہارم فرماتے ہیں:

ھذا کلہ ظاھر انہ مات علی غیر الاسلام فان قلت ذکر السھیلی انہ رای فی بعض کتب المسعودی انہ اسلم قلت ھذا لا یعارض ما فی الصحیح۔

ان سب حدیثوں سے ظاہر ہے کہ ابوطالب کی موت غیر اسلام پر ہوئی۔ اگر تو کہے کہ سہیلی نے ذکر کیا کہ انھوں نے مسعودی کی کسی کتاب میں دیکھا کہ ابوطالب اسلام لے آئے میں کہوں گا ایسی بے سروپا حکایت احادیث صحیح بخاری کی معارض نہیں ہو سکتی۔

اقول علاوہ بریں اگر یہ مسعودی علی بن حسین صاحب مروج ہے تو خود رافضی ہے اس کی کتاب مروج الذہب خلفائے کرام و صحابۂ عظام عشرۂ مبشرہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر صریح تبرا سے جابجا آلودہ و ملوث ہے لوط بن یحیٰی ابو مخنف رافضی خبیث ہالک کے اقوال

Marfat.com

نقول بکثرت لاتا ہے جس کے مردود و تالف ہونے پر ائمۂ جرح و تعدیل کا اجماع ہے اسی طرح اور رفاض و فساق و ہالکین کے اخبار پر اُس کی کتاب کا مدار ہے جیسا کہ اُس کے مطالعہ سے واضح و آشکار ہے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے نسخہ مروج الذہب کے ہامش پر اس کی تنبیہ لکھ دی ہے شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

ہشام کلبی مفسر کہ رافضی غالی ست و ہمچنیں مسعودی صاحب مروج الذہب وابو الفرج اصبہانی صاحب کتاب الاغانی وعلی ہذا القیاس امثال اینہا را این فرقہ در عداد اہلسنت داخل کنند و بمنقولات و مقولات ایشاں الزام اہلسنت خواہند۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

القول باسلام ابی طالب لا یصح قالہ ابن عساکر وغیرہ - ابو طالب کا اسلام ماننا غلط ہے امام ابن عساکر وغیرہ نے اس کی تصریح کی۔ اسی طرح اصابہ میں ہے: کما سیأتی۔

علامہ شہاب نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

من الغریب ما نقلہ بعضھم ان اللہ تعالیٰ احیاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فآمن بہ کابویہ واظنہ من افتراء الشیعۃ۔

غرائب سے ہے یہ جو بعض نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح ابو طالب کو بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زندہ کیا کہ بعد مرگ جی کر مشرف باسلام ہوئے میرے گمان میں یہ رافضیوں کی گڑھت ہے۔

اقول وضاع کذاب رافضیوں ہی میں منحصر نہیں مگر یہ اُن کے مسلک کے موافق ہے لہٰذا اس کی وضع کا گمان اُنھیں کی طرف جاتا ہے پھر بھی بے تحقیق جزم کی کیا صورت ممکن کہ کسی اور نے وضع کی ہو اس بنا پر لفظ ظن فرمایا ورنہ اُس کے موضوع و مفتری ہونے میں تو شُبہ نہیں کما لا یخفی۔

Marfat.com

علامہ[111] صبان محمد بن علی مصری کتاب اسعاف الراغبین میں فرماتے ہیں:

اما اعمامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاثنا عشرۃ حمزۃ والعباس وھما مسلمان وابو طالب والصحیح انہ مات کافرا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے حمزہ وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور یہی دو مشرف باسلام ہوئے اور ابو طالب اور صحیح یہی ہے کہ یہ کافر مرے۔

فصل پنجم

شرح[112] مقاصد و شرح[113] تحریر پھر رد[114] المحتار حاشیہ درمختار باب المرتدین میں ہے:

المصر علی عدم الاقرار مع مطالبۃ بہ کافر وفاقا لکون ذلک من امارات عدم التصدیق ولھذا اطبقوا علی کفر ابی طالب۔

جس سے اقرار اسلام کا مطالبہ کیا جائے اور وہ اقرار نہ کرنے پر اصرار رکھے بالاتفاق کافر ہے کہ یہ دل میں تصدیق نہ ہونے کی علامت ہے اسی واسطے تمام علماء نے کفر ابی طالب پر اجماع کیا ہے۔

مولانا[115] علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

اذا امر بہا وامتنع وابی عنہا کابی طالب فھو کافر بالاجماع۔

جسے شہادت کلمہ اسلام کا حکم دیا جائے اور وہ باز رہے اور ادائے شہادت سے انکار کرے جیسے ابو طالب تو وہ بالاجماع کافر ہے۔

مرقاۃ[116] شرح مشکوٰۃ میں اس شخص کے بارہ میں جو قلب سے اعتقاد رکھتا تھا اور بغیر کسی عذر ومانع کے زبان سے اقرار کی نوبت نہ آئی علماء کا اختلاف کہ یہ اعتقاد بے اقرار کے آخرت میں نافع ہوگا یا نہیں، نقل کرکے فرماتے ہیں:

قلت لکن بشرط عدم طلب الاقرار منہ فان ابی بعد ذلک فکافر اجماعا لقضیۃ

Marfat.com

ابی طالب - یعنی یہ اختلاف اُس صورت میں ہے کہ اُس سے اظہار طلب نہ کیا گیا ہو اور اگر بعد طلب باز رہے جب تو بالاجماع کافر ہے ابوطالب کا واقعہ اسی پر دلیل ہے - اُسی کی فصل ثانی باب اشراط الساعۃ میں ہے :

ابوطالب لم یسلم عند اھل السنۃ - اہل سنت کے نزدیک ابوطالب مسلمان نہیں -

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں :

مشایخ حدیث و علمائے سنت بریں اندکہ ایمان ابوطالب ثبوت نہ پذیرفتہ و در صحاح احادیث ست کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در وقت وفات وی بر سروی آمد و عرض اسلام کرد وی قبول نہ کرد -

فصل ششم

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ لقراء ام القریٰ میں ابوطالب کی بیت مروی صحیح بخاری کہ ہم نے شروع جواب میں ذکر کی لکھ کر فرماتے ہیں :

ھذا البیت من جملۃ قصیدۃ لہ فیھا مدح عجیب لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اخذ الشیعۃ منھا القول باسلامہ - یہ بیت ابوطالب کے ایک قصیدہ کی ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عجب نعت ہے یہاں تک کہ رافضیوں نے اس سے ابوطالب کا مسلمان ہونا اخذ کر لیا -

پھر فرماتے ہیں :

صرائح الاحادیث المتفق علی صحتھا ترد ذٰلک لیکن صاف اور روشن حدیثیں جن کی صحت پر اتفاق ہے اسلام ابوطالب کو رد کر رہی ہیں -

علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں روایت ضعیفہ ابن اسحٰق کہ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب مع اپنے جوابوں کے آئی ہے ذکر کر کے فرماتے ہیں :

بھذا احتج الرافضۃ ومن تبعھم علی اسلامہ رافضی اور جو اُن کے پیرو ہوئے

Marfat.com

وہ اسی روایت سے ابوطالب کے اسلام پر سند لاتے ہیں۔

انوار التنزیل [۱۲۱] و ارشاد العقل [۱۲۲] میں زیر آیہ کریمہ انک لا تھدی من احببت فرمایا الجمھور علی انھا نزلت فی ابی طالب جمہور ائمہ کے نزدیک یہ آیت دربارۂ ابوطالب اُتری۔

علامہ [۱۲۳] خفاجی اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: اشارۃ الی الرد علی بعض الرافضۃ اذ ذھب الی اسلامہ یہ اشارہ ہے بعض رافضیوں کے رد کی طرف کہ وہ اسلام ابوطالب کے قائل ہیں۔

اصابہ [۱۲۴] میں ہے: ذکر جمع من الرافضۃ انہ مات مسلما قال ابن عساکر فی صدر ترجمتہ قیل انہ اسلم ولا یصح اسلامہ مختصرا۔ رافضیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ابوطالب مسلمان مرے۔

امام [۱۲۵] ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں شروع تذکرہ ابوطالب میں فرمایا بعض اسلام ابوطالب کے قائل ہوئے اور یہ صحیح نہیں۔

زرقانی [۱۲۶] میں ہے:

الصحیح ان اباطالب لم یسلم	صحیح یہ ہے کہ ابوطالب مسلمان نہ ہوئے
وذکر جمع من الرافضۃ انہ مات	رافضیوں کی ایک جماعت نے اُن کا اسلام
مسلما وتمسکوا باشعار واخبار	پر مرنا مانا اور کچھ شعروں اور واہیات
واھیۃ تکفل بردھا فی	خبروں سے تمسک کیا جن کے رد کا امام
الاصابہ۔	حافظ الشان نے اصابہ میں ذمہ لیا۔

نسیم [۱۲۷] فصل کیفیۃ الصلاۃ علیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والتسلیم میں ہے:

ابوطالب توفی کافرا وادعاء بعض	ابوطالب کی موت کفر پر ہوئی اور بعض
الشیعۃ انہ اسلم لا اصل لہ۔	رافضیوں کا دعوٰی باطلہ کہ وہ اسلام
	لائے محض بے اصل ہے۔

شیخ [۱۲۸] محقق شرح صراط المستقیم میں فرماتے ہیں،

Marfat.com

شیخ ابن حجر در فتح الباری میگوید معرفت ابو طالب بہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در بسیاری از اخبار آمدہ و تمسک کردہ بدان شیعہ بر اسلام وے و استدلال کردہ اند بر دعویٰ خود بچیزی کہ دلالت ندارد بر آں۔

اُسی میں ہے:

مخفی نماند کہ صحت اسلام ابوین بلکہ سائر آبائی وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشہور ست و شیعہ اسلام ابو طالب را نیز ازیں قبیل دانند۔ اھ مختصرا

فصل ہفتم

الحمد للہ کلام اپنی نہایت کو پہنچا بعد اس قدر نصوص علیہ و جلیہ قرآن و حدیث و ارشادات صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ قدیم و حدیث کے منصف کو چارہ نہیں مگر تسلیم اور شبہات کا حصہ نہیں مگر فنائے عمیم پھر بھی تبیین مرام و تسکین اوہام مناسب مقام۔ عمرو نے آٹھ شبہے ذکر کیے اور نواں کہ اگر شبہہ کہنے کے بھی کچھ قابل ہے تو وہی ہے اُس سے متروک ہُوا ہم اُن سب کو ذکر کرکے بتوفیق اللہ تعالیٰ اظہار جواب و ابانت صواب کریں۔

شبہہ اولیٰ کفالت اقول ہاں بالیقین مگر کفالت نبی مستلزم اطاعت نبی نہیں قال اللہ تعالیٰ فالتقطہ آل فرعون لیکون لھم عدوا وحزنا الآیات و قال اللہ تعالیٰ قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین۔

شبہہ ثانیہ نصرت و حمایت نقول ضرور مگر مدعا سے دور۔ رافضی اس سے دلیل لائے اور علمائے سنت جواب دے چکے۔ اصابہ میں فرمایا:

استدلال الرافضی بقول اللہ تعالیٰ فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون ۵ قال وعزرہ ابو طالب ونصرہ بما اشتھر وعلم ونابذ قریشا وعاداھم بسببہ مما لا یدفعہ احد من نقلۃ الاخبار فیکون من المفلحین انتھی وھذا مبلغھم من العلم وانا نسلم انہ نصرہ وبالغ فی ذلک لکنہ لم یتبع النور الذی معہ وھو الکتاب العزیز الداعی الی التوحید

Marfat.com

ولا یحصل الفلاح الا بحصول مارتب علیہ من الصفات کلہا۔

یعنی اسلام ابی طالب پر رافضی اس آیت سے دلیل لایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور اس کی نصرت و مدد کی اور جو نور اس نبی کے ساتھ اتارا گیا اُس کے پیرو ہوتے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ رافضی نے کہا، ابوطالب کی مدد و نصرت مشہور و معروف ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قریش سے مخالفت کی عداوت باندھ لی جس کا کوئی راوی اخبار انکار نہ کرے گا تو وُہ فلاح پانے والوں میں ٹھہرے۔ رافضیوں کے علم کی رسائی یہاں تک ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ابوطالب نے ضرور نصرت کی اور بدرجۂ غایت کی مگر اس نور کا تو اتباع نہ کیا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اُترا یعنی قرآن مجید داعی توحید اور فلاح تو جب ملے کہ جتنی صفات پر اُسے مرتب فرمایا ہے سب حاصل ہوں۔

اقول اولاً: یہ نصرت وحمایت کا قصہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہو چکا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوطالب چنین وچنان کرتا اُسے کیا نفع ملا جواب جو ارشاد ہُوا حدیث چہارم میں گزرا۔

ثانیاً: بلکہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر خود رب العزت جواب دے چکا کہ اوروں کو نبی کی ایذا سے روکتے اور خود اُس پر ایمان لانے سے بچتے ہیں دیکھو آیت و حدیث سوم۔

ثالثاً: اعتبار خاتمہ کا ہے انما الاعمال بالخواتیم جب ابوطالب کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت تو اب اگلے قصے سنانا اور گزشتہ کفالت ونصرت سے دلیل لانا محض ساقط۔ صحاح ستہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث طویل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فواللہ الذی لا الٰہ غیرہ ان	قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں تم
احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ	میں کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے
حتی مایکون بینہ وبینھا الا ذراع	یہاں تک کہ اُس میں اور جنت میں صرف
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل	ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے اتنے میں تقدیر

Marfat.com

بعمل اھل النار فیدخل النار۔ | غالب آجاتی ہے کہ دوزخیوں کے کام کرکے دوزخ میں جاتا ہے۔ (والعیاذ باللہ رب العلمین)

رابعاً: نہ صرف اسلام مستلزم اسلام نہ ثبوت خاص نہ ثبوت عام صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی غزوۂ خیبر میں ایک مدعی اسلام نے ہمراہ رکاب اقدس سخت جہاد اور کافروں سے عظیم قتال کیا صحابہ اُس کے مداح ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے اس پر قریب تھا کہ بعض لوگ متزلزل ہوجائیں (یعنی ایسے عالی درجے عمدہ کام ایسے جلیل وجمیل نصرت اسلام اور اس پر ناری ہونے کے احکام) بالآخر خبر پائی کہ وہ معرکہ میں زخمی ہوا اور دکی تاب نہ لا یارات کو اپنا گلا کاٹ کر مرگیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خبر سُن کر فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں، پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کردیں انه لا يدخل الجنة الانفس مسلمة وان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر بیشک جنت میں کوئی نہ جائے گا مگر مسلمان جان اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کرتا ہے فاسق کے ہاتھ پر اسی کے قریب طبرانی نے کبیر میں عمرو بن نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نسائی و ابن حبان حضرت انس بن مالک اور احمد و طبرانی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند جید راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذا الدین باقوام لا خلاق لھم۔ | بے شک اللہ عزوجل اس دین کی مدد ایسے لوگوں سے فرماتا ہے جن کا کوئی حصہ نہیں۔

طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ لیؤید الاسلام برجال ماھم من اھلہ۔ | بے شک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کرتا ہے جو خود اہل اسلام سے نہیں۔

نسأل اللہ العفو والعافیہ

Marfat.com

شبہ ثالثہ اقول بے شک مگر حد طبعی تک جیسے چچا کو بھتیجے سے چاہیے اور بھتیجے بھی کیسے کہ حقیقی بھائی نوجوان گزرے ہوئے کی اکلوتی نشانی

پھر اس پر جمال صورت و کمال سیرت وہ کہ اپنے تو اپنے غیر دیکھیں تو فدا ہو جائیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاندان ہاشمی ایک اسی چراغ محمود و شمع بے دود سے روشن تھا خاندانی حمیت ہر عاقل کو ہوئی ہے خصوصاً عرب خصوصاً قریش خصوصاً بنی ہاشم میں اس کا عظیم مادہ و لہذا جب یہ آیہ کریمہ فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علانیہ دعوتِ اسلام شروع کی اشرافِ قریش جمع ہو کر ابو طالب کے پاس گئے اور کہا کہ تمام عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے بڑھ کر اچھی اٹھان والا لڑکا ہم سے لے لو اسے بجائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرورش کرو اور انھیں ہم کو دے دو اور ایسی ارادۂ فاسدہ پر عمارہ بن ولید کو لے کر گئے تھے کہ ابو طالب نے مانا تو اسے انھیں دے دیں گے ابو طالب نے کہا:

واللہ لبئس ماتسوموننی اتعطونی ابنکم اغذوہ لکم واعطیکم ابنی تقتلونہ ھذا واللہ مالا یکون ابدا احین تروح الابل فان حنت ناقۃ الی غیر فصیلھا دفعتہ الیکم۔	خدا کی قسم کیا بری گاہکی میرے ساتھ کرتے ہو، کیا تم اپنا بیٹا مجھے دو کہ میں تمہارے لیے اسے کھلاؤں پرورش کروں اور میں اپنا بیٹا تمہیں دے دوں کہ تم اسے قتل کرو۔ خدا کی قسم یہ کبھی ہونی نہیں جب اونٹ شام کو نکلتے ہیں تو اگر کوئی ناقہ اپنے بچے کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف میل کرتی ہو تو میں بھی تم سے اپنا بیٹا بدل لوں۔

لخصناہ من حدیث ابن اسحاق ذکرہ بلاغا و من حدیث مقاتل ذکرہ فی المواھب۔

ابو طالب نے صاف بتا دیا کہ ان کی محبت وہی ہے جو انسان تو انسان حیوان کو بھی اپنے بچے سے ہوتی ہے ایسی محبت ایمان نہیں ایمان حب شرعی ہے ابو طالب میں اس کی شان نہیں محبت شرعی و ایمانی ہوتی تو نار کو عار پر اختیار اور دم مرگ کلمہ طیبہ سے انکار اور ملتِ جاہلیت

Marfat.com

پر اصرار کیوں ہوتا۔

امام[۱۳۱] قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں:

قد کان ابو طالب یحوطہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وینصرہ ویحبہ حبا طبعیا لا شرعیا فسبق القدر فیہ واستمر علی کفرہ وللہ الحجۃ السامیۃ۔

یعنی ابو طالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت سب کچھ کی طبعی محبت بہت کچھ رکھی مگر شرعی محبت نہ تھی آخر تقدیرِ الٰہی غالب آئی اور معاذ اللہ کفر پر وفات پائی اور اللہ ہی کے لیے ہے حجت بلند۔

نسیم[۱۳۲] الریاض میں ہے:

حنوہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومحبتہ لہ امر مشہور فی السیر وکان یعظمہ ویعرف نبوتہ ولکن لم یوفقہ اللہ للاسلام وفی الامتاع ان فیہ حکمۃ خفیۃ من اللہ تعالیٰ لانہ عظیم قریش لایمکن احدا منھم ان یتعدی علی ما فی جوارہ فکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بدء امرہ فی کنف حمایتہ یذبھم عنہ کما قال ؎

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم
حتی اوسد فی التراب دفینا

فلو اسلم لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد موتہ بدمن الھجرۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابو طالب کی مہر ومحبت مشہور ہے اور تعظیم ومعرفت نبوت معلوم مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان ہونے کی توفیق نہ دی۔ اور کتاب[۱۳۳] الامتاع میں فرمایا: ابو طالب کے مسلمان نہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کی ایک باریک حکمت ہے وہ سردار قریش تھے کوئی ان کی پناہ پر تعدی نہ کر سکتا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدائے اسلام میں اُن کی حمایت میں تھے وہ مخالفوں کو حضور سے دفع کرتے تھے خود ایک شعر میں کہا ہے خدا کی قسم تمام قریش اکٹھے ہو جائیں تو حضور تک نہ پہنچ سکیں گے جب تک میں خاک میں دبا کر لٹا نہ دیا جاؤں تو اگر وہ اسلام لے آتے قریش کے نزدیک اُن کی پناہ کوئی

Marfat.com

چیز نہ رہتی آخر اُن کے انتقال پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہجرت ہی فرمانی ہُوئی

اقول قرب انتقال تک اسلام نہ لانے کی یہ حکمت ہو سکتی ہے مرتے وقت کفر پر اصرار کی حکمت اللہ جانے یا اُس کا رسول۔ شاید اس میں **اوّلاً** یہ نکتہ ہو کہ اگر اسلام لا کر مرتے مخالف گمان کرتے کہ اللہ کے رسول نے ہمارے ساتھ معاذ اللہ فریب برتا اپنے چچا کو مسلمان تو کر لیا تھا مگر پناہ و ذمہ رکھنے کے لیے ظاہر نہ ہونے دیا جب اخیر وقت آیا کہ اب وُہ کام نہ رہا ظاہر کر دایا۔

ثانیاً اُن مسلمانوں کی تسکین بھی ہے جن کے بزرگ حالتِ کفر میں مرے جس کا پتہ حدیث ان ابی و اباك دیتی ہے اول ناگوار ہوا جب اپنے چچا کو شامل فرمایا سکون پایا۔

ثالثاً مسلمانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ قائم فرمانا کہ اپنے اقارب جب خدا کے خلاف ہوں اُن سے براءت کریں مرنے پر جنازہ میں شریک نہ ہوں، نماز نہ پڑھیں، دعائے مغفرت نہ کریں کہ جب خود اپنے حبیب کو منع فرمایا تو اوروں کی کیا گنتی۔

رابعاً عمل میں اخلاص للہ و خوف و اتقیا کی ترغیب اور محبوبانِ خدا سے نسبت پر بھول بیٹھنے سے ترہیب جب ابو طالب کو ایسی نسبت قریبہ بآں کارہائے عدیدہ بوجہ نامنقادی کام نہ آئی تو اور کیا چیز ہے الی غیر ذٰلك مما اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شبہہ رابعہ نعت شریف **اقول** یہ تو اور حجت الٰہیہ قائم ہونا ہے جب ایسا جانتے ہو پھر کیوں نہیں مانتے یہود عنود قبل طلوع شمس رسالت کیا کچھ نعت و مدحت نہ کرتے جب کوئی مشکل آتی، مصیبت مُنھ دکھاتی حضور سے توسل کرتے جب دشمن کا مقابلہ ہوتا دُعا مانگتے:

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التوریٰۃ۔	الٰہی ہمیں ان پر مدد دے صدقہ نبی آخر الزماں کا جس کی نعت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔

پھر جان کر نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا یہ جو قرآن عظیم نے فرمایا:

Marfat.com

كانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكفرين ۝

اصابہ میں فرماتے ہیں:

اما شهادة ابى طالب بتصديق النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فالجواب عنه وعما ورد من شعر ابى طالب فى ذالك انه نظير ما حكى الله تعالىٰ عن كفار قريش وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلماً وعلوا فكان كفرهم عناد او منشوءه من الانفة والكبر والى ذالك اشار ابو طالب بقوله لولا ان تعيرنى قريش۔

یعنی ابوطالب کے ان اشعار وغیرہا کا جواب یہ ہے کہ وہ اسی قبیل سے ہے جو قرآن عظیم نے کفار کا حال بیان فرمایا کہ براہ ظلم وتکبر منکر ہوتے اور دل میں خوب یقین رکھتے ہیں تو یہ کفر عناد ہوا اور اس کا منشاء تکبر اور اپنے نزدیک بڑی ناک والا ہونا ہے خود ابوطالب نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اگر قریش کی طعنہ زنی کا خیال نہ ہوتا تو اسلام لے آتا۔

شبہہ خامسہ حضور کا استغفار فرمانا **اقول اولاً** اس کا جواب خود رب الارباب جل جلالہ دے چکا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قید لگادی تھی مالم انہ عنہ میں لئے استغفار فرماؤں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں گا۔ رب العزۃ جل جلالہ نے منع فرما دیا اب اس سے استناد خرط القتاد۔

ثانیاً خود وعدہ ہی کلمہ طیبہ سے انکار سن کر ارشاد ہوا تھا دیکھو حدیث دوم پھر اسے دلیل اسلام ٹھہرانا عجیب ہے۔

شبہہ سادسہ حکایت جامع الاصول **اقول** سید اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ابوطالب کو مشرک کہتے باوصف حکم اقدس غسل وکفن میں تامل عرض کرتے سید السادات سید الکائنات علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات اسے مقرر رکھتے، جنازہ میں شرکت سے باز رہتے سیدنا جعفر بن ابی طالب وامیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بوجہ اسلام ترکہ کفار سے محرومی پاتے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی

Marfat.com

وجہ کفر ابی طالب بیان فرماتے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ختن اہلبیت اسے کافر کا ترکہ مومن کو نہ ملنے کی دلیل ٹھہراتے۔ سیدنا عباس عمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے حال سے سوال کرکے وُہ جواب پاتے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیت وان یہلکون الا انفسہم کا ابوطالب میں نزول بتاتے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہشتم اور ام المومنین ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ہفتم امیر المومنین علی برادر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث یازدہم روایت فرماتے ہیں یہ سروران و سرداران اہلبیت کرام ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کے بعد وہ کون سے اہلبیت قائل اسلام ابوطالب ہوئے کیا قرآن وحدیث و اطباق ائمہ قدیم وحدیث کے مقابل ایسی حکایات بے زمام وخطام کچھ کام دے سکتے ہیں حاشا لاجرم شیخ محقق مدارج[۱۳۵] النبوۃ میں فرماتے ہیں:

> از اعمام پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر حمزہ و عباس مسلمان نہ شدہ اند و ابوطالب و ابولہب زمان اسلام را دریافتہ اما توفیق اسلام نیافتہ جمہور علماء برین اند و صاحب جامع الاصول آوردہ کہ زعم اہلبیت آن ست کہ ابوطالب مسلمان از دنیا رفتہ واللہ اعلم بصحتہ کذا فی روضۃ[۱۳۶] الاحباب۔

اقول علماء کا جابجا کفر ابی طالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابی طالب کا قول مزعوم روافض بتانا جس کے نقول اگلے فصول میں مذکور ومنقول اس حکایت بے سروپا کے رد کو بس ہے کیا باوصف خلاف ائمہ اہلبیت اجماع منعقد ہوسکتا یا معاذ اللہ ان کا خلاف لایعتد بہ ٹھہرا کر دعوے اتفاق فرمادیا جاتا اور جب خود اپنے ائمہ کرام میں خلاف حاصل تو جانب اجانب اعنی روافض قصر نسبت پر کیا حامل پس عند التحقیق یہ حکایت بے اصل اور محکی عنہ معدوم وباطل ہاں اگر سادات زیدیہ کہ ایک فرقہ روافض ہے مراد ہوں تو عجب نہیں اور شبہہ زائل۔

شبہہ سابعہ عبارت شرح سفر السعادۃ **اقول** یہ تہمت محض ہے شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی عبارتیں خود اسی شرح صراط المستقیم وغیرہ تصانیف سے اوپر گزر چکیں جو اِس کی تکذیب کو بس ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں، حدیث صحیح ابو طالب کا کفر ثابت کرتی ہے علمائے سنت ابو طالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ اُنھیں مسلمان جانتے ہیں اُن کے دلائل مردود و باطل ہیں اِن سب تصریحات کے بعد توقف کا کیا محل ہاں یہ عبارت مدارج شریف میں نسبت آباء و اجداد حضور سید انام علیہ افضل الصلاۃ والسلام تحریر فرمائی ہے حیث قال متاخران ثابت کردہ اند کہ آباء و اجداد آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک و مصفا بودند از دنس شرک و کفر باری کم ازاں نہ باشد کہ دریں مسئلہ توقف کنند و صرفہ نگاہ دارند۔

شبہہ ثامنہ وصیت نامہ **اقول اولاً** وہ ایک حکایت منقطعہ ہے جس کا منتہائے سند ایک رافضی غالی، مواہب شریف میں جس سے عمرو ناقل یہ وصیت نامہ یوں منقول حکی عن ہشام بن السائب الکلبی او ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب الوفاۃ جمع الیہ وجوہ قریش الخ یعنی ہشام بن محمد بن سائب کلبی کوفی یا اُس کے باپ کلبی سے حکایت کی گئی کہ ابو طالب نے مرتے وقت عمدگان قریش کو جمع کرکے وصیت کی۔

ہشام و کلبی دونوں رافضی مطعون ہیں میزان الاعتدال میں ہے:

قال البخاری ابو النضر الکلبی	امام بخاری نے فرمایا کلبی کو امام یحییٰ بن
ترکہ یحییٰ وابن مھدی قال	معین و امام عبد الرحمٰن بن مہدی نے متروک
علی ثنا یحییٰ عن سفیان قال	کیا امام سفیان فرماتے ہیں مجھ سے کلبی
الکلبی کلما حدثتک عن ابی	نے کہا جتنی حدیثیں میں نے آپ کے سامنے
صالح فھو کذب وقال یزید	ابو صالح سے روایت کی ہیں وہ سب
بن زریع ثنا الکلبی وکان سبائیا	جھوٹ ہیں یزید بن زریع نے کہا کلبی رافضی
قال الاعمش اتق ھذہ السبائیۃ	تھا امام سلیمان اعمش تابعی نے فرمایا کہ
فانی ادرکت الناس وانما یسمونھم	ان رافضیوں سے بچو میں نے علماء کو پایا
الکذابین البیتوذکی سمعت ھماما	کہ ان کا نام کذاب رکھتے تھے۔ ہمام
یقول سمعت الکلبی یقول انا	کہتے ہیں میں نے خود کلبی کو کہتے سُنا کہ

Marfat.com

سبائی عن ابی عوانة سمعت کلبی یقول کان جبرئیل یملی الوحی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخلاء جعل یملی علی علی قال الجوزجانی وغیرہ کذاب وقال الدارقطنی وجماعة متروک قال ابن حبان مذھبہ ووضوح الکذب فیہ اظھر من ان یحتاج الی وصفہ لا یحل ذکرہ فی کتب فکیف الاحتجاج بہ اھ ملتقطا۔

میں رافضی ہوں ابوعوانہ کہتے ہیں کلبی نے میرے سامنے کہا کہ جبرئیل نبی کو وحی لکھاتے تھے جب حضور بیت الخلا کو تشریف لے جاتے تو مولیٰ علی کو لکھانے لگتے۔ جوزجانی وغیرہ نے کہا کلبی کذاب ہے۔ دارقطنی اور ایک جماعت علماء نے کہا متروک ہے ابن حبان نے کہا اُس کا مذہب اور اُس میں کذب کا وضوح ایسا روشن ہے کہ محتاج بیان نہیں کتابوں میں اس کا ذکر کرنا حلال نہیں نہ کہ اُس سے سند لانا۔

اُسی میں ہے:

ھشام بن محمد بن السائب الکلبی احمد بن حنبل انما کان صاحب اخبار ونسب ما ظننت ان احدا یحدث عنہ وقال الدارقطنی وغیرہ متروک وقال ابن عساکر رافضی لیس بثقة۔

امام احمد نے کلبی کے بیٹے ہشام کی نسبت فرمایا وہ تو یہی کچھ کہانیاں کچھ نسب نامے جانتا تھا مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی اُس سے حدیث روایت کرے گا امام دارقطنی وغیرہ نے فرمایا متروک ہے امام ابن عساکر نے کہا رافضی نا معتمد ہے۔

ثانیاً خود اُسی وصیت نامہ میں وہ لفظ منقول جن میں صاف اپنے حال کی طرف اشارہ ہے کہ اُن حاضرین سے کہا:

قد جاء بلم تبلہ الجنان وانکرہ اللسان مخافة الشنان۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ ہمارے پاس وہ بات لے کر آئے جسے دل نے مانا اور زبان نے انکار کیا اس خوف سے کہ لوگ دشمن ہو جائیں گے۔

Marfat.com

علامہ زرقانی اُس کی شرح میں فرماتے ہیں:

لما تعیرونه به من تبعیته لابن اخیه۔ یعنی وُہ خوف یہ ہے کہ تم عیب لگاؤ گے کہ اپنے بھتیجے کا تابع ہو گیا یعنے بھتیجا تو بیٹے کی مثل ہے اُنھیں امام بناتے آپ غلام بنتے عار آتی ہے تم طعنہ کرو گے اس لیے اسلام سے انکار ہے اگرچہ دل پر اُن کا صدق آشکار ہے۔

ثالثاً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں اُن سے بعض وصایا ضرور منقول مگر جب اوروں کو وصیت ہو خود جاہلی حمیت ہو تو اس سے کیا حصول قال اللہ تعالیٰ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اللہ کو سخت دشمن ہے یہ بات کہ کہو اور نہ کرو تندرستی میں بھی یہی برتاؤ تھا کہ اوروں کو ترغیب دینا اور آپ بچنا وہی انداز وقت مرگ برتا۔

اصابہ[۱۳۱] میں فرمایا:

اما امر ابی طالب ولدیه باتباعه فترك ذلك من جملة العناد وهو ایضاً من حسن نصرته له وذبه عنه ومعاداته قومه بسببه۔

رہا ابو طالب کا اپنے بیٹوں حیدر کرار و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہنا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرو تو خود اُس کا ترک کرنا یہ عناد میں سے ہے اور یہ ترغیب پیروی بھی اُن کی اُسی خوبی مدد و حمایت اور حضور کے باعث اپنی قوم سے مخالفت ہی میں داخل ہے۔ یعنی جہاں وُہ سب کچھ تھا این ہم بر علم ایمان بے اذعان ملنا کیا امکان و لہذا علمائے کرام جہاں ابو طالب سے یہ امور نقل فرماتے ہیں وہیں موت علی الکفر کی بھی تصریح کر جاتے ہیں اسی مواہب لدنیہ اور اُن کی دُوسری کتاب ارشاد الساری کے کتنے کلمات اُوپر گزرے۔

مجمع البحار[۱۳۲] میں ہے:

فی العاشرة دنا موت ابی طالب فوصی بنی المطلب باعانته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ومات فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عمك الضال قدمات قال فاغسله وکفنه وواره غفر الله له فجعل یستغفر له ایاما حتی نزل ما کان للنبي۔ یعنی نبوت سے دسویں سال ابو طالب کو موت آئی بنی مطلب کو مددگاری نبی صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے وصیت کر کے مرگئے۔ اس پر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی، حضور کا گمراہ چچا مرگیا۔ فرمایا نہلا کفنا کر دبا دے اللہ اُسے بخشے کچھ دنوں دعائے مغفرت فرماتے رہے یہاں تک کہ آیت اُتری نبی کو روا نہیں کہ مشرکوں جہنمیوں کی بخشش مانگے۔

علامہ حنفی حاشیہ شرح ہمزیہ میں لکھتے ہیں،

قال القرطبی فی المفہم کان ابوطالب لیعرف صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی کل ما یقولہ و یقول لقریش تعلمون واللہ ان محمد الم یکذب قط و یقول لابنہ علی اتبعہ فانہ علی الحق غیرانہ لم یدخل فی الاسلام ولم یزل علی ذٰلک حتی حضرتہ الوفاۃ فدخل علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طامعاً فی اسلامہ وحریصاً علیہ باذلا فی ذٰلک جہدہ مستفرغا ما عندہ ولکن عاقت عن ذٰلک عوائق الاقدار التی لا ینفع معہا حرص ولا اعتذار۔

یعنی امام قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں فرمایا ابوطالب خوب جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے قریش سے کہتے خدا کی قسم تمھیں معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی کلمہ خلاف واقع نہ فرمایا اپنے بیٹے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے کہتے ان کے پیرو رہنا کہ یہ حق پر ہیں یہ سب کچھ تھا مگر خود اسلام میں نہ آئے موت آنے تک اُسی حال پر رہے اُس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف فرما ہوئے اس امید پر کہ شاید مسلمان ہو جائیں اس کی حضور کو سخت خواہش تھی جو کچھ کوشش ممکن تھی سب خرچ فرما دی مگر وہ تقدیریں آڑے آئیں جن کے آگے نہ خواہش چلتی ہے نہ عذر وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الحمد للہ عمرو کے سب شبہات حل ہو گئے اور وہ شبہات ہی کیا تھے

شبہہ تاسعہ محض مہملات تھے اب ایک شبہہ باقی رہا جس سے زمانۂ قدیم میں بعض روافض نے اپنے رسالہ اسلام ابی طالب میں استناد کیا اور اکابر ائمہ و علمائے اہل سنت مثل امام اجل بیہقی و امام جلیل سہیلی و امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی و امام بدر الدین محمود عینی و امام احمد قسطلانی و امام ابن حجر مکی و علامہ حسین دیاربکری

Marfat.com

وعلامہ محمد زرقانی و شیخ محقق دہلوی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے متعدد وجوہ سے جواب دیا۔ سنی کے لیے تو اسی قدر سے جواب ظاہر ہو گیا کہ استدلال کرنے والا ایک رافضی اور جواب دینے والے ائمہ و علمائے اہلسنت مگر تتمیم فائدہ کے لیے فقیر غفرلہ المولی القدیر وہ شبہہ اور علما کے اجوبہ ذکر کرکے جو کچھ فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائض ہوا تحریر کرے وباللہ التوفیق

ابن اسحاق نے سیرت میں ایک روایت شاذہ ذکر کی جس کا خلاصہ یہ کہ ابوطالب کے مرض الموت میں اشراف قریش جمع ہو کر اُن کے پاس گئے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھا دو کہ ہمارے دین سے غرض نہ رکھیں ہم اُن کے دین سے تعرض نہ کریں ابوطالب نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کی۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ایک بات کہہ لیں جس سے تم تمام عرب کے مالک ہو جاؤ اور عجم تمہاری مطیع۔ ابوجہل لعین نے عرض کی: حضور ہی کے باپ کی قسم ایک بات نہیں دس باتیں۔ فرمایا: تو لا الٰہ الا اللہ کہہ لو۔ اس پر کافر تالیاں بجا کر بھاگ گئے۔ ابوطالب کے منہ سے نکلا خدا کی قسم حضور نے کوئی بے جا بات تو اُن سے نہ چاہی تھی۔ اس کہنے سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُمید پڑی کہ شاید یہ مسلمان ہو جائے۔ حضور نے بار بار فرمانا شروع کیا: اے چچا! تو ہی کہہ لے جس کے سبب سے مَیں تیری شفاعت روزِ قیامت حلال کرلوں۔ جب ابوطالب نے حضور کی شدتِ خواہش دیکھی، کہا: اے بھتیجے! میرے خدا کی قسم اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ حضور کو اور حضور کے باپ (یعنی خود ابوطالب) کے بیٹوں کو طعنہ دیں گے کہ نزع کی سختی پر صبر نہ ہوا کلمہ پڑھ لیا، تو میں پڑھ لیتا اور وہ بھی کس طرح پڑھتا لا اقولہا الا لاسرك بہا صرف اس لیے کہ حضور کی خوشی کر دوں۔ یہ باتیں نزع میں تو ہو ہی رہی تھیں جب روح پرواز کرنے کا وقت نزدیک آیا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لبوں کو جنبش دیکھی کان لگا کر سنا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ ان یقولہا اے میرے بھتیجے خدا کی قسم میرے بھائی نے وُہ بات کہہ لی جو حضور اقدس اُس سے کہلواتے تھے قال فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم اسمع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں نے نہ سُنی۔ یہ وہ روایت ہے علمائے اس سے پانچ جواب دیے:

Marfat.com

اوّل یہ روایت ضعیف ومردود ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی مبہم موجود ہے یہ یہ جواب امام بیہقی پھر امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی وامام بدرالدین محمود عینی وامام ابن حجر مکی وعلامہ حسین دیاربکری وعلامہ زرقانی وغیرہم نے افادہ فرمایا خمیس میں ہے:

قال البیہقی انہ منقطع الخ وسیأتی تمامہ۔

عمدۃ القاری میں ہے: فی سندہ من لم یسم۔

شرح مواہب میں ہے: روایۃ ابن اسحاق ضعیفۃ۔

اُسی میں ہے: فیہ من لم یسم۔

شرح ہمزیہ میں ہے: روایۃ ضعیفۃ عن العباس انہ اسر الیہ الاسلام عند موتہ۔

اصابہ میں ہے: لقد وقفت علی تصنیف لبعض الشیعۃ اثبت فیہ اسلام ابی طالب منہا ما اخرجہ عن محمد بن اسحٰق الی ان قال بعد نقل متمسکات (الرافضی) اسانید ھذہ الاحادیث واھیۃ۔

یعنی میں نے ایک رافضی کا رسالہ دیکھا جس میں اُس نے بعض روایات سے اسلام ابی طالب ثابت کرنا چاہا ہے۔ ازاں جملہ یہ روایت ابن اسحٰق ہے۔ ان سب کی سندیں واہی ہیں **اقول** وباللہ التوفیق ھٰہنا امور یجب التنبہ لہا۔

اولہا لیس المنقطع ھہنا فی کلام البیہقی بالاصطلاح المشہور عند الجمہور انہ الذی سقط من سندہ راوٍ اما مطلقا او بشرط ان لا یسقط ازید من واحد علی التوالی وھو المرسل علی الاول او منہ علی الثانی باصطلاح الفقہاء واھل الاصول واذا نطقت رجالہ فعندنا وعند الجمہور مقبول کیف وذلک خلاف الواقع فی روایۃ ابن اسحاق فان سندہ علی ما رأیت فی سیرۃ ابن ھشام ونقلہ الحافظ وغیرہ فی الفتح وغیرہ ھکذا **حدثنی** العباس بن عبد اللہ بن معبد عن بعض اھلہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما وھذا لا انقطاع فیہ کما تری ولا مساغ لارادۃ الانقطاع من قبل ان ابن عباس لم یدرک الواقعۃ

Marfat.com

فانه انما ولد عام مات ابو طالب ولد قبل الهجرة بثلث سنين کما فی التقریب وکذلک ارخ ابن الجزار موت ابی طالب قبل ھجرتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بثلث سنین کما فی المواھب وذلک لان مراسیل الصحابۃ مقبولۃ بالاجماع ولا عبرۃ بمن شذ فی تقریب النووی ھذا کلہ فی غیر مرسل الصحابی اما مرسلہ فمحکوم بصحتہ علی المذھب الصحیح قال فی التدریب قطع بہ الجمہور من اصحابنا وغیرھم واطبق علیہ المحدثون وفی مسلم الثبوت ان کان من الصحابی یقبل مطلقا اتفاقا ولا اعتداد لمن خالف اھ وانما سماہ البیہقی منقطعا علی اصطلاح لہ ولشیخہ الحاکم ان المبہم ایضا من المنقطع فی التقریب والتدریب (اذا قال) الراوی فی الاسناد (فلان عن رجل عن فلان فقال الحاکم) ھو (منقطع لیس مرسلا وقال غیرہ مرسل) قال العراقی کل من القولین خلاف ما علیہ الاکثرون فانھم ذھبوا الی انہ متصل فی سندہ مجھول وزاد البیہقی علی ھذا فی سننہ فجعل ما رواہ التابعی عن رجل من الصحابۃ لم یسم مرسلا اھ مختصرا وفیہا النوع العاشر المنقطع الصحیح الذی ذھب الیہ الفقہاء والخطیب وابن عبد البر وغیرھما من المحدثین ان المنقطع ما لم یتصل اسنادہ علی ای وجہ کان انقطاعہ) فھو والمرسل واحد (واکثر ما یستعمل فی روایۃ من دون التابعی عن الصحابۃ کمالک عن ابن عمر وقیل ھو ما اختل منہ رجل قبل التابعی) الصواب قبل الصحابی (محذوفا کان) الرجل (او مبہما کرجل) ھذا بناء علی ما تقدم ان فلانا عن رجل یسمی منقطعا وتقدم ان الاکثرین علی خلافہ ثم ان ھذا القول ھو المشہور بشرط ان یکون الساقط واحدا فقط او اثنین لا علی التوالی کما جزم بہ العراقی وشیخ الاسلام اھ ملخصا۔

ثانیہا لیس المبہم من المجہول المقبول عندنا وعند کثیر من الفحول او اکثرھم فان الراوی اذا لم یرو عنہ الا واحد فمجہول العین نمشیہ نحن وکثیر من المحققین واذا زکی ظاھرا لا باطنا فمستور نقبلہ نحن واکثر المحققین

Marfat.com

کما بینتہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین وظاہر ان شیئا من ھذا لا یعرف الا بالتسمیۃ فالمبہم لیس منہما فی شیئ بل ھو کمجہول الحال الذی لم تعرف عدالتہ باطنا ولا ظاہرا وان خصصناہ ایضا بمن سمی فلیس من المجہول المصطلح علیہ اصلا و ان کان یطلق علیہ اسم المجہول نظرا الی المعنی اللغوی وتحقیق الحکم فیہ ان ابہام راو غیر الصحابی بغیر لفظ التعدیل کحدثنا ثقۃ لیس کحذفہ عندنا فی القبول فان الجزم مع الاسقاط امارۃ الاعتماد بخلاف الاسناد قال فی مسلم الثبوت وشرح فواتح الرحموت (قال رجل لا یقبل فی) المذہب (الصحیح) ولیس ھذا کالارسال کما نقل عن شمس الائمۃ لان ھذا روایۃ عن مجہول والارسال جزم بنسبۃ المتن الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھذا لایکون الا بالتوثیق فافترقا (بخلاف) قال ثقۃ او رجل من الصحابۃ لان ھذا روایۃ ثقۃ لان الصحابۃ کلہم عدول (ولو اصطلح علی معین) معلوم العدالۃ علی التعبیر برجل (فلا اشکال) فی المقبول اھ **اقول** ویتراای لی استثناء من ابہم وقد علم من عادتہ انہ لایروی الا عن ثقۃ کامامنا الاعظم والامام احمد وغیرھما ممن سمیناھم فی منیر العین فان المبہم اما من مجہول الحال او کمثلہ وقد صرحوا فیہ بہذا التفصیل قال فی الکتابین (فی روایۃ العدل) عن المجہول (مذاہب) احدھا (التعدیل) فان شان العدل ان لایروی الا عن عدل (و) الثانی (المنع) لجواز روایتہ تعویلا علی المجتہد انہ لایعمل الا بعد التعدیل (و) الثالث (التفصیل بین من علم) من عادتہ (انہ لایروی الا عن عدل) فیکون تعدیلا (او لا) فلا (وھو) ای الثالث (الاعدل) وھو ظاہر اھ باختصار۔

ثالثہا لیس الحکم علی کافر معلوم الکفر لاسیما المدرک صحبۃ لغویۃ بطریان الاسلام من باب الفضائل المقبول فیہ الضعاف باتفاق الاعلام کیف وانہ یبتنی علیہ کثیر من الاحکام کتحریم ذکرہ الا بخیر ووجوب تعظیمہ

Marfat.com

وطلب المترضی علیہ اذا ذکر بعد ما کان ذالک حراما بل ربما الخبر الی الکفر والعیاذ باللہ تعالیٰ وقبول قولہ فی الروایات ان وقعت الی غیر ذالک والیقین لایزول بالشک والضعیف لایرفع الثابت۔ وانما السر فی قبول الضعاف حیث تقبل انہا ثم لم تثبت شیئا لم یثبت کما حققناہ بما لامزید علیہ ما دفع الاوہام المتطرقة الیہ فی رسالتنا الہاد الکاف فی حکم الضعاف فاذا لم تکن لتثبت ما لم یثبت فکیف ترفع ما قد ثبت ما ہذا الا غلط وشطط وہذا واتم جدا فاتضح بحمد اللہ تعالیٰ ان الروایة ضعیفة واہیة وانہا فی اثبات ما ریم منہا غیر مغنیة ولا کافیة ہکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

ثانیاً اگر بالفرض صحیح بھی ہوتی تو اُن احادیث جلیلہ جزیلہ صحاح اصح کے مخالف تھی لہٰذا مردود ہوتی نہ کہ خود صحیح بھی نہیں اب اُن کے مقابل کیا التفات کے قابل **اقول** جواب اول بنظر سند تھا یہ بلحاظ متن ہے یعنی اگر سنداً صحیح بھی ہوتی تو متناً شاذ تھی اور ایسا شذوذ قادح صحت یوں بھی ضعیف رہتی اب کہ سنداً بھی صحیح نہیں خاص منکر ہے اور بہرحال مردود ونامعتبر۔ یہ جواب بھی علمائے ممدوحین نے دیا اور امام قسطلانی وشیخ محقق نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا۔

خمیس[141] میں بعد عبارت مذکورہ امام بیہقی[142] سے ہے: والصحیح من الحدیث قد اثبت لابی طالب الوفاة علی الکفر والشرک کما رویناہ فی صحیح البخاری۔
یعنی حدیث صحیح ابوطالب کا کفر وشرک پر مرنا ثابت کررہی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود۔ بعینہٖ اسی طرح مواہب[143] میں ہے۔ عمدہ[144] میں بعد عبارت مذکورہ اور زرقانی میں امام حافظ الشان سے ہے: ولو کان صحیحا لعارضہ حدیث الباب لانہ اصح منہ فضلا عن انہ لم یصح۔

اصابہ میں بعد کلام سابق ہے: وعلی تقدیر ثبوتہا فقد عارضہا ما ہو اصح منہا۔
پھر حدیث دوم لکھ کر فرمایا: فہذا ہو الصحیح الذی یرد الروایة التی ذکرہا ابن اسحٰق
یہ حدیث روایت ابن اسحاق کو رد کررہی ہے شرح ہمزیہ کی عبارت اوپر گزری صراحۃً ثم

Marfat.com

الاحادیث المتفق علی صحتھا ترد ذالک صریح حدیثیں جن کی صحت پر اتفاق ہے اسے رد کر رہی ہیں۔

مدارج النبوۃ[۱۴۵] میں ہے: در احادیث و اخبار اسلام وے ثبوت نیافتہ جز انچہ در روایت ابن اسحٰق آمدہ کہ وے اسلام آورد نزدیک بوقت مرگ، گفتہ کہ چون قریب شد موت وے عباس گفت یا ابن اخی واللہ تحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو اورا بدان و در روایتی آمدہ کہ آں حضرت گفت من نشنیدم باآنکہ حدیث اثبات کردہ است برای ابو طالب کفر را۔اھ مختصراً۔

یہ کلام حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالٰی کا ہے اور فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ نے یہاں ہامش مدارج پر اپنی دو حاشیے لکھے پائے جن کی نقل خالی از نفع نہیں۔

ل قول شیخ جز انچہ در روایت ابن اسحٰق آمدہ پر باین عبارت **اقول** ایں اسنناد منقطع ست ائمہ فن ہمچو امام بیہقی و امام ابن حجر عسقلانی و امام عینی و امام ابن حجر مکی وغیرہم تصریح کردہ اند بضعف این روایت زیراکہ در و راوے مبہم واقع شدہ باز مخالفت صحاح منکر ست و شیخ در اخر کلام خود اشارہ بضعف او میکند کہ باآنکہ حدیث صحیح اثبات کردہ است الخ معلوم شد کہ این صحیح نیست۔دوم قول شیخ و در روایتی آمدہ پر بایں الفاظ **اقول** این لفظ ایہام میکند آں راکہ اینجا دو روایت ست و روایت مذکورۂ ابن اسحٰق عاری ست از ذکر رد فرمودن نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بقول مبارکش لم اسمع حالانکہ نہ چنان ست بلکہ این تمۂ ہمان روایت ابن اسحاق ست برین معنی آگاہ باید بود۔

ثالثاً خود قرآن عظیم اسے رد فرما رہا ہے اگر اسلام پر موت ہوتی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو استغفار سے کیوں ممانعت آتی۔یہ جواب حافظ الشان کا ہے اور اُسے خمیس میں بھی ذکر کیا۔

اصابہ[۱۴۶] میں بعد عبارت مذکورۂ قریبہ ہے: اذلوکان قال کلمۃ التوحید مانھی اللہ تعالٰی نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الاستغفار لہ **اقول** استغفار سے نہی کفر میں صریح نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابتدائے اسلام میں میت

Marfat.com

مدیون کے جنازہ پر نماز پڑھنے سے ممنوع تھے۔ علمائے متاخرین نے حدیث استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی کا یہی جواب دیا ہے تو استدلال اسی آیت کریمہ کے لفظ للمشرکین ولفظ اصحٰب الجحیم سے اولٰی وانسب ہے اگر کلمۂ اسلام پر موت ہوتی تو رب العزۃ ابوطالب کو مشرک کیوں بناتا اصحاب نار سے کیوں ٹھہراتا لاجرم یہ روایت بے اصل ہے ابعا اقول اُس میں ایک علت اور ہے حدیث صحیح چہارم دیکھئے خود یہی عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ جن سے یہ حکایت ذکر کی جاتی ہے موت ابی طالب کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پُوچھتے ہیں یارسول اللہ! حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو بھی کچھ نفع دیا وُہ حضور کا غمخوار طرفدار تھا ارشاد ہوا ہم نے اُسے سراپا جہنم میں غرق پایا اتنی تخفیف فرمادی کہ ٹخنوں تک آگ ہے میں نہ ہوتا تو اسفل السافلین اُس کا ٹھکانا تھا۔ سبحٰن اللہ اگر عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے کانوں سے مرتے وقت کلمۂ توحید پڑھنا سُنتے تو اس سوال کا کیا محل تھا وہ نہ جانتے تھے کہ الاسلام یجب ما قبلہ مسلمان ہوجانا گزرے ہُوئے سب اعمالِ بد کو ڈھادیتا ہے۔ کیا وُہ نہ جانتے تھے کہ اخیر وقت جو کافر مسلمان ہوکر مرے بے حساب جنت میں جائے من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور پھر سوال میں کیا عرض کرتے ہیں وہی پرانے قصے نصرت ویاری وحمایت وغمخواری یہ نہیں کہتے یارسول اللہ! وہ تو کلمۂ اسلام پڑھ کر مرا ہے یہ پُوچھتے ہیں کہ حضور نے اُسے بھی کچھ نفع بخشا یہ نہیں عرض کرتی کہ کون سے اعلٰی درجات جنت عطا فرمائے وہ حالت صحیح ہوتے تو پروانہ سوال یُوں ہوتا کہ یارسول اللہ! ابوطالب کا خاتمہ ایمان پر ہُوا اور حضور کے ساتھ اُن کی غایت محبت وکمال حمایت تو قدیم سے تھی اللہ عزوجل نے فردوسِ اعلٰی کا کون سا محل اُنھیں کرامت فرمایا تو نظرِ انصاف میں یہ سوال ہی اِس روایت کی بے اصلی پر قرینہ واضحہ ہے اور جواب تو جو ارشاد ہُوا ظاہر ہے والعیاذ باللہ تعالٰی ارحم الراحمین یہ جواب فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اپنے فتوائے سابقہ مختصرہ میں ذکر کیا تھا اب شرحِ مواہب میں دیکھا کہ علامہ زرقانی نے بھی اِس کی طرف ایما کیا، فرماتے ہیں: فی سوال العباس عن حالہ دلیل علی ضعف روایۃ ابن اسحٰق لانہ لوکانت الشھادۃ عندہ لم یسئل لعلمہ بحالہ اقول یوہیں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی

Marfat.com

عنہا جن کی طرف اس کی روایت نسبت کی جاتی ہے علاوہ اُس تفسیر کے جو آیت ثالثہ میں اُن سے مروی خود بسند صحیح معلوم کہ وُہ حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابو طالب کے بارے میں وُہ ارشاد پاک حدیث ہشتم میں سُن چکے ہیں جس میں ناری ہونے کی صریح تصریح ہے یہ روایت اگر صحیح ہوتی تو اِس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابو طالب کو ناجی جانیں کہ ان امور میں نسخ و تغییر کو راہ نہیں مگر لازم بحکم حدیث صحیح صحیح مسلم باطل تو ملزوم بھی حلیہ صحت سے عاطل فافہم۔

خامسا یقیناً معلوم کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت تک مشرف باسلام نہ ہُوئے تھے کہیں گیارہ برس بعد فتح مکہ میں مسلمان ہُوتے ہیں اور اسی روایت میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کا کلمہ پڑھنا نہ سُنا اور اُن کی عرض پر بھی اطمینان نہ فرمایا۔ یہی ارشاد ہُوا کہ ہم نے نہ سُنا اب نہ رہی مگر ایک شخص کی شہادت جو عدالت درکنار گواہی دیتے وقت مسلمان بھی نہیں وُہ شرعاً کس قاعدہ و قانون سے قابل قبول یا لائق التفات اصحاب عقول ہوسکتی ہے **اقول** پہلے جوابوں کا حاصل سنداً یا متناً روایت کی تضعیف تھی اُس جواب میں اُسے ہر طرح صحیح مان کر کلام ہے کہ اب بھی اثبات مدعی سے مس نہیں اُس سے یہ ثابت نہ ہُوا کہ ابو طالب نے کلمہ پڑھا بلکہ اس قدر معلوم ہُوا کہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی غیر اسلام کی حالت میں ایسا بیان کیا پھر اس سے کیا ہوتا ہے یہ جواب امام[۱۴۸] سہیلی نے روض الانف میں ارشاد فرمایا اور اُن کے بعد **امام[۱۴۹] عینی و امام[۱۵۰] قسطلانی** نے ذکر کیا۔ عمدہ میں ہے: قال السھیلی ان العباس قال ذٰلک فی حال کونہ علی غیر الاسلام ولو اداھا بعد الاسلام لقبلت منہ **اقول** وباللہ التوفیق خود اسی روایت کا بیان کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی عرض پر یہی ارشاد فرمایا کہ ہمارے مسامع قدسیہ تک نہ آیا۔ دلیل واضح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے بیان پر اطمینان نہ فرمایا اس گواہی کو مقبول و معتبر نہ ٹھہرایا ورنہ کیا عقل سلیم قبول کرتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کے اسلام میں اس درجہ کوشش بلیغ ہو نفس انفس اس حد شدت پر اُس کی خواہش فرمائی جب وُہ امر عظیم محبوب وقوع میں آئی ایسے سہل

Marfat.com

لفظوں میں جواب دے دیا جائے لاجرم اس ارشاد کا یہی مفاد کہ تمہارے کہنے پر کیا اعتماد ہم سننے تو ٹھیک تھا یہ صریح رد شہادت ہے تو جو گواہی خدا اور رسول رد فرما چکے دُوسرا اُس کا قبول کرنے والا کون۔ وبھذا التحقیق الانیق استنارد للہ الحمد ان الامام العینی لقد احسن اذا قتصر فی نقل کلام الامام السہیلی علی مامرو نعما فعل اذلم یتعد الی ما تعدی الیہ الامام القسطلانی وتبعہ العلامۃ الزرقانی حیث اثرا کلامہ برمتہ واقرا علیہ وھذا لفظھما (اجیب) کما قال السہیلی فی الروض (بان شہادۃ العباس لابی طالب لواداھا بعد ما اسلم کانت مقبولۃ ولم ترد) شہادتہ (بقولہ علیہ الصلاۃ والسلام لم اسمع لان الشاھد العدل اذا قال سمعت وقال من ھو اعدل منہ لم اسمع اخذ بقول من اثبت السماع) قال السہیلی لان عدم السماع یحتمل اسبابا منعت الشاھد من السمع (ولکن العباس شہد بذلک قبل ان یسلم) فلا تقبل شہادتہ اھ فلیس الکلام فی ان عباسا اثبت والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفی فہما شہادتان جاءتا عندنا احدھما تثبت والاخری تنفی فنقدم التی تثبت لوکان صاحبہا عدلا ومعاذ اللہ ان تقدم علی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقبل شہادۃ العباس ولم یکن الیہا فھو صلی اللہ علیہ وسلم قاض لا شاھد اخروانما الشاھد العباس وحدہ فاذا لم یقبلہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمن یقبلہا بعدہ ھذا ما عندی وانا فی عجب عاجب ھھنا من کلام ھؤلاء الاعلام الاکابر فامعن النظر لعل لہ معنی قصرت عنہ ید فہمی القاصر۔ یہ اجو بہ علماء ہیں اور بحمد اللہ کافی ووافی وصافی ہیں۔ وانا اقول وباللہ التوفیق۔

سادساً ہم تسلیم کرتے ہیں کہ روایت اُنھیں احادیث صحیحین کی مثل سنداً ومتناً ہر طرح اعلیٰ درجہ کی صحیح اور شہادت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بروجہ کمال مقبول ونجیح پھر بھی نہ مستدل کو نافع نہ کفر ابی طالب کی اصلا دافع۔ آخر جب بحکم احادیث جلیلہ آیت قرآنیہ مشرک وناری بتارہی ہے تو یہ تو کسی کے مٹائے مٹا نہیں یہ دوسری

Marfat.com

حدیث کہ فرضاً اُسی پلہ کی صحیح وجلیل ہے صرف اتنا بتاتی ہے کہ ابو طالب نے اخیر وقت لا الہ الا اللہ کہا یہ نہیں بتاتے کہ وُہ وقت کیا تھا آخر وقت دو ہیں ایک وُہ کہ ہنوز پردے باقی ہیں اور وقت قبول ایمان ہے دوسرا وہ حقیقی آخر جب حالت غرغرہ ہو پردے اُٹھ جائیں جنت ونار پیش نظر ہو جائیں یؤمنون بالغیب کا محل نہ رہی کافر کا اس وقت اسلام لانا بالاجماع مردود و نامقبول ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: فلم یك ینفعھم ایمانھم لما رأو باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر ھنالك الکفرون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر رواہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم وابن حبان والبیھقی فی الشعب کلھم عن سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اب اگر وقت اول کہنا مانتے ہیں تو آیت قرآنیہ مع اُن احادیث صحیحہ کے اس حدیث صحیح مفروض سے مناقض ہوگی اور کسی نہ کسی حدیث صحیح کو رد کئے بغیر چارہ نہ ملے گا اور اگر وقت دوم پر مانتے ہیں تو آیت واحادیث سب حق وصحیح ٹھہرتے ہیں اور تناقض و تعارض بے تکلف دفع ہُوا جاتا ہے کلمہ پڑھا اور ضرور پڑھا مگر کب اُس وقت جب کہ وقت نہ رہا تھا لہٰذا حکم شرک ونار برقرار رہا قال اللہ تعالیٰ حتی اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین ○ الئٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ○ صورت اولیٰ ظاہر البطلان لہٰذا شق اخیر ہی لازم الاذعان اور فی الواقع اگر یہ روایت مطابق واقع تھی تو قطعاً یہی صورت واقع ہُوئی اور وُہ ضرور قرین قیاس بھی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے قریب مرگ ہی جلوہ فرما ہُوئے ہیں۔ اسی حالت میں کفار قریش سے وہ محاورات ہُوئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار باصرار دعوتِ اسلام فرمائی کفار نے ملتِ کفر پر قائم رہنے میں جان لڑائی آخر پچھلا جواب وُہ دیا کہ ابو طالب ملت جاہلیت پر جاتا ہے یہاں تک بات چیت کی طاقت تھی اب سینے پر دم آیا پردے اُٹھے غیب سامنے آیا اُس نار نے جس پر عار کو اختیار کیا تھا اپنی مہیب صورت سے منہ دکھایا لیس الخبر کالمعاینۃ اب کھلا کہ یہ بلا جھیلنے کی نہیں ڈوبتا سوار پکڑتا ہے اب لا الہ الا اللہ کی

Marfat.com

قدر آئی کہنا چاہا طاقت نہ پائی، آہستہ لبوں کو جنبش ہوئی مگر بے سود کہ وقت نکل چکا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سمجھے کہ کلمہ پڑھا اور قرآن وحدیث تو قطعاً سمجھے ہیں کہ حکم کفر بدستور رہا والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

سابعاً اس سے بھی درگزریے یہ بھی مانا کہ حالت غرغرہ سے پہلے ہی پڑھا ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ظاہر ہی کی گواہی دیں گے دل کے حال کا عالم خدا ہے کیا اگر کوئی شخص روزانہ لاکھ بار کلمہ پڑھے اور اللہ عزوجل اُسے کافر بتائے تو ہم اس کے کلمہ پڑھنے کو دیکھیں گے یا اپنے رب عزوجل کے ارشاد کو ایمان زبان سے کلمہ خوانی کا نام نہیں حبیب دلوں کا مالک اُس کے کفر پر حاکم تو قطعاً ثابت کہ اس کے قلب میں اذعان و اسلام نہیں آخر نہ سنا کہ جیتے جاگتے تندرستوں کے بڑی سے بڑی قسم کھا کر نشہد انک لرسول اللہ کہنے پر کیا ارشاد ہوا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ ان المنفقین لکٰذبون ۝ غرض لاکھ جتن کیجیے آیت برأت سے برأت ملے یہ شدنی نہیں رہے گی ہمان آتش درکاسہ کہ تبین لھم انھم اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ والعیاذ باللہ رب العلمین اللّٰھم ارحم الراحمین صل وسلم وبارک علی السید الامین الاتی من عندک بالحق المبین اللھم بقدرتک علینا وفاقتنا الیک ارحم عجزنا یا ارحم الراحمین اٰمین اٰمین اٰمین والحمد للہ رب العلمین ولا الہ الا اللہ عدۃ للقاء اللہ محمد رسول اللہ ودیعۃ عند اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد واٰلہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین بحمداللہ ازاحت شبہات سے بھی بروجہ احسن فراغ پایا وھناک شبہ اخری اوھن واھون لم نوردھا اذلم تعرض ولم تعرف فلا نطیل الکلام بایرادھا ولنطوھا علی غرھا المیعادھا اب بقیہ سوال کا جواب لیجیے اور اس رسالہ میں جن ائمہ وعلماء وکتب سے یہ مسئلہ ثابت کیا آخر میں اُن کے اسماء شمار کر دیجیے کہ جسے رسالہ دیکھنے میں کاہلی آئے ان ناموں ہی کو دیکھ کر خلاف سے ہاتھ اٹھائے لہذا

Marfat.com

تین فصل کا وصل اور مناسب کہ تلک عشرۃ کاملہ جلوہ دکھائے۔

فصل ہشتم

جب ابو طالب کا کفر ادلّہ کالنہار سے آشکار تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا کیونکر اختیار اگر اخبار ہے تو اللہ عزوجل پر افترا کفار کو رضائے الٰہی سے کیا بہرہ اور اگر دعا ہے کماھو الظاھر تو دعا بالمحال حضرت ذی الجلال سے معاذ اللہ استہزا ایسی دعا سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہی فرمائی۔ کما فی الصحیحین وقد بیناہ فی رمادرنا ذیل المدعا لاحسن الوعا التی ذیلنا بھا رسالۃ احسن الوعاء لاداب الدعاء لخاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد علماء نے کافر کے لیے دعائے مغفرت پر سخت اشد حکم صادر فرمایا اور اُس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے پھر دعائے رضوان تو اس سے بھی ارفع و اعلیٰ فان السید قد یعفو عن عبدہ وھو عنہ غیر راض کما ان العبد ربما یحب سیدہ وھو علی امرہ غیر ماض وحسبنا اللہ ونعم الوکیل امام محمد محمد حلبی حلیہ میں فرماتے ہیں: صرح الشیخ شھاب الدین القرافی المالکی بان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر لطلبہ تکذیب اللہ تعالیٰ فیما اخبر بہ ولھذا قال المصنف وغیرہ ان کانا مؤمنین۔ یعنی امام شہاب قرافی مالکی نے تصریح فرمائی کہ کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل نے جو خبر دی اُس کا جھوٹا کرنا چاہتا ہے اس لیے منیہ وغیرہ کتب فقہ میں قید لگادی کہ ماں باپ کے لیے دعائے مغفرت کرے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر ایک ورق کے بعد فرمایا کہ تقدم انہ کفر اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ کفر ہے۔

ردالمحتار میں ہے: الدعاء بہ کفر لعدم جوازہ عقلاً ولا شرعاً ولتکذیبہ النصوص القطعیۃ بخلاف الدعاء للمومنین کما علمت فالحق ما فی الحلیۃ۔ درمختار میں ہے: الحق حرمۃ الدعاء بالمغفرۃ للکافر حق یہ ہے کہ کافر کی

Marfat.com

دعائے مغفرت حرام ہے۔

اسی طرح بحرالرائق میں ہے:

اقول ومانحا الیہ العلامۃ الشامی من عدم جواز عفو الکفر عقلا فانما بتع فیہ الامام النسفی صاحب عمدۃ الکلام وشرذمہ قلیلۃ من اہل السنۃ و الجمہور علی امتناعہ شرعا وجوازہ عقلا کما فی شرح المقاصد والمسامرہ وغیرہما وبہ تقتضی الدلائل فہو الصحیح وعلیہ التعویل فاذن الحق ما ذہب الیہ البحر وتبعہ فی الدر وتمام الکلام فی ھذا المقام فیما علقناہ علی رد المحتار۔

ہاں ابولہب و ابلیس لعنہما اللہ کی مثل کہنا محض افراط اور خون انصاف کرنا ہے ابوطالب کی عمر خدمت وکفالت ونصرت وحمایت حضرت رسالت علیہ وعلی الہ الصلاۃ والتحیۃ میں کٹی اور یہ ملاعنہ در پردہ وعلانیہ درپے ایذا و اضرار رہے کہاں وہ جس کا وظیفہ مدح وستائش ہو اور کہاں وہ شقی جس کا ورد ذم ونکوہش ہو ایک اگرچہ خود محروم اور اسلام سے مصروف مگر تسخیر تقدیر نفع اسلام میں مصروف اور دوسرا مردود ومتمرد وعدو ومعاند ہمہ تن کسر بیضۂ اسلام میں مشغوف ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

آخر نہ دیکھا جو صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ابوطالب پر تمام کفار سے کم عذاب ہے اور یہ اشقیا اُن میں ہیں جن پر اشد العذاب ہے ابوطالب کے صرف پاؤں آگ میں ہیں اور یہ ملاعنہ اُن میں کہ لہم من فوقہم ظلل من النار ومن تحتہم ظلل اُن کے اوپر آگ کی تہیں ہیں اور اُن کے نیچے آگ کی تہیں لَھُمْ مِنْ جَہَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِہِمْ غَوَاشٍ نیچے آگ کا بچھونا اور اوپر آگ کے لحاف سراپا آگ ہر طرف سے آگ والعیاذ باللہ رب العلمین بلکہ دونوں کا ثبوت کفر بھی ایک سا نہیں ابوطالب کے باب میں اگرچہ قول حق وصواب وہی کفر وعذاب اور اس کا خلاف شاذ ومردود وباطل ومطرود پھر بھی اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو اور ان اعداء اللہ کا کافر ابدی جہنمی ہونا تو ضروریات دین سے ہے جس کا منکر خود جہنمی کافر تو فریقین کا نہ کفر یکساں نہ ثبوت کفر یکساں نہ عمل یکساں نہ سزا یکساں ہر جگہ

Marfat.com

فرق زمین و آسمان پھر مماثلت کہاں نسأل اللہ سلوک سوی الصراط ونعوذ بہ اللہ من التفریط والافراط۔

فصل نہم

اُن ائمۂ دین وعلمائے معتمدین کے ذکر اسمائے طیبہ میں جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریح وتصحیح فرمائی اور اُن کے ارشادات کی نقل اس رسالہ میں گزری **فمن الصحابۃ**

۱۔ امیر المومنین صدیق اکبر ۲۔ امیر المومنین فاروق اعظم

۳۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ ۴۔ حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس

۵۔ حافظ الصحابۃ سیدنا ابو ہریرہ ۶۔ صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیب بن حزن قریشی مخزومی

۷۔ حضرت سیدنا عباس عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۔ سیدنا ابو سعید خدری ۹۔ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری

۱۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق

۱۱۔ سیدنا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت سیدتنا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

پہلے چھ حضرات سے تو خود ان کے اقوال گزرے اور انس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر اور باقی چار خود حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد بیان فرماتے ہیں اور ظاہر کہ یہاں اپنے کہنے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بتانا اور بھی ابلغ ہے **ومن التابعین** (۱۳) آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وکرم وجوہہم (۱۴) امام عطاء بن ابی رباح اُستاذ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۱۵) امام محمد بن کعب قرظی کہ اجلۂ ائمہ محدثین ومفسرین تابعین سے ہیں (۱۶) سعید بن محمد ابو السفر تابعی ابن التابعی ابن الصحابی نبیرہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۷) امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ومن تبع التابعین** (۱۸) عالم المدینۃ امام دار الہجرۃ سیدنا

Marfat.com

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹) محرر المذہب مرجع الدنیا فی الفقہ والعلم سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۰) امام تفسیر مقاتل بلخی (۲۱) سلطان اسلام خلیفۃ المسلمین جن کے آنے کی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بشارت دی تھی کہ منا السفاح ومنا المنصور ومنا المهدی ہمیں میں سے ہوگا سفاح اور ہمیں میں منصور اور ہمیں میں مہدی رواہ الخطیب وابن عساکر وغیرہما بطریق سعید بن جبیر عنہ قال السیوطی قال الذهبی اسنادہ صالح بلکہ دو حدیثوں میں یہی الفاظ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آئے رواہ کذلک الخطیب من طریق الضحاك عن ابن عباس و ابن عساکر فی ضمن حدیث عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم رفعاہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعنی امام ابوجعفر منصور نبیرزادہ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ومن اتباع التبع ومن یلیہم** (۲۲) امام الدنیا فی الحفظ والحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (۲۳) امام اجل ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۴) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (۲۵) امام ابوعبداللہ بن یزید ابن ماجہ قزوینی یہ چاروں ائمہ اصحاب صحاح مشہورہ ہیں اور یہی طبقہ اخیرہ عبداللہ بن المعتز کا ہے۔ **ومن بعدہم من المفسرین** (۲۶) امام محی السنہ ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی (۲۷) امام ابواسحٰق زجاج ابراہیم بن السری (۲۸) جار اللہ محمود بن عمر خوارزمی زمخشری (۲۹) ابوالحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری صاحب بسیط ووسیط ووجیز (۳۰) امام اجل محمد بن عمر فخر الدین رازی (۳۱) قاضی القضاۃ شہاب الدین بن خلیل خوبی دمشقی مکمل الکبیر (۳۲) علامہ قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود بن ابی الفتح سیرافی شفار صاحب تقریب (۳۳) امام ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی (۳۴) امام علامۃ الوجود مفتی ممالک رومیہ ابوالسعود بن محمد عمادی (۳۵) علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی صاحب تفسیر لباب شہیر بہ خازن (۳۶) امام جلال الدین محمد بن احمد محلی (۳۷) علامہ سلیمان جمل وغیرہم من یاتی۔ **ومن المحدثین والشارحین** (۳۸) امام اجل احمد بن حسین بیہقی (۳۹) حافظ الشام ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی شہیر بابن عساکر (۴۰) امام

Marfat.com

ابوالحسن علی بن خلف معروف بابن بطال مغربی شارح صحیح بخاری (۴۱) امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن احمد سہیلی (۴۲) امام حافظ الحدیث علامۃ الفقہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (۴۳) امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی شارح صحیح مسلم (۴۴) امام ابوالسعادات مبارک بن محمد ابی الکرم معروف بابن اثیر جزری صاحب نہایہ و جامع الاصول (۴۵) امام جلیل محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری (۴۶) امام شرف الدین حسن بن محمد طیبی شارح مشکوٰۃ (۴۷) امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی شارح صحیح بخاری (۴۸) علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی صاحب القاموس (۴۹) امام حافظ الشان ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی (۵۰) امام جلیل بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی (۵۱) امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ادریس قرافی صاحب تنقیح الاصول (۵۲) امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (۵۳) امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن خطیب قسطلانی شارح صحیح بخاری (۵۴) علامہ عبدالرحمٰن بن علی شیبانی تلمیذ امام شمس الدین سخاوی (۵۵) علامہ قاضی حسین بن محمد بن حسین دیار بکری مکی (۵۶) مولانا الفاضل علی بن سلطان محمد قاری ہروی مکی (۵۷) علامہ زین العابدین عبدالرؤف محمد شمس الدین مناوی (۵۸) امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی (۵۹) شیخ تقی الدین احمد بن علی مقریزی اخباری (۶۰) سید جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی صاحب روضۃ الاحباب (۶۱) امام عارف باللہ سیدی علاء الملۃ والدین علی بن حسام الدین متقی مکی (۶۲) علامہ شہاب الدین احمد خفاجی شارح شفا (۶۳) علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم عزیزی (۶۴) علامہ محمد حفنی محشی افضل القری (۶۵) علامہ طاہر فتنی مختصر نہایہ (۶۶) شیخ محقق مولانا عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی (۶۷) علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی مصری (۶۸) فاضل محمد بن علی صبان مصری صاحب اسعاف الراغبین وغیرہم من مضی و بقی **ومن الفقہاء والاصولیین** (۶۹) امام اجل شیخ الاسلام والمسلمین علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ (۷۰) امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی صاحب کنز (۷۱) امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام (۷۲) امام جلال الدین کرلانی صاحب کفایہ

Marfat.com

(۳) امام محقق محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج حلبی (۴) امام ابراہیم بن موسیٰ طرابلسی مصری صاحب مواہب الرحمن (۵) علامہ ابراہیم بن محمد حلبی شارح منیہ (۶) علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی (۷) علامہ محقق زین بن نجیم مصری صاحب بحر (۸) ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی محمد لکھنوی (۹) علامہ سید احمد مصری طحطاوی (۱۰) علامہ سید محمد افندی ابن عابدین شامی وغیرھم ممن تقدم رحمہم اللہ تعالیٰ علماءنا جمیعا من تاخر منہم و من تقدم آمین۔

فصل دہم

اُن کتابوں کے نام جن کی نقول دربارہ ابوطالب اس رسالہ میں مذکور ہوئیں:

کُتبِ تفسیر

۱۔ معالم التنزیل امام بغوی (۲) مدارک التنزیل امام نسفی (۳) انوار التنزیل امام بیضاوی (۴) ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم للمفتی العلامۃ العمادی (۵) کشاف حقائق التنزیل للزمخشری (۶) مفاتیح الغیب للامام الرازی (۷) تکملۃ المفاتیح للشمس الخوبی (۸) جلالین (۹) فتوحات الہیہ للشیخ سلیمٰن (۱۰) عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی للعلامۃ الشہاب (۱۱) معانی القرآن للزجاج (۱۲) فتوح الغیب للطیبی (۱۳) تقریب مختصر الکشاف للسیرافی (۱۴) بسیط للواحدی (۱۵) لباب التاویل فی معانی التنزیل للعلامۃ الخازن (۱۶) الاحکام لبیان مافی القرآن من الابہام للعسقلانی۔

کتبِ حدیث

(۱۷) صحیح بخاری (۱۸) صحیح مسلم (۱۹) سنن ابی داؤد (۲۰) جامع ترمذی (۲۱) مجتبیٰ نسائی (۲۲) سنن ابن ماجہ (۲۳) مؤطا امام مالک (۲۴) مؤطا امام محمد (۲۵) مسند امام شافعی (۲۶) مسند امام احمد (۲۷) شرح معانی الآثار (۲۸) مشکوٰۃ المصابیح (۲۹)

Marfat.com

تیسیر الوصول الی جامع الاصول (۳۰) جامع صغیر (۳۱) منہج العمال للامام المتقی (۳۲) کنز العمال لہ (۳۳) منتخب کنز العمال لہ (۳۴) مصنف عبد الرزاق (۳۵) مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (۳۶) مسند ابی داؤد طیالسی (۳۷) مسند اسحٰق بن راھویہ (۳۸) طبقات ابن سعد (۳۹) کتاب موسیٰ بن طارق ابوقرہ (۴۰) زیادات مغازی ابن اسحٰق لیونس بن بکیر (۴۱) صحیح ابن خزیمہ (۴۲) منتقی ابن زود (۴۳) مسند بزار (۴۴) مسند ابی یعلی (۴۵) معجم کبیر طبرانی (۴۶) معجم اوسط لہ (۴۷) فوائد تمام رازی (۴۸) کامل ابن عدی (۴۹) کتاب الجنائز لمروزی (۵۰) کتاب مکہ لعمر بن شبہ (۵۱) کتاب ابی بشر (۵۲) فوائد سمویہ (۵۳) مستخرج اسماعیلی (۵۴) مستدرک حاکم (۵۵) حلیۃ الاولیاء لابی نعیم (۵۶) سنن بیہقی (۵۷) دلائل النبوۃ (۵۸) سنن سعید بن منصور (۵۹) مسند فریابی (۶۰) مسند عبد بن حمید (۶۱) تفسیر ابن جریر (۶۲) تفسیر ابن المنذر (۶۳) تفسیر ابن ابی حاتم (۶۴) تفسیر ابوالشیخ (۶۵) تفسیر ابن مردویہ (۶۶) مغازی ابن اسحاق علی ما قررناہ و حررنا۔

شروح حدیث

(۶۷) منہاج شرح مسلم للنووی (۶۸) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری للعینی (۶۹) ارشاد الساری شرح صحیح بخاری للقسطلانی (۷۰) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ للقاری (۷۱) تیسیر شرح جامع صغیر للمناوی (۷۲) سراج المنیر شرح جامع صغیر للعزیزی (۷۳) فتح الباری شرح صحیح بخاری للعسقلانی (۷۴) کواکب الدراری شرح صحیح بخاری للکرمانی (۷۵) مفہم شرح صحیح مسلم للقرطبی۔

کتبِ فقہ

(۷۶) ہدایہ (۷۷) کافی شرح الوافی کلاہما للامام النسفی (۷۸) فتح القدیر للمحقق (۷۹) کفایہ شرح ہدایہ (۸۰) حلیہ شرح منیہ للامام الحلبی (۸۱) غنیہ شرح منیہ للمحقق الحلبی (۸۲) بحر الرائق شرح کنز الدقائق (۸۳) طحطاوی علی مراقی الفلاح للشرنبلالی (۸۴) رد المحتار علی الدر المختار

Marfat.com

(۸۵) بنایہ شرح ہدایہ للعینی (۸۶) برہان شرح مواہب الرحمٰن کلاہما للطرابلسی۔

کتب سیر

(۸۷) مواہب لدنیہ و منح محمدیہ (۸۸) شرح مواہب للزرقانی (۸۹) صراط المستقیم للمجدد (۹۰) شرح صراط المستقیم للشیخ (۹۱) مدارج النبوۃ لہ (۹۲) خمیس للدیار بکری (۹۳) اسعاف الراغبین للصبان (۹۴) روضۃ الاحباب (۹۵) تاریخ ابن عساکر (۹۶) روض سہیلی (۹۷) امتاع الاسماع للمقریزی

کتب عقائد و اصول و علوم شتی

(۹۸) فقہ اکبر للامام الاعظم (۹۹) شرح المقاصد للعلامۃ الماتن (۱۰۰) اصابہ فی تمییز الصحابہ للامام ابن حجر (۱۰۱) مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للامام السیوطی (۱۰۲) افضل القری لقراء ام القری للامام ابن حجر (۱۰۳) شرح الشفا لعلی القاری (۱۰۴) نسیم الریاض للخفاجی (۱۰۵) حفنی شرح الہمزیہ (۱۰۶) مجمع البحار للفتنی (۱۰۷) فواتح الرحموت لبحر العلوم (۱۰۸) التقریر والتحبیر فی الاصول للعلامۃ ابن امیر الحاج (۱۰۹) نہایہ فی غریب الحدیث لابن اثیر (۱۱۰) شرح تنقیح الفصول فی الاصول کلاہما للقرافی (۱۱۱) ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ للحافظ المحب الطبری۔

تذییل

وہ کتابیں جن سے اس رسالہ میں مدد لی گئی:

(۱۱۲) شرح عقائد نسفی (۱۱۳) شرح عقائد عضدی (۱۱۴) سیرت ابن ہشام (۱۱۵) اتقان فی علوم القرآن (۱۱۶) میزان الاعتدال (۱۱۷) تقریب التہذیب (۱۱۸) تقریب امام نووی (۱۱۹) تدریب امام سیوطی (۱۲۰) مسلم الثبوت (۱۲۱) درمختار (۱۲۲) تاریخ الخلفاء (۱۲۳) تحفہ اثنا عشریہ (۱۲۴) صحیح ابن حبان (۱۲۵) القاب شیرازی (۱۲۶) استیعاب

Marfat.com

ابولہ (۱۲۷) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم (۱۲۸) مسند الفردوس دیلمی (۱۲۹) خادم الامام بدرالدین الزرکشی (۱۳۰) شعب الایمان للامام البیہقی

ختم اللہ تعالٰی لنا بالایمان والامان آمین آمین الحمد للہ علی الاختتام ونسالہ حسن الختام۔ پہلے یہ سوال بدایوں سے آیا تھا جواب میں ایک موجز رسالہ چند ورق کا لکھا اور اُس کا نام مغنبر الطالب فی شیون ابی طالب رکھا اب کہ دوبارہ احمد آباد سے سوال آیا اور بعض علمائے بمبئی نے بھی اس بارہ میں توجہ خاص کا تقاضا فرمایا حسب حالت راہنہ وفرصت حاضرہ شرح وبسط کافی کو کام میں لایا اور اُسے اُس اجمالِ اوّل کی شرح بنایا نیز شرح مطالب وتسکین طالب میں بحمد اللہ تعالٰی حافل وکامل پایا لہذا شرح المطالب فی مبحث ابی طالب ۱۳۱۶ اس کا نام رکھا اور یہی اِس کی تاریخ آغاز وانجام والحمد للہ ولی الانعام وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی سیدنا محمد ھادی الانام وعلٰی آلہ وصحبہ الغر الکرام وعلینا بہم ولہم الی یوم القیام آمین یا ذا الجلال والاکرام واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمد المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

Marfat.com

تصدیقات

Marfat.com

یوں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کا رسالہ مبارکہ شرح المطالب بھی ان کی دیگر تصانیف کی طرح اپنے موضوع پر حرفِ تحقیق کا حامل اور حرفِ آخر ہے لیکن بعض حضرات کے مخصوص اندازِ فکر کے باعث ہم نے مناسب جانا کہ موجودہ بعض علمائے اہلسنت کی گرامی قدر آراء اور تصدیقات حاصل کرکے اس رسالے کے ساتھ شامل کردیں۔ چنانچہ مفتیانِ عظام کی خدمت میں جو استفتاء پیش کیا گیا، پہلے ہم اسے نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد علمائے کرام کے جوابات ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں وباللہ التوفیق۔

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

استفتاء

حضرات علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کی خدمت میں التماس ہے کہ اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ مبارکہ "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" میں تین [۳] آیات، پندرہ [۱۵] احادیث اور اسّی صحابۂ کرام و تابعین عظام و علمائے اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی ہے، کہ نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے شفیق چچا یعنی ابوطالب کا آخری وقت تک دولتِ اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر دریافت طلب یہ امور ہیں کہ :-

۱ —— کیا آپ مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ کے مذکورہ مؤقف سے متفق ہیں؟

۲ —— اگر خدانخواستہ آپ مذکورہ مؤقف سے متفق نہیں تو فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ دلائل و براہین کا آپ کے پاس جواب کیا ہے؟

۳ —— اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے اختلاف کی صورت میں آپ کے مؤقف کی بنیاد کونسی قطعی الدلالت آیت یا کونسی یقینی الافادہ حدیث پر ہے بینوا توجروا۔

المستفتی :- اختر شاہجہان پوری مظہری عفی عنہ
لاہور

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ
۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء

Marfat.com

(۱)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مبارکہ مسمّٰی "شرح المطالب فی مبحث ابی طالب" دلائل و براہین سے مملو ہے۔ جو کچھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق فرمائی ہے، وہی حق ہے۔

فقیر قادری ابوالبرکات سیّد احمد غفرلہٗ
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف۔ لاہور

(۲)

الجواب وباللہ التوفیق۔ ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کا اتباع ہے اور احادیث صحیحہ جن کو میں پڑھاتا ہوں، ان میں بکثرت عدم ایمان ابوطالب مذکور ہے اور ان کے ایمان لانے پر کوئی حدیث صحیح دال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر عبدالمصطفیٰ الازہری غفرلہٗ
کراچی

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر نے رسالہ مبارکہ شرح المطالب اوّل تا آخر تقریباً بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اس رسالہ میں اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مولانا الشیخ الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، ارشاداتِ صحابہ و تابعین و تبع التابعین اور اقوال ائمہ و علمائے دین سے مہرِ نیم روز اور ماہِ نیم ماہ کی طرح مبین و مبرہن کر دیا ہے کہ ابوطالب کی حضور پرنور، رحمتِ مجسم، سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انتہائی شفقت اور حضور کی کفالت اور نصرت و اعانت امر مسلم ہے۔ مگر بایں ہمہ انہیں ایمان شرعی کی توفیق نہیں ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتہائی تمنا اور آرزو کے باوجود انہوں نے آخری دم حالتِ نزاع میں بھی کلمہ طیبہ پڑھنے سے انکار کرکے نار کو عار پر اختیار کیا۔ یہی قول بلاشک وشبہ حق وصواب ہے اور اس کا خلاف شاذ و مردود

Marfat.com

اور باطل و مطرود ہے۔

امام اہلسنت نے ایمان ابی طالب کے مدعیوں کے تمام مفروضہ اور مخترعہ عقلی و نقلی دلائل کا ایسا قلع قمع فرما دیا ہے کہ اب منصف مزاج کے لیے تسلیم و اعتراف کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دلائل و براہین کی روشنی میں اس امر کو بھی واضح کر دیا ہے کہ اگرچہ ابو طالب کا ایمان کسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت نہیں ہے تاہم ابو طالب اور ابولہب کے کفر میں فرق ہے۔ ابولہب اور اس کے امثال اشقیاء کے لیے اشد العذاب ہے اور ابو طالب کے صرف پاؤں آگ میں ہیں۔ ابولہب کا کافر اور جہنمی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے مگر ابو طالب اس حد کا نہیں کہ معاذ اللہ خلاف پر تکفیر کا احتمال ہو۔

اعلیٰ حضرت کی ان تحقیقاتِ عالیہ کے بعد اب کسی صحیح العقیدہ سُنّی بالخصوص رضوی کے لیے جدید تحقیق کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ یہ تحقیق نہیں بلکہ تخریب ہے، جس سے جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے۔ نہایت ہی قابلِ افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ عربی عبارت صحیح طور پر لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، صحیح ترجمہ نہیں کر سکتے" اور ایمانِ ابی طالب (کتاب) میں جو عبارات اِدھر اُدھر سے سرقہ کر کے نقل فرمائی ہیں، ان کے اعراب تک درست نہیں کر سکے اور دعویٰ محققِ اعظم ہونے کا کر رہے ہیں، فقیر ان محققین کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ دنیا روزے چند، عاقبت کا رہا خداوند، محض سستی شہرت حاصل کرنے یا حطامِ دنیوی جمع کرنے کے لیے ایسے نازک اور اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے کی جرأت نہ کریں اور اگر تصنیف و تالیف کا شوق ہی ہے تو کم از کم کسی ذمہ دار مستند عالمِ دین کی طرف مراجعت کر لیا کریں۔ اگر خود استطاعت نہیں تو کسی عربی درسگاہ کے طالب علم سے عباراتِ منقولہ تو صحیح کروا لیا کریں، تاکہ اہلِ علم کی نظر میں تضحیک کا نشانہ تو نہ بنا پڑے۔

دیانت داری سے مسائلِ غیر منصوصہ میں اختلافِ رائے کی گنجائش ہوتی ہے مگر اپنے گریبان میں جھانک کر یہ بھی غور فرمائیں کہ آپ کون ہیں اختلاف کرنے والے

Marfat.com

اور آپ کی علمی حیثیت کیا ہے اور کس سے اختلاف کر رہے ہیں ؟ جناب والا ! کتاب وسنت کی تصریحات اور اجماع اہلسنت کے بعد اب چودھویں صدی کے کسی برخوردار یا مست کا قول کیا وقعت رکھتا ہے ؟ اعلیٰ حضرت کے اس رسالہ مبارکہ کے پڑھنے کے بعد آپ کو اپنے مؤقف سے فوراً رجوع کرنا چاہیئے اور کفر ابی طالب کے قائلین پر آپ نے جو تبرا کیا ہے ، اس سے بصدقِ قلب توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے ، یہ چند کلمات بطور نصیحت اور خیر خواہی سپردِ قلم کیے گئے ہیں اور ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے یہدی من یشآء الی صراط مستقیم وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

حررہٗ الفقیر ابو الفضل غلام علی غفرلہٗ والوالدیہ والمشائخہ

ناظم اعلیٰ وخادم العلم الشریف - جامعہ حنفیہ دار العلوم ، اشرف المدارس -

اوکاڑہ - پاکستان

(۴)

۷۸۶
۹۲

الجواب - بفضلہ تعالیٰ فقیر مجدد مائۃ حاضرہ ، اعلیٰحضرت ، فاضلِ بریلوی کی تحقیقِ انیق سے پوری طرح متفق ہے ۔ ان کے آیات واحادیث اور اقوالِ صحابہ وتابعین و اکابر علمائے امت پر مبنی موقف سے نہ کوئی اختلاف کر سکتا ہے ۔ نہ ان دلائل قاہرہ کا کوئی توڑ پیش کر سکتا ہے ۔ اتنے دلائل اور ایسے عظیم شواہد کے مقابلے میں بعض اقوال کا سہارا لینا شانِ علم وتحقیق کے سراسر منافی ہے اور مصنفِ ایمانِ ابی طالب کی بچگانہ کوشش جماعتی تفرقہ کا موجب ، علم وتحقیق کا منہ چڑانے اور چھوٹا منہ بڑی بات بکنے کا مصداق ہے ۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت کی واضح تحقیقات کی موجودگی میں اس شخص کا جگہ جگہ الحضرت علیہ الرحمہ کے اسم گرامی کے ناجائز استعمال سے غلط تاثر دینا شرم ناک ستم ظریفی ہے

Marfat.com

بہر حال فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات حرفِ آخر ہیں اور یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تحقیقِ انیق کے مقابلے میں جن حضرات کے بعض اقوال کا سہارا لیا جاتا ہے اگر وہ حضرات اپنی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت کی تحقیقاتِ عظیمہ و تصریحاتِ جلیلہ ملاحظہ فرماتے تو یقیناً اپنے اقوال سے رجوع کا اعلان کرتے۔ کیوں نہ ہو:۔ ؎

ملکِ سخن کی شاہی، تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکّے بٹھا دیے ہیں

الفقیر ابو داؤد محمد صادق غفرلہٗ
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ۔ گوجرانوالہ

⑤

الجواب۔ فقیر کو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، سیدنا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ کی تحریر پر اعتماد ہے۔ آپ نے جو کچھ مسئلہ ہٰذا کے متعلق لکھا ہے، صحیح اور حق ہے۔ فقط

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی غفرلہٗ
۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ
بہاول پور

⑥

الجواب۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت نے اپنے مبارک رسالہ میں جو تحقیق فرمائی کہ ابو طالب آخری دم تک دولتِ ایمان سے بہرہ ور نہیں ہُوا تھا۔ ہمارا بھی اس پر اتفاق ہے۔ مزید براں کہ تفسیر صاوی میں ہے:۔

ثم مات خاتی علی ابیه النبی صلی الله علیه وسلم وخال عمك الضال قدمات فقال له اذهب فواره وما تقدم منه انه لم یؤمن حتی مات هو الصحیح

کشف المحجوب میں ہے۔ مستدل از ابو طالب عاقل تر نباشد و دلیل از محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ تر نہ چوں جریان حکم ابو طالب بر شقاوت بود دلالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُو را سود نداشت۔

Marfat.com

افضل الفوائد میں ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابوطالب نے جو کچھ ممکن تھا کیا
لیکن چونکہ اس کی قسمت میں اسلام نہ تھا، اس لیے اس نعمت سے محروم رہا۔ بعدازاں
فرمایا کہ ابتدا میں جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتیری کوشش کی کہ ابوطالب ایمان لائیں
لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کی مرضی نہ تھی، وہ کوشش بے فائدہ رہ گئی۔ واللہ تعالےٰ
ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

محمد مختار احمد غفرلہٗ

خادم دارالعلوم قادریہ رضویہ۔ لائل پور

۳۰ رذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

(۷)

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب

محمد ولی النبی عفی عنہ

(۸)

الجواب۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ
واصحابہ اجمعین۔ اما بعد اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت
شیخ الاسلام والمسلمین، سیدی امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی مسئلہ مذکورہ
کے متعلق تحقیق کے ساتھ فقیر کو پورا اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

مدرسہ امینیہ رضویہ۔ محمد پورہ۔ لائل پور

(۹)

الجواب۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد۔ جس مسئلہ کو اس صدی
کے مجدد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی علیہ الرحمہ نے
تین آیات قرآنیہ، پندرہ احادیث نبویہ (صلی اللہ علی صاحبہا) اور اسی صحابہ کرام و
تابعین عظام وعلمائے اعلام (علیہم الرضوان) کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں محقق
ومدلل ومبرہن فرمایا ہو۔ اس کے حق وصواب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

الفقیر محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہٗ

ہجویری مسجد۔ جناح کالونی۔ لائل پور

(۱۰)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تحقیق اور ان کا مسلک درست ہے

محمد حسین نعیمی

جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۱)

الجواب ھوالموفق للصواب۔ ابوطالب کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا مسلک صحیح ہے اور یہی جمہور اہلسنت کا موقف ہے، اور یہی ہمارا مختار ہے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ

جامعہ نعیمیہ۔ لاہور

(۱۲)

مجھے فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے کلی اتفاق ہے

۱۔ محمد مہر الدین غفرلہٗ

۲۔ عبدالقیوم ہزاروی غفرلہٗ

خادم جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور

۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۱۳)

ماقال امام اھل السنۃ والجماعۃ العلامۃ الشاہ احمد رضا خان البریلوی فھو حق واجب الاتباع فمن خالفہ خالف اھل السنۃ والجماعۃ۔

۲۶ رذی الحجہ ۱۳۹۵ھ — گل احمد عتیقی

Marfat.com

(۱۴)

فقیر کو حضور سیدنا امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت علیہ رحمۃ واسعۃ کی تحقیق شریف سے اتفاق ہے۔

فقیر محمد عنایت اللہ سگِ غوثِ اعظم
(سانگلہ ہل)

(۱۵)

الجواب۔ ھوالموفق للصواب۔ سوال مذکور میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق ایمانِ ابوطالب کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی شخص کی تحقیق نہیں بلکہ موجودہ تمام محققین اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے خوشہ چین ہیں اور جن لوگوں نے ان کی تصنیفات کا مطالعہ فرمایا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جس مسئلے پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اسے تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑتے اور یہ مسئلہ تو جمہور محققین نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

نہ جانے بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں کیوں مخالفت شروع کر دی ہے۔ اگر مخالفین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں خاندانِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء سے زیادہ محبت ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت کی خاندانِ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے محبت عرب و عجم میں ضرب المثل بن چکی ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ایک ایک شعر حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ و اہل بیت و خدام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت سے بھرپور ہے۔ اس لیے سوائے اختلاف برائے اختلاف یا ضد کے اختلاف کا کوئی جواز ثابت نہیں ہوتا۔ اس لیے بندہ کا مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مسلک کے عین مطابق ہے اور اسی کو بندہ حق سمجھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

فقیر ابوالبدر محمد شمس الزمان غفرلہٗ
خادم غوث العلوم۔ سمن آباد۔ لاہور

۲۹ر صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
۲۷ر فروری ۱۹۷۶ء

Marfat.com

(۱۶)

الجواب ھو الموفق للصواب - فقیر کو ویسے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے ساتھ عقیدت ہے کہ بلا تامل تصدیق کی جائے لیکن آپ کا رسالہ بھی سُن لیا، لہٰذا آپ کے پیش کردہ ارشادات کو تہ دل سے یقین کرتے ہوئے کلیۃً آپ کے ساتھ اس مسئلہ میں اتفاق ہے۔

سید جلال الدین شاہ
شیخ الحدیث، جامعہ بکھی شریف۔ ضلع گجرات

(۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایمانِ ابو طالب کے متعلق اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے موقف کو مدلل بیان فرما دیا ہے۔ اُن کی تحقیق میری تصدیق کی محتاج نہیں ہے۔ البتہ یہ واضح ہے کہ یہ مسئلہ نہ ضروریاتِ دین سے ہے نہ ضروریاتِ مذہب اہلسنت سے اور نہ ان کا کفر ابولہب وغیرہ کفار کی طرح ہے بلکہ دلائل بھی یکساں نہیں ہیں، خود اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ: "اگرچہ قولِ حق وصواب وہی کفر و عذاب" الخ۔ بنا بریں فریقین پر طعن و تشنیع بہت غیر مناسب اور قائلین تکفیر پر تبرا ظلم عظیم، خصوصاً اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق پر عامیانہ انداز میں تنقید تو کسی طرح بھی درست نہیں ...... واللہ اعلم

سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان

۱۲۔ جولائی ۱۹۷۶ء

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہٗ

ابحاثِ اخیرہ

۲ ۸ ۳ ۱ ھ

—— از تبرکات ——

حضور پُر نور شیخ الاسلام والمسلمین قدوۃ العلماء المحققین امام اہلسنت مجدد اعظم
دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت مولینا الشاہ محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی
بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

مکتبہ حامدیہ —— گنج بخش روڈ —— لاہور

Marfat.com

یہ مبارک رسالہ وہ ہے کہ جس نے وہابیوں، دیوبندیوں کی مناظرہ کی رٹ اور تعلیوں کو خاک میں ملادیا ہے۔ خورجہ کے دیوبندیوں نے دعوتِ مناظرہ دی تھی۔ بیچارے اپنے طواغیت کی چالبازیوں سے ناواقف تھے۔ دعوتِ مناظرہ دے بیٹھے۔ اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مضمون حقائق مشحون بصیغہ رجسٹری ارسال فرمادیا، جس کا تاریخی نام "ابحاثِ اخیرہ" ہے۔ اس کے پہنچتے ہی تھانوی وانجودھیا باشی و چاندپوری وغیرہ کو سانپ سونگھ گیا اور آج تک اس کی تابشوں سے وہابیہ ملاعنہ کی آنکھیں خیرہ ہیں اور قیامت تک اس کا جواب ان سے ممکن نہیں۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

الحمدللہ! اس فقیر بارگاہِ غالب قدیر عز جلالہ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دنیوی خصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پُرنور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر حملہ کریں تاکہ میرے عوام بھائی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ان "ذئاب فی ثیاب" کے جبّوں، عماموں، مولویت، مشیخیت کے مقدس ناموں، قال اللہ قال الرسول کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آکر شکار گرگاں خونخوار ہو کر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں یہ مبارک کام بحمد المنعام اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر و فزوں تر ہوا، اور ہوتا ہے، اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا ذٰلِکَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ عَلَیۡنَا وَعَلَی النَّاسِ۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ اس سے زیادہ نہ کچھ مقصود نہ کسی کی سب و شتم و بہتان و افتراء کی پرواہ۔ میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا۔

وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۝

بے شک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے بہت کچھ بُرا سنو گے اور اگر صبر و تقویٰ کرو تو وہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

الحمدللہ یہ زبانی ادعا نہیں، میری تمام کارروائیاں (۲) پرچۂ اعدل ہیں موافق اور مخالف سب دیکھ رہے ہیں کہ امر دین کے علاوہ جتنے ذاتی حملے مجھ پر ہوئے کسی کی اصلاً پرواہ نہ کی۔ اصحاب فقیر نے آپ کی طرف سے ہر قابل جواب اشتہار کے لاجواب جواب دیے جو بحمدہٖ تعالیٰ لاجواب رہے مگر جناب

Marfat.com

کے مہذب عالم مقدس متکلم مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی چاندپوری کے کمال شستہ وشائستہ دشنام نامے دربہلی چپ شاہ گرفتار کی نسبت قطعی ممانعت کردی۔ جس کا آج تک اُدھر والوں کو افتخار ہے کہ ہمارا گالی نامہ لاجواب رہا۔ گرامی منش مولوی ثناء اللہ امرتسری ممکن وموجود میں فرق نہ جان سکے۔ مقدوراتِ الٰہیہ کو موجودات میں منحصر ٹھہرایا۔ علم الٰہی کے نامحدود ہونے میں اپنے آپ کو متامل بتایا اور جاتے ہی رمضان جیسے مبارک مہینہ میں برعکس چھاپ دیا۔ میں ہرا آیا۔ ادھر اس پر بھی التفات نہ ہوا۔ عاقلاں نیکو میدانند پر اکتفا کیا۔ یہاں تک وقائع مکہ معظمہ میں کیسے کیسے معکوس اور مصنوع اکاذیب فاجرہ اخبارل میں کس آب وتاب سے چھاپا کیے۔ ہر چند احباب کا اصرار ہوا فقیر اتنا ہی شائع کرتا ہے کہ " یہ جھوٹ ہے " اتنا بھی نہ کیا پھر جب چند ہی روز میں حضرات کے جھوٹ کھل گئے اور واحد قہار کے زبردست ہاتھوں نے ان کے منہ میں پتھر دے دیے۔ اس پر بھی میں نے اتنا نہ کہا کہ کیسا آپ صاحبوں کا جھوٹ کھلا۔ ایسے وقائع بکثرت ہیں اور اب جو صاحب چاہیں۔ امتحان فرمالیں۔ انشاء اللہ العزیز ذاتی حملوں پر کبھی التفات نہ ہوگا۔ سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزت سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔

میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افترا کرتے، بُرا کہتے ہیں اتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا اور پھر لکھتا ہوں۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے آبائے کرام کی آبروئیں عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سپر رہیں۔ اللھم آمین۔

تذکارات

۱۔ آپ جانتے ہیں اور زمانہ پر روشن ہے کہ بفضلہ تعالیٰ سالہا سال سے کس قدر رسائل کثیرہ عزیزہ آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی صاحب وغیرہ کے رد میں ادھر سے شائع ہوئے اور بحمدہ تعالیٰ ہمیشہ لاجواب رہے۔

۲۔ وہ اور آپ صراحۃً مناظرہ سے استعفا دے چکے۔

۳۔ سوالات گئے، جواب نہ ملے، رسائل بھیجے، داخل دفتر ہوئے، رجسٹریاں پہنچیں، منکر ہو کر واپس فرمادیں۔

Marfat.com

۴۔ اخیر تدبیر کو دیوبند جلسہ میں ان رئیسوں کے ذریعہ سے جن کا جناب پر بار ہے، تحریک کی، اس پر بھی آپ ساکت ہی رہے۔

۵۔ رئیسوں کا دباؤ تھا، ناچار دفعۃً دفتی کو وہی چاندپوری صاحب آپ کے وکیل بنے فقیر نے اپنے خط و قلم سے جناب کو رجسٹری شدہ کارڈ بھیجا۔ پھر کیا آپ مناظرۂ معلومہ پر آمادہ ہوئے کیا آپ نے چاندپوری صاحب کو اپنا وکیل مطلق کیا؟ سات مہینے سے زاید گزر گئے۔ آپ نے اس کا بھی جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے کہ اگر آپ واقعی آمادہ ہوئے ہوتے، واقعی آپ نے وکیل کیا ہوتا، تو ہاں لکھ دینا دشوار نہ ہوتا۔ مردانہ وار اقرار سے فرار نہ ہوتا۔ یہ ہے وہ فرضی لایعنی غیر واقع بے بیعی معاہدہ، جس سے عدول کا ادھر الزام لگایا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! اپنے وکیل بالادعا کی وکالت آپ نہ مانیں اور عدول جانب خصم سے جانیں۔ ہاں! جناب تو نہ بولے۔ سولہ دن بعد انہیں آپ کے مؤکل صاحب نے لب کھولے کہ ہم جو رؤسا کے سامنے اپنے منہ آپ ہی دعویٰ وکالت کر چکے ہیں۔ اب جناب تھانوی صاحب سے دریافت کرنا، ذلت اور رسوائی گردن کا طوق، ناپاک چالیں، بے شرمی کے حیلے ہیں (ملاحظہ ہو ان کا شریفانہ مہذب خط مورخہ ۳۰ ربیع الآخر شریف ۲۸ھ) جو ان کی اعلیٰ تہذیبوں سے نمونہ خروارے ہے یہ خطاب محض اس جرم پر ہیں کہ تھانوی صاحب سے ہماری وکالت کا کیوں استفسار کیا۔ ان کے قبول و عدول پر کیوں موقوف رکھا۔ ہمارا زبانی ادعا کیوں نہ مان لیا۔ جناب تھانوی صاحب لاکھ نہ مانیں ہم جو ان کے وکیل بن بیٹھے ہیں۔ اب نہ ماننا بے شرمی کا حیلہ ہے ناپاک چال ہے۔ ذلت ہے۔ رسوائی ہے۔ طوق وبال ہے۔ جناب تھانوی صاحب آپ اپنے مؤکل یعنی خود ساختہ وکیل صاحب کی بابت خود ہی فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ آج تک ایسی وکالت کسی غیر مجنون کے نزدیک قابل قبول ہوئی، یا کوئی عاقل ایسے حضرات سے خطاب روا رکھے گا؟

۶۔ جلسۂ دیوبند کے بعد جناب مولوی گنگوہی صاحب کے ایک شاگرد رشید مولوی علی رضا مودی نے آپ حضرات سے مناظرہ کر لینے کی تحریک کی۔ انہیں فوراً لکھا گیا۔ یہاں تو برسوں سے یہی درخواست ہے۔ جناب گنگوہی صاحب اپنی راہ گئے۔ جناب تھانوی

Marfat.com

صاحب بھی انہیں کی راہ پر مہر برلب ہیں۔ آپ ہی ہمت کیجئے اور تھانوی صاحب سے جواب لادیجئے۔ اس کے پہنچنے پر ان صاحب نے بھی ہمت ہار دی۔

۷۔ اذناب جناب کے افتراد اعظم پر مسلمانوں نے پانچ سو روپے نقد کا اشتہار دیا اور آپ کو رجسٹری بھیجا۔ آپ نہ جواب دے سکے۔ نہ ثبوت۔

۸۔ دوسرے اشد افترا دنامہ پر تین ہزار روپے کا اشتہار آپ کو دیا اور رجسٹری بھیجا۔ اگر تمام جماعت سے کچھ بن پڑتی تو اپنے مدرسہ دیوبند کے لیے اتنی بڑی رقم نہ چھوڑی جاتی مگر نہ جواب ہی ممکن ہوا نہ ثبوت۔ ناچار چارۂ کار وہی سکوت۔

۹۔ یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے؟ کہاں سے لائیے؟ کس گھر سے دیجئے مگر والا جناب! ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے معاملہ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انہیں لجاتے، شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انہیں شہہ دی یہاں تک کہ انہوں نے "سیف النقی" جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بن نہ پڑی یعنی میرے رسائل قاہرہ کے قرض اتارنے کا یہ ذریعہ شنیعہ ایجاد کیا کہ میرے والد ماجد و جد امجد و پیر و مرشد قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمْ وخود حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسمائے طیبہ سے کتابیں گھڑلیں۔ ان کے نام نہاد مطبع تراشے۔ فرضی صفحوں کے نشان سے عبارتیں تصنیف کریں جس کی مختصر جدول یہ ہے۔

نام کتاب	اسمائے طیبہ مفتری علیہم	مطبع تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ	خلاصہ عبارت تراشیدہ	صفحہ افتراء
ہدایۃ البریۃ	والد ماجد قدس سرہ	لاہور	۱۳	مسئلہ علم غیب	۱۱
"	"	"	۴۱	مسئلہ تبدیل گورستان	
				حکایت گنگوہی صاحب	۲۰
تحفۃ المقلدین	حضرت خاتم المحققین	مطبع صادق سیتاپور	۱۵	تعریف جناب گنگوہی	۳
ہدایۃ الاسلام	حضرت قدوۃ السالکین جد امجد قدس سرہ	"	۳۰	مسئلہ علم غیب خاص حکایت تھانوی صاحب	۱۱

Marfat.com

نام کتاب	اسمائے طیبہ مفتری علیہم	مطبع تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ	خلاصہ عبارات تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ
تحفۃ المقلدین	جد امجد قدس سرہ	لکھنؤ	۱۲	تبدیل گورستان بحمایت گنگوہی	۲۰
خزینۃ الاولیا	اعلیحضرت سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہٗ	کانپور	۱۵	مسئلہ علم غیب خاص بحمایت تھانوی	۱۱
ملفوظات	"	مصطفائی	۱۷	تبدیل گورستان بحمایت گنگوہی	۲۱
مراۃ الحقیقۃ	حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	مص	۱۸	مسئلہ علم غیب	۱۴

اور بے دھڑک لکھ دیا کہ تم یہ کہتے ہو اور تمہارے اکابر اپنی ان کتابوں میں ان مطابع کی مطبوعات میں ان صفحوں پر یہ فرماتے ہیں حالانکہ ان کتابوں کا جہان میں وجود نہ ان مطابع کا کہ کسی مطبع میں چھپیں۔ نہ ان حضرات نے تصنیف فرمائیں۔ نہ حوالہ دہندہ کے فرض و تراشش کے باہر آئیں جرأت پر جرأت یہ کہ صفحہ ۲۰ پر جو فرضی مطبع لاہور کی خیالی بدایۃ البریہ سے ایک فتویٰ گھڑا اس کے آخر میں حضرت خاتم المحققین قدس سرہٗ کی مُہر بھی دل سے تراش لی۔ جس میں ۱۳۰۱ھ لکھے۔ حالانکہ حضرت والا کا وصال شریف ۱۲۹۷ھ میں ہو چکا۔ حضرات کی حیا! یہ سخت گندہ افترائی رسالہ جناب کے مدرسہ دیوبند سے شائع ہُوا۔ صاحب مطبع کا بیان ہے کہ آپ کے ایک منتظم مصنف مولوی صغیر حسین صاحب دیوبندی نے چھپوایا۔ آپ کے وکیل مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی اپنے ایک خط میں اسے انتحار آمیش کیا کہ تحریر میں بھی اب آپ کی حقیقت دیکھی ہے۔ سیف النقی چھپ کر ہو چکا ہے ملاحظہ سے گزرا ہوگا (ملاحظہ ہو خط ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۲۸ھ) جب حیا و دین و غیرت و دیانت و عقل و انسانیت کی نوبت یہاں تک مشاہدہ ہوئی ہر ذی فہم نے جان لیا کہ بحث کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرات سے مخاطبہ کسی عاقل کا کام نہ رہا۔ الحمد للہ کتب و رسائل فقیر تو چھتیس سال سے لاجواب ہیں۔ اصحاب و احباب فقیر کے رسائل بھی بعونہٖ عزّ جلالہ لاجواب ہی رہے۔ ادھر کے تازہ رسائل "ظفر الدین الطیب" و "کین کش پنجہ پیچ" و "بارش سنگ" "پیکان جانگداز" و "العذاب البئیس" اور "ضروری نوٹس" "دنبازنامہ" و کشف راز

Marfat.com

و اشتہار چہارم و پنجم " و ہفتم " و ہشتم ہی ملاحظہ فرمائیے ۔کس سے جواب ہوسکا ؟ ان کے اعتراضوں ، مواخذوں اور مطالبوں کا ،کس نے قرض ادا کیا ۔ بات بدل کر ادھر اُدھر کی مہمل پھر اگر ایک آدھ پرچے میں کسی صاحب نے کچھ فرمائی ۔ اس کا جواب فوراً شائع ہوا کہ پھر ادھر مہر سکوت لگ گئی و الحمدللہ رب العالمین مگر آپ کی یہ تدبیر حضرات کو ایسی سوجھی جس کا جواب ایک میں اور میرے اصحاب کیا تمام جہان میں کسی عاقل سے نہ ہو سکے ۔غریب مسلمان اتنی حیا و عزت ایسی بے تکان جرأت اتنی بے باک طبیعت کہاں سے لائیں کہ کتابیں کی کتابیں دل سے گھڑ لیں ان کے مطبع تراش لیں ان کی عبارتیں ڈھال لیں اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سر بازار چھاپ دیں کہ فلاں چھاپے کی فلاں کتاب فلاں صفحہ پر جناب مولوی گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ تھانوی صاحب کافر ہیں ۔ فلاں مطبع کے فلاں رسالے فلاں سطر میں جناب مولوی تھانوی صاحب نے فرمایا ہے کہ گنگوہی صاحب مرتد ہیں ۔جو آتا ہو لے ، وہ حضرات سے مخاطبہ کا نام لے اور واقعی سوا اس طریقے کے اور کر ہی کیا سکتے تھے کہ حضرات چھتیس سال کے کتب رسائل کے بار سے سبکدوش ہوتے ؎

وقت ضرورت گر نماند گریز ، دست بگیرد سر شمشیر تیز !

۱۰۔ الحمدللہ ! حق تمام جہان پر واضح ہو لیا اور ہر عاقل اگرچہ مخالف ہو، خوب سمجھ گیا ۔ کہ کس نے مناظرہ سے برسوں فرار کیا ۔کس نے ہر بار مقابلہ و جواب سے انکار کیا کون اتنا عاجز آیا کہ حیا و انسانیت کا یکسر پردہ اٹھایا اور مرتا کیا نہ کرتا کہ اس طرف چال بڑھایا آیا جو آج تک کسی منکرِ اسلام کو بھی اسلام کے مقابل نہ سوجھی ۔مسیلمہ ملعون نے جواب قرآنِ عظیم کے نام سے وہ کچھ ناپاک خباثتیں ہزل فحش لغو جہالتیں بکیں مگر یہ اسے بھی نہ بن پڑی تھی کہ کچھ آیتیں سورتیں گھڑ کر قرآنِ عظیم ہی کی طرف نسبت کر دیتا کہ مسلمانو! تم تو یوں کہتے ہو اور تمہارے قرآن میں یہ لکھا ہے ۔ یہ خاتمہ کا بند اس اخیر دور میں " مدرسہ عالیہ دیوبند " اور اس کے ہوا خواہوں ہی کا حصّہ تھا ۔ بایں ہمہ آپ کے بعض بیچارے نافہم عوام یہ امید کیے جاتے ہیں کہ آپ مناظرہ فرمائیں گے ۔ اسی کے متعلق اب تازہ شگوفہ نے خورجہ سے خروج کیا ہے جو آپ کے کسی خلیفہ کلن صاحب کا کھلایا ہوا ہے

Marfat.com

اگرچہ یہاں صدہا بار کا تجربہ ہے کہ آپ نہ بولے نہ بولیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
کو گالیاں لکھ کر چھاپی تھیں وہ چھاپ چکے اور بار بار چھاپی جا رہی ہیں۔ اس پر مسلمانانِ عرب و
عجم مطالبہ کریں۔ آپ کو کیا غرض پڑی ہے کہ جواب دیں۔ کتنی بار خود آپ سے مطالبے ہوئے
جواب غائب۔ جلسۂ دیوبند میں خط بھیجا، جواب غائب۔ تصدیقِ وکالت کے لیے رجسٹری
گئی۔ جواب غائب۔ آپ کے یہاں کے شاگرد مُودی ہیکلے۔ ان کو متوسط کیا۔ جواب
غائب۔ جناب شیخ بشیر الدین وغیرہ رؤسائے میرٹھ کو متوسط کیا۔ جواب غائب۔ جب
آپ کے آقایانِ نعمت کی وساطت پر بھی آپ نے جواب نہ دیا، نواب خورجہ والے آپ
کو بلوالیں۔ یہ امید موہوم۔ بہت اچھا۔ ہزار بار گنا بھول گئے۔ ایک بار پھر سہی۔ آپ کے
معتقدین خورجہ نے آپ حضرات کے اقوال سے ناتجربہ کاری یا اپنی سادگی سے لکھ دیا کہ جو
صورت یہ فقیر بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پسند کرے منظور ہے۔ بہت خوب
ادھر سے کتنے بار اصول اور اہم شرائط مناظرہ کی تصریح ہو چکی اور تعین مباحث کی گنتی ہی
نہیں۔ فقیر نے جو خط جلسۂ دیوبند میں بھیجا۔ اس میں بھی ان کی یاد دہانی تھی۔ ظفر الدین الطیب
وضروری نوٹس ملاحظہ ہو اور ان سوالوں کا جواب صاف صاف خاص اپنے قلم و مہر و دستخط
سے عطا ہو۔ تمام اشتہاروں تمام مطالبوں میں اگرچہ آپ کو کافی و وافی مہلتیں دیں اور ہمیشہ
بے کار گئیں کہ آپ تو اپنے ارادوں جیتے جی تک مہلت لیے ہوئے ہیں پھر بھی ربط ضبط
کے لیے تعین مدت لازم ہے یہ سوالات کچھ غور طلب نہیں۔ تھوڑی عقل والا بھی ان پر فوراً
ہاں یا نہ کہہ سکتا ہے مگر بہ لحاظ استعداد جناب شرعی مہلت کہ ابلاغ اعذار کے لیے معین
ہے پیش کش اور وصول خط سے تین دن کے اندر ہر سوال کا معقول جواب صاف صریح تحریری
مہری عنایت ہو۔ یہ آخری بار ہے۔ اس دفعہ بھی پہلو تہی فرمائی تو جن کو آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ملایا انہی میں آپ کو ملا دینے کی ہمارے لیے اجازت ہو۔

Marfat.com

استفسارات

۱۔ توہین اور تکذیب خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے الزامات قطعیہ جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی ونانوتوی صاحبان پر ہیں کیا آپ ان میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں۔ یا ہونا چاہتے ہیں؟

۲۔ کیا آپ بحالت صحت نفس وثبات عقل بطوع ورغبت بلاجبرواکراہ اقرار فرماتے ہیں کہ حسام الحرمین وتمہید ایمان وبطش غیب وغیرہ کے سوالات واعتراضات کا جواب بالمواجہ مُہری ودستخطی دیتے رہیں گے۔ یوں ہی ان جوابات پر جو سوالات وارد پیدا ہوں اُن کا بیان تک کہ مناظرہ انجام کو پہنچے اور بفضلہ تعالیٰ حق ظاہر ہو۔

۳۔ کیا آپ اسی پر اکتفا فرمائیں گے یا حسب ترتیب مذکور ظفر الدین الطیب اس کے بعد سبحان السبوح والکوکبۃ الشہابیہ وسل السیوف وغیرہا میرے رسائل کے مطالبات سے اپنے اکابر گنگوہی صاحب واسمٰعیل دہلوی صاحب کو سبکدوش کریں گے؟

۴۔ اگر آپ اپنے ہی اقوال کے ذمہ دار ہوں اور اپنے اکابر جناب گنگوہی ونانوتوی ودہلوی صاحبان پر سے دفع کفروضلال کی ہمت نہ فرمائیں، تو اتنا ارشاد ہو کہ یہاں دو فریق ہیں۔ اوّل مسلمانانِ اہلسنت عرب وعجم، دوم صاحبانِ مذکور گنگوہ ونانوتہ ودہلی مع الاتباع والاذناب ومن بلی۔ جناب اگر فریق اوّل سے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ تحریر فرما دیجئے کہ یہ جنابانِ گنگوہی ونانوتوی ودہلوی سے بری ہوں وہ اپنے اقوال وکفروضلال وتوہین وتکذیب رب ذی الجلال ومحبوب ذی الجمال صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے باعث ویسے ہی ہیں جیسا ان کو علمائے حرمین شریفین لکھتے آئے اور جیسا ان کی نسبت حسام الحرمین وفتاوی الحرمین وغیرہما میں لکھا ہے۔ اس وقت بلاشبہ ان کے اقوال کا مطالبہ آپ سے نہیں ہوسکتا بلکہ آپ خود بھی ان کے اتباع واذناب سے مطالبہ ومواخذہ میں شریک ہوں گے اور اگر جناب فریق دوم

Marfat.com

سے ہیں قرآن کے اقوال خود آپ کے اقوال ہیں پھر جواب مطالبات سے پہلو تہی کیا معنی؟

اور ظاہر اس کا منشا نہیں کہ جناب فریقین سے جدا ہو کر کسی تیسرے طائفہ مثلاً رافضی، خارجی، قادیانی، نیچری وغیرہ میں اپنے آپ کو گنیں اور بالفرض ایسا ہو تو اس کی تصریح فرما دیجئے۔ یوں بھی اس مطالبہ سے آپ کو برأت ہے۔

۵۔ واقعی آپ نے اپنے یہاں کے متکلم اکبر چاند پوری صاحب کو جلسہ دیوبند میں مناظرہ مذکورہ کے لیے اپنا وکیل مطلق و مختار عام کیا تھا یا انہوں نے محض جھوٹ مشہور کر دیا؟ برتقدیر اول کیا سبب کہ اسی کی تصدیق کے لیے جو کارڈ رجسٹری شدہ گیا۔ آج جناب کو آٹھواں مہینہ ہے کہ جواب نہ دیا۔

۶۔ وہ آپ نے وکیل کیا یا چاند پوری خود بن بیٹھے؟ بہر حال آپ سے اس کی تصدیق چاہنا دینا ہی جرم اور انہیں مہذب خطابوں کا مستحق ٹھہرے جو چاند پوری صاحب نے تحریر فرمائے یا ان کا وہ زعم محض ہذیان و مکابرہ و بے عقلی و جنون و زبان درازی و دریدہ دہنی ہے۔ برتقدیر اول شرع، عقل، عرف، کس کا قانون ہے کہ زید جو محض اپنی زبان سے وکیل عمرو ہونے کا مدعی ہوا۔ اسی قدر سے اس کی وکالت ثابت ہو جائے اور تصرفات وہ جو عمرو کے مال و اہل پر کرے نافذ و تام قرار پائیں اگرچہ عمرو ہرگز اس کی توکیل کا اقرار نہ دے۔ برتقدیر ثانی کیا ایسا شخص کسی عاقل کے نزدیک قابل خطاب علوم خصوصاً مسائل اصول دینیہ ہو سکتا ہے یا مردود و مطرود نالائق مخاطبہ ہے؟

۷۔ سیف النقی کی نسبت بھی ارشاد ہو۔ آخر آپ بھی اللہ واحد قہار کا نام تو لیتے ہیں اسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علماء مناظرین کر رہے ہیں صاف و صریح ان کے عجز کامل اور نہایت گندی حالت بزدلی کی دلیل روشن ہیں یا نہیں؟

۸۔ جو حضرات ایسی حرکات اور نری بے تکلف اختیار کریں، جو ان کو چھپوا اٹھا۔ بیچیں، بانٹیں، شائع اور آشکارا کریں، جو ان کو مزین کریں، جو ان پر افتخار کریں، جو امور مذکورہ کو روا رکھیں، نہ ترک انسداد و انکار کریں کسی عاقل کے نزدیک لائق خطاب ٹھہر سکتے ہیں؟

Marfat.com

یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ آخر ہو گیا۔ مناظرہ مناظرہ کا جھوٹا نام لینے والے بے روح پھڑکتے بے جان سکتے ہیں۔ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْییٰ۔

۹۔ اس واحد قہار جلیل وجبار کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجیے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اور جس کے آخر میں آپ کے دیوبندی مولوی کا اعلان لکھا ہے کہ بندہ کی معرفت رسالہ "سیف النقی علی راس الشقی" بھی مل سکتا ہے۔ قیمت ۲۰ آنہ۔ اور مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہ بزرگانِ دین کی جملہ تصانیف بھی مل سکتی ہیں۔ راقم بندہ سید اصغر حسین عفی عنہ مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارن پور۔

اس اشاعت کی آپ کو اطلاع تو ظاہر مگر اس میں آپ کا شورٰی نہیں۔ آپ کی شرکت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کو سکوت اور سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ نے کیا انسداد کیا؟ اور اس میں اپنی پوری قدرت صرف کی یا بے پرواہی برتی؟ بر تقدیر اول اثر کیوں نہیں ہوتا؟ بر تقدیر ثانی یہ بھی نیم اجازت ہے یا نہیں؟

۱۰۔ اسی عزیز، مقتدر، منتقم، متکبر عز جلالہ کی شہادت سے یہ بھی حسبۃً للہ فرما دیجئے کہ حالات و مقالات جو ظفر الدین الجید تا اشتہار ہشتم از نامۂ حاضرہ مسمّٰی بہ "ابحاث اخیرہ" میں مذکور ہوئی سب حق و صواب ہیں یا ان میں سے کون سا خلاف واقع ہے؟ اور جب سب حق ہیں تو مناظرہ کا طالب کون رہا اور بار بار فرار بر فرار، گریز بر گریز پر کس نے فرار کیا؟ یَتَفَوَّ اَنْ تَجُوْرُوْا۔ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ط

جناب مولوی تھانوی صاحب یہ دس سوال ہیں صرف واقعات یا آپ کے ارادہ ذہنت سے استفسار یا صاف واضحات جن کا جواب ہر ذی عقل پر آشکار۔ بایں ہمہ جواب میں جناب کو تین دن کی مہلت دی گئی اگر جناب کے نزدیک یہ بھی کم ہے تو بے تکلف فرما دیجئے۔ آپ جس قدر چاہیں فقیر توسیع کرنے کو حاضر ہے مگر جواب خود دیجئے۔ اب

Marfat.com

وکالت کا زمانہ گیا۔ وکلاء کا حال کھل گیا۔ مدتوں جناب کو اختیار توکیل دیا کہ آپ گھبرانے ہیں تو جسے چاہے اپنے مہر و دستخط سے اپنا وکیل بنائیے۔ بار بار رسائل و اشتہارات میں اس کی تکرار کی مگر آپ نے خاموشی ہی اختیار کی اور بالآخر چاندپوری صاحب محض بزور زبان خود بخود آپ کے وکیل بنے جس کا انجام وہ ہوا۔ کیا آپ عالم نہیں۔ کیا آپ وضوح حق نہیں چاہتے کیا آپ ان کلمات کے قائل نہیں۔ کیا آپ پر خود اپنا تجربہ لازم نہیں؟ آپ دوسروں کا سہارا چھوڑیے اور اللہ کو مان کر تحقیق حق سے منہ نہ موڑیے حیرانی و پریشانی میں عوام معتقدین کا دم نہ توڑیے۔ ہاں! ہاں! آپ سے مطالبہ ہے، آپ پر مواخذہ ہے، جواب دیجئے، اور آپ جواب دیجئے۔ اپنے قلم و خط سے دیجئے۔ اپنے مُہر و دستخط سے دیجئے۔ ورنہ صاف انکار کر دیجئے کہ عوام کی چپقلش تو جائے۔ حق اہلِ فہم پر ظاہر ہو چکا ہے آپ کے ان معتقدین پر بھی وضوح پائے پھر ان میں سے جسے توفیق ہو ضلالت چھوڑ کر ہدے پر آئے۔

واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولینا ونا صرنا وماونا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ والحمد للہ رب العالمین ۰

دستخط

فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ

آج بستم ذی القعدہ ۱۳۲۸ھ روز چہارشنبہ کو فقیر نے خود لکھا اور میری مُہر و دستخط سے امضا ہوا۔

Marfat.com

کاش یہ بات اسی وقت طے ہو جاتی

ایک تاریخی خط

(با فاضہ حضرۃ علامہ مولانا حسنین رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی)

علمائے دیوبند کی دو دین سوز عبارتیں جن پر سارا عرب و عجم چیخ اٹھا تھا دنیا کے بڑے بڑے علمائے کرام و مفتیان عظام و مشائخ ذوی الاحترام و عوام لرز گئے تھے ہر دردمند مخلص تڑپ رہا تھا کہ کسی صورت یہ فتنہ ختم ہو۔ ملت اسلامیہ سکون و اطمینان کا سانس لے۔

دین اور ملت اسلامیہ پر فتنہ اور افتراق کی یہ ہولناک آگ ایسی نہ تھی جس پر مجدد اعظم احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ خاموش تماشائی رہتے۔ اسلام کا انتہائی درد، مسلمانوں کی دنیا و آخرت کی تباہی کا خوف اور آپ کے منصب کی ذمہ داری نے آپ کو مضطر اور بے چین کر دیا۔ علمائے دیوبند کو دعوت پر دعوت دی۔ بہت سے مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط لکھے رجسٹریاں بھیجیں کہ اے اللہ کے بندو! تمہاری ان عبارتوں سے اسلام کی بنیادوں پر ضربیں لگی ہیں مسلمان سخت مشکلات میں پھنس گیا ہے۔ دنیا کے ساتھ اس کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے آؤ۔ ہم تم بیٹھ کر اس معاملہ کو صاف کر لیں اور اس راہ کو اختیار کریں جو اسلام کا عین منشاء "مسلمانوں کے لیے صراط مستقیم ہو۔"

مگر افسوس کہ اکابر دیوبند نے یا تو اس سے اجتناب کیا یا اگر وعدے بھی کیے تو ایفا نہ کر سکے۔ خجالت اور شرمندگی دامن گیر رہی۔

علمائے دیوبند کی اس روش کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت کے اندیشوں کے مطابق یہ فتنہ آج اپنے عروج پر پہنچ گیا جس سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ ایک بہت بڑی جماعت اور اس کی مختلف شاخوں کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے۔

Marfat.com

ہم ذیل میں مجدد اعظم امام بریلوی قدس سرہٗ کے ایک تاریخی خط کی نقل پیش کر رہے ہیں جو آپ نے آج سے تقریباً ساٹھ سال قبل ۱۳۲۹ھ میں مولوی اشرف علی تھانوی کو لکھا تھا اور جو رسالہ "دافع الفساد عن مراد آباد" میں چھپ چکا تھا۔

معاوضۂ عالیہ امام بریلوی قدس سرہٗ

نقل بنام

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ فقیر بارگاہ عزیز قدیر عز جلالہٗ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ وقرار داد مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ کو سوالات ومواخذات حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہوں۔ ہاں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۷ صفر مناظرہ کے لیے مقرر ہوئی ہے آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو ملی۔ گیارہ روز کی مہلت کافی ہے وہاں اتنا ہی کہنا ہے۔ اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہٖ تعالیٰ دو منٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہو سکتا ہے لہٰذا فقیر اس عظیم ذوالعرش کی قدرت ورحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ صفر روز جان افروز دوشنبہ اس کے لیے مقرر کرتا ہے آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی روانہ کریں اور ۲۷ صفر کی صبح مراد آباد میں ہوں .... اور آپ بالذات اس امر اہم واعظم دین کو طے کریں اپنے دل کی آپ جیسی بتا سکیں گے وکیل کیا بتائے گا۔ عاقل بالغ مستطیع غیر معذورہ کی توکیل کیوں منظور ہو؟ معہذا یہ معاملہ کفر واسلام کا ہے۔ کفر واسلام میں وکالت کیسی؟ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے اور وکیل کا سہارا ڈھونڈ لیے، تو یہی لکھ دیجئے۔ اتنا تو حسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہی ہوگا کہ وہ آپ کا وکیل مطلق ہے۔ اس کا تمام ساختہ وپرداختہ قبول سکوت نکول عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور لکھنا ہوگا کہ اگر بعون العزیز المقتدر عز جلالہٗ آپ کا وکیل مغلوب یا معترف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ یہ

Marfat.com

وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کی توبہ اعلانیہ لازم۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آخر بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائیں گے پھر آپ خود ہی رفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کو آپ تھے اور بات بنانے دوسرا آئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ آپ برسوں سے ساکت اور آپ کے حواری رفع خجلت کی سعیٔ بے حاصل کرتے ہیں۔ ہر بار ایک ہی طرح کے جواب ہوتے ہیں آخر تابہ کے؟ یہ اخیر دعوت ہے۔ اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمدللہ میں فرضِ ہدایت ادا کر چکا۔ آئندہ کسی کے غوغہ پر التفات نہ ہوگا۔ منوا دینا میرا کام نہیں۔ اللہ عزوجل کی قدرت میں ہے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و الہ وصحبہ اجمعین

والحمد للہ رب العالمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۵ ر صفر المظفر روز چہارشنبہ ۱۳۲۹ھ

مآل یہی ہوا کہ اکابر دیوبند گھبراتے رہے۔ خجالت و شرمندگی نبھاتے رہے رجوع و اتحاد سے گریز کیا اور ایک بہت بڑا فتنہ باقی رہ گیا۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ طباعت

(از نتیجۂ فکر حضرت مولانا اختر الحامدی الرضوی مدظلہ حیدرآباد)

اللہ اللہ رسائلِ رضوی
مشتمل بر مسائلِ دینی

حق کی بُرہان، اِن کی ہر تحقیق
مہرِ روشن دلائلِ دینی

ایک نقشِ محافظِ ایماں
پاسبانِ شمائلِ دینی

طوقِ زرّیں عروسِ ملّت کا
خوبصورت حمائلِ دینی

دین و ملّت کو کیوں نہ اَوج ملے
مل گئے ہیں وسائلِ دینی

ہوں گے جس کے مطالعہ سے فزوں
اور پختہ خصائلِ دینی

کہو تاریخِ طبع اے اختؔر
رضویہ رسائلِ دینی

۱۳ ھ ۹۶

Marfat.com